

جلد اول

مُندنام احمد بن حنبل

حدیث نمبر: ۱ تا حدیث نمبر: ۱۸۳۷

مؤلف: حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ

مترجم: مولانا محمد ظفر اقبال

مکتبہ رحمانیہ

پتہ: سٹریٹ نمبر ۳۷، سٹریٹ نمبر ۳۷، لاہور
فون: ۳۷۳۵۷۴۹-۳۷۲۲۴۲۲۸-۰۴۲

اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو اور جس منع کریں اس باز آ جاؤ

جلد اول

مؤلف

حیدر آباد، لطف آباد، یونٹ نمبر ۸۔ ۱

خِصَّةُ أَمَّا جَدُّ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ
(الْمُتَوَفَّى ٢٤١ هـ)

مولانا محمد ظفر اقبال

حدیث نمبر: ۱ تا حدیث نمبر: ۱۸۳۷

کتابت رحمانیہ



اقرأ سنتر عارف سنتر ایدو بازار لاہور
فون: 042-37224228-37355743

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

جميعہ حقوق ملکیت بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: مُنذِ اَمَامِ الْاُخْرَيْنِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (جلد اول)

مُتَرْجِم: مولانا محمد ظفر اقبال

ناشر: مکتبہ رحمانیہ

مطبع: لعل سٹار پرنٹرز لاہور

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت،
طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔
بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں
تو ازراہ کرم مطلع فرمادیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے
لیے ہم بے حد شکر گزار ہوں گے۔ (ادارہ)



عرض ناشر

اسلام کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ ﷺ کے مجموعے کا نام ہے۔ قرآن اصل ہے تو حدیث نبوی ﷺ اس کی تفسیر۔ کتاب اللہ کی حفاظت کا ذمہ اللہ رب العزت نے خود اٹھایا جیسا کہ قرآن حکیم میں ارشاد عالی ہے ﴿اَنَا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاَنَا لَهُ لِحَافِظُونَ﴾ ”بے شک ہم نے ذکر یعنی قرآن کریم نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت فرمانے والے ہیں۔“ قرآن کریم کا یہ اعجاز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کے لیے اشرف المخلوقات کے سینوں کو منتخب فرمایا۔ جس دین نے قیامت تک رہنا تھا، جس شریعت کے اوامر و نواہی روز قیامت تک نافذ العمل رہنے تھے، لازمی بات تھی کہ اس کے مصادر کی حفاظت بھی اسی اہتمام سے ہوتی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا گروہ پیدا فرمایا کہ جس نے اپنی زندگیاں حدیث رسول ﷺ کی نشر و اشاعت کے لیے وقف کر دیں۔ حضرات محدثین نے حدیث رسول ﷺ کی حفاظت اور تنقیح کے لیے کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں رکھا۔ اس عظیم الشان مشن کی تکمیل کے لیے اسماء الرجال کا اور جرح و تعدیل کے حیرت انگیز فنون معرض وجود میں آئے۔ کھرے اور کھوئے کی جستجو میں اس قدسی صفات گروہ نے ایسے پیمانے ترتیب دیئے اور ایسی چھلنیاں تشکیل دیں کہ جن سے فرامین رسول ﷺ نکھر کر سامنے آ گئے۔

حضرات محدثین پر اللہ تعالیٰ کی ان گنت رحمتیں ہوں کہ انھوں نے حدیث رسول ﷺ کی جمع و تدوین میں انسانی بساط سے بڑھ کر کوشش و کاوش کی۔ اس کے نتیجے میں صحیح بخاری جیسی کتاب مرتب ہوئی کہ جس کے متعلق علماء اسلام کا یہ فیصلہ ہے کہ اصح الکتاب بعد کتاب اللہ۔ صحیح مسلم اور کتب سنن ترتیب دی گئیں۔ کتب مسانید کا ایک مستقل سلسلہ مثلاً مسند امام احمد، مسند ابی عوانہ، مسند فردوس وغیرہ تشکیل پایا۔ محدثین کی اس ساری مساعی و جدوجہد کا مرکزی نقطہ فرامین نبوی ﷺ کی جمع و تدوین اور حفاظت تھی۔

علمائے اسلام نے قرآن و حدیث کی تفسیر و تشریح، مطالب و معانی کی وضاحت کے لیے قابل قدر خدمات انجام دی ہیں۔ وہ قدسی نفوس تو اپنی ذمہ داریاں کما حقہ ادا کر کے سرخرو ہو گئے۔ اب ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اپنے اپنے دائرے میں رہتے ہوئے قرآن کریم کے ساتھ ساتھ حدیث شریف کی نشر و اشاعت میں بھی بھرپور حصہ لیں۔

الحمد للہ تحدیث نعت کے طور پر نہ کہ فخر و مباہی اور تعلی کے اظہار کے لیے ”مکتبہ رحمانیہ“ کی خدمات حدیث

کا مختصر سا تذکرہ کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔ مکتبہ رحمانیہ اب تک احادیث کی متعدد کتب جو درس نظامی میں شامل ہیں آسان اور جدید انداز میں شائع کر چکا ہے جنہیں علماء و طلباء کے حلقہ میں بہت پذیرائی حاصل ہوئی اور انہوں نے ہماری اس کوشش کو بے حد سراہا اور خیر مقدم کیا جن میں صحیح بخاری، سنن ابوداؤد، سنن نسائی، جامع ترمذی، مشکوٰۃ شریف، شرح معانی الآثار، موطا امام محمد، مسند امام اعظم، بلوغ المرام ہیں۔

اس کے علاوہ مکتبہ رحمانیہ نے بہت سی کتب حدیث کو عربی سے اردو قالب میں ڈھال کر نہایت کھل اور آسان انداز میں شائع کیا ہے جو عربیت سے ناواقف و نابلد لوگوں کے لئے ایک بہترین تحفہ ہے وہ کتب مندرجہ ذیل ہیں۔
صحیح بخاری شریف مترجم، مسلم شریف مترجم، موطا امام مالک مترجم، مشکوٰۃ شریف مترجم، الطریق الاسلام شرح مسند امام اعظم، ترجمان السنۃ، شمائل ترمذی اور احادیث قدسیہ ہیں۔

مکتبہ رحمانیہ کی خدمات حدیث کے اس اجمالی تذکرے کے بعد میں اس کتاب کا ذکر کروں گا کہ جس کے لیے یہ ساری تمہید باندھی اور وہ ہے حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی عظیم المسند یعنی ”مسند امام احمد بن حنبل“۔ یہ محض اللہ رب العزت کا کرم ہے کہ اس نے اپنے اس ناچیز بندے کو اس کتاب کی اشاعت کے لیے منتخب فرمایا ورنہ میں کیا اور میری بساط کیا۔ اس ضخیم کتاب کا اردو ترجمہ کرانے کا خیال تو پہلے بھی آتا تھا مگر کام کے آغاز کی ہمت نہیں ہوتی تھی کہ کس طرح یہ پہاڑ جیسا کام مکمل ہوگا۔ لیکن ہر کام کا ایک وقت مقرر ہوتا ہے۔ چنانچہ جب ان مشکلات اور مصائب کا تصور کیا جو حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ و دیگر محدثین نے حدیث کی جمع و تدوین میں برداشت کیے اور عزیمت و استقامت کے کوہ گراں حضرت امام احمد بن حنبل نے صرف اور صرف کلمہ حق کی خاطر جابر سلاطین کے کوڑے اپنی کمر پر برداشت کیے تو اس بات سے ہمارے شوق کو ہمیز ہوئی۔ اللہ کا نام لے کر مسند امام احمد بن حنبل کے ترجمے کا منصوبہ شروع کر دیا۔ الحمد للہ حدیث رسول ﷺ کی برکت سے راستے کی ساری مشکلات دور ہوتی گئیں اور نہایت قلیل وقت میں یہ عظیم منصوبہ پایہ تکمیل تک پہنچ رہا ہے۔ 28 ہزار سے زائد احادیث کا اردو ترجمہ مکمل ہونے پر میں اپنے رب کے حضور سرسجود ہوں اور امیدوار شفاعت مصطفیٰ ﷺ ہوں کہ اس مجموعہ حدیث کی اشاعت کے پیش نگاہ اولین مقصد مالی منفعت کے بجائے شفع المذنبین ﷺ کی حدیث شریف کی اشاعت ہے۔ حضرت نبی کریم ﷺ نے یہ بشارت فرمائی ہے۔

کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو ہنستا مسکراتا اور شگفتہ رکھے جو میرے فرمان کو سنے، یاد کرے اور بغیر کسی تغیر و تبدل کے اسے آگے پہنچائے۔

الحمد لله!

ہم نے اپنے پیارے نبی ﷺ کے فرمان کو عام کرنے کے لیے اپنی استطاعت سے بڑھ کر کوشش کی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ رب العزت ہماری یہ کوشش و کاوش قبول فرمائے۔ ہماری سعی مسعود ہو۔ حدیث شریف کی یہ خدمت ہمارے لیے ذریعہ نجات

ہو۔ اللہ تعالیٰ کی ان گنت رحمتیں ہوں حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ پر۔ میں نہایت شکر گزار ہوں اس کتاب کے مترجم حضرت مولانا محمد ظفر اقبال ؒ کا، جو اپنی بہترین صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے نہایت مختصر وقت میں ایک معیاری ترجمہ کرنے میں کامیاب ہوئے۔ اور اپنی تمام تر مصروفیات کو احادیث نبویہ کی خدمت کے شوق میں بالائے طاق رکھتے ہوئے اس عظیم کتاب کے ترجمہ کرنے کی ہماری درخواست کو قبول فرمایا، اللہ تعالیٰ انہیں ہماری طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔

یہاں ہمارے کمپوزر رشید سجانی کا تذکرہ بھی نہایت ضروری ہے جنہوں نے کمپوزنگ میں بہت محنت کی اور مختصر وقت میں یہ کام مکمل کیا۔ جناب احمد کمال خطاط، مولانا سرور عاصم، حافظ عباد (مکتبہ اسلامیہ) کا بھی شکر گزار ہوں۔ عزیزم عمر فاروق قدوسی جو میرے مرحوم دوست مولانا عبدالحق قدوسی شہید کے صاحبزادے ہیں، ان کے لیے میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں دنیا و آخرت میں سرخرو فرمائے۔ ان کے مشورے بھی ہمارے اس پراجیکٹ کا حصہ بنے۔ میں ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان کے لیے دعا گو ہوں جنہوں نے ”مسند امام احمد بن حنبل“ کے ترجمے کی اشاعت میں کسی بھی قسم کا تعاون فرمایا۔

ربنا اغفر لی ولوالدی وللمؤمنین یوم یقوم الحساب۔ و صلی اللہ تعالیٰ علی نبینا محمد

و علی آلہ و صحبہ و بارک و سلم۔ آمین یا رب العالمین

خادم العلم والعلماء

مقبول الرحمن عفی اللہ عنہ



فہرست

۴ عرض ناشر
۹ کلمات تشکر
۱۱ حدیث نفس
۱۵ مقدمہ
۴۶ مرویات صحابہ کرام

مُسْنَدُ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ

۶۹ حضرت صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی مرویات
۱۱۲ حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی مرویات
۲۳۹ حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی مرویات
۳۰۶ حضرت علی مرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی مرویات

مُسْنَدُ الْعَشْرَةِ الْمُبَشَّرَةِ

۵۶۴ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی مرویات
۵۷۵ حضرت زبیر بن العوام رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی مرویات
۵۸۷ حضرت سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی مرویات
۶۴۸ حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی مرویات
۶۵۸ حضرت عبدالرحمن بن عوف رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی مرویات
۶۷۲ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی مرویات

مُسْنَدُ تَوَابِعِ الْعَشْرَةِ الْمُبَشَّرَةِ عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ اللّٰہِ

۶۷۸ حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی مرویات
۶۸۵ حضرت زید بن خارجہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی حدیث

- ۶۸۲ حضرت حارث بن خزیمہ رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۶۸۷ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث

مُسنَدُ آلِ ابی طالب

- ۶۸۸ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی مرویات
- ۶۹۳ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی مرویات
- ۶۹۵ حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی مرویات
- ۶۹۶ حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۷۰۳ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کی مرویات

مُسنَدُ آلِ عباس رضی اللہ عنہ

- ۷۱۱ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی مرویات
- ۷۲۴ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کی مرویات
- ۷۳۵ حضرت تمام بن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۷۳۶ حضرت عبید اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث



کلماتِ تشکر

ہر قسم کی حمد و ثناء کا مستحق وہ معبودِ حقیقی ہے جس نے مجھ حقیر سمیت کائنات کے ذرے ذرے کو وجود بخشا

اور

صلوٰۃ و سلام اس ذات والا صفات کا تحفہ ہے جس کی امت میں مجھ گناہگار جیسے بھی امید و ارجشاعت ہیں۔

اما بعد

یہ بات تو کسی شک و شبہ سے بالاتر ہے کہ ہمارا رب وہ عظیم اور طاقتور پروردگار ہے جو ایک مجھ سے نمرود جیسے باجبروت بادشاہ کو ختم کر سکتا ہے، چھوٹے چھوٹے پرندوں سے ہاتھیوں کے لشکر اور انسانوں کی فوج کو تہس نہس کر سکتا ہے، وہ چھوٹے سے بڑے اور بڑے سے چھوٹے کام لینے پر قدرت رکھتا ہے، وہ کام کی عظمت کو کام کرنے والے کی عظمت سے وابستہ رکھنے کا پابند نہیں، وہ کام کی پستی کو کام کرنے والے کی پستی سے مقید کرنے پر مجبور نہیں ہے، وہ معمولی، نلکی اور ناکارہ چیزوں کو معجزہ بنا دینے پر قادر ہے، وہ کمزور اور بے بس انسان کو ابو حنیفہ، شافعی، مالک اور احمد بنا دینے سے عاجز نہیں ہے، وہ اب بھی خاک کے پتکے کو بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، طحاوی، دارمی اور ابن ماجہ بنا سکتا ہے، وہ اب بھی غزالی و رازی، ابن تیمیہ اور ابن جوزی، علی جویری اور فرید الدین گنج شکر جیسی شخصیات ”اللہ کی کروڑ ہا رحمتیں ان بزرگوں پر نازل ہوں“ دنیا میں بھیج سکتا ہے اور یہ بھی اسی کی قدرت کا ایک نہایت ادنیٰ اعجاز ہے کہ اس نے علم و عمل سے دور، زندگی کے گرم سرد پچھنے میں کسی تجربے سے ناواقف، صرف پچیس سال کے ایک ناتواں وجود کو اپنے آخری پیغمبر کی زندگی کے ایک ایک گوشے سے پردہ اٹھانے والی چشم کشا کتاب مسند احمد کا مختصر سے عرصے میں ترجمہ کرنے کی توفیق عطا فرمائی، ظاہر ہے کہ جس پر اس ناتواں کا پورا پورا جزو جزو احساسِ شکر کی گہری چادر میں لپٹا ہوا ہوگا، زبان و ادب کی باریکیوں سے ناواقف اس کی زبان، گہرائی و گیرائی اور تفکر و تدبر سے کوسوں دور اس کی عقل شکر پر مشتمل جملے گھڑنے کی کوششوں میں پوری طرح مصروف ہو گئی، لیکن یہ ناتواں اس حقیقت کا بھی ادراک کر سکتا ہے کہ شکر کرنا تو بہت دور کی بات ہے، صرف انعاماتِ الہیہ ہی کو شمار کرنے کے لیے پوری زندگی بھی ناکافی ہے۔

تکبیر کر مہائے حق در قیاس چہ خدمت گزارِ زبانِ سپاس

اس ناتواں نے اپنے کندھوں پر جتنے بڑے بوجھ کو لاداہے، سوائے خدا کے اسے اس میں سرخرو کرنے والا کوئی نہیں ہے اور اس ناتواں کو اپنے رب پر یقین کامل ہے کہ وہ اسے اس عظیم کام میں اس کے نفسِ امارہ کے حوالے نہیں کرے گا، اور انگلی پکڑ

کر اس کی رہنمائی کرے گا، اُس کے دماغ کو اپنے حبیب ﷺ کی زندگی اور ان کے ارشادات کا ایک ایک حرف سمجھنے کے لیے کشادہ فرما دے گا، اور اسے وہاں سے سمجھ بوجھ اور بات سمجھانے کا سلیقہ اور ترجمانی کرنے کا قرینہ عطاء فرمائے گا جہاں کبھی اس کا دماغ پہنچا ہوگا اور نہ ہی کسی انسان کے ذہن میں اس کا خیال ہی آیا ہوگا۔

محال ست چوں دوست وارد ترا کہ در دستِ دشمن گذارد ترا

محسنہ ظفر اقبال



حدیثِ نفس

مسند احمد کا یہ ترجمہ جو اس وقت قارئین کے ہاتھوں میں ہے راقم الحروف کی زندگی کا ایک بہت بڑا سرمایہ ہے جو سراسر حدیث کی خدمت کے جذبے سے سرشار ہو کر ایک مختصر سے عرصے میں اردو کے قالب میں منتقل کر دیا گیا ہے ترجمے میں محاوراتی زبان اور عام استعمال کی بولی اختیار کرنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ حدیث کا جو اصل مقصد ہے اور جو لفظی ترجمے سے فوت ہو جاتا ہے وہ حاصل ہو جائے زبان و ادب کے ماہرین کے لیے تو شاید یہ کوئی مشکل کام نہ ہو لیکن عربی کے حروف ابجد سے بھی ناواقف آدمی کے لئے یقیناً اس کو چپے کی بادیہ پیاٹی ایک مشکل سفر ہے جس میں کامیابی محض اللہ کا احسان ہے۔

قبل ازیں مسند امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا اردو ترجمہ، مختصر تشریح اور مکمل تخریج کے ساتھ قارئین تک پہنچانے کی سعادت حاصل ہوئی تھی، اور اب مسند امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا ہدیہ پیش کرنے کی قلبی مسرت حاصل ہو رہی ہے، اس ترجمے میں جن چیزوں کا خیال رکھا گیا ہے وہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) حدیث کا ترجمہ کرنے میں اس طرح کی آزاد ترجمانی کی گئی ہے کہ الفاظ حدیث کی رعایت بھی ہو جائے اور زبان کی روانی اور سلاست پر بھی کوئی فرق نہ پڑے۔

(۲) حدیث کا ترجمہ کرنے میں اگر کسی صحابی کے متعلق دوسرے صحابی کے یا کسی راوی کے الفاظ سخت معلوم ہوئے تو ان کا ایسا نرم ترجمہ کیا گیا جس سے ان الفاظ کی تلخی بھی کم ہو جائے، مفہوم بھی ادا ہو جائے اور عام قاری کے ذہن میں صحابہ کرام رحمہ اللہ کے باہمی تعلقات کے حوالے سے منفی خیالات پیدا نہ ہونے پائیں، اسی طرح حیض و نفاس اور حمل وغیرہ الفاظ کا ترجمہ بعینہ انہی الفاظ میں کرنے کی بجائے بہت حد تک متبادل الفاظ لانے کی کوشش کی گئی ہے۔

(۳) حدیث کے ترجمے میں ایسے الفاظ کا انتخاب کرنے کی کوشش کی گئی ہے جن سے فقہی اختلافات بہت حد تک خود بخود کم ہو جائیں۔

(۴) حدیث کا ترجمہ کرنے میں نفس ترجمہ اور کہیں کہیں مضمون حدیث کی وضاحت پر اکتفاء کیا گیا ہے۔

(۵) عوام اور علماء کی نئی نسل کے لئے سہولت کی خاطر ہر حدیث پر اعراب کا اہتمام کیا گیا ہے تاکہ حدیث کا صحیح تلفظ کیا جاسکے۔

(۶) ہر حدیث کے ساتھ اس کی تخریج اور دیگر کتب حدیث سے اس کے حوالہ جات کا التزام کیا گیا ہے۔

(۷) محدثین نے اگر کسی حدیث کو ضعیف یا موضوع قرار دیا ہے تو اس کی بھی نشاندہی کی گئی ہے تاکہ کسی بھی حدیث کو بیان

کرنے سے پہلے اس کا حکم معلوم کر لیا جائے، صرف اس چیز کو بنیاد نہ بنایا جائے کہ یہ روایت مسند احمد میں آتی ہے۔
 (۸) اس ترجمے کے آخر کی دو جلدوں کو صرف احادیث مبارکہ کے اشاریے کے لیے وقف کیا گیا ہے اور انہیں حروف تہجی کی ترتیب سے مرتب کیا گیا ہے تاکہ علماء اور طلباء کے لیے کسی بھی حدیث کو تلاش کرنا آسانی ممکن ہو سکے۔
 (۹) کتاب کا آغاز ایک مفید اور محققانہ مقدمہ سے کیا گیا ہے جس میں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی اس کتاب، ان کے طریقہ کار اور ترتیب، اور ان کے حالات زندگی پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے اور مسند کے حوالے سے بہت سی اہم چیزوں کو اس مقدمے کا حصہ بنایا گیا ہے۔

(۱۰) مقدمے کا اختتام ایک مفصل فہرست پر کیا گیا ہے جس میں مسند کے تمام راوی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اسماء گرامی حروف تہجی کی ترتیب پر مرتب کیے گئے ہیں اور یہ واضح کیا گیا ہے کہ ان کی نقل کردہ روایات اس ترجمے کی کون سی جلد میں موجود ہیں اور یہ کہ ان کی مرویات کی تعداد کتنی ہے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کے نام اس فہرست میں دو دو مرتبہ آئے ہیں، اس کی بنیادی وجہ وہ تکرار ہے جو ان کی روایات کے حوالے سے مسند میں موجود ہے۔

(۱۱) مسند کا ترجمہ شروع کرنے سے قبل اس کا جو خاکہ بنایا گیا تھا اور جس کے مطابق اب یہ طباعت کے مراحل سے گذر کر آپ کے ہاتھوں میں پہنچ رہا ہے، آخر کی دو جلدوں کو چھوڑ کر بقیہ بارہ جلدوں کا خاکہ اس طرح سے ہے۔

جلد نمبر	از حدیث نمبر	تا حدیث نمبر	کل احادیث	تفصیل
۱	۱	۱۸۳۷	۱۸۳۷	مسند الخلفاء الراشدین، عشرہ مبشرہ، توابع العشرہ، آل ابی طالب و عباس
۲	۱۸۳۸	۴۴۴۷	۲۶۱۰	مرویات عبداللہ بن عباس <small>رضی اللہ عنہ</small> و عبداللہ بن مسعود <small>رضی اللہ عنہ</small>
۳	۴۴۴۸	۷۱۱۸	۲۶۷۱	مرویات عبداللہ بن عمر <small>رضی اللہ عنہ</small> و عبداللہ بن عمرو <small>رضی اللہ عنہ</small> و ابو مرثدہ <small>رضی اللہ عنہ</small>
۴	۷۱۱۹	۱۰۹۹۷	۳۸۷۹	مرویات ابی ہریرہ <small>رضی اللہ عنہ</small>
۵	۱۰۹۹۸	۱۴۱۵۷	۳۱۶۰	مرویات ابی سعید الخدری <small>رضی اللہ عنہ</small> و انس بن مالک <small>رضی اللہ عنہ</small>
۶	۱۴۱۵۸	۱۶۹۳۴	۲۷۷۷	مرویات جابر <small>رضی اللہ عنہ</small> و مسند الکسبیین
۷	۱۶۹۳۵	۱۸۲۵۷	۱۳۲۳	مسند الشامیین
۸	۱۸۲۵۸	۲۰۰۰۰	۱۷۷۳	مسند الکوفیین
۹	۲۰۰۰۱	۲۱۳۹۸	۱۳۹۸	مسند البصریین
۱۰	۲۱۳۹۹	۲۴۵۱۰	۳۱۱۱	مسند الانصار
۱۱	۲۴۵۱۱	۲۶۹۴۴	۲۴۳۳	مسند عائشہ صدیقہ <small>رضی اللہ عنہا</small>
۱۲	۲۶۹۴۵	۲۸۱۱۹	۱۲۵۵	مسند النساء

(۱۲) گذشتہ خاکہ کے مطابق راقم الحروف نے جب اس ترجمے کا آغاز کیا تو اندازہ یہ تھا کہ اس ترجمے کی تکمیل میں تقریباً ڈیڑھ سال صرف ہو جائے گا اور پھر اس کی کمپوزنگ، پروف ریڈنگ اور طباعت کے دیگر مراحل سے گذر کر قارئین کے ہاتھوں تک پہنچنے میں اسے کم از کم ایک سال مزید لگ جائے گا، اس سوچ پر سوچنے کے بعد راقم الحروف نے یہ فیصلہ کیا کہ ترجمے کے ساتھ ساتھ کمپوزنگ کا کام بھی ہو جانا چاہئے تاکہ وقت کی بھی بچت ہو جائے اور اصل مسودہ ضائع ہونے سے بھی محفوظ ہو جائے چنانچہ اس فیصلے کے بعد مورخہ ۲۲ جون ۲۰۰۸ء کو اس ترجمے کا آغاز کر دیا گیا اور یہ طریقہ اختیار کر لیا گیا کہ ہر ہفتے جتنی احادیث کا ترجمہ مکمل ہو جائے، اسے کمپوزر کے حوالے کر دیا جائے۔

شروع میں قلم رواں ہوتے ہوتے کچھ وقت لگا، اور ترجمے کا آغاز یومیہ دس پندرہ حدیثوں سے ہوا جو آہستہ آہستہ بڑھتے بڑھتے ساٹھ ستر احادیث یومیہ تک پہنچا اور ایک وقت ایسا بھی آیا کہ ایک ایک دن میں ڈھائی تین سو احادیث کا ترجمہ کرنے کی توفیق بھی نصیب ہوئی۔

خود ساختہ خاکہ کے مطابق راقم الحروف کو رمضان المبارک سے قبل تین جلدوں کا ترجمہ مکمل کرنا تھا کیونکہ ماہ رمضان میں تراویح کی مصروفیات پر کسی دوسری مصروفیت کو ترجیح دینا راقم کا معمول کبھی نہیں رہا اور اس کا ہمیشہ یہ خیال رہا ہے کہ ایک مہینہ قرآن کے لئے اور باقی مہینے اپنے کام کے لئے، اللہ کا فضل و کرم شامل حال رہا اور ماہ رمضان سے تین چار روز قبل ہی تین جلدوں کا ترجمہ مکمل ہو گیا اور ماہ رمضان میں راقم اس ترجمے بلکہ قرآن کریم کے علاوہ دوسری تمام مصروفیات سے لاتعلقی رہا۔

ماہ رمضان گزرنے کے بعد چوتھی جلد کا آغاز ہوا تو ماہ رمضان کو قرآن کریم کے لیے وقف کر دینے کی عجیب برکات کا ظہور ہونے لگا اور پے در پے کام کے تسلسل اور روانی میں اضافہ ہوتا گیا، اس دوران کئی مرتبہ ایسا بھی ہوا کہ راقم پورا پورا ہفتہ بیمار رہا اور قلم ہاتھ میں پکڑنے کی ہمت سے بھی محروم رہا اور یوں محسوس ہوتا رہا جیسے ہر مہینے جسم کی زکوٰۃ وصول کی جا رہی ہو، تاہم بعد میں یہ سلسلہ ختم ہوا، اور الحمد للہ! ۲۸ مارچ ۲۰۰۹ء کو یہ ترجمہ مکمل ہو گیا۔

اس دوران راقم کی کوشش رہی کہ احادیث کا ترجمہ قبلہ رو ہو کر کیا جائے اور بہت حد تک اس کوشش میں اسے کامیابی بھی نصیب ہوئی، پچانوے فیصد کام کے دوران راقم کے کان قرآن کریم کی تلاوت و ترجمے سے آشار ہے اور آنکھیں احادیث مبارکہ کی زیارت سے، اور اسی کی برکت ہے کہ اتنے عظیم کام میں راقم کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک صفحہ بھی ضائع نہیں ہوا، کسی ایک صفحے پر پانی کی چھینٹ تک نہیں پڑی اور کسی حدیث کا ترجمہ دوبارہ نہیں لکھنا پڑا۔ الحمد للہ

(۱۳) یہ ایک واضح بات ہے کہ کتب حدیث و تفسیر کے تراجم عوامی ضرورت کو مد نظر رکھ کر اپنے اپنے مزاج و مذاق کے مطابق کیے جاتے ہیں، اہل علم کو ان تراجم کی کوئی خاص ضرورت اس لئے نہیں ہوتی کہ وہ اصل عربی مآخذ سے رجوع کر سکتے ہیں، اسی وجہ سے مسند احمد کے ترجمے میں صرف متن حدیث کے ترجمے پر اکتفاء کیا گیا ہے، سند کا ترجمہ ”خواہ وہ سند پہلے ہو یا حدیث کے آخر میں سند کی خوبی یا خامی یا اس کے تعدد وغیرہ کو بیان کیا گیا ہو“ نہیں کیا گیا، اس لئے کہ اس کا ترجمہ کرنے کی صورت میں

عوام کو کوئی فائدہ ہونے کی بجائے ذہنی انتشار کا اندیشہ تھا جیسا کہ بعض کتب حدیث کے تراجم میں ایسا کیا گیا ہے اور اس کا بہت شدت سے راقم الحروف کو احساس ہوا۔

نیز یہ بات بھی ذکر کرنے کے قابل ہے کہ مسند احمد میں چونکہ مکررات بہت زیادہ ہیں اور ایک ایک حدیث بعض اوقات پانچ پانچ چھ بلکہ اس سے بھی زیادہ مرتبہ مکرر ہو جاتی ہے، اس لئے مترجم کا اس حدیث کو بار بار ترجمہ کرنا خاصا ہمت طلب کام ہے، کیونکہ اس میں راویان حدیث کی جانب سے معمولی تقدیم و تاخیر یا معمولی لفظی تبدیلی کے علاوہ کوئی خاص فرق نہیں ہوتا، اس لئے ایسی تمام احادیث کا ترجمہ صرف ایک مرتبہ کیا گیا اور اگلی جگہ پر اسی ترجمے کو کاپی کر کے اسے اس تبدیلی کے موافق کر دیا گیا ہے، اگر کہیں ایسا نہ ہو سکا ہو ”جس کی مقدار انتہائی اقل قلیل ہے اور مترجم کی تمام تر احتیاط کے باوجود ایسا ہونا خارج از امکان نہیں“ تو اسے تخریج میں دیئے گئے نمبر سے مطابقت کر کے اپنا اشکال دور کیا جاسکتا ہے۔

اس کے باوجود راقم الحروف مترجم یہ سمجھتا ہے کہ چونکہ معاملہ احادیث نبویہ کا ہے اور انتہائی حساس ہے، اس لئے اگر قارئین کو ترجمے میں کسی بھی قسم کی غلطی کا علم ہو تو راقم الحروف کو مطلع فرمادیا جائے تاکہ تعمیری آراء کا جائزہ لے کر اس غلطی کو دوبارہ نہ دہرایا جائے اور حدیث کی خدمت میں قارئین کرام کا حصہ بھی شامل ہو جائے۔

(۱۴) کتاب کی کمپوزنگ ہمارے محترم جناب رشید سبحانی صاحب نے کی ہے، اللہ انہیں دارین کی سعادتیں اور خوشیاں عطاء فرمائے، اتنا عظیم اور محنت طلب کام انہوں نے جس ذوق اور خوش دلی کے ساتھ کیا، سچی بات ہے کہ اسی کی برکت سے ہم یہ کتاب اتنی جلدی آپ کے ہاتھوں تک پہنچانے میں کامیاب ہو سکے ہیں، اس وقت میرے پاس الفاظ نہیں کہ میں ان کا شکریہ ادا کر سکوں، اللہ تعالیٰ انہیں اپنی شایان شان جزائے خیر عطاء فرمائیں۔

(۱۵) مسند احمد کا ترجمہ کرنے کے لئے مکتبہ رحمانیہ کے ذمہ داران نے راقم الحروف سے درخواست کی تھی جسے قبول کرتے ہوئے اللہ کا نام لے کر یہ ترجمہ شروع کیا گیا اور اب الحمد للہ یہ مکمل ہو کر آپ کے ہاتھوں میں پہنچ رہا ہے، اس ترجمے کی تکمیل پر جہاں میں خود کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے سے قاصر پاتا ہوں وہیں مکتبہ رحمانیہ کے ذمہ داران کی جانب سے اپنے انتخاب پر ان کا شکریہ ادا کرنے سے بھی خود کو عاجز محسوس کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ ان حضرات کو اس انتخاب پر اور حدیث کی خدمات میں اضافے پر جزائے خیر عطاء فرمائے اور اس ترجمے کو میرے لیے اور میرے اہل خانہ، اساتذہ و مشائخ اور اہل مکتبہ کے لئے ذخیرہ آخرت بنائے، اس کے حسن کو قبول فرمائے اور اس کے قیام پر مجھے خود مطلع فرمائے اور نبی ﷺ کے ساتھ کامل اور مکمل محبت و عقیدت اور غیر مشروط وابستگی عطاء فرمائے۔ (آمین)

محمد ظفر اقبال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مقدمہ

ہر زمانے میں علماء و محدثین، مفسرین و مفکرین، فقہاء اور مؤرخین نے اپنے اپنے ذوق کے مطابق تصنیف و تالیف کے میدان میں قدم رکھا اور قابل قدر کارہائے نمایاں سرانجام دیئے، بعد کے تمام علماء اپنی تحقیقات اور علمی ترقیوں میں اپنے پیشرو علماء کے کیے ہوئے کام سے اسی طرح مدد لینے پر مجبور ہوئے جیسے کوئی طالب علم ڈکشنری کا محتاج ہوتا ہے، اور یہ متقدمین کی ہی محنت ہے جسے متاخرین نے آگے بڑھایا، البتہ یہ بات یقینی ہے کہ ہر آدمی کی کوشش چونکہ یہی تھی کہ دین اسلام کو جتنا زیادہ سے زیادہ آسان، سہل اور صاف ستھرا کر کے پیش کیا جاسکتا ہے، اس میں اپنی کسی قسم کی کوتاہی نہیں برتنی چاہئے لہذا ہر مصنف نے اپنی زندگی کا بہترین زمانہ، اپنی بہترین صلاحیتیں اور اپنا بہترین وقت اپنی خدمات کے لئے وقف کیا، اور ہر مصنف نے اپنی نظر میں جس طریقے کو سب سے زیادہ سہل اور آسان پایا، اس نے اسی پہلو سے اس شعبے میں اپنی خدمات سرانجام دیں۔

چنانچہ اس پہلو سے غور کرنے کے بعد ہم پر امام مالک رحمہ اللہ سے لے کر خطیب تبریزی رحمہ اللہ تک محدثین میں، امام ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے لے کر امام کاسانی رحمہ اللہ تک فقہاء میں، امام شافعی رحمہ اللہ سے لے کر ملا جیون رحمہ اللہ تک اصولیین میں، دوی سے لے کر فراء تک نحویین میں، ابو عثمان النازنی سے لے کر مفتی عنایت احمد کا کوروی تک صرفیین میں ہر ایک کا ذوق فکر اور سلامت طبیعت واضح ہوتی ہے، اور مؤطا مالک کا مطالعہ کرتے ہوئے ہمیں یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہم امام مالک رحمہ اللہ کی مجلس درس میں شریک ہیں، صحیح بخاری کی تلاوت کرتے ہوئے ہم پر امام بخاری رحمہ اللہ کے مذاق و مزاج کا عکس پڑتا ہے اور یوں چلتے چلتے جب ہم سنن ابن ماجہ کے قریب پہنچتے ہیں تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ دنیا ہی بدل گئی ہے، اور ہم کسی اور ہی دنیا میں داخل ہو گئے ہیں، مزاج و مذاق کا یہی فرق آگے چل کر اپنے اثرات اپنے قارئین اور وابستگان پر نمایاں کرتا ہوا نظر آتا ہے۔

بہر حال! یہ ایک الگ موضوع ہے جس پر ایک طویل بحث کی جاسکتی ہے کہ ہمارے مصنفین خصوصیت کے ساتھ کتب حدیث کے اولین مصنفین کا مزاج کیا تھا اور اس کے کیا اسباب و علل تھے؟ لیکن ہم اس بحث کو سمیٹتے ہوئے فقط امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے اس مزاج و مذاق میں اپنے آپ کو منحصر کریں گے جس کی کچھ رعایت اور جھلک ہمیں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی تصنیفات و تالیفات میں ”خواہ امام صاحب رحمہ اللہ کی طرف ان کی نسبت یقینی ہو یا ہماری رائے میں امام صاحب رحمہ اللہ کی طرف ان کی نسبت صحیح ہو“ نظر آتی ہے۔

(۱) ائمہ محدثین کے اعتبار سے تصنیف:

حدیث کے راویوں میں جو حضرات ائمہ فن کے درجے میں شمار ہوتے ہیں مثلاً امام زہری رحمۃ اللہ علیہ، سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ، امام شعبہ رحمۃ اللہ علیہ، ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اعمش رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ، ان کی روایات ”جوان کے مختلف شاگردوں سے نقل ہو کر ہم تک پہنچی ہیں“ جمع کرنا، اس کے دو فائدے ہوتے ہیں۔

(الف) معتبر راویوں کی احادیث یکجا جمع ہو جاتی ہیں اور کوئی بھی آدمی ان کی روایات بآسانی تلاش کر سکتا ہے۔

(ب) معتبر راویوں کی روایات کی تفتیش کرنا آسان ہو جاتا ہے کیونکہ یہ تو کوئی ضروری نہیں کہ کسی معتبر راوی کا شاگرد اپنے استاد جتنی صلاحیتوں اور قوت حافظہ کا مالک ہو اور وہ اپنے استاد ہی کی مانند لوگوں کی نظروں میں معتبر ہو، پھر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ایک ہی استاد کے بعض شاگرد زیادہ مضبوط ہوتے ہیں اور اسی استاد کے بعض دوسرے شاگرد درجہ بدرجہ کمزور ہوتے ہیں، اس لئے جب ایک استاد کی تمام روایات کو جمع کر دیا جائے تو ایک محقق کے لئے اس میں سے صحیح اور غیر صحیح، یا اولیٰ اور عدم اولیٰ کے درمیان امتیاز کرنا بہت آسان ہو جاتا ہے، اس کا فائدہ فقہاء کو بھی ہوتا ہے اور وہ اس چیز کو سامنے رکھ کر احکام شرعیہ کے حوالے سے کوئی رائے بآسانی قائم کر لیتے ہیں۔

مثال کے طور پر امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کے دو شاگرد ہیں جن میں سے ایک سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور دوسرے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، اب ایک موضوع کی دو مختلف روایتیں امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے ہمارے سامنے آتی ہیں جن میں سے ایک سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے اور دوسری امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعے نقل ہو کر ہم تک پہنچی ہے، ان روایتوں کا اختلاف ختم یا کم کرنے کے لئے ہم امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کے ان دو شاگردوں کا موازنہ کرنے پر مجبور ہیں تاکہ ان میں سے کسی ایک کو ترجیح دے سکیں، یہ موازنہ ہم سے بہت پہلے خود امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرما چکے ہیں، چنانچہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے عبد اللہ ”جو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین اور بہت بڑے محدث بھی تھے اور زیر نظر کتاب میں بھی ان کے کچھ اضافہ جات موجود ہیں“ اپنی کتاب ”العلل“ (۲۵۴۳ ب) میں تحریر فرماتے ہیں کہ میرے والد صاحب نے فرمایا ایک مرتبہ میں اور علی بن مدینی رحمۃ اللہ علیہ ایک جگہ جمع تھے، ہم اس بات پر مذاکرہ کرنے لگے کہ امام زہری رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث نقل کرنے میں سب سے زیادہ مضبوط اور کم غلطیاں کرنے والا راوی کون ہے؟ علی بن مدینی رحمۃ اللہ علیہ نے سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ کی رائے قائم کی اور میں نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کو رائج قرار دیا۔ میں نے اپنے موقف کی تائید میں دلیل پیش کرتے ہوئے کہا کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ جب امام زہری رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث نقل کرتے ہیں تو اس میں ان سے بہت کم غلطیاں واقع ہوتی ہیں، جبکہ سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ تقریباً بیس حدیثوں میں خطا کا شکار ہوئے ہیں، پھر میں نے ایک ایک کر کے وہ احادیث بیان کرنا شروع کر دیں، اور اٹھارہ حدیثیں ذکر کرنے کے بعد علی بن مدینی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ اب تم وہ حدیثیں بیان کرو جن میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے غلطی ہوئی ہے، تو وہ دو تین حدیثوں سے زیادہ بیان نہ کر سکے۔

(۲) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اعتبار سے تصنیف:

یعنی ہر صحابی کی تمام روایات کو یکجا اکٹھا کر دیا جائے تاکہ کوئی بھی آدمی کسی بھی صحابی کا صرف نام معلوم ہونے پر متعلقہ روایات کو بآسانی تلاش کر سکے، مثلاً حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی تمام روایات یکجا کر دی جائیں اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روایات الگ جمع کر دی جائیں، اس طرح کرنے سے ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ کسی صحابی کی روایات دوسرے صحابی کی روایات میں اس طرح داخل نہیں ہو جاتیں کہ انہیں جدا کرنا ہی کا مشکل بن جائے، اور عام طور پر اس طریقہ تصنیف میں موقوف اور مرسل روایات نہیں آتیں، اور اگر کبھی کوئی مرسل یا موقوف روایت آ بھی جائے تو اس کی کچھ وجوہات اور اسباب ہو سکتے ہیں، پھر اس میں ہمارے پاس راوی کی تعیین کا یہ قرینہ بھی موجود ہوتا ہے کہ وہ روایت جس مخصوص صحابی رضی اللہ عنہ کی روایات میں مرسل یا موقوف مذکور کی گئی ہے، اس کا تعلق اسی صحابی رضی اللہ عنہ سے ہوگا۔

اس طریقہ تصنیف میں فائدہ یہ ہے کہ انسان کسی بھی حدیث کو اس کی جگہ سے معلوم کر سکتا ہے، ایک ہی حدیث میں پائے جانے والے اختلافات اس کی نظروں کے سامنے آ جاتے ہیں، راوی صحابی کی اپنی رائے بھی معلوم ہو جاتی ہے، اور راوی صحابی کی تمام مرویات کا جائزہ لے کر یہ رائے قائم کرنا بھی آسان ہو جاتا ہے کہ کس صحابی سے کس مضمون کی روایات بکثرت منقول ہیں۔

(۳) ابواب فقہیہ کی ترتیب کے اعتبار سے تصنیف:

یعنی کتب فقہ میں مسائل بیان کرنے کی جو خاص ترتیب ہے، اس میں سے ایک ایک موضوع لے کر اس سے متعلق تمام احادیث یکجا کر دی جائیں تاکہ عمل کرنے والوں کے لئے سہولت ہو جائے مثلاً وضو سے متعلق جتنی احادیث ذخیرہ حدیث میں ملتی ہیں، انہیں کتاب الطہارۃ یا کتاب الوضو میں ذکر کر دیا جائے، اسی طرح نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج وغیرہ ہیں، امام احمد رحمہ اللہ نے اس طریقہ تصنیف کو اختیار کرتے ہوئے کتاب الحج تحریر فرمائی ہے جس میں ایک ہزار حدیثوں کو جمع کیا گیا ہے، اسی طرح کتاب القضاء ہے، اور قرآن کریم کے کچھ حصے کی تفسیر ہے (مناقب امام احمد ۲۵۰)

ابن ابی حاتم رحمہ اللہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے میری سب سے پہلی ملاقات ۲۱۳ھ میں ہوئی تھی، اس وقت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نماز کے لئے جاتے ہوئے اپنے ہمراہ کتاب الاثریہ، اور کتاب الایمان لے جا رہے تھے، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے نماز پڑھی اور جب کسی نے کوئی مسئلہ نہ پوچھا تو وہ اپنے گھر واپس چلے گئے، ایک موقع پر میں دوبارہ حاضر ہوا تو وہ یہی کتابیں پھر لے جا رہے تھے، میں سمجھ گیا کہ وہ ثواب کی نیت سے ایسا کرتے ہیں، کیونکہ کتاب الایمان تو دین کی جڑ بنیاد کا نام ہے اور کتاب الاثریہ میں لوگوں کو برائی سے روکنے کے احکامات موجود ہیں۔ (الجرج والتحدیل: ۳۰۳/۱) اس سے معلوم ہوا کہ امام احمد رحمہ اللہ نے یہ دو کتابیں بھی الگ سے مخصوص موضوعات پر تحریر فرمائی تھیں۔

(۴) فوائد حدیث کی معرفت کے اعتبار سے تصنیف:

اس قسم کی تصنیفات میں سند حدیث یا متن حدیث کے بعض مقاصد کو ہدف بنایا جاتا ہے اور عام طور پر اس میں موضوع ضعیف اور منکر احادیث کو درج کیا جاتا ہے تاکہ ان کی غلطی واضح ہو جائے اور لوگ انہیں بیان کرنے سے اجتناب کریں، یہ الگ بات ہے کہ بعد کے کم ہمت اور نادان لوگ اپنی دکانداری چکانے کے لیے انہی احادیث کو بیان کرنے لگے اور اپنے خطبات و مواعظ کو اسی سے مزین و آراستہ کرنے لگے اور لوگوں کو یہ کہہ کر گمراہ کرنے لگے کہ فلاں امام نے اس حدیث کو نقل کیا ہے، حالانکہ اسی امام نے اسے موضوعات میں جگہ دی ہوتی ہے یہ ہمارے متقدمین کی ایمانداری اور دیانت داری ہے کہ انہوں نے خاص اس موضوع پر کتابیں تصنیف فرمائیں، راقم کو بھی اس حوالے سے موضوعات کبیر ”جو ملا علی قاری رحمہ اللہ کی تصنیف ہے“ کی تلخیص کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے لیکن یہ متاخرین کی غلط روش ہے کہ وہ اس سے اجتناب برتنے کی بجائے اسی سے اپنی مجالس بزم کو گرمانے لگتے ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی اس موضوع پر تصنیف کا نام ”نوادر“ ہے جس کی طرف مسند میں بھی امام احمد رحمہ اللہ کے صاحبزادے نے متعدد مواقع پر اشارہ کیا ہے مثلاً حدیث نمبر (۱۷۰۸۳) کے متعلق لکھا ہے کہ میرے والد صاحب نے یہ حدیث ”نوادر“ میں مجھے املاء کرائی تھی، اسی طرح حدیث نمبر (۲۱۲۰۶) کے متعلق تحریر فرمایا ہے کہ یہ حدیث والد صاحب نے مسند میں ذکر نہیں کی تھی کیونکہ اس میں ایک راوی ”ناصح“ موجود ہے جو کہ ضعیف ہے، بلکہ انہوں نے یہ حدیث ”نوادر“ میں مجھے املاء کرائی تھی۔

یہ وہ مختلف طریقے ہیں جو تصنیف و تالیف میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اختیار فرمائے ہیں اور ان میں سے ہر ایک میں انہوں نے کچھ یادگاریں چھوڑی ہیں جو ان کے لئے صدقہ جاریہ اور ہمارے لیے زادراہ ہیں۔

مسند امام احمد رحمہ اللہ کی تصنیف کا زمانہ:

اس زمانے میں جبکہ حصول علم کے لئے دور حاضر کی سہولیات میں سے کسی سہولت کا موجود ہونا تو دور کی بات، تصور تک محال تھا اور وہ تمام تر آسائشیں جو عصر حاضر کے طلباء کو حاصل ہیں، اور اس کے باوجود وہ اپنی پریشانیوں اور مشکلوں کا رونا روتے ہیں، خیال کی گرفت سے بھی باہر تھیں، اتنا بڑا تصنیفی کام کرنا اور اتنی عظیم خدمت کا بیڑا اٹھانا یقیناً کسی باہمت آدمی کا ہی کام ہو سکتا تھا، علم حدیث اور ذخیرہ حدیث پر اس کی مضبوط گرفت کا ہونا، محدثین کا اس شخص پر اعتماد کامل ہونا، مضبوط قوت ارادی اور قوت حافظہ کا حامل ہونا اس عظیم کام کے یقینی لوازم اور شرائط میں سے ہے، اسی لیے امام احمد رحمہ اللہ نے سب سے پہلے تو بغداد، کوفہ، واسط، بصرہ، عبادان، مدینہ منورہ، مکہ مکرمہ، جزیرہ، شام اور یمن سے ذخیرہ حدیث کو سینکڑوں مشائخ سے سماع کر کے اور لکھ کر کے حاصل کیا، امام احمد رحمہ اللہ کا اس ضمن میں سب سے آخری سفر ۲۱۲ھ کو ہوا، پھر جب امام صاحب رحمہ اللہ کے پاس احادیث

مبارک کا ایک عظیم ذخیرہ جمع ہو گیا، ان کے بیرونی اسفار مکمل ہو گئے اور وہ خود مرجع خلافت بن گئے تو ان کے دل میں ایک ایسی کتاب مرتب کرنے کا خیال اور داعیہ پیدا ہوا جو لوگوں کے لئے رہنما ثابت ہو سکے، اور وہ اپنی تمام تر محنت کو اپنے سینے سے کاغذ کے سفینے پر منتقل کر سکیں، تاکہ بعد میں آنے والی نسلیں ان کی اس محنت سے کما حقہ مستفید ہو سکیں۔

چنانچہ ابو موسیٰ المدنی رحمہ اللہ کے مطابق امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے مسند کی تصنیف کا آغاز یمن سے واپس آنے کے بعد ۲۰۰ھ کے قریب کیا ہے، جس وقت امام احمد رحمہ اللہ کی عمر مبارک ۳۶ سال تھی، اور امام احمد رحمہ اللہ اپنے استاذ عبدالرزاق سے علم حدیث حاصل کر کے آئے تھے۔ (خصائص المسند: ۲۵)

لیکن ہمیں اس رائے پر کچھ تحفظات ہیں جن کی موجودگی میں اس رائے پر آنکھیں بند کر کے اعتماد کرنا صحیح معلوم نہیں ہوتا، اس کے دلائل حسب ذیل ہیں۔

(۱) امام احمد رحمہ اللہ کے کسی ثقہ شاگرد سے اس سن میں امام احمد رحمہ اللہ کا آغاز تصنیف کرنا منقول نہیں ہے، اور ان کے کسی ثقہ شاگرد نے یہ بات ذکر نہیں کی کہ امام احمد رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ”مسند“ کا آغاز مذکورہ سن میں کیا تھا۔

(۲) امام احمد رحمہ اللہ نے ۲۰۰ھ کے بعد بھی بغداد تشریف لانے والے بہت سے مشائخ سے سماع حدیث کیا ہے اور خود بھی شام تشریف لے گئے ہیں، اور ان تمام حضرات کی روایات مسند کا حصہ ہیں، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت تک امام احمد رحمہ اللہ کے پاس اپنی کتاب کے لئے مکمل مواد موجود نہیں تھا۔

(۳) امام احمد رحمہ اللہ کی حیات مبارکہ کا ایک اہم ترین واقعہ ”مسند خلق قرآن میں امام صاحب رحمہ اللہ کی آزمائش“ بھی ہے جس پر آئندہ صفحات میں قدرے بحث عنقریب آ جائے گی، جو لوگ اس بات کے قائل تھے کہ قرآن کریم مخلوق ہے اور ہر مخلوق کی طرح وہ بھی حادث ہے، امام احمد رحمہ اللہ ان کی احادیث کو قبول نہیں فرماتے تھے، مسند پر غور کرنے سے ہمارے سامنے حدیث نمبر (۸۷۵۳) میں یہ الفاظ آتے ہیں کہ یہ حدیث ہم سے علی بن عبداللہ بن جعفر مدنی رحمہ اللہ نے بیان کی ہے لیکن یہ اس وقت کی بات ہے جب کہ مسئلہ خلق قرآن ابھی زیر بحث نہیں آیا تھا۔ امام احمد رحمہ اللہ کے صاحبزادے عبداللہ کہتے ہیں کہ مسئلہ خلق قرآن میں علی بن عبداللہ کے ملوث ہونے کے بعد میرے والد صاحب نے ان سے کوئی حدیث نہیں لی، جبکہ یہ آزمائش خلیفہ مامون الرشید عباسی کے دور خلافت میں ۲۱۸ھ میں شروع ہوئی، اور دو سال کی سخت قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنے کے بعد ۲۲۰ھ میں امام صاحب رحمہ اللہ کو رہائی ملی، اور ۲۲۷ھ تک امام صاحب رحمہ اللہ سکون و عافیت کے ساتھ وقت گزارتے رہے، اس کے بعد ۲۲۸ھ میں جب خلیفہ واثق باللہ برسر اقتدار آیا تو اسی مسئلہ میں دوبارہ امام صاحب رحمہ اللہ پر ابتلاء و آزمائش کا دور آیا اور اس مرتبہ ۲۳۴ھ تک چھ سال کا طویل دورانیہ گزرا، اس تمام تر تفصیل سے معلوم ہوا کہ مذکورہ حدیث امام احمد رحمہ اللہ نے اپنی مسند میں ۲۲۰ھ کے بعد شامل کی ہے۔

(۴) ابن بطہ، نجاد کے حوالے سے ابوبکر مطوعی کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں بارہ سال تک امام احمد رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر

ہوتا رہا ہوں، وہ اپنے بچوں کو مسند پڑھایا کرتے تھے، اس دوران میں نے ان سے ایک حدیث بھی نہیں لکھی کیونکہ میں ان کے اخلاق اور سیرت و کردار کو پرکھنے اور اس پر عمل کرنے کے لیے جایا کرتا تھا، معلوم ہوا کہ امام احمدؒ نے اپنے بیٹے کو مسند پڑھائی تھی اور تاریخی شواہد سے معلوم ہوتا ہے کہ امام احمدؒ کے صاحبزادے عبداللہ نے ان سے حدیث کا سماع ۲۲۸ھ کے قریب قریب کیا ہے۔

(۵) امام احمدؒ کو خلیفہ واثق باللہ کے زمانے میں ان کے گھر میں نظر بند کر دیا گیا تھا، اور واثق کی وفات تک امام صاحبؒ کو لوگوں کے ساتھ باجماعت نماز میں بھی شریک ہونے کی اجازت نہیں تھی، یہ وہی دور تھا جب مسئلہ خلق قرآن اپنے پورے عروج پر تھا، اس کے بعد امام صاحبؒ کو حدیث بیان کرنے سے دربار خلافت نے منع کر دیا تھا، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام صاحبؒ نے اپنی یہ کتاب اسی زمانے میں تصنیف فرمائی ہے، اور اس کا قرینہ یہ بھی ہے کہ اگر امام صاحبؒ نے یہ کتاب اپنی نظر بندی اور بیان حدیث کے حکم امتناعی سے پہلے تصنیف فرمائی ہوتی تو خلقت ان پر ٹوٹ پڑتی اور اس کثرت سے لوگ اس کتاب کو امام صاحبؒ سے حاصل کرتے جس کی نظیر شاید ہی مل پاتی، اس لئے ہماری رائے کے مطابق امام احمدؒ نے مسند کی تصنیف کا آغاز ۲۲۰ھ کے بعد کیا ہے اور ۲۳۰ھ سے قبل اس سے فراغت پائی ہے۔ واللہ اعلم

کیا مسند، امام احمد بن حنبلؒ کی تصنیف ہے یا ان کے بیٹے کی؟

چونکہ مسند کی نسبت امام احمدؒ کی طرف اتنی زیادہ مشہور و معروف ہے جتنی سورج کی طرف روشنی کی نسبت یقینی اور غیر مبہم ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ بعض قارئین کو اس عنوان پر تعجب ہو لیکن مسند احمد کا سرسری جائزہ لینے سے ہمارے سامنے کچھ چیزیں ایسی آتی ہیں جو اسے امام احمدؒ کی تصنیف قرار دیتی ہیں اور کچھ شواہد و قرائن ایسے بھی ہیں جو اسے امام احمدؒ کے صاحبزادے عبداللہ کی جانب منسوب کرتے ہیں، اور بعض اوقات یہ گمان ہونے لگتا ہے کہ شاید امام احمدؒ نے ہی اپنے بیٹے کو اس کام کی طرف متوجہ کیا تھا جب ہی تو اس میں اتنے تصرفات نظر آتے ہیں، اس گمان کے دائرہ اثر میں امام ذہبیؒ جیسا وسیع النظر عالم بھی آیا ہے اور انہوں نے اپنی شہرہ آفاق کتاب سیر اعلام النبلاء ۵۵۲/۱۳۰ میں یہ رائے قائم کر لی ہے کہ مسند کی تصنیف امام احمدؒ نے فرمائی ہے اور نہ ہی ترتیب، نیز اس کی کانٹ چھانٹ بھی انہوں نے نہیں فرمائی، بلکہ بات دراصل یہ ہے کہ وہ اپنے بیٹے کے سامنے مختلف احادیث نقل کرتے تھے اور انہیں یہ حکم دے دیتے تھے کہ اسے فلاں مسند میں شامل کر لو اور اسے فلاں مسند میں، اس اعتبار سے امام ذہبیؒ، مسند کو امام احمدؒ کے صاحبزادے عبداللہ کی تصنیف قرار دیتے ہیں۔

مسند امام احمد کا سرسری مطالعہ کرنے والے آدمی کے لئے اس رائے میں بہت وزن ہے اور اسکی اہمیت میں علامہ ذہبیؒ کا نام آجانے سے اور اضافہ ہو جاتا ہے لیکن ہماری ناقص رائے کے مطابق حقیقت حال اس کے برخلاف ہے، کیونکہ جب ہم مسند کا تحقیقی اور گہرا تجزیاتی مطالعہ کرتے ہیں تو اس رائے کو قبول کرنے میں ”جو پہلے ذکر کی گئی“ ہمارے سامنے متعدد

مشکلات رکاوٹ بن جاتی ہیں اس لئے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ مسند درحقیقت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی خود اپنی تصنیف و تالیف ہے، ان کے صاحبزادے عبداللہ نے اسے امام احمد رحمہ اللہ کے سامنے قراءت کرنے کا شرف حاصل کیا ہے، دوران قراءت انہوں نے اپنے والد سے بعض احادیث کے حوالے سے کچھ فوائد اور معلوماتی باتیں بھی سنی ہیں، نیز یہ کہ انہوں نے اپنے والد کی کتابوں کا وہ اصل مسودہ بھی دیکھا ہے جس میں ان کے والد نے اپنے شیوخ کی تمام روایات جمع کر دی تھیں، ان میں سے کچھ احادیث کو انہوں نے اپنے والد کی شرائط کے مطابق پانے کے بعد مسند کا حصہ بھی بنایا ہے، اور کچھ احادیث کا اپنی جانب سے اضافہ بھی کیا ہے جس کا مقصد بعض اوقات کسی علت، یا اضافے یا کسی دوسری سند کی طرف اشارہ کرنا ہوتا ہے۔

اس اجمال کی تفصیل یوں کی جاسکتی ہے کہ جب امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو ان کے گھر میں چھ سال کے عرصے تک نظر بند رکھا گیا تو امام احمد رحمہ اللہ نے اس دوران اپنی اصل کتاب کی طرف رجوع کیا، وہ تمام احادیث الگ کیں جو ان کی وضع کردہ شرائط پر پوری اترتی تھیں، انہیں مختلف اسانید پر مرتب کیا اور ان کے صاحبزادوں عبداللہ اور صالح اور چچا زاد بھائی حنبل نے ان سے اس کا سماع شروع کیا تو اس میں دوران درس امام صاحب رحمہ اللہ حدیث سے متعلق کچھ فوائد بھی بیان کرتے جاتے تھے جنہیں عبداللہ لکھ لیتے تھے، اب یہاں دو صورتیں ممکن ہیں۔

(۱) جس وقت امام صاحب رحمہ اللہ احادیث بیان فرما رہے ہوتے تھے، ان کے صاحبزادے عبداللہ ساتھ ساتھ ان احادیث کو لکھتے جاتے تھے، اس طرح عبداللہ کے پاس مسند کا ایک اور تحریری نسخہ تیار ہو گیا، اسی وجہ سے بعض اوقات وہ اپنے والد صاحب کے اصل نسخے کی طرف مراجعت کرتے اور اس میں انہیں اختلاف محسوس ہوتا تو وہ کہہ دیتے تھے کہ ان کے والد کے اصل نسخے میں یہ بات اس طرح ہے۔

(۲) عبداللہ کو ان کے والد کا نسخہ اپنے سماع اور والد کی وفات کے بعد حاصل ہوا، انہوں نے اسی نسخے میں کچھ اضافے کر دیئے، اس اضافے میں وہ چیزیں بھی شامل تھیں جو انہوں نے اپنے والد سے سنی تھیں، اور وہ احادیث بھی جو انہوں نے اپنے والد سے نہیں سنی تھیں، البتہ اس کتاب میں پائی تھیں جو مسند کی تصنیف سے پہلے لکھی گئی تھی، بعد میں جب عبداللہ سے ان کے شاگرد ابو بکر قطعی نے مسند کا سماع کیا تو انہوں نے اسے اسی طرح لکھ لیا اور ہوتے ہوتے یہ اسی حال میں ہم تک پہنچ گئی۔

یعنی یہ بات کہ وہ کون سے اسباب اور دلائل ہیں جن کی بنیاد پر ہم اس کتاب کو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ ہی کی تصنیف قرار دینے پر مصر ہیں اور ان کا تعلق محض عقیدت یا جذباتی لگاؤ نہیں ہے، سو اختصار کے ساتھ ہم انہیں ذیل میں بیان کیے دیتے ہیں۔

(۱) بعض اوقات امام احمد رحمہ اللہ کی اس مسند میں ہمیں مصنف کی طرف سے اس بات کی تصریح بھی ملتی ہے کہ میں نے یہ حدیث اپنے شیوخ سے اتنی مرتبہ سنی ہے، جس کی بکثرت مثالیں مسند میں موجود ہیں، یہ کام وہی کر سکتا ہے جس نے ان شیوخ سے اس روایت کی سماعت کی ہو اور یہ امام احمد رحمہ اللہ ہی ہو سکتے ہیں، مثال کے طور پر حدیث نمبر (۷۲۷۸) دیکھئے جو امام احمد رحمہ اللہ نے چار مرتبہ سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ سے سنی ہے۔

(۲) ایک ہی حدیث میں کئی مشائخ کو جمع کرنا بھی مصنف کے علاوہ کسی اور کے لئے ممکن نہیں ہے مثلاً حدیث نمبر (۷۷۳) کو امام احمد رحمہ اللہ نے اپنے دو شیوخ حجاج اور ابو نعیم سے نقل کیا ہے اور دونوں کو ایک ہی سند میں جمع کر دیا ہے، پھر حدیث نقل کرنے کے بعد ابو نعیم کا معمولی لفظی اختلاف بھی واضح کر دیا ہے، یہ کام اگر عبد اللہ نے کرنا ہوتا تو ان کے لئے جائز نہ ہوتا، بلکہ ان کے لئے اصل طریقہ کار کی پابندی کرنا ضروری ہوتا۔

(۳) مسند کی وہ احادیث جو اس میں مکرر آئی ہیں، ان میں سے بعض احادیث ایسی بھی ہیں جو مختلف صحابہ سے بعینہ مروی ہیں مثلاً ایک حدیث ایسی ہے جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ تینوں سے اکٹھے ہی مروی ہے، بعض اوقات تو امام احمد رحمہ اللہ اسے تینوں صحابہ کی مسانید میں ذکر کر دیتے ہیں، کبھی دو جگہ ذکر کر دیتے ہیں اور تیسری جگہ ذکر کرنا بھول جاتے ہیں، یا ایک جگہ ذکر کر دیتے ہیں اور دو جگہ ذکر کرنا بھول جاتے ہیں، اب اگر اس کا مصنف امام احمد رحمہ اللہ کی بجائے ان کے صاحبزادے کو مانا جائے تو یہ بھول چوک اور فرو گذاشت کیسی؟ جبکہ ان کے سامنے تو سارا مسودہ موجود تھا اور یہ ایک مشاہداتی بات ہے کہ مرتب فوت شدہ چیزوں کو ذکر کرنے اور اسے خاص ترتیب کے ساتھ مرتب کرنے کا بہت اہتمام کرتا ہے اسی وجہ سے اس میں غلطیاں اور تکرار بھی کم ہوتا ہے، لیکن مسند میں ہمیں یہ سب چیزیں نظر آتی ہیں لہذا ہم اسے امام احمد رحمہ اللہ کی تصنیف قرار دینے پر مجبور ہیں۔

(۴) پہلی سند پر قیاس کر کے اگلی حدیث کی سند کو حذف کر دینا، مسند میں اس کی مثالیں بھی بکثرت موجود ہیں کہ امام صاحب رحمہ اللہ نے ایک سند سے ایک روایت نقل کی، پھر اسی پر کئی احادیث کے متن کو قیاس کر لیا، مثلاً احادیث نمبر (۹۱۵۱) تا (۹۱۵۵) کو دیکھئے کہ ان میں سے پہلی حدیث کو جس سند سے نقل کیا گیا ہے، دیگر احادیث میں صرف یہ حوالہ دے دیا گیا ہے کہ اسی سند سے یہ حدیث بھی مروی ہے، اور ان احادیث کو نقل کرنے کے بعد عبد اللہ نے کہا ہے کہ ان احادیث کے متعلق میرے والد صاحب نے اسی طرح کہا ہے، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس اختصار و حذف میں عبد اللہ کا اپنا کوئی عمل دخل نہیں ہے اور یہ کہ اس طرح کا تصرف صرف مصنف ہی کر سکتا ہے۔

(۵) حدیث میں کسی لفظ کے چھوٹ جانے پر عبد اللہ کا اس میں توقف کرنا، مسند میں ایسی مثالیں بھی موجود ہیں جن میں امام احمد رحمہ اللہ نے کسی لفظ کی جگہ خالی چھوڑ دی ہے، عبد اللہ نے بھی اسے خالی رکھا ہے اور اسے پر نہیں کیا، چنانچہ حدیث (۱۰۷۱۹) میں دیکھا جاسکتا ہے۔

(۶) حدیث کے الفاظ میں اپنے استاذ کے اس اختلاف کا ذکر کرنا جو جگہ بدلنے کی صورت میں نمایاں ہوا ہو، اسے ایک مثال سے یوں سمجھا جاسکتا ہے کہ امام احمد رحمہ اللہ نے مسند میں (۲۰۱۷۶) اپنے استاذ روح سے نقل کی ہے، اور مکمل حدیث ذکر کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ میرے استاذ روح نے جب یہی حدیث مجھ سے بغداد میں بیان کی تو ان کے الفاظ اس سے مختلف تھے، ظاہر ہے کہ یہ کام مصنف ہی کر سکتا ہے۔

(۷) خود امام احمد رحمہ اللہ کے صاحبزادے عبد اللہ کا اپنے سماع اور اپنے والد کی کتاب میں تفریق کرنا بھی ہماری رائے کی دلیل ہے، چنانچہ متعدد مقامات پر عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث اپنے والد کے ہاتھ کی لکھائی میں ان کی کتاب میں پائی ہے۔

(۸) امام احمد رحمہ اللہ کے صاحبزادے نے درمیان درمیان میں بے موقع بعض ایسی روایات کا بھی اضافہ کیا ہے جس سے اصل ترتیب ہی خراب ہو کر رہ گئی ہے، اگر اس کتاب کے مصنف خود عبد اللہ ہوتے تو یہ عیب پیدا نہ ہوتا مثلاً حدیث نمبر (۱۱۴۱) کے بعد جو دو حدیثیں ہیں، ان کا ماقبل سے کوئی ربط ہے اور نہ مابعد سے۔

(۹) بعض احادیث ایسی بھی تھیں جنہیں امام احمد رحمہ اللہ اپنی کتاب کا حصہ نہیں بنا سکے تھے، اگر امام احمد رحمہ اللہ نے ہی اپنے بیٹے سے فرمایا ہوتا کہ فلاں حدیث فلاں مسند میں رکھ لو اور فلاں حدیث فلاں مسند میں شامل کر لو، تو عبد اللہ انہیں کیوں نقل کرتے ہیں؟ ان کی تو ضرورت ہی نہیں تھی، اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ عبد اللہ نے امام احمد رحمہ اللہ کی کسی تحریر سے یہ احادیث لے کر اس مسند میں شامل کر دیں تو ہم یہ سوال پوچھنے میں حق بجانب ہیں کہ اس طرح کی احادیث تو تعداد میں بہت زیادہ ہیں، ان میں سے اکثر کو چھوڑ دینے اور بعض کو ذکر کر دینے کی کیا وجہ ہے؟

(۱۰) بعض مواقع پر امام احمد رحمہ اللہ نے اپنی اصل کتابوں میں اپنے شیوخ کے نام ذکر نہیں کیے، لیکن جب مسند میں وہی روایات ذکر کی ہیں تو اپنے ان شیوخ کے نام ذکر کر دیئے ہیں، عبد اللہ کے لئے یہ ممکن ہی نہیں تھا کہ وہ ایسا کر سکیں، لہذا یہ بات ثابت ہو گئی کہ مسند درحقیقت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی اپنی تصنیف ہے، جس میں بعد کے ایام میں ان کے صاحبزادے نے کچھ اضافہ جات کیے ہیں، یوں تو اس پہلو پر مزید دلائل بھی پیش کیے جاسکتے ہیں لیکن ہم سر دست انہی دس دلائل پر اکتفاء کر کے یہ فیصلہ اپنے قارئین کے حوالے کرتے ہیں کہ آیا مسند کس کی تصنیف ہے؟ امام احمد رحمہ اللہ کی یا ان کے صاحبزادے کی؟

محمد ظفر اقبال



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترتیب مسند

عام طور پر اس دورِ جدید میں یہ مذاق اور خیال نئی نسل کے اندر جڑ پکڑتا جا رہا ہے کہ ہماری گذشتہ نسلیں اصولی تحریر سے نا آشنا تھیں، کتابوں کو کس انداز میں مرتب اور مہذب کر کے پیش کیا جانا چاہئے اس کا طریقہ بہت کم لوگوں کے پاس تھا، کوئی مشہور یا مانوس اسلوب رائج نہ تھا، اور ایسے لوگوں کو اپنے اکابرین کی محنت سے زیادہ دورِ حاضر کے چند متجددین کی فہم و فراست پر اعتماد ہے، ان کی تحریرات میں انہیں چاشنی محسوس ہوتی ہے اور انہی کی تحقیقات ان لوگوں کے لئے حرفِ آخر ہوتی ہیں، ایسے افراد کے حوالے سے عربی کا ایک مقولہ بڑا واضح ہے۔

”وَلِلنَّاسِ فِيمَا يَعْشُقُونَ مَذَاهِبٌ“

مسند احمد کا بھی ابتدائی مطالعہ کرنے والا یہی رائے زنی کرتا ہے کہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے اس کتاب کی تصنیف و تالیف کے دوران کوئی خاص ترتیب اور منہج نہیں تھا، انہوں نے ایک ایک صحابی کو لیا اور اس صحابی کی جو روایت انہیں معلوم تھی، وہ انہوں نے اس کتاب میں شامل کر دی، یوں تیس ہزار احادیث کا ایک بے ربط اور غیر مرتب مجموعہ معرضِ وجود میں آ گیا، لیکن جب کوئی شخص گہرائی اور گیرائی کے ساتھ مسند کا مطالعہ کرتا ہے تو اس کے سامنے معانی و مقاصد اور اسباب و علل کا موجیں مارتا سمندر موجود ہوتا ہے جس میں نادر و نایاب جواہرات اور موتیوں کی اتنی کثرت ہوتی ہے کہ کوئی بھی اس سمندر میں غوطہ زنی کرنے کے بعد خالی ہاتھ واپس نہیں آتا، ہم اس کے مختلف پہلوؤں پر اختصار کے ساتھ کچھ کلام کرتے ہیں۔

مسند کی عمومی ترتیب:

مسند کی عمومی ترتیب کو سمجھنے سے پہلے گذشتہ صفحات میں تحریر کی گئی اس بات کو دوبارہ ذہنوں میں تازہ کر لینا ضروری ہے کہ مسند درحقیقت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے لیکن اس میں کچھ اضافہ جات ان کے صاحبزادے عبداللہ نے ان کی وفات کے بعد از خود بھی کیے ہیں جس کی وجہ سے مسند کی ترتیب میں بعض مقامات پر ایسا خلل پیدا ہو گیا ہے جو خود امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی قائم کردہ ترتیب میں نہ تھا، چنانچہ وہ ترتیب اس طرح سے ہے۔

(۱) مسانید عشرہ مبشرہ

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب کا آغاز ان دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی روایات سے کیا ہے جن کی خوش نصیبی و سعادت مندی کی بشارت خود حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا ہی میں اپنی زبان سے دے دی تھی اور انہیں جنتی قرار دے دیا تھا، ان کے اسماء گرامی

یہ ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح، یہی ترتیب امام طیارسی رحمہ اللہ اور امام حمیدی رحمہ اللہ نے اپنی اپنی مسند میں معمولی تقدیم و تاخیر کے ساتھ قائم کی ہے۔

(۲) مسانید توابع عشرہ:

عشرہ مبشرہ کے بعد امام احمد رحمہ اللہ نے ان صحابہ کی روایات کو اپنی کتاب میں جگہ دی ہے جن کا مذکورہ دس صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ کسی نوعیت کا کوئی تعلق تھا چنانچہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی وجہ سے ان کے صاحبزادے عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کی روایات کو لے کر آئے، پھر حضرت زید بن خارجه رضی اللہ عنہ کی حدیث لے کر آئے، بظاہر جس کا یہاں کوئی جوڑ نہیں بنتا، لیکن غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس روایت میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے موسیٰ کا ذکر ہے جنہوں نے زید بن خارجه رضی اللہ عنہ سے سوال پوچھا ہے، اس اعتبار سے کہ اس میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کا ذکر ہے، بعض لوگوں نے اسے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے توابع میں شمار کر لیا اور اس اعتبار سے کہ سوال حضرت زید بن خارجه رضی اللہ عنہ سے کیا جا رہا ہے، بعض لوگوں نے اسے حضرت زید بن خارجه رضی اللہ عنہ کی روایت میں ذکر کر دیا، اس اختلاف کو واضح کرنے کے لئے اسے یہیں ذکر کرنا مناسب معلوم ہوا۔

اس کے بعد امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت حارث بن خزیمہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ذکر کیا ہے جس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کا ایک واقعہ مذکور ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مناسبت سے ان کی روایات یہاں ذکر کر دی گئیں، اور پھر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی وجہ سے ان کے آزاد کردہ غلام حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی احادیث کو لایا گیا۔

(۳) مسند اہل بیت:

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی مناسبت سے اہل بیت کا تذکرہ اس کے بعد ہونا چاہئے تھا لہذا امام احمد رحمہ اللہ نے اہل بیت میں سب سے پہلے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی روایات کی تخریج کی ہے کیونکہ ان کی وفات پہلے ہوئی ہے، پھر امام حسین رضی اللہ عنہ کی روایات کو لائے ہیں کیونکہ ان کی شہادت اپنے برادر اکبر کے بعد ہوئی ہے، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی کی مناسبت سے ان کے دوسرے بھائیوں اور بھتیجیوں کی احادیث ذکر کی گئی ہیں، جن میں حضرت عقیل رضی اللہ عنہ، حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔

(۴) مسند بنی ہاشم:

چونکہ مذکورہ اکابر بنی نبی علیہ السلام کے مبارک خانوادے سے تعلق رکھتے ہیں، اس لئے بنو ہاشم کے ان افراد کی احادیث کی

تخریج بھی ضروری تھی جنہیں نبی ﷺ کے ساتھ خاندانی قرابت داری کا شرف حاصل تھا، چنانچہ اس مناسبت سے امام احمد رحمہ اللہ نے نبی ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور ان کے صاحبزادگان کی روایات ذکر کی ہیں جن میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے بعد فضل بن عباس رضی اللہ عنہ، تمام بن عباس رضی اللہ عنہ، عبید اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔

(۵) مسانید مکثرین:

فضل و تقویٰ اور خاندانی قرابت داری کے احترام کے بعد اب ضروری تھا کہ سب سے پہلے ان صحابہ رضی اللہ عنہم کی روایات کو لایا جائے جن سے ایک بڑی تعداد میں فرامین رسالت مروی ہوں، اور باب حدیث میں ان کی اہمیت ہر دور میں مسلم رہی ہو چنانچہ امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے بعد عبادہ ثمالیہ کی احادیث کی تخریج فرمائی ہے اور ان میں سے جو زیادہ قدیم الاسلام ہیں، ان کی روایات کو مقدم کیا ہے چنانچہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایات کو سب سے پہلے لائے ہیں کیونکہ وہ سابقین اولین اور قدیم الاسلام صحابہ میں سے ہیں، پھر حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایات کو لائے ہیں جن کی قدامت نبی ﷺ کے وصال کے وقت بیس سال تھی، پھر حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایات کو لائے ہیں جن کی قدامت نبی ﷺ کے وصال کے وقت دس سال تھی، قدامت کے اس تفاوت سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ کی صحبت زیادہ میسر رہی ہے اور حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو اس سے کم۔

البتہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایات کے بعد حضرت ابو رمثہ تمیمی رضی اللہ عنہ کی روایات کا ذکر بے جوڑ اور بے ربط معلوم ہوتا ہے جس میں ایک دوسری غلطی یہ بھی ہوئی ہے کہ ان کی روایات دوبارہ مسند الشامیین میں ذکر کی گئی ہیں حالانکہ شامی صحابہ میں ان کا کوئی تذکرہ نہیں ملتا۔

اس جملہ معترضہ کے بعد دوبارہ ان صحابہ رضی اللہ عنہم کی روایات شروع ہوتی ہیں جن سے ذخیرہ حدیث کی ایک قابل قدر مقدار ہم تک پہنچی ہے چنانچہ اس میں سب سے نمایاں نام حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا ہے، اور ان کا نام مقدم کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ان کی روایات کی تعداد بھی سب سے زیادہ ہے اور بعد میں ذکر کیے جانے والے صحابہ سے وفات میں بھی وہ مقدم ہیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایات ذکر کی گئی ہیں کیونکہ زمانہ نبوت میں ان سب کی عمریں تقریباً برابر تھیں۔

(۶) بقیہ مسانید:

مکثرین صحابہ رضی اللہ عنہم کی روایات نقل کرنے کے بعد امام احمد رحمہ اللہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مختلف شہروں کے اعتبار سے تقسیم کیا ہے اور ان کی روایات کو اس شہر کی طرف منسوب مسند میں ذکر کیا ہے جہاں وہ بعد میں سکونت پذیر ہو گئے تھے یا وہاں فوت ہو گئے تھے، چنانچہ سب سے پہلا درجہ حرین شریفین کا آتا ہے اس لئے امام احمد رحمہ اللہ نے مکی اور مدنی صحابہ کی روایات پہلے

ذکر کی ہیں، اس کے بعد مسجد اقصیٰ کی مناسبت سے شام کا درجہ آتا ہے سو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی روایات ذکر کی ہیں جن کی زندگی کا آخری حصہ شام میں گذرا، پھر علمی اعتبار سے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے نوآباد کردہ شہر کوفہ کا نام آتا ہے اس لئے کوئی صحابہ رضی اللہ عنہ کی روایات ان کے بعد لائے ہیں، پھر چونکہ بصرہ اس کا جزو اس شہر ہے اس لئے کوئی صحابہ رضی اللہ عنہ کے بعد بصری صحابہ رضی اللہ عنہم کی روایات کو لائے ہیں، پھر مرد صحابہ رضی اللہ عنہم میں سب سے آخری مسند انصاری صحابہ کی ہے تاکہ ”ختمہ مسک“ والی مہک پیدا ہو جائے، اور جب مردوں کی روایات مکمل ہو گئیں تو خواتین کی طرف متوجہ ہوئے جن میں سب سے بڑا اور قابل قدر حصہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہے لہذا ان کا روایات کو الگ مسند کی شکل میں جمع فرما دیا اور دیگر ازواج مطہرات اور صحابیہ خواتین کی روایات کو آخری مسند کی شکل میں پیش فرما دیا۔

یہ ایک مجموعی اور عمومی ترتیب ہے جس کا ایک خاکہ آپ کے سامنے آ گیا، گو کہ درمیان درمیان میں کچھ چیزیں ایسی بھی آ گئی ہیں جن سے نفاست پسند لوگوں کے مزاج پر اچھا اثر نہیں پڑتا مثلاً شامی صحابہ میں کوئی صحابہ کی روایات یا خواتین کی مسند میں مرد صحابہ کی روایات کا آ جانا یا ایک مسند کے صحابہ کی روایات کا دوسری مسند کے صحابہ کی روایات میں شامل ہو جانا، لیکن ہم اس میں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کو تو بالکل ہی بے قصور سمجھتے ہیں، اور ان کے صاحبزادے عبداللہ کے متعلق بھی ہم یہ حسن ظن رکھتے ہیں کہ وہ اپنے والد کے جانشین ہونے کی حیثیت سے اتنے بڑے محدث تھے کہ ان سے اس قسم کی چیزیں مخفی نہیں رہ سکتی تھیں، ہماری رائے یہ ہے کہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے عبداللہ کو اپنی وفات تک اس کی مکمل تہذیب و تنقیح کا موقع نہیں مل سکا، ان کے بعد جن لوگوں نے اس کتاب کو روایت کیا، ان کے پاس اس کے نسخے کاپیوں کی شکل میں تھے اور وہ ان سے غلط ملط ہو گئے، جسے بعد میں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ یا ان کے صاحبزادے کی ترتیب سمجھ لیا گیا اور اسی طرح نسل بعد نسل یہ عظیم کتاب ہم تک نقل ہوتی چلی آئی۔

ذیل میں ہم ایک نقشہ پیش کر رہے ہیں جس سے یہ واضح ہو گا کہ مسند میں جن صحابہ رضی اللہ عنہم کو کسی ایک علاقہ کی طرف منسوب کیا گیا ہے، دیگر مشاہیر اور محدثین نے انہی صحابہ کو دوسرے علاقوں کی طرف منسوب کیا ہے، تاہم اس خاکے میں آپ کو ایسے نام بھی نظر آئیں گے جن میں دیگر مشاہیر اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔

نمبر شمار	نام صحابی	امام ابن حبان کی رائے	ابن سعد کی رائے	امام احمد کی رائے
۱	عمار بن یاسر <small>رضی اللہ عنہ</small>	کوفی	کوفی	کوفی
۲	حضرت حذیفہ بن یمان <small>رضی اللہ عنہ</small>	کوفی	کوفی	انصاری
۳	حضرت نعمان بن مقرن <small>رضی اللہ عنہ</small>	کوفی	کوفی	انصاری
۴	حضرت مغیرہ بن شعبہ <small>رضی اللہ عنہ</small>	کوفی	کوفی	کوفی

۵	حضرت ابو مسعود انصاری رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	کوفی	کوفی	انصاری شامی
۶	حضرت براء بن عازب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	کوفی	کوفی	کوفی
۷	حضرت خباب بن ارت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	کوفی	کوفی	بصری
۸	حضرت سلمان فارسی رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	کوفی	کوفی	انصاری
۹	حضرت جریر بن عبد اللہ لُحَی رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	کوفی	کوفی	کوفی
۱۰	حضرت وائل بن حجر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	کوفی	کوفی	کوفی
۱۱	حضرت خزیمہ بن ثابت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	کوفی	قبل از فتح مکہ مسلمان ہوئے	انصاری
۱۲	حضرت عبد الرحمن بن سرہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	کوفی	بصری	بصری
۱۳	حضرت عبد اللہ بن یزید عَطِی رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	کوفی	کوفی	کوفی
۱۴	حضرت یعلیٰ بن مرہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	کوفی	کوفی	شامی
۱۵	حضرت معقل بن شان شُجعی رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	کوفی	کوفی	کئی مدنی کوفی
۱۶	حضرت اشعث بن قیس کندی رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	کوفی	کوفی	انصاری
۱۷	حضرت معقل بن مقرر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	کوفی	کوفی	انصاری
۱۸	حضرت ولید بن عقبہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	کوفی	کوفی	کئی مدنی
۱۹	حضرت عبد اللہ بن ربیعہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	کوفی	کوفی	کوفی
۲۰	حضرت عمرو بن حدیث رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	کوفی	کوفی	کوفی
۲۱	حضرت حارثہ بن وہب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	کوفی	کوفی	کوفی
۲۲	حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	کوفی	کوفی	کئی مدنی
۲۳	حضرت جبلة بن عارثہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	کوفی	کوفی	انصاری
۲۴	حضرت عبد بن عازب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	کوفی	کوفی	انصاری
۲۵	حضرت فروہ بن مسیک عَطِی رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	کوفی	یمانی	انصاری
۲۶	حضرت قیس بن ابی غرزہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	کوفی	کوفی	کئی مدنی
۲۷	حضرت اسامہ بن شریک رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	کوفی	کوفی	کوفی

۲۸	حضرت قیس بن عازد رحمہ اللہ	کوئی	کوئی	شانی کی مدنی
۲۹	حضرت ابو جحیفہ سواکی رحمہ اللہ	کوئی	کوئی	کوئی
۳۰	حضرت زید بن ارقم رحمہ اللہ	کوئی	کوئی	کوئی

مسند احمد رحمہ اللہ میں روایات کے تکرار کی وجوہات:

مسند امام احمد رحمہ اللہ کے حجم میں اضافے اور اس کی مرویات کی تعداد میں دوسری کتب حدیث سے زمین آسمان کا جو فرق نظر آتا ہے، اس کی اہم ترین اور بنیادی وجہ احادیث کا تکرار ہے، کہ ایک ہی صحابی کی حدیث اسی مسند میں یا اگلی کسی مسند میں بعینہ دوبارہ اور سہ بارہ آ جاتی ہے، قبل ازیں راقم الحروف کا یہ خیال تھا کہ شاید ایک صحابی کی ایک ہی حدیث کو مختلف جگہوں پر لانے میں سند کی تبدیلی کا نظریہ کارفرما ہو کیونکہ محدثین کا اصول ہے کہ سند بدلنے سے حدیث بدل جاتی ہے خواہ اس کا متن ایک ہی ہو، یہی وجہ ہے کہ اگر ایک حدیث دس مختلف اسناد سے مروی ہو تو بظاہر وہ ایک حدیث ہوگی لیکن محدثین کے یہاں اسے دس حدیثیں شمار کیا جائے گا لیکن جلد ہی یہ خوش فہمی دور ہوگئی کیونکہ مسند احمد میں احادیث کا تکرار اس نوعیت کا نہیں ہے، بلکہ مسند میں تکرار کی نوعیت یہ ہے کہ ایک حدیث جس سند اور جس متن کے ساتھ یہاں مذکور ہوئی ہے، بعینہ اسی سند اور اسی متن کے ساتھ اگلی جگہ بھی مذکور ہے۔

مثال کے طور پر کئی صحابہ رحمہ اللہ کی روایات میں حضرت صفوان بن امیہ رحمہ اللہ کی احادیث (۱۵۳۷۴) سے لیکر (۱۵۳۸۴) تک جن اسانید، متون اور ترتیب کے ساتھ ذکر کی گئی ہیں، بعینہ اس طرح (۲۸۱۸۶) سے (۲۸۱۹۶) تک دوبارہ نقل کی گئی ہیں جس کا کوئی فائدہ نہیں ہے، یہ تو محض ایک مثال ہے ورنہ اس نوع کی دسیوں مزید مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں، جس سے اس الجھن میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے کہ پھر اس لا حاصل تکرار کی کیا وجہ ہے جس نے اس کتاب کے حجم کو اتنا پھیلا دیا ہے؟ ہمارے نزدیک اس کا سب سے اہم سبب اور بنیادی وجہ یہ ہے کہ امام احمد رحمہ اللہ نے بعض اوقات کسی صحابی کے متعلق یہ رائے قائم کر لی کہ مثلاً وہ کوئی ہیں اور ان کی روایات مسند کوفیین میں درج کر دیں، کچھ عرصہ گزرنے کے بعد انہی صحابی کا نام دوبارہ سامنے آیا تو امام احمد رحمہ اللہ کی یہ رائے ہوئی کہ مثلاً یہ انصاری ہیں، چنانچہ انہوں نے ان کی روایات مسند انصار میں درج کر دیں، اور ان کے ذہن میں یہ بات مستحضر نہ ہو سکی کہ ان صحابی کی روایات تو میں مسند کوفیین میں لکھ چکا ہوں یا یہ خیال تو آیا لیکن ان روایات کو وہاں سے الگ کرنے کا موقع نہیں مل سکا، اور بعد میں یہ ترتیب اسی طرح چلتی رہی اور یوں اس میں تکرار پیدا ہو گیا، اور اتنی بڑی کتاب میں ایسا ہو جانا کچھ ناممکن بھی نہیں ہے، جیسا کہ اس کا کچھ تجربہ راقم الحروف کو مسند کے ترجمے کے دوران بھی ہوا۔

اور دوسری وجہ یہ ہے کہ امام احمد رحمہ اللہ نے کئی احادیث کا سماع ایک سے زیادہ مرتبہ کیا ہے جس پر امام احمد رحمہ اللہ کی اپنی

عبارات شاہد ہیں، پہلی مرتبہ کے سماع پر امام صاحب رحمہ اللہ نے اسے اپنی کتاب میں شامل کر لیا، کچھ عرصہ گزرنے کے بعد امام صاحب رحمہ اللہ کو اپنے انہی شیخ سے دوبارہ اس حدیث کی سماعت کا موقع ملا جس میں ان کے شیخ نے معمولی لفظی تبدیلی ظاہر کی، اور امام صاحب رحمہ اللہ نے دوبارہ اسے اپنی مسند کا حصہ بنادیا اور ساتھ ساتھ اس بات کی تصریح فرمادی کہ اس معمولی لفظی تبدیلی کے ساتھ میں نے یہ حدیث اپنے مذکورہ شیخ سے دوبارہ بھی سنی ہے۔

ایک ہی مسند میں احادیث کی ترتیب:

ایک عرصے تک یہ سوال راقم کے ذہن میں کھٹکتا رہا کہ آیا امام صاحب رحمہ اللہ نے ایک مسند میں جو مختلف روایات کو جمع فرمایا ہے، اس میں کسی ترتیب کا بھی خیال رکھا ہے یا بس احادیث کو جمع کر دیا ہے، جو جو حدیث ان کے ذہن میں آتی گئی، اسے کسی خاص ترتیب کے بغیر وہ صفحہ قرطاس پر نقل کرتے چلے گئے، اور یوں احادیث مبارکہ کا اتنا عظیم ذخیرہ جو دہلی آ گیا، بظاہر یہ کوئی ایسا سوال نہیں ہے جس کے لئے جواب کی مشقت برداشت کی جائے لیکن جب اس سوال کو حل کرنے کے لیے اس نیچے سے مسند کی احادیث کا سند اور متن مطالعہ کیا گیا تو یوں محسوس ہوا جیسے دانتوں تلے پسینہ آ گیا ہے، ایک وقت تو ایسا بھی آیا جب ہم کسی منطقی نتیجے تک پہنچے بغیر اس بحث کو سمیٹنے پر مجبور ہو گئے کیونکہ بحث کا کوئی سراہی ہاتھ نہیں آ رہا تھا، ہم ایک اصول وضع کرتے تھے جسے چند ہی صفحات کے بعد آنے والی احادیث کی اسناد اور متون توڑ کر رکھ دیتے تھے، تاہم اس بحث کو نامکمل چھوڑ دینا بھی گوارا نہ تھا، اس لئے اپنی تحقیق اور رائے ذکر کرنے کے بعد ہم اس سوال کا جواب قارئین پر چھوڑتے ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے مختلف مشائخ سے جو احادیث حاصل کیں اور انہیں اپنی مسند کا حصہ بنایا، ان میں سب سے پہلا اصول تو یہ ہے کہ امام صاحب رحمہ اللہ نے ان کی روایات نقل کرنے میں زمانی ترتیب کا لحاظ فرمایا ہے خصوصیت کے ساتھ بڑی مسانید میں تو ہم اس کی مثالیں بھی پیش کر سکتے ہیں، مثلاً مسند ابن عباس رضی اللہ عنہ کا آغاز امام احمد رحمہ اللہ کے استاذ عظیم کی روایات سے ہوتا ہے، پھر مسند ابن مسعود رضی اللہ عنہ، مسند ابن عمر رضی اللہ عنہ، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، مسند انس رضی اللہ عنہ، مسند عائشہ رضی اللہ عنہا اور مسند ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ۔ ”جن کی روایات بڑی تعداد میں مسند کا حصہ ہیں“ سب کا آغاز ہشیم کی روایات سے ہوتا ہے اور جب ہم غور کرنے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ہشیم، امام احمد رحمہ اللہ کے سب سے اولین شیخ ہیں جن سے امام احمد رحمہ اللہ نے ۹۷ تا ۱۸۱ھ سماع حدیث کیا ہے، پھر یہ سلسلہ آگے چلتے چلتے امام احمد رحمہ اللہ کے تمام شیوخ کو درجہ بدرجہ اپنے احاطے میں لے لیتا ہے اور وہ الاو لا فالاول کے تحت اپنے شیوخ کی روایات ذکر کرتے جاتے ہیں۔

دوسری صورت جو ہمیں مسند ہی کے مطالعے سے سمجھ میں آتی ہے یہ ہے کہ امام احمد رحمہ اللہ نے صحابی سے نقل کرنے والے افراد کے اعتبار سے احادیث کو مرتب کیا ہو، اس کی زیادہ واضح مثال حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایات ہیں جن میں بتایا ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ان روایات کو نقل کرنے والے کون لوگ ہیں، اس کے علاوہ جو مسانید ہیں، ان کی ترتیب

کے حوالے سے کوئی رائے قائم کرنا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔

شرائط اور اصول موضوعہ

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے مسند میں جن مشائخ سے روایات نقل کی ہیں، وہ یوں ہی عقیدت کے جذبات میں اپنی کتاب کا حصہ نہیں بنائیں بلکہ قبول روایت کے لئے انہوں نے کچھ شرائط اور اصول وضع کیے تھے جیسا کہ تمام محدثین کا قاعدہ رہا ہے، جو لوگ ان شرائط پر پورا اترتے تھے امام صاحب رحمہ اللہ ان کی روایات کو قبول فرما لیتے تھے اور جو لوگ ان شرائط پر پورا نہیں اترتے تھے خواہ فی نفسہ ان کے کردار پر کوئی عیب نہ ہو اور امام احمد رحمہ اللہ ان کے معتقد ہی کیوں نہ ہوں ان کی روایات نہیں لیتے تھے، ان شرائط کو سمجھنے سے پہلے ایک مقدمہ سمجھئے۔

قدیم محدثین جب حدیث کے راویوں کا احوال قلمبند فرماتے تھے تو راویوں کو دو بڑے گروہوں میں تقسیم کر لیتے تھے جن میں سے ایک گروہ ”ثقات“ کا ہوتا تھا یعنی قابل اعتماد اور مضبوط راوی، اس گروہ میں وہ راوی بھی ضمناً اور تبعاً شامل کر لیے جاتے تھے جو متروک نہیں ہوتے تھے، جنہیں جھوٹا نہیں سمجھا جاتا تھا، یا پھر ان پر ایک گنا اعتماد کی وجہ سے ان کی حدیث بیان کر دی جاتی تھی، اور دوسرا گروہ ”مجرعین“ کے نام سے مشہور تھا، اس گروہ میں وہ تمام راوی شامل ہوتے تھے جن پر کسی قسم کی جرح کی گئی ہو، اور بہت زیادہ ضعیف کذاب، متروک، بکثرت غلطی کرنے والے اور حدیث چوری کرنے والے بھی اسی گروہ میں شامل تھے۔

البتہ ان دو گروہوں کے درمیان کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے تھے جن پر کوئی واضح حکم محدثین نے نہیں لگایا ہوتا تھا، ایسے راویوں کو ترجیحاً مذکورہ دو گروہوں میں سے ہی کسی ایک میں شامل سمجھا جاتا تھا، اگر اسباب و قرائن اسے پہلے گروہ کے قریب کرتے تو وہ پہلے گروہ میں شمار ہوتا اور اگر مصنف کے نزدیک اسباب و قرائن کی روشنی میں اسے دوسرے گروہ میں شامل کرنا زیادہ بہتر ہوتا تو وہ ایسا ہی کرتا اور زمانہ قدیم ہی سے محدثین نے اس دوسرے گروہ کی روایات کو کسی امام اور محقق کے لئے اپنی کتابوں میں حصہ دینے کو اچھا نہیں سمجھا اور اس پر ہمیشہ ناگواری کا اظہار کیا ہے کیونکہ اس میں چند در چند خرابیاں موجود ہیں۔ مثلاً

(۱) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف کا مقصد صرف احادیث کو جمع کرنا ہے، وہ صحیح اور غلط یا پہلے اور دوسرے گروہ میں امتیاز نہیں کر سکتا، ظاہر ہے کہ صرف احادیث کو جمع کرنے کا کام تو اور بہت سارے لوگ کر سکتے ہیں بلکہ بہت اچھا اور عمدہ کر سکتے ہیں، لہذا مصنف کا مقام و مرتبہ مجروح ہو جاتا ہے۔

(۲) کتب حدیث کا مقصد دینی و معاشرتی مسائل کو حل کرنے کے لئے نبوی تعلیمات کی روشنی میں مہیا کرنا ہوتا ہے، اگر حدیث کا ماخذ ہی غیر معتد اور ناقابل اعتماد ہو تو یہ مقصد فوت ہو جاتا ہے۔

(۳) کتاب کا مصنف اگر کوئی مشہور اور ثقہ امام ہو، اور وہ اپنی کتاب میں ناقابل اعتبار لوگوں کی روایات کو شامل کرے تو یہ

اس بات کی دلیل ہوتی ہے کہ مصنف کو ان لوگوں پر اعتماد ہے، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ ناقابل اعتبار لوگ اس کتاب کی وجہ سے بعد والوں کی نگاہوں میں قابل اعتبار ٹھہرتے ہیں اور بعد والے یہ دلیل دیتے ہیں کہ اگر فلاں راوی ثقہ نہیں ہے تو پھر فلاں امام نے اس کی حدیث کیوں لی ہے؟ اگر وہ راوی ثقہ نہ تھا تو کیا امام صاحب کو پتہ نہ تھا؟ اگر امام صاحب کو پتہ نہیں تھا تو آپ کو کیسے پتہ چل گیا؟ یہ اور اس طرح کے سوالات اٹھنے لگتے ہیں۔

یہ اور اس طرح کی دوسری بہت سی خرابیاں محدثین کو اس دوسرے گروہ کی روایات اپنی کتاب کا حصہ بنانے سے روکتی ہیں، جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ اس کے باوجود ہمیں مسند میں اس دوسرے طبقے کے راویوں کی روایات ملتی ہیں تو اس میں ایک بہت بڑا حصہ ان روایات کا ہے جنہیں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں شامل نہیں کیا تھا، بعد میں ان کے صاحبزادے نے انہیں مسند کا حصہ بنادیا اور پھر خود ہی اس بات کا اعتراف بھی کیا کہ فلاں حدیث والد صاحب نے اپنی کتاب میں فلاں راوی کی وجہ سے شامل نہیں کی تھی، اور انہوں نے اس پر ضرب کا نشان لگا دیا تھا، مثال کے طور پر حدیث نمبر (۱۸۸۱۱) کو دیکھئے۔

اس تمام تفصیل سے یہ بات واضح ہو گئی کہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قبول روایت کے لئے سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ وہ راوی ثقہ اور عادل ہو، یا کم از کم اس گروہ کے لوگوں میں شامل اور ان کے قریب قریب ہو۔

دوسری شرط یہ ہے کہ وہ راوی خلق قرآن کا قائل نہ ہو، اور آزمائش کے اس دور میں جو خلیفہ مامون الرشید کے دور خلافت میں پیش آیا، اس نے خلیفہ کی بات نہ مانی ہو بلکہ صحیح رائے پر قائم رہا ہو، مثال کے طور پر علی بن مدینی کے نام سے محدثین کے ادنیٰ خوشہ چینوں میں سے بھی کوئی ناواقف نہ ہوگا، ان کی جلالت قدر اور عظمت شان ہر زمانے میں مسلم رہی ہے لیکن امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی کسی ایسی روایت کو اپنی کتاب کا حصہ نہیں بنایا جو ان تک اس وقت پہنچی ہو جب علی بن مدینی نے خلیفہ وقت کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا ہو اور خلق قرآن کے قائل ہو گئے ہوں، اسی طرح یحییٰ بن معین جن کے بارے خود امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ جس حدیث کو یحییٰ بن معین نہیں جانتے وہ حدیث ہی نہیں ہے لیکن جب یہی یحییٰ بن معین خلق قرآن کے قائل ہو گئے اور دربار خلافت کی ایذا رسانیوں کو برداشت نہ کر سکے تو امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے بھی روایت ترک کر دی، صرف ایک حدیث مسند میں ہمیں یحییٰ بن معین سے ملتی ہے لیکن وہ بھی ان کے بیٹے عبداللہ نے اس میں شامل کر دی ہے، امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خود ان کی کوئی روایت مسند میں نہیں لی۔

تیسری شرط یہ ہے کہ وہ راوی کسی خطرناک بدعت میں مبتلا یا اس کا داعی نہ ہو، چنانچہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کسی ایسے شخص سے روایت نہیں لی جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی کی شان میں گستاخی کرنے والا ہو، اسی طرح فرقہ قدریہ یا مرجعہ سے تعلق رکھنے والے آدمی کی روایات امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے نہیں لیں، اسی طرح امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں سے روایات کو بھی اپنی کتاب کا حصہ نہیں بنایا حالانکہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے علم حدیث حاصل کیا تھا اور باوجودیکہ وہ ان پر کوئی جرح بھی نہیں کرتے تھے، ہماری رائے میں جس کی بنیادی وجہ وہ غلط فہمی ہے جو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان

کے اصحاب کے حوالے سے لوگوں کے ذہن میں جگہ پکڑ چکی تھی اور اب تک اس سے لوگ باہر نہیں آ سکے، یعنی قیاس سے کام لینا، بلکہ اس سے ایک قدم آگے بڑھ کر یہ خیال کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور ان کے ساتھی حدیث پر قیاس کو ترجیح دیتے ہیں، اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے ہر زمانے کے حنفی علماء و فقہاء نے اپنے اپنے انداز میں تحقیقات پیش کی ہیں، ایک فہم آدمی کے لئے جنہیں قبول نہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

چوتھی شرط یہ ہے کہ وہ راوی جس سے امام صاحب رحمہ اللہ روایت کرنا چاہتے ہیں، فوت ہو چکا ہو، اسی وجہ سے امام صاحب رحمہ اللہ چند افراد کے علاوہ کسی ایسے آدمی سے روایت نہیں لیتے جو ابھی حیات ہو، بظاہر یہ شرط امام صاحب رحمہ اللہ کی اختراع معلوم ہوتی ہے لیکن بعض دیگر محدثین کے یہاں بھی ہمیں اس شرط کا حوالہ ملتا ہے مثلاً امام شعبی رحمہ اللہ وغیرہ۔

ضعیف راویوں سے نقل حدیث کے اسباب و وجوہات:

گذشتہ صفحات میں یہ بات جو ذکر کی گئی ہے کہ امام صاحب رحمہ اللہ کے نزدیک قبول روایت کی سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ راوی ثقہ ہو اور عادل ہو، لیکن جب ہم مسند کے حوالے سے مجموعی تاثرات کا جائزہ لیتے ہیں تو علماء کا ایک بہت بڑا طبقہ ایسا بھی سامنے آتا ہے جو کسی حدیث کے صرف مسند میں آ جانے کو کافی نہیں سمجھتا اور خود ہم بھی جب مسند کی احادیث کی تخریج کرتے ہیں تو اس میں ضعیف راویوں کی روایات کا ایک بہت بڑا حصہ نظر آتا ہے جس سے ماقبل میں ذکر کی گئی شرط کوئی خاص معنی نہیں رکھتی اور یہ سوال بڑی شدت سے ابھر کر سامنے آتا ہے کہ آخر وہ کون سے اسباب و وجوہات تھیں جن کی بناء پر امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے ضعیف راویوں کی مرویات کو اپنی مسند میں جگہ دی؟

ظاہر ہے کہ اس تضاد کا حوالہ صرف ضعیف راوی کی روایات میں ہی دیا جاسکتا ہے، ثقات کی روایات میں تو یہ شرط مکمل طور پر صادق آتی ہے گویا جزوی طور پر مسند میں امام صاحب کی اس شرط پر اعتراض کیا جاسکتا ہے لیکن ہماری نظر میں اس کے کچھ اسباب ہیں، جن میں سے چند ایک ہم یہاں ذکر کرتے ہیں۔

(۱) بعض اوقات امام صاحب رحمہ اللہ کسی ضعیف راوی کی روایت اس لئے نقل کرتے ہیں کہ ثقہ راویوں سے وہ روایت انہیں حاصل نہیں ہو پاتی جیسے ابراہیم بن نصر ترمذی کی حدیثوں میں ہوا ہے۔

(۲) بعض اوقات امام صاحب رحمہ اللہ کسی ضعیف راوی کی روایت اس کے متابع مل جانے کی وجہ سے نقل کرتے ہیں جیسے حجاج بن نصیر فسطی کی حدیث میں ہوا ہے۔

(۳) بعض اوقات امام صاحب رحمہ اللہ کسی ضعیف راوی کی روایت اسے حد درجہ ضعیف نہ سمجھنے کی بناء پر نقل کر دیتے ہیں جیسے حسین بن حسن کوفی کی حدیث میں ہوا ہے۔

(۴) بعض اوقات امام صاحب رحمہ اللہ کسی ضعیف راوی کی صرف ایک روایت نقل کرتے ہیں، وہ بھی اس وجہ سے کہ اس کا

متابع نہیں مل جاتا ہے لیکن بقیہ روایات میں چونکہ انہیں اس راوی کا کوئی متابع نہیں ملتا لہذا وہ اس کی بقیہ روایات ذکر نہیں کرتے مثلاً حکم بن مروان ضریر، عبد الحمید بن عبد الرحمن وغیرہ۔

(۵) ثقہ راویوں کی متابعت میں ضعیف راویوں کی روایت بھی بعض اوقات امام صاحب رحمہ اللہ ذکر کر دیتے ہیں جیسے سیار بن حاتم کی روایات میں ہوا ہے۔

(۶) بعض اوقات دوسرے محدثین پر اعتماد کر کے امام صاحب رحمہ اللہ ضعیف راویوں کی روایت کو ذکر کر دیتے ہیں جیسے اسماعیل بن محمد یامی اور یحییٰ بن یمان عجل کی احادیث میں ہوا ہے کہ دیگر محدثین نے چونکہ ان کی احادیث لکھی ہیں لہذا امام صاحب رحمہ اللہ نے بھی ان سے روایت لے لی۔

(۷) بعض اوقات امام صاحب رحمہ اللہ کی رائے میں وہ راوی ضعیف یا کذاب نہیں ہوتا، بلکہ بیانِ روایت کی صلاحیت رکھتا ہے جیسے عامر بن صالح وغیرہ۔

(۸) بعض اوقات امام صاحب رحمہ اللہ کی رائے میں وہ راوی سچا ہوتا ہے البتہ منکر احادیث نقل کرتا ہے مثلاً عبد اللہ بن معاویہ زبیری۔

(۹) بعض اوقات امام صاحب رحمہ اللہ ضعیف راوی کے ذریعے اختلافِ سند کی طرف اشارہ کر دیتے ہیں، جیسے عمر بن ہارون کی احادیث میں ہوا ہے۔

(۱۰) بعض اوقات امام صاحب کسی سندنازل صحیح کے ساتھ ایک راوی کی روایات ذکر کرتے ہیں اور اس کے بعد سندِ عالی ضعیف کے ساتھ ضعیف راوی کی روایت بھی ذکر کر دیتے ہیں تاکہ سندِ عالی کا تفوق اور برتری واضح ہو جائے جیسے کثیر بن مروان سلمیٰ کی احادیث میں ہوا ہے۔

کہنے کو تو اور بھی بہت سے اسباب و وجوہات بیان کیے جاسکتے ہیں لیکن عقلمند کے لئے ان دس میں بھی امام احمد رحمہ اللہ کے عذر کو سمجھنے کے لئے بہت کچھ موجود ہے اور ہم انہی اسباب پر اکتفاء کر کے اس سوال کا جواب بھی معلوم کرنا چاہیں گے جو مسند کے حوالے سے بعض لوگوں کے ذہنوں میں آسکتا ہے کہ ان ضعیف راویوں کی روایات کے برعکس جن لوگوں کے علم و فن کی گواہی خود امام احمد رحمہ اللہ نے دی اور وہ ثقہ راوی جن کی ثقاہت کے خود امام احمد رحمہ اللہ قائل تھے، کیا وجہ ہے کہ مسند میں ان حضرات کی روایات بہت کم نظر آتی ہیں مثلاً عبدالرزاق، محمد بن یوسف فریابی، بشر بن اسماعیل حربی وغیرہ؟

ہماری نظر میں اس کے متعدد اسباب اور وجوہات ہو سکتی ہیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں۔

(۱) بغداد سے انتہائی دور کی مسافت کا درمیان میں حائل ہونا۔

(۲) صرف گذرتے بڑھتے سماعِ حدیث کا موقع مل پانا۔

(۳) دورانِ سفر اس علاقے کے کسی شیخ سے ملاقات نہ ہو سکتا۔

- (۴) شیخ کا اس علاقے سے دوسرے علاقے کی طرف منتقل ہو جانا۔
- (۵) کسی دوسرے محدث سے حصول علم میں مشغول ہونا اور اسی دوران شیخ کا انتقال ہو جانا۔
- (۶) شیخ کا کبار شیوخ میں سے نہ ہونا۔
- (۷) شیخ کے پاس کسی خاص حدیث کا نہ ہونا۔
- (۸) ماضی میں ان سے حدیث لے کر بعد میں ترک کر دینا۔
- (۹) راوی کا صرف ایک شیخ سے حدیث نقل کرنے والا ہونا۔
- (۱۰) اہل شہر کا اس راوی سے روایت کرنے میں بے رغبتی ظاہر کرنا۔
- (۱۱) راوی کا حدیث بیان کرتے ہوئے بکثرت شک میں مبتلا ہونا۔
- (۱۲) راوی میں تشیع کا غلبہ ہونا۔
- (۱۳) راوی کا محدثین کی بجائے فقہاء میں شمار ہونا۔
- (۱۴) راوی کا بے انتہاء مدلس ہونا۔
- (۱۵) راوی کے پاس حدیث کا کوئی خاص سرمایہ نہ ہونا۔

کم و بیش یہی اسباب و وجوہات ان راویوں کی روایات نہ لینے میں کارفرما نظر آتے ہیں جنہیں دیگر ائمہ ثقہ اور قابل اعتماد قرار دیتے ہیں لیکن امام صاحب رحمہ اللہ نے ان سے روایات نہیں لیں۔

امید کی جاسکتی ہے کہ ان مختصر صفحات اور چند گزارشات میں مسند امام احمد رحمہ اللہ کا کسی نہ کسی درجے میں تعارف اور اس کا ایک خاص اسلوب قارئین معلوم کر چکے ہوں گے، اب ان گزارشات اور اباحت کو سمیٹتے ہوئے صاحب کتاب حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور ان کے صاحبزادے عبداللہ بن احمد رحمہ اللہ کے مختصر حالات زندگی تحریر کیے جاتے ہیں تاکہ صاحب کتاب کی شخصیت کو سمجھنا آسان ہو سکے۔



امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے حالات زندگی

یوں تو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی سیرت و سوانح حیات پر مختلف علماء نے اپنی اپنی زبان میں، اپنے اپنے مزاج کے مطابق کتابیں تحریر فرمائی ہیں اور ان میں سے بعض کتابیں تو اس حوالے سے اتنی کافی اور وافی ہیں کہ پھر ان صفحات میں اسے ذکر کرنے کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی لیکن چونکہ اس کے بغیر صرف یہ مقدمہ ہی نہیں، پوری کتاب ادھوری محسوس ہوتی ہے اس لئے ہم حیات احمد کے چند گوشوں پر مختصر گفتگو کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔

نسب نامہ:

امام احمد رحمہ اللہ کا نسب نامہ ان کے صاحبزادے عبداللہ بن احمد رحمہ اللہ نے یوں بیان فرمایا ہے احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد بن ادریس بن عبداللہ بن حیان بن عبداللہ بن انس بن عوف بن قاسط بن مازن بن شیبان بن ذہل بن ثعلبہ بن عکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وائل ذہلی شیبانی، مروزی بغدادی۔

ولادت اور ابتدائی نشوونما:

امام احمد بن حنبل ماہ ربیع الثانی ۱۶۳ھ میں پیدا ہوئے، ان کے والد عین جوانی کے عالم میں صرف تیس سال کی عمر میں ہی فوت ہو گئے تھے لہذا امام صاحب رحمہ اللہ کی پرورش اور نگہداشت ان کی والدہ کے نازک کندھوں پر اپنی پوری ذمہ داریوں کے ساتھ آن پڑی، خود امام احمد رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ میں نے اپنے باپ دادا میں سے کسی کو نہیں دیکھا۔

طلب علم:

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ ابتدائی مکتب کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۷۹ھ میں علم حدیث کے حصول میں مشغول ہوئے جبکہ ان کی عمر محض پندرہ سال تھی اور ۱۸۳ھ میں کوفہ کا سفر کیا اور اپنے استاذ ہشیم کی وفات تک وہاں مقیم رہے، اس کے بعد دیگر شہروں اور ملکوں میں علم حدیث حاصل کرنے کے لئے آتے اور جاتے رہے۔

شیوخ و اساتذہ:

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے جن ماہرین فن اور باکمال محدثین سے اکتساب فن کیا، وہ اپنے زمانے کے آفتاب و

ماہتاب تھے، ان میں سے چند ایک کے نام زیادہ نمایاں ہیں مثلاً اسحاق بن عیسیٰ، اسماعیل بن علیہ، سفیان بن عیینہ، ابو داؤد طیالسی، عبدالرحمن بن مہدی، عبدالرزاق بن ہمام، فضل بن دکین، قتیبہ بن سعید، وکیع بن جراح، یحییٰ بن آدم، یحییٰ بن سعید القطان وغیرہ۔

تلامذہ و شاگردانِ رشید:

امام احمد بن حنبلؒ سے علمِ حدیث حاصل کرنے والوں میں بھی اپنے زمانے کے بڑے بڑے محدثین کے نام آتے ہیں، جن میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں مثلاً امام بخاریؒ، امام مسلمؒ، امام ابو داؤدؒ، ابراہیم بن اسحاق حربی، عبداللہ بن احمد، صالح بن احمد، بشر بن موسیٰ، قتی بن مخلد، رجاء بن مرجم، ابو زرعہ دمشقی، ابو حاتم رازی، محمد بن یوسف بیکندی وغیرہ۔

اور اس میں اہم بات یہ ہے کہ بعض ایسے حضرات کے اسماء گرامی بھی امام احمدؒ سے سماعِ حدیث کرنے والے شاگردوں کے زمرے میں آتے ہیں جو خود امام احمدؒ کے اساتذہ و شیوخ میں سے ہیں مثلاً وکیع بن جراح، یحییٰ بن آدم، امام شافعیؒ، قتیبہ بن سعید اور عبدالرحمن بن مہدی وغیرہ۔

حفظ و ذکاوت:

عبداللہ بن احمد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھ سے میرے والد صاحبؒ نے فرمایا کہ وکیع کی کوئی بھی کتاب لے لو، پھر اگر تم ان کی کوئی حدیث بیان کرو تو میں تمہیں اس کی سند سنا دوں گا اور اگر تم مجھے اس کی سند سناؤ گے تو میں تمہیں اس کا متن سنا دوں گا۔ یہی عبداللہ بن احمد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھ سے امام ابو زرعہؒ نے فرمایا کہ تمہارے والد کو دس لاکھ حدیثیں یاد ہیں، کسی نے امام ابو زرعہؒ سے پوچھا کہ آپ کو کیسے پتہ چلا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے ان کا امتحان لیا ہے اور ان سے مذاکرہ کیا ہے، انہی ابو زرعہؒ سے سعید بن عمرو نے پوچھا کہ آپ زیادہ بڑے حافظ حدیث ہیں یا امام احمدؒ؟ انہوں نے فرمایا امام احمدؒ، سعید نے پوچھا کہ آپ کو کیسے معلوم ہوا؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے ان کی کتابوں میں کچھ کتابیں ایسی بھی پائی ہیں جن کے آغاز میں ان کے شیوخ کا نام درج نہیں ہے لیکن اس کے باوجود وہ ہر جزء کے بارے میں یہ بات اپنے حافظے میں محفوظ رکھتے ہیں کہ کون سا جزء کس شیخ سے سنا ہے جبکہ مجھ میں یہ صلاحیت نہیں ہے۔

مسئلہ خلقِ قرآن:

امام احمد بن حنبلؒ کے زہد و ورع اور تقویٰ و اخلاص پر آج تک کوئی قدغن نہیں لگائی جاسکی، وہ محدثین میں شعبہؒ، یحییٰ القطانؒ اور ابن مدینیؒ کے پائے کے محدث تھے، فقہاء میں لیثؒ، مالکؒ، شافعیؒ اور ابو یوسفؒ کے ہم رتبہ فقہاء میں شمار ہوتے تھے، اور زہد و ورع میں فضیلؒ اور ابراہیم بن ادہمؒ جیسا مقام و مرتبہ

رکھتے تھے، وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے باہمی اختلافات پر مبنی سبائی روایات نقل کرنے والوں کا سخت الفاظ میں تذکرہ کرتے تھے، مسلمان مرد و عورت کے خون سے اپنے ہاتھ رنگین کرنے والوں سے روایت لینا جائز نہیں سمجھتے تھے، بہت سے مسائل اور احادیث میں اپنی رائے کے اظہار سے احتراز کرتے تھے، یہی وجہ ہے کہ ان کے مشائخ و اساتذہ اور ان کے تلامذہ و شاگردان رشید یکساں طور پر ان کی عزت و احترام کرتے تھے، بلکہ بعض مؤرخین کے مطابق تو غیر مسلم تک ان کی تعظیم و احترام کرتے تھے، اس پس منظر میں مسئلہ خلق قرآن امام احمد بن حنبلؒ کی زندگی کا ایک اہم ترین واقعہ ہے جس کی کچھ تفصیل یہاں نقل کی جاتی ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد فتنوں کا جو دروازہ کھلا، اس کا نتیجہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی المناک اور مظلومانہ شہادت کی صورت میں سامنے آیا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد سے امت جو باہم دست و گریبان ہوئی تو آج تک اس سلسلے کو روکا نہیں جاسکا، اس کی ابتداء جنگ جمل اور واقعہ صفین سے ہوئی جس کے فوری بعد ”خوارج“ کا ایک گروہ پیدا ہوا جس نے اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم کی تکفیر و تضحیک کی اور سبائی طاقتوں نے روافض کو جہنم دیا۔

ادھر خلافت بنو امیہ کے خاتمہ کے بعد بنو عباس نے زمام خلافت سنبھالی تو امین الرشید تک حالات میں ایک ٹھہراؤ رہا، امین کے بعد جب مامون الرشید برسر اقتدار آیا تو بہت سے وہ فرقے جو اس کے پیشرو خلفاء کے زمانے میں دب گئے تھے یا زیر زمین چلے گئے تھے، ایک دم باہر نکل آئے اور خلیفہ مامون الرشید ان کا سرپرست اعلیٰ بن گیا، ان میں فرقہ معتزلہ اور جہمیہ کی رائے یہ تھی کہ قرآن کریم دوسری مخلوقات کی طرح ایک مخلوق ہے اور جس طرح دوسری مخلوقات حادث ہیں اسی طرح قرآن کریم بھی حادث ہے جبکہ امام احمد رضی اللہ عنہ اور دیگر اکابر محدثین کی رائے یہ تھی کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، اور اللہ کا کلام اس کی صفت ہے اور اللہ کی صفات قدیم ہیں لہذا قرآن کریم کو مخلوق کہنا جائز نہیں ہے۔

اس کے بعد خلافت بنو عباس کے رہنماؤں، معتزلہ کے سخت گیر علماء اور محدثین اہل سنت والجماعت کے سرخیل امام احمد بن حنبلؒ کے درمیان ایک طویل جنگ شروع ہو گئی جس میں فتح بالآخر حق ہی کی ہوئی اور امام احمد بن حنبلؒ اس امتحان میں سرخرو ہوئے، اس امتحان کی تفصیل ذیل میں مفکر اسلام مولانا سید ابوالحسن علی ندوی صاحب رضی اللہ عنہ کے ایک مضمون سے کی جا رہی ہے جو ان کی مشہور عالم کتاب تاریخ دعوت و عزیمت کی پہلی جلد کا ایک اہم حصہ ہے۔

حضرت تحریر فرماتے ہیں کہ مامون نے خلق قرآن کے مسئلہ پر اپنی پوری توجہ مرکوز کر دی، ۲۱۸ھ میں اس نے والی بغداد اسحاق بن ابراہیم کے نام ایک مفصل فرمان بھیجا جس میں عامہ مسلمین اور بالخصوص محدثین کی سخت مذمت اور حقارت آمیز تنقید کی، ان کو خلق قرآن کے عقیدہ سے اختلاف کرنے کی وجہ سے توحید میں ناقص، مردود الشہادۃ، ساقط الاعتبار اور شرار امت قرار دیا، اور حاکم کو حکم دیا کہ جو لوگ اس مسئلہ کے قائل نہ ہوں، ان کو ان کے عہدوں سے معزول کر دیا جائے اور خلیفہ کو اس کی اطلاع کی جائے۔

یہ فرمان مامون کی وفات سے چار مہینے قبل کا ہے، اس کی نقلیں تمام اسلامی صوبوں کو بھیجی گئیں اور صوبہ داروں (گورنروں) کو ہدایت کی گئی کہ اپنے اپنے صوبوں کے قضاة کا اس مسئلہ میں امتحان لیں، اور جو اس عقیدہ سے متفق نہ ہو، اس کو اس کے عہدہ سے ہٹا دیا جائے۔

اس فرمان کے بعد مامون نے حاکم بغداد کو لکھا کہ سات بڑے محدثین کو جو اس عقیدہ کے مخالفین کے سرگروہ ہیں، اس کے پاس بھیج دیا جائے وہ سب آئے تو مامون نے ان سے خلق قرآن کے متعلق سوال کیا، ان سب نے اس سے اتفاق کیا اور ان کو بغداد واپس کر دیا گیا، جہاں انھوں نے علماء و محدثین کے ایک مجمع کے سامنے اپنے اس عقیدہ کا اقرار کیا، لیکن شورش ختم نہ ہوئی اور عام مسلمان اور تقریباً تمام محدثین اپنے خیال پر قائم رہے۔

انتقال سے پہلے مامون نے اسحق بن ابراہیم کو تیسرا فرمان بھیجا، جس میں ذرا تفصیل سے پہلے خط کے مضمون کو بیان کیا تھا، اور امتحان کے دائرہ کو وسیع کر کے اہلکاران سلطنت اور اہل علم کو بھی اس میں شامل کر لیا تھا، اور سب کے لیے اس عقیدہ کو ضروری قرار دیا تھا، اسحق نے فرمان شاہی کی تعمیل کی اور مشاہیر علماء کو جمع کر کے ان سے گفتگو کی اور ان کے جوابات اور مکالمہ کو بادشاہ کے پاس لکھ کر بھیج دیا، مامون اس محضر کو پڑھ کر سخت برا فروختہ ہوا، ان علماء میں سے دو (بشر بن الولید اور ابراہیم ابن المہدی) کے قتل کا حکم دیا، اور لکھا کہ بقیہ میں سے جس کو اپنی رائے پر اصرار ہو، اس کو پابجولاں اس کے پاس بھیج دیا جائے، چنانچہ بقیہ تیس علماء میں سے (جو پہلے قائل نہیں ہوئے تھے) چار اپنی رائے (عدم خلق قرآن) پر قائم رہے، یہ چار اشخاص امام احمد بن حنبل، سجادہ، قواریری اور محمد بن نوح تھے، دوسرے دن سجادہ اور تیسرے دن قواریری نے بھی اپنی رائے سے رجوع کیا، اور صرف امام اور محمد بن نوح باقی رہے جن کو مامون کے پاس طرطوس، ہتھکڑیوں اور بیڑیوں میں روانہ کر دیا گیا، ان کے ہمراہ انیس دوسرے مقامات کے علماء تھے، جو خلق قرآن کے منکر اور اس کے غیر مخلوق ہونے کے قائل تھے، ابھی یہ لوگ رقعہ ہی پہنچے تھے کہ مامون کے انتقال کی خبر ملی اور ان کو حاکم بغداد کے پاس واپس کر دیا گیا، راستہ میں محمد بن نوح کا انتقال ہو گیا، اور امام اور ان کے رفقاء بغداد پہنچے۔

مامون نے اپنے جانشین معتصم بن الرشید کو وصیت کی تھی کہ وہ قرآن کے بارے میں اس کے مسلک اور عقیدہ پر قائم رہے اور اسی کی پالیسی پر عمل کرے (وخذ بسيرة اخيك في القوان) اور قاضی ابن ابی دؤاد کو بدستور اپنا مشیر اور وزیر بنائے رہے، چنانچہ معتصم نے ان دونوں وصیتوں پر پورا پورا عمل کیا۔

امام احمد ابتلاء و امتحان میں:

اب مسئلہ خلق قرآن کی مخالفت اور عقیدہ صحیح کی حمایت اور حکومت وقت کے مقابلہ کی ذمہ داری تھا امام احمد بن حنبل کے اوپر تھی، جو گروہ محدثین کے امام اور سنت و شریعت کے اس وقت امین تھے۔

امام احمد کو رقعہ سے بغداد لایا گیا، چار چار بیڑیاں ان کے پاؤں میں پڑی تھیں، تین دن تک ان سے اس مسئلہ پر

مناظرہ کیا گیا، لیکن وہ اپنے اس عقیدہ سے نہیں ہٹے، چوتھے دن والی بغداد کے پاس ان کو لایا گیا، اس نے کہا کہ احمد! تم کو اپنی زندگی ایسی دو بھر ہے، خلیفہ تم کو اپنی تلوار سے قتل نہیں کرے گا، لیکن اس نے قسم کھائی ہے کہ اگر تم نے اس کی بات قبول نہ کی تو مار پر مار پڑے گی، اور تم کو ایسی جگہ ڈال دیا جائے گا جہاں کبھی سورج نہیں آئے گا، اس کے بعد امام کو معتم کے سامنے پیش کیا گیا اور ان کو اس انکار و اصرار پر ۲۸ کوڑے لگائے گئے، ایک تازہ جلا دسرف دو کوڑے لگاتا تھا، پھر دوسرا جلا د بلایا جاتا تھا، امام احمدؒ ہر کوڑے پر فرماتے تھے:

”اعطونی شیئا من کتاب اللہ او سنة رسولہ حتی اقول بہ“

”میرے سامنے اللہ کی کتاب یا اس کے رسول ﷺ کی سنت سے کچھ پیش کرو تو میں اس کو مان لوں۔“

واقعہ کی تفصیلات امام احمدؒ کی زبان سے:

امام احمدؒ نے اس واقعہ کو خود تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں:

”میں جب اس مقام پر پہنچا، جس کا نام باب البستان ہے تو میرے لیے سواری لائی گئی، اور مجھ کو سوار ہونے کا حکم دیا گیا، مجھے اس وقت کوئی سہارا دینے والا نہیں تھا، اور میرے پاؤں میں بوجھل بیڑیاں تھیں، سوار ہونے کی کوشش میں کئی مرتبہ اپنے منہ کے بل گرتے گرتے بچا، آخر کسی نہ کسی طرح سوار ہوا اور معتم کے محل میں پہنچا، مجھے ایک کوٹھری میں داخل کر دیا گیا، اور دروازہ بند کر دیا گیا، آدھی رات کا وقت تھا اور وہاں کوئی چراغ نہیں تھا، میں نے نماز کے لئے مسح کرنا چاہا اور ہاتھ بڑھایا تو پانی کا ایک پیالہ اور طشت رکھا ہوا ملا میں نے وضو کیا اور نماز پڑھی، اگلے دن معتم کا قاصد آیا اور مجھے خلیفہ کے دربار میں لے گیا، معتم بیٹھا ہوا تھا قاضی القضاۃ ابن ابی دواؤ بھی موجود تھا، اور ان کے ہم خیالوں کی ایک بڑی جمعیت تھی، ابو عبد الرحمن الشافعی بھی موجود تھے، اسی وقت دو آدمیوں کی گردنیں بھی اڑائی جا چکی تھیں، میں نے ابو عبد الرحمن الشافعی سے کہا کہ تم کو امام شافعیؒ سے مسح کے بارے میں کچھ یاد ہے؟ ابن ابی دواؤ نے کہا کہ اس شخص کو دیکھو کہ اس کی گردن اڑائی جانے والی ہے اور یہ فقہ کی تحقیق کر رہا ہے، معتم نے کہا کہ ان کو میرے پاس لاؤ، وہ برابر مجھے پاس بلاتا رہا، یہاں تک کہ میں اس سے بہت قریب ہو گیا، اس نے کہا بیٹھ جاؤ، میں بیڑیوں سے تھک گیا تھا اور بوجھل ہو رہا تھا، تھوڑی دیر کے بعد میں نے کہا کہ مجھے کچھ کہنے کی اجازت ہے، خلیفہ نے کہا کہو! میں نے کہا کہ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اللہ کے رسول نے کس چیز کی طرف دعوت دی ہے؟ تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد اس نے کہا کہ ”لا الہ الا اللہ“ کی شہادت کی طرف، میں نے کہا تو میں اس کی شہادت دیتا ہوں، پھر میں نے کہا کہ آپ کے جدا مجد ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب قبیلہ عبد القیس کا وفد آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انھوں نے ایمان کے بارے میں آپ سے سوال کیا، فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ ایمان کیا ہے؟ انھوں نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو زیادہ معلوم ہے، فرمایا

اس بات کی گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، نماز کی پابندی، زکوٰۃ کی ادائیگی، اور مالِ غنیمت میں سے پانچویں حصہ کا نکالنا، اس پر معصم نے کہا کہ اگر تم میرے پیش رو کے ہاتھ میں پہلے نہ آ گئے ہوتے تو میں تم سے تعرض نہ کرتا، پھر عبدالرحمن بن اسحق کی طرف مخاطب ہو کہا کہ میں نے تم کو حکم نہیں دیا تھا کہ اس آزمائش کو ختم کرو، امام احمد کہتے ہیں کہ میں نے کہا اللہ اکبر اس میں تو مسلمانوں کے لیے کشائش ہے، خلیفہ نے علماء حاضرین سے کہا کہ ان سے مناظرہ کرو اور گفتگو کرو، پھر عبدالرحمن سے کہا کہ ان سے گفتگو کرو (یہاں امام احمد اس مناظرہ کی تفصیل بیان کرتے ہیں):

ایک آدمی بات کرتا، اور میں اس کا جواب دیتا، دوسرا بات کرتا اور میں اس کا جواب دیتا، معصم کہتا، احمد! تم پر خدا رحم کرے، تم کیا کہتے ہو، میں کہتا امیر المؤمنین! مجھے کتاب اللہ یا سنت رسول ﷺ میں سے کچھ دکھائیے تو میں اس کا قائل ہو جاؤں، معصم کہتا کہ اگر یہ میری بات قبول کر لیں تو میں اپنے ہاتھ سے ان کو آزاد کر دوں، اور اپنے فوج و لشکر کے ساتھ ان کے پاس جاؤں اور ان کے آستانہ پر حاضر ہوں، پھر کہتا احمد! میں تم پر بہت شفیق ہوں اور مجھے تمہارا ایسا ہی خیال ہے، جیسے اپنے بیٹے ہارون کا، تم کیا کہتے ہو، میں وہی جواب دیتا کہ مجھے کتاب اللہ یا سنت رسول ﷺ میں سے کچھ دکھاؤ تو میں قائل ہوں، جب بہت دیر ہو گئی تو وہ اکتا گیا اور کہا جاؤ، اور مجھے قید کر دیا اور میں اپنی پہلی جگہ پر واپس کر دیا گیا، اگلے دن پھر مجھے طلب کیا گیا، اور مناظرہ ہوتا رہا اور میں سب کا جواب دیتا رہا، یہاں تک کہ زوال کا وقت ہو گیا، جب اکتا گیا تو کہا کہ ان کو لے جاؤ، تیسری رات کو میں سمجھا کہ کل کچھ ہو کر رہے گا، میں نے ڈوری منگوائی اور اس سے اپنی بیڑیوں کو کس لیا اور جس ازار بند سے میں نے بیڑیاں باندھ رکھی تھیں، اس کو اپنے پاؤں میں پھر ڈال لیا کہ کہیں کوئی سخت وقت آئے اور میں برہنہ ہو جاؤں، تیسرے روز مجھے پھر طلب کیا گیا، میں نے دیکھا کہ دربار بھرا ہوا ہے، میں مختلف ڈیوڑھیاں اور مقامات طے کرتا ہوا آگے بڑھا، کچھ لوگ تلواریں لیے کھڑے تھے، کچھ لوگ کوڑے لیے، اگلے دنوں دن کے بہت سے لوگ آج نہیں تھے، جب میں معصم کے پاس پہنچا تو کہا بیٹھ جاؤ، پھر کہا ان سے مناظرہ کرو اور گفتگو کرو، لوگ مناظرہ کرنے لگے، میں ایک کا جواب دیتا، پھر دوسرے کا جواب دیتا، میری آواز سب پر غالب تھی، جب دیر ہو گئی تو مجھے الگ کر دیا اور ان کے ساتھ تخلیہ میں کچھ بات کہی، پھر ان کو ہٹا دیا، اور مجھے بلالیا، پھر کہا احمد! تم پر خدا رحم کرے، میری بات مان لو، میں تم کو اپنے ہاتھ سے رہا کروں گا۔ (معصم امام احمد کے معاملہ میں نرم پڑ گیا تھا، مگر احمد بن دواد برابر اس کو گرم کرتا رہا، اور غیرت دلاتا رہا کہ لوگ کہیں گے کہ معصم اپنے بھائی مامون کے مسلک سے ہٹ گیا) میں نے پہلا سا جواب دیا، اس پر اس نے برہم ہو کر کہا کہ ان کو پکڑو اور کھینچو اور ان کے ہاتھ اکھیڑ دو، معصم کرسی پر بیٹھ گیا اور جلا دوں اور تازیانہ لگانے والوں کو بلایا، جلا دوں سے کہا آگے بڑھو، ایک آدمی آگے بڑھتا اور مجھے دو کوڑے

لگاتا، معتصم کہتا زور سے کوڑے لگاؤ، پھر وہ ہٹ جاتا اور دوسرا آتا اور دو کوڑے لگاتا انیس کوڑوں کے بعد پھر معتصم میرے پاس آیا اور کہا کیوں احمد اپنی جان کے پیچھے پڑے ہو، بخدا مجھے تمہارا بہت خیال ہے، ایک شخص عجیب مجھے اپنی تلوار کے دستے سے چھیڑتا اور کہتا کہ تم ان سب پر غالب آنا چاہتے ہو۔ دوسرا کہتا کہ اللہ کے بندے! خلیفہ تمہارے سر پر کھڑا ہوا ہے، کوئی کہتا کہ امیر المؤمنین! آپ روزے سے ہیں، اور آپ دھوپ میں کھڑے ہوئے ہیں، معتصم پھر مجھ سے بات کرتا، اور میں اس کو وہی جواب دیتا، وہ پھر جلا دو حکم دیتا کہ پوری قوت سے کوڑے لگاؤ، امام کہتے ہیں کہ پھر اس اثناء میں میرے حواس جاتے رہے جب میں ہوش میں آیا تو دیکھا کہ بیڑیاں کھول دی گئی ہیں، حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا کہ ہم نے تم کو اوندھے منہ گرا دیا، تم کو روندنا، احمد کہتے ہیں کہ مجھ کو کچھ احساس نہیں ہوا۔“ (تاریخ الاسلام للذہبی، ترجمہ الامام احمد ص ۴۱-۴۹ باختصار و تلخیص)

بے نظیر عزیمت و استقامت:

اس کے بعد امام احمد بن حنبلؒ کو گھر پہنچا دیا گیا، جب سے وہ گرفتار کیے گئے، رہائی کے وقت تک اٹھائیس مہینے ان کو جس میں گزرے، ان کو ۳۳-۳۴ کوڑے لگائے گئے، ابراہیم ابن مصعب جو سپاہیوں میں سے تھے، کہتے ہیں کہ میں نے احمد سے زیادہ جری اور دلیر نہیں دیکھا، ان کی نگاہ میں ہم لوگوں کی حقیقت بالکل مکھی کی سی تھی محمد بن اسماعیل کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے کہ احمد کو ایسے کوڑے لگائے گئے کہ اگر ایک کوڑا ہاتھی پر پڑتا تو چیخ مار کر بھاگتا، ایک صاحب جو واقعہ کے وقت موجود تھے، بیان کرتے ہیں کہ امام روزے سے تھے، میں نے کہا بھی کہ آپ روزے سے ہیں، اور آپ کو اپنی جان بچانے کے لیے اس عقیدہ کا اقرار کر لینے کی گنجائش ہے، لیکن انھوں نے اس کی طرف التفات نہیں کیا، ایک مرتبہ پیاس کی بہت شدت ہوئی تو پانی طلب کیا آپ کے سامنے برف کے پانی کا پیالہ پیش کیا گیا، آپ نے اس کو ہاتھ میں لیا اور کچھ دیر اس کو دیکھا، پھر بغیر پانی پیے واپس کر دیا۔

صاحبزادہ کہتے ہیں کہ انتقال کے وقت میرے والد کے جسم پر ضرب کے نشان تھے، ابو العباس کہتے ہیں کہ احمد جب رقبہ میں محبوس تھے، تو لوگوں نے ان کو سمجھانا چاہا اور اپنے بچاؤ کرنے کی حدیثیں سنائیں تو انھوں نے فرمایا کہ خواب کی حدیث کا کیا جواب ہے، جس میں کہا گیا ہے کہ پہلے بعض بعض لوگ ایسے تھے، جن کے سر پر آرا رکھ کر چلا دیا جاتا تھا، پھر بھی وہ اپنے دین سے ہٹتے نہیں تھے۔

یہ سن کر لوگ ناامید ہو گئے اور سمجھ گئے کہ وہ اپنے مسلک سے نہیں ہٹیں گے اور سب کچھ برداشت کریں گے۔

امام احمدؒ کا کارنامہ اور اس کا صلہ:

امام احمدؒ کی بے نظیر ثابت قدمی اور استقامت سے یہ فتنہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو گیا اور مسلمان ایک بڑے دینی خطرہ سے محفوظ ہو گئے، جن لوگوں نے اس دینی ابتلاء میں حکومت وقت کا ساتھ دیا تھا اور موقع پرستی اور مصلحت شناسی سے کام لیا تھا، وہ

لوگوں کی نگاہوں سے گر گئے اور ان کا دینی و علمی اعتبار جاتا رہا۔ اس کے بالمقابل امام احمدؒ کی شان دو بالا ہو گئی، ان کی محبت اہل سنت اور صحیح العقیدہ مسلمانوں کا شعار اور علامت بن گئی، ان کے ایک معاصر قتیبہ کا مقولہ ہے کہ:

”اذا رأيت الرجل يحب احمد بن حنبل فاعلم انه صاحب سنة“

”جب تم کسی کو دیکھو کہ اس کو احمد بن حنبل سے محبت ہے تو سمجھ لو کہ وہ سنت کا قبیح ہے۔“

ایک دوسرے عالم احمد بن ابراہیم الدورقی کا قول ہے۔

من سمعتموه يذكر احمد بن حنبل بسوء فاتهموه على الاسلام۔

”جس کو تم احمد بن حنبل کا ذکر برائی سے کرتے سنو اس کے اسلام کو مشکوک نظر سے دیکھو۔“

امام احمدؒ حدیث میں امام وقت تھے، مسند کی ترتیب و تالیف ان کا بہت بڑا علمی کارنامہ ہے وہ مجتہد فی المذہب اور امام مستقل ہیں، وہ بڑے زاہد و عابد تھے، یہ سب فضیلتیں اپنی جگہ پر مسلم ہیں، لیکن ان کی عالمگیر مقبولیت و محبوبیت اور عظمت و امامت کا اصل راز ان کی عزیمت اور استقامت، اس فتنہ عالم آشوب میں دین کی حفاظت اور اپنے وقت کی سب سے بڑی بادشاہی کا تنہا مقابلہ تھا، یہی ان کی قبولی عام اور بقائے دوام کا اصل سبب ہے۔

آوازہ خلیل ز تعمیر کعبہ نیست

مشہور شد ازاں کہ در آتش کونشت

ان کے معاصرین نے جنھوں نے اس فتنہ کی عالم آشوبی دیکھی تھی، ان کے اس کارنامہ کی عظمت کا بڑی فراخ دلی سے اعتراف کیا ہے، اور اس کو دین کی بروقت حفاظت اور مقام صدیقیت سے تعبیر کیا ہے، ان کے ہم عصر اور ہم استاد مشہور محدث وقت علی بن المدینی (جو امام بخاریؒ کے مایہ ناز استاد ہیں) کا ارشاد ہے۔

”ان الله اعز هذا الدين برجلين ليس لهما ثالث، ابو بكر الصديق يوم الورد و احمد بن حنبل يوم المحنة۔“

”اللہ تعالیٰ نے اس دین کے غلبہ و حفاظت کا کام دو شخصوں سے لیا ہے جن کا کوئی تیسرا ہمسر نظر نہیں آتا، ارتداد کے موقع پر ابو بکر صدیقؓ اور فتنہ خلق قرآن کے سلسلہ میں احمد بن حنبلؒ۔“

اہل و عیال:

مسئلہ خلق قرآن پر اس تفصیلی بحث کے بعد ہم اپنے اصل موضوع کی طرف لوٹتے ہوئے حیات احمد کے لقیہ گوشوں پر مختصر کلام کرنے کے لئے ان کے اہل و عیال کا جائزہ لیتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ امام احمدؒ نے چالیس سال کی عمر میں نکاح فرمایا، ان کا نکاح عباسہ بنت فضل سے ہوا جن کے یہاں امام احمد کے صاحبزادے صالح پیدا ہوئے، لیکن کچھ ہی عرصے کے

بعد عباسہ کا انتقال ہو گیا اور امام صاحب رحمہ اللہ نے ریحانہ نامی خاتون سے نکاح کر لیا، جن کے یہاں امام صاحب رحمہ اللہ کے دوسرے صاحبزادے عبداللہ پیدا ہوئے، اور کچھ عرصے بعد ہی ریحانہ بھی اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں، پھر امام صاحب رحمہ اللہ نے ”حسن“ نامی ایک باندی خرید لی جس سے ایک بچی نہ نب اور دو جڑواں بچے حسن اور حسین پیدا ہوئے لیکن زیادہ دیر زندہ نہ رہ سکے، البتہ ان کے بعد حسن اور محمد پیدا ہوئے جو چالیس سال کی عمر تک زندہ رہے، تاہم مؤرخین اس بات پر متفق ہیں کہ امام احمد رحمہ اللہ کی نسل بہت زیادہ چل نہیں سکی اور ان کی دیگر اولاد کے احوال معلوم نہ ہو سکے۔

وفات اور اس سے پہلے ظہور پذیر ہونے والے کچھ اہم واقعات:

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا معمول تھا کہ وہ ایک ہفتے میں ایک قرآن مکمل پڑھتے تھے، ختم قرآن کے موقع پر دعاء کا اہتمام کرتے اور لوگ اس میں شریک ہوتے، ایک مرتبہ اسی طرح ختم قرآن کے موقع پر دعاء کا اہتمام کیا ہوا تھا کہ دعاء سے فراغت کے بعد کہنے لگے میں اللہ سے کئی مرتبہ استخارہ کر چکا ہوں، اور اب اللہ سے عہد کرتا ہوں کہ آج کے بعد آخر دم تک کوئی حدیث بیان نہیں کروں گا، چنانچہ امام صاحب رحمہ اللہ نے ایسا ہی کیا جس کی بعض مؤرخین کے مطابق یہ وجہ بیان کی گئی ہے کہ خلیفہ وقت نے انہیں اس حوالے سے منع کیا تھا اور بعض مؤرخین کے مطابق خلیفہ متوکل نے ان سے اپنے صاحبزادے کو تنہائی میں درس حدیث کی فرمائش کی تھی جس پر انہوں نے یہ قسم کھالی تھی۔

صالح بن احمد کہتے ہیں کہ ۲۴۱ھ کے ماہ ربیع الاول کی پہلی بدھ کی شب تھی کہ والد صاحب کو بخار شروع ہوا، ساری رات وہ بخار میں تپتے رہے اور سانس دھونکی کی طرح چلتی رہی، انہیں مختلف امراض نے آگھیرا تھا، لیکن اس کے باوجود ان کی عقل میں کسی قسم کی کمی کو تاہی واقع نہ ہوئی تھی، مروزی کے بقول امام احمد رحمہ اللہ نو دن تک بیمار رہے، اگر کبھی وہ لوگوں کو اپنی عیادت کے لئے آنے کی اجازت دیتے تو لوگ فوج در فوج ان کی عیادت کے لئے حاضر ہوتے تھے، حتیٰ کہ ایک وقت میں آنے والوں کی تعداد اتنی زیادہ ہو گئی کہ گلیاں اور مسجدیں اور سڑکیں بھر گئیں، حتیٰ کہ بعض تاجروں کو اپنی تجارت موقوف کرنا پڑی۔

اسی دوران خلیفہ کی جانب سے حاجب بن طاہر آیا اور کہنے لگا امیر المؤمنین آپ کو سلام کہتے ہیں اور وہ آپ کی زیارت کے لئے آنا چاہتے ہیں، امام صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا میں اسے اچھا نہیں سمجھتا اور جس چیز کو میں اچھا نہیں سمجھتا، امیر المؤمنین نے مجھے اس سے معاف کر رکھا ہے، اپنی وفات سے ایک دو دن پہلے بڑی مشکل سے فرمایا میرے پاس بچوں کو بلاؤ، چنانچہ بچوں کو لایا گیا، وہ ان سے چمٹتے تھے اور امام احمد رحمہ اللہ انہیں سونگھتے تھے، ان کے سر پر ہاتھ پھیرتے اور انہیں دعائیں دیتے تھے، مروزی کہتے ہیں کہ میں نے ان کے نیچے ایک برتن رکھ دیا تھا، بعد میں دیکھا تو وہ خون سے بھرا ہوا تھا، میں نے طبیب سے اس کی وجہ پوچھی تو اس نے بتایا کہ غم نے ان کے پیٹ کے ککڑے کر دیئے ہیں۔

جمہرات کے دن ان کی بیماری میں اضافہ ہو گیا، شب جمعہ اسی طرح بے قراری میں گزری اور جمعہ کے دن بارہ ربیع الاول ۲۴۱ھ کو آپ کا وصال ہو گیا، غسل اور تکفین کے مراحل سے فراغت پانے کے بعد نماز جنازہ کا موقع سب سے اہم تھا جس میں اطراف و اکناف سے لوگوں کی اتنی بڑی تعداد جمع ہو گئی تھی کہ اس سے پہلے کسی اجتنازے میں لوگوں کی اتنی بڑی تعداد نہیں دیکھی گئی، بعض مؤرخین کے مطابق ان کی نماز جنازہ میں آٹھ لاکھ مردوں اور ساٹھ ہزار خواتین کی شمولیت کا اندازہ لگایا گیا ہے، ایک عرصے تک لوگ ان کی قبر پر حاضر ہوتے رہے اور اپنی عقیدت کا اظہار کرتے رہے۔

امام احمد رحمہ اللہ کے صاحبزادے عبداللہ بن احمد رحمہ اللہ:

ان کی ولادت ماہ جمادی الثانیہ ۲۱۳ھ میں ہوئی، جبکہ مقام پیدائش بغداد ہے، امام احمد رحمہ اللہ کے اہل و عیال کے تذکرے میں ان کی والدہ اور دیگر بہن بھائیوں کا تذکرہ آ گیا ہے، اور یہ بھی کہ عبداللہ ہی امام احمد رحمہ اللہ کے صحیح جانشین ثابت ہوئے اور انہوں نے ہی امام صاحب رحمہ اللہ کی مسند کو پایہ تکمیل تک پہنچایا اور اس میں بہت کچھ اضافے کیے، محدثین نے ان کی توثیق کی ہے، تاہم ایک وقت میں آ کر انہوں نے حمص کے عہدہ قضاء کو قبول کر لیا تھا، انہوں نے ۷۷ سال کی عمر پائی اور ۴۱ جمادی الثانیہ ۲۹۹ھ بروز اتوار وفات پائی، نماز جنازہ ان کے بھتیجے زہیر بن صالح نے پڑھائی اور مسلمانوں کی ایک عظیم جمعیت نے ان کی نماز جنازہ میں شرکت کی۔



مِرویات صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ

مسند احمد کی روشنی میں، حروف تہجی کی ترتیب سے، ہر صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی مِرویات کا ایک جامع اور مستند تجزیہ
نوٹ:- یاد رہے کہ اس فہرست میں ان صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ کی مِرویات کا تجزیہ نہیں کیا گیا جن کا نام روایت میں مذکور نہ ہو۔

نمبر شمار	نام صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ	جلد نمبر	تعداد مِرویات
1	حضرت ابوالبابی ابن امرأۃ عبادہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ	10	1
2	حضرت ابواروی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ	8	1
3	حضرت ابواسید الساعدی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ	6	15
4	حضرت ابوامامہ الباہلی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ	10	190
5	حضرت ابوامامہ الحارثی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ	10	4
6	حضرت ابوامیہ الغزالی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ	8	2
7	حضرت ابویوب انصاری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ	10	102
8	حضرت ابوبرائیم الانصاری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ عن ابیہ	7	6
9	حضرت ابواسرائیل رَضِیَ اللہُ عَنْہُ	7	1
10	حضرت ابوالاحوص رَضِیَ اللہُ عَنْہُ عن ابیہ	7	5
11	حضرت ابوالجعد الضمری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ	6	1
12	حضرت ابوالحکم اوالحکم بن سفیان رَضِیَ اللہُ عَنْہُ	6	3
13	حضرت ابوالدرداء رَضِیَ اللہُ عَنْہُ	12	134
14	حضرت ابوالدرداء رَضِیَ اللہُ عَنْہُ	10	مشترکہ
15	حضرت ابوالسائل بن یعلک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ	8	2
16	حضرت ابوالسوار عن خالہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ	10	1
17	حضرت ابو العشرۃ الداری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ عن ابیہ	8	4
18	حضرت ابوالمعلی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ	6	1
19	حضرت ابوالیسر انصاری کعب بن عمرو رَضِیَ اللہُ عَنْہُ	6	6
20	حضرت ابو بردہ الظفری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ	12	1
21	حضرت ابو بردہ بن قیس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ	6	2
22	حضرت ابو بردہ بن قیس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ	7	مشترکہ
23	حضرت ابو بردہ بن نيار رَضِیَ اللہُ عَنْہُ	6	15
24	حضرت ابو بردہ بن نيار رَضِیَ اللہُ عَنْہُ	6	مشترکہ
25	حضرت ابو بزرہ اسلمی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ	9	52
26	حضرت ابوشیر انصاری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ	10	4
27	حضرت ابوبصرہ الغفاری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ	10	18
28	حضرت ابوبصرہ الغفاری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ	12	مشترکہ
29	حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ	1	81
30	حضرت ابوبکرہ نفع بن الحارث رَضِیَ اللہُ عَنْہُ	9	155
31	حضرت ابوبن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ	8	4
32	حضرت ابوتیمہ الجعفی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ	6	1

نمبر شمار	نام صحابی رضی اللہ عنہ	جلد نمبر	تعداد مرویات
33	حضرت ابو ثعلبہ الاسدی رضی اللہ عنہ	12	1
34	حضرت ابو ثعلبہ الاسدی رضی اللہ عنہ	7	22
35	حضرت ابو ثور الهمی رضی اللہ عنہ	8	1
36	حضرت ابو جہیرہ بن الضحاک رضی اللہ عنہ	8	6
37	حضرت ابو جہیرہ بن الضحاک رضی اللہ عنہ	6	مشترکہ
38	حضرت ابو جہیرہ بن الضحاک رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ
39	حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ	8	30
40	حضرت ابو جہیم بن الحارث الانصاری رضی اللہ عنہ	10	6
41	حضرت ابو جہیم بن حارث بن صمہ رضی اللہ عنہ	7	3
42	حضرت ابو حازم رضی اللہ عنہ	6	5
43	حضرت ابو حازم رضی اللہ عنہ	8	مشترکہ
44	حضرت ابو حنیفہ البدری رضی اللہ عنہ	6	2
45	حضرت ابو حذافہ الاسلمی رضی اللہ عنہ	6	2
46	حضرت ابو حذافہ الرقاشی رضی اللہ عنہ عن عمر	9	1
47	حضرت ابو حسن المازنی رضی اللہ عنہ	6	3
48	حضرت ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ	10	12
49	حضرت ابو داؤد المازنی رضی اللہ عنہ	10	2
50	حضرت ابو ذر الغفاری رضی اللہ عنہ	10	295
51	حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ	10	39
52	حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ	12	مشترکہ
53	حضرت ابو زین العقیلی لقیط بن عامر رضی اللہ عنہ	6	25
54	حضرت ابو رقاعہ رضی اللہ عنہ	9	3
55	حضرت ابو رقاعہ رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ
56	حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ	3	25
57	حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ	7	مشترکہ
58	حضرت ابو رہم الغفاری رضی اللہ عنہ	8	3
59	حضرت ابو روح الکلاعی رضی اللہ عنہ	6	3
60	حضرت ابو ریحانہ رضی اللہ عنہ	7	9
61	حضرت ابو زہیر الشقی رضی اللہ عنہ	10	2
62	حضرت ابو زہیر الشقی رضی اللہ عنہ	12	مشترکہ
63	حضرت ابو زید الانصاری رضی اللہ عنہ	9	3
64	حضرت ابو زید عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ	10	12
65	حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ	5	965
66	حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ	6	1
67	حضرت ابو سعید بن ابی فضالہ رضی اللہ عنہ	7	1
68	حضرت ابو سعید بن المعلی رضی اللہ عنہ	6	2
69	حضرت ابو سعید بن المعلی رضی اللہ عنہ	7	مشترکہ
70	حضرت ابو سعید بن زید رضی اللہ عنہ	7	11
71	حضرت ابو سعید بن زید رضی اللہ عنہ	8	مشترکہ
72	حضرت ابو سلمہ انصاری رضی اللہ عنہ	10	5
73	حضرت ابو سلمہ بن عبد الاسد رضی اللہ عنہ	6	2
74	حضرت ابو سلیمان البدری رضی اللہ عنہ	6	2
75	حضرت ابو سہلہ رضی اللہ عنہ	6	14 م
76	حضرت ابو سود رضی اللہ عنہ	9	1

نمبر شمار	نام صحابی	جلد نمبر	تعداد مرویات
77	حضرت ابوسیارہ السخمی	7	1
78	حضرت ابوشریح الخزاعی	6	16
79	حضرت ابوشریح الخزاعی	12	2
80	حضرت ابو شہم	10	2
81	حضرت ابوصرمہ	6	3
82	حضرت ابوطریف	6	1
83	حضرت ابوطحہ بن اہل انصاری	6	28
84	حضرت ابوعامر اشعری	7	11
85	حضرت ابوعامر اشعری	7	مشترکہ
86	حضرت ابوعامر اشعری	7	مشترکہ
87	حضرت ابوعبدالرحمن الجعفی	7	1
88	حضرت ابوعبدالرحمن القبری	10	2
89	حضرت ابوعبداللہ الصنابحی	8	9
90	حضرت ابوعبداللہ	7	2
91	حضرت ابوعبدالملک بن المنہال	7	2
92	حضرت ابوعبس	6	1
93	حضرت ابوعبید	6	1
94	حضرت ابو عزہ	6	1
95	حضرت ابوعقبہ	10	1
96	حضرت ابو عقرہ	9	3
97	حضرت ابو عمرہ انصاری	6	1
98	حضرت ابو عمرہ	7	1

نمبر شمار	نام صحابی	جلد نمبر	تعداد مرویات
99	حضرت ابو عمرو بن حفص	6	1
100	حضرت ابو عمیر	6	2
101	حضرت ابو عتبہ الخولانی	7	4
102	حضرت ابو عیاش الزرقی	6	4
103	حضرت ابو عاویہ	9	1
104	حضرت ابو فاطمہ	6	3
105	حضرت ابو قتادہ	8	154
106	حضرت ابو قتادہ	10	مشترکہ
107	حضرت ابو کاہل واسع قیس	8	1
108	حضرت ابو کبشہ انصاری	7	9
109	حضرت ابو کلیب	6	2
110	حضرت ابوالاس الخزاعی	7	2
111	حضرت ابولبابہ	6	9
112	حضرت ابوللیٰ ابی عبدالرحمن	8	8
113	حضرت ابو مالک اشجعی	7	1
114	حضرت ابو مالک اشعری	10	26
115	حضرت ابو محذورہ	12	9
116	حضرت ابو محذورہ	6	مشترکہ
117	حضرت ابو مرثد الغنوی	7	2
118	حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو	7	76
119	حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو	10	مشترکہ
120	حضرت ابو سلح	9	4

نمبر شمار	نام صحابی رضی اللہ عنہ	جلد نمبر	تعداد مرویات
121	حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ	8	287
122	حضرت ابو موسیٰ العافقی رضی اللہ عنہ	8	1
123	حضرت ابو موسیٰ صبیہ رضی اللہ عنہ	6	2
124	حضرت ابو نجیح السلمی رضی اللہ عنہ	8	2
125	حضرت ابو نضار رضی اللہ عنہ	7	2
126	حضرت ابو ذؤنب بن ابی عقیب رضی اللہ عنہ عن ابیہ	8	1
127	حضرت ابو ہاشم بن عقبہ رضی اللہ عنہ	6	34
128	حضرت ابو ہاشم بن عقبہ رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ
129	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ	4	3879
130	حضرت ابو ہند الداری رضی اللہ عنہ	10	1
131	حضرت ابو واقد لیشی رضی اللہ عنہ	10	17
132	حضرت ابو وہب الجشمی رضی اللہ عنہ	8	2
133	حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ	10	215
134	حضرت ابو خراش السلمی رضی اللہ عنہ	7	1
135	حضرت ابو یزید رضی اللہ عنہ	6	1
136	حضرت احمر رضی اللہ عنہ	9	2
137	حضرت احمر بن جزاء رضی اللہ عنہ	8	1
138	حضرت اخٹ ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ	12	36 م
139	حضرت اخٹ حذیفہ رضی اللہ عنہ	12	5
140	حضرت اخٹ حذیفہ رضی اللہ عنہ	12	مشترکہ
141	حضرت اخٹ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ	12	1
142	حضرت اخٹ عکاشہ بنت محسن رضی اللہ عنہ	12	9 م
143	حضرت اخٹ مسعود بن العجماء رضی اللہ عنہ	12	2
144	حضرت اخٹ مسعود بن العجماء رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ
145	حضرت ارقم بن ابی ارقم رضی اللہ عنہ	6	3
146	حضرت ارقم بن ابی ارقم رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ
147	حضرت اسامہ الحدادی رضی اللہ عنہ	9	20
148	حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ	10	94
149	حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ	8	4
150	حضرت اسد بن کرز رضی اللہ عنہ	6	4
151	حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ	7	1
152	حضرت تاسماء بن حارثہ رضی اللہ عنہ	6	1
153	حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا	12	85
154	حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا	12	13
155	حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا	12	مشترکہ
156	حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا	12	56
157	حضرت اسود بن خلف رضی اللہ عنہ	6	2
158	حضرت اسود بن خلف رضی اللہ عنہ	7	مشترکہ
159	حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ	6	12
160	حضرت اسود بن بلال رضی اللہ عنہ عن رجل	6	1
161	حضرت اسید بن خضیر رضی اللہ عنہ	7	9
162	حضرت اسید بن خضیر رضی اللہ عنہ	8	مشترکہ
163	حضرت اشعث بن قیس الکندی رضی اللہ عنہ	10	13
164	حضرت اغر المرئی رضی اللہ عنہ	7	6

نمبر شمار	نام صحابی رضی اللہ عنہ	جلد نمبر	تعداد مرویات
165	حضرت اغرا لمرنی رضی اللہ عنہ	8	مشترکہ
166	حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ	6	3
167	حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ	12	مشترکہ
168	حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا	12	2
169	حضرت ام ایوب رضی اللہ عنہا	12	4
170	حضرت ام اسحاق رضی اللہ عنہا	12	1
171	حضرت ام الحصین رضی اللہ عنہا	12	13
172	حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا	12	6
173	حضرت ام الطفیل رضی اللہ عنہا	12	2
174	حضرت ام العلاء رضی اللہ عنہا	12	3
175	حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا	12	20
176	حضرت ام المہذرب بنت قیس رضی اللہ عنہا	12	3
177	حضرت ام بکید رضی اللہ عنہا	12	5
178	حضرت ام بلال رضی اللہ عنہا	12	2
179	حضرت ام بنت ملحان رضی اللہ عنہا	12	2
180	حضرت ام جمیل بنت الحکمل رضی اللہ عنہا	12	1
181	حضرت ام جندب رضی اللہ عنہا	12	3
182	حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا	12	51
183	حضرت ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا	12	2
184	حضرت ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا	12	2
185	حضرت ام حکیم بنت الزبیر رضی اللہ عنہا	12	4
186	حضرت ام حمید رضی اللہ عنہا	12	1
187	حضرت ام خالد بنت خالد رضی اللہ عنہا	12	3
188	حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا	12	2
189	حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا	10	283
190	حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا	12	مشترکہ
191	حضرت ام سلک رضی اللہ عنہا	12	2
192	حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا	12	14
193	حضرت ام سلیمان بن عمرو رضی اللہ عنہا	6	5
194	حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا	12	4
195	حضرت ام صبیہ الحبشہ رضی اللہ عنہا	12	2
196	حضرت ام طارق رضی اللہ عنہا	12	1
197	حضرت ام عامر رضی اللہ عنہا	12	1
198	حضرت ام عبد الرحمن رضی اللہ عنہا	12	3
199	حضرت ام عثمان ابنہ سفیان رضی اللہ عنہا	6	1
200	حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا	9	27
201	حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا	12	مشترکہ
202	حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا	12	5
203	حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا	12	مشترکہ
204	حضرت ام فروہ رضی اللہ عنہا	12	4
205	حضرت ام فروہ رضی اللہ عنہا	12	مشترکہ
206	حضرت ام قیس بنت محسن رضی اللہ عنہا	12	9
207	حضرت ام کرز الخزامیہ رضی اللہ عنہا	12	3
208	حضرت ام کرز الکعبیہ رضی اللہ عنہا	12	12

نمبر شمار	نام صحابی رضی اللہ عنہ	جلد نمبر	تعداد مرویات
209	حضرت ام کرزہ الکعبیہ رضی اللہ عنہا	12	مشترکہ
210	حضرت ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا	12	9
211	حضرت ام مالک الہمزیہ رضی اللہ عنہا	12	1
212	حضرت ام ہشام امراۃ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہا	12	6
213	حضرت ام ہشام امراۃ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہا	12	مشترکہ
214	حضرت ام مسلم الشجعیہ رضی اللہ عنہا	12	1
215	حضرت ام معتقل اسدیہ رضی اللہ عنہا	12	10
216	حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا	12	41
217	حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا	12	مشترکہ
218	حضرت ام ہشام بنت حارثہ رضی اللہ عنہا	12	4
219	حضرت ام ہشام بنت حارثہ رضی اللہ عنہا	12	مشترکہ
220	حضرت ام ورقہ بنت عبداللہ رضی اللہ عنہا	12	2
221	حضرت ام ولد شیبہ بن عثمان رضی اللہ عنہا	12	2
222	حضرت امیہ بن خثعم رضی اللہ عنہا	8	1
223	حضرت امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا	12	5
224	حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ	5	2195
225	حضرت انس بن مالک احد بنی کعب رضی اللہ عنہ	9	5
226	حضرت انس بن مالک احد بنی کعب رضی اللہ عنہ	8	مشترکہ
227	حضرت انیسہ بنت خبیب رضی اللہ عنہا	12	3
228	حضرت اہبان بن صفی رضی اللہ عنہ	9	5
229	حضرت اہبان بن صفی رضی اللہ عنہ	12	مشترکہ
230	حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ	7	30
231	حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ	6	مشترکہ
232	حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ	6	مشترکہ
233	حضرت ایمن بن خرم رضی اللہ عنہ	7	2
234	حضرت ایمن بن خرم رضی اللہ عنہ	7	مشترکہ
235	حضرت ایاس بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ	7	2
236	حضرت ایاس بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ	6	مشترکہ
237	حضرت ابن ابی حدود سلمی رضی اللہ عنہ	6	1
238	حضرت ابن ابی خزاعہ عن ابیہ رضی اللہ عنہ	6	4
239	حضرت ابن اورع رضی اللہ عنہ	8	1
240	حضرت ابن الرستم رضی اللہ عنہ عن ابیہ	6	2
241	حضرت ابن المثنق رضی اللہ عنہ	12	3
242	حضرت ابن بجاد رضی اللہ عنہ عن جدہ	6	1
243	حضرت ابن ثعلبہ خثعمی رضی اللہ عنہ	7	مشترکہ
244	حضرت ابن صفوان الزہری رضی اللہ عنہ عن ابیہ	8	2
245	حضرت ابن عابس رضی اللہ عنہ	6	1
246	حضرت ابن محس رضی اللہ عنہ	6	2
247	حضرت ابن عتبان رضی اللہ عنہ	8	مشترکہ
248	حضرت ابن مربع انصاری رضی اللہ عنہ	7	1
249	حضرت ابن مسعدہ رضی اللہ عنہ	7	1
250	حضرت ابنہ ابی الحکم رضی اللہ عنہ	6	2
251	حضرت ابنہ ابی الحکم رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ
252	حضرت ابنہ خباب رضی اللہ عنہ	12	2

نمبر شمار	نام صحابی رضی اللہ عنہ	جلد نمبر	تعداد مرویات
253	حضرت ابی قرظہ رضی اللہ عنہ	8	1
254	حضرت امراۃ ابی حذیفہ رضی اللہ عنہا	12	مشترکہ
255	حضرت امراۃ حمزہ رضی اللہ عنہا	12	مشترکہ
256	حضرت امراۃ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ	12	1
257	حضرت امراۃ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ	12	مشترکہ
258	حضرت امراۃ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ	12	مشترکہ
259	حضرت امراۃ عبداللہ رضی اللہ عنہ	6	مشترکہ
260	حضرت امراۃ عبداللہ رضی اللہ عنہ	12	مشترکہ
261	حضرت امراۃ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ	10	2
262	حضرت امراۃ یقال لہا جاء رضی اللہ عنہا	9	2
263	حضرت بدیل بن ورقاء الخزاعی رضی اللہ عنہ	10	1
264	حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ	8	260
265	حضرت بریدہ السلمی رضی اللہ عنہ	10	127
266	حضرت بسر بن ارطاة رضی اللہ عنہ	7	3
267	حضرت بسر بن جحاش رضی اللہ عنہ	7	4
268	حضرت بسر بن جحش رضی اللہ عنہ عن ابیہ	8	1
269	حضرت بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا	12	3
270	حضرت بشر رضی اللہ عنہ	6	1
271	حضرت بشر بن حکیم رضی اللہ عنہ	8	مشترکہ
272	حضرت بشر بن حکیم رضی اللہ عنہ	6	6
273	حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ	9	10
274	حضرت بشیر بن عقریہ رضی اللہ عنہ	6	1
275	حضرت بقرہ بن رضی اللہ عنہ	12	2
276	حضرت بلال رضی اللہ عنہ	10	40
277	حضرت بلال بن الحارث المرئی رضی اللہ عنہ	6	3
278	حضرت بنت ثامر انصاریہ رضی اللہ عنہا	12	2
279	حضرت بنت کردمہ عن امیہا رضی اللہ عنہا	6	1
280	حضرت بھڑ بن حکیم عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ عنہ	9	32
281	حضرت بھڑ بن حکیم عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ عنہ	9	مشترکہ
282	حضرت بھیسہ عن امیہا رضی اللہ عنہا	6	3
283	حضرت بیاضی رضی اللہ عنہ	8	1
284	حضرت تلب بن ثعلبہ العمری رضی اللہ عنہ	10	1
285	حضرت تمام بن عباس رضی اللہ عنہ	1	2
286	حضرت تمیم الداری رضی اللہ عنہ	7	20
287	حضرت التوفی رضی اللہ عنہ	6	1
288	حضرت ثابت بن الضحاک رضی اللہ عنہ	6	8
289	حضرت ثابت بن یزید بن ودیعہ رضی اللہ عنہ	10	7
290	حضرت ثابت بن یزید بن ودیعہ رضی اللہ عنہ	7	مشترکہ
291	حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ	10	103
292	حضرت جابر احسی رضی اللہ عنہ	8	2
293	حضرت جابر بن سلیم الجمحی رضی اللہ عنہ	9	5
294	حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ	9	283
295	حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ	6	1216
296	حضرت جابر بن عتیق رضی اللہ عنہ	10	8

نمبر شمار	نام صحابی رضی اللہ عنہ	جلد نمبر	تعداد مرویات
297	حضرت جبارود العبدی رضی اللہ عنہ	9	9
298	حضرت جبارود العبدی رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ
299	حضرت جاریہ بن قدامہ رضی اللہ عنہ	6	4
300	حضرت جاریہ بن قدامہ رضی اللہ عنہ	9	مشترکہ
301	حضرت جبار بن صخر رضی اللہ عنہ	6	1
302	حضرت جبلہ بن حارث الکلی رضی اللہ عنہ	10	1
303	حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ	6	58
304	حضرت جد ابوالاشد السلی رضی اللہ عنہ	6	2
305	حضرت جدایوب بن موسیٰ رضی اللہ عنہ	6	2
306	حضرت جدایوب بن موسیٰ رضی اللہ عنہ	6	مشترکہ
307	حضرت جد اسماعیل بن امیہ رضی اللہ عنہ	6	3
308	حضرت جد ضحیب رضی اللہ عنہ	6	1
309	حضرت جد طلحہ الایامی رضی اللہ عنہ	6	1
310	حضرت جد مکرمہ بن خالد رضی اللہ عنہ	6	2
311	حضرت جد امہ بنت وہب رضی اللہ عنہا	12	5
312	حضرت جد امہ بنت وہب رضی اللہ عنہا	12	مشترکہ
313	حضرت جراح وابوشان رضی اللہ عنہ	8	8
314	حضرت جر موز الحکمی رضی اللہ عنہ	9	1
315	حضرت جرہد السلی رضی اللہ عنہ	6	8
316	حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ	8	112
317	حضرت جعدہ رضی اللہ عنہ	6	4
318	حضرت جعدہ رضی اللہ عنہ	8	مشترکہ
319	حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ	1	2
320	حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ
321	حضرت جناہ بن ابی امیہ ازدی رضی اللہ عنہ	10	2
322	حضرت جناہ بن ابی امیہ ازدی رضی اللہ عنہ	6	مشترکہ
323	حضرت جندب الجلی رضی اللہ عنہ	8	19
324	حضرت جندب بن مکیث رضی اللہ عنہ	6	1
325	حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہ	12	11
326	حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہ	12	مشترکہ
327	حضرت حابس رضی اللہ عنہ	7	1
328	حضرت حابس التیمی رضی اللہ عنہ	9	3
329	حضرت حابس بن سعد الطائی رضی اللہ عنہ	7	1
330	حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ	7	2
331	حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ	7	مشترکہ
332	حضرت حارث تیمی رضی اللہ عنہ	7	2
333	حضرت حارث بن اقیس رضی اللہ عنہ	7	3
334	حضرت حارث بن اقیس رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ
335	حضرت حارث بن جبلہ رضی اللہ عنہ	10	3
336	حضرت حارث بن حسان رضی اللہ عنہ	6	3
337	حضرت حارث بن خزیمہ رضی اللہ عنہ	1	1
338	حضرت حارث بن زیاد رضی اللہ عنہ	6	2
339	حضرت حارث بن زیاد رضی اللہ عنہ	7	مشترکہ
340	حضرت حارث بن ضرار الخزاعی رضی اللہ عنہ	8	1

نمبر شمار	نام صحابی رضی اللہ عنہ	جلد نمبر	تعداد مرویات
341	حضرت حارث بن عبداللہ بن اوس رضی اللہ عنہ	6	3
342	حضرت حارث بن عمرو رضی اللہ عنہ	6	1
343	حضرت حارث بن مالک رضی اللہ عنہ	6	5
344	حضرت حارث بن مالک رضی اللہ عنہ	8	مشترکہ
345	حضرت حارث بن نعمان رضی اللہ عنہ	10	2
346	حضرت حارث بن وھب رضی اللہ عنہ	8	7
347	حضرت حبان بن یحٰی الصدائی رضی اللہ عنہ	7	1
348	حضرت حبیب و سواہ ابی خالد رضی اللہ عنہ	6	2
349	حضرت حبیب بن محف عن ابیہ رضی اللہ عنہ	9	2
350	حضرت حبیب بن مسلمہ القہری رضی اللہ عنہ	7	8
351	حضرت حبیبہ بنت ابی تجراہ رضی اللہ عنہ	12	2
352	حضرت حبیبہ بنت سہل رضی اللہ عنہ	12	1
353	حضرت حجاج السلمی رضی اللہ عنہ	6	1
354	حضرت حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ	6	2
355	حضرت حدیفہ بن اسید الغفاری رضی اللہ عنہ	6	8
356	حضرت حدیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ	10	230
357	حضرت حدیم بن عمرو السعدی رضی اللہ عنہ	8	2
358	حضرت حرمہ العنیری رضی اللہ عنہ	8	1
359	حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ	6	5
360	حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ
361	حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ	1	12
362	حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ	1	8
363	حضرت حصین بن محسن رضی اللہ عنہ	8	1
364	حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہ	12	49
365	حضرت حکیم بن حزن الکلفی رضی اللہ عنہ	7	2
366	حضرت حکم بن سفیان رضی اللہ عنہ	7	14
367	حضرت حکم بن سفیان رضی اللہ عنہ	6	مشترکہ
368	حضرت حکم بن سفیان رضی اللہ عنہ	7	مشترکہ
369	حضرت حکم بن سفیان رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ
370	حضرت حکم بن عمرو الغفاری رضی اللہ عنہ	7	15
371	حضرت حکم بن عمرو الغفاری رضی اللہ عنہ	9	مشترکہ
372	حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ	6	28
373	حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ	6	مشترکہ
374	حضرت حمزہ بن عمرو السلمی رضی اللہ عنہ	6	6
375	حضرت حمل بن مالک رضی اللہ عنہ	6	1
376	حضرت حمزہ بنت جحش رضی اللہ عنہ	12	3
377	حضرت حنظلہ الکاتب رضی اللہ عنہ	8	11
378	حضرت حنظلہ الکاتب رضی اللہ عنہ	7	مشترکہ
379	حضرت حنظلہ الکاتب رضی اللہ عنہ	8	3
380	حضرت حنظلہ بن حدیم رضی اللہ عنہ	9	1
381	حضرت حواء جدۃ عمرو بن معاذ رضی اللہ عنہ	12	3
382	حضرت حوشب رضی اللہ عنہ	6	1
383	حضرت حیا التیمی عن ابیہ رضی اللہ عنہ	6	2
384	حضرت خارجہ بن الصلت عن عمہ رضی اللہ عنہ	10	2

نمبر شمار	نام صحابی رضی اللہ عنہ	جلد نمبر	تعداد مرویات
385	حضرت خارجہ بن حذافہ العدوی رضی اللہ عنہ	10	3
386	حضرت خالد العدوانی رضی اللہ عنہ	8	1
387	حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ	7	14
388	حضرت خالد بن عدی الجعفی رضی اللہ عنہ	7	2
389	حضرت خالد بن عدی الجعفی رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ
390	حضرت خالد بن عرفطہ رضی اللہ عنہ	10	3
391	حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ	9	35
392	حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ	12	مشترکہ
393	حضرت خرشہ بن حارث رضی اللہ عنہ	7	1
394	حضرت خرشہ بن حارث رضی اللہ عنہ	7	مشترکہ
395	حضرت خرشہ بن حر رضی اللہ عنہ	7	5
396	حضرت خرم بن فاکک رضی اللہ عنہ	6	13
397	حضرت خرم بن فاکک رضی اللہ عنہ	8	مشترکہ
398	حضرت خرم بن فاکک رضی اللہ عنہ	8	مشترکہ
399	حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ	10	37
400	حضرت خشاش العمری رضی اللہ عنہ	8	2
401	حضرت خشاش العمری رضی اللہ عنہ	9	مشترکہ
402	حضرت خثاف بن ایماء بن رخصہ رضی اللہ عنہ	6	3
403	حضرت خثاء بنت خدام رضی اللہ عنہا	12	6
404	حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا	12	12
405	حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا	12	مشترکہ
406	حضرت خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا	12	3
407	حضرت خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا	12	مشترکہ
408	حضرت خثیمہ بن عبد الرحمن عن ابیہ رضی اللہ عنہ	7	5
409	حضرت وحیہ کلبی رضی اللہ عنہ	8	3
410	حضرت درہ بنت ابی لہب رضی اللہ عنہ	12	2
411	حضرت وکین بن سعید الخعمی رضی اللہ عنہ	7	5
412	حضرت الدیللی الحمری رضی اللہ عنہ	7	3
413	حضرت ذؤیب البقیصہ بن ذؤیب رضی اللہ عنہ	7	2
414	حضرت ذی الاصابع رضی اللہ عنہ	6	1
415	حضرت ذی الجوشن رضی اللہ عنہ	6	5
416	حضرت ذی الجوشن رضی اللہ عنہ	6	مشترکہ
417	حضرت ذی الغرہ رضی اللہ عنہ	6	2
418	حضرت ذی الغرہ رضی اللہ عنہ	9	مشترکہ
419	حضرت ذی اللحیہ الکلابی رضی اللہ عنہ	6	2
420	حضرت ذی الیدین رضی اللہ عنہ	6	3
421	حضرت ذی جبر حبشی رضی اللہ عنہ	7	4
422	حضرت ذی ثمر رضی اللہ عنہ	10	2
423	حضرت رانظہ امراۃ عبداللہ رضی اللہ عنہ	6	2
424	حضرت راکلہ بنت سفیان و عاتکہ بنت قدامہ رضی اللہ عنہما	12	2
425	حضرت راشد بن حمیش رضی اللہ عنہ	6	2
426	حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ	6	63
427	حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ	7	مشترکہ

نمبر شمار	نام صحابی رَضِيَ اللہُ عَنْہُ	جلد نمبر	تعداد مرویات
428	حضرت رافع بن رفاعہ رَضِيَ اللہُ عَنْہُ	8	1
429	حضرت رافع بن عمرو المزی رَضِيَ اللہُ عَنْہُ	6	12
430	حضرت رافع بن عمرو المزی رَضِيَ اللہُ عَنْہُ	9	مشترکہ
431	حضرت رافع بن مکیت رَضِيَ اللہُ عَنْہُ	6	1
432	حضرت رباح بن ربیع رَضِيَ اللہُ عَنْہُ	6	4
433	حضرت رباح بن عبد الرحمن عن جدتہ رَضِيَ اللہُ عَنْہُ	6	2
434	حضرت ربیع بنت معوذ بن عمرو رَضِيَ اللہُ عَنْہُ	12	14
435	حضرت ربیعہ بن عامر رَضِيَ اللہُ عَنْہُ	7	2
436	حضرت ربیعہ بن عباد الدلی رَضِيَ اللہُ عَنْہُ	6	10
437	حضرت ربیعہ بن عباد الدلی رَضِيَ اللہُ عَنْہُ	8	مشترکہ
438	حضرت ربیعہ بن کعب السلمی رَضِيَ اللہُ عَنْہُ	6	6
439	حضرت ربیعہ النخعی رَضِيَ اللہُ عَنْہُ	10	2
440	حضرت رفاعہ بن رافع الزرقی رَضِيَ اللہُ عَنْہُ	8	6
441	حضرت رفاعہ بن عرابہ الجبلی رَضِيَ اللہُ عَنْہُ	6	4
442	حضرت رکانہ بن عبد یزید رَضِيَ اللہُ عَنْہُ	10	2
443	حضرت رمیثہ رَضِيَ اللہُ عَنْہُ	12	2
444	حضرت روفیع بن ثابت الصاری رَضِيَ اللہُ عَنْہُ	7	12
445	حضرت زائدہ بن حوالہ رَضِيَ اللہُ عَنْہُ	9	1
446	حضرت زارع بن عامر عبدی رَضِيَ اللہُ عَنْہُ	10	1
447	حضرت زبیر بن العوام رَضِيَ اللہُ عَنْہُ	1	34
448	حضرت زہیر بن عثمان الشقی رَضِيَ اللہُ عَنْہُ	9	2
449	حضرت زوج ابنتہ ابی لہب رَضِيَ اللہُ عَنْہُ	6	1
450	حضرت زیاد بن حارث الصدائی رَضِيَ اللہُ عَنْہُ	7	2
451	حضرت زیاد بن لبید رَضِيَ اللہُ عَنْہُ	7	3
452	حضرت زیاد بن لبید رَضِيَ اللہُ عَنْہُ	7	مشترکہ
453	حضرت زیاد بن نعیم الحضرمی رَضِيَ اللہُ عَنْہُ	7	1
454	حضرت زید بن ارقم رَضِيَ اللہُ عَنْہُ	8	87
455	حضرت زید بن ثابت رَضِيَ اللہُ عَنْہُ	10	104
456	حضرت زید بن حارثہ رَضِيَ اللہُ عَنْہُ	7	1
457	حضرت زید بن خارجہ رَضِيَ اللہُ عَنْہُ	1	1
458	حضرت زید بن خالد الجبلی رَضِيَ اللہُ عَنْہُ	7	56
459	حضرت زینب امراۃ عبد اللہ بن مسعود رَضِيَ اللہُ عَنْہُ	12	8
460	حضرت زینب بنت جحش رَضِيَ اللہُ عَنْہُ	12	4
461	حضرت سائب بن خیاب رَضِيَ اللہُ عَنْہُ	6	1
462	حضرت سائب بن خلاد البوسلی رَضِيَ اللہُ عَنْہُ	6	14
463	حضرت سائب بن عبد اللہ رَضِيَ اللہُ عَنْہُ	6	6
464	حضرت سائب بن یزید رَضِيَ اللہُ عَنْہُ	6	15
465	حضرت سالم بن عبید رَضِيَ اللہُ عَنْہُ	10	1
466	حضرت سہرہ بن ابی فاکہ رَضِيَ اللہُ عَنْہُ	6	1
467	حضرت سہرہ بن معبد رَضِيَ اللہُ عَنْہُ	6	14
468	حضرت سمیعہ السلمیہ رَضِيَ اللہُ عَنْہُ	12	4
469	حضرت سراقہ بن مالک بن عشم رَضِيَ اللہُ عَنْہُ	7	11
470	حضرت سعد الدلیل رَضِيَ اللہُ عَنْہُ	6	1
471	حضرت سعد بن ابی ذباب رَضِيَ اللہُ عَنْہُ	6	1

نمبر شمار	نام صحابی رضی اللہ عنہ	جلد نمبر	تعداد مرویات
472	حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ	1	186
473	حضرت سعد بن الاطول رضی اللہ عنہ	7	3
474	حضرت سعد بن الہمذرانی رضی اللہ عنہ	10	1
475	حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ	10	11
476	حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ
477	حضرت سعد مولی ابی بکر رضی اللہ عنہ	1	2
478	حضرت سعید بن ابی فضالہ رضی اللہ عنہ	6	1
479	حضرت سعید بن حرث رضی اللہ عنہ	8	2
480	حضرت سعید بن حرث رضی اللہ عنہ	6	مشترکہ
481	حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ	1	77
482	حضرت سعید بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ	10	3
483	حضرت سعید بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ
484	حضرت سفیان الثقفی رضی اللہ عنہ	8	1
485	حضرت سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ	10	6
486	حضرت سفیان بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ	6	4
487	حضرت سفیان بن وہب الخولانی رضی اللہ عنہ	7	1
488	حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ	10	17
489	حضرت سلامہ بنت حرب رضی اللہ عنہا	12	2
490	حضرت سلامہ بنت معقل رضی اللہ عنہا	12	1
491	حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ	10	38
492	حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ	6	47
493	حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ	7	مشترکہ
494	حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ	6	64
495	حضرت سلمہ بن محقق رضی اللہ عنہ	6	21
496	حضرت سلمہ بن محقق رضی اللہ عنہ	9	مشترکہ
497	حضرت سلمہ بن سلامہ بن وقش رضی اللہ عنہ	6	1
498	حضرت سلمہ بن صخر البیاضی رضی اللہ عنہ	10	1
499	حضرت سلمہ بن صخر الزرقی رضی اللہ عنہ	6	3
500	حضرت سلمہ بن قیس رضی اللہ عنہ	8	7
501	حضرت سلمہ بن قیس رضی اللہ عنہ	8	مشترکہ
502	حضرت سلمہ بن نعیم رضی اللہ عنہ	8	2
503	حضرت سلمہ بن نعیم رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ
504	حضرت سلمہ بن نفیل السکونی رضی اللہ عنہ	7	2
505	حضرت سلمہ بن یزید الجعفی رضی اللہ عنہ	6	1
506	حضرت سلمہ بنت حمزہ رضی اللہ عنہا	12	1
507	حضرت سلمی رضی اللہ عنہا	12	2
508	حضرت سلمی بنت قیس رضی اللہ عنہا	12	2
509	حضرت سلمی بنت قیس رضی اللہ عنہا	12	مشترکہ
510	حضرت سلیم رضی اللہ عنہ	9	1
511	حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ	8	9
512	حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ	12	مشترکہ
513	حضرت سلیمان بن عمرو بن احوص رضی اللہ عنہ	6	6
514	حضرت سلیمان بن عمرو بن احوص رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ
515	حضرت سلیمان بن عمرو بن احوص رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ

نمبر شمار	نام صحابی رضی اللہ عنہ	جلد نمبر	تعداد مرویات
516	حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ	9	196
517	حضرت سمرہ بن قاتک اسدی رضی اللہ عنہ	7	1
518	حضرت سہل بن ابی شمرہ رضی اللہ عنہ	6	12
519	حضرت سہل بن ابی شمرہ رضی اللہ عنہ	6	مشترکہ
520	حضرت سہل بن الحظلیہ رضی اللہ عنہ	7	10
521	حضرت سہل بن الحظلیہ رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ
522	حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ	6	15
523	حضرت سہل بن سعدی الساعدی رضی اللہ عنہ	6	100
524	حضرت سہل بن سعدی الساعدی رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ
525	حضرت سہل بن معاذ بن انس رضی اللہ عنہ	6	43
526	حضرت سہل بنت سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہا	12	1
527	حضرت سہیل بن البیضاء رضی اللہ عنہ	6	4
528	حضرت سہیل بن البیضاء رضی اللہ عنہ	6	مشترکہ
529	حضرت سوادہ بن الریح رضی اللہ عنہ	6	1
530	حضرت سودہ بنت معہ رضی اللہ عنہا	12	3
531	حضرت سدید انصاری رضی اللہ عنہ	6	1
532	حضرت سدید بن نمران رضی اللہ عنہ	6	3
533	حضرت سدید بن نعمان رضی اللہ عنہ	6	مشترکہ
534	حضرت سدید بن حنظلہ رضی اللہ عنہ	6	2
535	حضرت سدید بن قیس رضی اللہ عنہ	8	2
536	حضرت سدید بن مقرن رضی اللہ عنہ	6	7
537	حضرت سدید بن مقرن رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ
538	حضرت سدید بن حمیرہ رضی اللہ عنہ	6	1
539	حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ	7	31
540	حضرت شداد بن الہاد رضی اللہ عنہ	6	2
541	حضرت شداد بن الہاد رضی اللہ عنہ	12	مشترکہ
542	حضرت شریحیل بن اوس رضی اللہ عنہ	7	1
543	حضرت شریحیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ	7	4
544	حضرت شرید بن سدید اشقی رضی اللہ عنہ	7	26
545	حضرت شرید بن سدید اشقی رضی اللہ عنہ	8	مشترکہ
546	حضرت شفاء بنت عبد اللہ رضی اللہ عنہا	12	3
547	حضرت شقران رضی اللہ عنہ	6	1
548	حضرت شکیل بن حمید رضی اللہ عنہ	6	2
549	حضرت شیبہ بن عثمان الحنفی رضی اللہ عنہ	6	2
550	حضرت صحرار العبدی رضی اللہ عنہ	6	4
551	حضرت صحرار العبدی رضی اللہ عنہ	9	مشترکہ
552	حضرت صحرار الغامدی رضی اللہ عنہ	6	11
553	حضرت صحرار الغامدی رضی اللہ عنہ	6	مشترکہ
554	حضرت صحرار الغامدی رضی اللہ عنہ	6	مشترکہ
555	حضرت صحرار الغامدی رضی اللہ عنہ	8	مشترکہ
556	حضرت صحرار الغامدی رضی اللہ عنہ	8	مشترکہ
557	حضرت صحرار بن عیلمہ رضی اللہ عنہ	8	1
558	حضرت صعب بن جسامہ رضی اللہ عنہ	6	44
559	حضرت صعب بن جسامہ رضی اللہ عنہ	6	مشترکہ

نمبر شمار	نام صحابی رضی اللہ عنہ	جلد نمبر	تعداد مرویات
560	حضرت صمصمه بن معاویہ رضی اللہ عنہ	9	3
561	حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ	12	22
562	حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ	6	مشترکہ
563	حضرت صفوان بن المعطل السلسی رضی اللہ عنہ	10	3
564	حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ	8	22
565	حضرت صفیہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا	12	10
566	حضرت صماء بنت بسر رضی اللہ عنہا	12	3
567	حضرت الصنائحی رضی اللہ عنہ	8	9
568	حضرت صہیب رضی اللہ عنہ	10	9
569	حضرت صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ	8	12
570	حضرت ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا	12	5
571	حضرت ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا	12	مشترکہ
572	حضرت ضحاک بن سفیان رضی اللہ عنہ	6	3
573	حضرت ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ	6	2
574	حضرت ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ
575	حضرت ضرار بن ازوار رضی اللہ عنہ	6	10
576	حضرت ضرار بن ازوار رضی اللہ عنہ	8	مشترکہ
577	حضرت ضرار بن ازوار رضی اللہ عنہ	8	مشترکہ
578	حضرت ضرار بن ازوار رضی اللہ عنہ	8	مشترکہ
579	حضرت ضمیرہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ	8	1
580	حضرت ضمیرہ بن سعد السلسی رضی اللہ عنہ	9	2
581	حضرت طارق بن اشیم رضی اللہ عنہ	12	14
582	حضرت طارق بن اشیم رضی اللہ عنہ	6	مشترکہ
583	حضرت طارق بن سوید رضی اللہ عنہ	8	6
584	حضرت طارق بن سوید رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ
585	حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ	8	9
586	حضرت طارق بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ	12	3
587	حضرت طلحہ الغفاری رضی اللہ عنہ	10	8
588	حضرت طفیل بن سخرہ رضی اللہ عنہ	9	1
589	حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ	1	24
590	حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ	10	31
591	حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ	6	مشترکہ
592	حضرت ظہیر رضی اللہ عنہ	7	1
593	حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ	9	13
594	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا	11	2434
595	حضرت عائشہ بنت قدامہ رضی اللہ عنہا	12	مشترکہ
596	حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ	10	4
597	حضرت عاصم بن عمر رضی اللہ عنہ	6	1
598	حضرت عامر المزنی رضی اللہ عنہ	6	2
599	حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ	6	33
600	حضرت عامر بن شہر رضی اللہ عنہ	6	3
601	حضرت عامر بن شہر رضی اللہ عنہ	8	مشترکہ
602	حضرت عامر بن مسعود رضی اللہ عنہ	8	1
603	حضرت عامر بن وائلہ رضی اللہ عنہ	10	15
604	حضرت غباد بن شریحیل رضی اللہ عنہ	7	1
605	حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ	7	141
606	حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ
606	حضرت عبادہ بن الولید عن ابیہ رضی اللہ عنہ	6	2

نمبر شمار	نام صحابی ﷺ	جلد نمبر	تعداد مرویات
607	حضرت عبادہ بن قرط ﷺ	6	4
608	حضرت عبادہ بن قرط ﷺ	9	مشترکہ
609	حضرت عباس بن عبدالمطلب ﷺ	1	28
610	حضرت عباس بن ہر داس السلمی ﷺ	6	1
611	حضرت عبدالحمید بن صغی عن ابیہ عن جدہ ﷺ	6	1
612	حضرت عبدالرحمن بن ابیہ عن الخزامی ﷺ	6	20
613	حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق ﷺ	1	12
614	حضرت عبدالرحمن بن ابی عمیرہ از دی ﷺ	7	3
615	حضرت عبدالرحمن بن ابی قراہ ﷺ	6	4
616	حضرت عبدالرحمن بن ابی قراہ ﷺ	7	مشترکہ
617	حضرت عبدالرحمن بن ابی قراہ ﷺ	7	مشترکہ
618	حضرت عبدالرحمن بن ازہر ﷺ	6	7
619	حضرت عبدالرحمن بن ازہر ﷺ	8	مشترکہ
620	حضرت عبدالرحمن بن حسنہ ﷺ	7	4
621	حضرت عبدالرحمن بن خباب ﷺ	6	6
622	حضرت عبدالرحمن بن حبش ﷺ	6	2
623	حضرت عبدالرحمن بن سمرہ ﷺ	9	16
624	حضرت عبدالرحمن بن شبل ﷺ	6	16
625	حضرت عبدالرحمن بن شبل ﷺ	6	مشترکہ
626	حضرت عبدالرحمن بن صفوان ﷺ	6	4
627	حضرت عبدالرحمن بن عثمان ﷺ	6	4
628	حضرت عبدالرحمن بن عثمان ﷺ	6	مشترکہ
629	حضرت عبدالرحمن بن عثم اشعری ﷺ	7	9
630	حضرت عبدالرحمن بن قتادہ السلمی ﷺ	7	1
631	حضرت عبدالرحمن بن معاذ التیمی ﷺ	6	2
632	حضرت عبدالرحمن بن یزید عن ابیہ ﷺ	6	1
633	حضرت عبدالرحمن بن عمر الدلی ﷺ	8	4
634	حضرت عبدالرحمن بن عمر الدلی ﷺ	8	مشترکہ
635	حضرت عبداللہ بن ہشام	10	مشترکہ
636	حضرت عبداللہ الزرقی ﷺ	6	1
637	حضرت عبداللہ المزنی ﷺ	6	1
638	حضرت عبداللہ یثکری عن رجل عنہ	6	3
639	حضرت عبداللہ بن ابی اوفی عنہ	8	77
640	حضرت عبداللہ بن ابی اوفی عنہ	8	مشترکہ
641	حضرت عبداللہ بن ابی الجعد عاء عنہ	6	2
642	حضرت عبداللہ بن ابی حبیبہ ﷺ	7	4
643	حضرت عبداللہ بن ابی حبیبہ ﷺ	8	مشترکہ
644	حضرت عبداللہ بن ابی حدرد عنہ	10	2
645	حضرت عبداللہ بن ابی ریحہ عنہ	6	1
646	حضرت عبداللہ بن ارقم عنہ	6	2
647	حضرت عبداللہ بن ارقم عنہ	6	مشترکہ
648	حضرت عبداللہ بن ارقم عنہ	6	3
649	حضرت عبداللہ بن انیس عنہ	8	6
650	حضرت عبداللہ بن انیس عنہ	6	مشترکہ
651	حضرت عبداللہ بن حارث بن جزاء عنہ	7	16
652	حضرت عبداللہ بن زبیر عنہ	6	37
653	حضرت عبداللہ بن سائب عنہ	6	10
654	حضرت عبداللہ بن السعدی عنہ	10	1

نمبر شمار	نام صحابی رضی اللہ عنہ	جلد نمبر	تعداد روایات
655	حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ	2	1810
656	حضرت عبداللہ بن بسر المازنی رضی اللہ عنہ	7	28
657	حضرت عبداللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ	6	2
658	حضرت عبداللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ	8	مشترکہ
659	حضرت عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر رضی اللہ عنہ	10	14
660	حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ	7	4
661	حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ	8	مشترکہ
662	حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ	1	22
663	حضرت عبداللہ بن حبشی رضی اللہ عنہ	6	1
664	حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ	6	1
665	حضرت عبداللہ بن حظلہ رضی اللہ عنہ	10	4
666	حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ	7	10
667	حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ	7	مشترکہ
668	حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ	9	مشترکہ
669	حضرت عبداللہ بن خثیب رضی اللہ عنہ	10	1
670	حضرت عبداللہ بن ربیعہ السلمی رضی اللہ عنہ	8	1
671	حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ	6	2
672	حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ	6	5
673	حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ	8	مشترکہ
674	حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ	6	44
675	حضرت عبداللہ بن زید بن عبد ربیعہ رضی اللہ عنہ	6	5
676	حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ	9	12
677	حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ	8	5
678	حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ
679	حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ	10	15
680	حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ	6	1
681	حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن ابی امیہ رضی اللہ عنہ	6	2
682	حضرت عبداللہ بن عقیق رضی اللہ عنہ	6	1
683	حضرت عبداللہ بن عدی رضی اللہ عنہ	8	4
684	حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ	8	7
685	حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ	3	2029
686	حضرت عبداللہ بن عمرو بن ام حرام رضی اللہ عنہ	7	2
687	حضرت عبداللہ بن عمرو بن الحاص رضی اللہ عنہ	3	627
688	حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ	8	2
689	حضرت عبداللہ بن مالک اوسی رضی اللہ عنہ	8	2
690	حضرت عبداللہ بن مالک ابن بحسینہ رضی اللہ عنہ	10	16
691	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ	2	900
692	حضرت عبداللہ بن هشام رضی اللہ عنہ	7	2
693	حضرت عبداللہ بن یزید انصاری رضی اللہ عنہ	9	3
694	حضرت عبداللہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ	7	6
695	حضرت عبداللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ	10	3
696	حضرت عبداللہ بن مغفل المزنی رضی اللہ عنہ	9	65
697	حضرت عبداللہ بن مغفل المزنی رضی اللہ عنہ	6	مشترکہ
698	حضرت عبداللہ بن مغفل المزنی رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ
699	حضرت عبید اللہ بن اسلم رضی اللہ عنہ	8	1
700	حضرت عبید اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ	1	1
701	حضرت عبید اللہ بن عدی رضی اللہ عنہ	10	2
702	حضرت عبید بن خالد السلمی رضی اللہ عنہ	6	10

نمبر شمار	نام صحابی رضی اللہ عنہ	جلد نمبر	تعداد مرویات
703	حضرت عبید بن خالد السلمي رضی اللہ عنہ	6	مشتکر
704	حضرت عبید بن خالد السلمي رضی اللہ عنہ	7	مشتکر
705	حضرت عبید بن ابی النبی رضی اللہ عنہ	10	4
706	حضرت عبیدہ بن عمرو رضی اللہ عنہ	6	4
707	حضرت عبیدہ بن عمرو رضی اللہ عنہ	6	مشتکر
708	حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ	6	11
709	حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ	10	مشتکر
710	حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ	8	مشتکر
711	حضرت عقبہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ	7	22
712	حضرت عقبہ بن غزوہ رضی اللہ عنہ	9	4
713	حضرت عقبہ بن غزوہ رضی اللہ عنہ	7	مشتکر
714	حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ	7	41
715	حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ	6	مشتکر
716	حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ	7	4
717	حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ	6	4
718	حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ	1	163
719	حضرت عداء بن خالد بن ہوزہ رضی اللہ عنہ	9	2
720	حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ	8	59
721	حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ	8	مشتکر
722	حضرت عدی بن عیمرہ الکندی رضی اللہ عنہ	7	12
723	حضرت عرابض بن ساریہ رضی اللہ عنہ	7	26
724	حضرت عرفہ بن اسعد رضی اللہ عنہ	8	13
725	حضرت عرفہ بن اسعد رضی اللہ عنہ	8	مشتکر
726	حضرت عرفہ بن اسعد رضی اللہ عنہ	9	مشتکر

نمبر شمار	نام صحابی رضی اللہ عنہ	جلد نمبر	تعداد مرویات
727	حضرت عرفہ بن شرحبیل رضی اللہ عنہ	8	4
728	حضرت عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ	9	1
729	حضرت عروہ بن ابی الجعد البارقی رضی اللہ عنہ	8	17
730	حضرت عروہ بن مضر الطائی رضی اللہ عنہ	8	7
731	حضرت عروہ بن مضر الطائی رضی اللہ عنہ	6	مشتکر
732	حضرت عصام المزنی رضی اللہ عنہ	6	1
733	حضرت عطیہ السعدی رضی اللہ عنہ	7	3
734	حضرت عطیہ القرظی رضی اللہ عنہ	8	5
735	حضرت عطیہ القرظی رضی اللہ عنہ	8	مشتکر
736	حضرت عطیہ القرظی رضی اللہ عنہ	10	مشتکر
737	حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ	6	12
738	حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ	8	مشتکر
739	حضرت عقبہ بن عامر الجعفی رضی اللہ عنہ	7	185
740	حضرت عقبہ بن عامر الجعفی رضی اللہ عنہ	7	مشتکر
741	حضرت عقبہ بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ	10	مشتکر
742	حضرت عقبہ بن مالک رضی اللہ عنہ	7	4
743	حضرت عقبہ بن مالک رضی اللہ عنہ	10	مشتکر
744	حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ	6	4
745	حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ	1	مشتکر
746	حضرت عکرمہ بن خالد رضی اللہ عنہ	7	2
747	حضرت عکرمہ بن خالد رضی اللہ عنہ	7	مشتکر
748	حضرت علاء بن الحضرمی رضی اللہ عنہ	8	5
749	حضرت علاء بن الحضرمی رضی اللہ عنہ	9	مشتکر
750	حضرت علہاء رضی اللہ عنہ	6	1

نمبر شمار	نام صحابی رضی اللہ عنہ	جلد نمبر	تعداد مرویات
751	حضرت عاتقہ بن رمثہ البلوئی رضی اللہ عنہ	10	1
752	حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ (المرتضیٰ)	1	819
753	حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ	6	5
754	حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ
755	حضرت علی بن طلق الیمامی رضی اللہ عنہ	10	4
756	حضرت علیم عن عیسٰی رضی اللہ عنہ	6	1
757	حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ	8	38
758	حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ	8	مشترکہ
759	حضرت عمارہ بن حزم انصاری رضی اللہ عنہ	10	2
760	حضرت عمارہ بن رویہ رضی اللہ عنہ	7	9
761	حضرت عمارہ بن رویہ رضی اللہ عنہ	8	مشترکہ
762	حضرت عمر الجمعی رضی اللہ عنہ	7	1
763	حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ	6	14
764	حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ	1	309
765	حضرت عمر بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ	10	1
766	حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ	9	202
767	حضرت عمرو انصاری رضی اللہ عنہ	7	1
768	حضرت عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ	10	
769	حضرت عمرو بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ	6	2
770	حضرت عمرو بن امیہ الضمری رضی اللہ عنہ	7	26
771	حضرت عمرو بن امیہ الضمری رضی اللہ عنہ	7	مشترکہ
772	حضرت عمرو بن امیہ الضمری رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ
773	حضرت عمرو بن احوص رضی اللہ عنہ	6	1
774	حضرت عمرو بن الجوح رضی اللہ عنہ	6	1
775	حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ	8	2
776	حضرت عمرو بن الحق رضی اللہ عنہ	10	6
777	حضرت عمرو بن الحق رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ
778	حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ	7	50
779	حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ	7	مشترکہ
780	حضرت عمرو بن الفقوم رضی اللہ عنہ	10	1
781	حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ	9	8
782	حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ
783	حضرت عمرو بن حرث رضی اللہ عنہ	8	6
784	حضرت عمرو بن حزم انصاری رضی اللہ عنہ	10	5
785	حضرت عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ	7	20
786	حضرت عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ	7	مشترکہ
787	حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ	6	7
788	حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ	9	مشترکہ
789	حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ	9	مشترکہ
790	حضرت عمرو بن شاس السلمی رضی اللہ عنہ	6	1
791	حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ	7	43
792	حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ	8	مشترکہ
793	حضرت عمرو بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ	8	1
794	حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ	7	2
795	حضرت عمرو بن مرہ الجبلی رضی اللہ عنہ	7	5
796	حضرت عمرو بن یثرب رضی اللہ عنہ	6	3
797	حضرت عمیر اسدی رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ
798	حضرت عمیر بن سلمہ الضمری رضی اللہ عنہ	6	1

نمبر شمار	نام صحابی رضی اللہ عنہ	جلد نمبر	تعداد مرویات
799	حضرت عمیر مولى آبی اللحم	10	9
800	حضرت عمیر مولى آبی اللحم	10	مشترکہ
801	حضرت عوف بن مالک الجعفی رضی اللہ عنہ	10	41
802	حضرت عویم بن ساعدہ رضی اللہ عنہ	6	1
803	حضرت عویم بن اشقر رضی اللہ عنہ	6	2
804	حضرت عویم بن اشقر رضی اللہ عنہ	8	مشترکہ
805	حضرت عیاش بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ	6	3
806	حضرت عیاش بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ	8	مشترکہ
807	حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ	8	10
808	حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ	7	مشترکہ
809	حضرت عیسیٰ بن یزید بن نساء رضی اللہ عنہ	8	2
810	حضرت غطفیف بن حارث رضی اللہ عنہ	7	4
811	حضرت غطفیف بن حارث رضی اللہ عنہ	10	1
812	حضرت فاطمہ بنت ابی حیش رضی اللہ عنہا	12	3
813	حضرت فاطمہ بنت ابی حیش رضی اللہ عنہا	12	مشترکہ
814	حضرت فاطمہ الزہراء بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	12	10
815	حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا	12	36
816	حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا	12	مشترکہ
817	حضرت فاطمہ عمتہ ابی عبیدہ رضی اللہ عنہا	12	2
818	حضرت فاکہ بن سعد رضی اللہ عنہ	6	1
819	حضرت فرات بن حیان الجعفی رضی اللہ عنہ	8	1
820	حضرت فراہی رضی اللہ عنہ	8	1
821	حضرت فروہ بن مسیک رضی اللہ عنہ	6	6
822	حضرت فروہ بن مسیک رضی اللہ عنہ	12	مشترکہ
823	حضرت فریدہ بنت مالک رضی اللہ عنہا	12	3
824	حضرت فریدہ بنت مالک رضی اللہ عنہا	12	مشترکہ
825	حضرت فضالہ اللیشی رضی اللہ عنہ	8	1
826	حضرت فضالہ بن عبید انصاری رضی اللہ عنہ	10	39
827	حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ	1	44
828	حضرت فیروز دلمی رضی اللہ عنہ	7	7
829	حضرت قارب رضی اللہ عنہ	10	1
830	حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ	6	11
831	حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ	9	مشترکہ
832	حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ	6	9
833	حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ	12	مشترکہ
834	حضرت قتادہ بن ملحان رضی اللہ عنہ	9	6
835	حضرت قتیلہ بنت صفی رضی اللہ عنہا	12	1
836	قثم بن تمام رضی اللہ عنہ	6	1
837	حضرت قدامہ بن عبد اللہ بن عمار رضی اللہ عنہ	6	8
838	حضرت قرہ المر فی رضی اللہ عنہ	6	20
839	حضرت قرہ المر فی رضی اللہ عنہ	9	مشترکہ
840	حضرت قرہ بن دعوص النمری رضی اللہ عنہ	9	1
841	حضرت قطبہ بن قتادہ رضی اللہ عنہ	6	2
842	حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ	8	1
843	حضرت قطبہ بن مطرف الغفاری رضی اللہ عنہ	6	2
844	حضرت قیس الجذامی رضی اللہ عنہ	7	1
845	حضرت قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ	6	8
846	حضرت قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ	8	مشترکہ

نمبر شمار	نام صحابی رضی اللہ عنہ	جلد نمبر	تعداد مرویات
847	حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ	6	14
848	حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ
849	حضرت قیس بن عاکد رضی اللہ عنہ	7	3
850	حضرت قیس بن عاکد رضی اللہ عنہ	7	مشترکہ
851	حضرت قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ	9	5
852	حضرت قیس بن عمرو رضی اللہ عنہ	10	2
853	حضرت قیس بن خرمہ رضی اللہ عنہ	7	1
854	حضرت کثیر بن جندبہ رضی اللہ عنہ	12	2
855	حضرت کرم بن سفیان رضی اللہ عنہ	6	1
856	حضرت کرز بن علقمہ الخزاعی رضی اللہ عنہ	6	4
857	حضرت کعب بن زید رضی اللہ عنہ	6	1
858	حضرت کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ	10	3
859	حضرت کعب بن عثرہ رضی اللہ عنہ	8	34
860	حضرت کعب بن عمرو رضی اللہ عنہ	6	
861	حضرت کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ	7	2
862	حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ	12	14
863	حضرت کعب بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ	6	37
864	حضرت کعب بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ
865	حضرت کعب بن مرہ البہزی رضی اللہ عنہ	8	3
866	حضرت کعب بن مرہ السلمی رضی اللہ عنہ	7	14
867	حضرت کلثوم بن حنبل رضی اللہ عنہ	6	1
868	حضرت کیسان رضی اللہ عنہ	6	3
869	حضرت کیسان رضی اللہ عنہ	8	مشترکہ
870	حضرت بلال بن رباح رضی اللہ عنہ	6	1
871	حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ	6	6
872	حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ	7	مشترکہ
873	حضرت لیث بن عوف رضی اللہ عنہ	12	1
874	حضرت ماعز رضی اللہ عنہ	8	2
875	حضرت مالک بن حارث رضی اللہ عنہ	8	4
876	حضرت مالک بن حارث رضی اللہ عنہ	9	مشترکہ
877	حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ	6	16
878	حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ	9	مشترکہ
879	حضرت مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ	7	1
880	حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ	7	4
881	حضرت مالک بن عبد اللہ الخثعمی رضی اللہ عنہ	10	4
882	حضرت مالک بن عتاهیہ رضی اللہ عنہ	7	2
883	حضرت مالک بن عمرو القشیری رضی اللہ عنہ	8	1
884	حضرت مالک بن عیمرہ رضی اللہ عنہ	10	1
885	حضرت مالک بن نضلہ رضی اللہ عنہ	6	6
886	حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ	6	1
887	حضرت مجاشع بن مسعود رضی اللہ عنہ	6	6
888	حضرت مجاشع بن مسعود رضی اللہ عنہ	9	مشترکہ
889	حضرت مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ	6	8
890	حضرت مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ	7	مشترکہ
891	حضرت مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ	8	مشترکہ
892	حضرت مجمع بن یزید رضی اللہ عنہ	6	3
893	حضرت محمد بن الدلی رضی اللہ عنہ	6	3
894	حضرت محمد بن ادرع رضی اللہ عنہ	8	8

نمبر شمار	نام صحابی رضی اللہ عنہ	جلد نمبر	تعداد مرویات
895	حضرت مجن بن ادرع رضی اللہ عنہ	9	مشتکرہ
896	حضرت محرش الکعبی رضی اللہ عنہ	6	4
897	حضرت محرش الکعبی رضی اللہ عنہ	6	مشتکرہ
898	حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ	8	10
899	حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ	6	مشتکرہ
900	حضرت محمد بن صفوان رضی اللہ عنہ	6	2
901	حضرت محمد بن صفی رضی اللہ عنہ	8	1
902	حضرت محمد بن طلحہ رضی اللہ عنہ	7	1
903	حضرت محمد بن عبد اللہ بن جحش رضی اللہ عنہ	10	3
904	حضرت محمد بن عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ	10	2
905	حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ	6	11
906	حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ	7	مشتکرہ
907	حضرت محمود بن لہید رضی اللہ عنہ	10	19
908	حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ	10	4
909	حضرت حمصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ	10	11
910	حضرت حمارق رضی اللہ عنہ	10	2
911	حضرت خثف بن سلیم رضی اللہ عنہ	7	1
912	حضرت مرہ البہزی رضی اللہ عنہ	9	3
913	حضرت مرہ البہزی رضی اللہ عنہ	9	مشتکرہ
914	حضرت مرشد بن ظہیان رضی اللہ عنہ	9	1
915	حضرت مرداس سلمی رضی اللہ عنہ	7	3
916	حضرت مزیدہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ	9	مشتکرہ
917	حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ	7	16
918	حضرت مسلمہ بن مخلد رضی اللہ عنہ	7	2
919	حضرت مسور بن مخرمہ و مردان رضی اللہ عنہ	8	25
920	حضرت مسور بن یزید رضی اللہ عنہ	6	1
921	حضرت میثب بن حزان رضی اللہ عنہ	10	4
922	حضرت مطرب بن عکاس رضی اللہ عنہ	10	2
923	حضرت مطرف بن عبد اللہ عن ابیہ رضی اللہ عنہ	6	25
924	حضرت مطلب رضی اللہ عنہ	7	7
925	حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ	6	4
926	حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ	7	مشتکرہ
927	حضرت مطلب بن وداعہ رضی اللہ عنہ	12	6
928	حضرت مطیع بن اسود رضی اللہ عنہ	6	8
929	حضرت مطیع بن اسود رضی اللہ عنہ	7	مشتکرہ
930	حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ	7	1
931	حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ	10	153
932	حضرت معاذ بن عبد اللہ بن ضعیب رضی اللہ عنہ	6	1
933	حضرت معاذ بن عفرہ رضی اللہ عنہ	7	2
934	حضرت معاویہ اللیثی رضی اللہ عنہ	6	1
935	حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ	7	111
936	حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ	6	15
937	حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ	10	مشتکرہ
938	حضرت معاویہ بن جاحمہ رضی اللہ عنہ	6	a
939	حضرت معاویہ بن خدیج رضی اللہ عنہ	12	5
940	حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ	9	60
941	حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ	9	مشتکرہ
942	حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ	9	مشتکرہ

نمبر شمار	نام صحابی رضی اللہ عنہ	جلد نمبر	تعداد مرویات
943	حضرت معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہ	6	10
944	حضرت معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہ	6	مشترکہ
945	حضرت معبد بن ہوزہ رضی اللہ عنہ	6	2
946	حضرت معبد بن ہوزہ رضی اللہ عنہ	6	مشترکہ
947	حضرت معقل بن ابی معقل رضی اللہ عنہ	7	4
948	حضرت معقل بن سنان رضی اللہ عنہ	6	3
949	حضرت معقل بن سنان رضی اللہ عنہ	6	مشترکہ
950	حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ	9	27
951	حضرت معمر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ	6	9
952	حضرت معمر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ	12	مشترکہ
953	حضرت معن بن یزید السلمی رضی اللہ عنہ	6	6
954	حضرت معن بن یزید السلمی رضی اللہ عنہ	8	مشترکہ
955	حضرت معقیب رضی اللہ عنہ	6	7
956	حضرت معقیب رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ
957	حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ	8	119
958	حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ	6	27
959	حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ
960	حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ
961	حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ	7	35
962	حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ	8	6
963	حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ	9	مشترکہ
964	حضرت مہران رضی اللہ عنہ	6	2
965	حضرت میسرہ الفجر رضی اللہ عنہ	9	1
966	حضرت میمون بن سہاذ رضی اللہ عنہ	10	1
967	حضرت میمونہ بنت حارث ام المؤمنین رضی اللہ عنہا	12	64
968	حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا	12	4
969	حضرت میمونہ بنت کرم رضی اللہ عنہا	12	3
970	حضرت ناجیہ الخزاعی رضی اللہ عنہا	8	2
971	حضرت نافع بن عبد الحارث رضی اللہ عنہ	6	4
972	حضرت نافع بن عتبہ بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ	8	2
973	حضرت نیشہ الحدادی رضی اللہ عنہا	9	14
974	حضرت نبط بن شریط رضی اللہ عنہ	8	4
975	حضرت نصیر بن دھر رضی اللہ عنہ	6	2
976	حضرت نضله بن عمرو الغفاری رضی اللہ عنہ	8	1
977	حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ	8	112
978	حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ	8	مشترکہ
979	حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ	10	3
980	حضرت نعیم بن النحام رضی اللہ عنہ	7	2
981	حضرت نعیم بن مسعود رضی اللہ عنہ	6	1
982	حضرت نعیم بن ہمار الغطفانی رضی اللہ عنہ	10	8
983	حضرت نقادہ اسدی رضی اللہ عنہ	9	1
984	حضرت نیر الخزاعی رضی اللہ عنہ	6	2
985	حضرت نواس بن سمعان الکلابی رضی اللہ عنہ	7	9
986	حضرت نوفل اشجعی رضی اللہ عنہ	10	6
987	حضرت نوفل اشجعی رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ
988	حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ	10	4
989	حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ	10	مشترکہ
990	حضرت صہیب بن معقل رضی اللہ عنہ	7	6

نمبر شمار	نام صحابی رضی اللہ عنہ	جلد نمبر	تعداد مرویات
991	حضرت حبيب بن مغفل رضی اللہ عنہ	6	مشتكره
992	حضرت هرما س بن زياد رضی اللہ عنہ	6	4
993	حضرت هرما س بن زياد رضی اللہ عنہ	9	مشتكره
994	حضرت هزال رضی اللہ عنہ	10	6
995	حضرت هشام بن حكيم بن حزام رضی اللہ عنہ	6	8
996	حضرت هشام بن حكيم بن حزام رضی اللہ عنہ	6	مشتكره
997	حضرت هشام بن عاصم انصاري رضی اللہ عنہ	6	17
998	حضرت حلب الطائي رضی اللہ عنہ	10	21
999	حضرت هند بن اسماء اسلمی رضی اللہ عنہ	6	2
1000	حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ	8	45
1001	حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ	12	مشتكره
1002	حضرت وابسه بن معبد رضی اللہ عنہ	7	9
1003	حضرت واثله بن اسقع رضی اللہ عنہ	7	28
1004	حضرت واثله بن اسقع رضی اللہ عنہ	6	مشتكره
1005	حضرت والد بن حجر رضی اللہ عنہ	12	1
1006	حضرت وحش الحشمي رضی اللہ عنہ	6	3

نمبر شمار	نام صحابی رضی اللہ عنہ	جلد نمبر	تعداد مرویات
1007	حضرت وليد بن وليد رضی اللہ عنہ	10	2
1008	حضرت وليد بن عقبه بن ابی معيط رضی اللہ عنہ	6	1
1009	حضرت وهب بن حذيفه رضی اللہ عنہ	6	2
1010	حضرت وهب بن خنيس رضی اللہ عنہ	7	4
1011	حضرت وهب بن خنيس رضی اللہ عنہ	7	مشتكره
1012	حضرت يزيد ابوالسائب بن يزيد رضی اللہ عنہ	7	4
1013	حضرت يزيد بن اخنس رضی اللہ عنہ	7	1
1014	حضرت يزيد بن اسود العامري رضی اللہ عنہ	7	6
1015	حضرت يزيد بن ثابت رضی اللہ عنہ	8	2
1016	حضرت يسيره بن جهمان	12	1
1017	حضرت يعلى بن اميه رضی اللہ عنہ	7	22
1018	حضرت يعلى بن مره النخعي رضی اللہ عنہ	7	27
1019	حضرت يوسف بن عبد الله بن سلام رضی اللہ عنہ	6	9
1020	حضرت يوسف بن عبد الله بن سلام رضی اللہ عنہ	10	مشتكره
1021	حضرت يونس بن شداد رضی اللہ عنہ	6	1



مُسْنَدُ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ

مُسْنَدُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت صدیق اکبر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کی مرویات

(۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ قَالَ قَامَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَتَنَّى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرَءُونَ هَذِهِ آيَةَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ وَإِنَّا سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوْا الْمُنْكَرَ فَلَمْ يُغَيِّرُوهُ أَوْ شَكَّ أَنْ يَعْمَهُمُ اللَّهُ يَعْقَابِهِ [أخرجه الحميدي: ۳، وأبو داود: ۴۳۳۸، والترمذي: ۲۱۶۸]

(۱) قیس کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت صدیق اکبر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خطبہ ارشاد فرمانے کے لئے کھڑے ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرنے کے بعد فرمایا اے لوگو! تم اس آیت کی تلاوت کرتے ہو

”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ“

”اے ایمان والو! تم اپنی فکر کرو، اگر تم راہ راست پر ہو تو کوئی گمراہ شخص تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا۔“

دہم نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب لوگ گناہ کا کام ہوتے ہوئے دیکھیں اور اسے بدلنے کی کوشش نہ کریں تو عنقریب ان سب کو اللہ کا عذاب گھیر لے گا۔

(۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ وَسُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ الثَّقَفِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْوَالِبِيِّ عَنْ أَسْمَاءَ بِنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا نَفَعَنِي اللَّهُ بِمَا شَاءَ مِنْهُ وَإِذَا حَدَّثَنِي عَنْهُ غَيْرِي اسْتَحْلَفْتُهُ فَإِذَا حَلَفَ لِي صَدَّقْتُهُ وَإِنْ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَنِي وَصَدَّقْتُ أَبَا بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ يُدْنِبُ ذَنْبًا فَيَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ قَالَ مِسْعَرٌ وَيُصَلِّيُ وَقَالَ سُفْيَانُ ثُمَّ يُصَلِّيُ رَكَعَتَيْنِ فَيَسْتَغْفِرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا غَفَرَ لَهُ

[أخرجه الطيالسي: ۱ و ۲، وأبو داود: ۱۵۲۱، والترمذي: ۴۰۶]

(۲) حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ میں جب بھی نبی ﷺ سے کوئی حدیث سنتا تھا تو اللہ تعالیٰ جیسے چاہتا تھا مجھے اس

سے فائدہ پہنچاتا تھا، اور جب کوئی دوسرا شخص مجھ سے نبی ﷺ کی کوئی حدیث بیان کرتا تو میں اس سے اس پر قسم لیتا، جب وہ قسم کھا لیتا کہ یہ حدیث اس نے نبی ﷺ ہی سے سنی ہے تب کہیں جا کر میں اس کی بات کو سچا تسلیم کرتا تھا۔

مجھ سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی ہے اور وہ یہ حدیث بیان کرنے میں سچے ہیں کہ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو آدمی کوئی گناہ کر بیٹھے، پھر وضو کرے اور خوب اچھی طرح کرے، اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھے اور اللہ سے اپنے اس گناہ کی معافی مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو یقیناً معاف فرمادے گا۔

(۳) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو سَعِيدٍ يَعْزِي الْعَنْقَرِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اشْتَرَى أَبُو بَكْرٍ مِنْ عَازِبٍ سَرَجًا بِثَلَاثَةِ عَشَرَ دِرْهَمًا قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعَازِبٍ مَرُّ الْبَرَاءِ فَلْيَحْمِلْهُ إِلَيَّ مَنْزِلِي فَقَالَ لَا حَتَّى تُحَدِّثَنَا كَيْفَ صَنَعْتَ حِينَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتَ مَعَهُ قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ خَرَحْنَا فَأَذَلَّحْنَا فَأَخْبَنَّا يَوْمَنَا وَلَيْلَتَنَا حَتَّى أَظْهَرْنَا وَقَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ فَضَرَبْتُ بِبَصْرِي هَلْ أَرَى ظِلًّا نَأْوِي إِلَيْهِ فَإِذَا أَنَا بِصُخْرَةٍ فَأَهْوَيْتُ إِلَيْهَا فَإِذَا بَقِيَّةُ ظِلِّهَا فَمَسَرَّيْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَرَشْتُ لَهُ قُرْوَةً وَقُلْتُ اضْطَجِعْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاضْطَجَعَ ثُمَّ خَرَجْتُ أَنْظُرُ هَلْ أَرَى أَحَدًا مِنَ الطَّلَبِ فَإِذَا أَنَا بِرَاعِي عَنَمٍ فَقُلْتُ لِمَنْ أَنْتَ يَا غَلَامُ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَسَمَّاهُ فَعَرَفْتُهُ فَقُلْتُ هَلْ فِي عَنَمِكَ مِنْ لَبَنٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ هَلْ أَنْتَ حَالِبٌ لِي قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَمَرْتُهُ فَأَعْتَقَلَ شَاةً مِنْهَا ثُمَّ أَمَرْتُهُ فَتَقَفَضَ حَرُوعَهَا مِنَ الْغُبَارِ ثُمَّ أَمَرْتُهُ فَتَقَفَضَ كَفَّيْهِ مِنَ الْغُبَارِ وَمَعِيَ إِذَاوَةٌ عَلَى فَمِهَا خِرْقَةٌ فَحَلَبْتُ لِي كُثْبَةً مِنَ اللَّبَنِ فَصَبَبْتُ يَعْزِي الْمَاءَ عَلَى الْقَدَحِ حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاقَيْتُهُ وَقَدْ اسْتَيْقَظَ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ ثُمَّ قُلْتُ هَلْ أَنَّى الرَّحِيلُ قَالَ فَأَرْتَحِلْنَا وَالْقَوْمُ يَطْلُبُونَا فَلَمْ يَدْرِكُنَا أَحَدٌ مِنْهُمْ إِلَّا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ بْنُ جُعْشَمٍ عَلَى فَرَسٍ لَهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الطَّلَبُ قَدْ لَحِقَنَا فَقَالَ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا حَتَّى إِذَا دَنَا مِنَّا فَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ قَدْرُ رُمْحٍ أَوْ رُمْحَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الطَّلَبُ قَدْ لَحِقَنَا وَبَكَيْتُ قَالَ لِمَ تَبْكِي قَالَ قُلْتُ أَمَا وَاللَّهِ مَا عَلَى نَفْسِي أَبْكِي وَلَكِنْ أَبْكِي عَلَيْكَ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللَّهُمَّ اكْفِنَاهُ بِمَا شِئْتَ فَسَاحَتْ قَوَائِمُ قَرَسِهِ إِلَى بَطْنِهَا فِي أَرْضٍ صَلْدٍ وَوَتَبَ عَنْهَا وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ هَذَا عَمَلُكَ فَأَدْعُ اللَّهَ أَنْ يُنَجِّنِي مِمَّا أَنَا فِيهِ فَوَاللَّهِ لَأَعْمِيَنَّ عَلَى مَنْ وَرَائِي مِنَ الطَّلَبِ وَهَذِهِ كِنَانَتِي فَخُذْ مِنْهَا سَهْمًا فَإِنَّكَ سَتَمُرُّ بِإِبِلِي وَعَنَمِي فِي مَوْضِعٍ كَذَا وَكَذَا فَخُذْ مِنْهَا حَاجَتَكَ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَاجَةَ لِي فِيهَا قَالَ وَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُطْلِقَ فَرَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ وَمَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَتَلَقَّاهُ النَّاسُ فَخَرَجُوا فِي الطَّرِيقِ وَعَلَى الْأَجَاجِيرِ

فَاشْتَدَّ الْخَدَمُ وَالصَّبِيَّانُ فِي الطَّرِيقِ يَقُولُونَ اللَّهُ أَكْبَرُ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ مُحَمَّدٌ قَالَ وَتَنَازَعَ الْقَوْمُ أَيُّهُمْ يَنْزِلُ عَلَيْهِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْزِلُ اللَّيْلَةَ عَلَى بَنِي النَّجَّارِ أَخْوَالِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لِأَكْرَمِهِمْ بِذَلِكَ فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا حَيْثُ أَمَرَ قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ أَوَّلُ مَنْ كَانَ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ أَخُو بَنِي عَبْدِ الدَّارِ ثُمَّ قَدِمَ عَلَيْنَا ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى أَخُو بَنِي فَهْرٍ ثُمَّ قَدِمَ عَلَيْنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي عِشْرِينَ رَاكِبًا فَقُلْنَا مَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُوَ عَلَى أَثَرِي ثُمَّ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ مَعَهُ قَالَ الْبَرَاءُ وَلَمْ يَقْدَمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى حَفِظْتُ سُورًا مِنَ الْمُفَصَّلِ قَالَ إِسْرَائِيلُ وَكَانَ الْبَرَاءُ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ | صححه البخاري (۳۶۱۵)، ومسلم (۲۰۰۹)، وابن حبان (۱۶۲۸۱)

(۳) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے میرے والد حضرت عازب رضی اللہ عنہ سے ۱۳ درہم کے عوض ایک زین خریدی اور میرے والد سے فرمایا کہ اپنے بیٹے براء سے کہہ دیجئے کہ وہ اسے اٹھا کر میرے گھر تک پہنچا دے، انہوں نے کہا کہ پہلے آپ وہ واقعہ سنائیے جب نبی ﷺ نے مکہ مکرمہ سے ہجرت کی اور آپ بھی ان کے ہمراہ تھے۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شب ہجرت ہم لوگ رات کی تاریکی میں نکلے اور سارا دن اور ساری رات تیزی سے سفر کرتے رہے، یہاں تک کہ ظہر کا وقت ہو گیا، میں نے نظر دوڑا کر دیکھا کہ کہیں کوئی سایہ نظر آتا ہے یا نہیں؟ مجھے اچانک ایک چٹان نظر آئی، میں اسی کی طرف لپکا تو وہاں کچھ سایہ موجود تھا، میں نے وہ جگہ برابر کی اور نبی ﷺ کے بیٹھنے کے لیے اپنی پوسٹین بچھا دی، اور نبی ﷺ سے آ کر عرض کیا یا رسول اللہ! کچھ دیر آرام فرمالیجئے، چنانچہ نبی ﷺ لیٹ گئے۔

ادھر میں یہ جائزہ لینے کے لیے نکلا کہ کہیں کوئی جاسوس تو نہیں دکھائی دے رہا؟ اچانک مجھے بکریوں کا ایک چرواہا مل گیا، میں نے اس سے پوچھا بیٹا! تم کس کے ہو؟ اس نے قریش کے ایک آدمی کا نام لیا جسے میں جانتا تھا، میں نے اس سے کہا کہ کیا تمہاری بکریوں میں دودھ ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا، میں نے اس سے دودھ دوہ کر دینے کی فرمائش کی تو اس نے اس کا بھی مثبت جواب دیا، اور میرے کہنے پر اس نے ایک بکری کو قابو میں کر لیا۔

پھر میں نے اس سے بکری کے تھن پر سے غبار صاف کرنے کو کہا جو اسے کر دیا، پھر میں نے اس سے اپنے ہاتھ جھاڑنے کو کہا تا کہ وہ گرد و غبار دور ہو جائے چنانچہ اس نے اپنے ہاتھ بھی جھاڑ لیے، اس وقت میرے پاس ایک برتن تھا، جس کے منہ پر چھوٹا سا کپڑا لپٹا ہوا تھا، اس برتن میں اس نے تھوڑا سا دودھ دوہا اور میں نے اس پر پانی چھڑک دیا تا کہ برتن نیچے سے ٹھنڈا ہو جائے۔

اس کے بعد میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، جب میں وہاں پہنچا تو نبی ﷺ بیدار ہو چکے تھے، میں نے نبی ﷺ سے وہ دودھ نوش فرمانے کی درخواست کی، جسے جب نبی ﷺ نے قبول کر لیا اور اتنا دودھ پیا کہ میں مطمئن اور خوش ہو گیا، اس کے بعد نبی ﷺ سے پوچھا کہ کیا اب روانگی کا وقت آ گیا ہے اور اب ہمیں چلنا چاہئے؟

نبی ﷺ کے ایماء پر ہم وہاں سے روانہ ہو گئے، پوری قوم ہماری تلاش میں تھی، لیکن سراقہ بن مالک بن جشم کے علاوہ ”جو اپنے گھوڑے پر سوار تھا“ ہمیں کوئی نہ پاسکا، سراقہ کو دیکھ کر میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ جاسوس ہم تک پہنچ گیا ہے، اب کیا ہوگا؟ نبی ﷺ نے فرمایا آپ غمگین اور دل برداشتہ نہ ہوں، اللہ ہمارے ساتھ ہے، ادھر وہ ہمارے اور قریب آ گیا اور ہمارے اور اس کے درمیان ایک یا دو تین نیزوں کے بقدر فاصلہ رہ گیا، میں نے پھر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! یہ تو ہمارے قریب پہنچ گیا ہے اور یہ کہہ کر میں رو پڑا۔

نبی ﷺ نے مجھ سے رونے کی وجہ پوچھی تو میں نے عرض کیا بخدا! میں اپنے لیے نہیں رو رہا، میں تو آپ ﷺ کے لیے رو رہا ہوں کہ اگر آپ ﷺ کو پکڑ لیا گیا تو یہ نجانے کیا سلوک کریں گے؟ اس پر نبی ﷺ نے سراقہ کے لئے بددعا فرمائی کہ اے اللہ! تو جس طرح چاہے، اس سے ہماری کفایت اور حفاظت فرما۔

اسی وقت اس کے گھوڑے کے پاؤں پیٹ تک زمین میں جھنس گئے ”حالانکہ وہ زمین انتہائی سیاٹ اور سخت تھی“ اور سراقہ اس سے نیچے گر پڑا اور کہنے لگا کہ اے محمد ﷺ! میں جانتا ہوں کہ یہ آپ کا کوئی عمل ہے، آپ اللہ سے دعا کر دیجئے کہ وہ مجھے اس مصیبت سے نجات دے دے، میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ آپ کی تلاش میں اپنے پیچھے آنے والے تمام لوگوں پر آپ کو مخفی رکھوں گا اور کسی کو آپ کی خبر نہ ہونے دوں گا، نیز یہ میرا ترکش ہے، اس میں سے ایک تیر بطور نشانی کے آپ لے لیجئے، فلاں فلاں مقام پر آپ کا گذر میرے اونٹوں اور بکریوں پر ہوگا، آپ کو ان میں سے جس چیز کی جتنی ضرورت ہو، آپ لے لیجئے گا۔

نبی ﷺ نے فرمایا مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں، پھر آپ ﷺ نے اللہ سے دعا کی اور اسے رہائی مل گئی، اس کے بعد وہ اپنے ساتھیوں کے پاس واپس لوٹ گیا اور ہم دونوں اپنی راہ پر ہونے لگے یہاں تک کہ ہم لوگ مدینہ منورہ پہنچ گئے، لوگ نبی ﷺ سے ملاقات کے لئے اپنے گھروں سے نکل پڑے، کچھ اپنے گھروں کی چھتوں پر کھڑے ہو کر نبی ﷺ کا دیدار کرنے لگے، اور راستے ہی میں بچے اور غلام مل کر زور زور سے نعرہ تکبیر بلند کرتے ہوئے کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے، محمد ﷺ تشریف لے آئے۔

نبی ﷺ کی تشریف آوری پر لوگوں میں یہ جھگڑا ہونے لگا کہ نبی ﷺ کس قبیلے کے مہمان بنیں گے؟ نبی ﷺ نے اس جھگڑے کا فیصلہ کرتے ہوئے فرمایا آج رات تو میں خواجہ عبدالمطلب کے احوال بنو نجار کا مہمان بنوں گا تاکہ ان کے لئے باعث عز و شرف ہو جائے، چنانچہ ایسا ہی ہوا اور جب صبح ہوئی تو آپ ﷺ وہاں تشریف لے گئے جہاں کا آپ کو حکم ملا۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مہاجرین میں سے ہمارے یہاں سب سے پہلے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ ”جن کا تعلق بنو عبدالدار سے تھا“ تشریف لائے تھے، پھر بنو فہر سے تعلق رکھنے والے ایک نابینا صحابی حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور اس کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ میں سواروں کے ساتھ ہمارے یہاں رونق افروز ہوئے۔

جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ آئے تو ہم نے ان سے پوچھا کہ نبی ﷺ کا کیا ارادہ ہے؟ انہوں نے بتایا کہ وہ بھی میرے پیچھے پیچھے آرہے ہیں، چنانچہ کچھ ہی عرصے کے بعد نبی ﷺ بھی مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہو گئے اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بھی ساتھ آئے۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کی تشریف آوری سے قبل ہی میں مفصلات کی متعدد سورتیں پڑھ اور یاد کر چکا تھا، راوی حدیث اسرائیل کہتے ہیں کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا تعلق انصار کے قبیلہ بنو حارثہ سے تھا۔

(۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ قَالَ إِسْرَائِيلُ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ يَثْبُجٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ بِرِأْيَةِ لِأَهْلِ مَكَّةَ لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَلَا يَدْخُلُ الْحَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدَّةٌ فَأَجَلُهُ إِلَى مَدَّتِهِ وَاللَّهُ بَرِيءٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَرَسُولُهُ قَالَ فَسَارَ بِهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ الْحَقُّ فَرَدَّ عَلَيَّ أَنَا بِكُرٍّ وَبَلَّغْتُهَا أَنْتَ قَالَ فَفَعَلَ قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ نَكِيَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَدَّثَ بِي شَيْءٌ قَالَ مَا حَدَّثَ فِيكَ إِلَّا خَيْرٌ وَلَكِنْ أَمَرْتُ أَنْ لَا يُبَلِّغُهُ إِلَّا أَنَا أَوْ رَجُلٌ مِنِّي [إسناده ضعيف، وقال أحمد:]

هذا حديث منكر، وقال ابن تيمية في المنهاج ٦٣/٥: قوله: ((لا يؤذى عني إلا علي)) من الكذب |

(۴) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے انہیں امیر حج بنا کر بھیجتے وقت اہل مکہ سے اس براءت کا اعلان کرنے کی ذمہ داری بھی سونپی تھی کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہیں کر سکے گا، کوئی آدمی برہنہ ہو کر طواف نہیں کر سکے گا، جنت میں صرف وہی شخص داخل ہو سکے گا جو مسلمان ہو، جس شخص کا پیغمبر اسلام ﷺ سے کسی خاص مدت کے لئے کوئی معاہدہ پہلے سے ہوا ہو، وہ اپنی مدت کے اختتام تک برقرار رہے گا، اور یہ کہ اللہ اور اس کا پیغمبر مشرکین سے بری ہیں۔

جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اس پیغام کو لے کر روانہ ہو گئے اور تین دن کی مسافت طے کر چکے، تو نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے جاؤ اور انہیں میرے پاس واپس بلا کر لاؤ، اور امارت حج نہیں لیکن صرف یہ پیغام تم نے اہل مکہ تک پہنچانا ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ روانہ ہو گئے، جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ واپس آئے تو ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور وہ کہنے لگے کہ یا رسول اللہ! کیا میرے بارے کوئی نئی بات پیش آگئی ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا آپ کے بارے تو صرف خیر ہی پیش آ سکتی ہے، اصل میں بات یہ ہے کہ اس پیغام کو اہل عرب کے مطابق اہل مکہ تک یا خود میں پہنچا سکتا تھا یا میرے خاندان کا کوئی فرد، اس لئے میں نے صرف یہ ذمہ داری حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دی۔

(۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حُمَيْرٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَوْسَطَ قَالَ خَطَبَنَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامِي هَذَا عَامَ الْأَوَّلِ وَبَكَى أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ سَلُوا اللَّهَ الْمَعَاذَةَ أَوْ قَالَ الْعَافِيَةَ فَلَمْ يُوْتِ أَحَدٌ قَطُّ بَعْدَ الْيَقِينِ أَفْضَلَ مِنَ الْعَافِيَةِ أَوْ الْمَعَاذَةِ

عَلَيْكُمْ بِالصَّدَقِ فَإِنَّهُ مَعَ الْبِرِّ وَهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّهُ مَعَ الْفُجُورِ وَهُمَا فِي النَّارِ وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَقَاطَعُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا إِخْوَانًا كَمَا أَمَرَكُمْ اللَّهُ تَعَالَى [صححه ابن حبان

۹۵۲، والنحاكم ۵۲۹/۱، قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۳۸۴۹)] [انظر: ۱۷، ۳۴، ۴۴]

(۵) اوسط کہتے ہیں کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے تو فرمایا کہ اس جگہ گزشتہ سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے تھے، یہ کہہ کر آپ رو پڑے، پھر فرمایا اللہ سے درگزر کی درخواست کیا کرو، کیونکہ ایمان کے بعد عافیت سے بڑھ کر نعمت کسی کو نہیں دی گئی، سچائی کو اختیار کرو، کیونکہ سچائی کا تعلق نیکی کے ساتھ ہے اور یہ دونوں چیزیں جنت میں ہوں گی، جھوٹ بولنے سے اپنے آپ کو بچاؤ، کیونکہ جھوٹ کا تعلق گناہ سے ہے اور یہ دونوں چیزیں جہنم میں ہوں گی، ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، بغض نہ کرو، قطع تعلقی مت کرو، ایک دوسرے سے منہ مت پھیرو، اور اے اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔

(۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَأَبُو عَامِرٍ قَالَا حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ النَّصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ الصَّدِيقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ حِينَ ذَكَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي هَذَا الْقَيْظِ عَامِ الْأَوَّلِ سَلُوا اللَّهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْيَقِينَ فِي الْآخِرَةِ وَالْأُولَى [قال

الترمذی: حدیث حسن غریب. قال الألبانی: حسن صحيح (الترمذی: ۳۵۵۸) قال شعيب: إسناده حسن] [راجع: ۵۰]

(۶) حضرت رفاعہ بن رافع کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو منبر رسول پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کر کے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر گریہ طاری ہو گیا اور وہ رو پڑے، پھر جب حالت سنبھلی تو فرمایا کہ میں نے گزشتہ سال اسی جگہ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ اللہ سے اس کے عفو اور عافیت کا سوال کیا کرو، اور دنیا و آخرت میں یقین کی دعا مانگا کرو۔

(۷) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّوَالُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاءٌ لِلرَّبِّ [قال شعيب: صحيح لغيره]

[انظر: ۶۲]

(۷) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسواک منہ کی پاکیزگی اور پروردگار کی خوشنودی کا سبب ہے۔

(۸) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عَمْرُو عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ قُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاعْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ [انظر: ۲۸] وَقَالَ يُونُسُ كَبِيرًا حَدَّثَنَا حَسَنُ الْأَشْيَبِ عَنْ ابْنِ لَهِيْعَةَ قَالَ قَالَ كَبِيرًا [صححه البخارى (۸۳۴)، و مسلم (۲۷۰۵)، وابن خزيمة (۸۴۵)، وابن حبان (۱۹۷۶)]

(۸) ایک مرتبہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسی دعا سکھا دیجئے جو میں نماز میں مانگ لیا کروں؟ نبی ﷺ نے انہیں یہ دعا تلقین فرمائی کہ اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بڑا ظلم کیا، تیرے علاوہ کوئی بھی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا، اس لئے خاص اپنے فضل سے میرے گناہوں کو معاف فرما اور مجھ پر رحم فرما، بے شک تو بڑا بخشنے والا، مہربان ہے۔

(۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ ابْنَيْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَلْتَمِسَانِ مِيرَاثَهُمَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا حِينَئِذٍ يَطْلُبَانِ أَرْضَهُ مِنْ قَدْرِكَ وَسَهْمَهُ مِنْ خَيْبَرَ فَقَالَ لَهُمْ أَبُو بَكْرٍ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ فِي هَذَا الْمَالِ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا أَدْعُ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ فِيهِ إِلَّا صَنَعْتُهُ [صححه البخارى (۴۰۳۵)، و مسلم (۱۷۵۹)، وابن حبان (۴۸۲۳)] [انظر: ۵۸، ۵۵، ۲۵]

(۹) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے وصال مبارک کے بعد ایک دن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی میراث کا مطالبہ لے کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے یہاں تشریف لائے، اس وقت ان دونوں کا مطالبہ ارض فدک اور خیبر کا حصہ تھا، ان دونوں بزرگوں کی گفتگو سننے کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہمارے مال میں وراثت جاری نہیں ہوتی، بلکہ ہم جو کچھ چھوڑ کر جاتے ہیں، وہ سب صدقہ ہوتا ہے، البتہ آل محمد رضی اللہ عنہم اس مال میں سے کھا سکتی ہے، اور میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے نبی ﷺ کو جیسا کرتے ہوئے دیکھا ہے، میں اس طریقے کو کسی صورت میں چھوڑوں گا۔

(۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِئُ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ شَرِيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ الْحَارِثِ يَقُولُ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ الصَّدِيقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى هَذَا الْمَنْبَرِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْيَوْمِ مِنْ عَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ اسْتَعْبَرَ أَبُو بَكْرٍ وَبَكَى ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَمْ تَوْتُوا شَيْئًا بَعْدَ كَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ مِثْلَ الْعَافِيَةِ فَاسْأَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ [صححه ابن حبان (۹۵۰) قال شعيب: صحيح لغيره] [راجع: ۵]

(۱۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اس منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ آج ہی کے دن گذشتہ سال میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا، اور یہ کہہ کر آپ رو پڑے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے، تھوڑی دیر کے بعد فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کلمہ توحید و اخلاص کے بعد تمہیں عافیت جیسی دوسری نعمت کوئی نہیں دی گئی، اس لئے اللہ سے عافیت کا سوال کیا کرو۔

(۱۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَهُ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْغَارِ وَقَالَ مَرَّةً وَنَحْنُ فِي الْغَارِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ إِلَى قَدَمَيْهِ لَأَبْصَرْنَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ قَالَ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِالنَّبِيِّينَ اللَّهُ تَالِثُهُمَا [صححه البخاری (۳۶۵۳)، ومسلم (۲۳۸۱)، وابن حبان (۶۲۷۸)]

(۱۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے شب ہجرت کی یاد تازہ کرتے ہوئے فرمایا کہ جس وقت ہم لوگ غار ثور میں تھے، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اگر ان میں سے کسی نے اپنے پاؤں کی طرف دیکھ لیا تو نیچے سے ہم نظر آ جائیں گے، اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو بکر! ان دو کے بارے تمہارا کیا خیال ہے جن کے ساتھ تیسرا "اللہ" ہو۔

(۱۲) حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ سُبَيْعٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الدَّجَالَ يَخْرُجُ مِنْ أَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا خُرَّاسَانُ يَتَّبِعُهُ أَقْوَامٌ كَأَنَّ وَجُوهُهُمْ الْمَحَانُ الْمَطْرَفَةُ [قال الترمذی، حسن غریب قال الألبانی: صحیح (الترمذی: ۲۲۳۷، ابن ماجہ: ۴۰۷۲۰)] [انظر: ۳۳]

(۱۲) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دجال کا خروج مشرق کے ایک علاقے سے ہوگا جس کا نام "خراسان" ہوگا، اور اس کی پیروی ایسے لوگ کریں گے جن کے چہرے چھٹی کمان کی طرح محسوس ہوں گے۔

(۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ مُوسَى صَاحِبُ الدَّقِيقِ عَنْ فَرْقَدٍ عَنْ مَرَّةَ بْنِ شَرَّاحِيلَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بَخِيلٌ وَلَا خَبٌّ وَلَا خَائِنٌ وَلَا سَيِّءُ الْمَلَكَةِ وَأَوَّلُ مَنْ يَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ الْمَمْلُوكُونَ إِذَا أَحْسَنُوا فِيمَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ اللَّهِ عَزَّ وَحَلَّ وَفِيمَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَوْلَاهُمْ [قال الترمذی، حسن غریب قال الألبانی: ضعيف (الترمذی: ۱۹۴۶ و ۱۹۶۳)] [انظر: ۳۲، ۳۱]

(۱۳) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی بخیل، کوئی دھوکہ باز، کوئی خیانت کرنے والا اور کوئی بد اخلاق شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا، اور جنت کا دروازہ سب سے پہلے کھٹکھٹانے والے لوگ "غلام" ہوں گے، لیکن اس سے مراد وہ غلام ہیں جو اللہ اور اپنے آقاؤں کے معاملے میں اچھے ثابت ہوں یعنی حقوق اللہ کی بھی

فکر کرتے ہوں اور اپنے آقا کی خدمت میں بھی کسی قسم کی کمی نہ کرتے ہوں اور ان کے حقوق بھی مکمل طور پر ادا کرتے ہوں۔
(۱۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرْسِلَتْ فَاطِمَةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْتَ وَرِثْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْ أَهْلُهُ قَالَ فَقَالَ لَا بَلْ أَهْلُهُ فَأَلَتْ فَأَيْنَ سَهْمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَطْعَمَ نَبِيًّا طُعْمَةً ثُمَّ قَبَضَهُ جَعَلَهُ لِلَّذِي يَقُومُ مِنْ بَعْدِهِ فَرَأَيْتُ أَنْ أُرَدَّهُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَقَالَتْ فَأَنْتَ وَمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمُ [قال ابن كثير: ففي لفظ هذا]

الحديث غرابة ونكارة قال الألباني: حسن (أبو داود: ۲۹۷۳) [راجع: ۱۹]

(۱۴) ابو الطفیل کہتے ہیں کہ جب نبی ﷺ کا وصال مبارک ہو گیا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک قاصد کے ذریعے یہ پیغام بھجوایا کہ نبی ﷺ کے وارث آپ ہیں یا نبی ﷺ کے اہل خانہ؟ انہوں نے جواب فرمایا کہ نبی ﷺ کے اہل خانہ ہی ان کے وارث ہیں، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تو پھر نبی ﷺ کا حصہ کہاں ہے؟ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں نے خود جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو کوئی چیز کھلاتا ہے، پھر انہیں اپنے پاس بلا لیتا ہے تو اس کا نظم و نسق اس شخص کے ہاتھ میں ہوتا ہے جو خلیفہ وقت ہو، اس لیے میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ اس مال کو مسلمانوں میں تقسیم کر دوں، یہ تمام تفصیل سن کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی ﷺ سے آپ نے جو سنا ہے، آپ اسے زیادہ جانتے ہیں، چنانچہ اس کے بعد انہوں نے اس کا مطالبہ کرنا چھوڑ دیا۔

(۱۵) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الطَّالْقَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ الْمَازِنِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو نَعَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُنَيْدَةَ الْبَرَاءُ بْنُ نَوْفَلٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ يَوْمَ فَصَلَّى الْغَدَاةَ ثُمَّ جَلَسَ حَتَّى إِذَا كَانَ مِنَ الصُّحَى ضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ مَكَانَهُ حَتَّى صَلَّى الْوَلَّى وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ كُلَّ ذَلِكَ لَا يَتَكَلَّمُ حَتَّى صَلَّيَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ ثُمَّ قَامَ إِلَى أَهْلِهِ فَقَالَ النَّاسُ لِأَبِي بَكْرٍ أَلَا تَسْأَلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَأْنُهُ صَنَعَ الْيَوْمَ شَيْئًا لَمْ يَصْنَعْهُ قَطُّ قَالَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ نَعَمْ عَرَضَ عَلَيَّ مَا هُوَ كَأَنَّ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَأَمْرِ الْآخِرَةِ فَجُمِعَ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ بِصَعِيدٍ وَاحِدٍ فَفَطَعَ النَّاسُ بِذَلِكَ حَتَّى انْطَلَقُوا إِلَى آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالْعَرَقُ يَكَادُ يُلْجِمُهُمْ فَقَالُوا يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ وَأَنْتَ اصْطَفَاكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ قَالَ لَقَدْ لَقِيتُ مِثْلَ الَّذِي لَقِيتُمْ انْطَلِقُوا إِلَى أَبِيكُمْ بَعْدَ أَبِيكُمْ إِلَى نُوحٍ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ قَالَ فَيَنْطَلِقُونَ إِلَى نُوحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُونَ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ

قَأَنْتَ أَصْطَفَاكَ اللَّهُ وَاسْتَجَابَ لَكَ فِي دُعَائِكَ وَلَمْ يَدْعُ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دُعَاءً فَيَقُولُ لَيْسَ
ذَاكُمْ عِنْدِي أَنْطَلِقُوا إِلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ اتَّخَذَهُ خَلِيلًا فَيَنْطَلِقُونَ إِلَى إِبْرَاهِيمَ
فَيَقُولُ لَيْسَ ذَاكُمْ عِنْدِي وَلَكِنْ أَنْطَلِقُوا إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ كَلَّمَهُ تَكْلِيمًا فَيَقُولُ
مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيْسَ ذَاكُمْ عِنْدِي وَلَكِنْ أَنْطَلِقُوا إِلَى عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ فَإِنَّهُ يَبْرِءُ الْأَكْمَةَ وَالْأَبْرَصَ
وَيُحْيِي الْمَوْتَى فَيَقُولُ عِيسَى لَيْسَ ذَاكُمْ عِنْدِي وَلَكِنْ أَنْطَلِقُوا إِلَى سَيِّدِ وَلَدِ آدَمَ فَإِنَّهُ أَوَّلُ مَنْ تَنَشَّقُ عَنْهُ
الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْطَلِقُوا إِلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَيَنْطَلِقُ
فَيَأْتِي جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَبَّهُ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ائْذَنْ لِي وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَيَنْطَلِقُ بِهِ جِبْرِيلُ فَيَخِرُّ
سَاجِدًا قَدَرُ حُمُوعَةٍ وَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ يَا مُحَمَّدُ وَقُلْ يُسْمِعُ وَاشْفَعُ تَشْفَعُ قَالَ فَيَرْفَعُ رَأْسَهُ
فَإِذَا نَظَرَ إِلَى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ خَرَّ سَاجِدًا قَدَرُ حُمُوعَةٍ أُخْرَى فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمِعُ
وَاشْفَعُ تَشْفَعُ قَالَ فَيَذْهَبُ لِيَقْعَ سَاجِدًا فَيَأْخُذُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِضَبْعِيهِ فَيَفْتَحُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ مِنَ
الدُّعَاءِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلَى بَشَرٍ قَطُّ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ خَلَقْتَنِي سَيِّدًا وَلَدِ آدَمَ وَلَا فُخْرَ وَأَوَّلُ مَنْ تَنَشَّقُ عَنْهُ
الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فُخْرَ حَتَّى إِنَّهُ لَيَرُدُّ عَلَى الْحَوْضِ أَكْثَرُ مِمَّا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَابِلَةَ ثُمَّ يُقَالُ ادْعُوا
الصَّادِقِينَ فَيُشْفَعُونَ ثُمَّ يُقَالُ ادْعُوا الْأَنْبِيَاءَ قَالَ فَيَجِيءُ النَّبِيُّ وَمَعَهُ الْعِصَابَةُ وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ الْخُمْسَةُ وَالسَّتَّةُ
وَالنَّبِيُّ وَلَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ ثُمَّ يُقَالُ ادْعُوا الشُّهَدَاءَ فَيُشْفَعُونَ لِمَنْ أَرَادُوا وَقَالَ فَإِذَا فَعَلْتَ الشُّهَدَاءَ ذَلِكَ قَالَ
يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ أَدْخِلُوا جَنَّتِي مَنْ كَانَ لَا يُشْرِكُ بِي شَيْئًا قَالَ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَالَ
ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ انظُرُوا فِي النَّارِ هَلْ تَلْقَوْنَ مِنْ أَحَدٍ عَمِلَ خَيْرًا قَطُّ قَالَ فَيَجِدُونَ فِي النَّارِ رَجُلًا
فَيَقُولُ لَهُ هَلْ عَمِلْتَ خَيْرًا قَطُّ فَيَقُولُ لَا غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ أَسَامِجُ النَّاسَ فِي الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ
وَجَلَّ أَسْمَحُوا لِعَبْدِي كَأَسْمَاحِهِ إِلَى عِبْدِي ثُمَّ يُخْرِجُونَ مِنَ النَّارِ رَجُلًا فَيَقُولُ لَهُ هَلْ عَمِلْتَ خَيْرًا قَطُّ
فَيَقُولُ لَا غَيْرَ أَنِّي قَدْ أَمَرْتُ وَلَدِي إِذَا مِتُّ فَأَحْرِقُونِي بِالنَّارِ ثُمَّ أَطْحَنُونِي حَتَّى إِذَا كُنْتُ مِثْلَ الْكُحْلِ
فَأَذْهَبُوا بِي إِلَى الْبَحْرِ فَأَذْرُونِي فِي الرِّيحِ قَوْلًا لِلَّهِ لَا يَقْدِرُ عَلَيَّ رَبُّ الْعَالَمِينَ أَبَدًا فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَ
فَعَلْتَ ذَلِكَ قَالَ مِنْ مَخَافَتِكَ قَالَ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ انظُرْ إِلَى مُلْكِكَ أَعْظَمَ مُلْكٍ فَإِنَّ لَكَ مِثْلَهُ وَعَشْرَةَ
أَمْثَالِهِ قَالَ فَيَقُولُ لِمَ تَسْخَرُ بِي وَأَنْتَ الْمَلِكُ قَالَ وَذَلِكَ الَّذِي ضَحِكْتُ مِنْهُ مِنَ الضُّحَى. [صححه ابن

حبان (٦٤٧٦) نقل عن إسحاق قوله: هذا من أشرف الحديث]

(١٥) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن جناب رسول اللہ ﷺ نے صبح فجر کی نماز پڑھائی، اور نماز پڑھا کر چاشت کے وقت تک اپنے مصلیٰ پر ہی بیٹھے رہے، چاشت کے وقت نبی ﷺ کے چہرہ مبارک پر محک کے آثار نمودار ہوئے،

لیکن آپ ﷺ اپنی جگہ ہی تشریف فرما رہے، تا آنکہ ظہر، عصر اور مغرب بھی پڑھ لی، اس دوران آپ ﷺ نے کسی سے کوئی بات نہیں کی، حتیٰ کہ عشاء کی نماز بھی پڑھ لی، اس کے بعد آپ ﷺ اپنے گھر تشریف لے گئے۔

لوگوں نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ نبی ﷺ سے آج کے احوال سے متعلق کیوں نہیں دریافت کرتے؟ آج تو نبی ﷺ نے ایسا کام کیا ہے کہ اس سے پہلے کبھی نہیں کیا؟ چنانچہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ گئے اور نبی ﷺ سے اس دن کے متعلق دریافت کیا، نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! میں بتاتا ہوں۔

دراصل آج میرے سامنے دنیا و آخرت کے وہ تمام امور پیش کیے گئے جو آئندہ رونما ہونے والے ہیں، چنانچہ مجھے دکھایا گیا کہ تمام اولین و آخرین ایک ٹیلے پر جمع ہیں، لوگ پسینے سے تنگ آ کر بہت گھبرائے ہوئے ہیں، اسی حال میں وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جاتے ہیں، اور پسینہ گویا ان کے منہ میں لگام کی طرح ہے، وہ لوگ حضرت آدم علیہ السلام سے کہتے ہیں کہ اے آدم! آپ ابوالبشر ہیں، اللہ نے آپ کو اپنا برگزیدہ بنایا ہے، اپنے رب سے ہماری سفارش کر دیجئے۔

حضرت آدم علیہ السلام نے انہیں جواب دیا کہ میرا بھی وہی حال ہے جو تمہارا ہے، اپنے باپ آدم کے بعد دوسرے باپ ”ابوالبشر ثانی“ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ، کیونکہ اللہ نے انہیں بھی اپنا برگزیدہ بندہ قرار دیا ہے، چنانچہ وہ سب لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاتے ہیں اور ان سے کہتے ہیں کہ آپ اپنے پروردگار سے ہماری سفارش کر دیجئے، اللہ نے آپ کو بھی اپنا برگزیدہ بندہ قرار دیا ہے، آپ کی دعاؤں کو قبول کیا ہے، اور زمین پر کسی کافر کا گھرباتی نہیں چھوڑا، وہ جواب دیتے ہیں کہ تمہارا گوہر مقصود میرے پاس نہیں ہے، تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ کیونکہ اللہ نے انہیں اپنا خلیل قرار دیا ہے۔

چنانچہ وہ سب لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاتے ہیں، لیکن وہ بھی یہی کہتے ہیں کہ تمہارا گوہر مقصود میرے پاس نہیں ہے، البتہ تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ، کیونکہ اللہ نے ان سے براہ راست کلام فرمایا ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی معذرت کر رہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ، وہ پیدائشی اندھے اور برص کے مریض کو ٹھیک کر دیتے تھے اور اللہ کے حکم سے مردوں کو زندہ کر دیتے تھے، لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی معذرت کر رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ تم اس ہستی کے پاس جاؤ جو تمام اولاد آدم کی سردار ہے، وہی وہ پہلے شخص ہیں جن کی قبر قیامت کے دن سب سے پہلے کھولی گئی، تم محمد ﷺ کے پاس جاؤ، وہ تمہاری سفارش کریں گے۔

چنانچہ نبی ﷺ بارگاہِ خداوندی میں جاتے ہیں، ادھر سے حضرت جبریل بارگاہِ الہی میں حاضر ہوتے ہیں، اللہ کی طرف سے حکم ہوتا ہے کہ میرے پیغمبر کو آنے کی اجازت دو اور انہیں جنت کی خوشخبری بھی دو، چنانچہ حضرت جبریل علیہ السلام یہ پیغام نبی ﷺ کو پہنچاتے ہیں جسے سن کر نبی ﷺ سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور متواتر ایک ہفتہ تک سربسجود رہتے ہیں، ایک ہفتہ گزرنے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے محمد ﷺ! اپنا سر تواٹھائیے، آپ جو کہیں گے ہم اسے سننے کے لئے تیار ہیں، آپ جس کی سفارش کریں گے، اس کی سفارش قبول کر لی جائے گی۔

یہ سن کر نبی ﷺ سر اٹھاتے ہیں اور جوں ہی اپنے رب کے رخ تاباں پر نظر پڑتی ہے، اسی وقت دوبارہ سجدہ ریز ہو جاتے ہیں، اور مزید ایک ہفتہ تک سربسجود رہتے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اپنا سر تو اٹھائیے، آپ جو کہیں گے اس کی شنوائی ہوگی اور جس کی سفارش کریں گے قبول ہوگی، نبی ﷺ سجدہ ریز ہی رہنا چاہیں گے لیکن حضرت جبریل علیہ السلام آ کر بازو سے پکڑ کر اٹھاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کے قلب منور پر ایسی دعاؤں کا دروازہ کھولتا ہے جو اب سے پہلے کسی بشر پر کبھی نہیں کھولا تھا۔

چنانچہ اس کے بعد نبی ﷺ فرماتے ہیں پروردگار! تو نے مجھے اولاد آدم کا سردار بنا کر پیدا کیا اور میں اس پر کوئی فخر نہیں کرتا، قیامت کے دن سب سے پہلے زمین میرے لیے کھولی گئی، میں اس پر بھی فخر نہیں کرتا، یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس آنے والے اتنے زیادہ ہیں جو صنعاء اور ایلہ کے درمیانی فاصلے سے بھی زیادہ جگہ کو پُر کیے ہوئے ہیں۔

اس کے بعد کہا جائے گا کہ صدیقین کو بلاؤ، وہ آ کر سفارش کریں گے، پھر کہا جائے گا کہ دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کو بلاؤ، چنانچہ بعض انبیاء علیہم السلام تو ایسے آئیں گے جن کے ساتھ اہل ایمان کی ایک بڑی جماعت ہوگی، بعض کے ساتھ پانچ چھ آدمی ہوں گے، بعض کے ساتھ کوئی بھی نہ ہوگا، پھر شہداء کو بلائے گا حکم ہوگا چنانچہ وہ اپنی مرضی سے جس کی چاہیں گے سفارش کریں گے۔ جب شہداء بھی سفارش کر چکیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میں ارحم الراحمین ہوں، جنت میں وہ تمام لوگ داخل ہو جائیں جو میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے تھے، چنانچہ ایسے تمام لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ دیکھو! جہنم میں کوئی ایسا آدمی تو نہیں ہے جس نے کبھی کوئی نیکی کا کام کیا ہو؟ تلاش کرنے پر انہیں ایک آدمی ملے گا، اسی کو بارگاہ الہی میں پیش کر دیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ اس سے پوچھیں گے کیا کبھی تو نے کوئی نیکی کا کام بھی کیا ہے؟ وہ جواب میں کہے گا نہیں! البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ میں بیع و شراء اور تجارت کے درمیان غریبوں سے نرمی کر لیا کرتا تھا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ جس طرح یہ میرے بندوں سے نرمی کرتا تھا، تم بھی اس سے نرمی کرو، چنانچہ اسے بخش دیا جائے گا۔

اس کے بعد فرشتے جہنم سے ایک اور آدمی کو نکال کر لائیں گے، اللہ تعالیٰ اس سے بھی پوچھیں گے کہ تو نے کبھی کوئی نیکی کا کام بھی کیا ہے؟ وہ کہے گا کہ نہیں! البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ میں نے اپنی اولاد کو یہ وصیت کی تھی کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے آگ میں جلا کر میری راکھ کا سرمہ بنانا اور سمندر کے پاس جا کر اس راکھ کو ہوا نکھیر دینا، اس طرح رب العالمین کبھی مجھ پر قادر نہ ہو سکے گا، اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کہ تو نے یہ کام کیوں کیا؟ وہ جواب دے گا تیرے خوف کی وجہ سے، اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے کہ سب سے بڑے بادشاہ کا ملک دیکھو، تمہیں وہ اور اس جیسے دس ملکوں کی حکومت ہم نے عطاء کر دی، وہ کہے گا کہ پروردگار! تو بادشاہوں کا بادشاہ ہو کر مجھ سے کیوں مذاق کرتا ہے؟ اس بات پر مجھے چاشت کے وقت ہنس آئی تھی اور میں ہنس پڑا تھا۔

(۱۶) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ قَامَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَحَمِدَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَأَتْنَى عَلَيْهِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرُونَ هَذِهِ الْآيَةَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ وَإِنَّكُمْ تَضَعُونَهَا عَلَى غَيْرِ مَوْضِعِهَا وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوْا الْمُنْكَرَ وَلَا يُغَيِّرُوهُ أَوْ شَكَ اللَّهُ أَنْ يَعْمَهُمْ بِعِقَابِهِ قَالَ وَسَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا كُمْ وَالْكَذِبُ فَإِنَّ الْكَذِبَ مُجَانِبٌ لِلْإِيمَانِ [قال شعيب: إسناده صحيح] [راجع: ۱]

(۱۷) قیس کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خطبہ ارشاد فرمانے کے لئے کھڑے ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرنے کے بعد فرمایا اے لوگو! تم اس آیت کی تلاوت کرتے ہو

”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ“

”اے ایمان والو! تم اپنی فکر کرو، اگر تم راہ راست پر ہو تو کوئی گمراہ شخص تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا۔“

لیکن تم اسے اس کے صحیح مطلب پر محمول نہیں کرتے۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب لوگ گناہ کا کام ہوتے ہوئے دیکھیں اور اسے بدلنے کی کوشش نہ کریں تو عنقریب ان سب کو اللہ کا عذاب گھیر لے گا نیز میں نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے بھی سنا کہ جھوٹ سے اپنے آپ کو بچاؤ، کیونکہ جھوٹ ایمان سے الگ ہے۔

(۱۸) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ خُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ رَجُلًا مِنْ حَمِيرٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَوْسَطَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَوْسَطَ الْبُجَلِيِّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ حِينَ تَوَقَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْأَوَّلِ مَقَامِي هَذَا ثُمَّ بَكَى ثُمَّ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالصَّدْقِ فَإِنَّهُ مَعَ الْبِرِّ وَهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّهُ مَعَ الْفُجُورِ وَهُمَا فِي النَّارِ وَسَلُّوا اللَّهَ الْمُعَافَاةَ فَإِنَّهُ لَمْ يُوْتِ رَجُلٌ بَعْدَ الْيَقِينِ شَيْئًا خَيْرًا مِنَ الْمُعَافَاةِ ثُمَّ قَالَ لَا تَقَاطَعُوا وَلَا تَذَابَرُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا [قال شعيب: إسناده صحيح] [راجع: ۵]

(۱۹) اوسط کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اس جگہ گذشتہ سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تھے، یہ کہہ کر آپ رو پڑے، پھر فرمایا سچائی کو اختیار کرو، کیونکہ سچائی کا تعلق نیکی کے ساتھ ہے اور یہ دونوں چیزیں جنت میں ہوں گی، جھوٹ بولنے سے اپنے آپ کو بچاؤ، کیونکہ جھوٹ کا تعلق گناہ سے ہے اور یہ دونوں چیزیں جہنم میں ہوں گی، اور اللہ سے عافیت کی دعاء مانگا کرو کیونکہ ایمان کے بعد عافیت سے بڑھ کر نعمت کسی کو نہیں دی گئی، پھر فرمایا کہ ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، بغض نہ کرو، قطع تعلقی مت کرو، ایک دوسرے سے منہ مت پھیرو، اور اے اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔

(۱۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْدِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ تُوِّفِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ فِي طَائِفَةٍ مِنَ الْمَدِينَةِ قَالَ فَجَاءَ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ فَقَبَّلَهُ وَقَالَ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي مَا أَطْيَيْكَ حَيًّا وَمَيِّتًا مَاتَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَبُّ الْكُعْبَةِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ فَأَنْطَلَقَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يَتَقَاوَدَانِ حَتَّى أَتَوْهُمُ فَتَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ وَلَمْ يَتْرُكْ شَيْئًا أَنْزَلَ فِي الْأَنْصَارِ وَلَا ذَكَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ شَأْنِهِمْ إِلَّا وَذَكَرَهُ وَقَالَ وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيًا سَلَكَتُ وَادِيًا الْأَنْصَارِ وَلَقَدْ عَلِمْتُ يَا سَعْدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَأَنْتَ قَاعِدُ قُرَيْشٍ وَلِأَهْلِ هَذَا الْأَمْرِ فَبَرَّ النَّاسُ تَعَلُّ لِرَّهْمِمْ وَفَاجِرُهُمْ تَبِعَ لِفَاجِرِهِمْ قَالَ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ صَدَقْتَ نَحْنُ الْوُرَرَاءُ وَأَنْتُمْ الْأَمْرَاءُ قَالَ شَعِبٌ صَحِيحٌ لغيره

(۱۸) حمید بن عبد الرحمن کہتے ہیں کہ جس وقت حضور نبی مکرم، سرور دو عالم ﷺ کا وصال ہوا، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ کے قریبی علاقے میں تھے، وہ نبی ﷺ کے انتقال کی خبر سنتے ہی تشریف لائے، نبی ﷺ کے روئے انور سے کپڑا بٹایا، اسے بوسہ دیا، اور فرمایا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ زندگی میں اور اس دنیوی زندگی کے بعد بھی کتنے پاکیزہ ہیں، رب کعبہ کی قسم! محمد ﷺ ہمیں داغ مفارقت دے گئے۔

اس کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تیزی کے ساتھ سقیفہ بنی ساعدہ کی طرف روانہ ہوئے جہاں تمام انصار مسئلہ خلافت طے کرنے کے لیے جمع تھے، یہ دونوں حضرات وہاں پہنچے، اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے گفتگو شروع کی، اس دوران انہوں نے قرآن کریم کی وہ تمام آیات اور نبی ﷺ کی وہ تمام احادیث جو انصار کی فضیلت سے تعلق رکھتی تھیں، سب بیان کر دیں اور فرمایا کہ آپ لوگ جانتے ہیں کہ اگر لوگ ایک راستے پر چلتے اور انصار دوسرے پر، تو نبی ﷺ انصار کا راستہ اختیار کرتے۔

پھر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ سعد! آپ بھی جانتے ہیں کہ ایک مجلس میں ”جس میں آپ بھی موجود تھے“ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ خلافت کے حقدار قریش ہوں گے، لوگوں میں سے جو نیک ہوں گے وہ قریش کے نیک افراد کے تابع ہوں گے اور جو بدکار ہوں گے وہ بدکاروں کے تابع ہوں گے۔

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ سچ کہتے ہیں، اب ہم وزیر ہوں گے اور آپ امیر یعنی خلیفہ۔

(۱۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِّيقِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَذْكُرُ أَنَّ أَبَاهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرٍ وَهُوَ يَقُولُ قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْعَمَلُ عَلَى مَا فُرِغَ مِنْهُ أَوْ عَلَى أَمْرِ مُؤْتَفَقٍ قَالَ بَلْ عَلَى أَمْرٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ قَالَ قُلْتُ فَفِيمَ الْعَمَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ كُلُّ مَيْسَرٍ لِمَا خُلِقَ لَهُ قَالَ شَعِبٌ حَسَنٌ لغيره

(۱۹) ایک مرتبہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! ہم جو عمل کرتے ہیں، کیا وہ پہلے سے لکھا جا چکا ہے یا ہمارا عمل پہلے ہوتا ہے؟ فرمایا نہیں! بلکہ وہ پہلے سے لکھا جا چکا ہے، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر عمل کا کیا فائدہ؟ فرمایا جو شخص جس مقصد کے لئے پیدا کیا گیا ہے اسے اس کے اسباب مہیا کر دیئے جاتے ہیں اور وہ عمل اس کے لئے آسان کر دیا جاتا ہے۔

فائدہ: اس حدیث کا تعلق مسئلہ تقدیر سے ہے، اس کی مکمل وضاحت کے لئے ہماری کتاب ”الطریق الاسلامی شرح مسند الامام الاعظم“ کا مطالعہ کیجئے۔

(۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ أَهْلِ الْفِقْهِ أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَوَفَّى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَزَنُوا عَلَيْهِ حَتَّى كَادَ نَعْضُهُمْ يَوْسُوسُ قَالَ عُثْمَانُ وَكُنْتُ مِنْهُمْ فِينَا أَنَا حَالِسٌ فِي ظِلِّ أُطَمٍ مِنَ الْأَطَامِ مَرَّ عَلَيَّ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَسَلَّمَ عَلَيَّ فَلَمْ أَشْعُرْ أَنَّهُ مَرَّ وَلَا سَلَّمَ فَأَنْطَلَقَ عُمَرُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ مَا يُعْجِبُكَ أَنِّي مَرَرْتُ عَلَى عُثْمَانَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ وَأَقْبَلَ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ فِي وَلايَةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَتَّى سَلَّمَا عَلَيَّ حَمِيْعًا ثُمَّ قَالَ أَبُو بَكْرٍ جَانِبِي أَخُوكَ عُمَرُ فَذَكَرَ أَنَّهُ مَرَّ عَلَيْكَ فَسَلَّمَ فَلَمْ تَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَمَا الَّذِي حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ قَالَ قُلْتُ مَا فَعَلْتُ فَقَالَ عُمَرُ بَلَى وَاللَّهِ لَقَدْ فَعَلْتُ وَلَكِنَّهَا عَبَيْتُكُمْ يَا بَنِي أُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ وَاللَّهِ مَا شَعَرْتُ أَنَّكَ مَرَرْتَ وَلَا سَلَّمْتَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ صَدَقَ عُثْمَانُ وَقَدْ شَغَلَكَ عَنْ ذَلِكَ أَمْرٌ فَقُلْتُ أَجَلُ قَالَ مَا هُوَ فَقَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَوَفَّى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ نَسْأَلَهُ عَنْ نَجَاةِ هَذَا الْأَمْرِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قَدْ سَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ قَالَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ يَا بَنِي أُمَيَّةَ أَنْتَ أَحَقُّ بِهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا نَجَاةُ هَذَا الْأَمْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَبِلَ مِنِّي الْكَلِمَةَ الَّتِي عَرَضْتُ عَلَى عُمَيٍّ فَرَدَّهَا عَلَيَّ فَهِيَ لَهُ نَجَاةٌ قَالَ شُعْبَةُ الْمَرْفُوعُ مِنْهُ صَحِيحٌ شَوَاهِدُهُ |

(۲۰) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ یہ حدیث بیان فرمائی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم غمگین رہنے لگے، بلکہ بعض حضرات کو طرح طرح کے وساوس نے گھیرنا شروع کر دیا تھا، میری بھی کچھ ایسی ہی کیفیت تھی، اسی تناظر میں ایک دن میں کسی ٹیلے کے سائے میں بیٹھا ہوا تھا کہ وہاں سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا گذر ہوا، انہوں نے مجھے سلام کیا، لیکن مجھے پتہ ہی نہ چل سکا کہ وہ یہاں سے گذر کر گئے ہیں یا انہوں نے مجھے سلام کیا ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ یہاں سے ہو کر سیدھے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے، اور ان سے کہا کہ آپ کو ایک حیرانگی کی بات بتاؤں؟ میں ابھی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس سے گذرا تھا، میں نے انہیں سلام کیا لیکن انہوں نے میرے سلام

کا جواب ہی نہیں دیا؟ یہ خلافت صدیقی کا واقعہ ہے، اس مناسبت سے تھوڑی دیر بعد سامنے سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ آتے ہوئے دکھائی دیئے، ان دونوں نے آتے ہی مجھے سلام کیا۔

اس کے بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ میرے پاس ابھی تمہارے بھائی عمر آئے تھے، وہ کہہ رہے تھے کہ ان کا آپ کے پاس سے گذر ہوا، انہوں نے آپ کو سلام کیا لیکن آپ نے اس کا کوئی جواب ہی نہیں دیا، آپ نے ایسا کیوں کیا؟ میں نے کہا کہ میں نے تو ایسا کچھ نہیں کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کیوں نہیں! میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ آپ نے ایسا کیا ہے، اصل بات یہ ہے کہ اے بنو امیہ! آپ لوگ اپنے آپ کو دوسروں سے بڑا سمجھتے ہیں، میں نے کہا کہ خدا کی قسم! مجھے آپ کے گذرنے کا احساس ہوا اور نہ ہی مجھے آپ کے سلام کرنے کی خبر ہو سکی۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا عثمان ٹھیک کہہ رہے ہیں، اچھا یہ بتائیے کہ آپ کسی سوچ میں ڈوبے ہوئے تھے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ آپ کن خیالات میں مستغرق تھے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو اپنے پاس بلا لیا اور میں آپ ﷺ سے یہ بھی نہ پوچھ سکا کہ اس حادثہ جانکاہ سے صحیح سالم نجات پانے کا کیا راستہ ہوگا؟

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کے متعلق میں نبی ﷺ سے معلوم کر چکا ہوں، یہ سن کر میں کھڑا ہو گیا اور میں نے کہا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ ہی اس سوال کے زیادہ حقدار تھے، اس لئے اب مجھے بھی اس کا جواب بتا دیجئے، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا تھا یا رسول اللہ! اس حادثہ جانکاہ سے نجات کا راستہ کیا ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص میری طرف سے وہ کلمہ تو حید قبول کر لے جو میں نے اپنے بچا خواجہ ابوطالب پر پیش کیا تھا اور انہوں نے وہ کلمہ کہنے سے انکار کر دیا تھا، وہ کلمہ ہی ہر شخص کے لئے نجات کا راستہ اور سبب ہے۔

(۲۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ قُرَيْشٍ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَبِوَةَ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي سَفْيَانَ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ بَعَثَنِي إِلَى الشَّامِ يَا يَزِيدُ إِنَّ لَكَ قَرَابَةً عَسَيْتَ أَنْ تُؤْتِيَهُمْ بِالْإِمَارَةِ وَذَلِكَ أَكْبَرُ مَا أَخَافُ عَلَيْكَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ شَيْئًا فَأَمَرَ عَلَيْهِمْ أَحَدًا مُحَابَاةً فَعَلِيهِ لَعْنَةُ اللَّهِ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا حَتَّى يَدْخُلَهُ جَهَنَّمَ وَمَنْ أَعْطَى أَحَدًا حِمَى اللَّهِ فَقَدْ ائْتَهَكَ فِي حِمَى اللَّهِ شَيْئًا بَغِيرَ حَقِّهِ فَعَلِيهِ لَعْنَةُ اللَّهِ أَوْ قَالَ تَبَرَّأْتُ مِنْهُ ذِمَّةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ [إسناده ضعيف . صححه الحاكم (۴/۹۳)]

(۲۱) حضرت یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جب شام کی طرف روانہ فرمایا تو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا یزید! تمہاری کچھ رشتہ داریاں ہیں، ہو سکتا ہے کہ تم امیر لشکر ہونے کی وجہ سے اپنے رشتہ داروں کو ترجیح دو، مجھے تمہارے متعلق سب سے زیادہ اسی چیز کا اندیشہ ہے، کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص مسلمانوں

کے کسی اجتماعی معاملے کا ذمہ دار بنے، اور وہ دوسروں سے مخصوص کر کے کسی منصب پر کسی شخص کو مقرر کر دے، اس پر اللہ کی لعنت ہے، اللہ اس کا کوئی فرض اور کوئی نفعی عبادت قبول نہیں کرے گا، یہاں تک کہ اسے جہنم میں داخل کر دے۔

اور جو شخص کسی کو اللہ کے نام پر حفاظت دینے کا وعدہ کر لے اور اس کے بعد ناحق اللہ کے نام پر دی جانے والی اس حفاظت کے وعدے کو توڑ دیتا ہے، اس پر اللہ کی لعنت ہے یا یہ فرمایا کہ اللہ اس سے بری ہے۔

(۲۲) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُسْعُودِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ الْأَخْنَسِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيتُ سَبْعِينَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَجُوهُهُمْ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَقُلُوبُهُمْ عَلَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ فَاسْتَزِدْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَرَأَدَنِي مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ سَبْعِينَ أَلْفًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَرَأَيْتُ أَنَّ ذَلِكَ آتٍ عَلَى أَهْلِ الْقُرَى وَمُصِيبٌ مِنْ حَاقَاتِ النَّوَادِي | اسنادہ ضعیف |

(۲۲) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے اپنی امت میں ستر ہزار آدمی ایسے بھی عطاء کیے گئے ہیں جو بلا حساب کتاب جنت میں داخل ہوں گے، ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے اور ان کے دل ہر طرح کی بیماری سے پاک ہونے میں ایک شخص کے دل کی طرح ہوں گے۔

میں نے اپنے رب سے اس تعداد میں اضافے کی درخواست کی تو اس نے میری درخواست کو قبول کرتے ہوئے ان میں سے ہر ایک کے ساتھ مزید ستر ہزار کا اضافہ کر دیا (گویا اب ستر ہزار میں سے ہر ایک کو ستر ہزار سے ضرب دے کر جو تعداد حاصل ہوگی، وہ سب جنت میں مذکور طریقے کے مطابق داخل ہوں گے) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری رائے کے مطابق یہ وہ لوگ ہوں گے جو بستیوں میں رہتے ہیں یا کسی دیہات کے کناروں پر آباد ہوتے ہیں۔

(۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَصَّاصِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَعْمَلْ سَوْفًا يُحْزَرْ بِهِ فِي الدُّنْيَا | قال الترمذی

غریب، وفی اسنادہ مقال قال الألبانی: ضعیف الاسناد (الترمذی: ۳۰۳۹) قال شعب: صحیح بطرقہ و شواہدہ |

(۲۳) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص برے اعمال کرے گا، اسے دنیا میں ہی اس کا بدلہ دیا جائے گا۔

(۲۴) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ غَيْرُ مَتَّهِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانٍ يَقُولُ أَنَّهُ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَوَقَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَزَنُوا عَلَيْهِ حَتَّى كَادَ بَعْضُهُمْ أَنْ يُوَسَّوْسَ قَالَ عُثْمَانُ فَكُنْتُ مِنْهُمْ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ أَبِي الْيَمَانِ عَنْ شُعَيْبٍ | قال شعب: صحیح بشواہدہ | [راجع: ۲۰]

(۲۴) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ یہ حدیث بیان فرمائی کہ نبی ﷺ کے وصال کے بعد بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم غمگین رہنے لگے، بلکہ بعض حضرات کو طرح طرح کے وساوس نے گھیرنا شروع کر دیا تھا، میری بھی کچھ ایسی ہی کیفیت تھی، اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی جس کا ترجمہ حدیث نمبر ۲۱ میں گزر چکا ہے۔

(۲۵) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَتْ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْسِمَ لَهَا مِيرَاثَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَقَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورِثُ مَا تَرَكَنَا صَدَقَةٌ فَغَضِبَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَهَجَرَتْ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَمْ تَزَلْ مُهَاجِرَتَهُ حَتَّى تُوَفِّيَتْ قَالَ وَعَاشَتْ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ قَالَ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَسْأَلُ أَبَا بَكْرٍ نَصِيحَتَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْرٍ وَفَدَكَ وَصَدَقَتِهِ بِالْمَدِينَةِ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ عَلَيْهَا ذَلِكَ وَقَالَ لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهِ إِلَّا عَمِلْتُ بِهِ وَإِنِّي أَخْشَى أَنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِهِ أَنْ أَرْيَغَ فَأَمَّا صَدَقَتُهُ بِالْمَدِينَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ إِلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَعَلَهُ عَلَيْهَا عَلِيُّ وَأَمَّا خَيْرٌ وَفَدَكَ فَأَمْسَكَهُمَا عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَالَ هُمَا صَدَقَةٌ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتَا لِحَقْوَرِهِ الْيَتَى تَعْرُوهُ وَتَوَاتِيهِ وَأَمْرُهُمَا إِلَيَّ مَنْ وَلِيَ الْأَمْرَ قَالَ فَهَمَّا عَلَى ذَلِكَ الْيَوْمِ | صححه البخاری (۳۰۹۲) ومستم (۱۷۵۹) [راجع ۹]

(۲۵) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے وصال مبارک کے بعد حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ مالِ غنیمت میں سے نبی ﷺ کا جو ترکہ بنتا ہے، اس کی میراث تقسیم کر دیں، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہمارے مال میں وراثت جاری نہیں ہوتی، ہم جو کچھ چھوڑ جاتے ہیں وہ سب صدقہ ہوتا ہے۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے ذہن میں اس پر کچھ بوجھ محسوس ہوا، چنانچہ انہوں نے اس معاملے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بات کرنا ہی چھوڑ دی اور یہ سلسلہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات تک رہا، یاد رہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کے بعد صرف چھ ماہ ہی زندہ رہیں۔

اصل میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ارضِ خیر و فدک میں سے نبی ﷺ کے ترکہ کا مطالبہ کر رہی تھیں، نیز صدقاتِ یدینہ میں سے بھی اپنا حصہ وصول کرنا چاہتی تھیں، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس مطالبے کو پورا کرنے سے معذرت کرتے ہوئے فرمایا کہ نبی ﷺ جس طرح جو کام کرتے تھے، میں اسے چھوڑ نہیں سکتا بلکہ اسی طرح عمل کروں گا جیسے نبی ﷺ فرماتے تھے، اس لئے کہ

مجھے اندیشہ ہے کہ اگر میں نے نبی ﷺ کے کسی عمل اور طریقے کو چھوڑا تو میں بہک جاؤں گا۔

بعد میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے صدقاتِ مدینہ کا انتظام حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دیا تھا، جس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ پر غالب آ گئے، جبکہ خیبر اور فدک کی زمینیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خلافت کے زیر انتظام ہی رکھیں اور فرمایا کہ یہ نبی ﷺ کا صدقہ ہیں، اور اس کا مصرف پیش آمدہ حقوق اور مشکل حالات ہیں اور ان کی ذمہ داری وہی سنبھالے گا جو خلیفہ ہو، یہی وجہ ہے کہ آج تک ان دونوں کی یہی صورت حال ہے۔

(۲۶) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى وَعَفَّانُ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا تَمَثَّلَتْ بِهَذَا النَّبِيِّ وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقْضِي:

وَأَبِيصَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ ربيعُ البَيْتَامَى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ

فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ذَلِكَ وَاللَّهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ | اسنادہ ضعیف |

(۲۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اس دنیوی فانی زندگی کے آخری لمحات گزار رہے تھے تو میں نے ایک شعر پڑھا جس کا ترجمہ یہ ہے کہ وہ ایسے خوبصورت چہرے والا ہے کہ جس کے روئے انور کی برکت سے طلب باران کی جاتی ہے، یتیموں کا سہارا اور یتیموں کا محافظ ہے، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بخدا! یہ رسول اللہ ﷺ ہی کی شان ہے۔

(۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَذَرُوا أَيْنَ يَقْفُرُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنْ يَقْفَرَ نَبِيٌّ إِلَّا حَيْثُ يَمُوتُ فَأَخْرَوْا فِرَاشَهُ وَحَفَرُوا لَهُ تَحْتَ فِرَاشِهِ | قال شعب

قوى بطرقه |

(۲۷) ابن جریج کہتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے یہ حدیث سنائی کہ جب نبی ﷺ کا وصال ہو گیا تو لوگوں کے علم میں یہ بات نہ تھی کہ نبی ﷺ کی قبر مبارک کہاں بنائی جائے؟ حتیٰ کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس مسئلے کو حل کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر نبی کی قبر وہیں بنائی جاتی ہے جہاں ان کا انتقال ہوتا ہے، چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی ﷺ کا بستر مبارک اٹھا کر اس کے نیچے قبر مبارک کھودی اور وہیں تدفین عمل میں آئی۔

(۲۸) حَدَّثَنَا حَبَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ قُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاعْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ | صحيحه البخاری (۸۳۴) ومسنم (۲۷۰۵) | راجع ۱۸ |

(۲۸) ایک مرتبہ حضرت صدیق اکبر ؓ نے نبی ﷺ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسی دعاء سکھا دیجئے جو میں نماز میں مانگ لیا کروں؟ نبی ﷺ نے انہیں یہ دعاء تلقین فرمائی کہ اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بڑا ظلم کیا، تیرے علاوہ کوئی بھی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا، اس لئے خاص اپنے فضل سے میرے گناہوں کو معاف فرما اور مجھ پر رحم فرما، بے شک تو بڑا بخشنے والا، مہربان ہے۔

(۲۹) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أَسَامَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ قَامَ أَبُو بَكْرٍ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَتْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرَأُونَ هَذِهِ آيَةَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ حَتَّى آتَى عَلَى آخِرِ آيَةِ آلا وَإِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوْا الظَّالِمَ لَمْ يَأْخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَوْ شَكَ اللَّهُ أَنْ يَعْمَهُمْ بِعِقَابِهِ آلا وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ النَّاسَ وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى وَإِنَّا سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَيْبٌ

اسنادہ صحیح [راجع ۱]

(۲۹) قیس کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت صدیق اکبر ؓ خطبہ ارشاد فرمانے کے لئے کھڑے ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرنے کے بعد فرمایا اے لوگو! تم اس آیت کی تلاوت کرتے ہو

”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ لَا يَصُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ“

”اے ایمان والو! تم اپنی فکر کرو، اگر تم راہ راست پر ہو تو کوئی گمراہ شخص تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا۔“

یاد رکھو! جب لوگ گناہ کا کام ہوتے ہوئے دیکھیں اور اسے بدلنے کی کوشش نہ کریں تو عنقریب ان سب کو اللہ کا عذاب گھیر لے گا۔ یاد رکھو! کہ میں نے نبی ﷺ کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا ہے۔

(۳۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي نَكْرٍ الصَّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرَأُونَ هَذِهِ آيَةَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ لَا يَصُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوْا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَوْ شَكَ اللَّهُ أَنْ يَعْمَهُمْ بِعِقَابِهِ قَالَ شَيْبٌ اسنادہ صحیح [راجع ۱]

(۳۰) قیس کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت صدیق اکبر ؓ خطبہ ارشاد فرمانے کے لئے کھڑے ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرنے کے بعد فرمایا اے لوگو! تم اس آیت کی تلاوت کرتے ہو

”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ لَا يَصُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ“

”اے ایمان والو! تم اپنی فکر کرو، اگر تم راہ راست پر ہو تو کوئی گمراہ شخص تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا۔“

میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب لوگ گناہ کا کام ہوتے ہوئے دیکھیں اور اسے بدلنے کی کوشش نہ کریں تو عنقریب ان سب کو اللہ کا عذاب گھیر لے گا۔

(۳۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ فَرْقَدِ السَّبْحِيِّ وَعَقَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْثَةُ الطَّيِّبِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِّيقِ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّءُ الْمَلَكَةِ [اسنادہ ضعیف] [راجع: ۱۳]

(۳۱) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی بد اخلاق شخص جنت میں نہ جائے گا۔

(۳۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ مُوسَى عَنْ فَرْقَدِ السَّبْحِيِّ عَنْ مَرْثَةَ الطَّيِّبِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِّيقِ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ حَبٌّ وَلَا بَخِيلٌ وَلَا مَنَانٌ وَلَا سَيِّءُ

الْمَلَكَةِ وَأَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْمَمْلُوكُ إِذَا أَطَاعَ اللَّهَ وَأَطَاعَ سَيِّدَهُ [اسنادہ ضعیف] [راجع: ۱۳]

(۳۲) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی دھوکہ باز، کوئی بخیل، کوئی احسان

جہانے والا اور کوئی بد اخلاق جنت میں داخل نہ ہوگا، اور جنت کا دروازہ سب سے پہلے جو شخص بجائے گا وہ غلام ہوگا، بشرطیکہ وہ

اللہ کی اطاعت بھی کرتا ہو اور اپنے آقا کی بھی اطاعت کرتا ہو۔

(۳۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ مُوسَى عَنْ فَرْقَدِ السَّبْحِيِّ عَنْ مَرْثَةَ الطَّيِّبِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِّيقِ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ حَبٌّ وَلَا بَخِيلٌ وَلَا مَنَانٌ وَلَا سَيِّءُ

الْمَلَكَةِ وَأَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْمَمْلُوكُ إِذَا أَطَاعَ اللَّهَ وَأَطَاعَ سَيِّدَهُ [قال شعيب: اسنادہ صحیح] [راجع: ۱۲]

(۳۳) عمرو بن حرith کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کچھ بیمار ہو گئے، جب صحت یاب ہوئے تو لوگوں

سے ملنے کے لیے باہر تشریف لائے، لوگوں سے معذرت کی اور فرمایا ہم تو صرف خیر ہی چاہتے ہیں، پھر فرمایا کہ جناب رسول

اللہ ﷺ نے ہم سے یہ حدیث ارشاد فرمائی ہے کہ دجال ایک مشرقی علاقے سے خروج کرے گا جس کا نام 'خراسان' ہوگا، اور

اس کی پیروی ایسے لوگ کریں گے جن کے چہرے چھٹی کمانوں کی طرح ہوں گے۔

(۳۴) حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ حِمَاصَ وَكَانَ

قَدْ أَدْرَكَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَرْثَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَوْسَطَ الْبَجَلِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ

الصَّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَخْطُبُ النَّاسَ وَقَالَ مَرْثَةُ حِينَ اسْتُخْلِفَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَامَ الْأَوَّلِ مَقَامِي هَذَا وَبَكَى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فَإِنَّ

النَّاسَ لَمْ يُعْطُوا بَعْدَ الْيَقِينِ شَيْئًا خَيْرًا مِنَ الْعَافِيَةِ وَعَلَيْكُمْ بِالصَّدْقِ فَإِنَّهُ فِي الْجَنَّةِ وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّهُ

مَعَ الْفُجُورِ وَهُمَا فِي النَّارِ وَلَا تَقَاطَعُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا إِخْوَانًا كَمَا أَمَرَكُمْ

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ [قال شعيب: اسنادہ صحیح] [راجع: ۵]

(۳۴) اوسط کہتے ہیں کہ خلافت کے بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے تو میں نے انہیں

یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اس جگہ گذشتہ سال نبی ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تھے، یہ کہہ کر آپ رو پڑے، پھر فرمایا میں اللہ سے درگزر اور عافیت کی درخواست کرتا ہوں، کیونکہ ایمان کے بعد عافیت سے بڑھ کر نعمت کسی کو نہیں دی گئی، سچائی کو اختیار کرو، کیونکہ سچائی جنت میں ہوگی، جھوٹ بولنے سے اپنے آپ کو بچاؤ، کیونکہ جھوٹ کا تعلق گناہ سے ہے اور یہ دونوں چیزیں جہنم میں ہوں گی، ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، بغض نہ کرو، قطع تعلقی مت کرو، ایک دوسرے سے منہ مت پھيرو، اور اے اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔

(۲۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ يَعْنِي ابْنَ عِيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بَشَّرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ غَضًا كَمَا أُنْزِلَ فَلْيَقْرَأْهُ عَلَى قِرَائَةِ ابْنِ أُمِّ عَدٍ | صححه ابن حبان (۷۰۶۶) قال شعيب: اسنادہ حسن | [انظر: ۴۲۵۵]

(۳۵) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرات شیخین رضی اللہ عنہما نے انہیں یہ خوشخبری دی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص یہ چاہتا ہے کہ قرآن کریم جس طرح نازل ہوا ہے، اسی طرح اس کی تلاوت پر مضبوطی سے جما رہے، اسے چاہیے کہ قرآن کریم کی تلاوت ابن ام عبد اللہ یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قراءت پر کرے۔

(۳۶) قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ وَيَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ غَضًا أَوْ رَطْبًا | قال شعيب: اسنادہ صحيح | [ياتي في مسند عمر ۱۷۵]

(۳۹) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی روایت منقول ہے، البتہ اس میں غصا یا رطبا دونوں الفاظ آئے ہیں۔
(۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَسَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ بْنُ أَبِي الْحُسَّامِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْحُوَيْرِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ عُمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَمَنَيْتُ أَنْ أَكُونَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا يُنْجِينَا مِمَّا يُلْقِي الشَّيْطَانُ فِي أَنْفُسِنَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدْ سَأَلْتَهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ يُنْجِيكُمْ مِنْ ذَلِكَ أَنْ تَقُولُوا مَا أَمَرْتُ عَمِّي أَنْ يَقُولَهُ قَالَ | شعيب: صحيح لغيره | [راجع: ۲۰]

(۳۷) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے اس چیز کی بڑی تمنا تھی کہ کاش! میں نبی ﷺ کے وصال سے پہلے یہ دریافت کر لیتا کہ شیطان ہمارے دلوں میں جو وساوس اور خیالات ڈالتا ہے، ان سے ہمیں کیا چیز بچا سکتی ہے؟ یہ سن کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں یہ سوال نبی ﷺ سے پوچھ چکا ہوں، جس کا جواب نبی ﷺ نے یوں دیا تھا کہ تم وہی کلمہ تو حید کہتے رہو جو میں نے اپنے چچا کے سامنے پیش کیا تھا لیکن انہوں نے وہ کلمہ کہنے سے انکار کر دیا تھا، اس کلمہ کی کثرت ہی تمہیں ان وساوس سے نجات دلا دے گی۔

(۳۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ لَمْ يُعْطُوا فِي الدُّنْيَا خَيْرًا مِنَ الْبَقِيَّةِ وَالْمَعَاوَةِ فَسَلُّوهُمَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا قَالَ شَعِيبٌ: صحيح لغيره [راجع: ۱۵]

(۳۸) خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگو! انسان کو دنیا میں ایمان اور عافیت سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں دی گئی، اس لئے اللہ سے ان دونوں چیزوں کی دعا کرتے رہا کرو۔

(۳۹) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ وَحَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أَرَادُوا أَنْ يَحْفَرُوا لِلرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْحَرَّاحِ يَضْرُحُ كَحَفْرِ أَهْلِ مَكَّةَ وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ زَيْدُ بْنُ سَهْلٍ يَحْفَرُ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ فَكَانَ يَلْحَدُ فَدَعَا الْعَبَّاسَ رَحْلَيْنِ فَقَالَ لَأَحْدِيهِمَا أَذْهَبَ إِلَى أَبِي عُبَيْدَةَ وَلِلْآخَرِ أَذْهَبَ إِلَى أَبِي طَلْحَةَ اللَّهُمَّ حَرِّ لِرَسُولِكَ قَالَ فَوَجَدَ صَاحِبُ أَبِي طَلْحَةَ أَبَا طَلْحَةَ فَجَاءَ بِهِ فَلَحَدَ لِلرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَعِيبٌ: صحيح بشواهدہ [یاتی برقم ۲۳۵۷]

(۳۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد جب قبر مبارک کی کھدوائی کا ارادہ کیا اور معلوم ہوا کہ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ صندوقی قبر بناتے ہیں جیسے اہل مکہ، اور حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ ”جن کا اصل نام زید بن سہل تھا“ اہل مدینہ کے لئے بغلی قبر بناتے ہیں، تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے دو آدمیوں کو بلایا، ایک کو حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا اور دوسرے کو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس، اور دعا کی کہ اے اللہ! اپنے پیغمبر کے لئے جو بہتر ہو اسی کو پسند فرمالے، چنانچہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس جانے والے آدمی کو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ مل گئے اور وہ انہی کو لے کر آ گیا، اس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بغلی قبر تیار کی گئی۔

(۴۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَخْبَرَنِي عَقِبَةُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ بَعْدَ وَقَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلِيَالٍ وَعَلَى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَمْشِي إِلَى جَنْبِهِ فَمَرَّ بِحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ يَلْعَبُ مَعَ غُلَامَانِ فَاحْتَمَلَهُ عَلَى رَقَبَتِهِ وَهُوَ يَقُولُ يَا أَبَى شَبَّهَ النَّبِيِّ لَيْسَ شَبِيهَا بِعَلِيٍّ قَالَ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ [صححه البخاری (۳۵۴۲) والحاكم (۱۶۸/۳)]

(۴۰) حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال مبارک کے چند دن بعد عصر کی نماز پڑھ کر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد نبوی سے نکلا، حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ایک جانب تھے، حضرت

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا گذر حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا جو اپنے ہم جو بیوں کے ساتھ ٹھیل رہے تھے، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے انہیں اٹھا کر اپنے کندھے پر بٹھالیا اور فرمانے لگے میرے باپ قربان ہوں، یہ تو پورا پورا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہہ ہے، علی کے مشابہہ تھوڑی ہے، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ سن کر مسکرا رہے تھے۔

(۴۱) حَدَّثَنَا أُسُودُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَنبَزٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَجَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ فَأَعْتَرَفَ عِنْدَهُ مَرَّةً فَرَدَّهُ ثُمَّ جَاءَهُ فَأَعْتَرَفَ عِنْدَهُ الثَّانِيَةَ فَرَدَّهُ ثُمَّ جَاءَهُ فَأَعْتَرَفَ الثَّالِثَةَ فَرَدَّهُ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّكَ إِنِ اعْتَرَفْتَ الرَّابِعَةَ رَجَمَكَ قَالَ فَأَعْتَرَفَ الرَّابِعَةَ فَحَبَسَهُ ثُمَّ سَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوا مَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا قَالَ فَأَمَرَ بِرَجْمِهِ [قال شعيب: صحيح لغيره]

(۴۱) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا، اتنی دیر میں ماعز بن مالک آ گئے اور ایک مرتبہ بدکاری کا اعتراف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں واپس بھیج دیا، دوسری مرتبہ بھی ایسا ہی ہوا، تیسری مرتبہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں واپس بھیجا تو میں نے ان سے کہا اگر تم نے چوتھی مرتبہ بھی اعتراف کر لیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں رجم کی سزا دیں گے تاہم انہوں نے چوتھی مرتبہ آ کر بھی اعتراف جرم کر لیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں روک لیا اور لوگوں سے ان کے متعلق دریافت کیا، لوگوں نے بتایا کہ ہمیں تو ان کے بارے میں خیر ہی کا علم ہے، بہر حال اضافے کے مطابق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں رجم کرنے کا حکم دے دیا۔

(۴۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ ذِي عَصَوَانَ الْعُصَيْيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّخْمِيِّ عَنْ رَافِعِ الطَّائِيِّ رَفِيقِ أَبِي بَكْرٍ فِي غَزْوَةِ السَّلَاسِلِ قَالَ وَسَأَلْتُهُ عَمَّا قِيلَ مِنْ بَعْثِهِمْ فَقَالَ وَهُوَ يُحَدِّثُهُ عَمَّا تَكَلَّمْتُ بِهِ الْأَنْصَارُ وَمَا كَلَّمَهُمْ بِهِ وَمَا كَلَّمَهُ بِهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْأَنْصَارُ وَمَا ذَكَرَهُمْ بِهِ مِنْ إِمَامَتِي إِيَّاهُمْ بِأَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَوْضِعٍ فَيَايَعُونِي لِذَلِكَ وَقِيلَتْهَا مِنْهُمْ وَتَخَوُّفُ أَنْ تَكُونَ فِتْنَةً تَكُونُ بَعْدَهَا رِدَّةٌ [قال شعيب: اسنادہ جيد]

(۴۲) حضرت رافع طائی "جو غزوہ ذات السلاسل میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے رفیق تھے" کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے انصار کی بیعت کے بارے میں کہا جانے والی باتوں کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے وہ سب باتیں بیان فرمائیں جو انصار نے کہی تھیں، یا جو خود انہوں نے فرمائی تھیں، یا جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انصار سے کہی تھیں اور انہیں یہ بھی یاد دلایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے آپ کے مرض الوفا میں وہ لوگ میری امامت میں نماز ادا کرتے رہے ہیں، اس پر تمام انصار نے میری بیعت کر لی، اور میں نے اسے ان کی طرف سے قبول کر لیا، بعد میں مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں یہ کسی امتحان کا سبب نہ بن جائے، چنانچہ اس کے بعد فتنہ ارتداد پیش آ کر رہا۔

(۴۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي وَحْشِيُّ بْنُ حَرْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ وَحْشِيِّ بْنِ

حَرْبُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَقَدَ لِحَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ عَلَى قِتَالِ أَهْلِ الرَّدَّةِ وَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نِعَمَ عَبْدُ اللَّهِ وَأَخُو الْعَشِيرَةِ حَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَسَيِّفٌ مِنْ سُيُوفِ اللَّهِ سَلَّهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْكُفَّارِ وَالْمُنَافِقِينَ [صححه الحاكم (۲۹۸/۳) قال الهيثمي (۲۴۷/۹) رجاله ثقات قال شعيب صحيح يشواهده]

(۴۳) حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مرتدین سے قتال کے لیے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے اعزاز میں خصوصی طور پر جھنڈا تیار کروایا اور فرمایا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ کا بہترین بندہ اور اپنے قبیلہ کا بہترین فرد خالد بن ولید ہے جو اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے، جو اللہ نے کفار و منافقین کے خلاف میان سے نکال کر سونت لی ہے۔

(۴۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ صَالِحٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ الْكَلَابِيِّ عَنْ أَوْسَطِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَنَةٍ فَلَقِيْتُ أَبَا بَكْرٍ يَخْطُبُ النَّاسَ فَقَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْأَوَّلِ فَخَنَقَتْهُ الْعَبْرَةُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ سَلُّوا اللَّهَ الْمُعَافَاةَ فَإِنَّهُ لَمْ يُؤْتَ أَحَدٌ مِثْلَ يَقِينٍ بَعْدَ مُعَافَاةٍ وَلَا أَشَدَّ مِنْ رِيَّةٍ بَعْدَ كُفْرٍ وَعَلَيْكُمْ بِالصَّدْقِ فَإِنَّهُ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّهُ يَهْدِي إِلَى الْفُحُورِ وَهُمَا فِي النَّارِ [صححه ابن حبان (۹۵۲) قال شعيب: اسناده حسن] [راجع: ۵]

(۴۴) اوسط کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے وصال کے ایک سال بعد میں مدینہ منورہ حاضر ہوا، تو میں نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو لوگوں کے سامنے خطبہ دیتے ہوئے پایا، انہوں نے فرمایا کہ اس جگہ گذشتہ سال نبی ﷺ ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تھے، یہ کہہ کر آپ رو پڑے، تین مرتبہ اسی طرح ہوا، پھر فرمایا لوگو! اللہ سے درگزر کی درخواست کیا کرو، کیونکہ ایمان کے بعد عافیت سے بڑھ کر نعمت کسی کو نہیں دی گئی، اسی طرح کفر کے بعد شک سے بدترین چیز کسی کو نہیں دی گئی، سچائی کو اختیار کرو، کیونکہ سچائی کا تعلق نیکی کے ساتھ ہے اور یہ دونوں چیزیں جنت میں ہوں گی، جھوٹ بولنے سے اپنے آپ کو بچاؤ، کیونکہ جھوٹ کا تعلق گناہ سے ہے اور یہ دونوں چیزیں جہنم میں ہوں گی۔

(۴۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْسَرٍ أَبُو سَعْدٍ الصَّاعَانِيُّ الْمُكَفُوفُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوُفَاةُ قَالَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا قَالُوا يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ قَالَ فَإِنْ مِتُّ مِنْ لَيْلَتِي فَلَا تَنْتَظِرُوا بِي الْعَدَاةَ فَإِنَّ أَحَبَّ الْأَيَّامِ وَاللَّيَالِي إِلَيَّ أَقْرَبُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [اسناده ضعيف]

(۴۵) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اس دنیوی زندگی کے آخری لمحات قریب

آئے، تو انہوں نے پوچھا کہ آج کون سادہ ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ پیر کا دن ہے، فرمایا اگر میں آج ہی رات دنیا سے رخصت ہو جاؤں تو کل کا انتظار نہ کرنا بلکہ رات ہی کو دفن کر دینا کیونکہ مجھے وہ دن اور رات زیادہ محبوب ہے جو نبی ﷺ کے زیادہ قریب ہو۔ (۴۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ قَامَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَامٍ فَقَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامِي عَامَ الْأَوَّلِ فَقَالَ سَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ فَإِنَّهُ لَمْ يُعْطَ عَبْدٌ شَيْئًا أَفْضَلَ مِنَ الْعَافِيَةِ وَعَلَيْكُمْ بِالصَّدَقِ وَالْبِرِّ فَإِنَّهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ وَالْفُجُورَ فَإِنَّهُمَا فِي النَّارِ قَالَ شُعَيْبٌ: صَحِيحٌ لغيره || انظر: ۶۶ || [راجع: ۱۵]

(۴۶) حضرت ابو عبیدہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے وصال کے پورے ایک سال بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے تو فرمایا کہ گزشتہ سال نبی ﷺ بھی اسی جگہ پر کھڑے ہوئے تھے اور فرمایا تھا کہ اللہ سے عافیت کا سوال کیا کرو، کیونکہ کسی انسان کو عافیت سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں دی گئی، سچائی اور نیکی اختیار کرو کیونکہ یہ دونوں جنت میں ہوں گی، اور جھوٹ اور گناہ سے بچو کیونکہ یہ دونوں جہنم میں ہوں گے۔

(۴۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ رَبِيعَةَ مِنْ بَنِي أَسَدٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَسْمَاءَ أَوْ ابْنِ أَسْمَاءَ مِنْ بَنِي فَرَاةٍ قَالَ قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كُنْتُ إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا نَفَعَنِي اللَّهُ بِمَا شَاءَ أَنْ يَنْفَعَنِي مِنْهُ وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ وَصَدَقَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَذِيبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَتَوَضَّأُ فَيُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ تَعَالَى لِدَلِيلِكَ الذَّنْبِ إِلَّا غَفَرَهُ وَقَرَأَ هَاتَيْنِ اللَّائِيَتَيْنِ وَمَنْ يَعْمَلْ سَوَاءً أَوْ يَظْلِمُ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ يَجِدُ اللَّهَ غَفُورًا رَحِيمًا وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمُ اللَّائِيَةَ [قال شعيب: اسنادہ

صحیح || راجع: ۲]

(۴۷) حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ میں جب بھی نبی ﷺ سے کوئی حدیث سنتا تھا تو اللہ تعالیٰ جیسے چاہتا تھا مجھے اس سے فائدہ پہنچاتا تھا۔

مجھ سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی ہے اور وہ یہ حدیث بیان کرنے میں سچے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو مسلمان کوئی گناہ کر بیٹھے، پھر وضو کرے اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھے اور اللہ سے اپنے اس گناہ کی معافی مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو یقیناً معاف فرما دے گا، اس کے بعد نبی ﷺ نے یہ دو آیتیں پڑھیں ”جو شخص کوئی گناہ کرے یا اپنے نفس پر ظلم کر بیٹھے، پھر اللہ سے معافی مانگے تو وہ اللہ کو بڑا بخشنے والا مہربان پائے گا“ اور ”وہ لوگ کہ جب وہ کوئی گناہ کر بیٹھیں یا اپنے اوپر ظلم کریں“

(۴۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ مِنْ آلِ أَبِي عَقِيلٍ الشَّقَفِيِّ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ قَالَ شُعْبَةُ وَقَرَأَ

إِخْدَى هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ مَنْ يَعْمَلْ سُوًّا يُجْزَ بِهِ وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً [راجع ۲۲]
(۴۸) ایک دوسری سند سے بھی یہ روایت اسی طرح مروی ہے، البتہ اس میں امام شعبہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول منقول ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو میں سے کسی ایک آیت کی تلاوت فرمائی

”مَنْ يَعْمَلْ سُوًّا يُجْزَ بِهِ“ یا ”وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً“

(۴۹) حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عُمَرَ قَالَ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَطَبَنَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِينَا عَامَ أَوَّلٍ فَقَالَ أَلَا إِنَّهُ لَمْ يُقَسِّمْ بَيْنَ النَّاسِ شَيْءٌ أَفْضَلَ مِنَ الْمَعَاوَةِ نَعْدُ الْيَقِينِ أَلَا إِنَّ الصُّدُقَ وَالْبِرَّ فِي الْحَنَةِ أَلَا إِنَّ الْكُذِبَ وَالْفُجُورَ فِي النَّارِ [قال شعب: صحيح لغيره]

(۴۹) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہمارے سامنے خطبہ ارشاد فرمانے کے لئے کھڑے ہوئے، اور فرمایا کہ گذشتہ سال ہمارے درمیان اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تھے اور فرمایا تھا کہ لوگوں کے درمیان ایمان و یقین کے بعد عافیت سے بڑھ کر کوئی نعمت تقسیم نہیں کی گئی، یاد رکھو! سچائی اور نیکی جنت میں ہے اور جھوٹ اور گناہ جہنم میں۔

(۵۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ يَقُولُ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ لَمَّا أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ عَطَشَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرُّوا بِرَاعِي غَنَمٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَخَذْتُ قَدْحًا فَحَلَبْتُ فِيهِ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ فَأَتَيْتُهُ بِهِ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيَ [قال شعب: اسنادہ صحيح [راجع ۳۰]]

(۵۰) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور نبی مکرم، سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کر کے آ رہے تھے تو راستے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیاس لگی، اتفاقاً وہاں سے بکریوں کے ایک چرواہے کا گزر ہوا، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک پیالہ لے کر اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تھوڑا سا دودھ دوہا اور اسے لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نوش فرمایا یہاں تک کہ میں خوش ہو گیا۔

(۵۱) حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْلى بْنُ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَاصِمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَّمَنِي شَيْئًا أَقُولُهُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ وَإِذَا أَخَذْتُ مَضْجَعِي قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَوْ قَالَ اللَّهُمَّ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكُهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّكَه [قال شعب: اسنادہ صحيح [انظر: ۵۲، ۶۳ و سیاتی فی مسند ابی ہریرۃ: ۷۹، ۸۰]]

(۵۱) ایک مرتبہ حضرت صدیق اکبر ؓ نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسی دعاء سکھا دیجئے جو میں صبح و شام اور بستر پر لیٹتے وقت پڑھ لیا کروں، نبی ﷺ نے یہ دعاء سکھائی جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے اللہ! اے آسمان وزمین کو پیدا کرنے والے، ظاہر اور پوشیدہ سب کچھ جاننے والے، ہر چیز کے پالنے والا اور مالک! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہو سکتا، میں اپنی ذات کے شر، شیطان کے شر اور اس کے شرک سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

(۵۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرُو بْنَ عَاصِمٍ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَدْ كَرَّ مَعْنَاهُ.

[صحیحہ ابن حبان (۳۰۵) قال شعب: اسنادہ صحیح [راجع: ۵۱]

(۵۲) یہی حدیث ایک دوسری سند سے بھی روایت کی گئی ہے جو عبارت میں مذکور ہے۔

(۵۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ أَبِي حَازِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ خَطَبَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرُونَ هَذِهِ الْآيَةَ وَتَضَعُونَهَا عَلَى غَيْرِ مَا وَضَعَهَا اللَّهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوْا الْمُنْكَرَ بَيْنَهُمْ فَلَمْ يُنْكِرُوهُ يُوْشِكُ أَنْ يَعْمَهُمُ اللَّهُ بِعِقَابِهِ [راجع: ۱۱]

(۵۳) قیس کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت صدیق اکبر ؓ خطبہ ارشاد فرمانے کے لئے کھڑے ہوئے تو فرمایا اے لوگو! تم اس آیت کی تلاوت کرتے ہو

”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ“

”اے ایمان والو! تم اپنی فکر کرو، اگر تم راہ راست پر ہو تو کوئی گمراہ شخص تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا۔“

اور تم اسے اس کے صحیح محل پر محمول نہیں کرتے، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب لوگ گناہ کا کام ہوتے ہوئے دیکھیں اور اسے بدلنے کی کوشش نہ کریں تو عنقریب ان سب کو اللہ کا عذاب گھیر لے گا۔

(۵۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَوَّادٍ الْقَاضِيَّ يَقُولُ عَنْ أَبِي بَرزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ أَغْلَظَ رَجُلٌ لِأَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فَقَالَ أَبُو بَرزَةَ أَلَا أَضْرِبُ عَنْقَهُ قَالَ فَانْتَهَرَهُ وَقَالَ مَا هِيَ لِأَخِي بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۴۳۶۳)]

(۵۴) حضرت ابو برزہ اسلمی ؓ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابو بکر صدیق ؓ کی شان میں گستاخی کی اور انتہائی سخت کلمات کہے، میں نے عرض کیا کہ میں اس کی گردن نہ اڑا دوں؟ حضرت صدیق اکبر ؓ نے مجھے پیار سے جھڑک کر فرمایا کہ نبی ﷺ کے بعد یہ بات کسی کے لیے نہیں ہے (شان رسالت میں گستاخی کی سزا تو یہی ہے البتہ ہم اپنے لیے اس کی اجازت نہیں دیں گے)

(۵۵) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرْسِلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَقَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكَ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسٍ خَيْرٌ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ فِي هَذَا الْمَالِ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهَا الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَأَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَدْفَعَ إِلَيَّ فَاطِمَةَ مِنْهَا شَيْئًا فَوَجَدْتُ فَاطِمَةَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فِي ذَلِكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَرَّابَةٌ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي وَأَمَّا الَّذِي شَجَرَ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَمْوَالِ فَإِنِّي لَمْ آلُ فِيهَا عَنْ الْحَقِّ وَلَمْ أَتْرُكْ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ فِيهَا إِلَّا صَنَعْتُهُ [صححه]

السخارى (٤٢٤٠) ومسلم (١٧٥٩)

(۵۵) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک دن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ کی مدینہ، فدک اور خیبر کے خمس کی میراث کا مطالبہ لے کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے یہاں ایک خادم بھیجا، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہمارے مال میں وراثت جاری نہیں ہوتی، بلکہ ہم جو کچھ چھوڑ کر جاتے ہیں، وہ سب صدقہ ہوتا ہے، البتہ آل محمد رضی اللہ عنہم اس مال میں سے کھا سکتی ہے، اور میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے نبی ﷺ کو جیسا کرتے ہوئے دیکھا ہے، میں اس طریقے کو کسی صورت نہیں چھوڑوں گا، اور میں اس میں اسی طرح کام کروں گا جیسے نبی ﷺ نے کیا تھا، گویا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس میں سے کچھ بھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دینے سے انکار کر دیا جس سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی طبیعت میں (انسانی فطرت کی بناء پر) ایک بوجھ آیا، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنے سے میرے نزدیک نبی ﷺ کے رشتہ دار زیادہ محبوب ہیں، لیکن اس مال کے حوالے سے میرے اور آپ کے درمیان جو اختلاف رائے ہے، اس میں حق سے پیچھے نہیں ہٹوں گا، اور میں نے نبی ﷺ کو جس طرح کوئی کام کرتے ہوئے سنا ہے، میں اسی طرح اس کام کو کرنا ترک نہیں کروں گا۔

(۵۶) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ قَالَ كُنْتُ إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا نَفَعَنِي اللَّهُ بِهِ بِمَا شَاءَ أَنْ يَنْفَعَنِي مِنْهُ وَإِذَا حَدَّثَنِي غَيْرُهُ اسْتَحْلَفْتُهُ فَإِذَا حَلَفَ لِي صَدَّقْتُهُ وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ وَصَدَّقَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا فَيَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الطُّهُورَ ثُمَّ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ فَيَسْتَغْفِرُ اللَّهَ تَعَالَى إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ ثُمَّ تَلَا وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ

ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ [قال شعيب: اسنادہ صحیح] [راجع: ۲]

(۵۶) حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ میں جب بھی نبی ﷺ سے کوئی حدیث سنتا تھا تو اللہ تعالیٰ جیسے چاہتا تھا مجھے اس سے فائدہ پہنچاتا تھا، اور جب کوئی دوسرا شخص مجھ سے نبی ﷺ کی کوئی حدیث بیان کرتا تو میں اس سے اس پر قسم لیتا، جب وہ قسم کھا لیتا کہ یہ حدیث اس نے نبی ﷺ ہی سے سنی ہے تب کہیں جا کر میں اس کی بات کو سچا تسلیم کرتا تھا۔

مجھ سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی ہے اور وہ یہ حدیث بیان کرنے میں سچے ہیں کہ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو آدمی کوئی گناہ کر بیٹھے، پھر وضو کرے اور خوب اچھی طرح کرے، اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھے اور اللہ سے اپنے اس گناہ کی معافی مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو یقیناً معاف فرما دے گا، پھر نبی ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”اور وہ لوگ کہ جب وہ کوئی گناہ کر بیٹھیں یا اپنی جان پر ظلم کریں“

(۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَقْتَلِ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنْتَ غُلَامٌ شَابَّ عَاقِلٌ لَا تَنَهَمُكَ قَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَّبِعُ الْقُرْآنَ فَاجْمَعُهُ [صحيحه]

السخاری (۴۹۸۶) وابن حبان (۴۵۰۷) [انظر: ۷۶]

(۵۷) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مجھے جنگ یمامہ میں شہید ہونے والے حفاظ کی خبر بھجوائی اور مجھ سے فرمایا کہ زید! تم ایک سمجھدار نوجوان ہو، ہم تمہیں کسی غلط کام کے ساتھ متہم بھی نہیں کرتے، تم نبی ﷺ کے کاتب وحی بھی رہ چکے ہو، اس لئے قرآن کریم کو مختلف جگہوں سے تلاش کر کے یکجا اکٹھا کرو۔

(۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيرَاتَهُمَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا جِينِدٌ يَطْلُبَانِ أَرْضَهُ مِنْ فَدَكٍ وَسَهْمَهُ مِنْ خَيْبَرَ فَقَالَ لَهُمَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ وَإِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَالِ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا أَدْعُ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ فِيهِ إِلَّا صَنَعْتُهُ [راجع: ۹]

(۵۸) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے وصال مبارک کے بعد ایک دن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی میراث کا مطالبہ لے کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے یہاں تشریف لائے، اس وقت ان دونوں کا مطالبہ ارض فدک اور خیبر کا حصہ تھا، ان دونوں بزرگوں کی گفتگو سننے کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہمارے مال میں وراثت جاری نہیں ہوتی، بلکہ ہم جو کچھ چھوڑ کر جاتے ہیں، وہ سب صدقہ ہوتا ہے، البتہ آل محمد رضی اللہ عنہم اس مال میں سے کھا سکتی ہے، اور میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے نبی ﷺ کو جیسا کرتے

ہوئے دیکھا ہے، میں اس طریقے کو کسی صورت نہیں چھوڑوں گا۔

(۵۹) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا نَافِعُ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قِيلَ لِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا خَلِيفَةَ اللَّهِ فَقَالَ أَنَا خَلِيفَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا رَاضٍ بِهِ وَأَنَا رَاضٍ بِهِ وَأَنَا رَاضٍ [قال شعيب: اسنادہ ضعیف] [انظر: ۶۴]

(۵۹) ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ”یا خلیفۃ اللہ“ کہہ کر پکارا گیا تو آپ نے فرمایا کہ میں خلیفۃ اللہ نہیں ہوں بلکہ خلیفۃ رسول اللہ ہوں اور میں اسی درجے پر راضی ہوں۔

(۶۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لِأَبِي بَكْرٍ مَنْ يَرِثُكَ إِذَا مِتَّ قَالَ وَلَدِي وَأَهْلِي قَالَتْ فَمَا لَنَا لَا نَرِثُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ لَا يُوْرَثُ وَلَكِنِّي أَعُولُ مَنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُولُ وَأَنْفِقُ عَلَى مَنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ أَقَالَ شُعَيْبٌ: صحيح لغيره] [انظر: ۷۹]

(۶۰) حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جب آپ اس دنیا سے کوچ فرمائیں گے تو آپ کا وارث کون ہوگا؟ فرمایا میرے بیوی بچے، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ پھر ہم کیوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث نہیں ہیں؟ فرمایا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نبی کے مال میں وراثت جاری نہیں ہوتی، البتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جن کی عیال داری اور نگہبانی فرماتے تھے میں ان کی عیال داری اور کفالت کرتا رہوں گا، اور جس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم خرچ فرماتے تھے میں اس پر خرچ کرتا رہوں گا۔

(۶۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُطَرِّفٍ بْنِ الشَّخِيرِ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي بَرزَةَ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي عَمَلِهِ فَقَضَبَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَاشْتَدَّ غَضَبُهُ عَلَيْهِ جِدًّا فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ قُلْتُ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ أَضْرِبْ عُنُقَهُ فَلَمَّا ذَكَرْتُ الْقَتْلَ صَرَفَ عَنْ ذَلِكَ الْحَدِيثِ أَجْمَعَ إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ مِنَ النَّحْوِ فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا أُرْسِلَ إِلَيَّ بَعْدَ ذَلِكَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَرزَةَ مَا قُلْتَ قَالَ وَنَسِيتُ الَّذِي قُلْتُ قُلْتُ ذَكَرْتَنِي قَالَ أَمَا تَذْكُرُ مَا قُلْتَ قَالَ قُلْتُ لَا وَاللَّهِ قَالَ أَرَأَيْتَ حِينَ رَأَيْتَنِي غَضِبْتُ عَلَى الرَّجُلِ فَقُلْتُ أَضْرِبْ عُنُقَهُ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ أَمَا تَذْكُرُ ذَاكَ أَوْ كُنْتَ فَاعِلًا ذَاكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ وَاللَّهِ وَالْآنَ إِنِّي أَمَرْتَنِي فَعَلْتُ قَالَ وَيَحَكَ أَوْ وَيَلِكُ إِنَّ تِلْكَ وَاللَّهِ مَا هِيَ إِلَّا حَدِيدٌ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۵۴]

(۶۱) حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم ایک مرتبہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کسی کام میں مشغول تھے،

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اسی دوران ایک مسلمان پر کسی وجہ سے غصہ آ گیا اور وہ غصہ بہت زیادہ بڑھ گیا، جب میں نے یہ صورت حال دیکھی تو عرض کیا یا خلیفۃ رسول اللہ! کیا میں اس کی گردن نہ اڑا دوں؟ جب میں نے قتل کا نام لیا تو انہوں نے گفتگو کا عنوان اور موضوع ہی بدل دیا۔

جب ہم لوگ وہاں سے فراغت کے بعد منتشر ہو گئے تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ایک قاصد کے ذریعے مجھے بلا بھیجا، اور فرمایا ابو ہریرہ! تم کیا کہہ رہے تھے؟ میں اس وقت تک بھول چکا تھا کہ میں نے کیا کہا ہے، میں نے عرض کیا کہ میں تو بھول گیا ہوں، آپ ہی یاد کر دیجئے، فرمایا کہ تمہیں اپنی کہی ہوئی بات یاد نہیں ہے؟ میں نے عرض کیا بخدا! مجھے یاد نہیں ہے۔ فرمایا یاد کرو جب تم نے مجھے ایک شخص پر غصہ ہوتے ہوئے دیکھا تھا تو تم نے کہا تھا یا خلیفۃ رسول اللہ! کیا میں اس کی گردن نہ اڑا دوں؟ یاد آیا؟ کیا تم واقعی ایسا کر گزرتے؟ میں نے قسم کھا کر عرض کیا جی ہاں! اگر آپ اب بھی مجھے یہ حکم دیں تو میں اسے پورا کر گزروں، فرمایا افسوس! خدا کی قسم! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ کسی کے لئے نہیں ہے۔

(۶۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَتِيقٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّوَّاءُ مَطْهُرَةٌ لِلْفَمِ مَوْضِعٌ لِلرَّوْبِ [راجع: ۷]

(۶۲) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسواک منہ کی پاکیزگی اور پروردگار کی خوشنودی کا سبب ہے۔

(۶۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَاصِمٍ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْ لِي شَيْئًا أَقُولُهُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِكُهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّكَ وَأَمْرُهُ أَنْ يَقُولَهُ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى وَإِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ [راجع: ۵۱]

(۶۳) ایک مرتبہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسی دعا سکھا دیجئے جو میں صبح و شام پڑھ لیا کروں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوں کہہ لیا کرو جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے اللہ! اے آسمان وزمین کو پیدا کرنے والے، ظاہر اور پوشیدہ سب کچھ جاننے والے، ہر چیز کے پالنے والا اور مالک! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہو سکتا، میں اپنی ذات کے شر، شیطان کے شر اور اس کے شرک سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور انہیں حکم دیا کہ صبح و شام اور بستر پر لیٹتے وقت یہ دعا پڑھ لیا کریں۔

(۶۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجَمَحِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قِيلَ لِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا خَلِيفَةَ اللَّهِ فَقَالَ بَلْ خَلِيفَةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَرْضَى بِهِ [راجع: ۵۹]

(۶۴) ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ”یا خلیفۃ اللہ“ کہہ کر پکارا گیا تو آپ نے فرمایا

کہ میں خلیفۃ اللہ نہیں ہوں بلکہ خلیفۃ رسول اللہ ہوں اور میں اسی درجے پر راضی ہوں۔

(۶۵) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُؤَمَّلِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَانَ رَبَّمَا سَقَطَ الْخِطَامُ مِنْ يَدِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فَيَضْرِبُ بِدِرَاعٍ نَاقِيَةٍ فَيُنِيحُهَا فَيَأْخُذُهُ قَالَ فَقَالُوا لَهُ أَفَلَا أَمَرْتَنَا نُنَازِلُكَ فَقَالَ إِنَّ حَبِيبِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنِي أَنْ لَا أَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا [قال شعيب: حسن لغيره]

(۶۵) حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے اگر اونٹنی کی لگام چھوٹ کر گر جاتی، تو آپ اپنی اونٹنی کے اگلے پاؤں پر ہاتھ مارتے، وہ بیٹھ جاتی تو خود اس کی لگام اٹھاتے، ہم عرض کرتے کہ آپ ہمیں کیوں نہیں حکم دیتے کہ ہم آپ کو پکڑا دیں؟ فرماتے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس بات کا حکم دیا ہے کہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کروں۔

(۶۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَامٍ فَقَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْوَلَدِ فَقَالَ إِنَّ ابْنَ آدَمَ لَمْ يُعْطَ شَيْئًا أَفْضَلَ مِنَ الْعَافِيَةِ فَاسْأَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ وَعَلَيْكُمْ بِالصَّدَقِ وَالْبِرِّ فَإِنَّهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ وَالْفُجُورَ فَإِنَّهُمَا فِي النَّارِ [راجع: ۵۰]

(۶۶) حضرت ابوسعیدہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے پورے ایک سال بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے تو فرمایا کہ گذشتہ سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی جگہ پر کھڑے ہوئے تھے اور فرمایا تھا کہ اللہ سے عافیت کا سوال کیا کرو، کیونکہ کسی انسان کو عافیت سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں دی گئی، سچائی اور نیکی اختیار کرو کیونکہ یہ دونوں جنت میں ہوں گی، اور جھوٹ اور گناہ سے بچو کیونکہ یہ دونوں جہنم میں ہوں گے۔

(۶۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُواهَا عَصَمُوا مِنِّي دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحَسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى قَالَ فَلَمَّا كَانَتْ الرَّدَّةُ قَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَقَاتِلُهُمْ وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَذًا وَكَذَا قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَاللَّهِ لَا أَفَرِّقُ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَلَقَاتِلَنَ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا قَالَ فَقَاتَلْنَا مَعَهُ فَرَأَيْنَا ذَلِكَ رَشَدًا [صححه البخاری (۶۹۲۴) ومسلم (۲۰)] [انظر: ۱۱۷، ۲۳۹، ۳۳۵]

(۶۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے اس وقت تک لوگوں سے قتال کا حکم دیا گیا ہے جب تک وہ ”لا الہ الا اللہ“ نہ کہہ لیں، لیکن جب وہ یہ کلمہ کہہ لیں تو انہوں نے اپنی جان اور مال کو مجھ سے محفوظ کر لیا، ہاں! اگر کوئی حق ان کی طرف متوجہ ہو تو میں کچھ نہیں کہہ سکتا، باقی ان کا حساب کتاب اللہ کے ذمے ہے۔

جب فتنہ ارتداد پیش آیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ ان لوگوں سے کس

طرح قتال کر سکتے ہیں جب کہ آپ نے بھی نبی ﷺ کی یہ حدیث سن رکھی ہے؟ فرمایا بخدا! میں نماز اور زکوٰۃ کے درمیان تفریق نہیں کروں گا اور جوان دونوں کے درمیان تفریق کرے گا، میں اس سے ضرور قتال کروں گا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم بھی ان کے ساتھ اس قتال میں شریک ہو گئے تب ہمیں جا کر احساس ہوا کہ اسی میں رشد و ہدایت تھی۔

(۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ قَالَ أَخْبَرْتُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ الصَّلَاحُ بَعْدَ هَذِهِ الْآيَةِ لَيْسَ بِأَمَانِيكُمْ وَلَا أَمَانِي أَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ يَعْمَلْ سَوَاءً يُجْزَ بِهِ فَكُلُّ سُوءٍ عَمِلْنَا جُزِينَا بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَفَرَ اللَّهُ لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَسْتَ تَمْرَضُ أَلَسْتَ تَنْصَبُ أَلَسْتَ تَحْزَنُ أَلَسْتَ تُصِيكَ اللَّأَوَاءُ قَالَ بَلَى قَالَ فَهُوَ مَا تُحْزَنُ بِهِ [صحيح ابن حبان

(۲۸۹۹)، والحاكم (۷۴/۳) قال شعيب: صحيح بطرقه و شواهدہ] [انظر ۶۹۰، ۷۰، ۷۱]

(۶۸) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ نبی ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! اس آیت کے بعد کیا بہتری باقی رہ جاتی ہے کہ تمہاری خواہشات اور اہل کتاب کی خواہشات کا کوئی اعتبار نہیں، جو برا عمل کرے گا، اس کا بدلہ پائے گا، تو کیا ہمیں ہر برے عمل کی سزا دی جائے گی؟ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ابو بکر! اللہ آپ کی بخشش فرمائے، کیا آپ بیمار نہیں ہوتے؟ کیا آپ پریشان نہیں ہوتے؟ کیا آپ غمگین نہیں ہوتے؟ کیا آپ رنج و تکلیف کا شکار نہیں ہوتے؟ عرض کیا کیوں نہیں! فرمایا یہی تو بدلہ ہے۔

(۶۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ أَظُنُّهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ الصَّلَاحُ بَعْدَ هَذِهِ الْآيَةِ قَالَ يَرْحَمُكَ اللَّهُ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَسْتَ تَمْرَضُ أَلَسْتَ تَحْزَنُ أَلَسْتَ تُصِيكَ اللَّأَوَاءُ

قَالَ بَلَى قَالَ فَإِنَّ ذَلِكَ بِذَاكَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُبَيْدٍ [قال شعيب: صحيح وإسناده ضعيف] [راجع ۶۹]

(۶۹) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ نبی ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! اس آیت کے بعد کیا بہتری باقی رہ جاتی ہے (کہ تمہاری خواہشات اور اہل کتاب کی خواہشات کا کوئی اعتبار نہیں، جو برا عمل کرے گا، اس کا بدلہ پائے گا، تو کیا ہمیں ہر برے عمل کی سزا دی جائے گی؟) نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ابو بکر! اللہ آپ پر رحم فرمائے، کیا آپ بیمار نہیں ہوتے؟ کیا آپ پریشان نہیں ہوتے؟ کیا آپ غمگین نہیں ہوتے؟ کیا آپ رنج و تکلیف کا شکار نہیں ہوتے؟ عرض کیا کیوں نہیں! فرمایا یہی تو بدلہ ہے۔

(۷۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ الصَّلَاحُ بَعْدَ هَذِهِ الْآيَةِ مَنْ

يَعْمَلْ سَوَاءً يُجْزَ بِهِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [قال شعيب: صحيح وإسناده ضعيف] [راجع ۶۸]

(۷۰) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ نبی ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! اس آیت کے بعد کیا بہتری باقی رہ جاتی ہے پھر انہی نے مکمل حدیث ذکر کی۔

(۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ الثَّقَفِيِّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَيْسَ بِأَمَانِيكُمْ وَلَا

نصيبك اللأواء فهذا ما تجزون به [قال شعيب: صحيح وإسناده ضعيف] [راجع: ٦٨]

(٧٣) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَخَذْتُ هَذَا الْكِتَابَ مِنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ

بِنِ مَالِكٍ أَنْ أَبَا تَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَتَبَتْ لَهُمْ إِنَّ هَذِهِ فَرَائِضُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَحَلَّ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ سَأَلَهَا مِنْ الْمُسْلِمِينَ عَلَى وَجْهِهَا فَلْيُعْطَهَا وَمَنْ سَأَلَ فَوْقَ ذَلِكَ فَلَا يُعْطِهَا فِيمَا دُونَ خُمُسٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ فَفِي كُلِّ خُمُسٍ ذَوْدٌ شَاةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ خُمُسًا وَعِشْرِينَ فَفِيهَا ابْنَةُ مَخَاضٍ إِلَى خُمُسٍ وَثَلَاثِينَ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ ابْنَةُ مَخَاضٍ فَأَبْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتَّةً وَثَلَاثِينَ فَفِيهَا ابْنَةُ لَبُونٍ إِلَى خُمُسٍ وَأَرْبَعِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتَّةً وَأَرْبَعِينَ فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةٌ الْفَحْلُ إِلَى سِتِّينَ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَسِتِّينَ فَفِيهَا جَذَعَةٌ إِلَى خُمُسٍ وَسَبْعِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتَّةً وَسَبْعِينَ فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ إِلَى تِسْعِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَتِسْعِينَ فَفِيهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَانِ الْفَحْلُ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِنْ زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ ابْنَةُ لَبُونٍ وَفِي كُلِّ خُمُسِينَ حِقَّةٌ فَإِذَا تَبَايَنَ أَسْنَانُ الْإِبِلِ فِي فَرَائِضِ الصَّدَقَاتِ فَمَنْ بَلَغَتْ عَنْدهُ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَيْسَتْ عَنْدهُ جَذَعَةٌ وَعَنْدهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنْ اسْتَيْسَرَتْ لَهُ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عَنْدهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عَنْدهُ إِلَّا جَذَعَةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدَّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عَنْدهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عَنْدهُ وَعَنْدهُ بِنْتُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنْ اسْتَيْسَرَتْ لَهُ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عَنْدهُ صَدَقَةُ ابْنَةِ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عَنْدهُ إِلَّا حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدَّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عَنْدهُ صَدَقَةُ ابْنَةِ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عَنْدهُ ابْنَةُ لَبُونٍ وَمَخَاضٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنْ اسْتَيْسَرَتْ لَهُ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ وَلَيْسَ عَنْدهُ إِلَّا ابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ عَنْدهُ إِلَّا أَرْبَعٌ مِنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِي سَلَامَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ فَفِيهَا شَاةٌ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ

فَإِنْ زَادَتْ فِيهَا شَاتَانِ إِلَى مِائَتَيْنِ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فِيهَا ثَلَاثُ شَيْءٍ إِلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ وَلَا تُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرَمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْمُصَدِّقُ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مَتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشِيَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَا جَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ وَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِي الرِّقَّةِ رُبْعُ الْعُشْرِ فَإِذَا لَمْ يَكُنْ الْمَالُ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةً دِرْهَمٍ فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا [صحيح البخاري

(۱۴۸۸)، وابن خزيمة (۲۲۶۱ و ۲۲۷۳ و ۲۲۸۱ و ۲۲۹۶) وابن حبان (۳۶۶۶) [انظر: ۱۴۴۸، ۱۴۵۰،

۱۴۵۱، ۱۴۵۳، ۱۴۵۵، ۲۳۸۷، ۳۱۰۶، ۲۹۵۵]

(۷۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف ایک خط لکھا جس میں یہ تحریر فرمایا کہ یہ زکوٰۃ کے مقررہ اصول ہیں جو خود نبی علیہ السلام نے مسلمانوں کے لئے مقرر فرمائے ہیں، یہ وہی اصول ہیں جن کا حکم اللہ نے اپنے پیغمبر کو دیا تھا، ان اصولوں کے مطابق جب مسلمانوں سے زکوٰۃ وصول کی جائے تو انہیں زکوٰۃ ادا کر دینی چاہئے اور جس سے اس سے زیادہ کا مطالبہ کیا جائے وہ زیادہ نہ دے۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ پچیس سے کم اونٹوں میں ہر پانچ اونٹ پر ایک بکری واجب ہوگی، جب اونٹوں کی تعداد پچیس ہو جائے تو ایک بنت مخاض (جو اونٹنی دوسرے سال میں لگ گئی ہو) واجب ہوگی اور یہی تعداد ۳۵ اونٹوں تک رہے گی، اگر کسی کے پاس بنت مخاض نہ ہو تو وہ ایک ابن لبون مذکر (جو تیسرے سال میں لگ گیا ہو) دے دے، جب اونٹوں کی تعداد ۳۶ ہو جائے تو اس میں ۳۵ تک ایک بنت لبون واجب ہوگی، جب اونٹوں کی تعداد ۳۶ ہو جائے تو اس میں ایک حقہ (چوتھے سال میں لگ جانے والی اونٹنی) کا وجوب ہوگا جس کے پاس رات کو نہ جانور آ سکے۔

یہ حکم ساٹھ تک رہے گا، جب یہ تعداد ۶۱ ہو جائے تو ۵ تک اس میں ایک جذعہ (جو پانچویں سال میں لگ جائے) واجب ہوگا، جب یہ تعداد ۶۶ ہو جائے تو ۹۰ تک اس میں دو بنت لبون واجب ہوں گی، جب یہ تعداد ۹۱ ہو جائے تو ۱۲۰ تک اس میں دو ایسے حقے ہوں گے جن کے پاس نہ جانور آ سکے، جب یہ تعداد ۱۲۰ سے تجاوز کر جائے تو ہر چالیس میں ایک بنت لبون اور ہر پچاس میں ایک حقہ واجب ہوگا۔

اور اگر زکوٰۃ کے اونٹوں کی عمریں مختلف ہوں تو جس شخص پر زکوٰۃ میں ”جذعہ“ واجب ہو لیکن اس کے پاس جذعہ نہ ہو، حقہ ہو تو اس سے وہی قبول کر لیا جائے گا اور اگر اس کے پاس صرف جذعہ ہو تو اس سے وہ لے کر زکوٰۃ وصول کرنے والا اسے بیس درہم یا دو بکریاں دے دے، اور اگر اسی مذکورہ شخص کے پاس بنت لبون ہو تو اس سے وہ لے کر دو بکریاں ”بشرطیکہ آسانی سے ممکن ہو“ یا بیس درہم بھی وصول کیے جائیں۔

اگر کسی شخص پر بنت لبون واجب ہو مگر اس کے پاس حقہ ہو تو اس سے وہ لے کر اسے زکوٰۃ وصول کرنے والا بیس درہم یا

دو بکریاں دے دے، اور اگر اسی مذکورہ شخص کے پاس بنت مخاض ہو تو اس سے وہی لے کر وہ بکریاں بشرط آسانی یا میں درہم بھی وصول کیے جائیں، اور اگر کسی شخص پر بنت مخاض واجب ہو اور اس کے پاس صرف ابن لبون مذکور ہو تو اسی کو قبول کر لیا جائے گا اور اس کے ساتھ کوئی چیز نہیں لی جائے گی، اور اگر کسی شخص کے پاس صرف چار اونٹ ہوں تو اس پر بھی زکوٰۃ واجب نہیں ہے ہاں! البتہ اگر مالک کچھ دینا چاہے تو اس کی مرضی پر موقوف ہے۔

سائمہ (خود چر کر اپنا پیٹ بھرنے والی) بکریوں میں زکوٰۃ کی تفصیل اس طرح ہے کہ جب بکریوں کی تعداد چالیس ہو جائے تو ۱۲۰ تک اس میں صرف ایک بکری واجب ہوگی، ۱۲۰ سے زائد ہونے پر ۲۰۰ تک دو بکریاں واجب ہوں گی، ۲۰۰ سے زائد ہونے پر ۳۰۰ تک تین بکریاں واجب ہوں گی، اس کے بعد ہر سو میں ایک بکری دینا واجب ہوگی۔

یاد رہے کہ زکوٰۃ میں انتہائی بوڑھا اور عیب دار جانور نہ لیا جائے، اسی طرح خوب عمدہ جانور بھی نہ لیا جائے ہاں! اگر زکوٰۃ دینے والا اپنی مرضی سے دینا چاہے تو اور بات ہے، نیز زکوٰۃ سے بچنے کے لئے متفرق جانوروں کو جمع اور اکٹھے جانوروں کو متفرق نہ کیا جائے اور یہ کہ اگر دو قسم کے جانور ہوں (مثلاً بکریاں بھی اور اونٹ بھی) تو ان دونوں کے درمیان برابری سے زکوٰۃ تقسیم ہو جائے گی، نیز یہ کہ اگر کسی شخص کی سائمہ بکریوں کی تعداد ۴۰ سے کم ہو تو اس پر کچھ واجب نہیں ہے الا یہ کہ اس کا مالک خود دینا چاہے، نیز چاندی کے ڈھلے ہوئے سکوں میں ربع عشر واجب ہوگا، سو اگر کسی شخص کے پاس صرف ایک سونوے درہم ہوں تو اس پر کچھ واجب نہیں ہے الا یہ کہ اس کا مالک خود زکوٰۃ دینا چاہے

(۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَهْلُ مَكَّةَ يَقُولُونَ أَخَذَ ابْنُ جُرَيْجٍ الصَّلَاةَ مِنْ عَطَاءٍ وَأَخَذَهَا عَطَاءٌ مِنْ ابْنِ الزُّبَيْرِ وَأَخَذَهَا ابْنُ الزُّبَيْرِ مِنْ أَبِي بَكْرٍ وَأَخَذَهَا أَبُو بَكْرٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَلَاةً مِنْ ابْنِ جُرَيْجٍ

(۷۳) (عبدالرزاق کہتے ہیں کہ اہل مکہ کہا کرتے تھے ابن جریج نے نماز حضرت عطاء بن ابی رباح سے سیکھی ہے، عطاء نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے نانا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھی ہے، عبدالرزاق کہتے ہیں کہ میں نے ابن جریج سے بڑھ کر بہتر نماز پڑھتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا۔

(۷۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ تَأَيَّمْتُ حَفْصَةَ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ حُنَيْسٍ أَوْ حُدَيْفَةَ بِنِ حُدَافَةَ شَكَّ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا فَتَوَقَّى بِالْمَدِينَةِ قَالَ فَلَقِيتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ إِنَّ شَيْئًا أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ قَالَ سَأُنْظُرُ فِي ذَلِكَ فَلَبِثْتُ لَيْلًا فَلَقِيتُ فَقَالَ مَا أُرِيدُ أَنْ أَتَزَوَّجَ يَوْمِي هَذَا قَالَ عُمَرُ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقُلْتُ إِنَّ شَيْئًا أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ ابْنَةَ عُمَرَ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا فَكُنْتُ

أَوْجَدَ عَلَيْهِ مِنِّي عَلَى عُمَانَ فَلَيْسَتْ لِيَالِي فَحَطَبَهَا إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ فَلَقِنِي أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلِيَّ حِينَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ شَيْئًا قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ شَيْئًا حِينَ عَرَضْتُهَا عَلَيَّ إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُهَا وَلَمْ أَكُنْ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكَهَا لَنَكَحْتُهَا

[صححه البخاری (۵۱۲۹)، وابن حبان (۴۰۳۹)] [انظر: ۴۰۰۵، ۵۱۲۲، ۵۱۴۵]

(۷۴) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری بیٹی حفصہ کے شوہر حضرت حمیس بن حذافہ رضی اللہ عنہ یا حذیفہ فوت ہو گئے اور وہ بیوہ ہو گئی، یہ بدری صحابی تھے اور مدینہ منورہ میں فوت ہو گئے تھے، میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان کے سامنے اپنی بیٹی سے نکاح کی پیشکش رکھی، انہوں نے مجھ سے سوچنے کی مہلت مانگی اور چند روز بعد کہہ دیا کہ آج کل میرا شادی کا کوئی ارادہ نہیں ہے، اس کے بعد میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے بھی یہی کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں اپنی بیٹی حفصہ کا نکاح آپ سے کر دوں، لیکن انہوں نے مجھے کوئی جواب نہ دیا، مجھے ان پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی نسبت زیادہ غصہ آیا۔

چند دن گزرنے کے بعد نبی علیہ السلام نے حفصہ کے ساتھ اپنے لیے پیغام نکاح بھیج دیا، چنانچہ میں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا نکاح نبی علیہ السلام سے کر دیا، اتفاقاً ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو وہ فرمانے لگے کہ شاید آپ کو اس بات پر غصہ آیا ہو گا کہ آپ نے مجھے حفصہ سے نکاح کی پیشکش کی اور میں نے اس کا کوئی جواب نہ دیا؟ میں نے کہا ہاں! ایسا ہی ہے، انہوں نے فرمایا کہ دراصل بات یہ ہے کہ جب آپ نے مجھے یہ پیشکش کی تھی تو مجھے اسے قبول کر لینے میں کوئی حرج نہیں تھا، البتہ میں نے نبی علیہ السلام کو حفصہ کا ذکر کرتے ہوئے سنا تھا، میں نبی علیہ السلام کا راز فاش نہیں کرنا چاہتا تھا، اگر نبی علیہ السلام انہیں چھوڑ دیتے تو میں ضرور ان سے نکاح کر لیتا۔

(۷۵) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ مُسْلِمٍ أَبَا سَلَمَةَ عَنْ قُرْقِدِ السَّبْحِيِّ عَنْ مَرْثَةِ الطَّيِّبِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّءُ الْمَلَكَةِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ أَخْبَرْتَنَا أَنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ أَكْثَرُ الْأُمَمِ مَمْلُوكِينَ وَأَيْتَامًا قَالَ بَلَى فَأَكْرَمُوهُمْ كَرَامَةً أَوْلَادِكُمْ وَأَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ قَالُوا فَمَا يَنْفَعُنَا فِي الدُّنْيَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قَرَسٌ صَالِحٌ تَرْتَبِطُهُ تِقَاتِلُ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَمْلُوكٌ يَكْفِيكَ فَإِذَا صَلَّى فَهُوَ أَخْوَلُ [قال الألساني: ضعيف (ان]

[ماجہ (۳۶۹۱)]

(۷۵) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی بد اخلاق شخص جنت میں نہ جائے گا، اس پر ایک شخص نے یہ سوال کیا کہ یا رسول اللہ! کیا آپ ہی نے ہمیں نہیں بتایا کہ سب سے زیادہ غلام اور یتیم اس امت میں ہی ہوں گے؟ (یعنی ان کے ساتھ بد اخلاقی کا ہو جانا ممکن ہی نہیں بلکہ واقع بھی ہے) فرمایا کیوں نہیں! البتہ تم ان کی عزت

اسی طرح کرو جیسے اپنی اولاد کی عزت کرتے ہو، اور جو خود کھاتے ہو اسی میں سے انہیں بھی کھلایا کرو، لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! اس کا دنیا میں ہمیں کیا فائدہ ہوگا؟ فرمایا وہ نیک گھوڑا جسے تم تیار کرتے ہو، اس پر تم راہ خدا میں جہاد کر سکتے ہو اور تمہارا غلام تمہاری کفایت کر سکتا ہے، یاد رکھو! اگر وہ نماز پڑھتا ہے تو وہ تمہارا بھائی ہے، یہ بات آپ ﷺ نے دو مرتبہ دہرائی۔

(۷۶) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ السَّبَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَرْسَلَ إِلَيْهِ مُقْتَلِ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَإِذَا عُمَرُ عِنْدَهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ عُمَرَ أَتَانِي فَقَالَ إِنَّ الْقَتْلَ قَدْ اسْتَحَرَّ بِأَهْلِ الْيَمَامَةِ مِنْ قُرَاءِ الْقُرْآنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَنَا أَخْشَى أَنْ يَسْتَحِرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَاءِ فِي الْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبَ قُرْآنٌ كَثِيرٌ لَا يُوعَى وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ فَقُلْتُ لِعُمَرَ وَكَيْفَ أَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُوَ وَاللَّهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ يُرَاجِعُنِي فِي ذَلِكَ حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ بِذَلِكَ صَدْرِي وَرَأَيْتُ فِيهِ الْإِذَى رَأَى عُمَرُ قَالَ زَيْدٌ وَعُمَرُ عِنْدَهُ جَالِسٌ لَا يَتَكَلَّمُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّكَ شَابٌّ عَاقِلٌ لَا نَتَهَمُكَ وَقَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْمَعْهُ قَالَ زَيْدٌ فَوَاللَّهِ لَوْ كَلَّفُونِي نَقْلَ جَبَلٍ مِنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ بِأَثْقَلٍ عَلَيَّ مِمَّا أَمَرَنِي بِهِ مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ فَقُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلُونَ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۵۷]

(۷۶) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے میرے پاس جنگ یمامہ کے شہداء کی خبر دے کر قاصد کو بھیجا، میں جب ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہاں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ جنگ یمامہ میں بڑی سخت معرکہ آرائی ہوئی ہے اور مسلمانوں میں سے جو قراء تھے وہ بڑی تعداد میں شہید ہو گئے ہیں، مجھے اندیشہ ہے کہ اگر اسی طرح مختلف جگہوں میں قراء کرام یونہی شہید ہوتے رہے تو قرآن کریم کہیں ضائع نہ ہو جائے کہ اس کا کوئی حافظ ہی نہ رہے، اس لئے میری رائے یہ ہوئی کہ میں آپ کو جمع قرآن کا مشورہ دوں، میں نے عمر سے کہا کہ جو کام نبی ﷺ نے نہیں کیا، میں وہ کام کیسے کر سکتا ہوں؟ لیکن انہوں نے مجھ سے کہا کہ بخدا! یہ کام سراسر خیر ہی خیر ہے اور یہ مجھ سے مسلسل اس پر اصرار کرتے رہے یہاں تک کہ اس مسئلے پر اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی شرح صدر عطا فرمادیا اور اس سلسلے میں میری بھی وہی رائے ہو گئی جو عمر کی تھی۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ وہاں موجود تھے لیکن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ادب سے بولتے نہ تھے، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہی نے فرمایا کہ آپ ایک سمجھدار نوجوان ہیں اور نبی ﷺ کے کاتب وحی بھی رہ چکے ہیں اس لئے جمع قرآن کا یہ کام آپ سرانجام دیں۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بخدا! اگر یہ لوگ مجھے کسی پہاڑ کو اس کی جگہ سے منتقل کرنے کا حکم دے دیتے تو وہ مجھ پر جمع قرآن کے اس حکم سے زیادہ بھاری نہ ہوتا، چنانچہ میں نے بھی ان سے یہی کہا کہ جو کام نبی ﷺ نے نہیں کیا، آپ وہ کام کیوں کر رہے ہیں؟ (لیکن جب میرا بھی شرح صدر ہو گیا تو میں نے یہ کام شروع

کیا اور اسے پایہ تکمیل تک پہنچایا)

(۷۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ عُمَيْرِ مَوْلَى الْعَبَّاسِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ خَاصَمَ الْعَبَّاسُ عَلِيًّا فِي أَشْيَاءَ تَرَكَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ شَيْءٌ تَرَكَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُحَرِّكْهُ فَلَا أُحَرِّكُكُمْ فَلَمَّا اسْتُخْلِفَ عُمَرُ اخْتَصَمَا إِلَيْهِ فَقَالَ شَيْءٌ لَمْ يُحَرِّكْهُ أَبُو بَكْرٍ فَلَسْتُ أُحَرِّكُكُمْ قَالَ فَلَمَّا اسْتُخْلِفَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اخْتَصَمَا إِلَيْهِ قَالَ فَاسْكُتْ عُثْمَانُ وَنَكَسَ رَأْسَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَخَشِيتُ أَنْ يَأْخُذَهُ فَضْرَبْتُ بِيَدِي بَيْنَ كَتِفَيْ الْعَبَّاسِ فَقُلْتُ يَا أَبَتِ أَفْسَمْتَ عَلَيْكَ إِلَّا سَلَّمْتَهُ لِعَلِيٍّ قَالَ فَسَلَّمْتُهُ لَهُ [قال شعيب: صحيح وإسناده صحيح]

(۷۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی علیہ السلام کی روح مبارک پرواز کر گئی اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہو گئے، تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے درمیان نبی علیہ السلام کے ترکہ میں اختلاف پید ہو گیا، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس کا فیصلہ کرتے ہوئے فرمایا کہ نبی علیہ السلام جو چیز چھوڑ کر گئے ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ نے اسے نہیں ہلایا میں بھی اسے نہیں ہلاؤں گا۔

جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے تو وہ دونوں حضرات ان کے پاس اپنا معاملہ لے کر آئے لیکن انہوں نے یہی فرمایا کہ جس چیز کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے نہیں ہلایا میں بھی اسے نہیں ہلاؤں گا، جب خلافت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے سپرد ہوئی تو وہ دونوں حضرات عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بھی آئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کا موقف سن کر خاموشی اختیار کی اور سر جھکا لیا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اسے حکومت کی تحویل میں نہ لے لیں چنانچہ میں نے اپنے والد حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے دونوں کندھوں کے درمیان ہاتھ رکھا اور ان سے کہا ابا جان! میں آپ کو قسم دے کر کہتا ہوں کہ اسے علی کے حوالے کر دیجئے چنانچہ انہوں نے اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دیا۔

(۷۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ بَنِي تَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنِي فُلَانٌ وَقُلَانٌ وَقَالَ قَعْدٌ سِتَّةٌ أَوْ سَبْعَةٌ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ فِيهِمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ عُمَرَ إِذْ دَخَلَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَدْ ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا فَقَالَ عُمَرُ مَهْ يَا عَبَّاسُ قَدْ عَلِمْتُ مَا تَقُولُ ابْنُ أَخِي وَلِي شَطْرُ الْمَالِ وَقَدْ عَلِمْتُ مَا تَقُولُ يَا عَلِيُّ تَقُولُ ابْنَتُهُ تَحْتِي وَلَهَا شَطْرُ الْمَالِ وَهَذَا مَا كَانَ فِي يَدَي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ رَأَيْنَا كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ فِيهِ فَوَلِيَهُ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ بَعْدِهِ فَعَمِلَ فِيهِ بِعَمَلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَلِيَتْهُ مِنْ بَعْدِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَحْلَفَ بِاللَّهِ لَأَجْهَدَنَّ أَنْ أَعْمَلَ فِيهِ بِعَمَلِ رَسُولِ اللَّهِ وَعَمَلَ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنِي

أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَحَلَفَ بِأَنَّهُ لَصَادِقٌ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ لَا يُورَثُ وَإِنَّمَا مِيرَاثُهُ فِي فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمَسَاكِينِ وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَحَلَفَ بِاللَّهِ أَنَّهُ صَادِقٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ لَا يَمُوتُ حَتَّى يَوْمَهُ بَعْضُ أُمَّتِهِ وَهَذَا مَا كَانَ فِي يَدَي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ رَأَيْنَا كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ فِيهِ فَإِنْ شِئْتُمَا أُعْطِيَكُمَا لِنَعْمَلَا فِيهِ بِعَمَلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَلِ أَبِي بَكْرٍ حَتَّى أَدْفَعَهُ إِلَيْكُمَا قَالَ فَخَلَوْا ثُمَّ جَاءَا فَقَالَ الْعَبَّاسُ اادْفَعُهُ إِلَيَّ عَلَيَّ فَإِنِّي قَدْ طُبْتُ نَفْسًا بِهِ لَهُ [قال شعيب: صحيح لغيره دون قوله: ((إن النبی أمتہ))]

(۷۸) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ آ گئے، ان دونوں کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا عباس! رک جائیے، مجھے معلوم ہے کہ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟ آپ یہ کہتے ہیں کہ محمد ﷺ آپ کے بھتیجے تھے اس لئے آپ کو نصف مال ملنا چاہیے، اور اے علی! مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟ آپ کی رائے یہ ہے کہ ان کی صاحبزادی آپ کے نکاح میں تھیں اور ان کا آدھا حصہ بنتا تھا۔

اور نبی ﷺ کے ہاتھوں میں جو کچھ تھا، وہ میرے پاس موجود ہے، ہم نے دیکھا ہے کہ نبی ﷺ کا اس میں کیا طریقہ کار تھا؟ نبی ﷺ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے، انہوں نے وہی کیا جو رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد مجھے خلیفہ بنایا گیا، میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس طرح نبی ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کیا، میں اسی طرح کرنے کی پوری کوشش کرتا رہوں گا۔

پھر فرمایا کہ مجھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث سنائی اور اپنے سچے ہونے پر اللہ کی قسم بھی کھائی کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے مال میں وراثت جاری نہیں ہوتی، ان کا ترکہ فقراء مسلمین اور مساکین میں تقسیم ہوتا ہے، اور مجھ سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بھی بیان کی اور اپنے سچا ہونے پر اللہ کی قسم بھی کھائی کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی نبی اس وقت تک دنیا سے رخصت نہیں ہوتا جب تک وہ اپنے کسی امتی کی اقتداء نہیں کر لیتا۔

بہر حال! نبی ﷺ کے پاس جو کچھ تھا، وہ یہ موجود ہے، اور ہم نے نبی ﷺ کے طریقہ کار کو بھی دیکھا ہے، اب اگر آپ دونوں چاہتے ہیں کہ میں یہ اوقاف آپ کے حوالے کر دوں اور آپ اس میں اسی طریقے سے کام کریں گے جیسے نبی ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کرتے رہے تو میں اسے آپ کے حوالے کر دیتا ہوں۔

یہ سن کر وہ دونوں کچھ دیر کے لئے خلوت میں چلے گئے، تھوڑی دیر کے بعد جب وہ واپس آئے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ یہ اوقاف علی کے حوالے کر دیں، میں اپنے دل کی خوشی سے اس بات کی اجازت دیتا ہوں۔

(۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهَا جَاءَتْ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا تَطْلُبُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا إِنَّا سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنِّي لَا أَوْرَثُ [قال الترمذی: حسن غریب من هذا الوجه قال

الألبانی: (الترمذی: ۱۶۰۸)، وقال الألبانی: صحيح قال شعيب: إسناده حسن] [راجع: ۶۰]

(۷۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ایک مرتبہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں، اور ان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث کا مطالبہ کیا، دونوں حضرات نے فرمایا کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے مال میں وراثت جاری نہیں ہوگی۔

(۸۰) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ قَبَسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ إِنِّي لَجَالِسٌ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَلِيفَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَهْرِ فَلَمَّا كَرَفِصَةً فَنُودِيَ فِي النَّاسِ أَنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ وَهِيَ أَوَّلُ صَلَاةٍ فِي الْمُسْلِمِينَ نُودِيَ بِهَا إِنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ فَاجْتَمَعَ النَّاسُ فَصَعِدَ الْمِنْبَرُ شَيْئًا صُنِعَ لَهُ كَانَ يَخْطُبُ عَلَيْهِ وَهِيَ أَوَّلُ خُطْبَةٍ خُطِبَهَا فِي الْإِسْلَامِ قَالَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ وَلَوْ دِدْتُ أَنَّ هَذَا كَفَّايهِ غَيْرِي وَلَكِنْ أَخَذْتُمُونِي بِسُنَّةِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُطِيقُهَا إِنْ كَانَ لَمَعْصُومًا مِنَ الشَّيْطَانِ وَإِنْ كَانَ لَيَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ مِنَ السَّمَاءِ [إسناده ضعيف]

(۸۰) قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال مبارک کے ایک مہینے بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا، لوگوں میں منادی کر دی گئی کہ نماز تیار ہے، اور یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد وہ پہلی نماز تھی جس کے لئے مسلمانوں میں ”الصلوة جامعہ“ کہہ کر منادی کی گئی تھی، چنانچہ لوگ جمع ہو گئے، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ منبر پر رونق افروز ہوئے، یہ آپ کا پہلا خطبہ تھا جو آپ نے اہل اسلام کے سامنے ارشاد فرمایا، اس خطبے میں آپ رضی اللہ عنہ نے پہلے اللہ کی حمد و ثناء کی، پھر فرمایا لوگو! میری خواہش تھی کہ میرے علاوہ کوئی دوسرا شخص اس کام کو سنبھال لیتا، اگر آپ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر پرکھ کر دیکھنا چاہیں گے تو میرے اندر اس پر پورا اترنے کی طاقت نہیں ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو شیطان کے حملوں سے محفوظ تھے اور ان پر تو آسمان سے وحی کا نزول ہوتا تھا (اس لئے میں ان کے برابر کہاں ہو سکتا ہوں؟)

(۸۱) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصَّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقُولَ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ وَإِذَا أَخَذْتُ مَضْجَعِي مِنَ اللَّيْلِ اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِكُهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّكَ وَأَنْ أَقْتَرِفَ عَلَى نَفْسِي سُوءًا أَوْ أَجْرُهُ إِلَى مُسْلِمٍ [قال شعيب: حسن لغيره].

آخِرُ مُسْنَدِ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(۸۱) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے صبح و شام اور بستر پر لیٹتے وقت یہ دعاء پڑھنے کا حکم دیا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے اللہ! اے آسمان و زمین کو پیدا کرنے والے، ظاہر اور پوشیدہ سب کچھ جاننے والے، ہر چیز کے پالنے والا اور مالک! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہو سکتا، تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، میں اپنی ذات کے شر، شیطان کے شر اور اس کے شرک سے، خود اپنی جان پر کسی گناہ کا بوجھ لا دینے سے یا کسی مسلمان کو اس میں کھینچ کر مبتلا کرنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

أَوَّلُ مُسْنَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالُوا إِنَّا قَدْ أَصَبْنَا أَمْوَالًا وَخِيَلًا وَرَقِيقًا نَحِبُّ أَنْ يَكُونَ لَنَا فِيهَا زَكَاةٌ وَطَهُورٌ قَالَ مَا فَعَلَهُ صَاحِبَايَ قَبْلِي فَأَفْعَلَهُ وَاسْتَشَارَ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهِمْ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ عَلِيُّ هُوَ حَسَنٌ إِنْ لَمْ يَكُنْ جَزِيَّةً رَاقِبَةً يُؤْخَذُونَ بِهَا مِنْ بَعْدِكَ [صححه ابن خزيمة (۲۲۹۰)، والحاكم

(۴۰۰/۱) قال شعيب: إسناده صحيح] [انظر: ۲۱۸]

(۸۲) حارثہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ شام کے کچھ لوگ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور کہنے لگے کہ ہمیں کچھ مال و دولت، گھوڑے اور غلام ملے ہیں، ہماری خواہش ہے کہ ہمارے لیے اس میں پاکیزگی اور تزکیہ نفس کا سامان پیدا ہو جائے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھ سے پہلے میرے دو پیشرو جس طرح کرتے تھے میں بھی اسی طرح کروں گا، پھر انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ کیا، ان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، وہ فرمانے لگے کہ یہ مال حلال ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ اسے ٹیکس نہ بنالیں کہ بعد میں بھی لوگوں سے وصول کرتے رہیں۔

(۸۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ أَنَّ الصُّبَيْ بْنَ مَعْبُدٍ كَانَ نَصْرَانِيًّا تَغْلِبِيًّا أَعْرَابِيًّا فَاسْلَمَ فَسَأَلَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ فَقِيلَ لَهُ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَرَادَ أَنْ يُجَاهِدَ فَقِيلَ لَهُ حَاجَجْتَ فَقَالَ لَا فَقِيلَ حُجَّ وَاعْتَمَرَ ثُمَّ جَاهِدْ فَاَنْطَلَقَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْحَوَارِيطِ أَهْلٌ بِهِمَا جَمِيعًا فَرَأَاهُ زَيْدُ بْنُ صُوحَانَ وَسَلَّمَانُ بْنُ رَبِيعَةَ فَقَالَا لَهُوَ أَضَلُّ مِنْ جَمَلِهِ أَوْ مَا هُوَ بِأَهْدَى مِنْ نَاقَتِهِ فَاَنْطَلَقَ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَخْبَرَهُ بِقَوْلِهِمَا فَقَالَ هَدَيْتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْحَكَمُ فَقُلْتُ لِأَبِي وَائِلٍ حَدَّثَكَ الصُّبَيْ فَقَالَ نَعَمْ [صححه ابن خزيمة: (۳۰۶۹) قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۱۷۹۸)، و ۱۷۹۹، ابن

ماجه: ۲۹۷۰، النسائي: ۱۴۶/۵ و ۱۴۷] [انظر: ۲۱۶، ۲۲۷، ۲۵۴، ۲۵۶، ۳۷۹] [انظر: ۲۱۸]

(۸۳) حضرت ابو وائل کہتے ہیں کہ صبی بن معبد ایک نصرانی قبیلہ بنو تغلب کے عیسائی تھے جنہوں نے اسلام قبول کر لیا، انہوں

نے لوگوں سے پوچھا کہ سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ لوگوں نے بتایا راہِ خدا میں جہاد کرنا، چنانچہ انہوں نے جہاد کا ارادہ کر لیا، اسی اثناء میں کسی نے ان سے پوچھا کہ آپ نے حج کیا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں! اس نے کہا آپ پہلے حج اور عمرہ کر لیں، پھر جہاد میں شرکت کریں۔

چنانچہ وہ حج کی نیت سے روانہ ہو گئے اور میقات پر پہنچ کر حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھ لیا، زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ کو معلوم ہوا تو انہوں نے کہا کہ یہ شخص اپنے اونٹ سے بھی زیادہ گمراہ ہے، صبی جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو زید اور سلمان نے جو کہا تھا، اس کے متعلق ان کی خدمت میں عرض کیا، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ کو اپنے پیغمبر کی سنت پر رہنمائی نصیب ہو گئی۔

راوی حدیث حکم کہتے ہیں کہ میں نے ابو وائل سے پوچھا کہ یہ روایت آپ کو خود صبی نے سنائی ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔

(۸۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَو بْنَ مَيْمُونٍ قَالَ صَلَّى بِنَا عُمَرَ بِجَمْعِ الصُّبْحِ ثُمَّ وَقَفَ وَقَالَ إِنَّ الْمُشْرِكِينَ كَانُوا لَا يُفِيضُونَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُمْ ثُمَّ أَقَاضَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ [صححه البخاری (۱۶۸۴)] [انظر: ۲۸۵، ۳۵۸، ۲۹۵، ۲۷۵، ۲۰۰]

(۸۳) عمرو بن میمون کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ہمیں مزدلفہ میں فجر کی نماز پڑھائی، پھر وقوف کیا اور فرمایا کہ مشرکین طلوع آفتاب سے پہلے واپس نہیں جاتے تھے، نبی ﷺ نے ان کا طریقہ اختیار نہیں کیا، اس کے بعد حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مزدلفہ سے منیٰ کی طرف طلوع آفتاب سے قبل ہی روانہ ہو گئے۔

(۸۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُثَيْبٍ قَالَ قَالَ أَبِي فَحَدَّثَنَا بِهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ وَمَا أَعْجَبَكَ مِنْ ذَلِكَ كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا دَعَا الْأَشْيَاحَ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَانِي مَعَهُمْ فَقَالَ لَا تَتَكَلَّمُ حَتَّى يَتَكَلَّمُوا قَالَ فِدَعَانَا ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ مَا قَدْ عَلِمْتُمْ فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ وَتُرَا فَفِي آئِي الْوَتْرِ تَرَوْنَهَا [صححه ابن خزيمة (۲۱۷۲)، قال شعيب: إسناده قوي] [راجع: ۲۹۸]

(۸۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جب بڑے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بلا تے تو مجھے بھی ان کے ساتھ بلا لیتے اور مجھ سے فرماتے کہ جب تک یہ حضرات بات نہ کر لیں، تم کوئی بات نہ کرنا۔ اسی طرح ایک دن حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ہمیں بلایا اور فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے لیلة القدر کے متعلق جو کچھ ارشاد فرمایا ہے، وہ آپ کے علم میں بھی ہے کہ شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کیا کرو، یہ بتائیے کہ آپ کو آخری عشرے کی کس طاق رات میں شب قدر معلوم ہوتی ہے؟ (ظاہر ہے کہ ہر صحابی کا جواب مختلف تھا، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو میری رائے اچھی

معلوم ہوئی)

(۸۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْجَلِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِينَ سَأَلُوا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالُوا لَهُ إِنَّمَا أَتَيْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ تَطَوُّعًا وَعَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ وَعَنِ الرَّجُلِ مَا يَصْلُحُ لَهُ مِنْ أَمْرَاتِهِ إِذَا كَانَتْ حَائِضًا فَقَالَ أَسْحَارُ أَنْتُمْ لَقَدْ سَأَلْتُمُونِي عَنْ شَيْءٍ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَحَدٌ مِنْدُ سَأَلْتُ عَنْهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ تَطَوُّعًا نَوْرٌ فَمَنْ شَاءَ نَوَّرَ بَيْتَهُ وَقَالَ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ يَغْسِلُ فَرْجَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَغْسِلُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا وَقَالَ فِي الْحَائِضِ لَهُ مَا فَوْقَ الْإِزَارِ [قال البوصيري: هذا إسناده ضعيف من الطريقين، قال الألباني: ضعيف (ابن ماجة: ۱۳۷۵)]

(۸۶) ایک مرتبہ کچھ لوگ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ ہم آپ سے تین سوال پوچھنے کے لیے حاضر ہوئے ہیں۔

(۱) گھر میں نفلی نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

(۲) غسل جنابت کا کیا طریقہ ہے؟

(۳) اگر عورت ”ایام“ میں ہو تو مرد کے لئے کہاں تک اجازت ہے؟

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ لوگ بڑے عقلمند محسوس ہوتے ہیں، میں نے ان چیزوں سے متعلق جب سے نبی علیہ السلام سے دریافت کیا تھا، اس وقت سے لے کر آج تک مجھ سے کسی نے یہ سوال نہیں پوچھا جو آپ لوگوں نے پوچھا ہے، اور فرمایا کہ انسان گھر میں جو نفلی نماز پڑھتا ہے تو وہ نور ہے اس لئے جو چاہے اپنے گھر کو نور کر لے، غسل جنابت کا طریقہ بیان کرتے ہوئے فرمایا پہلے اپنی شرمگاہ کو دھوئے، پھر وضو کرے اور پھر اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈال کر حسب عادت غسل کرے اور ایام والی عورت کے متعلق فرمایا کہ ازار سے اوپر کا جتنا حصہ ہے، مرد اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

(۸۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْبَعَةَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَمْسَحُ عَلَى خُفَيْهِ بِالْعِرَاقِ حِينَ يَتَوَضَّأُ فَأَنْكَرْتُ ذَلِكَ عَلَيْهِ قَالَ فَلَمَّا اجْتَمَعْنَا عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِي سَلْ أَبَاكَ عَمَّا أَنْكَرْتُ عَلَى مِنْ مَسْحِ الْخُفَيْنِ قَالَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِذَا حَدَّثَكَ سَعْدٌ بِشَيْءٍ فَلَا تَرُدَّهُ عَلَيْهِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَيْنِ [صححه ابن خزيمة (۱۸۴) قال شعيب: إسناده حسن] [انظر: ۲۳۷]

(۸۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عراق میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا جب کہ وہ وضو کر رہے تھے تو مجھے اس پر بڑا تعجب اور اچنبھا ہوا، بعد میں جب ہم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ایک مجلس میں

اکٹھے ہوئے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ آپ کو مسح علی الخنین کے بارے مجھ پر جو تعجب ہو رہا تھا، اس کے متعلق اپنے والد صاحب سے پوچھ لیجئے، میں نے ان کے سامنے سارا واقعہ ذکر کر دیا تو انہوں نے فرمایا کہ جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ آپ کے سامنے کوئی حدیث بیان کریں تو آپ اس کی تردید مت کیا کریں، کیونکہ خود نبی ﷺ بھی موزوں پر مسح فرماتے تھے۔

(۸۸) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْخُنَيْنِ وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ سَأَلَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ نَعَمْ إِذَا حَدَّثَكَ سَعْدٌ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْهُ غَيْرَهُ [صححه البخاری (۲۰۲) وابن خزيمة (۱۸۲)]

(۸۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے موزوں پر مسح فرمایا ہے، بعد میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا یہ بات صحیح ہے، جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ آپ کے سامنے کوئی حدیث بیان کریں تو آپ اس کے متعلق کسی دوسرے سے نہ پوچھا کریں۔

(۸۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا قَنَادَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ الْغَطَفَانِيِّ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ ذَكَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رُؤْيَا لَا أَرَاهَا إِلَّا لِحُضُورِ أَجَلِي رَأَيْتُ كَأَنَّ دِينَا نَقَرْتَنِي نَقَرَتَيْنِ قَالَ وَذَكَرَ لِي أَنَّهُ دِيكَ أَحْمَرُ فَقَصَصْتُهَا عَلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ امْرَأَةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَتْ يَقْتُلُكَ رَجُلٌ مِنَ الْعَجَمِ قَالَ وَإِنَّ النَّاسَ يَأْمُرُونَنِي أَنْ أَسْتَخْلِفَ وَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَكُنْ لِيُصْغِعَ دِينَهُ وَخِلَافَتُهُ الَّتِي بَعَثَ بِهَا نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ يَعْجَلُ بِي أَمْرٌ فَإِنَّ الشُّورَى فِي هَؤُلَاءِ السَّنَةِ الَّذِينَ مَاتَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ فَمَنْ بَايَعَهُمْ مِنْهُمْ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا وَإِنِّي أَعْلَمُ أَنَّ أَنَاسًا سَيَطْعُونُ فِي هَذَا الْأَمْرِ أَنَا قَاتِلَتُهُمْ بِيَدِي هَذِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ أُولَئِكَ أَعْدَاءُ اللَّهِ الْكُفَّارُ الضَّالُّونَ وَإِيْمُ اللَّهِ مَا أَتْرُكُ فِيمَا عَهْدَ إِلَيَّ رَبِّي فَاسْتَخْلَفَنِي شَيْئًا أَهَمَّ إِلَيَّ مِنْ الْكَلَالَةِ وَإِيْمُ اللَّهِ مَا أَغْلَظَ لِي نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَيْءٍ مِنْذُ صَحِبْتُهُ أَشَدَّ مَا أَغْلَظَ لِي فِي شَأْنِ الْكَلَالَةِ حَتَّى طَعَنَ بِإِصْبَعِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ تَكْفِيكَ آيَةُ الصَّيْفِ الَّتِي نَزَلَتْ فِي آخِرِ سُورَةِ النَّسَاءِ وَإِنِّي إِنْ أَعِشُ فَسَأَقْضِي فِيهَا بِقَضَاءٍ يَعْلَمُهُ مَنْ يَقْرَأُ وَمَنْ لَا يَقْرَأُ وَإِنِّي أَشْهَدُ اللَّهَ عَلَى أُمَرَاءِ الْأُمَصَارِ إِنِّي إِنَّمَا بَعَثْتُهُمْ لِيَعْلَمُوا النَّاسَ دِينَهُمْ وَيَبَيِّنُوا لَهُمْ سُنَّةَ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَرْفَعُوا إِلَيَّ مَا عَمِيَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ تَأْكُلُونَ مِنْ شَجَرَتَيْنِ لَا أَرَاهُمَا إِلَّا خَيْبَتَيْنِ هَذَا الثُّومُ وَالْبَصَلُ وَإِيْمُ اللَّهِ لَقَدْ كُنْتُ أَرَى نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِدُ رِيحَهُمَا مِنَ الرَّجُلِ قِيَامُ رِيحِهِ فَيُؤْخَذُ بِيَدِهِ فَيُخْرِجُ بِهِ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتَّى

يُؤْتَى بِهِ الْبَيْعَ فَمَنْ أَكَلَهُمَا لَا بُدَّ فَلْيَمْتُهُمَا طَبْعًا قَالَ فَخَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَأُصِيبَ يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ

[صححه مسلم (۵۶۷)، وابن خزيمة (۱۶۶۶ و ۶۲۶)] [انظر: ۱۷۹، ۱۸۶، ۳۴۱]

(۸۹) ایک مرتبہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن منبر پر خطبہ کے لئے تشریف لائے، اللہ کی حمد و ثناء بیان کی، نبی ﷺ کا تذکرہ کیا، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی یاد تازہ کی، پھر فرمانے لگے کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے اور مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میری دنیا سے رخصتی کا وقت قریب آ گیا ہے، میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک مرغ نے مجھے دو مرتبہ ٹھونگ ماری ہے، مجھے یاد پڑتا ہے کہ وہ مرغ سرخ رنگ کا تھا، میں نے یہ خواب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے ذکر کیا تو انہوں نے اس کی تعبیر یہ بتائی کہ آپ کو ایک عجمی شخص شہید کر دے گا۔

پھر فرمایا کہ لوگ مجھ سے یہ کہہ رہے ہیں کہ میں اپنا خلیفہ مقرر کر دوں، اتنی بات تو طے ہے کہ اللہ اپنے دین کو ضائع کرے گا اور نہ ہی اس خلافت کو جس کے ساتھ اللہ نے اپنے پیغمبر کو مبعوث فرمایا تھا، اب اگر میرا فیصلہ جلد ہو گیا تو میں مجلس شوریٰ ان چھ افراد کی مقرر کر رہا ہوں جن سے نبی ﷺ بوقت رحلت راضی ہو کر تشریف لے گئے تھے، جب تم ان میں سے کسی ایک کی بیعت کر لو تو ان کی بات سنو اور ان کی اطاعت کرو۔

میں جانتا ہوں کہ کچھ لوگ مسئلہ خلافت میں رخ نہ ڈالنے کی کوشش کریں گے، بخدا! میں اپنے ان ہاتھوں سے اسلام کی مدافعت میں ان لوگوں سے قتال کر چکا ہوں، یہ لوگ دشمنانِ خدا، کافر اور گمراہ ہیں، اللہ کی قسم! میں نے اپنے پیچھے کھالہ سے زیادہ اہم مسئلہ کوئی نہیں چھوڑا جس کا مجھ سے میرے رب نے وعدہ کیا ہو، اور اللہ کی قسم! نبی ﷺ کی صحبت اختیار کرنے کے بعد مجھے یاد نہیں پڑتا کہ کسی مسئلہ میں آپ مجھ سے ناراض ہوئے ہوں، سوائے کھالہ کے مسئلہ کے کہ اس میں آپ ﷺ انتہائی سخت ناراض ہوئے تھے، یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اپنی انگلی میرے سینے پر رکھ کر فرمایا کہ تمہارے لیے اس مسئلے میں سورۃ نساء کی وہ آخری آیت ”جو گرمی میں نازل ہوئی تھی“ کافی ہے۔

اگر میں زندہ رہا تو اس مسئلے کا ایسا حل نکال کر جاؤں گا کہ اس آیت کو پڑھنے والے اور نہ پڑھنے والے سب ہی کے علم میں وہ حل آ جائے، اور میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے مختلف شہروں میں جو امراء اور گورنر بھیجے ہیں وہ صرف اس لئے کہ لوگوں کو دین سکھائیں، نبی ﷺ کی سنتیں لوگوں کے سامنے بیان کریں، اور میرے سامنے ان کے وہ مسائل پیش کریں جن کا ان کے پاس کوئی حل نہ ہو۔

لوگو! تم دو ایسے درختوں میں سے کھاتے ہو جنہیں میں گندہ سمجھتا ہوں ایک لہسن اور دوسرا پیاز (کچا کھانے سے منہ میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے) بخدا! میں نے دیکھا ہے کہ اگر نبی ﷺ کو کسی شخص کے منہ سے اس کی بدبو آتی تو آپ ﷺ حکم دیتے اور اسے ہاتھ سے پکڑ کر مسجد سے باہر نکال دیا جاتا تھا اور یہی نہیں بلکہ اس کو جنت البقیع تک پہنچا کر لوگ واپس آتے تھے، اگر کوئی شخص انہیں کھانا ہی چاہتا ہے تو پکا کر ان کی بومار دے۔

راوی کہتے ہیں کہ جمعہ کو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے یہ خطبہ ارشاد فرمایا اور بدھ کو آپ پر قاتلانہ حملہ ہو گیا۔

(۹۰) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعُ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ خَرَجْتُ أَنَا وَالزُّبَيْرُ وَالْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسودِ إِلَى أَمْوَالِنَا بِخَيْبَرَ نَتَعَاهَدُهَا فَلَمَّا قَدِمْنَاهَا تَفَرَّقْنَا فِي أَمْوَالِنَا قَالَ فَعِدَى عَلَى تَحْتِ اللَّيْلِ وَأَنَا نَائِمٌ عَلَى فِرَاشِي فَقَدِ عَثَ يَدَايَ مِنْ مِرْفَقِي فَلَمَّا أَصْبَحْتُ اسْتُصْرِخَ عَلَيَّ صَاحِبَايَ فَأَتَيْانِي فَسَأَلَانِي عَمَّنْ صَنَعَ هَذَا بِكَ قُلْتُ لَا أَدْرِي قَالَ فَأَصْلَحَا مِنْ يَدَيَّ ثُمَّ قَدِمُوا بِي عَلَى عُمَرَ فَقَالَ هَذَا عَمَلُ يَهُودَ ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ خَطِيبًا فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَامِلَ يَهُودَ خَيْبَرَ عَلَى أَنَّا نُخْرِجُهُمْ إِذَا شِئْنَا وَقَدْ عَدُّوا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَفَدَعُوا يَدَيْهِ كَمَا تَلْفَكُم مَعَ عَدُوِّهِمْ عَلَى الْأَنْصَارِ قُلْتُ لَا نَشْكُ أَنَّهُمْ أَصْحَابُهُمْ لَيْسَ لَنَا هُنَاكَ عَدُوٌّ غَيْرُهُمْ فَمَنْ كَانَ لَهُ مَالٌ بِخَيْبَرَ فَلْيَلْحَقْ بِهِ فَإِنِّي مُخْرِجُ يَهُودَ فَأَخْرَجَهُمْ [صححه البخاری (۲۷۳۰)]

(۹۰) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کے ساتھ خیبر میں اپنے مال کی دیکھ بھال کے سلسلے میں گیا ہوا تھا، جب ہم لوگ وہاں پہنچے تو ہر ایک اپنی اپنی زمین کی طرف چلا گیا، میں رات کے وقت اپنے بستر پر سو رہا تھا کہ مجھ پر کسی نے حملہ کر دیا، میرے دونوں ہاتھ اپنی کہنیوں سے ہل گئے، جب صبح ہوئی تو میرے دونوں ساتھیوں کو اس حادثے کی خبر دی گئی، وہ آئے اور مجھ سے پوچھنے لگے کہ یہ کس نے کیا ہے؟ میں نے کہا کہ مجھے کچھ خبر نہیں ہے۔

انہوں نے میرے ہاتھ کی ہڈی کو صحیح جگہ پر بٹھایا اور مجھے لے کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آ گئے، انہوں نے فرمایا یہ یہودیوں کی ہی کارستانی ہے، اس کے بعد وہ لوگوں کے سامنے خطاب کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا لوگو! نبی علیہ السلام نے خیبر کے یہودیوں کے ساتھ معاملہ اس شرط پر کیا تھا کہ ہم جب انہیں چاہیں گے، نکال سکیں گے، اب انہوں نے عبد اللہ بن عمر پر حملہ کیا ہے اور جیسا کہ آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ انہوں نے اس کے ہاتھوں کے جوڑ ہلا دیئے ہیں، جب کہ اس سے قبل وہ ایک انصاری کے ساتھ بھی ایسا ہی معاملہ کر چکے ہیں، ہمیں اس بات میں کوئی شک نہیں کہ یہ ان ہی کے ساتھی ہیں، ہمارا ان کے علاوہ یہاں کوئی اور دشمن نہیں ہے، اس لئے خیبر میں جس شخص کا بھی کوئی مال موجود ہو، وہ وہاں چلا جائے کیونکہ اب میں یہودیوں کو وہاں سے نکالنے والا ہوں، چنانچہ ایسا ہی ہوا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انہیں خیبر سے بے دخل کر کے نکال دیا۔

(۹۱) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى وَحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ عُمَرُ لِمَ تَحْبِسُونَ عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ الرَّجُلُ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ النَّدَاءَ فَتَوَضَّأْتُ فَقَالَ أَيُّضًا أَوْلَمْ تَسْمَعُوا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا رَاحَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ [صححه البخاری (۸۸۲)، ومسلم (۸۴۵)]

وابن حزمہ (۱۷۴۸) [انظر: ۳۱۹، ۳۲۰]

(۹۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، دوران خطبہ ایک صاحب آئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ نماز کے لئے آنے میں اتنی تاخیر؟ انہوں نے جواباً کہا کہ میں نے تو جیسے ہی اذان سنی، وضو کرتے ہی آ گیا ہوں، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اچھا، کیا تم نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے لئے جائے تو اسے غسل کر لینا چاہیے۔

(۹۲) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ جَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَنَحْنُ بِأَذْرِ بَيْحَانَ يَا عُتْبَةُ بْنُ فَرْقَدٍ وَإِيَّاكُمْ وَالتَّنْعَمُ وَزَيْ أَهْلِ الشُّرُكِ وَكَبُوسَ الْحَرِيرِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنْ كَبُوسِ الْحَرِيرِ وَقَالَ إِلَّا هَكَذَا وَرَفَعَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إصْبَعِيهِ [صححه البخاری (۵۸۲۹)، ومسلم (۲۰۶۹)] [انظر: ۲۴۲، ۲۴۳، ۳۰۱، ۳۰۶، ۳۵۷]

(۹۳) ابو عثمان کہتے ہیں کہ ہم آذر بایجان میں تھے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ایک خط آ گیا، جس میں لکھا تھا اے عتبہ بن فرقہ! عیش پرستی، ریشمی لباس، اور مشرکین کے طریقوں کو اختیار کرنے سے اپنے آپ کو بچاتے رہنا اس لئے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ریشمی لباس پہننے سے منع فرمایا ہے سوائے اتنی مقدار کے اور نبی ﷺ نے انگلی بلند کر کے دکھائی۔

(۹۴) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنَ لَبِيْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيِّ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعِنْدَهُ نَفَرٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ فَأَرْسَلَ عُمَرُ إِلَى سَفْطِ أَبِي بِهِ مِنْ قَلْعَةٍ مِنَ الْعِرَاقِ فَكَانَ فِيهِ خَاتَمٌ فَأَخَذَهُ بَعْضُ بَنِيهِ فَأَدْخَلَهُ فِي فِيهِ فَأَنْتَزَعَهُ عُمَرُ مِنْهُ ثُمَّ بَكَى عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ مَنْ عِنْدَهُ لِمَ تَبْكِي وَقَدْ فَتَحَ اللَّهُ لَكَ وَأَظْهَرَكَ عَلَى عَدُوِّكَ وَأَقْرَأَ عَيْنَكَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَفْتَحُ الدُّنْيَا عَلَى أَحَدٍ إِلَّا أَلْقَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَأَنَا أَشْفِقُ مِنْ ذَلِكَ [قال شعيب: إسناده ضعيف]

(۹۵) ایک مرتبہ ابوسنان دؤلی رضی اللہ عنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اس وقت مہاجرین اولین کی ایک جماعت ان کی خدمت میں موجود اور حاضر تھی، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک بکس منگوا یا جو ان کے پاس عراق سے لایا گیا تھا، جب اسے کھولا گیا تو اس میں سے ایک انگوٹھی نکلی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کسی بیٹے پوتے نے وہ لے کر اپنے منہ میں ڈال لی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے وہ واپس لے لی اور رونے لگے۔

حاضرین نے پوچھا کہ آپ کیوں روتے ہیں؟ جب کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اتنی فتوحات عطا فرمائیں، دشمن پر آپ کو غلبہ عطا فرمایا اور آپ کی آنکھوں کو ٹھنڈا کیا؟ فرمایا میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جس شخص پر اللہ

دنیا کا دروازہ کھول دیتا ہے، وہاں آپس میں قیامت تک کے لئے دشمنیاں اور نفرتیں ڈال دیتا ہے، مجھے اسی کا خطرہ ہے۔

(۹۴) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَصْنَعُ أَحَدُنَا إِذَا هُوَ أَجْنَبَ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَنَامَ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَتَوَضَّأُ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ لِيَنِمَّ [قال الترمذی: حدیث عمر أحسن شیء فی هذا الباب وأصح. صححه ابن خزيمة: (۲۱۱ و ۲۱۲) قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۱۲۰) قال شعيب: إسناده حسن] [انظر: ۱۰۵، ۱۶۵، ۲۳۰، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۶۳، ۳۰۶]

(۹۴) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اگر ہم میں سے کوئی شخص ناپاک ہو جائے اور وہ غسل کرنے سے پہلے سونا چاہے تو کیا کرے؟ نبی ﷺ نے فرمایا نماز والا وضو کر کے سو جائے۔

(۹۵) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ لَمَّا تَوَفَّى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي دُعِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّلَاةِ عَلَيْهِ فَقَامَ إِلَيْهِ فَلَمَّا وَقَفَ عَلَيْهِ يُرِيدُ الصَّلَاةَ تَحَوَّلْتُ حَتَّى قُمْتُ فِي صَدْرِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعَلَى عَبْدُ اللَّهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْقَائِلِ يَوْمَ كَذَا كَذَا وَكَذَا يُعَدُّ أَبَامَهُ قَالَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَسَّمُ حَتَّى إِذَا أَكْثَرْتُ عَلَيْهِ قَالَ أَخْرُ عَنِّي يَا عُمَرُ إِنِّي خَيْرْتُ فَأَخْتَرْتُ وَقَدْ قِيلَ اسْتَغْفِرُ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ لَوْ أَعْلَمَ أَنِّي إِنْ زِدْتُ عَلَى السَّبْعِينَ غُفِرَ لَهُ لَزِدْتُ قَالَ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهِ وَمَشَى مَعَهُ فَقَامَ عَلَى قَبْرِهِ حَتَّى فَرَّغَ مِنْهُ قَالَ فَعَجَبَ لِي وَجَرَائِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا كَانَ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى نَزَلْتُ هَاتَانِ الْآيَتَانِ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُنَّ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَاتُوا وَهُمْ فَاسِقُونَ فَمَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهُ عَلَى مُنَافِقٍ وَلَا قَامَ عَلَى قَبْرِهِ حَتَّى قَبِضَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ [صححه البخاری (۱۳۶۶) وابن حبان (۳۱۷۶)]

(۹۵) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رئیس المنافقین عبد اللہ بن ابی کا انتقال ہو گیا تو نبی ﷺ کو اس کی نماز جنازہ پڑھانے کے لیے بلایا گیا، نبی ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے، جب نبی ﷺ جنازے کے پاس جا کر نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہوئے تو میں اپنی جگہ سے گھوم کر نبی ﷺ کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اس دشمن خدا عبد اللہ بن ابی کی نماز جنازہ پڑھائیں گے جس نے فلاں دن یہ کہا تھا اور فلاں دن یہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی بکواسات گونا گونا شروع کر دیں۔

نبی ﷺ مسکراتے رہے لیکن جب میں برابر اصرار کرتا ہی رہا تو نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا عمر! پیچھے ہٹ جاؤ، مجھے اس بارے اختیار دیا گیا ہے، اور میں نے ایک شق کو ترجیح دے لی ہے، مجھ سے کہا گیا ہے کہ آپ ان کے لئے استغفار کریں یا نہ

کریں، دونوں صورتیں برابر ہیں، اگر آپ ستر مرتبہ بھی ان کے لئے بخشش کی درخواست کریں گے تب بھی اللہ ان کی بخشش نہیں فرمائے گا، اگر مجھے معلوم ہوتا کہ ستر مرتبہ سے زیادہ استغفار کرنے پر اس کی مغفرت ہو جائے گی تو میں ستر سے زائد مرتبہ اس کے لئے استغفار کرتا۔

اس کے بعد نبی ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی، جنازے کے ساتھ گئے اور اس کی قبر پر کھڑے رہے تاکہ وہاں سے فراغت ہوگئی، مجھے خود پر اور اپنی جرأت پر تعجب ہو رہا تھا، حالانکہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہی زیادہ بہتر جانتے تھے، بخدا! ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ مندرجہ ذیل دو آیتیں نازل ہو گئیں۔

”ان منافقین میں سے اگر کوئی مر جائے تو آپ کبھی اس کی نماز جنازہ نہ پڑھائیں، اس کی قبر پہ کھڑے نہ ہوں، بیشک یہ لوگ تو اللہ اور رسول کے نافرمان ہیں، اور فسق کی حالت میں مرے ہیں۔“

اس آیت کے نزول کے بعد نبی ﷺ نے کسی منافق کی نماز جنازہ نہیں پڑھائی اور اسی طرح منافقین کی قبروں پر بھی کبھی کھڑے نہیں ہوئے۔

(۹۶) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ كَمَا حَدَّثَنِي عَنْهُ نَافِعٌ مَوْلَاهُ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ إِذَا لَمْ يَكُنْ لِلرَّجُلِ إِلَّا قُبُورٌ وَاحِدٌ فَلْيَأْتِرْ بِهِ ثُمَّ لِيَصِلْ فَإِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ ذَلِكَ وَيَقُولُ لَا تَلْتَحِفُوا بِالْقُبُورِ إِذَا كَانَ وَحْدَهُ كَمَا تَفْعَلُ الْيَهُودُ قَالَ نَافِعٌ وَلَوْ قُلْتُ لَكُمْ إِنَّهُ أَسْنَدَ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوَجُوتُ أَنْ لَا أَكُونَ كَذَبْتُ [قال شعيب: إسناده حسن]

[وسیاتی فی مسند ابن عمر: ۶۳۵۶]

(۹۶) نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے اگر کسی آدمی کے پاس صرف ایک ہی کپڑا ہو، وہ اسی کو تہبند کے طور پر بندھ لے اور نماز پڑھ لے، کیونکہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا ہے، اور وہ یہ بھی فرماتے تھے کہ اگر ایک ہی کپڑا ہو تو اسے لحاف کی طرح مت لپیٹے جیسے یہودی کرتے ہیں، نافع کہتے ہیں کہ اگر میں یہ کہوں کہ انہوں نے اس کی نسبت نبی ﷺ کی طرف کی ہے تو امید ہے کہ میں جھوٹا نہیں ہوں گا۔

(۹۷) حَدَّثَنَا مُؤَمِّلٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ مَخْرَافٍ عَنْ شَهْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ مَاتَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ قِيلَ لَهُ ادْخُلِ الْجَنَّةَ مِنْ أَى أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ شِئْتَ [قال شعيب: حسن لغيره]

(۹۷) حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ وہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو، اس سے کہا جائے گا کہ جنت کے آٹھ میں سے جس دروازے سے چاہے، جنت میں داخل ہو جاؤ۔

(۹۸) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ يَعْنَى الْأَحْمَرُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَ

رَجُلٌ ابْنًا لَهُ بِسَيْفٍ فَقَتَلَهُ فَرَفَعَ إِلَى عُمَرَ فَقَالَ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يُقَادُ الْوَالِدُ مِنْ وَلَدِهِ لَقَتَلْتُكَ قَبْلَ أَنْ تَبْرَحَ [قال شعيب: حسن لغيره]

(۹۸) مجاہد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے تلوار کے وار کر کے اپنے بیٹے کو مار ڈالا، اسے پکڑ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا، انہوں نے فرمایا کہ میں نے اگر جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ والد سے اولاد کا قصاص نہیں لیا جائے گا تو میں تجھے بھی قتل کر دیتا اور تو یہاں سے اٹھنے بھی نہ پاتا۔

(۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو سُوْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ نَظَرَ إِلَى الْحَجَرِ فَقَالَ أَمَا وَاللَّهِ لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ ثُمَّ قَبَّلَهُ [صححه البخاری (۱۵۹۷)، ومسلم (۱۲۷۰)، وابن حبان (۳۸۲۲) و ۲۷۴ و ۳۸۲] [انظر: ۳۲۵، ۱۷۶]

(۹۹) عابس بن ربیعہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنی نظریں حجر اسود پر جما رکھی ہیں اور اس سے مخاطب ہو کر فرما رہے ہیں بخدا! اگر میں نے نبی ﷺ کو تیرا بوسہ لیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے بھی بوسہ نہ دیتا، یہ کہہ کر آپ نے اسے بوسہ دیا۔

(۱۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ ابْنُ أُخْتِ نَمِرٍ أَنَّ حُوَيْطَبَ بْنَ عَبْدِ الْعَزَى أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ السَّعْدِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي خِلَافَتِهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَلَمْ أُحَدِّثْ أَنَّكَ تَلِي مِنْ أَعْمَالِ النَّاسِ أَعْمَالًا فَإِذَا أُعْطِيتِ الْعُمَالَةَ كَرِهْتَهَا قَالَ فَقُلْتُ بَلَى فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَمَا تُرِيدُ إِلَى ذَلِكَ قَالَ قُلْتُ إِنِّي لِي أَفْرَاسًا وَأَعْبُدًا وَأَنَا بِخَيْرٍ وَأُرِيدُ أَنْ تَكُونَ عُمَالَتِي صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَا تَفْعَلْ فَإِنِّي قَدْ كُنْتُ أَرَدْتُ الَّذِي أَرَدْتُ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ أَعْطِهِ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي حَتَّى أُعْطَانِي مَرَّةً مَالًا فَفَدْتُ أَعْطِهِ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي قَالَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فَمَمْلُوكُهُ وَتَصَدَّقْ بِهِ فَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تَتَّبِعْهُ نَفْسَكَ [صححه البخاری (۷۱۶۳)، ومسلم (۱۰۴۵) وابن خزيمة (۲۳۶۴ و ۲۳۶۵ و ۲۳۶۶)] [انظر: ۲۷۹، ۲۸۰]

(۱۰۰) ایک مرتبہ عبد اللہ بن سعدی رضی اللہ عنہ خلافت فاروقی کے زمانے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھ کر فرمایا کیا تم وہی ہو جس کے متعلق مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ تمہیں عوام الناس کی کوئی ذمہ داری سونپی گئی ہے لیکن جب تمہیں اس کی تنخواہ دی جاتی ہے تو تم اسے لینے سے ناگواری کا اظہار کرتے ہو؟ عبد اللہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا جی ہاں! ایسا ہی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ اس سے تمہارا کیا مقصد ہے؟ میں نے عرض کیا میرے پاس اللہ کے فضل

سے گھوڑے اور غلام سب ہی کچھ ہے اور میں مالی اعتبار سے بھی صحیح ہوں، اس لئے میری خواہش ہوتی ہے کہ میری تنخواہ مسلمانوں کے ہی کاموں میں استعمال ہو جائے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایسا مت کرو، کیونکہ ایک مرتبہ میں نے بھی یہی چاہا تھا، نبی ﷺ مجھے کچھ دینا چاہتے تو میں عرض کر دیتا کہ یا رسول اللہ! مجھ سے زیادہ جو محتاج لوگ ہیں، یہ انہیں دے دیجئے، اسی طرح ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھے کچھ مال و دولت عطاء فرمایا، میں نے حسب سابق یہی عرض کیا کہ مجھ سے زیادہ کسی ضرورت مند کو دے دیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا اسے لے لو، اپنے مال میں اضافہ کرو، اس کے بعد صدقہ کر دو، اور یاد رکھو! اگر تمہاری خواہش اور سوال کے بغیر کہیں سے مال آئے تو اسے لے لیا کرو، ورنہ اس کے پیچھے نہ پڑا کرو۔

(۱۰۱) حَدَّثَنَا سَكْنُ بْنُ نَافِعٍ الْكَاهِلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ دَرَّاجٍ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي حَالِبٍ سَبَّحَ بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ فَرَأَاهُ عُمَرُ عَنْهُ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا. [إسناده ضعيف [انظر ۱۰۶]

(۱۰۱) ربیعہ بن دراج کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دوران سفر مکہ مکرمہ کے راستے میں عصر کے بعد دو رکعت نماز بطور نفل کے پڑھ لی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھا تو سخت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ آپ کو معلوم بھی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

(۱۰۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ بَنِي سَهْمٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ يَقَالُ لَهُ مَا جَدُّهُ قَالَ عَارَمْتُ غُلَامًا بِمَكَّةَ فَقَصَّصْتُ أُذُنِي فَقَطَّعَ مِنْهَا أَوْ عَصِصْتُ أُذُنَهُ فَقَطَّعْتُ مِنْهَا فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْنَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَاجًّا رُفِعْنَا إِلَيْهِ فَقَالَ انْطَلِقُوا بِهِمَا إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَإِنْ كَانَ الْجَارِحُ بَلَغَ أَنْ يُقْتَصَّ مِنْهُ فَلْيَقْتَصَّ قَالَ فَلَمَّا انْتَهَى بِنَا إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَظَرَ إِلَيْنَا فَقَالَ نَعَمْ قَدْ بَلَغَ هَذَا أَنْ يُقْتَصَّ مِنْهُ ادْعُوا لِي حَجَّامًا فَلَمَّا ذَكَرَ الْحَجَّامُ قَالَ أَمَا إِنِّي قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَدْ أُعْطِيتُ خَالِيتِي غُلَامًا وَأَنَا أَرْجُو أَنْ يُبَارِكَ اللَّهُ لَهَا فِيهِ وَقَدْ نَهَيْتُهَا أَنْ تَجْعَلَهُ حَجَّامًا أَوْ قَصَّابًا أَوْ صَانِعًا [قال الألبانی: ضعيف (أبو داود: ۳۴۳۰ و ۳۴۳۱ و ۳۴۳۲) وأرسله أبو حاتم] [انظر ۱۰۳]

(۱۰۲) ماجدہ نامی ایک شخص بیان کرتا ہے کہ میں نے ایک مرتبہ مکہ مکرمہ میں ایک لڑکے کی ہڈی سے گوشت چھیل ڈالا، اس نے میرا کان اپنے دانتوں سے چبا کر کاٹ ڈالا، جب سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ارادے سے ہمارے یہاں تشریف لائے تو یہ معاملہ ان کی خدمت میں پیش کیا گیا، انہوں نے فرمایا کہ ان دونوں کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس لے جاؤ، اگر زخم لگانے والا قصاص کے درجے تک پہنچتا ہو تو اس سے قصاص لینا چاہیے۔

جب ہمیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس لے جایا گیا اور انہوں نے ہمارے احوال سے تو فرمایا ہاں! یہ قصاص کے درجے تک پہنچتا ہے، اور فرمایا کہ میرے پاس حجام کو بلا کر لاؤ، جب حجام کا ذکر آیا تو وہ فرمانے لگے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے اپنی خالہ کو ایک غلام دیا ہے اور مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے ان کے لیے باعث برکت بنائے گا اور میں نے انہیں اس بات سے منع کیا ہے کہ اسے حجام یا قصائی یا رنگ ریز بنائیں۔

(۱۰۳) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ وَحَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سَهْمٍ عَنِ ابْنِ مَاجِدَةَ السَّهْمِيِّ أَنَّهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي خِلَافَتِهِ فَقَدَّرَ الْحَدِيثَ [قال شعيب: إسناده ضعيف] [انظر: ۱۰۲]

(۱۰۳) گزشتہ روایت اس دوسری سند سے بھی منقول ہے جو عبارت میں ذکر ہوئی۔
(۱۰۴) حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ خَطَبَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ النَّاسَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ رَخَّصَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ وَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَضَى لِسَبِيلِهِ فَاتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ كَمَا أَمَرَكُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَحَضُّوا فُرُوجَ هَذِهِ النِّسَاءِ [قال شعيب: إسناده صحيح] [انظر: ۳۶۹]

(۱۰۴) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے سامنے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو جو رخصت دینی تھی سودے دی، اور وہ اس دار فانی سے کوچ کر گئے، اس لئے آپ لوگ حج اور عمرہ مکمل کیا کرو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا حکم بھی دیا ہے، اور ان عورتوں کی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔
(۱۰۵) حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَجْنَبَ قَالَ نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأَ [راجع: ۹۴]
(۱۰۵) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اگر کوئی آدمی اختیاری طور پر ناپاک ہو جائے تو کیا اسی حال میں سو سکتا ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! وضو کر لے اور سو جائے۔

(۱۰۶) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ دَرَّاجٍ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَّى بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ فَتَغَيَّطَ عَلَيْهِ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهَانَا عَنْهَا [راجع: ۱۰۱]

(۱۰۶) ربیعہ بن دراج کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دورانِ سفر مکہ مکرمہ کے راستے میں عصر کے بعد دو رکعت نماز بطور نفل کے پڑھ لی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھا تو سخت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ آپ کو معلوم بھی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔

(۱۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَرَجْتُ أَتَعْرِضُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ أُسْلِمَ فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَبَقَنِي إِلَى الْمَسْجِدِ فَقُمْتُ خَلْفَهُ فَاسْتَفْتَحَ سُورَةَ الْحَاقَّةِ فَجَعَلْتُ أَعْجَبُ مِنْ تَأْلِيفِ الْقُرْآنِ قَالَ فَقُلْتُ هَذَا وَاللَّهِ شَاعِرٌ كَمَا قَالَتْ قُرَيْشٌ قَالَ فَقَرَأَ إِنَّهُ يَقُولُ رَسُولُ كَرِيمٍ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيلًا مَا تُؤْمِنُونَ قَالَ قُلْتُ كَاهِنٌ قَالَ وَلَا يَقُولُ كَاهِنٌ قَلِيلًا مَا تَذَكَّرُونَ تَنْزِيلٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضُ الْأَقَاوِيلِ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ فَمَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ قَالَ فَوَقَعَ الْإِسْلَامُ فِي قُلُوبِي كُلِّ مَوْقِعٍ [إسناده ضعيف]

(۱۰۷) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں قبول اسلام سے پہلے نبی ﷺ کے ساتھ چھپر چھاڑ کے ارادے سے نکلا لیکن پتہ چلا کہ وہ مجھ سے پہلے ہی مسجد میں جا چکے ہیں، میں جا کر ان کے پیچھے کھڑا ہو گیا، نبی ﷺ نے سورہ حاقہ کی تلاوت شروع کر دی، مجھے نظم قرآن اور اس کے اسلوب سے تعجب ہونے لگا، میں نے اپنے دل میں سوچا واللہ! یہ شخص شاعر ہے جیسا کہ قریش کہتے ہیں، اتنی دیر میں نبی ﷺ اس آیت پر پہنچ گئے کہ ”وہ تو ایک معزز قاصد کا قول ہے، کسی شاعر کی بات تھوڑی ہے لیکن تم ایمان بہت کم لاتے ہو“

یہ سن کر میں نے اپنے دل میں سوچا یہ تو کابھن ہے، ادھر نبی ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”اور نہ ہی یہ کسی کاہن کا کلام ہے، تم بہت کم نصیحت حاصل کرتے ہو، یہ تو رب العالمین کی طرف سے نازل کیا گیا ہے، اگر یہ پیغمبر ہماری طرف کسی بات کی جھوٹی نسبت کرے تو ہم اسے اپنے دائیں ہاتھ سے پکڑ لیں اور اس کی گردن توڑ ڈالیں، اور تم میں سے کوئی ان کی طرف سے رکاوٹ نہ بن سکے“ یہ آیات سن کر اسلام نے میرے دل میں اپنے نیچے مضبوطی سے گاڑنا شروع کر دیے۔

(۱۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ وَعِصَامُ بْنُ خَالِدٍ قَالَا حَدَّثَنَا صَفْوَانُ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ وَرَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ وَغَيْرِهِمَا قَالُوا لَمَّا بَلَغَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَرَعَ حَدَّثَ أَنَّ بِالشَّامِ وَبَاءً شَدِيدًا قَالَ بَلَّغْنِي أَنَّ شِدَّةَ الْوَبَاءِ فِي الشَّامِ فَقُلْتُ إِنْ أَدْرَكَنِي أَجَلِي وَأَنْتَ عُبَيْدَةُ بْنُ الْجَرَّاحِ حَتَّى اسْتَخْلَفْتَهُ فَإِنْ سَأَلَنِي اللَّهُ لِمَ اسْتَخْلَفْتَهُ عَلَى أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ أَمِينًا وَأَمِينِي أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَأَنْكَرَ الْقَوْمُ ذَلِكَ وَقَالُوا مَا بَالُ عَلِيٍّ قُرَيْشٍ يَعْنُونَ بَنِي فَهْرٍ ثُمَّ قَالَ فَإِنْ أَدْرَكَنِي أَجَلِي وَقَدْ تَوَقَّيْتُ أَبُو عُبَيْدَةَ اسْتَخْلَفْتُ مُعَاذَ بْنِ جَبَلٍ فَإِنْ سَأَلَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ لِمَ اسْتَخْلَفْتَهُ قُلْتُ سَمِعْتُ رَسُولَكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ يُحْشَرُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْنَ يَدَيِ الْعُلَمَاءِ نَبْدَةً [قال شعيب: حسن لغيره]

(۱۰۸) شریح بن عبید اور راشد بن سعید وغیرہ کہتے ہیں کہ سفر شام میں جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ”سرغ“ نامی مقام پر پہنچے تو

آپ کو خبر ملی کہ شام میں طاعون کی بڑی سخت وبا پھیلی ہوئی ہے، یہ خبر سن کر انہوں نے فرمایا کہ مجھے شام میں طاعون کی وبا پھیلنے کی خبر ملی ہے، میری رائے یہ ہے کہ اگر میرا آخری وقت آ پہنچا اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ زندہ ہوئے تو میں انہیں اپنا خلیفہ نامزد کر دوں گا اور اگر اللہ نے مجھ سے اس کے متعلق باز پرس کی کہ تو نے امت مسلمہ پر انہیں اپنا خلیفہ کیوں مقرر کیا؟ تو میں کہہ دوں گا کہ میں نے آپ ہی کے پیغمبر کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا ہرنی کا ایک امین ہوتا ہے اور میرا امین ابو عبیدہ بن الجراح ہے۔

لوگوں کو یہ بات اچھی نہ لگی اور وہ کہنے لگے کہ اس صورت میں قریش کے بڑے لوگوں یعنی بنی فہر کا کیا بنے گا؟ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا اگر میری موت سے پہلے ابو عبیدہ فوت ہو گئے تو میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو اپنا خلیفہ مقرر کر دوں گا اور اگر اللہ نے مجھ سے پوچھا کہ تو نے اسے کیوں خلیفہ مقرر کیا؟ تو میں کہہ دوں گا کہ میں نے آپ کے پیغمبر کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ وہ قیامت کے دن علماء کے درمیان ایک جماعت کی صورت میں اٹھائے جائیں گے۔

(۱۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ وَغَيْرُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَلَدَ لِأَخِي أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامٌ فَسَمَوْهُ الْوَلِيدَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَيْتُمُوهُ بِأَسْمَاءٍ فَرَأَيْتَكُمْ لَيْكُونَنَّ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ رَجُلٌ يَقَالُ لَهُ الْوَلِيدُ لَهُوَ شَرُّ عَلَى هَذِهِ الْأُمَّةِ مِنْ فِرْعَوْنَ لِقَوْمِهِ [إسناده ضعيف]

(۱۰۹) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بھائی کے یہاں لڑکا پیدا ہوا، انہوں نے بچے کا نام ولید رکھا، نبی علیہ السلام نے فرمایا تم نے اس بچے کا نام اپنے فرعونوں کے نام پر رکھا ہے (کیونکہ ولید بن مغیرہ مشرکین مکہ کا سردار اور مسلمانوں کو اذیتیں پہنچانے میں بہت سرگرم تھا) میری امت میں ایک آدمی ہوگا جس کا نام ولید ہوگا جو اس امت کے حق میں فرعون سے بھی زیادہ بدتر ہوگا۔

(۱۱۰) حَدَّثَنَا يَهُزُّ حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدَ عِنْدِي رَجُلٌ مَرَضِيئُونَ مِنْهُمْ عُمَرُ وَأَرْضَاهُمْ عِنْدِي عُمَرُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ [صححه البخاری (۵۸۱)، ومسلم (۸۲۶)]

[انظر: ۱۳۰، ۲۷۰، ۲۷۱، ۳۵۵، ۳۶۴]

(۱۱۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مجھے ایسے لوگوں نے اس بات کی شہادت دی ہے ”جن کی بات قابل اعتماد ہوتی ہے، ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں جو میری نظروں میں ان سب سے زیادہ قابل اعتماد ہیں“ کہ نبی علیہ السلام فرماتے تھے عصر کی نماز کے بعد غروب آفتاب تک کوئی نفل نماز نہ پڑھی جائے اور فجر کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی نماز نہ پڑھی جائے۔

(۱۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا صَفْوَانٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ نَفْعٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْكِنْدِيِّ أَنَّهُ رَكِبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَسْأَلُهُ عَنْ ثَلَاثٍ خِلَالٍ قَالَ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ فَسَأَلَهُ عُمَرُ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ مَا أَقْدَمَكَ قَالَ لَأَسْأَلَكَ عَنْ ثَلَاثٍ خِلَالٍ قَالَ وَمَا هُنَّ قَالَ رَبُّمَا كُنْتُ أَنَا وَالْمَرْأَةُ فِي بِنَاءٍ صَبَّحْتُ فَتَحَضَّرُ الصَّلَاةُ فَإِنْ صَلَّيْتُ أَنَا وَهِيَ كَانَتْ بِحِذَائِي وَإِنْ صَلَّيْتُ خَلْفِي خَرَجْتُ مِنَ الْبِنَاءِ فَقَالَ عُمَرُ تَسْتُرُ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بِتَوْبٍ ثُمَّ تَصَلِّي بِحِذَائِكَ إِنْ شِئْتَ وَعَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ نَهَانِي عَنْهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَعَنِ الْقُصَصِ فَإِنَّهُمْ أَرَادُونِي عَلَى الْقُصَصِ فَقَالَ مَا شِئْتَ كَأَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَمْنَعَهُ قَالَ إِنَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَنْتَهِيَ إِلَيَّ قَوْلُكَ قَالَ أَخْشَى عَلَيْكَ أَنْ تَقْصَّ فَتَرْتَفِعَ عَلَيْهِمْ فِي نَفْسِكَ ثُمَّ تَقْصَّ فَتَرْتَفِعَ حَتَّى يُخَيَّلَ إِلَيْكَ أَنَّكَ فَوْقَهُمْ بِمَنْزِلَةِ الثُّرَيَّا فَيَضَعَكَ اللَّهُ تَحْتَ أَقْدَامِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَدْرِ ذَلِكَ قَالَ شُعَيْبُ:

[رسناده حسن]

(۱۱۱) حارث بن معاویہ کنذی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں تین سوال پوچھنے کے لئے سواری پر سفر کر کے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی طرف روانہ ہوا، جب میں مدینہ منورہ پہنچا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آنے کی وجہ پوچھی، میں نے عرض کیا کہ تین باتوں کے متعلق پوچھنے کے لئے حاضر ہوا ہوں، فرمایا وہ تین باتیں کیا ہیں؟

میں نے عرض کیا کہ بعض اوقات میں اور میری بیوی ایک تنگ کمرے میں ہوتے ہیں، نماز کا وقت آ جاتا ہے، اگر ہم دونوں وہاں نماز پڑھتے ہوں تو وہ میرے بالکل ساتھ ہوتی ہے اور اگر وہ میرے پیچھے کھڑی ہوتی ہے تو کمرے سے باہر چلی جاتی ہے اب کیا کیا جائے؟ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اپنے اور اپنی بیوی کے درمیان ایک کپڑا لٹکا لیا کرو، پھر اگر تم چاہو تو وہ تمہارے ساتھ کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکتی ہے۔

پھر میں نے عصر کے بعد دو نفل پڑھنے کے حوالے سے پوچھا تو فرمایا کہ نبی ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے، پھر میں نے ان سے وعظ گوئی کے حوالے سے پوچھا کہ لوگ مجھ سے وعظ کہنے کا مطالبہ کرتے ہیں؟ فرمایا کہ آپ کی مرضی ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جواب سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ براہ راست منع کرنے کو اچھا نہیں سمجھ رہے، میں نے عرض کیا کہ میں آپ کی بات کو حرف آخر سمجھوں گا، فرمایا مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اگر تم نے قصہ گوئی یا وعظ شروع کر دیا تو تم اپنے آپ کو ان کے مقابلے میں اونچا سمجھنے لگو گے، حتیٰ کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ تم وعظ کہتے وقت اپنے آپ کو ثریا پر پہنچا ہوا سمجھنے لگو گے، جس کے نتیجے میں قیامت کے دن اللہ تمہیں اسی قدر ان کے قدموں کے نیچے ڈال دے گا۔

(۱۱۲) حَدَّثَنَا يَشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْهَاكُمُ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ قَالَ عُمَرُ فَوَاللَّهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا وَلَا تَكَلَّمْتُ بِهَا ذَاكِرًا وَلَا آثِرًا [صححه البخاری (۶۶۴۷)، ومسلم

(۱۱۲) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے آباؤ اجداد کے نام کی قسمیں کھانے سے روکتا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے نبی ﷺ کی زبانی اس کی ممانعت کا حکم سنا ہے، میں نے اس طرح کی کوئی قسم نہیں اٹھائی، اور نہ ہی اس حوالے سے کوئی بات برسبیل تذکرہ یا کسی سے نقل کر کے کہی ہے۔

(۱۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَحَدِيقَةُ بْنُ الْيَمَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَأْخُذْ مِنَ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ صَدَقَةً [قال شعيب: صحيح لغيره] (۱۱۳) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے گھوڑے اور غلام پر زکوٰۃ وصول نہیں فرمائی۔

(۱۱۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَنَّنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ أَنَّنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوْفَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَطَبَ النَّاسَ بِالْحَبَابَةِ فَقَالَ قَامَ فِيمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَقَامِي فَبِكُمُ فَقَالَ اسْتَوْصُوا بِأَصْحَابِي خَيْرًا ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَفْشُو الْكُذْبُ حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَسْتَدِءُ بِالشَّهَادَةِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَ فَمَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ بِحَبْحَحَةِ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزِمِ الْجَمَاعَةَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ مِنَ الْإِثْنَيْنِ أَبْعَدُ لَا يَخْلُونَ أَحَدُكُمْ بِأَمْرٍ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ ثَالِثُهُمَا وَمَنْ سَرَّهُ حَسَنَتُهُ وَسَائِئُهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ [قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۲۱۶۵)]

(۱۱۴) حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ دوران سفر ”جابیہ“ میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ اسی طرح خطبہ ارشاد فرمانے کے لئے کھڑے ہوئے جیسے میں کھڑا ہوا ہوں، اور فرمایا کہ میں تمہیں اپنے صحابہ کے ساتھ بھلائی کی وصیت کرتا ہوں، یہی حکم ان کے بعد والوں اور ان کے بعد والوں کا بھی ہے، اس کے بعد جھوٹ اتنا عام ہو جائے گا کہ گواہی کی درخواست سے قبل ہی آدمی گواہی دینے کے لئے تیار ہو جائے گا، سو تم میں سے جو شخص جنت کا ٹھکانہ چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ ”جماعت“ کو لازم پکڑے، کیونکہ اکیلے آدمی کے ساتھ شیطان ہوتا ہے اور دو سے دور ہوتا ہے، یاد رکھو! تم میں سے کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ خلوت میں نہ بیٹھے کیونکہ ان دو کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے، اور جس شخص کو اپنی نیکی سے خوشی اور برائی سے غم ہو، وہ مؤمن ہے۔

(۱۱۵) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ عُمَيْرٍ وَصَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ قَالَا قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى هَذِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَنْظُرْ إِلَيَّ هَذِي عُمَيْرُ بْنُ الْأَسْوَدِ [اسناده ضعيف].

(۱۱۵) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ جو شخص نبی ﷺ کی سیرت کو دیکھنا چاہتا ہے، اسے چاہیے کہ عمرو بن اسود کی سیرت

کو دیکھ لے۔

(۱۱۶) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَكْبٍ فَقَالَ رَجُلٌ لَا وَابِي فَقَالَ رَجُلٌ لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ قَالَتْفَتْ فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [قال شعيب: صحيح لغيره] [انظر: ۲۹۱، ۲۴۰، ۲۱۴].

(۱۱۷) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھے، ایک آدمی نے قسم کھاتے ہوئے کہا ”لا وابی“ تو دوسرے آدمی نے اس سے کہا کہ اپنے آباؤ اجداد کے نام کی قسمیں مت کھایا کرو، میں نے دیکھا تو وہ نبی ﷺ تھے۔

(۱۱۷) حَدَّثَنَا عَصَامُ بْنُ خَالِدٍ وَأَبُو الْيَمَانِ قَالَا أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تَوَقَّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ يَا أَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَدْ عَصَمَ مِنْ مَالِهِ وَنَفْسِهِ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابِهِ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ لَأَقَاتِلَنَّ قَالَ أَبُو الْيَمَانِ لَأَقْتُلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللَّهُ لَوْ مَنَعُونِي عَنَّا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتَهُمْ عَلَى مَنَعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ [صححه البخارى (۱۳۹۹)، وسلم (۲۰)، وابن حبان (۲۱۶)]. [انظر: ۳۳۹، ۲۳۰، ۳۳۰].

(۱۱۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی ﷺ دنیا سے پردہ فرما گئے، اور ان کے بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہو گئے، اور اہل عرب میں سے جو کافر ہو سکتے تھے، سو ہو گئے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ ان لوگوں سے کیسے قتال کر سکتے ہیں جبکہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے مجھے لوگوں سے اس وقت تک قتال کا حکم دیا گیا ہے جب تک وہ لا الہ الا اللہ نہ کہہ لیں، جو شخص ”لا الہ الا اللہ“ کہہ لے، اس نے اپنی جان اور مال کو مجھ سے محفوظ کر لیا، ہاں! اگر اسلام کا کوئی حق ہو تو الگ بات ہے، اور اس کا حساب کتاب اللہ کے ذمے ہوگا؟

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر فرمایا اللہ کی قسم! میں ان لوگوں سے ضرور قتال کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کرتے ہیں، کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے، بخدا! اگر انہوں نے ایک بکری کا بچہ ”جو یہ رسول اللہ ﷺ کو دیتے تھے“ بھی روکا تو میں ان سے قتال کروں گا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سمجھ گیا، اللہ تعالیٰ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اس معاملے میں شرح صدر کی دولت عطا فرمادی ہے اور میں سمجھ گیا کہ ان کی رائے ہی برحق ہے۔

(۱۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْعَاصِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ إِلَى طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ [قال شعيب: حسن لشواهده] .

(۱۱۸) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ فرماتے تھے فجر کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی نماز نہ پڑھی جائے اور عصر کی نماز کے بعد غروب آفتاب تک کوئی نفل نماز نہ پڑھی جائے۔

(۱۱۹) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي سَيِّدَةَ عَنْ تَمِيمٍ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ عَامِرٍ الْيَزَنِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مِغِيثٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ صَاحِبَ الدَّابَّةِ أَحَقُّ بِصَدْرِهَا [قال شعيب: حسن لشواهده]

(۱۱۹) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے یہ فیصلہ فرما دیا ہے کہ سواری کی اگلی سیٹ پر بیٹھنے کا حق دار سواری کا مالک ہے۔

(۱۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ حُمْرَةَ بْنِ عَبْدِ كَلَّالٍ قَالَ سَارَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى الشَّامِ بَعْدَ مَسِيرِهِ الْأَوَّلِ كَانَ إِلَيْهَا حَتَّى إِذَا شَارَفَهَا بَلَغَهُ وَمَنْ مَعَهُ أَنَّ الطَّاعُونَ فَاشٍ فِيهَا فَقَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ ارْجِعْ وَلَا تَقْعَمُ عَلَيْهِ فَلَوْ نَزَلَتْهَا وَهَرَبَ بِهَا لَمْ نَرِ لَكَ الشُّخُوصَ عَنْهَا فَانْصَرَفَ رَاجِعًا إِلَى الْمَدِينَةِ فَعَرَسَ مِنْ لَيْلَتِهِ تِلْكَ وَأَنَا أَقْرَبُ الْقَوْمِ مِنْهُ فَلَمَّا انْبَعَثَ انْبَعَثَ مَعَهُ فِي آثَرِهِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ رَدُّونِي عَنِ الشَّامِ بَعْدَ أَنْ شَارَفْتُ عَلَيْهِ لِأَنَّ الطَّاعُونَ فِيهِ آلَا وَمَا مُنْصَرَفِي عَنْهُ مُؤَخَّرٌ فِي أَجَلِي وَمَا كَانَ قُدُومِي مَعْجَلِي عَنْ أَجَلِي آلَا وَلَوْ قَدْ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَفَرَّغْتُ مِنْ حَاجَاتِي لَا بُدَّ لِي مِنْهَا لَقَدْ سِرْتُ حَتَّى أَدْخَلَ الشَّامَ ثُمَّ أُنْزِلَ حِمَصٌ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيُبْعَثَنَّ اللَّهُ مِنْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعِينَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ عَلَيْهِمْ مَبْعُوثُهُمْ فِيمَا بَيْنَ الزَّيْتُونِ وَحَائِطِهَا فِي الْبُرْثِ الْأَحْمَرِ مِنْهَا [إسناده ضعيف. صححه الحاكم (۸۸/۳) وقال الذهبي: منكر. وقال ابن الجوزي في العلل المتناهية ۱/ ۳۰۷: هذا حديث لا يصح]

(۱۲۰) حمزہ بن عبد کلال کہتے ہیں کہ پہلے سفر شام کے بعد ایک مرتبہ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ شام کی طرف روانہ ہوئے، جب اس کے قریب پہنچے تو آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو یہ خبر ملی کہ شام میں طاعون کی وباء پھوٹ پڑی ہے، ساتھیوں نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہمیں سے واپس لوٹ چلیے، آگے مت بڑھیے، اگر آپ وہاں چلے گئے اور واقعی یہ وباء وہاں پھیلی ہوئی ہو تو ہمیں آپ کو وہاں سے منتقل کرنے کی کوئی صورت نظر نہیں آئے گی۔

چنانچہ مشورہ کے مطابق حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ واپس آ گئے، اس رات جب آپ نے آخری پہر میں

پڑاؤ ڈالا تو میں آپ کے سب سے زیادہ قریب تھا، جب وہ اٹھے تو میں بھی ان کے پیچھے پیچھے اٹھ گیا، میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں شام کے قریب پہنچ گیا تھا لیکن یہ لوگ مجھے وہاں سے اس بناء پر واپس لے آئے کہ وہاں طاعون کی وباء پھیلی ہوئی ہے، حالانکہ وہاں سے واپس آ جانے کی بناء پر میری موت کے وقت میں تو تاخیر نہیں ہو سکتی، اور یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ میری موت کا پیغام جلد آ جائے، اس لئے اب میرا ارادہ یہ ہے کہ اگر میں مدینہ منورہ پہنچ کر ان تمام ضروری کاموں سے فارغ ہو گیا جن میں میری موجودگی ضروری ہے تو میں شام کی طرف دوبارہ ضرور روانہ ہوں گا، اور شہر ”حمص“ میں پڑاؤ کروں گا، کیونکہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے ستر ہزار ایسے بندوں کو اٹھائے گا جن کا حساب ہوگا اور نہ ہی عذاب اور ان کے اٹھائے جانے کی جگہ زیتون کے درخت اور سرخ و نرم زمین میں اس کے باغ کے درمیان ہوگی۔

(۱۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا حَبِوَةُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَفِيْلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بِحَدِّ أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَنْ قَامَ إِذَا اسْتَقَلَّتِ الشَّمْسُ فَتَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ غُفِرَ لَهُ خَطَايَاهُ فَكَانَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَزَقَنِي أَنْ أَسْمَعَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ تَجَاهِي جَالِسًا اتَّعَجَبُ مِنْ هَذَا فَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْجَبَ مِنْ هَذَا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَ فَقُلْتُ وَمَا ذَاكَ يَا أُمِّي فَقَالَ عُمَرُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ رَفَعَ نَظْرَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَتَبَحَّتْ لَهُ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ [قال الألباني: ضعيف (أبو داود: ۱۷۰). قال شعيب: صحيح لغيره].

(۱۳۲) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ غزوہ تبوک میں نبی ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے، ایک دن نبی ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ حدیث بیان کرنے کے لیے بیٹھے اور فرمایا جو شخص استقبالی ٹمس کے وقت کھڑا ہو کر خوب اچھی طرح وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھ لے، اس کے سارے گناہ اس طرح معاف کر دیئے جائیں گے گویا کہ اس کی ماں نے اسے آج ہی جنم دیا ہو، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے نبی ﷺ کی زبان مبارک سے یہ ارشاد سننے کی توفیق عطا فرمائی۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس مجلس میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے، وہ فرمانے لگے کہ کیا آپ کو اس پر تعجب ہو رہا ہے؟ آپ کے آنے سے پہلے نبی ﷺ نے اس سے بھی زیادہ عجیب بات فرمائی تھی، میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فداء ہوں، وہ کیا بات تھی؟ فرمایا کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا جو شخص خوب اچھی طرح وضو کرے، پھر آسمان

کی طرف نظر اٹھا کر دیکھے اور یہ کہے

”أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ“

اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے کہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔

(۱۳۳) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ يَعْنِي أَبَا دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ دَاوُدَ الْأَوْدِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُسْلِيِّ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ ضِفْتُ عُمَرَ فَنَازِلَ امْرَأَتَهُ فَضَرَبَهَا وَقَالَ يَا أَشْعَثُ احْفَظْ عَنِّي ثَلَاثًا حَفِظْتُهُنَّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلُ الرَّجُلَ فِيمَ ضَرَبَ امْرَأَتَهُ وَلَا تَنْمُ إِلَّا عَلَى وَتَرٍ وَنَسِيتُ الثَّلَاثَةَ [قال الألساني: ضعيف (أبو داود: ۲۱۴۷، ابن ماجه: ۱۹۸۶)]

(۱۳۲) اشعث بن قیس کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی دعوت کی، ان کی زوجہ محترمہ نے انہیں دعوت میں جانے سے روکا، انہیں یہ بات ناگوار گذری اور انہوں نے اپنی بیوی کو مارا، پھر مجھ سے فرمانے لگے اشعث! تین باتیں یاد رکھو جو میں نے نبی ﷺ سے سُن کر یاد کی ہیں۔

(۱) کسی شخص سے یہ سوال مت کرو کہ اس نے اپنی بیوی کو کیوں مارا ہے؟

(۲) وتر پڑھے بغیر مت سویا کرو۔

(۳) تیسری بات میں بھول گیا۔

(۱۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي الرَّشَكَ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ أُمِّ عَمْرِو ابْنَةِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ إِنَّهُ سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يَلْبَسُ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا فَلَا يَكْسَاهُ فِي الْآخِرَةِ [صححه البخاري (۵۸۳۴)، ومسلم (۲۰۶۹)]. [راجع: ۲۶۹، ۲۵۱].

(۱۳۳) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص دنیا میں ریشم پہنے گا، وہ آخرت میں اسے نہیں پہنایا جائے گا۔

(۱۳۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ مِنَ الرَّائِبِ فِي جَنَابِ الْمَدِينَةِ ثُمَّ لَيَقُولُ لَقَدْ كَانَ فِي هَذَا حَاضِرٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ كَثِيرٌ قَالَ أَبِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَلَمْ يَجْزُ بِهِ حَسَنُ الْأَشْيِبِ جَابِرًا [قال شعيب: حسن لغيره]. [وسیاتی فی مسند جابر: ۱۴۷۳۴].

(۱۳۳) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے ایک وقت ایسا ضرور آئے گا جب ایک سوار مدینہ منورہ کے اطراف و جوانب میں چکر لگاتا ہوگا اور کہتا ہوگا کہ کبھی یہاں بہت سے مومن آباد

ہوا کرتے تھے۔

(۱۲۵) حَدَّثَنَا هَارُونُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ السَّائِبِ حَدَّثَهُ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ أَبِي الْقَاسِمِ السَّيِّئِ حَدَّثَهُ عَنْ قَاصِّ الْأَجْنَادِ بِالْقُسْطَنْطِينِيَّةِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَقْعُدَنَّ عَلَى مَائِدَةٍ يَدَارُ عَلَيْهَا بِالْحَمْرِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَدْخُلُ الْحَمَّامَ إِلَّا بِإِزَارٍ وَمَنْ كَانَتْ تَوَمُّنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا تَدْخُلُ الْحَمَّامَ [قال شعيب: حسن لغيره].

(۱۲۵) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا اے لوگو! میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ کسی ایسے دسترخوان پر مت بیٹھے جہاں شراب پیش کی جاتی ہو، جو شخص اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ بغیر تہبند کے حمام میں داخل نہ ہو اور جو عورت اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہو وہ حمام میں مت جائے۔

(۱۲۶) حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ أَنبَأَنَا لَيْثٌ وَيُونُسُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ سُرَّاهَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَظْلَمَ رَأْسَ غَايِ أَظْلَمَ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ جَهَّزَ غَايَا حَتَّى يَسْتَقِلَّ كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ حَتَّى يَمُوتَ قَالَ قَالَ يُونُسُ أَوْ يَرْجِعَ وَمَنْ بَنَى لِلَّهِ مَسْجِدًا يَذْكُرُ فِيهِ اسْمُ اللَّهِ تَعَالَى بَنَى اللَّهُ لَهُ بِهِ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ [صححه ابن حبان (۱۶۰۸)، والحاكم (۸۹/۲) وأرسله البوصيري. قال

الألباني: صحيح (ابن ماجه: ۷۳۵ و ۲۷۵۸)]

(۱۲۶) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص کسی مجاہد کے سر پر سایہ کرے، اللہ قیامت کے دن اس پر سایہ کرے گا، جو شخص مجاہد کے لیے سامانِ جہاد مہیا کرے یہاں تک کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جائے، اس کے لیے اس مجاہد کے برابر اجر لکھا جاتا رہے گا جب تک وہ فوت نہ ہو جائے، اور جو شخص اللہ کی رضا کے لیے مسجد تعمیر کرے جس میں اللہ کا ذکر کیا جائے، اللہ جنت میں اس کا گھر تعمیر کر دے گا۔

(۱۲۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةً فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَغَيْرِ هَؤُلَاءِ أَحَقُّ مِنْهُمْ أَهْلُ الصُّفَةِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ تُخَيِّرُونِي بَيْنَ أَنْ تَسْأَلُونِي بِالْفَحْشِ وَبَيْنَ أَنْ تُبْخَلُونِي وَلَسْتُ بِبَاخِلٍ. [صححه مسلم (۱۰۵۶)]. [انظر: ۲۳۴].

(۱۲۷) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ جناب رسول اللہ ﷺ نے کچھ چیزیں تقسیم فرمائیں، میں نے عرض کیا

یا رسول اللہ! ان کے زیادہ حقدار تو ان لوگوں کو چھوڑ کر اہل صفہ تھے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تم مجھ سے غیر مناسب طریقے سے سوال کرنے یا مجھے بخیل قرار دینے میں خود مختار ہو، حالانکہ میں بخیل نہیں ہوں۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ اگر میں نے اہل صفہ کو کچھ نہیں دیا تو اپنے پاس کچھ بچا کر نہیں رکھا اور اگر دوسروں کو دیا ہے تو ان کی ضروریات کو سامنے رکھ کر دیا۔

(۱۲۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْحَدِيثِ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ [قال شعيب: صحيح لغيره] [انظر ۲۱۶، ۳۴۳]

(۱۲۸) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ نے حدیث لاحق ہونے کے بعد وضو کیا اور موزوں پر مسح فرمایا۔

(۱۲۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ مُسْتَنْدًا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَعِنْدَهُ ابْنُ عُمَرَ وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ اْعْلَمُوا أَنِّي لَمْ أَقُلْ فِي الْكَلَالَةِ شَيْئًا وَلَمْ أَسْتَخْلِفْ مِنْ بَعْدِي أَحَدًا وَأَنَّهُ مَنْ أَدْرَكَ وَفَاتِي مِنْ سَبِي الْعَرَبِ فَهُوَ حُرٌّ مِنْ مَالِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَشْرْتَ بِرَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَأَتَمَمْتَكَ النَّاسُ وَقَدْ فَعَلَ ذَلِكَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَتَمَمَهُ النَّاسُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدْ رَأَيْتُ مِنْ أَصْحَابِي حُرًّا سَيِّئًا وَإِنِّي جَاعِلٌ هَذَا الْأَمْرَ إِلَى هَؤُلَاءِ النَّفَرِ السَّيِّئَةِ الَّذِينَ مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَوْ أَدْرَكْتَنِي أَحَدٌ رَجُلَيْنِ ثُمَّ جَعَلْتُ هَذَا الْأَمْرَ إِلَيْهِ لَوَثَقْتُ بِهِ سَالِمَ مَوْلَى أَبِي حَذِيفَةَ وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجُرَّاحِ [إسناده ضعيف]

(۱۲۹) حضرت ابورافع کہتے ہیں کہ زندگی کے آخری ایام میں ایک مرتبہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے، اس وقت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور سعید بن زید رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، آپ نے فرمایا کہ یہ بات آپ کے علم میں ہونی چاہیے کہ میں نے کلالہ کے حوالے سے کوئی قول اختیار نہیں کیا، اور نہ ہی اپنے بعد کسی کو بطور خلیفہ کے نامزد کیا ہے اور یہ کہ میری وفات کے بعد عرب کے جتنے قیدی ہیں، سب راہِ خدا میں آزاد ہوں گے۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ اگر آپ کسی مسلمان کے متعلق خلیفہ ہونے کا مشورہ ہی دے دیں تو لوگ آپ پر اعتماد کریں گے جیسا کہ اس سے قبل حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کیا تھا اور لوگوں نے ان پر بھی اعتماد کیا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر فرمایا دراصل مجھے اپنے ساتھیوں میں ایک بری لالچ دکھائی دے رہی ہے، اس لئے میں ایسا تو نہیں کرتا، البتہ ان چھ آدمیوں پر اس بوجھ کو ڈال دیتا ہوں جن سے نبی ﷺ بوقت وفات دنیا سے راضی ہو کر گئے تھے، ان میں سے جسے چاہو، خلیفہ

منتخب کر لو۔

پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر دو میں سے کوئی ایک آدمی بھی موجود ہوتا اور میں خلافت اس کے حوالے کر دیتا تو مجھے اطمینان رہتا، ایک سالم جو کہ ابو حذیفہ کے غلام تھے اور دوسرے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ۔

(۱۳۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدَ عِنْدِي رَجُلٌ مَرَضِيٌّ فِيهِمْ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُمْ عِنْدِي عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ [راجع: ۱۱۰]۔

(۱۳۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے ایسے لوگوں نے اس بات کی شہادت دی ہے جن کی بات قابل اعتماد ہوتی ہے، ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں جو میری نظروں میں ان سب سے زیادہ قابل اعتماد ہیں، کہ نبی علیہ السلام فرماتے تھے فجر کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی نماز نہ پڑھی جائے اور عصر کی نماز کے بعد غروب آفتاب تک کوئی نفل نماز نہ پڑھی جائے۔

(۱۳۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حُفَيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَكَبَّ عَلَى الرُّكْنِ فَقَالَ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ وَلَوْ لَمْ أَرِ حَبِيبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَكَ وَاسْتَلَمَكَ مَا اسْتَلَمْتُكَ وَلَا قَبْلُكَ وَلَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ [قال الألبانی: اسنادہ قوی]۔

(۱۳۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حجر اسود کو بوسہ دینے کے لیے اس پر جھکے تو فرمایا کہ میں جانتا ہوں تو ایک پتھر ہے، اگر میں نے اپنے حبیب رضی اللہ عنہ کو تیری قبیل یا اسلام کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے کبھی بوسہ نہ دیتا اور کبھی تیرا اسلام نہ کرتا، ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ تمہارے لیے پیغمبر خدا رضی اللہ عنہ کی زندگی کے ایک ایک لمحے میں بہترین رہنمائی موجود ہے۔

(۱۳۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ أُنْبَأَنَا عَمَّارُ بْنُ أَبِي عَمَّارٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي بَيْدِ رَجُلٍ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ أَلَيْ دَا فَأَلْفَاهُ فَتَحْتَمَّ بِخَاتَمٍ مِنْ حَدِيدٍ فَقَالَ دَا شَرٌّ مِنْهُ فَتَحْتَمَّ بِخَاتَمٍ مِنْ فِضَّةٍ فَسَكَّتْ عَنْهُ [قال الألبانی: حسن لغيره]۔

(۱۳۲) حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسے اتار دو، چنانچہ اس نے اتار دی، اور اس کی جگہ لوہے کی انگوٹھی پہن لی، نبی علیہ السلام نے فرمایا یہ تو اس سے بھی بری ہے، پھر اس نے چاندی کی انگوٹھی پہن لی اور نبی علیہ السلام نے اس پر سکوت فرمایا۔

(۱۳۳) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عُمَرَ وَحَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ وَحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرَّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا قَبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الْأَنْصَارُ مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ فَأَتَاهُمْ عُمَرُ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنْ يَوْمَ النَّاسِ فَأَيُّكُمْ تَطِيبُ نَفْسُهُ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَتْ الْأَنْصَارُ نَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ نَتَقَدَّمَ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ [صححه الحاكم (۶۷/۳) قال الألبانی: حسن الإسناد (النسائی: ۷۴/۲)]. [انظر:

[۳۷۶۵، ۳۸۴۲]

(۱۳۳) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی ﷺ کا وصال مبارک ہو گیا تو انصار کہنے لگے کہ ایک امیر ہم میں سے ہوگا اور ایک امیر تم میں سے ہوگا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے، اور فرمایا گروہ انصار! کیا آپ کے علم میں یہ بات نہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنی حیات طیبہ میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو لوگوں کی امامت کا حکم خود دیا تھا؟ آپ میں سے کون شخص اپنے دل کی بشارت کے ساتھ ابوبکر سے آگے بڑھ سکتا ہے؟ اس پر انصار کہنے لگے اللہ کی پناہ! کہ ہم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے آگے بڑھیں۔

(۱۳۴) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَجَبَهُ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا تَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ فَتَرَكَ مَوْضِعَ ظُفْرِ عَلَى ظَهْرٍ قَدِمَهُ فَأَبْصَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَأَحْسِنْ وَضُوءَكَ فَارْجِعْ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى [صححه مسلم (۲۴۳)].

(۱۳۴) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ان کی نظر ایک ایسے شخص پر پڑی جو نماز کے لئے وضو کر رہا تھا، اس نے وضو کرتے ہوئے پاؤں کی پشت پر ایک ناخن کے بقدر جگہ چھوڑ دی یعنی وہ اسے دھو نہ سکا یا وہاں تک پانی نہیں پہنچا، نبی ﷺ نے بھی اسے دیکھ لیا اور فرمایا کہ جا کر اچھی طرح وضو کرو، چنانچہ اس نے جا کر دوبارہ وضو کیا اور نماز پڑھی۔

(۱۳۵) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ رَافِعٍ الطَّاطَرِيُّ بَصْرِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو يَحْيَى رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ عَنْ فُرُوحَ مَوْلَى عُثْمَانَ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَرَأَى طَعَامًا مَنُشُورًا فَقَالَ مَا هَذَا الطَّعَامُ فَقَالُوا طَعَامُ جُلْبِ إِلَيْنَا قَالَ بَارَكَ اللَّهُ فِيهِ وَفِيمَنْ جَلَبَهُ قِيلَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّهُ قَدْ احْتَكَرَ قَالَ وَمَنْ احْتَكَرَهُ قَالُوا فَرُوحُ مَوْلَى عُثْمَانَ وَقُلَانِ مَوْلَى عُمَرَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمَا فَدَعَاهُمَا فَقَالَ مَا حَمَلَكُمَا عَلَى احْتِكَارِ طَعَامِ الْمُسْلِمِينَ قَالَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ نَشْتَرِي بِأَمْوَالِنَا وَنَبِيعُ فَقَالَ عُمَرُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ احْتَكَرَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ طَعَامَهُمْ ضَرَبَهُ اللَّهُ بِالْإِفْلَاسِ أَوْ بِجُدَامٍ فَقَالَ فَرُوحُ عِنْدَ ذَلِكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَعَاهِدُ اللَّهُ وَأَعَاهِدُكَ أَنْ لَا أَعُودَ فِي طَعَامٍ أَبَدًا وَأَمَّا مَوْلَى عُمَرَ فَقَالَ إِنَّمَا نَشْتَرِي بِأَمْوَالِنَا وَنَبِيعُ قَالَ أَبُو يَحْيَى فَلَقَدْ رَأَيْتُ مَوْلَى عُمَرَ مَجْدُومًا [وآوردہ ابن الجوزی فی

العلل المتناهیة، وقال الذهبي: والخبر منكرو. وصححه البوصیریة قال الألبانی: ضعيف (ابن ماجة: ۲۱۵۵)].

(۱۳۵) فروخ کہتے ہیں کہ ایک دن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے دور خلافت میں مسجد جانے کے لیے گھر سے نکلے، راستے میں

انہیں جگہ جگہ غلہ نظر آیا، انہوں نے پوچھا یہ غلہ کیسا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ درآ مد کیا گیا ہے، فرمایا اللہ اس میں برکت دے اور اس شخص کو بھی جس نے اسے درآ مد کیا ہے، لوگوں نے کہا اے امیر المؤمنین! یہ تو ذخیرہ اندوزی کا مال ہے، پوچھا کس نے اسے ذخیرہ کر کے رکھا ہوا تھا؟ لوگوں نے بتایا کہ حضرت عثمان کے غلام فروخ اور آپ کے فلاں غلام نے۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو بلا بھیجا اور فرمایا کہ تم نے مسلمانوں کی غذائی ضروریات کی ذخیرہ اندوزی کیوں کی؟ انہوں نے عرض کیا کہ امیر المؤمنین! ہم اپنے پیسوں سے خریدتے اور بیچتے ہیں (اس لئے ہمیں اپنی مملوکہ چیز پر اختیار ہے، جب مرضی بیچیں) فرمایا میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص مسلمانوں کی غذائی ضروریات کی ذخیرہ اندوزی کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے تنگدستی اور کوڑھ کے مرض میں مبتلا کر دیتا ہے۔

فروخ نے تو یہ سن کر اسی وقت کہا امیر المؤمنین! میں اللہ سے اور آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ ایسا نہیں کروں گا، لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا غلام اپنی اسی بات پر اڑا رہا کہ ہم اپنے پیسوں سے خریدتے اور بیچتے ہیں (اس لئے ہمیں اختیار ہونا چاہیے) ابوبکی کہتے ہیں کہ بعد میں جب میں نے اسے دیکھا تو وہ کوڑھ کے مرض میں مبتلا ہو چکا تھا۔

(۱۳۶) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَنبَأَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ أَعْطِهِ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي حَتَّى أَعْطَانِي مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ أَعْطِهِ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهِ فَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُبِعْهُ نَفْسَكَ [صححه البخاری (۷۱۶۴) و مسلم (۱۰۴۵)]. [انظر: ۱۳۷].

(۱۳۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نبی ﷺ مجھے کچھ دینا چاہتے تو میں عرض کر دیتا کہ یا رسول اللہ! مجھ سے زیادہ جو محتاج لوگ ہیں، یہ انہیں دے دیجئے، اسی طرح ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھے کچھ مال و دولت عطا فرمایا، میں نے حسب سابق یہی عرض کیا کہ مجھ سے زیادہ کسی ضرورت مند کو دے دیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا اسے لے لو، اپنے مال میں اضافہ کرو، اس کے بعد صدقہ کر دو، اور یاد رکھو! اگر تمہاری خواہش اور سوال کے بغیر کہیں سے مال آئے تو اسے لے لیا کرو، ورنہ اس کے پیچھے نہ پڑا کرو۔

(۱۳۷) حَدَّثَنَا هَارُونُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ [صححه البخاری (۲۴۷۳) و مسلم (۱۰۴۵)]. [راجع: ۱۳۶].

(۱۳۷) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۳۸) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنِي بُكَيْرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ

عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ هَشَشْتُ يَوْمًا فَقَبِلْتُ وَأَنَا صَائِمٌ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ صَنَعْتُ الْيَوْمَ أَمْرًا عَظِيمًا فَقَبِلْتُ وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ لَوْ تَمَضَّمْتُ بِمَاءٍ وَأَنْتَ صَائِمٌ قُلْتُ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفِيمَ [صححه ابن

حزيمه (۱۹۹۹)، وابن حبان (۳۵۴۴)، والحاكم (۴۳۱/۱)، قال الألباني: صحيح (أوداؤد: ۲۳۸۵۰) وقال النسائي:

هذا الوجه. [انظر: ۳۷۲].

(۱۳۸) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں بہت خوش تھا، خوشی سے سرشار ہو کر میں نے روزہ کی حالت میں ہی اپنی بیوی کا بوسہ لے لیا، اس کے بعد احساس ہوا تو نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آج مجھ سے ایک بہت بڑا گناہ سرزد ہو گیا ہے، میں نے روزے کی حالت میں اپنی بیوی کو بوسہ دے دیا؟ نبی ﷺ نے فرمایا یہ بتاؤ! اگر آپ روزے کی حالت میں کلی کر لو تو کیا ہوگا؟ میں نے عرض کیا اس میں تو کوئی حرج نہیں ہے، فرمایا پھر اس میں کہاں سے ہوگا؟

(۱۳۹) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الْفُرَاتِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ أَنَّهُ قَالَ أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَوَافَيْتُهَا وَقَدْ وَقَعَ فِيهَا مَرَضٌ فَهُمْ يَمُوتُونَ مَوْتًا ذَرِيعًا فَجَلَسْتُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَمَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَأَتَنِي عَلَى صَاحِبِهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَجَبْتُ ثُمَّ مَرَّ بِأُخْرَى فَأَتَنِي عَلَى صَاحِبِهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَجَبْتُ ثُمَّ مَرَّ بِالثَّالِثَةِ فَأَتَنِي عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَجَبْتُ فَقَالَ أَبُو الْأَسْوَدِ مَا وَجَبْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ قُلْتُ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ قَالَ فَقُلْنَا وَثَلَاثَةٌ قَالَ فَقَالَ وَثَلَاثَةٌ قَالَ قُلْنَا وَائْتَانِ قَالَ وَائْتَانِ قَالَ ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنْ الْوَاحِدِ [صححه البخاري (۲۶۴۳)]. [انظر: ۳۸۹، ۳۱۸، ۲۰۴].

(۱۳۹) ابوالاسودؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوا، وہاں پہنچا تو پتہ چلا کہ وہاں کوئی بیماری پھیلی ہوئی ہے جس سے لوگ بکثرت مر رہے ہیں، میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ وہاں سے ایک جنازہ کا گزر ہوا، لوگوں نے اس مردے کی تعریف کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا واجب ہو گئی، پھر دوسرا جنازہ گزرا، لوگوں نے اس کی بھی تعریف کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا واجب ہو گئی، تیسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کی برائی بیان کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا واجب ہو گئی، میں نے بالآخر پوچھ ہی لیا کہ امیر المؤمنین! کیا چیز واجب ہو گئی؟

فرمایا میں نے تو وہی کہا ہے جو نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ جس مسلمان کے لیے چار آدمی خیر کی گواہی دے دیں اس کے لیے جنت واجب ہو گئی، ہم نے عرض کیا اگر تین آدمی ہوں؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا تب بھی یہی حکم ہے، ہم نے دو کے متعلق پوچھا، آپ ﷺ نے فرمایا دو ہوں تب بھی یہی حکم ہے، پھر ہم نے خود ہی ایک کے متعلق سوال نہیں کیا۔

(۱۴۰) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا بَكْبَرٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُمَرَ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ وَالْفَتْحُ فِي رَمَضَانَ فَأَفْطَرْنَا فِيهِمَا قَالَ الْأُبَانِيُّ: ضَعِيفُ الْإِسْنَادِ (الترمذی:

۷۱۴). قال شعيب: حديث قوى [راجع: ۱۴۲].

(۱۳۰) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم ایک مرتبہ نبی علیہ السلام کے ساتھ رمضان میں بھی جہاد کے لئے نکلے تھے، اور فتح مکہ کا واقعہ تو خیر رمضان ہی میں پیش آیا تھا، ان دونوں موقعوں پر ہم نے دورانِ سفر روزے نہیں رکھے تھے۔ (بلکہ بعد میں قضا کی تھی)

(۱۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ عَوْفٍ الْعَنْزِيُّ بَصْرِيُّ قَالَ أُنْبَأَنَا الْغُضْبَانُ بْنُ حَنْظَلَةَ أَنَّ أَبَاهُ حَنْظَلَةَ بْنَ نُعَيْمٍ وَقَفَ إِلَى عُمَرَ فَكَانَ عُمَرُ إِذَا مَرَّ بِهِ إِنْسَانٌ مِنَ الْوَفْدِ سَأَلَهُ مِمَّنْ هُوَ حَتَّى مَرَّ بِهِ أَبِي فَسَأَلَهُ مِمَّنْ أَنْتَ فَقَالَ مِنْ عَزْرَةَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حَتَّى مِنْ هَاهُنَا مَبِغِي عَلَيْهِمْ مَنْصُورُونَ [إسناده ضعيف]

(۱۴۱) غُضْبَانُ بْنُ حَنْظَلَةَ کہتے ہیں کہ ان کے والد حَنْظَلَةُ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک وفد کے ساتھ حاضر ہوئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس وفد کے پاس آ دی کے پاس سے بھی گزرتے اس کے متعلق یہ ضرور پوچھتے کہ اس کا تعلق کہاں سے ہے؟ چنانچہ جب میرے والد کے پاس پہنچے تو ان سے بھی یہی پوچھا کہ آپ کا تعلق کہاں سے ہے؟ انہوں نے بتایا قبیلہ عَزْرہ سے، تو فرمایا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس قبیلہ کے لوگ مظفر و منصور ہوتے ہیں۔

(۱۴۲) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَعْمَرٍ أَنَّهُ سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَحَدَّثَهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَوَيْنِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ يَوْمَ بَدْرٍ وَيَوْمَ الْفَتْحِ فَأَفْطَرْنَا فِيهِمَا [راجع: ۱۴۰].

(۱۴۲) معمرؓ جو کہ ایک مشہور محدث ہیں نے ایک مرتبہ حضرت سعید بن مسیبؓ سے دورانِ سفر روزہ رکھنے کا حکم دریافت کیا تو انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث انہیں سنائی کہ ہم نے ماہ رمضان میں دو مرتبہ نبی علیہ السلام کے ساتھ جہاد میں شرکت کی ہے، ایک غزوہ بدر کے موقع پر اور ایک فتح مکہ کے موقع پر اور دونوں مرتبہ ہم نے روزے نہیں رکھے۔

(۱۴۳) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا دَيْلَمُ بْنُ غَزْوَانَ عَبْدِيُّ حَدَّثَنَا مَيْمُونُ الْكُرْدِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو عَثْمَانَ النَّهْدِيُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَخَوْفَ مَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي كُلِّ مُنَافِقٍ عَلِيمٍ اللَّسَانِ [قال شعيب: إسناده قوى]. [انظر: ۳۱۰].

(۱۴۳) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے اپنی امت کے متعلق سب سے زیادہ خطرہ اس منافق سے ہے جو زبان دان ہو۔

(۱۴۴) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ زَائِدَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ كَانَ

مَعَ مَسْلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ فِي أَرْضِ الرُّومِ فَوَجَدَ فِي مَتَاعِ رَجُلٍ غُلُولٌ فَسَأَلَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَجَدْتُمْ فِي مَتَاعِهِ غُلُولًا فَأَحْرِقُوهُ قَالَ وَأَحْسَبُهُ قَالَ وَاضْرِبُوهُ قَالَ فَأَخْرَجَ مَتَاعَهُ فِي السُّوقِ قَالَ فَوَجَدَ فِيهِ مُضْحَفًا فَسَأَلَ سَالِمًا فَقَالَ بَعُهُ وَتَصَدَّقْ بِشَمْنِهِ قَالَ الترمذی: هذا الحديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه. وقال البخاری: عامة اصحابنا يحتجون بهذا في الغلول وهو باطل ليس بشيء. قال الألبانی: ضعيف (ابوداؤد: ۲۷۱۳، الترمذی: ۱۴۶۱).

(۱۳۴) حضرت سالم بن عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ وہ مسلمہ بن عبد الملک کے ساتھ ارض روم میں تھے کہ ایک آدمی کے سامان سے چوری کا مال غنیمت نکل آیا، لوگوں نے حضرت سالم بن عبد اللہؓ سے اس مسئلے کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے اپنے والد حضرت ابن عمرؓ کے واسطے سے حضرت عمر فاروقؓ کی یہ حدیث نقل کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جس شخص کے سامان میں سے تمہیں چوری کا مال غنیمت مل جائے، اس سامان کو آگ لگا دو، اور شاید یہ بھی فرمایا کہ اس شخص کی پٹائی کرو۔

چنانچہ لوگوں نے اس کا سامان نکال کر بازار میں لاکر رکھا، اس میں سے ایک قرآن شریف بھی نکلا، لوگوں نے سالم سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ اسے بیچ کر اس کی قیمت صدقہ کر دو۔

(۱۴۵) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ وَحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ مِنَ الْخُلِي وَالْجُبْنِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَسُوءِ الْعُمُرِ | صححه ابن حبان (۱۰۲۴)، والحاكم (۵۳۰/۱) قال الألبانی: ضعيف (ابوداؤد: ۱۵۳۹، ابن ماجه: ۳۸۴۴، النسائي: ۸۰/۲۵۵ و ۲۶۶ و ۲۶۷ و ۲۷۲)، قال شعيب: اسنادہ صحيح [انظر: ۳۸۸].

(۱۳۵) حضرت عمر فاروقؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ پانچ چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگا کرتے تھے، بخل سے، بزدلی سے، دل کے فتنے سے، عذاب قبر سے اور بری عمر سے۔

(۱۴۶) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ دِينَارٍ عَنْ أَبِي بَزِيدٍ الْخَوَلَانِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَ بْنَ عُبَيْدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الشُّهَدَاءُ ثَلَاثَةٌ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الْإِيمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ اللَّهَ حَتَّى قُتِلَ فَذَلِكَ الَّذِي يَرْفَعُ إِلَيْهِ النَّاسُ أَعْنَاقَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ حَتَّى وَقَعَتْ قَلَنْسُوتُهُ أَوْ قَلَنْسُوتُهُ عُمَرَ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الْإِيمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَكَانَتْ يَضْرِبُ جِلْدُهُ بِشَوْكِ الطَّلْحِ أَتَاهُ سَهْمٌ غَرِبَ فَقَتَلَهُ هُوَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّانِيَةِ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الْإِيمَانِ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ اللَّهَ حَتَّى قُتِلَ

فَذَلِكَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّالِثَةِ | قال الترمذی: حسن غريب. قال الألبانی: ضعيف (الترمذی: ۱۶۴۴). [انظر: ۱۵۰]

(۱۳۶) حضرت فاروق اعظمؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے شہداء تین طرح کے ہوتے ہیں۔

① وہ مسلمان آدمی جس کا ایمان مضبوط ہو، دشمن سے اس کا آنا سامنا ہوا اور اس نے اللہ کی بات کو سچا کر دکھایا یہاں تک کہ شہید ہو گیا، یہ تو وہ آدمی ہے جس کی طرف قیامت کے دن لوگ گردنیں اٹھا اٹھا کر دیکھیں گے اور خود نبی ﷺ نے اپنا سر بلند کر کے دکھایا یہاں تک کہ آپ ﷺ کی ٹوپی گر گئی۔

② وہ مسلمان آدمی جس کا ایمان مضبوط ہو، دشمن سے آنا سامنا ہوا، اور ایسا محسوس ہوا کہ اس کے جسم پر کسی نے کانٹے چبھا دیئے ہوں، اچانک کہیں سے ایک تیر آیا اور وہ شہید ہو گیا، یہ دوسرے درجے میں ہوگا۔

③ وہ مسلمان آدمی جس کا ایمان تو مضبوط ہو لیکن اس نے کچھ اچھے اور کچھ برے دونوں طرح کے عمل کیے ہوں، دشمن سے جب اس کا آنا سامنا ہوا تو اس نے اللہ کی بات کو سچا کر دکھایا، یہاں تک کہ شہید ہو گیا، یہ تیسرے درجے میں ہوگا۔

(۱۴۷) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقَادُ وَالِدٌ مِنْ وَلَدٍ [انظر: ۱۳۴۶، ۱۴۸]

(۱۳۷) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا باپ سے اس کی اولاد کا قصاص نہیں لیا جائے گا۔

(۱۴۷م) وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرِثُ الْمَالُ مَنْ يَرِثُ الْوَلَاءَ [قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه): ۲۶۶۲، الترمذی: ۱۴۰۰] قال شعيب: حديث حسن [راجع: ۱۴۷]۔

(۱۳۷) اور جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مال کا وارث وہی ہوگا جو ولایت کا وارث ہوگا۔

(۱۴۸) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَقَادُ لَوْلَدٍ مِنْ وَالِدِهِ [قال شعيب: حديث حسن] [راجع: ۱۴۷]۔

(۱۳۸) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ باپ سے اس کی اولاد کا قصاص نہیں لیا جائے گا۔

(۱۴۹) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا الصَّحَّاحُ بْنُ شُرَحْبِيلَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً [ضعف البوصیری استاده. وقال الترمذی: حديث عمر هذا ليس بشیء. قال الألبانی: حسن (ابن ماجه: ۴۱۲)] قال شعيب: صحيح

لغيره [انظر: ۱۵۱]۔

(۱۳۹) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے اعضاء وضو کو ایک ایک مرتبہ بھی دھویا تھا۔

(۱۵۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أُنْبَأَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي زَيْدٍ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ فَصَالَهَ بَنُ عُبَيْدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الشَّهَدَاءُ أَرْبَعَةٌ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدٌ الْإِيمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ اللَّهُ فَقُتِلَ فَذَلِكَ الَّذِي يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهِ هَكَذَا وَرَفَعَ رَأْسَهُ حَتَّى سَقَطَتْ قَلَنْسُوهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَلَنْسُوهُ عُمَرَ وَالثَّانِي رَجُلٌ مُؤْمِنٌ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَكَانَ يُضْرَبُ ظَهْرُهُ بِشَوْكِ الطَّلْحِ جَاءَهُ سَهْمٌ غَرَبَ فَقَتَلَهُ فَذَلِكَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّانِيَةِ وَالثَّلَاثُ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى قُتِلَ قَالَ فَذَلِكَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّلَاثَةِ وَالرَّابِعُ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ أَسْرَفَ عَلَى نَفْسِهِ إِسْرَافًا كَثِيرًا لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ اللَّهُ حَتَّى قُتِلَ فَذَلِكَ فِي الدَّرَجَةِ الرَّابِعَةِ راجع: ۱۴۶]

(۱۵۰) حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے شہداء چار طرح کے ہوتے ہیں۔
① وہ مسلمان آدمی جس کا ایمان مضبوط ہو، دشمن سے اس کا آنا سامنا ہوا اور اس نے اللہ کی بات کو سچا کر دکھایا یہاں تک کہ شہید ہو گیا، یہ تو وہ آدمی ہے جس کی طرف قیامت کے دن لوگ گردنیں اٹھا اٹھا کر دیکھیں گے اور خود نبی ﷺ نے اپنا سر بلند کر کے دکھایا یہاں تک کہ آپ ﷺ کی ٹوپی گر گئی۔

② وہ مسلمان آدمی جس کا دشمن سے آنا سامنا ہوا، اور ایسا محسوس ہوا کہ اس کے جسم پر کسی نے کانٹے چھا دیئے ہوں، اچانک کہیں سے ایک تیر آیا اور وہ شہید ہو گیا، یہ دوسرے درجے میں ہوگا۔

③ وہ مسلمان آدمی جس نے کچھ اچھے اور کچھ برے دونوں طرح کے عمل کیے ہوں، دشمن سے جب اس کا آنا سامنا ہوا تو اس نے اللہ کی بات کو سچا کر دکھایا، یہاں تک کہ شہید ہو گیا، یہ تیسرے درجے میں ہوگا۔

④ وہ مسلمان آدمی جس نے اپنی جان پر بے حد ظلم کیا، اس کا دشمن سے آنا سامنا ہوا، تو اس نے اللہ کی بات کو سچا کر دکھایا اور شہید ہو گیا، یہ چوتھے درجے میں ہوگا۔

(۱۵۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غِيْلَانَ حَدَّثَنَا رَشِيدُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْغَافِقِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ عَامَ تَبُوكَ وَاحِدَةً وَاحِدَةً راجع: ۱۴۹]

(۱۵۱) حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے غزوہ تبوک کے سال اپنے اعضاء وضو کو ایک ایک مرتبہ دھویا تھا۔

(۱۵۲) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَيُخْرِجُ أَهْلُ مَكَّةَ ثُمَّ لَا يَعْبُرُ بِهَا أَوْ لَا يَعْرِفُهَا إِلَّا قَلِيلٌ ثُمَّ تَمْتَلِئُ وَتَبْنَى ثُمَّ يَخْرُجُونَ مِنْهَا فَلَا يَعُودُونَ فِيهَا أَبَدًا [استادہ ضعیف]

(۱۵۲) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا عنقریب اہل مکہ اپنے شہر سے نکلیں گے لیکن دوبارہ اسے بہت کم آباد کر سکیں گے، پھر شہر مکہ بھر جائے گا اور وہاں بڑی عمارتیں بن جائیں گی، اس وقت جب اہل مکہ وہاں سے نکل گئے تو دوبارہ واپس کبھی نہیں آ سکیں گے۔

(۱۵۳) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا تَوَضَّأَ لِصَلَاةِ الظُّهْرِ فَتَرَكَ مَوْضِعَ ظُفْرِ عَلَى ظَهْرِ قَدَمِهِ فَأَبْصَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَأَحْسِنْ وَضُوءَكَ فَرَجَعَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى [راجع: ۱۳۴]۔

(۱۵۳) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی نظر ایک ایسے شخص پر پڑی جو نمازِ ظہر کے لئے وضو کر رہا تھا، اس نے وضو کرتے ہوئے پاؤں کی پشت پر ایک ناخن کے بقدر جگہ چھوڑ دی یعنی وہ اسے دھونہ سکا یا وہاں تک پانی نہیں پہنچا، نبی ﷺ نے اسے دیکھ کر فرمایا کہ جا کر اچھی طرح وضو کرو، چنانچہ اس نے جا کر دوبارہ وضو کیا اور نماز پڑھی۔

(۱۵۴) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ زَعَمَ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَطْرُقُونِي كَمَا أَطْرَقَ النَّصَارَى عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ [قال شعيب: حديث صحيح]، [انظر: ۱۶۴، ۳۳۱]۔

(۱۵۴) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا عیسائیوں نے جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حد سے زیادہ آگے بڑھایا مجھے اس طرح مت بڑھاؤ، میں تو اللہ کا بندہ اور اس کا پیغمبر ہوں۔

(۱۵۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَنبَأَنَا أَبُو بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَارٍ بِمَكَّةَ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُتُ بِهَا قَالَ كَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ قَالَ فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ الْمُشْرِكُونَ سَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ أَيْ بِقِرَائَتِكَ فَيَسْمَعُ الْمُشْرِكُونَ فَيَسُبُّوا الْقُرْآنَ وَلَا تُخَافُتُ بِهَا عَنْ أَصْحَابِكَ فَلَا تُسْمِعُهُمُ الْقُرْآنَ حَتَّى يَأْخُذُوهُ عَنْكَ وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا [صححه البخاری]۔

(۴۷۲۲)، (مسلم: ۴۴۶)، (ابن حبان: ۶۵۶۴)، (ابن خزيمة: ۱۵۸۷)، [سبائی فی مسند ابن عباس: ۱۸۵۳]۔

(۱۵۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آیت قرآنی

﴿وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُتُ بِهَا﴾

جس وقت نازل ہوئی ہے، اس وقت آپ ﷺ مکہ مکرمہ میں روپوش تھے، وہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ جب اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے تھے تو قرآن کریم کی تلاوت بلند آواز سے کرتے تھے، جب مشرکین کے کانوں تک وہ آواز پہنچتی تو وہ خود قرآن کو، قرآن نازل کرنے والے کو اور قرآن لانے والے کو برا بھلا کہنا شروع کر دیتے، اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی کہ آپ

اتنی بلند آواز سے قرأت نہ کیا کریں کہ مشرکین کے کانوں تک وہ آواز پہنچے اور وہ قرآن ہی کو برا بھلا کہنا شروع کر دیں، اور اتنی پست آواز سے بھی تلاوت نہ کریں کہ آپ کے ساتھی اسے سن ہی نہ سکیں، بلکہ درمیانہ راستہ اختیار کریں۔

(۱۵۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَنبَأَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَطَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَالَ هُشَيْمٌ مَرَّةً خَطَبَنَا فَحَمِدَ اللَّهَ تَعَالَى وَأَتْنَى عَلَيْهِ فَقَدَّرَ الرَّجْمَ فَقَالَ لَا تُتَخَذُ عَنْهُ فَإِنَّهُ حَدَّثَ مِنْ حَدُودِ اللَّهِ تَعَالَى أَلَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَجَمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ وَلَوْ لَا أَنْ يَقُولَ قَائِلُونَ زَادَ عُمَرُ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا لَيْسَ مِنْهُ لَكُنْتُمْ فِي نَاحِيَةٍ مِنَ الْمُصْحَفِ شَهِدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَالَ هُشَيْمٌ مَرَّةً وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَقُلَانٌ وَقُلَانٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَجَمَ وَرَجَمْنَا مِنْ بَعْدِهِ أَلَا وَإِنَّهُ سَيَكُونُ مِنْ بَعْدِكُمْ قَوْمٌ يَكْذِبُونَ بِالرَّحْمِ وَبِالدِّخَالِ وَبِالشَّفَاعَةِ وَبِعَذَابِ الْقَبْرِ وَيَقُولُ يَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ بَعْدَ مَا امْتَحَسُوا [إسناده ضعيف] [انظر ۱۹۷، ۳۳۲، ۳۹۱]

(۱۵۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ خطبہ ارشاد فرمانے کے لئے کھڑے ہوئے، حمد و ثناء کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے رجم کا تذکرہ شروع کیا اور فرمایا کہ رجم کے حوالے سے کسی دھوکے کا شکار مت رہنا، یہ اللہ کی مقرر کردہ سزاؤں میں سے ایک ہے، یاد رکھو! نبی علیہ السلام نے بھی رجم کی سزا جاری فرمائی ہے اور ہم بھی نبی علیہ السلام کے بعد یہ سزا جاری کرتے رہے ہیں، اگر کہنے والے یہ نہ کہتے کہ عمر نے قرآن میں اضافہ کر دیا اور ایسی چیز اس میں شامل کر دی جو کتاب اللہ میں سے نہیں ہے تو میں اس آیت کو قرآن کریم کے حاشیے پر لکھ دیتا۔

یاد رکھو! عمر بن خطاب اس بات کا گواہ ہے کہ نبی علیہ السلام نے رجم کی سزا جاری فرمائی ہے اور نبی علیہ السلام کے بعد ہم نے بھی یہ سزا جاری کی ہے، یاد رکھو! تمہارے بعد کچھ لوگ آئیں گے جو رجم کی تکذیب کرتے ہوں گے، دجال، شفاعت اور عذاب قبر سے انکار کرتے ہوں گے اور اس قوم کے ہونے کو جھٹلائیں گے جنہیں جہنم میں جل کر کوئلہ ہو جانے کے بعد نکال لیا جائے گا۔

(۱۵۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَنبَأَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَقْفَتْ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اتَّخَذْنَا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَزَلْتُ وَاتَّخَذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ نِسَائِكَ يَدْخُلْنَ عَلَيْهِنَ الْبُرِّ وَالْفَاجِرُ فَلَوْ أَمَرْتَهُنَّ أَنْ يَحْتَجِبْنَ فَزَلْتُ آيَةُ الْحِجَابِ وَاجْتَمَعَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاؤُهُ فِي الْغَيْرَةِ فَقُلْتُ لَهُنَّ عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يَبْدِلَهُنَّ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُمْ قَالَ فَزَلْتُ كَذَلِكَ [صححه البخاری (۴۰۲)، وابن حبان (۶۸۹۶)] [انظر ۱۶۰، ۲۵۰]

(۱۵۷) حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے تین باتوں میں اپنے رب کی موافقت کی ہے۔

① ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! کاش! ہم مقام ابراہیم کو مصلیٰ بنا لیتے، اس پر یہ آیت نازل ہو گئی کہ مقام ابراہیم کو مصلیٰ بنا لو۔

- ② ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کی ازواج مطہرات کے پاس نیک اور بد ہر طرح کے لوگ آتے ہیں، اگر آپ انہیں پردے کا حکم دے دیں تو بہتر ہے؟ اس پر آیت حجاب نازل ہو گئی۔
- ③ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی تمام ازواج مطہرات نے کسی بات پر ایک کر لیا، میں نے ان سے کہا کہ اگر نبی ﷺ نے تمہیں طلاق دے دی تو ہو سکتا ہے ان کا رب انہیں تم سے بہتر بیویاں عطاء کر دے، ان ہی الفاظ کے ساتھ قرآن کریم کی آیت نازل ہو گئی۔

(۱۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمُسَوِّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ بْنَ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فَقَرَأَ فِيهَا حُرُوفًا لَمْ يَكُنْ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَ بِهَا قَالَ فَأَرَدْتُ أَنْ أُسَاورَهُ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا فَرَغَ قُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ هَذِهِ الْقِرَاءَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ كَذَبْتُ وَاللَّهِ مَا هَكَذَا أَقْرَأَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ أَقُوْدُهُ فَأَنْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ أَقْرَأْتَنِي سُورَةَ الْفُرْقَانِ وَإِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ فِيهَا حُرُوفًا لَمْ تَكُنْ أَقْرَأْتَنِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأْ يَا هِشَامُ فَقَرَأَ كَمَا كَانَ قَرَأَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أَنْزَلْتُ ثُمَّ قَالَ أَقْرَأْ يَا عُمَرُ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هَكَذَا أَنْزَلْتُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْقُرْآنَ نَزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ [قال الألباني: صحيح (النسائي ۲/ ۱۵۰)]. [انظر المسور وعبد الرحمن بن عبد

[۲۳۷۵، ۲۹۷، ۲۹۶، ۲۷۸، ۲۷۷]

(۱۵۸) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ہشام بن حزام رضی اللہ عنہ کو سورہ فرقان کی تلاوت کرتے ہوئے سنا، انہوں نے اس میں ایسے حروف کی تلاوت کی جو نبی ﷺ نے مجھے نہیں پڑھائے تھے، میں اس وقت نماز پڑھ رہا تھا، میرا دل چاہا کہ میں ان سے نماز ہی میں پوچھ لوں، بہر حال! فراغت کے بعد میں نے ان سے پوچھا کہ تمہیں سورہ فرقان اس طرح کس نے پڑھائی ہے؟ انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے، میں نے کہا آپ جھوٹ بولتے ہیں، بخدا! نبی ﷺ نے آپ کو اس طرح یہ سورت نہیں پڑھائی ہوگی۔

یہ کہہ کر میں نے ان کا ہاتھ پکڑا اور انہیں کھینچتا ہوا نبی ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہو گیا، اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے مجھے سورہ فرقان خود پڑھائی ہے، میں نے اسے سورہ فرقان کو ایسے حروف میں پڑھتے ہوئے سنا ہے جو آپ نے مجھے نہیں پڑھائے؟ نبی ﷺ نے ہشام سے اس کی تلاوت کرنے کے لیے فرمایا، انہوں نے اسی طرح پڑھا جیسے وہ پہلے پڑھ رہے تھے، نبی ﷺ نے فرمایا یہ سورت اسی طرح نازل ہوئی ہے، پھر مجھ سے کہا کہ عمر! تم بھی پڑھ کر سناؤ، چنانچہ میں نے بھی پڑھ کر سنا دیا، نبی ﷺ نے فرمایا کہ یہ سورت اس طرح بھی نازل ہوئی ہے، اس کے بعد ارشاد فرمایا بے شک اس قرآن کا نزول سات قراءتوں

پر ہوا ہے۔

(۱۵۹) حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْتَوِي مَا يَجِدُ مَا يَمْلَأُ بِهِ بَطْنَهُ مِنَ الدَّقْلِ [صححه مسلم (۲۹۷۸)] قَالَ

شعيب: اسنادہ حسن [انظر: ۳۵۳]

(۱۵۹) حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اپنی آنکھوں سے جناب رسول اللہ ﷺ کو بھوک کی وجہ سے کروٹیں بدلتے ہوئے دیکھا ہے کہ آپ ﷺ کو ردی کھجور بھی نہ ملتی تھی جس سے آپ ﷺ اپنا پیٹ بھر لیتے۔

(۱۶۰) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَافَقْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي ثَلَاثٍ أَوْ وَافَقَنِي رَبِّي فِي ثَلَاثٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اتَّخَذْتُ الْمَقَامَ مُصَلًّى قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاتَّخَذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وَقُلْتُ لَوْ حَاجَبَتْ عَنْ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَأَنْزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ قَالَ وَتَلَفَنِي عَنْ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ شَيْءٌ فَاسْتَفْرَيْتُهُنَّ أَقُولُ لَهُنَّ لَتَكْفُنَّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ لَيُبَدِّلَنَّ اللَّهُ بِكُنَّ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ حَتَّى آتِيَتْ عَلَى إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَتْ يَا عُمَرُ أَمَا فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَعْظُ نِسَاءَهُ حَتَّى تَعْظُهُنَّ فَكَفَفْتُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَقَكُنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ قَانِتَاتٍ الْآيَةُ [راجع: ۱۵۷]

(۱۶۰) حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے تین باتوں میں اپنے رب کی موافقت کی ہے۔

① ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! کاش! آپ مقام ابراہیم کو مصلیٰ بنا لیتے، اس پر یہ آیت نازل ہوگئی کہ مقام ابراہیم کو مصلیٰ بنا لو۔

② ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کی ازواج مطہرات کے پاس نیک اور بد ہر طرح کے لوگ آتے ہیں، اگر آپ انہیں پردے کا حکم دے دیں تو بہتر ہے؟ اس پر آیت حجاب نازل ہوگئی۔

③ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی تمام ازواج مطہرات نے کسی بات پر ایسا کر لیا، میں نے ان سے کہا کہ تم باز آ جاؤ، ورنہ ہو سکتا ہے ان کا رب انہیں تم سے بہتر بیویاں عطاء کر دے، میں اسی سلسلے میں امہات المؤمنین میں سے کسی کے پاس گیا تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ اے عمر! کیا نبی ﷺ اپنی بیویوں کو نصیحت نہیں کر سکتے کہ تم انہیں نصیحت کرنے نکلے ہو؟ اس پر میں رک گیا، لیکن ان ہی الفاظ کے ساتھ قرآن کریم کی آیت نازل ہوگئی۔

(۱۶۱) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ أَنَّ يَحْيَى بْنَ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَهُ عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْعَقِيقِ يَقُولُ أَنَا نِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي فَقَالَ صَلَّى فِي هَذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْتُ عُمَرَةُ فِي

حَجَّةٍ قَالَ الْوَلِيدُ يُعْنِي ذَا الْحَلِيفَةِ [صححه البخاری (۱۵۳۴)، و ابن خزيمة (۲۶۱۷)]

(۱۶۱) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے وادی عقیق میں نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آج رات ایک آنے والا میرے رب کے پاس سے آیا اور کہنے لگا کہ اس مبارک وادی میں نماز پڑھیے اور حج کے ساتھ عمرہ کی بھی نیت کر کے احرام باندھ لیں، مراد ذوالحلیفہ کی جگہ ہے۔

(۱۶۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ مَالِكَ بْنَ أَوْسٍ بْنِ الْحَدَّثَانِ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الذَّهَبُ بِالْوَرَقِ رَبًّا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْمُرِّ رَبًّا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رَبًّا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رَبًّا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ [صححه البخاری (۲۱۳۴)، و مسلم (۱۵۸۶)] [انظر ۲۳۸، ۳۱۴]

(۱۶۲) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا سونا چاندی کے بدلے بیچنا اور خریدنا سود ہے الا یہ کہ نقد ہو، گندم کی گندم کے بدلے خرید و فروخت سود ہے الا یہ کہ نقد ہو، جو کی خرید و فروخت سود ہے الا یہ کہ نقد ہو۔

(۱۶۳) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ أَبَا عُبَيْدٍ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ قَبْدًا بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صِيَامِ هَذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ أَمَّا يَوْمُ الْفِطْرِ فَيُفْطَرُكُمْ مِنْ صَوْمِكُمْ وَأَمَّا يَوْمُ الْأَضْحَى فَكُلُوا مِنْ لَحْمِ نُسُكِكُمْ [صححه البخاری (۱۹۹۰)، و مسلم (۱۱۳۷)، و ابن خزيمة (۲۹۵۹)، و ابن حبان (۲۶۰۰)] [انظر ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۸۲]

(۱۶۳) ابو عبید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں عید کے موقع پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، انہوں نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی، پھر فرمایا کہ نبی ﷺ نے ان دو دنوں کے روزے سے منع فرمایا ہے، عید الفطر کے دن تو اس لیے کہ اس دن تمہارے روزے ختم ہوتے ہیں اور عید الاضحیٰ کے دن اس لئے کہ تم اپنی قربانی کے جانور کا گوشت کھا سکو۔

(۱۶۴) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُطْرُونِي كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدٌ فَقُولُوا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ [قال شعيب: إسناده صحيح] [راجع: ۱۵۴]

(۱۶۴) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا عیسائیوں نے جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حد سے زیادہ آگے بڑھایا مجھے اس طرح مت بڑھاؤ، میں تو اللہ کا بندہ ہوں، لہذا تم مجھے اس کا بندہ اور پیغمبر ہی کہا کرو۔

(۱۶۵) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّنَا أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ يَتَوَضَّأُ وَيَنَامُ إِنْ شَاءَ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً لِيَتَوَضَّأُ وَلَيْسَ [راجع: ۹۴]

(۱۶۵) ایک مرتبہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے نبی علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کوئی آدمی اختیاری طور پر ناپاک ہو جائے تو کیا اسی حال میں سسکتا ہے؟ نبی علیہ السلام نے فرمایا چاہے تو وضو کر کے سو جائے (اور چاہے تو یونہی سو جائے)

(۱۶۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَرَأَاهَا أَوْ بَعْضَ نِتَاجِهَا يَبَاعُ فَأَرَادَ شِرَاءَهُ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَقَالَ اتْرُكْهَا تَوَافِكَ أَوْ تَلْقُهَا جَمِيعًا وَقَالَ مَرَّتَيْنِ فَنَهَاهُ وَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ [اصححه البخاری (۲۶۳۶) و مسلم (۱۶۲۰)] [انظر: ۲۵۸،

۳۸۴، ۲۸۱]

(۱۶۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فی سبیل اللہ کسی شخص کو سواری کے لئے گھوڑا دے دیا۔ بعد میں دیکھا کہ وہ گھوڑا خود یا اس کا کوئی بچہ بازار میں بک رہا ہے، انہوں نے سوچا کہ اسے خرید لیتا ہوں، چنانچہ انہوں نے نبی علیہ السلام سے مشورہ کیا، نبی علیہ السلام نے انہیں اس سے منع کر دیا اور فرمایا کہ اسے مت خریدو اور اپنے صدقے سے رجوع مت کرو۔

(۱۶۷) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُلْغُ بِهِ النَّبِيُّ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّ مَتَابَعَةَ بَيْنَهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكَبِيرُ خَشَتَ الْحَدِيدُ [قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۲۸۸۷)]. قال

شعب: صحيح بغيره. وهذا إسناده ضعيف |

(۱۶۷) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا حج و عمرہ تسلسل کے ساتھ کیا کرو، کیونکہ ان کے تسلسل سے فقر و فاقہ اور گناہ ایسے دور ہو جاتے ہیں جیسے بھٹی میں لوہے کا میل کچیل دور ہو جاتا ہے۔

(۱۶۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَهِيَ هِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِيَ هِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ [اصححه البخاری (۵۴)، و مسلم (۱۹۰۷)، و ابن خزيمة (۱۴۲) و ۱۴۳ و

۴۵۵، و ابن حبان (۳۸۸)] [انظر: ۳۰۰، ۳۰۱]

(۱۶۸) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اعمال کا دار و مدار تو نیت پر ہے اور ہر انسان کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی ہو، سو جس شخص کی ہجرت اللہ کی طرف ہو، تو وہ اس کی طرف ہی ہوگی جس کی طرف اس نے ہجرت کی، اور جس کی ہجرت حصول دنیا کے لئے ہو یا کسی عورت سے نکاح کی خاطر ہو تو اس کی ہجرت اس چیز کی طرف ہوگی جس کی طرف اس نے کی۔

(۱۶۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ الصُّبَيْ بِنُ مَعْبِدٍ كُنْتُ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَاسْلَمْتُ فَأَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَسَمِعَنِي زَيْدُ بْنُ صُوحَانَ وَسَلْمَانُ بْنُ رَبِيعَةَ وَأَنَا أَهْلُ بِهِمَا فَقَالَا لَهَذَا أَضَلُّ مِنْ بَعِيرٍ أَهْلِهِ فَكَأَنَّمَا حُمِلَ عَلَيَّ بِكِلِمَتَيْهِمَا جَبَلٌ فَقَدِمْتُ عَلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَخْبَرْتُهُ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمَا فَلَا مَهْمَا وَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ هَدَيْتَ لِسُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدَيْتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۸۳]

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَبُو وَائِلٍ كَثِيرًا مَا دَهَبْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ إِلَى الصُّبَيْ نَسْأَلُهُ عَنْهُ

(۱۶۹) حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صبی بن معبد کہتے ہیں کہ میں ایک عیسائی تھا، پھر میں نے اسلام قبول کر لیا، میں نے میقات پر پہنچ کر حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھ لیا، زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ کو معلوم ہوا تو انہوں نے کہا کہ یہ شخص اپنے اونٹ سے بھی زیادہ گمراہ ہے، ان دونوں کی یہ بات مجھ پر پہاڑ سے بھی زیادہ بوجھ ثابت ہوئی، چنانچہ میں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو زید اور سلمان نے جو کہا تھا، اس کے متعلق ان کی خدمت میں عرض کیا، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کی طرف متوجہ ہو کر انہیں ملامت کی اور میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ آپ کو اپنے پیغمبر کی سنت پر رہنمائی نصیب ہوگئی۔

(۱۷۰) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرُو عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ذِكْرَ لِعُمَرَ أَنَّ سَمْرَةَ وَقَالَ مَرَّةً بَلَغَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ سَمْرَةَ بَاعَ خَمْرًا قَالَ قَاتَلَ اللَّهُ سَمْرَةَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَجَمَلُوهَا فَبَاعُوهَا [صححه البخاری (۲۲۲۳)، ومسلم (۱۵۸۲)، وابن حبان (۶۲۵۳)] (۱۷۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے سامنے یہ بات ذکر کی گئی کہ سمرہ نے شراب فروخت کی ہے، انہوں نے فرمایا اللہ اسے ہلاک کرے، نبی علیہ السلام نے تو فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہودیوں پر لعنت فرمائے کہ ان پر چربی کو حرام قرار دیا گیا لیکن انہوں نے اسے گچھلا کر اس کا تیل بنالیا اور اسے فروخت کرنا شروع کر دیا۔

(۱۷۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرُو وَمَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ بْنِ الْحَدَّثَانِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَقَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا لَمْ يُوجِفْ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِصَةً وَكَانَ يَنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ مِنْهَا نَفَقَةً سَنَةً وَقَالَ مَرَّةً قُوتُ سَنَةٍ وَمَا بَقِيَ جَعَلَهُ فِي الْكُرَاعِ وَالسَّلَاحِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ [صححه البخاری (۲۹۰۴)، ومسلم (۱۷۵۷)] [انظر: ۳۳۷]

(۱۷۱) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بنو نضیر سے حاصل ہونے والے اموال کا تعلق مال فنی سے تھا جو اللہ نے اپنے پیغمبر کو عطا فرمائے، اور مسلمانوں کو اس پر گھوڑے یا کوئی اور سواری دوڑانے کی ضرورت نہیں پیش آئی، اس لئے یہ مال خاص

نبی ﷺ کا تھا، نبی ﷺ اس میں سے اپنی ازواجِ مطہرات کو سال بھر کا نفقہ ایک ہی مرتبہ دے دیا کرتے تھے اور جو باقی بچتا اس سے گھوڑے اور دیگر اسلحہ جو جہاد میں کام آسکے فراہم کر لیتے تھے۔

(۱۷۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرُو عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ نَشَدْتُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ بِهِ أَعْلِمْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّا لَا نُورِثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ [صححه البخاری (۳۰۹۴)، و

مسلم (۱۷۵۷)] [انظر: ۳۳۳، ۳۳۶، ۳۴۹، ۴۲۵، ۱۳۹۱، ۱۴۰۶، ۱۵۵۰، ۱۶۵۸، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲]

(۱۷۲) ایک مرتبہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا میں تمہیں اس اللہ کی قسم اور واسطہ دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں، کیا آپ کے علم میں یہ بات ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ہمارے مال میں وراثت جاری نہیں ہوتی، ہم جو کچھ چھوڑ جاتے ہیں وہ سب صدقہ ہوتا ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔

(۱۷۳) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي يَزِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ [قال شعيب: صحيح لغيره]

(۱۷۳) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بچہ بستر والے کا ہوتا ہے۔

(۱۷۴) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ أَبَانَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابِيهِ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ سَأَلْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قُلْتُ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمْ الَّذِينَ كَفَرُوا وَقَدْ آمَنَ اللَّهُ النَّاسَ فَقَالَ لِي عُمَرُ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتُ مِنْهُ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ صَدَقَ اللَّهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوا صَدَقَتَهُ [صححه مسلم (۶۸۶)، وابن خزيمة (۹۴۵)، وابن حبان

(۲۷۳۹)] [انظر: ۲۴۴، ۲۴۵]

(۱۷۴) یعلیٰ بن امیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ قرآن کریم میں قصر کا جو حکم ”خوف“ کی حالت میں آیا ہے، اب تو ہر طرف امن و امان ہو گیا ہے تو کیا یہ حکم ختم ہو گیا؟ (اگر ایسا ہے تو پھر قرآن میں اب تک یہ آیت کیوں موجود ہے؟) تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے بھی اسی طرح تعجب ہوا تھا جس طرح تمہیں ہوا ہے اور میں نے بھی نبی ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا تھا یہ اللہ کی طرف سے صدقہ ہے جو اس نے اپنے بندوں پر کیا ہے، لہذا اس کے صدقے اور مہربانی کو قبول کرو۔

(۱۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ بِعَرَفَةَ قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ وَحَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مَرْوَانَ أَنَّهُ أَتَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ

جَنَّتْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْكُوفَةِ وَتَرَكْتُ بِهَا رَجُلًا يُمَلِّى الْمَصَاحِفَ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِهِ فَعَضِبَ وَانْتَفَحَ حَتَّى كَادَ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ شُعْبَتَيْ الرَّحْلِ فَقَالَ وَمَنْ هُوَ وَيُحَكِّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَمَا زَالَ يُطْفَأُ وَيُسْرَى عَنْهُ الْغَضَبُ حَتَّى عَادَ إِلَى حَالِهِ أَلْبَسِي كَانَتْ عَلَيْهَا ثَمَّ قَالَ وَيُحَكِّ وَاللَّهِ مَا أَعْلَمُهُ بَقِيَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ هُوَ أَحَقُّ بِذَلِكَ مِنْهُ وَسَأُحَدِّثُكَ عَنْ ذَلِكَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ يَسْمُرُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اللَّيْلَةَ كَذَلِكَ فِي الْأَمْرِ مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ وَإِنَّهُ سَمَرَ عِنْدَهُ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَأَنَا مَعَهُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَمِعُ قِرَاءَتَهُ فَلَمَّا كِدْنَا أَنْ نَعْرِفَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ رَطْبًا كَمَا أَنْزَلَ فَلْيُقْرَأْهُ عَلَى قِرَائَةِ ابْنِ أُمِّ عَدٍ قَالَ ثُمَّ جَلَسَ الرَّجُلُ يَدْعُو فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهُ سَلْ تُعْطَهُ سَلْ تُعْطَهُ قَالَ عَمْرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَعْدُونَ إِلَيْهِ فَلَا بُشْرَةَ قَالَ فَعَدَوْتُ إِلَيْهِ لِبُشْرَةِ فَوَجَدْتُ أَبَا بَكْرٍ قَدْ سَبَقَنِي إِلَيْهِ فَبَشَّرُهُ وَلَا وَاللَّهِ مَا سَبَقَنِي إِلَى خَيْرٍ قَطُّ إِلَّا وَسَبَقَنِي إِلَيْهِ [صححه ابن خزيمة (١٥٦ و ١٣٤١)، وابن حبان (٢٠٣٤) قال الألساني: صحيح (الترمذي: ١٦٩)] [راجع: ٣٦]

[انظر: ١٧٨، ٢٢٨، ٢٦٥، ٢٦٧]

(۱۷۵) قیس بن مروان کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ امیر المؤمنین! میں کوفہ سے آپ کے پاس آ رہا ہوں، وہاں میں ایک ایسے آدمی کو چھوڑ کر آیا ہوں جو اپنی یاد سے قرآن کریم املا کر رہا ہے، یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ غضب ناک ہو گئے اور ان کی رگیں اس طرح پھول گئیں کہ کجاوے کے دونوں کنارے ان سے بھر گئے، اور مجھ سے پوچھا افسوس! وہ کون ہے؟ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا نام لیا۔

میں نے دیکھا کہ ان کا نام سنتے ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا غصہ ٹھنڈا ہونے لگا اور ان کی وہ کیفیت ختم ہونا شروع ہو گئی یہاں تک کہ وہ نازل ہو گئے اور مجھ سے فرمایا کم بخت! میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرے علم کے مطابق لوگوں میں ان سے زیادہ اس کا کوئی حق دار نہیں ہے، اور میں تمہیں اس کے متعلق ایک حدیث سناتا ہوں۔

نبی ﷺ کا یہ معمول مبارک تھا کہ رات کے وقت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسلمانوں کے معاملات میں مشورہ کرنے کے لیے تشریف لے جاتے تھے، ایک مرتبہ اسی طرح رات کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ گفتگو میں مصروف تھے، میں بھی وہاں موجود تھا، فراغت کے بعد جب نبی ﷺ وہاں سے نکلے تو ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکل آئے، دیکھا کہ ایک آدمی مسجد میں کھڑا نماز پڑھ رہا ہے، نبی ﷺ اس کی قراءت سننے کے لیے کھڑے ہو گئے۔

ابھی ہم اس آدمی کی آواز پہچاننے کی کوشش کر رہے تھے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص قرآن کریم کو اسی طرح تروتازہ پڑھتا چاہے جیسے وہ نازل ہوا ہے، تو اسے چاہئے کہ وہ ابن ام عبد کی قراءت پر اسے پڑھے، پھر وہ آدمی بیٹھ کر دعاء

کرنے لگا، نبی ﷺ اس سے فرمانے لگے مانگو، تمہیں عطاء کیا جائے گا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے دل میں سوچا کہ صبح ہوتے ہی میں انہیں یہ خوشخبری ضرور سناؤں گا، چنانچہ جب میں صبح انہیں یہ خوشخبری سنائے کے لیے پہنچا تو وہاں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو بھی پایا، وہ مجھ پر اس معاملے میں بھی سبقت لے جا چکے تھے اور انہیں وہ خوشخبری سنا چکے تھے، بخدا! میں نے جس معاملے میں بھی ان سے مسابقت کی کوشش کی، وہ ہر اس معاملے میں مجھ سے سبقت لے گئے۔

(۱۷۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقْبَلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ إِنِّي لَأَقْبَلُكَ وَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُكَ لَمْ أَقْبَلُكَ [رجع: ۱۹۹]

(۱۷۶) عابس بن ربیعہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حجر اسود کو بوسہ دے رہے ہیں اور اس سے مخاطب ہو کر فرما رہے ہیں میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے لیکن میں تجھے پھر بھی بوسہ دے رہا ہوں اگر میں نے نبی ﷺ کو تیرا بوسہ لیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے کبھی بوسہ نہ دیتا۔

(۱۷۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَطَبَ عُمَرُ النَّاسَ بِالْحَبَابَةِ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي مِثْلِ مَقَامِي هَذَا فَقَالَ أَحْسِنُوا إِلَيَّ أَصْحَابِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ يَحْلِفُ أَحَدُهُمْ عَلَى الْيَمِينِ قُلُّ أَنْ يُسْتَحْلَفَ عَلَيْهَا وَيَشْهَدُ عَلَى الشَّهَادَةِ قُلُّ أَنْ يُسْتَشْهَدَ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَنَالَ بِحُبُوحَةِ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزِمِ الْجَمَاعَةَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ مِنَ الْاِثْنَيْنِ أَبْعَدُ وَلَا يَخْلُونَ رَحْلٌ بِأَمْرٍ فَإِنَّ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ تَسْرُهُ حَسَنَتُهُ وَتُسُونُهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ [صححه ابن حبان (۵۵۸۶) قال الألبانی: صحيح (ابن ماجة: ۲۳۶۳)]

(۱۷۷) حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ دوران سفر ”حابیہ“ میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ اسی طرح خطبہ ارشاد فرمانے کے لئے کھڑے ہوئے جیسے میں کھڑا ہوں، اور فرمایا کہ میں تمہیں اپنے صحابہ کے ساتھ بھلائی کی وصیت کرتا ہوں، یہی حکم ان کے بعد والوں اور ان کے بعد والوں کا بھی ہے، اس کے بعد ایک قوم ایسی آئے گی جو قسم کی درخواست سے پہلے ہی قسم کھانے کے لئے تیار ہوگی اور گواہی کی درخواست سے قبل ہی آدمی گواہی دینے کے لئے تیار ہو جائے گا، سو تم میں سے جو شخص جنت کا ٹھکانہ چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ ”جماعت“ کو لازم پکڑے، کیونکہ اکیلے آدمی کے ساتھ شیطان ہوتا ہے اور دو سے دور ہوتا ہے، یا درکھو! تم میں سے کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ خلوت میں نہ بیٹھے کیونکہ ان دو کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے، اور جس شخص کو اپنی نیکی سے خوشی اور برائی سے غم ہو، وہ مؤمن ہے۔

(۱۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمُرُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ اللَّيْلَةَ كَذَلِكَ فِي الْأَمْرِ مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ وَأَنَا مَعَهُ [راجع: ۱۷۵]

[۱۷۵]

(۱۷۸) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا یہ معمول مبارک تھا کہ روزانہ رات کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس مسلمانوں کے معاملات میں مشورے کے لئے تشریف لے جاتے تھے، ایک مرتبہ میں بھی اس موقع پر موجود تھا۔

(۱۷۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُهُ عَنْ الْكَلَالَةِ حَتَّى طَعَنَ بِإِصْبَعِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ تَكْفِيكَ آيَةُ الصَّيْفِ الَّتِي فِي آخِرِ سُورَةِ النَّسَاءِ [راجع: ۸۹]

(۱۷۹) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ”کلالہ“ سے متعلق نبی ﷺ سے جتنی مرتبہ سوال کیا، اس سے زیادہ کسی چیز کے متعلق سوال نہیں کیا، یہاں تک کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے میرے سینے پر اپنی انگلی رکھ کر فرمایا کہ تمہارے لیے سورہ نساء کی آخری آیت جو موسم گرما میں نازل ہوئی تھی، وہ کافی ہے۔

(۱۸۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِالنِّيَاحَةِ عَلَيْهِ [صححه البخاری (۱۲۹۲)،

ومسلم (۹۲۷)] [انظر: ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۶۴، ۳۵۴، ۳۶۶]

(۱۸۰) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میت کو اس کی قبر میں اس پر ہونے والے نوچے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔

(۱۸۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ قَالَ أُرْسِلْتَنِي أَسْمَاءُ إِلَى ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ بَلَغَهَا أَنَّكَ تُحَرِّمُ أَشْيَاءَ ثَلَاثَةَ الْعَلَمِ فِي الثَّوْبِ وَمِثْرَةَ الْأَرْجَوَانِ وَصَوْمَ رَجَبٍ كُلِّهِ فَقَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صَوْمِ رَجَبٍ فَكَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ الْأَبَدَ وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنَ الْعَلَمِ فِي الثَّوْبِ فَإِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ لَبَسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ [وصححه

مسلم (۲۰۶۹)]

(۱۸۱) عبد اللہ ”جو حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے غلام تھے“ کہتے ہیں کہ مجھے ایک مرتبہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا اور فرمایا کہ مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ تین چیزوں کو حرام قرار دیتے ہیں۔

① کپڑوں میں ریشمی نقش و نگار کو۔

② سرخ رنگ کے کپڑوں کو۔

③ مکمل ماہِ رجب کے روزوں کو۔

انہوں نے جواباً کہلوا بھیجا کہ آپ نے رجب کے روزوں کو حرام قرار دینے کی جو بات ذکر کی ہے، جو شخص خود سارا سال روزے رکھتا ہو، وہ یہ بات کیسے کہہ سکتا ہے؟ (یعنی میں نے یہ بات نہیں کہی) اور جہاں تک کپڑوں میں نقش و نگار کی بات ہے تو میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص دنیا میں ریشم پہنتا ہے، وہ آخرت میں اسے نہیں پہن سکے گا۔

(۱۸۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَأَنَا سَأَلْتُهُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عُمَرَ بْنِ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَتَرَانِيْنَا الْهَلَالَ وَكُنْتُ حَدِيدَ الْبَصَرِ فَرَأَيْتُهُ فَجَعَلْتُ أَقُولُ لِعُمَرَ أَمَا تَرَاهُ قَالَ سَأَرَاهُ وَأَنَا مُسْتَلْقٍ عَلَى فِرَاشِي ثُمَّ أَخَذَ يُحَدِّثُنَا عَنْ أَهْلِ بَدْرٍ قَالَ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَرِينَا مَصَارِعَهُمْ بِالْأَمْسِ يَقُولُ هَذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى وَهَذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ فَجَعَلُوا يُصْرَعُونَ عَلَيْهَا قَالَ قُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَخْطَرُوا بَيْتَكَ كَانُوا يُصْرَعُونَ عَلَيْهَا ثُمَّ أَمَرَ بِهِمْ فَطُفِرُوا فِي بَيْتِهِمْ فَأَنْطَلَقَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ يَا فُلَانُ يَا فُلَانُ هَلْ وَحَدَّثْتُمْ مَا وَعَدَكُمْ اللَّهُ حَقًّا فَإِنِّي وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي اللَّهُ حَقًّا قَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُكَلِّمُ قَوْمًا قَدْ جَبَفُوا قَالَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ وَلَكِنْ لَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يُجِيبُوا [صححه مسلم (۲۸۷۳)]

(۱۸۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان تھے کہ ہمیں پہلی کا چاند دکھائی دیا، میری بصارت تیز تھی اس لئے میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ دیکھ رہے ہیں؟ فرمایا ابھی دیکھتا ہوں، میں اس وقت فرش پر پت لیٹا ہوا تھا، پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اہل بدر کے جوابے سے حدیث بیان کرنے لگے کہ نبی ﷺ نے ہمیں ایک دن پہلے ہی وہ تمام جگہیں دکھادیں جہاں کفار کی لاشیں گرئی تھیں، نبی ﷺ دکھاتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے کہ یہاں فلاں کی لاش گرے گی، اور انشاء اللہ کل یہاں فلاں شخص قتل ہوگا، چنانچہ ایسا ہی ہوا اور وہ انہی جگہوں پر گرنے لگے جہاں نبی ﷺ نے فرمایا تھا۔

میں نے نبی ﷺ کی خدمت میں عرض کیا اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے یہ تو اس جگہ سے ”جس کی نشاندہی آپ نے فرمائی تھی“ ذرا بھی ادھر ادھر نہیں ہوئے، اس کے بعد نبی ﷺ کے حکم پر ان کی لاشیں گھیٹ کر ایک کنویں میں پھینک دی گئیں، پھر نبی ﷺ اس کنوئیں کے پاس جا کر کھڑے ہوئے اور ایک ایک کا نام لے کر فرمایا کہ کیا تم نے اپنے پروردگار کے وعدے کو سچا پایا یا نہیں؟ میں نے تو اپنے پروردگار کے وعدے کو سچا پایا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ان لوگوں سے گفتگو فرما رہے ہیں جو مردار ہو چکے، فرمایا میں نے ان سے جو کچھ کہہ رہا ہوں تم ان سے زیادہ نہیں سن رہے البتہ فرق صرف اتنا ہے کہ یہ جواب نہیں دے سکتے (اور تم جواب دے سکتے ہو)

(۱۸۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلَّمِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ فَلَمَّا رَجَعَ عُمَرُ جَاءَ

بَنُو مَعْمَرِ بْنِ حَبِيبٍ يُخَاصِمُونَهُ فِي وِلَاةٍ أُخْتِهِمْ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ أَقْضِي بَيْنَكُمْ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَحْرَزَ الْوَلَدُ أَوْ الْوَالِدُ فَهُوَ لِعَصْبَتِهِ مَنْ كَانَ فَقَضَى لَنَا بِهِ [قال ابن عبد البر: حسن صحيح غريب قال الألباني: حسن (أبو داود: ۲۹۱۷، ابن ماجه: ۲۷۳۲)]

(۱۸۳) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ بنو معمر بن حبیب اپنی بہن کی ولاء کا جھگڑا لے کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، انہوں نے فرمایا کہ میں تمہارے درمیان اسی طرح فیصلہ کروں گا جیسے میں نے نبی علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اولاد یا والد نے جو کچھ بھی جمع کیا ہے وہ سب اس کے عصبہ کا ہوگا خواہ وہ کوئی بھی ہو، چنانچہ انہوں نے اسی کے مطابق فیصلہ فرمایا۔

(۱۸۴) قَالَ قَرَأْتُ عَلَى يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ وَحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَمِيرِيِّ قَالَا لَقِينَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ فَذَكَرْنَا الْقَدْرَ وَمَا يَقُولُونَ فِيهِ فَقَالَ إِذَا رَجَعْتُمْ إِلَيْهِمْ فَقُولُوا إِنَّ ابْنَ عُمَرَ مِثْلُكُمْ بَرِيءٌ وَأَنْتُمْ مِنْهُ بَرَاءٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُمْ بَيْنَا هُمْ جُلُوسٌ أَوْ قُعُودٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ رَجُلٌ يَمْشِي حَسَنَ الرَّجُلِ حَسَنَ الشَّعْرِ عَلَيْهِ ثِيَابٌ بَيَاضٌ فَظَلَّ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ مَا نَعْرِفُ هَذَا وَمَا هَذَا بِصَاحِبٍ سَفَرٍ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَيْكَ قَالَ نَعَمْ فَجَاءَ فَوَضَعَ رُكْبَتَيْهِ عِنْدَ رُكْبَتَيْهِ وَيَدَيْهِ عَلَى فَخْذَيْهِ فَقَالَ مَا الْإِسْلَامُ قَالَ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَتَقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ قَالَ فَمَا الْإِيمَانُ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالْبُعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْقَدَرِ كُلِّهِ قَالَ فَمَا الْإِحْسَانُ قَالَ أَنْ تَعْمَلَ لِلَّهِ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ فَمَتَى السَّاعَةُ قَالَ مَا الْمَسْنُوعُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَمَا أَشْرَاطُهَا قَالَ إِذَا الْعُرَاةُ الْحَفَاةُ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّيْءِ تَطَاوَلُوا فِي الْبُنْيَانِ وَوَلَدَتْ الْإِمَاءُ رَبَّابِهِنَّ قَالَ ثُمَّ قَالَ عَلَى الرَّجُلِ فَطْلَبُوهُ فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا فَمَكَثَ يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً ثُمَّ قَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أَتَدْرِي مِنَ السَّائِلِ عَنْ كَذَا وَكَذَا قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ذَاكَ جَبْرِيلُ جَاءَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ قَالَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ مِنْ جُهَيْنَةَ أَوْ مُزَيْنَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِيمَا نَعْمَلُ أَفِي شَيْءٍ قَدْ خَلَا أَوْ مَضَى أَوْ فِي شَيْءٍ يَسْتَأْنَفُ الْآنَ قَالَ فِي شَيْءٍ قَدْ خَلَا أَوْ مَضَى فَقَالَ رَجُلٌ أَوْ بَعْضُ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِيمَا نَعْمَلُ قَالَ أَهْلُ الْجَنَّةِ يَسْرُونَ لِعَمَلٍ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَالنَّارُ يَسْرُونَ لِعَمَلٍ أَهْلُ النَّارِ قَالَ يَحْيَى قَالَ هُوَ هَكَذَا يَعْنِي كَمَا قَرَأْتُ عَلَى [انظر: (۱۹۱)، ۳۷۶، ۳۶۸، وعن ابن عمر: ۳۷۴، ۳۷۵، ۵۸۵۶، ۵۸۵۷]

(۱۸۴) یحییٰ بن یمر اور حمید بن عبدالرحمان حمیری کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہماری ملاقات حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے ہوئی، ہم نے ان کے سامنے مسئلہ تقدیر کو چھیڑا اور لوگوں کے اعتراضات کا بھی ذکر کیا، ہماری بات سن کر انہوں نے فرمایا کہ جب تم ان

لوگوں کے پاس لوٹ کر جاؤ تو ان سے کہہ دینا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما تم سے بری ہے، اور تم اس سے بری ہو، یہ بات تین مرتبہ کہہ کر انہوں نے یہ روایت سنائی کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ایک دن ہم نبی ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک آدمی چلتا ہوا آیا، خوبصورت رنگ، خوبصورت بال اور سفید کپڑوں میں ملبوس اس آدمی کو دیکھ کر لوگوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور اشاروں میں کہنے لگے کہ ہم تو اسے نہیں پہچانتے اور یہ مسافر بھی نہیں لگتا۔

اس آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں قریب آ سکتا ہوں؟ نبی ﷺ نے اسے اجازت دے دی، چنانچہ وہ نبی ﷺ کے گھٹنوں سے اپنے گھٹنے ملا کر اور نبی ﷺ کی رانوں پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ گیا اور کہنے لگا کہ ”اسلام کیا ہے؟“ نبی ﷺ نے فرمایا اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود ہو ہی نہیں سکتا اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے پیغمبر ہیں، نیز یہ کہ آپ نماز قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں، رمضان کے روزے رکھیں اور حج بیت اللہ کریں۔

اس نے اگلا سوال یہ پوچھا کہ ”ایمان“ کیا ہے؟ فرمایا تم اللہ پر، اس کے فرشتوں، جنت و جہنم، قیامت کے بعد دوبارہ جی اٹھنے اور تقدیر پر یقین رکھو، اس نے پھر پوچھا کہ ”احسان“ کیا ہے؟ فرمایا تم اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کوئی عمل اس طرح کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو، اگر تم یہ تصور نہیں کر سکتے تو کم از کم یہی تصور کر لو کہ وہ تو تمہیں دیکھ ہی رہا ہے۔

اس نے پھر پوچھا کہ قیامت کب آئے گی؟ فرمایا جس سے سوال پوچھا جا رہا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا یعنی ہم دونوں ہی اس معاملے میں بے خبر ہیں، اس نے کہا کہ پھر اس کی کچھ علامات ہی بتا دیجئے؟ فرمایا جب تم یہ دیکھو کہ جن کے جسم پر چیتھڑا اور پاؤں میں لیٹرا نہیں ہوتا تھا، غریب اور چرواہے تھے، آج وہ بڑی بڑی بلڈنگیں اور عمارتیں بنا کر ایک دوسرے پر فخر کرنے لگیں، لونڈیاں اپنی مالکن کو جہنم دیئے لگیں تو قیامت قریب آ گئی۔

جب وہ آدمی چلا گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا ذرا اس آدمی کو بلا کر لانا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب اس کی تلاش میں نکلے تو انہیں کچھ نظر نہ آیا، دو تین دن کے بعد نبی ﷺ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے ابن خطاب! کیا تمہیں علم ہے کہ وہ ساکل کون تھا؟ انہوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، فرمایا وہ جبریل تھے جو تمہیں تمہارے دین کی اہم اہم باتیں سکھانے آئے تھے۔

راوی کہتے ہیں کہ نبی ﷺ سے قبیلہ جُہینہ یا مزیہ کے ایک آدمی نے بھی یہ سوال پوچھا تھا کہ یا رسول اللہ! ہم جو عمل کرتے ہیں کیا ان کا فیصلہ پہلے سے ہو چکا ہے یا ہمارا عمل پہلے ہوتا ہے؟ فرمایا ان کا فیصلہ پہلے ہو چکا ہے، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر عمل کا کیا فائدہ؟ فرمایا اہل جنت کے لئے اہل جنت کے اعمال آسان کر دیئے جاتے ہیں اور اہل جہنم کے لئے اہل جہنم کے اعمال آسان کر دیئے جاتے ہیں۔

(۱۸۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَكَمِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ نَبِيِّ الْجَرِّ وَالذَّبَّاءِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيِّ الْجَرِّ وَالذَّبَّاءِ وَقَالَ مَنْ

سَرَّهُ أَنْ يُحَرَّمَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى وَرَسُولُهُ فَلْيُحَرِّمُ النَّبِيذَ قَالَ وَسَأَلْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الدُّبَاءِ وَالْجَرِّ قَالَ وَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَحَدَّثَ عَنْ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ الدُّبَاءِ وَالْمَرْقَاتِ قَالَ وَحَدَّثَنِي أَخِي عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ الْجَرِّ وَالِدُّبَاءِ وَالْمَرْقَاتِ وَالْبُسْرِ وَالتَّمْرِ [قال شعيب: إسناده صحيح] [انظر ۲۶۰، ۳۶۰]

(۱۸۵) ابوالحکم کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مکے کی نبیذ کے متعلق سوال کیا تو فرمایا کہ نبی ﷺ نے مکے کی نبیذ اور کدو کی تو نبی سے منع فرمایا ہے، اس لئے جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی حرام کردہ چیزوں کو حرام سمجھنا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ نبیذ کو حرام سمجھے۔

ابوالحکم کہتے ہیں کہ پھر میں نے یہی سوال حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے کیا تو انہوں نے بھی یہی فرمایا کہ نبی ﷺ نے مکے اور کدو کی تو نبی کی نبیذ سے منع فرمایا ہے، پھر میں نے یہی سوال حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کیا تو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے کدو کی تو نبی اور بزم مکے سے منع فرمایا ہے، اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث سنائی کہ نبی ﷺ نے مکے، کدو کی تو نبی، اور لکڑی کو کھوکھلا کر کے بطور برتن استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے اور کچی اور پکی کھجور کی شراب سے بھی منع فرمایا ہے۔

(۱۸۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَا سَأَلْتُهُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَطَبَ يَوْمَ حُمَيْةٍ فذَكَرَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَالَ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ كَانَ دِيكًا قَدْ نَقَرْتَنِي نَقَرَتَيْنِ وَلَا أَرَاهُ إِلَّا لِحُضُورِ أَجَلِي وَإِنْ أَقْوَامًا يَأْمُرُونِي أَنْ أَسْتَخْلِفَ وَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَكُنْ لِيُضَيِّعْ دِينَهُ وَلَا خِلَافَتَهُ وَالِدِي بَعَثَ بِهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ عَجَلَ بِي أَمْرٌ فَالْخِلَافَةُ شُورَى بَيْنَ هَؤُلَاءِ السَّتَةِ الَّذِينَ تُوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ وَإِنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ قَوْمًا سَيَطْعُنُونَ فِي هَذَا الْأَمْرِ أَنَا ضَرَبْتُهُمْ بِيَدِي هَذِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ فَعَلُوا فَأُولَئِكَ أَعْدَاءُ اللَّهِ الْكُفْرَةُ الضَّلَالُ وَإِنِّي لَا أَدْعُ بَعْدِي شَيْئًا أَهَمَّ إِلَيَّ مِنَ الْكَلَالَةِ وَمَا أَغْلَظَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَيْءٍ مُنْذُ صَاحَبْتُهُ مَا أَغْلَظَ لِي فِي الْكَلَالَةِ وَمَا رَاجَعْتُهُ فِي شَيْءٍ مَا رَاجَعْتُهُ فِي الْكَلَالَةِ حَتَّى طَعَنَ بِأَصْبَعِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ يَا عُمَرُ أَلَا تَكْفِيكَ آيَةُ الصَّيْفِ الَّتِي فِي آخِرِ سُورَةِ النَّسَاءِ فَإِنْ أَعِشْ أَقْضِي فِيهَا قَضِيَّةً يَقْضِي بِهَا مَنْ يَفْرَأُ الْقُرْآنَ وَمَنْ لَا يَفْرَأُ الْقُرْآنَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُكَ عَلَى أُمَرَاءِ الْأَمْصَارِ فَإِنَّمَا بَعَثْتَهُمْ لِيُعَلِّمُوا النَّاسَ دِينَهُمْ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقْسِمُوا فِيهِمْ فَيَنْهَهُمْ وَيَعْدِلُوا عَلَيْهِمْ وَيَرْفَعُوا إِلَيَّ مَا أَشْكَلَ عَلَيْهِمْ مِنْ أَمْرِهِمْ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَأْكُلُونَ مِنْ شَجَرَتَيْنِ لَا أَرَاهُمَا إِلَّا خَبِيثَتَيْنِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَجَدَ رِيحَهُمَا مِنَ الرَّجُلِ فِي الْمَسْجِدِ أَمَرَ بِهِ

فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَأَخْرَجَ إِلَى الْبَيْعِ وَمَنْ أَكْلَهُمَا فَلْيَمْتَهُمَا طَبْعًا [راجع: ۸۹]

(۱۸۶) ایک مرتبہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن منبر پر خطبہ کے لئے تشریف لائے، نبی علیہ السلام کا تذکرہ کیا، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی یاد تازہ کی، پھر فرمانے لگے کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے اور مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میری دنیا سے رخصتی کا وقت قریب آ گیا ہے، میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک مرغ نے مجھے دو مرتبہ ٹھونگ ماری ہے۔

کچھ لوگ مجھ سے یہ کہہ رہے ہیں کہ میں اپنا خلیفہ مقرر کر دوں، اتنی بات تو طے ہے کہ اللہ اپنے دین کو ضائع کرے گا اور نہ ہی اس خلافت کو جس کے ساتھ اللہ نے اپنے پیغمبر کو مبعوث فرمایا تھا، اب اگر میرا فیصلہ جلد ہو گیا تو میں مجلس شوریٰ ان چھ افراد کی مقرر کر رہا ہوں جن سے نبی علیہ السلام بوقت رحلت راضی ہو کر تشریف لے گئے تھے۔

میں جانتا ہوں کہ کچھ لوگ مسئلہ خلافت میں رخنہ ڈالنے کی کوشش کریں گے، بخدا میں اپنے ان ہاتھوں سے اسلام کی مدافعت میں ان لوگوں سے قتال کر چکا ہوں، اگر یہ لوگ ایسا کریں تو یہ لوگ دشمنانِ خدا، کافر اور گمراہ ہیں، میں نے اپنے پیچھے کلام سے زیادہ اہم مسئلہ کوئی نہیں چھوڑا، نبی علیہ السلام کی صحبت اختیار کرنے کے بعد مجھے یاد نہیں پڑتا کہ کسی مسئلہ میں آپ مجھ سے ناراض ہوئے ہوں، سوائے کلام کے مسئلہ کے کہ اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم انتہائی سخت ناراض ہوئے تھے، اور میں نے نبی علیہ السلام سے کسی چیز میں اتنا تکرار نہیں کیا جتنا کلام کے مسئلے میں کیا تھا، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلی میرے سینے پر رکھ کر فرمایا کیا تمہارے لیے اس مسئلے میں سورہ نساء کی وہ آخری آیت ”جو گرمی میں نازل ہوئی تھی“ کافی نہیں ہے؟

اگر میں زندہ رہا تو اس مسئلے کا ایسا حل نکال کر جاؤں گا کہ اس آیت کو پڑھنے والے اور نہ پڑھنے والے سب ہی کے علم میں وہ حل آ جائے، پھر فرمایا میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے مختلف شہروں میں جو امراء اور گورنر بھیجے ہیں وہ صرف اس لئے کہ لوگوں کو دین سکھائیں، نبی علیہ السلام کی سنتیں لوگوں کے سامنے بیان کریں، ان میں مالِ غنیمت تقسیم کریں، ان میں انصاف کریں اور میرے سامنے ان کے وہ مسائل پیش کریں جن کا ان کے پاس کوئی حل نہ ہو۔

لوگو! تم دو درختوں میں سے کھاتے ہو جنہیں میں گندہ سمجھتا ہوں (ایک لہسن اور دوسرا پیاز، جنہیں کچا کھانے سے منہ میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے) میں نے دیکھا ہے کہ اگر نبی علیہ السلام کو کسی شخص کے منہ سے اس کی بدبو آتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیتے اور اسے ہاتھ سے پکڑ کر مسجد سے باہر نکال دیا جاتا تھا اور یہی نہیں بلکہ اس کو جنت البقیع تک پہنچا کر لوگ واپس آتے تھے، اگر کوئی شخص انہیں کھانا ہی چاہتا ہے تو پکا کر ان کی بو ماردے۔

(۱۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ لَطَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ مَالِي أَرَاكَ قَدْ شَعِثْتَ وَأَعْبَرْتَ مِنْذُ تَوَفَّي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّكَ سَأَلَكَ يَا طَلْحَةُ إِمَارَةَ أَبِي عَمَّكَ قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ إِنِّي لَأَجْدُرُكُمْ أَنْ لَا أَفْعَلَ ذَلِكَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَا يَقُولُهَا أَحَدٌ عِنْدَ حَضْرَةِ الْمَوْتِ إِلَّا وَجَدَ رُوحَهُ

لَهَا رَوْحًا حِينَ تَخْرُجُ مِنْ جَسَدِهِ وَكَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَمْ أَسْأَلْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا وَلَمْ يُخْبِرْنِي بِهَا فَذَلِكَ الَّذِي دَخَلَنِي قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَنَا أَعْلَمُهَا قَالَ فَلِلَّهِ الْحَمْدُ فَمَا هِيَ قَالَ هِيَ الْكَلِمَةُ الَّتِي قَالَهَا لِعَمِّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ طَلْحَةُ صَدَقْتَ [قال شعيب: صحيح نظره] [انظر: ۱۲۵۲]

(۱۸۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ کیا بات ہے، نبی علیہ السلام کے وصال مبارک کے بعد سے آپ پر اگندہ حال اور غبار آلود رہے سگے ہیں؟ کیا آپ کو اپنے چچا زاد بھائی کی یعنی میری خلافت اچھی نہیں لگی؟ انہوں نے فرمایا اللہ کی پناہ! مجھے تو کسی صورت ایسا نہیں کرنا چاہیے، اصل بات یہ ہے کہ میں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر کوئی شخص نزع کی حالت میں وہ کلمہ کہہ لے تو اس کے لئے روح نکلنے میں سہولت پیدا ہو جائے اور قیامت کے دن وہ اس کے لیے باعث نور ہو، مجھے افسوس ہے کہ میں نبی علیہ السلام سے اس کلمے کے بارے میں پوچھ نہیں سکا، اور خود نبی علیہ السلام نے بھی نہیں بتایا، میں اس وجہ سے پریشان ہوں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں وہ کلمہ جانتا ہوں، حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے الحمد للہ کہہ کر پوچھا کہ وہ کیا کلمہ ہے؟ فرمایا وہی کلمہ جو نبی علیہ السلام نے اپنے چچا کے سامنے پیش کیا تھا یعنی ”لا الہ الا اللہ“ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ آپ نے سچ فرمایا۔

(۱۸۸) حَدَّثَنَا حَقْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَنَّنَا أَوْ عُمَيْسُ عَنْ قَبِيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ نَجَاءَ رَحُلٌ مِنَ الْيَهُودِ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّكُمْ تَقْرَأُونَ آيَةً فِي كِتَابِكُمْ لَوْ عَلَيْنَا مَعَشَرَ الْيَهُودِ نَزَلَتْ لَا تَتَّخِذْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا قَالَ وَآيُ آيَةٍ هِيَ قَالَ قَوْلُهُ عَزَّ وَحَلَّ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي قَالَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ الْيَوْمَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالسَّاعَةَ الَّتِي نَزَلَتْ فِيهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ [صححه البخاري (۴۵) ومسلم (۳۰۱۷) وابن حبان (۱۸۵)] [انظر: ۱۲۷۲]

(۱۸۸) طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ ایک یہودی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور کہنے لگا امیر المؤمنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں جو اگر ہم یہودیوں پر نازل ہوئی ہوتی تو ہم اس دن کو عید بنا لیتے جس دن وہ نازل ہوئی، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پوچھا وہ کون سی آیت ہے؟ اس نے آیت تکمیل دین کا حوالہ دیا، اس پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بخدا! مجھے علم ہے کہ یہ آیت کس دن اور کس وقت نازل ہوئی تھی، یہ آیت نبی علیہ السلام پر جمعہ کے دن عرفہ کی شام نازل ہوئی تھی۔

(۱۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عِيَّاشٍ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمٍ بْنِ عَبَّادٍ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّ رَجُلًا رَمَى رَجُلًا بِسَهْمٍ فَقَتَلَهُ وَلَبَسَ لَهُ وَارِثٌ إِلَّا خَالَ فَنُكِبَ فِي ذَلِكَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْحَرَّاحِ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَكَتَبَ أَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ مُوَلَّى مَنْ لَا مُوَلَّى لَهُ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ اَصْحَابُ

حِثَان (۶۰۳۷) وقال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۲۷۳۷، الترمذی: ۲۱۰۳) قال

شعیب: إسناده حسن [انظر: ۳۲۳]

(۱۸۹) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے کو تیر مارا جس سے وہ جاں بحق ہو گیا، اس کا صرف ایک ہی وارث تھا اور وہ تھا اس کا ماموں، حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں خط لکھا، انہوں نے جواباً لکھ بھیجا کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جس کا کوئی مولیٰ نہ ہو، اللہ اور رسول اس کے مولیٰ ہیں، اور جس کا کوئی وارث نہ ہو، ماموں ہی اس کا وارث ہوگا۔

(۱۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي يَحْيَى الْغُبَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ شَيْخًا بِمَكَّةَ فِي إِمَارَةِ الْحَجَّاجِ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا عُمَرُ إِنَّكَ رَجُلٌ قَوِيٌّ لَا تُزَاحِمُ عَلَى الْحَجَرِ فَتُؤْذِيَ الضَّعِيفَ إِنْ وَحَدْتَ خَلْقَهُ فَاسْتَلِمَهُ وَإِلَّا فَاسْتَقْبَلَهُ فَهَلَّلُ وَكَبَّرُ [قال شعیب: حسن رجاله ثقات]

(۱۹۰) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا عمر! تم طاقتور آدمی ہو، حجر اسود کو بوسہ دینے میں مزاحمت نہ کرنا، کہیں کمزور آدمی کو تکلیف نہ پہنچے، اگر خالی جگہ مل جائے تو استلام کر لینا، ورنہ محض استقبال کر کے تہلیل و تکبیر پر ہی اکتفاء کر لینا۔

(۱۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا كُثَيْبٌ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْإِيمَانُ قَالَ أَنْ تُوْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَبِالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ فَقَالَ لَهُ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَدَقْتَ قَالَ فَتَعَجَّبْنَا مِنْهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ جَبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ مَعَالِمَ دِينِكُمْ [صححه مسلم (۸) قال شعیب: إسناده صحيح]

[راجع: ۱۸۴]

(۱۹۱) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے ایک مرتبہ نبی ﷺ سے پوچھا کہ ”ایمان“ کیا ہے؟ فرمایا ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر، اس کے فرشتوں، کتابوں، پیغمبروں، یوم آخرت اور اچھی بری تقدیر پر یقین رکھو، حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا آپ نے سچ کہا، ہمیں تعجب ہوا کہ سوال بھی کر رہے ہیں اور تصدیق بھی کر رہے ہیں، بعد میں نبی ﷺ نے بتایا کہ یہ جبریل تھے جو تمہیں تمہارے دین کی اہم باتیں سکھانے آئے تھے۔

(۱۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عُرْوَةَ عَنْ عَصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ وَقَالَ مَرَّةً جَاءَ اللَّيْلُ مِنْ هَهْنَا وَذَهَبَ النَّهَارُ مِنْ هَهْنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ يَعْنِي

الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ [صححه البخارى (۱۹۵۴)، ومسلم (۱۱۰۰) وابن خزيمة (۲۰۵۸)، وابن حبان

(۳۵۶۳)] [راجع: ۲۳۱، ۳۳۸، ۳۸۳]

(۱۹۲) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب رات یہاں سے آجائے اور دن وہاں سے چلا جائے تو روزہ دار کو روزہ افطار کر لینا چاہیے، مشرق اور مغرب مراد ہے۔

(۱۹۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ عَنْ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى الثَّعْلَبِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كُنْتُ مَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْهَلَالَ هَلَالًا شَوَالٍ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَفْطِرُوا ثُمَّ قَامَ إِلَى عُسٍّ فِيهِ مَاءٌ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خَفَيْهِ فَقَالَ الرَّجُلُ وَاللَّهِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا أَتَيْتُكَ إِلَّا لِأَسْأَلَكَ عَنْ هَذَا أَفَرَأَيْتَ غَيْرَكَ فَعَلَهُ فَقَالَ نَعَمْ خَيْرًا مِنِّي وَخَيْرَ الْأُمَّةِ رَأَيْتُ أَنَا الْقَاسِمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ مِثْلَ الَّذِي فَعَلْتُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ ضَبَقَهُ الْكُمَيْنِ فَأَدْخَلَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ ثُمَّ صَلَّى عُمَرُ الْمَغْرِبَ [إسناده ضعيف] [انظر: ۳۰۷]

(۱۹۳) عبدالرحمن بن ابی لیلی کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ میں نے شوال کا چاند دیکھ لیا ہے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگو! روزہ افطار کر لو، پھر خود کھڑے ہو کر ایک برتن سے ”جس میں پانی تھا“ وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا، وہ آدمی کہنے لگا بخدا! امیر المؤمنین! میں آپ کے پاس یہی پوچھنے کے لئے آیا تھا کہ آپ نے کسی اور کو بھی موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ فرمایا ہاں! اس ذات کو جو مجھ سے بہتر تھی، میں نے نبی ﷺ کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے، اس وقت نبی ﷺ نے ایک شامی جبہ پہن رکھا تھا جس کی آستینیں تنگ تھیں اور نبی ﷺ نے اپنے ہاتھ جبے کے نیچے سے داخل کیے تھے، یہ کہہ کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مغرب کی نماز پڑھانے کے لئے چلے گئے۔

(۱۹۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحْرُمِ الطَّبَّ وَلَكِنْ قَدَرَهُ وَقَالَ غَيْرُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيُّ [صححه مسلم (۱۹۵۰)] [انظر: ۱۴۷۴۰]

(۱۹۴) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے اگرچہ گوہ کو حرام تو قرار نہیں دیا البتہ اسے ناپسند ضرور کیا ہے۔

(۱۹۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَهُ فِي الْعُمْرَةِ فَأَذِنَ لَهُ فَقَالَ يَا أَخِي لَا تَنْسَنَا مِنْ دُعَائِكَ وَقَالَ بَعْدُ فِي الْمَدِينَةِ يَا أَخِي أَشْرِكُنَا فِي دُعَائِكَ فَقَالَ عُمَرُ مَا أَحَبُّ أَنْ لِي بِهَا مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ لِقَوْلِهِ يَا أَخِي [قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: ضعيف (أبو داود: ۱۴۹۸، ابن ماجه: ۲۸۹۴، الترمذی: ۳۵۶۲)]

(۱۹۵) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ نبی ﷺ سے عمرہ پر جانے کے لیے اجازت مانگی، نبی ﷺ نے انہیں اجازت دیتے ہوئے فرمایا بھائی! ہمیں اپنی دعاؤں میں بھول نہ جانا، یا یہ فرمایا کہ بھائی! ہمیں بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر اس ایک لفظ ”یا اخی“ کے بدلے مجھے وہ سب کچھ دے دیا جائے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے یعنی پوری دنیا تو میں اس ایک لفظ کے بدلے پوری دنیا کو پسند نہیں کروں گا۔

(۱۹۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَحَجَّاجٌ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ مَا نَعْمَلُ فِيهِ أَقْدُ فِرْعَ مِنْهُ أَوْ فِي شَيْءٍ مُبْتَدَأٍ أَوْ أَمْرٍ مُبْتَدَعٍ قَالَ فِيمَا قَدْ فِرْعَ مِنْهُ فَقَالَ عُمَرُ أَلَا تَتَكَلَّمُ فَقَالَ أَعْمَلُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ فَكُلُّ مَيْسَرٍ أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَيَعْمَلُ لِلْسَّعَادَةِ وَأَمَّا أَهْلُ الشَّقَاءِ فَيَعْمَلُ لِلشَّقَاءِ [قال شعب: حسن لغيره]

(۱۹۶) ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے دریافت کیا کہ ہم جو عمل کرتے ہیں، کیا وہ پہلے سے لکھا جا چکا ہے یا ہمارا عمل پہلے ہوتا ہے؟ فرمایا نہیں! بلکہ وہ پہلے سے لکھا جا چکا ہے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ کیا ہم اسی پر بھروسہ نہ کر لیں؟ فرمایا ابن خطاب! عمل کرتے رہو کیونکہ جو شخص جس مقصد کے لئے پیدا کیا گیا ہے، اسے اس کے اسباب مہیا کر دیئے جاتے ہیں اور وہ عمل اس کے لئے آسان کر دیا جاتا ہے، پھر جو سعادت مند ہوتا ہے وہ نیکی کے کام کرتا ہے اور جو شقیاء میں سے ہوتا ہے وہ بدبختی کے کام کرتا ہے۔

(۱۹۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَطَبَ النَّاسَ فَسَمِعَهُ يَقُولُ أَلَا وَإِنَّ أَنَا سَأَقُولُونَ مَا بَالَ الرَّجْمِ فِي كِتَابِ اللَّهِ الْجُلْدُ وَقَدْ رَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ وَلَوْلَا أَنْ يَقُولَ قَائِلُونَ أَوْ يَتَكَلَّمُ مُتَكَلِّمُونَ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ زَادَ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا لَيْسَ مِنْهُ لَأَثْبَتَهَا كَمَا نَزَلَتْ [قال شعيب: إسناده صحيح] [راجع: ۱۵۶]

(۱۹۷) حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ یاد رکھو! بعض لوگ کہتے ہیں کہ رجم کا کیا مطلب؟ قرآن کریم میں تو صرف کوڑے مارنے کا ذکر آتا ہے، حالانکہ رجم کی سزا خود نبی ﷺ نے بھی دی ہے اور ہم نے بھی دی ہے، اگر کہنے والے یہ نہ کہتے کہ عمر نے قرآن میں اضافہ کر دیا تو میں اسے قرآن میں لکھ دیتا۔

(۱۹۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ حُمَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ ابْنِ السَّمُطِ أَنَّهُ أَتَى أَرْضًا يُقَالُ لَهَا دَوْمِينُ مِنْ حِمَصَ عَلَى رَأْسِ ثَمَانِيَةِ عَشَرَ مِيلًا فَصَلَّى

رَكْعَتَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ أَتُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَذِي الْحُلَيْفَةَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ إِنَّمَا أَفْعَلُ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[صححه مسلم (۶۹۲)] [انظر: ۲۰۷]

(۱۹۸) ابن سبط کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ سرزمین ”دومین“ جو حص سے اٹھارہ میل کے فاصلے پر ہے، پر میرا آنا ہوا، وہاں حضرت جبیر بن نفیر نے دو رکعتیں پڑھیں، میں نے ان سے پوچھا کہ یہ دو رکعتیں کیسی ہیں؟ انہوں نے کہا کہ میں نے بھی ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ذوالحلیفہ میں دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھ کر یہی سوال کیا تھا، انہوں نے مجھے جواب دیا تھا کہ میں نے نبی ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۱۹۹) قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ مَالِكُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ رَحُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَخْطُبُ النَّاسَ فَقَالَ عُمَرُ آيَةُ سَاعَةٍ هَذِهِ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ انْقَلَبْتُ مِنَ السُّوقِ فَسَمِعْتُ النَّدَاءَ فَمَا زِدْتُ عَلَى أَنْ تَوَضَّأْتُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَالْوُضُوءُ أَيْضًا وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِالْغُسْلِ

[صححه البخاری (۸۷۸)، ومسلم (۸۴۵)] [انظر: ۲۰۲، ۳۱۲]

(۱۹۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، دوران خطبہ ایک صاحب آئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ یہ کون سا وقت ہے آنے کا؟ انہوں نے جواباً کہا کہ امیر المؤمنین! میں بازار سے واپس آیا تھا، میں نے تو جیسے ہی اذان سنی، وضو کرتے ہی آ گیا ہوں، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اوپر سے وضو بھی؟ جبکہ آپ جانتے ہیں کہ نبی ﷺ جمعہ کے لئے غسل کرنے کا حکم دیتے تھے۔

(۲۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ الْمَشْرِكَوْنَ لَا يُفِيضُونَ مِنْ جَمْعٍ حَتَّى تَشْرِقَ الشَّمْسُ عَلَى ثَبِيرٍ فَخَالَفَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقَاضَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ [راجع: ۸۴]

(۲۰۰) حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مشرکین مزدلفہ سے طلوع آفتاب سے پہلے واپس نہیں جاتے تھے، نبی ﷺ نے ان کا طریقہ اختیار نہیں کیا، اور مزدلفہ سے منیٰ کی طرف طلوع آفتاب سے قبل ہی روانہ ہو گئے۔

(۲۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَأُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ حَتَّى لَا أَدْعَ إِلَّا مُسْلِمًا [صححه مسلم (۱۷۶۷)] [راجع: ۲۱۵، ۲۱۹]

(۲۰۱) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں جزیرہ عرب سے یہود و نصاریٰ کو نکال کر رہوں گا، یہاں تک کہ جزیرہ عرب میں مسلمانوں کے علاوہ کوئی نہ رہے گا۔

(۲۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيْنَا هُوَ قَائِمٌ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَدَخَلَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَذَاهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَيَّةَ سَاعَةٍ هَذِهِ فَقَالَ إِنِّي شِغِلْتُ الْيَوْمَ فَلَمْ أَتَقَلِّبْ إِلَى أَهْلِي حَتَّى سَمِعْتُ النَّدَاءَ فَلَمْ أَزِدْ عَلَى أَنْ تَوَضَّأْتُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْوُضُوءُ أَيْضًا وَقَدْ عَلِمْتُمْ وَفِي مَوْضِعٍ آخَرَ وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِالْفُغْلِ [راجع: ۱۹۹]

(۲۰۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، دورانِ خطبہ ایک صاحب آئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ یہ کون سا وقت ہے آنے کا؟ انہوں نے جواباً کہا کہ آج میں بہت مصروف تھا، ابھی ابھی میں بازار سے واپس آیا تھا، میں نے تو جیسے ہی اذان سنی، وضو کرتے ہی آ گیا ہوں، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اوپر سے وضو بھی؟ جبکہ آپ جانتے ہیں کہ نبی ﷺ جمعہ کے لئے غسل کرنے کا حکم دیتے تھے۔

(۲۰۳) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ يَعْنِي ابْنَ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي سِمَاكُ الْحَنَفِيُّ أَبُو زُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرٍ أَقْبَلَ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا فَلَانٌ شَهِيدٌ فَلَانٌ شَهِيدٌ حَتَّى مَرُّوا عَلَى رَجُلٍ فَقَالُوا فَلَانٌ شَهِيدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا إِنِّي رَأَيْتُهُ فِي النَّارِ فِي بُرْدَةٍ غَلَّهَا أَوْ عَبَانَةٌ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اذْهَبْ فَنَادِ فِي النَّاسِ أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ قَالَ فَخَرَجْتُ فَنَادَيْتُ إِلَّا أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ [صححه مسلم (۱۱۴)، وابن حبان (۴۸۴۹)] [راجع: ۳۲۸]

(۲۰۳) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ خیبر کے دن نبی ﷺ کے کچھ صحابہ سامنے سے آتے ہوئے دکھائی دیئے جو یہ کہہ رہے تھے کہ فلاں بھی شہید ہے، فلاں بھی شہید ہے، یہاں تک کہ ان کا گدرا ایک آدمی پر ہوا، اس کے بارے بھی انہوں نے یہی کہا کہ یہ بھی شہید ہے، نبی ﷺ نے فرمایا ہرگز نہیں! میں نے اسے جہنم میں دیکھا ہے کیونکہ اس نے مال غنیمت میں سے ایک چادر چوری کی تھی، اس کے بعد نبی ﷺ نے فرمایا اے ابن خطاب! جا کر لوگوں میں منادی کر دو کہ جنت میں صرف مؤمنین ہی داخل ہوں گے، چنانچہ میں نکل کر یہ منادی کرنے لگا کہ جنت میں صرف مؤمنین ہی داخل ہوں گے۔

(۲۰۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الْفَرَاتِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدَّبَلِيِّ قَالَ أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ وَقَدْ وَقَعَ بِهَا مَرَضٌ فَهُمْ يَمُوتُونَ مَوْتًا ذَرِيعًا فَجَلَسْتُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَمَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَأَتَنِي عَلَى صَاحِبِهَا خَيْرٌ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَجَبْتُ ثُمَّ مَرَّ بِأُخْرَى

فَأْتَيْتُ عَلَى صَاحِبِهَا خَيْرٌ فَقَالَ وَجَبْتُ ثُمَّ مَرَّ بِالثَّالِثَةِ فَأْتَيْتُ عَلَى صَاحِبِهَا شَرٌّ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَجَبْتُ فَقُلْتُ وَمَا وَجَبْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ قُلْتُ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ قَالَ قُلْنَا أَوْ ثَلَاثَةٌ قَالَ أَوْ ثَلَاثَةٌ فَقُلْنَا أَوْ اثْنَانِ قَالَ أَوْ اثْنَانِ ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ [راجع: ۱۳۹]

(۲۰۴) ابوالاسودؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوا، وہاں پہنچا تو پتہ چلا کہ وہاں کوئی بیماری پھیلی ہوئی ہے جس سے لوگ بکثرت مر رہے ہیں، میں حضرت عمر فاروقؓ کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ وہاں سے ایک جنازہ کا گذر ہوا، لوگوں نے اس مردے کی تعریف کی، حضرت عمرؓ نے فرمایا واجب ہوگئی، پھر دوسرا جنازہ گذرا، لوگوں نے اس کی بھی تعریف کی، حضرت عمرؓ نے پھر فرمایا واجب ہوگئی، تیسرا جنازہ گذرا تو لوگوں نے اس کی برائی بیان کی، حضرت عمرؓ نے پھر فرمایا واجب ہوگئی، میں نے بالآخر پوچھ ہی لیا کہ امیر المؤمنین! کیا چیز واجب ہوگئی؟

انہوں نے فرمایا میں نے تو وہی کہا ہے جو نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ جس مسلمان کے لیے چار آدمی خیر کی گواہی دے دیں اس کے لیے جنت واجب ہوگئی، ہم نے عرض کیا اگر تین آدمی ہوں؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا تب بھی یہی حکم ہے، ہم نے دو کے متعلق پوچھا، آپ ﷺ نے فرمایا دو ہوں تب بھی یہی حکم ہے، پھر ہم نے خود ہی ایک کے متعلق سوال نہیں کیا۔

(۲۰۵) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ أَخْبَرَنِي بِكَرْبُ بْنُ عَمْرٍو أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ هُبَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَ أَبَا تَمِيمٍ الْجُشَانِيَّ يَقُولُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ أَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُونَ عَلَى اللَّهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ تَغْدُو خِمَاصًا وَتَرُوحُ بِطَانًا [صححه ابن حبان (۷۳۰)، والحاكم (۳۱۸/۴)، وقال الترمذی حسن صحیح قال الألبانی: صحیح (ابن ماجه):

(۴۱۶۴، الترمذی: ۲۳۴۴) [انظر: ۳۷۰، ۳۷۳]

(۲۰۵) حضرت عمر فاروقؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر تم اللہ پر اس طرح ہی توکل کر لیتے جیسے اس پر توکل کرنے کا حق ہے تو تمہیں اسی طرح رزق عطا کیا جاتا جیسے پرندوں کو دیا جاتا ہے جو صبح کو خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر واپس آتے ہیں۔

(۲۰۶) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ شَرِيكٍ الْهَدَلِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَيْمُونٍ الْخَضْرَمِيِّ عَنْ رَبِيعَةَ الْجُرَشِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجَالِسُوا أَهْلَ الْقُدْرِ وَلَا تَفَاتِحُوهُمْ [صححه ابن حبان (۷۹)،

والحاكم (۵۸/۱) قال الألبانی: ضعيف (أبي داود: ۴۷۱۰ و ۴۷۲۰)]

وَقَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَرَّةً سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۰۶) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مکرین تقدیر کے ساتھ مت بیٹھا کرو، اور گفتگو شروع کرنے میں ان سے پہل نہ کیا کرو۔

(۲۰۷) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ أَبِي عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ حَبِيبَ بْنَ عُمَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنِ ابْنِ السَّمُطِ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ عُمَرَ إِلَى ذِي الْحُلَيْفَةِ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ فَسَأَلَتْهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا أَصْنَعُ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۱۹۸]

(۲۰۷) ابن سمط کہتے ہیں کہ وہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ ذوالحلیفہ کی طرف روانہ ہوئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہاں دو رکعتیں پڑھیں، میں نے ان سے اس کے متعلق سوال کیا، انہوں نے جواب دیا کہ میں نے نبی ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۲۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو نُوحٍ قُرَادُ بْنُ أَنبَاءَ عِكْرِمَةَ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ الْحَنِفِيٍّ أَبُو زُمَيْلٍ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ قَالَ نَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَصْحَابِهِ وَهُمْ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَنِيفٍ وَنَظَرَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ فَإِذَا هُمْ أَلْفٌ وَزِيَادَةٌ فَاسْتَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ وَعَلَيْهِ رِدَاؤُهُ وَإِزَارُهُ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ آتِنَا مَا وَعَدْتَنِي اللَّهُمَّ أَنْجِرْ مَا وَعَدْتَنِي اللَّهُمَّ إِنَّكَ إِنْ تَهْلِكَ هَذِهِ الْعَصَابَةُ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَلَا تُعْبَدُ فِي الْأَرْضِ أَبَدًا قَالَ فَمَا زَالَ يُسْتَفِيتُ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَدْعُوهُ حَتَّى سَقَطَ رِدَاؤُهُ فَأَتَاهُ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَخَذَ رِدَائَهُ فَرَدَّاهُ ثُمَّ التَزَمَهُ مِنْ وَرَائِهِ ثُمَّ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ كَفَاكَ مُنَاشِدَتُكَ رَبِّكَ فَإِنَّهُ سَيُنْجِزُ لَكَ مَا وَعَدَكَ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِالْفَلَقِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ وَالتَّقْوَا فَهَزَمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمُشْرِكِينَ فَقُتِلَ مِنْهُمْ سَبْعُونَ رَجُلًا وَأُسِرَ مِنْهُمْ سَبْعُونَ رَجُلًا فَاسْتَشَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ وَعَلِيًّا وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ هَؤُلَاءِ بَنُو الْعَمِّ وَالْعَشِيرَةِ وَالْإِخْوَانُ فَإِنِّي أَرَى أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُمْ الْفِدْيَةَ فَيَكُونُ مَا أَخَذْنَا مِنْهُمْ قُوَّةً لَنَا عَلَى الْكُفَّارِ وَعَسَى اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُمْ فَيَكُونُوا لَنَا عَضُدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَى يَا ابْنَ الْخَطَّابِ قَالَ قُلْتُ وَاللَّهِ مَا أَرَى مَا رَأَى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَلَكِنِّي أَرَى أَنْ تُمَكِّنَنِي مِنْ فُلَانٍ قَرِيبًا لِعُمَرَ فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ وَتُمْكِّنَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ عَقِيلٍ فَيَضْرِبَ عُنُقَهُ وَتُمْكِّنَ حَمْزَةَ مِنْ فُلَانٍ أَخِيهِ فَيَضْرِبَ عُنُقَهُ حَتَّى يَعْلَمَ اللَّهُ أَنَّهُ لَيْسَتْ فِي قُلُوبِنَا هَوَادَةٌ لِلْمُشْرِكِينَ هَؤُلَاءِ صَنَادِيدُهُمْ وَأَنْمَتُهُمْ وَقَادَتُهُمْ فَهَوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَلَمْ يَهُوَ مَا قُلْتُ فَأَخَذَ مِنْهُمْ الْفِدَاءَ فَلَمَّا أَنْ كَانَ مِنَ الْغَدِ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَدَوْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ قَاعِدٌ وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَإِذَا هُمَا يَبْكِيَانِ فَقُلْتُ يَا

رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي مَاذَا يُبْكِيكَ أَنْتَ وَصَاحِبُكَ فَإِنْ وَجَدْتُ بُكَاءَ بَكَيْتُ وَإِنْ لَمْ أَجِدْ بُكَاءَ تَبَاكَيْتُ لِبُكَائِكُمَا قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي عَرَضَ عَلَيَّ أَصْحَابُكَ مِنَ الْفِدَاءِ لَقَدْ عُرِضَ عَلَيَّ عَذَابُكُمْ أَذْنَى مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ لِشَجَرَةٍ قَرِيبَةٍ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا كَانَ لِنَبِيِّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُثَخِّنَ فِي الْأَرْضِ إِلَى قَوْلِهِ لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللَّهِ سَقَى لِمَسْكُكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ مِنَ الْفِدَاءِ ثُمَّ أُحِلَّ لَهُمُ الْغَنَائِمُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ عَوْفُوا بِمَا صَنَعُوا يَوْمَ بَدْرٍ مِنْ أَخْذِهِمُ الْفِدَاءَ فَقَتِلَ مِنْهُمْ سَبْعُونَ وَقَرَّ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُسِرَتْ رِبَاعِيَّتُهُ وَهَشِمَتْ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ وَسَالَ الدَّمُ عَلَى وَجْهِهِ وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى أَوْلَكُمَا أَصَابَتُكُمْ مُصِيبَةٌ قَدْ أَصَبْتُمْ مِثْلَهَا الْآيَةَ بِأَخْذِكُمْ

الْفِدَاءُ | صححه مسلم (۱۷۶۳)، وابن حبان (۴۷۹۳) | [انظر: ۱۲۲۱]

(۲۰۸) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ بدر کے دن نبی ﷺ نے اپنے صحابہ کا جائزہ لیا تو وہ تین سو سے کچھ اوپر تھے، اور مشرکین کا جائزہ لیا تو وہ ایک ہزار سے زیادہ معلوم ہوئے، یہ دیکھ کر نبی ﷺ نے قبلہ رخ ہو کر دعاء کے لئے اپنے ہاتھ پھیلا دیئے، نبی ﷺ نے اس وقت چادر اوڑھ رکھی تھی، دعاء کرتے ہوئے نبی ﷺ نے فرمایا الہی! تیرا وعدہ کہاں گیا؟ الہی! اپنا وعدہ پورا فرما، الہی! اگر آج یہ مٹھی بھر مسلمان ختم ہو گئے تو زمین میں پھر کبھی بھی آپ کی عبادت نہیں کی جائے گی۔

اس طرح آپ ﷺ مستقل اپنے رب سے فریاد کرتے رہے، یہاں تک کہ آپ کی رداء مبارک گر گئی، یہ دیکھ کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے، نبی ﷺ کی چادر کو اٹھا کر نبی ﷺ پر ڈال دیا اور پیچھے سے نبی ﷺ کو چمٹ گئے اور کہنے لگے اے اللہ کے نبی! آپ نے اپنے رب سے بہت دعاء کر لی، وہ اپنا وعدہ ضرور پورا کرے گا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی کہ اس وقت کو یاد کرو جب تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے اور اس نے تماری فریاد کو قبول کر لیا تھا کہ میں تمہاری مدد ایک ہزار فرشتوں سے کروں گا جو لگاتار آئیں گے۔

جب غزوہ بدر کا معرکہ پھا ہوا اور دونوں لشکر ایک دوسرے سے ملے تو اللہ کے فضل سے مشرکین کو ہزیمت کا سامنا کرنا پڑا، چنانچہ ان میں سے ستر قتل ہو گئے اور ستر ہی گرفتار کر کے قید کر لیے گئے، ان قیدیوں کے متعلق نبی ﷺ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مشورہ کیا، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا اے اللہ کے نبی! یہ لوگ ہمارے ہی بھائی بند اور رشتہ دار ہیں، میری رائے تو یہ ہے کہ آپ ان سے فدیہ لے لیں، وہ مال کافروں کے خلاف ہماری طاقت میں اضافہ کرے گا اور عین ممکن ہے کہ اللہ انہیں بھی ہدایت دے دے تو یہ بھی ہمارے دست و بازو بن جائیں گے۔

نبی ﷺ نے پوچھا ابن خطاب! تمہاری کیا رائے ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میری رائے وہ نہیں ہے جو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ہے، میری رائے یہ ہے کہ آپ فلاں آدمی کو جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قریبی رشتہ دار تھا، میرے حوالے کر دیں اور میں اپنے ہاتھ سے اس کی گردن اڑا دوں، آپ عقیل کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دیں اور وہ ان کی گردن اڑا دیں، حمزہ کو

فلاں پر غلبہ عطاء فرمائیں اور وہ اپنے ہاتھ سے اسے قتل کریں، تاکہ اللہ جان لے کہ ہمارے دلوں میں مشرکین کے لیے کوئی نرمی کا پہلو نہیں ہے، یہ لوگ مشرکین کے سردار، ان کے قائد اور ان کے سرغنہ ہیں، جب یہ قتل ہو جائیں گے تو کفر و شرک اپنی موت آپ مر جائے گا۔

نبی ﷺ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی رائے کو ترجیح دی اور میری رائے کو چھوڑ دیا، اور ان سے فدیہ لے لیا، اگلے دن میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ نبی ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے رو رہے ہیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! خیر تو ہے آپ اور آپ کے دوست (حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ) رو رہے ہیں؟ مجھے بھی بتائیے تاکہ اگر میری آنکھوں میں بھی آنسو آجائیں تو آپ کا ساتھ دوں، ورنہ کم از کم رونے کی کوشش ہی کر لوں۔

نبی ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے ساتھیوں نے مجھے فدیہ کا جو مشورہ دیا تھا اس کی وجہ سے تم سب پر آنے والا عذاب مجھے اتنا قریب دکھائی دیا جتنا یہ درخت نظر آ رہا ہے، اور اللہ نے یہ آیت نازل کی ہے کہ پیغمبر اسلام کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ اگر ان کے پاس قیدی آئیں آخر آیت تک، بعد میں ان کے لئے مالی غنیمت کو حلال قرار دے دیا گیا۔

آئندہ سال جب غزوہ احد ہوا تو غزوہ بدر میں فدیہ لینے کے عوض مسلمانوں کے ستر آدمی شہید ہو گئے، اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو چھوڑ کر منتشر ہو گئے، نبی ﷺ کے دندان مبارک شہید ہو گئے، خود کی کڑی نبی ﷺ کے سر مبارک میں گھس گئی، نبی ﷺ کا روئے انور خون سے بھر گیا اور یہ آیت قرآنی نازل ہوئی کہ جب تم پر وہ مصیبت نازل ہوئی جو اس سے قبل تم مشرکین کو خود بھی پہنچا چکے تھے تو تم کہنے لگے کہ یہ کیسے ہو گیا؟ آپ فرما دیجئے کہ یہ تمہاری طرف سے ہی ہے، بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے، مطلب یہ ہے کہ یہ شکست فدیہ لینے کی وجہ سے ہوئی۔

(۲۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو نُوحٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ قَالَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ شَيْءٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ قَالَ فَقُلْتُ لِنَفْسِي ثَكَلْتُكَ أَمْ لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ نَزَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْكَ قَالَ فَرَكِبْتُ رَاحِلَتِي فَتَقَدَّمْتُ مَخَافَةَ أَنْ يَكُونَ نَزَلَ فِيَّ شَيْءٌ قَالَ فَإِذَا أَنَا بِمُنَادٍ يَنَادِي يَا عُمَرُ أَيْنَ عُمَرُ قَالَ فَرَجَعْتُ وَأَنَا أَطْنُ أَنَّهُ نَزَلَ فِيَّ شَيْءٌ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَتْ عَلَيَّ الْبُكَارَةُ سُورَةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا لِيُغْفَرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ

[صححه البخاری (۴۱۷۷)، وابن حبان (۶۴۰۹)]

(۲۰۹) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم ایک سفر میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھے، میں نے نبی ﷺ سے کسی چیز کے متعلق تین مرتبہ سوال کیا، لیکن نبی ﷺ نے ایک مرتبہ بھی جواب نہ دیا، میں نے اپنے دل میں کہا ابن خطاب! تیری ماں تجھے روئے، تو نے نبی ﷺ سے تین مرتبہ ایک چیز کے متعلق دریافت کیا لیکن انہوں نے تجھے کوئی جواب نہ دیا، یہ سوچ کر میں اپنی سواری پر سوار

ہو کر وہاں سے نکل آیا کہ کہیں میرے بارے قرآن کی کوئی آیت نازل نہ ہو جائے۔

تھوڑی دیر کے بعد ایک منادی میرا نام لے کر پکارتا ہوا آیا کہ عمر کہاں ہے؟ میں یہ سوچتا ہوا واپس لوٹ آیا کہ شاید میرے بارے قرآن کی کوئی آیت نازل ہوئی ہے، وہاں پہنچا تو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا آج رات مجھ پر ایک ایسی سورت نازل ہوئی ہے جو میرے نزدیک دنیا و مافیہا سے زیادہ پسندیدہ ہے، پھر نبی ﷺ نے سورۃ الفتح کی پہلی آیت تلاوت فرمائی۔

(۲۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا الْمُسْعُودِيُّ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ ابْنِ الْحَوْتِكِيِّ قَالَ أُنْبِيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِطَعَامٍ فَدَعَا إِلَيْهِ رَجُلًا فَقَالَ إِنِّي صَائِمٌ ثُمَّ قَالَ وَأَيُّ الصَّيَامِ تَصُومُ لَوْلَا كَرَاهِيَةُ أَنْ أَرِيدَ أَوْ أَنْقُصَ لِحَدَّثْتُكُمْ بِحَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ جَاءَهُ الْأَعْرَابِيُّ بِالْأَرْنَبِ وَلَكِنْ أُرْسِلُوا إِلَى عَمَارٍ فَلَمَّا جَاءَ عَمَارٌ قَالَ أَشَاهِدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حَاتِّهِ الْأَعْرَابِيُّ بِالْأَرْنَبِ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ بِهَا دَمًا فَقَالَ كُلُوهَا قَالَ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ وَأَيُّ الصَّيَامِ تَصُومُ قَالَ أَوَّلَ الشَّهْرِ وَآخِرَهُ قَالَ إِنْ كُنْتَ صَائِمًا فَصُمِ الثَّلَاثَ عَشْرَةَ وَالْأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَالْخَمْسَ عَشْرَةَ [قال شعيب:

حسن بشواهدہ وهذا إسناد ضعيف]

(۲۱۰) ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا، انہوں نے ایک آدمی کو شرکت کی دعوت دی، اس نے کہا کہ میں روزے سے ہوں، فرمایا تم کون سے روزے رکھ رہے ہو؟ اگر کمی بیشی کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں تمہارے سامنے نبی ﷺ کی وہ حدیث بیان کرتا جب ایک دیہاتی نبی ﷺ کی خدمت میں ایک خرگوش لے کر حاضر ہوا، تم ایسا کرو کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو بلا کر لاؤ۔

جب حضرت عمار رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ اس دن نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے جب ایک دیہاتی ایک خرگوش لے کر آیا تھا؟ فرمایا جی ہاں! میں نے اس پر خون لگا ہوا دیکھا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا اسے کھاؤ، وہ کہنے لگا کہ میرا روزہ ہے، نبی ﷺ نے فرمایا کیسا روزہ؟ اس نے کہا کہ میں ہر ماہ کی ابتداء اور اختتام پر روزہ رکھتا ہوں، فرمایا اگر تم روزہ رکھنا ہی چاہتے ہو تو نفلی روزے کے لئے مہینے کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کا انتخاب کیا کرو۔

(۲۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ حَدَّثَنَا مَجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا عَامِرٌ عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ الْأَجْدَعِ قَالَ لَقِيتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ لِي مَنْ أَنْتَ فَقُلْتُ مَسْرُوقُ بْنُ الْأَجْدَعِ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْأَجْدَعُ شَيْطَانٌ وَلِكِنَّكَ مَسْرُوقُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ عَامِرٌ فَرَأَيْتُهُ فِي الدِّيَّانِ مَكْتُوبًا مَسْرُوقُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقُلْتُ مَا هَذَا فَقَالَ هَكَذَا سَمَّانِي عُمَرُ [قال

الألبانی: ضعيف (أبو داود: ۴۹۵۷، ابن ماجه: ۳۷۳۱)]

(۲۱۱) مسروق بن اجدع کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میری ملاقات حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو انہوں نے پوچھا کہ تم

کون ہو؟ میں نے عرض کیا کہ میں مسروق بن اجدع ہوں، فرمایا میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اجدع شیطان کا نام ہے، اس لئے تمہارا نام مسروق بن عبد الرحمن ہے، عامر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے ان کے رجسٹر میں ان کا نام مسروق بن عبد الرحمن لکھا ہوا دیکھا تو ان سے پوچھا یہ کیا ہے؟ اس پر انہوں نے بتایا ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے میرا یہ نام رکھا تھا۔

(۲۱۲) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَرَّرِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْعَزْلِ عَنِ الْحُرَّةِ إِلَّا

يَاذُنَهَا [قال الألباني: ضعيف (ابن ماجه: ۱۹۲۸)]

(۲۱۲) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں آزاد عورت سے اس کی اجازت کے بغیر عزل کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ لَيْنٌ عِشْتُ إِلَى هَذَا الْعَامِ الْمُقْبِلِ لَا يَفْتَحُ لِلنَّاسِ قَرْيَةً إِلَّا قَسَمْتُهَا بَيْنَهُمْ كَمَا قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ [صححه النجاشي (۴۲۳۵)] [انظر: ۲۸۴]

(۲۱۳) اسلم "جو کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام تھے" کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو جو بستی اور شہر بھی مفتوح ہوگا، میں اسے فاتحین کے درمیان تقسیم کر دیا کروں گا جیسا کہ نبی ﷺ نے خیبر کو تقسیم فرما دیا تھا۔

(۲۱۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سَمَاءَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَخَلَفْتُ لَا وَابِي فَهَتَفَ بِي رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي فَقَالَ لَا تَخْلِفُوا يَا أَبَا بَكْرٍ فَإِذَا هُوَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۱۱۶]

(۲۱۴) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے ساتھ کسی غزوے میں تھا، ایک موقع پر میں نے قسم کھاتے ہوئے کہا "لا وابی" تو پیچھے سے ایک آدمی نے مجھ سے کہا کہ اپنے آباؤ اجداد کے نام کی قسمیں مت کھایا کرو، میں نے دیکھا تو وہ نبی ﷺ تھے۔

(۲۱۵) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَيْنٌ عِشْتُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لِأَخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ [راجع: ۲۰۱]

(۲۱۵) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا اگر میں زندہ رہا تو انشاء اللہ جزیرہ عرب سے یہود و نصاریٰ کو نکال کر رہوں گا۔

(۲۱۶) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ [راجع: ۱۲۸]

(۲۱۶) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ نے موزوں پر مسح فرمایا۔

(۲۱۷) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا سَلَامٌ يَعْنِي أَبَا الْأَخْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَيَّارِ بْنِ الْمَعْرُورِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَى هَذَا الْمَسْجِدَ وَنَحْنُ مَعَهُ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ فَإِذَا اشْتَدَّ الزَّحَامُ فَلْيُسْجُدِ الرَّجُلُ مِنْكُمْ عَلَى ظَهْرِ أَخِيهِ وَرَأَى قَوْمًا يَصَلُّونَ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ صَلُّوا فِي الْمَسْجِدِ [قال شعيب: حديث صحيح]

(۲۱۷) سیار بن معرور کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دورانِ خطبہ یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ اس مسجد کی تعمیر نبی ﷺ نے مہاجرین و انصار کے ساتھ مل کر فرمائی ہے، اگر رش زیادہ ہو جائے تو (مسجد کی کمی کو مورد التزام ٹھہرانے کی بجائے) اپنے بھائی کی پشت پر سجدہ کر لیا کرو، اسی طرح ایک مرتبہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو راستے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ مسجد میں نماز پڑھا کرو۔

(۲۱۸) قَالَ قَرَأْتُ عَلَى يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زُهَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرَّبٍ أَنَّهُ حَجَّ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَاتَاهُ أَشْرَافُ أَهْلِ الشَّامِ فَقَالُوا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّا أَصَبْنَا مِنْ أَمْوَالِنَا رَقِيقًا وَذَوَابَّ فَخُذْ مِنْ أَمْوَالِنَا صَدَقَةً تُطَهِّرُنَا بِهَا وَتَكُونُ لَنَا زَكَاةً فَقَالَ هَذَا شَيْءٌ لَمْ يَفْعَلْهُ اللَّذَانِ كَانَا مِنْ قَبْلِي وَلَكِنْ أَنْتَظِرُوا حَتَّى أَسْأَلَ الْمُسْلِمِينَ [راجع: ۸۲]

(۲۱۸) حارثہ بن مضرب کہتے ہیں کہ انہیں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کا شرف حاصل ہوا، شام کے کچھ معززین ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے امیر المؤمنین! ہمیں کچھ غلام اور جانور ملے ہیں، آپ ہمارے مال سے زکوٰۃ وصول کر لیجئے تاکہ ہمارا مال پاک ہو جائے، اور وہ ہمارے لیے پاکیزگی کا سبب بن جائے، فرمایا یہ کام تو مجھ سے پہلے میرے دو پیشرو حضرات نے نہیں کیا، میں کیسے کر سکتا ہوں، البتہ ٹھہرو! میں مسلمانوں سے مشورہ کر لیتا ہوں۔

(۲۱۹) حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَمُؤَمِّلٌ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ عِشْتُ لَأُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ حَتَّى لَا أَتْرُكَ فِيهَا إِلَّا مُسْلِمًا [راجع: ۲۰۶]

(۲۱۹) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر میں زندہ رہا تو جزیرہ عرب سے یہود و نصاریٰ کو نکال کر رہوں گا، یہاں تک کہ جزیرہ عرب میں مسلمان کے علاوہ کوئی نہ رہے گا۔

(۲۲۰) حَدَّثَنَا عَنَابُ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ وَعَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَقَدْ بَلَغَ بِهِ أَبِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ فَاتَهُ شَيْءٌ مِنْ وَرْدِهِ أَوْ قَالَ مِنْ جُزْئِهِ مِنَ اللَّيْلِ

فَقَرَأَهُ مَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ إِلَى الظُّهْرِ فَكَانَ قَرَأَهُ مِنْ لَيْلَتِهِ [صححة مسلم (۷۴۷)، وابن حبان (۲۶۴۳)]

[انظر: ۳۷۷]

(۲۲۰) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص سے اس کارات والی دعاؤں کا معمول کسی وجہ سے چھوٹ جائے اور وہ اسے اگلے دن فجر اور ظہر کے درمیان کسی بھی وقت پڑھ لے تو گویا اس نے اپنا معمول رات ہی کو پورا کیا۔

(۲۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو نُوحٍ قُرَآءُ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ الْحَنِفِيٍّ أَبُو زُمَيْلٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ نَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَصْحَابِهِ وَهُمْ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَنِيفٍ وَنَظَرَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ فَإِذَا هُمْ أَلْفٌ وَزِيَادَةٌ فَاسْتَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ مَدَّ يَدَهُ وَعَلَيْهِ رِدَاؤُهُ وَإِزَارُهُ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ آيِنَ مَا وَعَدْتَنِي اللَّهُمَّ أَنْجِرْ مَا وَعَدْتَنِي اللَّهُمَّ إِنَّ تَهْلُكَ هَذِهِ الْعِصَابَةِ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَلَا تُعْذِرُ فِي الْأَرْضِ أَبَدًا قَالَ فَمَا زَالَ يَسْتَعِيْثُ رَبَّهُ وَيَدْعُوهُ حَتَّى سَقَطَ رِدَاؤُهُ فَأَتَاهُ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ رِدَاؤَهُ فَرَدَّاهُ ثُمَّ التَزَمَهُ مِنْ وَرَائِهِ ثُمَّ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ كَفَاكَ مُنَاشِدَتُكَ رَبِّكَ فَإِنَّهُ سَيَنْجِرُ لَكَ مَا وَعَدَكَ وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابْ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِالْفِئَةِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ مَيْدٍ وَالتَّقْوَا فَهَزَمَ اللَّهُ الْمُشْرِكِينَ فَقَتَلَ مِنْهُمْ سَبْعُونَ رَجُلًا وَأَسْرَ مِنْهُمْ سَبْعُونَ رَجُلًا فَاسْتَشَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ وَعَلِيًّا وَعُمَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا نَبِيَّ اللَّهِ هَؤُلَاءِ بَنُو الْعَمِّ وَالْعَشِيرَةِ وَالْإِخْوَانُ فَأَنَا أَرَى أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُمْ الْفِدَاءَ فَيَكُونُوا مَا أَخَذْنَا مِنْهُمْ قُوَّةً لَنَا عَلَى الْكُفَّارِ وَعَسَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَهْدِيَهُمْ فَيَكُونُوا لَنَا عِضْدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَى يَا ابْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ قُلْتُ وَاللَّهِ مَا أَرَى مَا رَأَى أَبُو بَكْرٍ وَلَكِنِّي أَرَى أَنْ تُمْكِنَنِي مِنْ فُلَانٍ قَرِيبٍ لِعُمَرَ فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ وَتُمْكِنَ عَلِيًّا مِنْ عَقِيلٍ فَيَضْرِبَ عُنُقَهُ وَتُمْكِنَ حَمْزَةَ مِنْ فُلَانٍ أَخِيهِ فَيَضْرِبَ عُنُقَهُ حَتَّى يَعْلَمَ اللَّهُ أَنَّهُ لَيْسَ فِي قُلُوبِنَا هَوَادَةٌ لِلْمُشْرِكِينَ هَؤُلَاءِ صَنَادِيدُهُمْ وَأَيْمَتُهُمْ وَقَادَتُهُمْ فَهَوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَلَمْ يَهُوَ مَا قُلْتُ فَأَخَذَ مِنْهُمْ الْفِدَاءَ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ غَدَوْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ قَاعِدٌ وَأَبُو بَكْرٍ وَإِذَا هُمَا يَبْكِيَانِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي مَاذَا يَبْكِيَا أَنْتَ وَصَاحِبُكَ فَإِنْ وَحَدْتُ بَغَاءً بَكَيْتُ وَإِنْ لَمْ أَجِدْ بَغَاءً تَبَاكَيْتُ لِبُكَائِكُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي عَرَضَ عَلَيَّ أَصْحَابُكَ مِنَ الْفِدَاءِ وَلَقَدْ عَرَضَ عَلَيَّ عَذَابُكُمْ أَدْنَى مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ لِشَجَرَةٍ قَرِيبَةٍ وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى مَا كَانَ لِنَبِيِّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُشْرَخَ فِي الْأَرْضِ إِلَى قَوْلِهِ لِمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ مِنَ الْفِدَاءِ ثُمَّ أُحِلَّ لَهُمْ الْغَنَائِمُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمٌ أُحِدَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ عَوَّقُوا بِمَا صَنَعُوا يَوْمَ بَدْرٍ مِنْ أَخْذِهِمُ الْفِدَاءَ فَقَتَلَ مِنْهُمْ

سَبْعُونَ وَفَرَّ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُسِرَتْ رِبَاعِيَّتُهُ وَهَشِمَتْ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ وَسَالَ الدَّمُ عَلَى وَجْهِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ أَوْلَمَّا أَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةٌ قَدْ أَصَبْتُمْ مِثْلَهَا إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ بِأُخْذِكُمُ الْفِدَاءَ [راجع: ۲۰۸]

(۲۲۱) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ بدر کے دن نبی ﷺ نے اپنے صحابہ کا جائزہ لیا تو وہ تین سو سے کچھ اوپر تھے، اور مشرکین کا جائزہ لیا تو وہ ایک ہزار سے بھی زیادہ معلوم ہوئے، یہ دیکھ کر نبی ﷺ نے قبلہ رخ ہو کر دعاء کے لئے اپنے ہاتھ پھیلا دیئے، نبی ﷺ نے اس وقت چادر اوڑھ رکھی تھی، دعاء کرتے ہوئے نبی ﷺ نے فرمایا الہی! تیرا وعدہ کہاں گیا؟ الہی! اپنا وعدہ پورا فرما، الہی! اگر آج یہ مٹھی بھر مسلمان ختم ہو گئے تو زمین میں پھر کبھی بھی آپ کی عبادت نہیں کی جائے گی۔

آپ ﷺ مستقل اسی طرح اپنے رب سے فریاد کرتے رہے، یہاں تک کہ آپ ﷺ کی رداء مبارک گر گئی، یہ دیکھ کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے، نبی ﷺ کی چادر کو اٹھا کر نبی ﷺ پر ڈال دیا اور پیچھے سے نبی ﷺ کو چمٹ گئے اور کہنے لگے اے اللہ کے نبی! آپ نے اپنے رب سے بہت دعاء کر لی، وہ اپنا وعدہ ضرور پورا کرے گا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی کہ اس وقت کو یاد کرو جب تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے اور اس نے تماری فریاد کو قبول کر لیا تھا کہ میں تمہاری مدد ایک ہزار فرشتوں سے کروں گا جو لگاتار آئیں گے۔

جب غزوہ بدر کا معرکہ بپا ہوا اور دونوں لشکر ایک دوسرے سے ملے تو اللہ کے فضل سے مشرکین کو ہزیمت کا سامنا کرنا پڑا، چنانچہ ان میں سے ستر قتل ہو گئے اور ستر ہی گرفتار کر کے قید کر لیے گئے، ان قیدیوں کے متعلق نبی ﷺ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مشورہ کیا، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا اے اللہ کے نبی! یہ لوگ ہمارے ہی بھائی بند اور رشتہ دار ہیں، میری رائے تو یہ ہے کہ آپ ان سے فدیہ لے لیں، وہ کافروں کے خلاف ہماری طاقت میں اضافہ کرے گا اور عین ممکن ہے کہ اللہ انہیں بھی ہدایت دے دے تو یہ بھی ہمارے دست و بازو بن جائیں گے۔

نبی ﷺ نے پوچھا ابن خطاب! تمہاری کیا رائے ہے؟ میں نے عرض کیا کہ بخدا! میری رائے وہ نہیں ہے جو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ہے، میری رائے یہ ہے کہ آپ فلاں آدمی کو جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قریبی رشتہ دار تھا، میرے حوالے کر دیں اور میں اپنے ہاتھ سے اس کی گردن اڑا دوں، آپ عقیل کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دیں اور وہ ان کی گردن اڑا دیں، حمزہ کو فلاں پر غلبہ عطاء فرمائیں اور وہ اپنے ہاتھ سے اسے قتل کریں، تاکہ اللہ جان لے کہ ہمارے دلوں میں مشرکین کے لیے کوئی نرمی کا پہلو نہیں ہے، یہ لوگ مشرکین کے سردار، ان کے قائد اور ان کے سرغنہ ہیں، جب یہ قتل ہو جائیں گے تو کفر و شرک اپنی موت آپ مر جائے گا۔

نبی ﷺ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی رائے کو ترجیح دی اور میری رائے کو چھوڑ دیا، اور ان سے فدیہ لے لیا، اگلے دن میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ نبی ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے رو رہے ہیں، میں نے عرض کیا یا

رسول اللہ! خیر تو ہے آپ اور آپ کے دوست (حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ) رو رہے ہیں؟ مجھے بھی بتائیے تاکہ اگر میری آنکھوں میں بھی آنسو آجائیں تو آپ کا ساتھ دوں، ورنہ کم از کم رونے کی کوشش ہی کر لوں۔

نبی ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے ساتھیوں نے مجھے فدیہ کا جو مشورہ دیا تھا اس کی وجہ سے تم سب پر آنے والا عذاب مجھے اتنا قریب دکھائی دیا جتنا یہ درخت نظر آ رہا ہے، اور اللہ نے یہ آیت نازل کی ہے کہ پیغمبر اسلام کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ اگر ان کے پاس قیدی آئیں۔ آخر آیت تک، بعد میں ان کے لئے مال غنیمت کو حلال قرار دے دیا گیا۔

آئندہ سال جب غزوہ احد ہوا تو غزوہ بدر میں فدیہ لینے کے عوض مسلمانوں کے ستر آدمی شہید ہو گئے، اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو چھوڑ کر منتشر ہو گئے، نبی ﷺ کے دندان مبارک شہید ہو گئے، خود کی کڑی نبی ﷺ کے سر مبارک میں گھس گئی، نبی ﷺ کا روئے نور خون سے بھر گیا اور یہ آیت قرآنی نازل ہوئی کہ جب تم پر وہ مصیبت نازل ہوئی جو اس سے قبل تم مشرکین کو خود بھی پہنچا چکے تھے تو تم کہنے لگے کہ یہ کیسے ہو گیا؟ آپ فرمادیتے کہ یہ تمہاری طرف سے ہی ہے، بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے، مطلب یہ ہے کہ یہ شکست فدیہ لینے کی وجہ سے ہوئی۔

(۲۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمْ أَزَلْ حَرِيصًا عَلَى أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْمَرَاتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ تَوْبًا إِلَيَّ اللَّهُ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا حَتَّى حَجَّ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَحَاجَّجْتُ مَعَهُ فَلَمَّا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ عَدَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَدَلْتُ مَعَهُ بِالْإِدَاوَةِ فَتَبَرَّرْتُ ثُمَّ أَتَانِي فَسَكَبْتُ عَلَى يَدَيْهِ فَتَوَضَّأَ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنْ الْمَرَاتَانِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ تَوْبًا إِلَيَّ اللَّهُ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَاعْجَبًا لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ كَرِهَ وَاللَّهِ مَا سَأَلَهُ عَنْهُ وَلَمْ يَكْتُمْهُ عَنْهُ قَالَ هِيَ حَفْصَةُ وَعَائِشَةُ قَالَ ثُمَّ أَخَذَ يَسُوقُ الْحَدِيثَ قَالَ كُنَّا مَعِشَرَ قُرَيْشٍ قَوْمًا نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِسَائِهِمْ قَالَ وَكَانَ مُنْزِلِي فِي بَيْتِ أُمِّمَةَ بْنِ زَيْدٍ بِالْعَوَالِي قَالَ فَتَغَضَّبْتُ يَوْمًا عَلَى أَمْرَاتِي فَإِذَا هِيَ تَرَا جِعْنِي فَأَنْكَرْتُ أَنْ تَرَا جِعْنِي فَقَالَتْ مَا تُنْكِرُ أَنْ أُرَا جِعَكَ فَوَاللَّهِ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَرَا جِعْنَهُ وَتَهْجُرُهُ إِحْدَاهُنَّ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ قَالَ فَأَنْطَلَقْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ أُرَا جِعِينَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ وَتَهْجُرُهُ إِحْدَاكُنَّ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ قَدْ خَابَ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ مِنْكُمْ وَخَسِرَ أَفْئَامُنْ إِحْدَاكُنَّ أَنْ يَغْضَبَ اللَّهُ عَلَيْهَا لِيُغْضِبَ رَسُولَهُ فَإِذَا هِيَ قَدْ هَلَكْتُ لَا تَرَا جِعِي رَسُولَ اللَّهِ وَلَا تَسْأَلِيهِ شَيْئًا وَسَلِينِي مَا بَدَا لَكَ وَلَا يَغُرَّتْكَ إِنْ كَانَتْ جَارَتُكَ هِيَ أَوْسَمَ وَأَحَبَّ إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ مِنْكَ يُرِيدُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ وَكَانَ لِي جَارٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَكُنَّا

تَتَنَاقَبُ النَّزُولَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْزِلُ يَوْمًا وَأَنْزِلُ يَوْمًا فَيَأْتِينِي بِخَبَرِ الْوَحْيِ وَغَيْرِهِ
وَأَتِيهِ بِمِثْلِ ذَلِكَ قَالَ وَكُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ غَسَّانَ تَبْعِلُ الْخَيْلَ لِنَغْزُونَا فَنَزَلَ صَاحِبِي يَوْمًا ثُمَّ أَتَانِي عِشَاءً
فَضْرَبَ بَابِي ثُمَّ نَادَانِي فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ حَدَّثَ أَمْرٌ عَظِيمٌ قُلْتُ وَمَاذَا أَجَانَتْ غَسَّانُ قَالَ لَا بَلْ أَعْظَمُ
مِنْ ذَلِكَ وَأَطْوَلُ طَلَّقَ الرَّسُولُ نِسَاءَهُ فَقُلْتُ قَدْ خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ قَدْ كُنْتُ أَظُنُّ هَذَا كَاتِبًا حَتَّى إِذَا
صَلَّيْتُ الصُّبْحَ شَدَدْتُ عَلَى نِيَابِي ثُمَّ نَزَلْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ وَهِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ أَطَلَقُكَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَا أَدْرِي هُوَ هَذَا مُعْتَزِلٌ فِي هَذِهِ الْمَشْرَبَةِ فَأَتَيْتُ غُلَامًا لَهُ أَسْوَدَ فَقُلْتُ
اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ الْغُلَامُ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمْتُ فَأَنْطَلَقْتُ حَتَّى أَتَيْتُ الْمِنْبَرَ فَإِذَا
عِنْدَهُ رَهْطٌ جُلُوسٌ يَبْكِي نَعْصُهُمْ فَجَلَسْتُ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَحَدُ فَأَتَيْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ
فَدَخَلَ الْغُلَامُ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيَّ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمْتُ فَخَرَجْتُ فَجَلَسْتُ إِلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَحَدُ
فَأَتَيْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمْتُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَإِذَا
الْغُلَامُ يَدْعُونِي فَقَالَ ادْخُلْ فَقَدْ أَذِنَ لَكَ فَدَخَلْتُ فَسَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ
مُتَّكِئٌ عَلَى رَمْلٍ حَصِيرٍ ح وَحَدَّثَنَاهُ يَعْقُوبُ فِي حَدِيثٍ صَالِحٍ قَالَ رُمَالٍ حَصِيرٍ قَدْ أَثَرُ فِي جَنْبِهِ فَقُلْتُ
أَطَلَقْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ نِسَاءَكَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيَّ وَقَالَ لَا فَقُلْتُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَوْ رَأَيْتَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكُنَّا مَعْشَرَ
فُرَيْشٍ قَوْمًا نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَحَدَّثْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ
نِسَائِهِمْ فَتَغَضَّبْتُ عَلَى أَمْرَاتِي يَوْمًا فَإِذَا هِيَ تَرَايِعُنِي فَأَنْكَرْتُ أَنْ تَرَايِعُنِي فَقَالَتْ مَا تُبْكِرُ أَنْ أَرَايِعَكَ
فَوَاللَّهِ إِنَّ أَرْوَاحَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَرَايِعُنِي وَتَهْجُرُهُ إِحْدَاهُنَّ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ فَقُلْتُ قَدْ
خَابَ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ مِنْهُنَّ وَخَسِرَ أَقْتَامُنَ إِحْدَاهُنَّ أَنْ يَغْضَبَ اللَّهُ عَلَيْهَا لِعِصْيِ رَسُولِهِ فَإِذَا هِيَ قَدْ هَلَكَتْ
فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَا يَغْرُكَ إِنْ
كَانَتْ جَارَتُكَ هِيَ أَوْسَمَ وَأَحَبَّ إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ فَتَبَسَّمَ أُخْرَى فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ فَجَلَسْتُ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فِي الْبَيْتِ فَوَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ فِيهِ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ إِلَّا أَهْبَةً ثَلَاثَةً
فَقُلْتُ ادْعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ يُوَسِّعَ عَلَيَّ أَمَّتِكَ فَقَدْ وَسَّعَ عَلَيَّ فَارِسَ وَالرُّومَ وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَ اللَّهَ فَاسْتَوَى
جَالِسًا ثُمَّ قَالَ أَفِي شَكِّ أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أَوْلَيْكَ قَوْمٌ عَجَّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَقُلْتُ
اسْتَغْفِرُ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَانَ أَقْسَمَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَائِي شَهْرًا مِنْ شِدَّةِ مُوجَدَّتِهِ عَلَيْهِنَّ حَتَّى عَابَهُ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ [صححه البخاري (٨٩)، ومسلم (١٤٧٩)، وابن خزيمة (١٩٢١) و (٢١٧٨) وابن حبان (٤٢٦٨)]

(۲۲۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے اس بات کی بڑی آرزو تھی کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ کی ان دو ازواج مطہرات کے بارے سوال کروں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا تھا کہ ”اگر تم دونوں توبہ کر لو تو اچھا ہے کیونکہ تمہارے دل ٹیڑھے ہو چکے ہیں“ لیکن ہمت نہیں ہوتی تھی، حتیٰ کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حج کے لئے تشریف لے گئے، میں بھی ان کے ساتھ تھا، راستے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ لوگوں سے ہٹ کر چلنے لگے، میں بھی پانی کا برتن لے کر ان کے پیچھے چلا گیا، انہوں نے اپنی طبعی ضرورت پوری کی اور جب واپس آئے تو میں نے ان کے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ وضو کرنے لگے۔

اس دوران مجھے موقع مناسب معلوم ہوا، اس لئے میں نے پوچھ ہی لیا کہ امیر المؤمنین! نبی ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے وہ دو عورتیں کون تھیں جن کے بارے اللہ نے یہ فرمایا ہے کہ اگر تم توبہ کر لو تو اچھا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ابن عباس! حیرانگی کی بات ہے کہ تمہیں یہ بات معلوم نہیں، وہ دونوں عائشہ اور حفصہ تھیں، اس کے بعد حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حدیث سنانا شروع کی اور فرمایا کہ ہم قریش کے لوگ اپنی عورتوں پر غالب رہا کرتے تھے، لیکن جب ہم مدینہ منورہ میں آئے تو یہاں کی عورتیں، مردوں پر غالب نظر آئیں، ان کی دیکھا دیکھی ہماری عورتوں نے بھی ان سے یہ طور طریقے سیکھنا شروع کر دیئے۔

میرا گھر اس وقت عوالی میں بنو امیہ بن نذید کے پاس تھا، ایک دن میں نے اپنی بیوی پر غصہ کا اظہار کسی وجہ سے کیا تو وہ الٹا مجھے جواب دینے لگی، مجھے بڑا تعجب ہوا، وہ کہنے لگی کہ میرے جواب دینے پر تو آپ کو تعجب ہو رہا ہے بخدا! نبی ﷺ کی ازواج مطہرات بھی انہیں جواب دیتی ہیں بلکہ بعض اوقات تو ان میں سے کوئی سارا دن تک نبی ﷺ سے بات ہی نہیں کرتی۔

یہ سنتے ہی میں اپنی بیٹی حفصہ کے پاس پہنچا اور ان سے کہا کہ کیا تم نبی ﷺ کے ساتھ تکرار کرتی ہو؟ انہوں نے اقرار کیا، پھر میں نے پوچھا کہ کیا تم میں سے کوئی سارا دن تک نبی ﷺ سے بات ہی نہیں کرتی؟ انہوں نے پھر اقرار کیا، میں نے کہا کہ تم میں سے جو یہ کرتا ہے وہ بڑے نقصان اور خسارے میں ہے، کیا تم لوگ اس بات پر مطمئن ہو کہ اپنے پیغمبر کو ناراض دیکھ کر تم میں سے کسی پر اللہ کا غضب نازل ہوا اور وہ ہلاک ہو جائے؟ خبردار! تم آئندہ نبی ﷺ سے کسی بات پر تکرار کرنا اور نہ ان سے کسی چیز کا مطالبہ کرنا، جس چیز کی ضرورت ہو مجھے بتا دینا، اور اپنی سہیلی یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو نبی ﷺ کی زیادہ چہیتی اور لاڈلی سمجھ کر کہیں تم دھوکہ میں نہ رہنا۔

میرا ایک انصاری پرہیزی تھا، ہم دونوں نے باری مقرر کر رکھی تھی، ایک دن وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور ایک دن میں، وہ اپنے دن کی خبریں اور وحی مجھے سنا دیتا اور میں اپنی باری کی خبریں اور وحی اسے سنا دیتا، اس زمانے میں ہم لوگ آپس میں یہ گفتگو بھی کرتے رہتے تھے کہ بنو غسان کے لوگ ہم سے مقابلے کے لئے اپنے گھوڑوں کے نعل ٹھونک رہے ہیں۔

اس تناظر میں میرا پڑوسی ایک دن عشاء کے وقت میرے گھر آیا اور زور زور سے دروازہ بجایا، پھر مجھے آوازیں دینے لگا، میں جب باہر نکل کر آیا تو وہ کہنے لگا کہ آج تو ایک بڑا اہم واقعہ پیش آیا ہے، میں نے پوچھا کہ کیا بنو غسان نے حملہ کر دیا؟

اس نے کہا نہیں! اس سے بھی زیادہ اہم واقعہ پیش آیا ہے، نبی ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کو طلاق دے دی ہے، میں نے یہ سنتے ہی کہا کہ حصہ خسارے میں رہ گئی، مجھے پتہ تھا کہ یہ ہو کر رہے گا۔

خیر! فجر کی نماز پڑھ کر میں نے اپنے کپڑے پہنے اور سیدھا حصہ کے پاس پہنچا، وہ رو رہی تھیں، میں نے ان سے پوچھا کیا نبی ﷺ نے تمہیں طلاق دے دی ہے؟ انہوں نے کہا مجھے کچھ خبر نہیں، وہ اس بالا خانے میں اکیلے رہ رہے ہیں، میں وہاں پہنچا تو نبی ﷺ کا ایک سیاہ قام غلام ملا، میں نے کہا کہ میرے لیے اندر داخل ہونے کی اجازت لے کر آؤ، وہ گیا اور تھوڑی دیر بعد آ کر کہنے لگا کہ میں نے نبی ﷺ سے آپ کا ذکر کر دیا تھا لیکن نبی ﷺ خاموش رہے۔

میں وہاں سے آ کر منبر کے قریب پہنچا تو وہاں بھی بہت سے لوگوں کو بیٹھے ہوئے روتا ہوا پایا، میں بھی تھوڑی دیر کے لیے وہاں بیٹھ گیا، لیکن پھر بے چینی مجھ پر غالب آ گئی اور میں نے دوبارہ اس غلام سے جا کر کہا کہ میرے لیے اجازت لے کر آؤ، وہ گیا اور تھوڑی دیر بعد ہی آ کر کہنے لگا کہ میں نے نبی ﷺ سے آپ کا ذکر کیا لیکن نبی ﷺ خاموش رہے، تین مرتبہ اسی طرح ہونے کے بعد جب میں واپس جانے لگا تو غلام نے مجھے آواز دی کہ آئیے، آپ کو اجازت مل گئی ہے۔

میں نے اندر داخل ہو کر نبی ﷺ کو سلام کیا، دیکھا کہ نبی ﷺ ایک چٹائی سے ٹیک لگائے بیٹھے ہیں جس کے نشانات آپ ﷺ کے پہلوئے مبارک پر نظر آ رہے ہیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ نے اپنی ازواج مطہرات کو طلاق دے دی؟ نبی ﷺ نے سر اٹھا کر میری طرف دیکھا اور فرمایا نہیں! میں نے اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا، اور عرض کیا یا رسول اللہ! ذرا دیکھئے تو سہی، ہم قریشی لوگ اپنی عورتوں پر غالب رہتے تھے، جب مدینہ منورہ پہنچے تو یہاں ایسے لوگوں سے پالا پڑا جن پر ان کی عورتیں غالب رہتی ہیں، ہماری عورتوں نے بھی ان کی دیکھا دیکھی ان کے طور طریقے سیکھنا شروع کر دیئے، چنانچہ ایک دن میں اپنی بیوی سے کسی بات پر ناراض ہوا تو وہ الٹا مجھے جواب دینے لگی، مجھے تعجب ہوا تو وہ کہنے لگی کہ آپ کو میرے جواب دینے پر تعجب ہو رہا ہے، بخدا! نبی ﷺ کی بیویاں بھی انہیں جواب دیتی ہیں اور سارا سارا دن تک ان سے بات نہیں کرتیں۔

میں نے کہا کہ جو ایسا کرتی ہے وہ نقصان اور خسارے میں ہے، کیا وہ اس بات سے مطمئن رہتی ہیں کہ اگر اپنے پیغمبر کی ناراضگی پر اللہ کا غضب ان پر نازل ہوا تو وہ ہلاک نہیں ہوں گی؟ یہ سن کر نبی ﷺ مسکرائے، میں نے مزید عرض کیا یا رسول اللہ! اس کے بعد میں حصہ کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ تو اس بات سے دھوکہ میں نہ رہ کہ تیری سہیلی نبی ﷺ کی زیادہ چہیتی اور لاڈلی ہے، یہ سن کر نبی ﷺ دوبارہ مسکرائے۔

پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں بے تکلف ہو سکتا ہوں؟ نبی ﷺ نے اجازت دے دی، چنانچہ میں نے سر اٹھا کر نبی ﷺ کے کاشانہ اقدس کا جائزہ لینا شروع کر دیا، اللہ کی قسم! مجھے وہاں کوئی ایسی چیز نظر نہیں آئی جس کی طرف بار بار نظریں اٹھیں، سوائے تین کچی کھالوں کے، میں نے یہ دیکھ کر عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ سے دعاء کیجئے کہ آپ کی امت پر وسعت اور کشادگی فرمائے، فارس اور روم جو اللہ کی عبادت نہیں کرتے، ان پر تو بڑی فراخی کی گئی ہے، نبی ﷺ یہ سن کر سیدھے

ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا ابن خطاب! کیا تم اب تک شک میں مبتلا ہو؟ ان لوگوں کو دنیا میں یہ ساری چیزیں دے دی گئی ہیں، میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرے لیے بخشش کی دعاء فرما دیجئے، نبی ﷺ نے اصل میں یہ قسم کھالی تھی کہ ایک مہینے تک اپنی ازواج مطہرات کے پاس نہیں جائیں گے کیونکہ نبی ﷺ کو ان پر سخت غصہ اور غم تھا، تا آنکہ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ پر اس سلسلے میں وحی نازل فرمادی۔

(۲۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ أَمَلَى عَلَيَّ يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ الْأَيْلِيُّ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِئِ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُحْيُ يُسْمَعُ عِنْدَهُ وَجْهَهُ دَوِيٌّ كَدَوِيٍّ النَّحْلُ فَمَكَثْنَا سَاعَةً فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَأَكْرِمْنَا وَلَا تِهِنَّا وَأَعْظِمْنَا وَلَا تَحْزِنْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَارْضَ عَنَّا وَارْضِنَا ثُمَّ قَالَ لَقَدْ أَنْزِلْتُ عَلَى عَشْرِ آيَاتٍ مَنْ أَقَامَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ حَتَّى خَتَمَ الْعَشْرَ آيَاتٍ [صححه الحاكم (۳۹۲/۲) وقال النسائي: هذا حديث منكر قال الألباني: ضعيف (الترمذي: ۳۱۷۳)]

(۲۲۳) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ پر جب نزول وحی ہوتا تو آپ کے روئے انور کے قریب سے شہد کی مکھیوں کی بھنھناہٹ کی سی آواز سنائی دیتی تھی، ایک مرتبہ ایسا ہوا تو ہم کچھ دیر کے لئے رک گئے، نبی ﷺ نے قبلہ رخ ہو کر اپنے ہاتھ پھیلائے اور یہ دعاء فرمائی کہ اے اللہ! ہمیں زیادہ عطاء فرما، کمی نہ فرما، ہمیں معزز فرما، ذلیل نہ فرما، ہمیں عطاء فرما، محروم نہ فرما، ہمیں ترجیح دے، دوسروں کو ہم پر ترجیح نہ دے، ہم سے راضی ہو جا اور ہمیں راضی کر دے، اس کے بعد فرمایا کہ مجھ پر ابھی ابھی دس ایسی آیتیں نازل ہوئی ہیں کہ اگر ان کی پابندی کوئی شخص کر لے، وہ جنت میں داخل ہوگا، پھر نبی ﷺ نے سورۃ المؤمنون کی ابتدائی دس آیات کی تلاوت فرمائی۔

(۲۲۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَاءَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ شَهِدَ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَصَلَّى قَبْلَ أَنْ يُخْطَبَ بِلَا أَدَانَ وَلَا إِقَامَةٍ ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صِيَامِ هَذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَيَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَعِيدِكُمْ وَأَمَّا الْآخَرُ فَيَوْمٌ تَأْكُلُونَ فِيهِ مِنْ نُسُكِكُمْ [راجع: ۱۶۳]

(۲۲۴) ابو عبید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں عید کے موقع پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، انہوں نے خطبہ سے پہلے بغیر اذان اور اقامت کے نماز پڑھائی، پھر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا لوگو! نبی ﷺ نے ان دونوں کے روزے سے منع فرمایا ہے، عید الفطر کے دن تو اس لیے کہ اس دن تمہارے روزے ختم ہوتے ہیں اور عید الاضحیٰ کے دن اس لئے کہ تم اپنی قربانی کے جانور کا گوشت کھا سکو۔

(۲۲۵) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَزْهَرَ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [قال شعيب:

إسناده حسن] [راجع: ۱۶۳]

(۲۲۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی نقل کی گئی ہے۔

(۲۲۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَبْلَ الْحَجَرِ ثُمَّ قَالَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّكَ حَجَرٌ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَكَ مَا قَبَّلْتُكَ [صححه

مسلم (۱۲۷۰)، وابن خزيمة (۲۷۱۱)، وابن حبان (۳۸۲۱) قال شعيب: صحيح لغيره]

(۲۲۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور اس سے خطاب ہو کر فرمایا میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے اگر میں نے نبی ﷺ کو تیرا بوسہ لیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے کبھی بوسہ نہ دیتا۔

(۲۲۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنِي سَيَّارٌ عَنْ أَبِي وَإِلَى أَنَّ رَجُلًا كَانَ نَصْرَانِيًّا يُقَالُ لَهُ الصُّبِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ أَسْلَمَ فَأَرَادَ الْجِهَادَ فَقِيلَ لَهُ ابْدَأْ بِالْحَجِّ فَأَتَى الْأَشْعَرِيَّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَهْلَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةَ جَمِيعًا فَفَعَلَ فَبَيْنَمَا هُوَ يَلْبَسُ إِذْ مَرَّ يَزِيدُ بْنُ صُوحَانَ وَسَلْمَانُ بْنُ رَبِيعَةَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ لَهَذَا أَضَلُّ مِنْ بَعِيرٍ أَهْلِهِ فَسَمِعَهَا الصُّبِيُّ فَكَبَّرَ ذَلِكَ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَدِمَ أَتَى عُمَرَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَدَيْتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ قَالَ وَسَمِعْتُهُ مَرَّةً أُخْرَى يَقُولُ وَقَفْتُ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ [راجع: ۸۳]

(۲۲۷) حضرت ابو وائل کہتے ہیں کہ صبی بن معبد ایک عیسائی آدمی تھے جنہوں نے اسلام قبول کر لیا، انہوں نے جہاد کا ارادہ کر لیا، اسی اثناء میں کسی نے کہا آپ پہلے حج کر لیں، پھر جہاد میں شرکت کریں۔

چنانچہ وہ اشعری کے پاس آئے، انہوں نے صبی کو حج اور عمرہ دونوں کا اکٹھا احرام باندھ لینے کا حکم دیا، انہوں نے ایسا ہی کیا، وہ یہ تبلیہ پڑھتے ہوئے، زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ کے پاس سے گزرے تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ یہ شخص اپنے اونٹ سے بھی زیادہ گمراہ ہے، صبی نے یہ بات سن لی اور ان پر بہت بوجھ بنی، جب وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو زید اور سلمان نے جو کہا تھا، اس کے متعلق ان کی خدمت میں عرض کیا، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ آپ کو اپنے پیغمبر کی سنت پر رہنمائی نصیب ہوگئی۔

(۲۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمُرُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اللَّيْلَةَ كَذَلِكَ فِي الْأَمْرِ مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ وَأَنَا مَعَهُ [راجع: ۱۷۵]

(۲۲۸) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا یہ معمول مبارک تھا کہ روزانہ رات کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

کے پاس مسلمانوں کے معاملات میں مشورے کے لئے تشریف لے جاتے تھے، ایک مرتبہ میں بھی اس موقع پر موجود تھا۔

(۲۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجَسٍ قَالَ رَأَيْتُ الْأَصْلَعَ يَغْنِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقْبَلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ إِنِّي لَأَقْبِلُكَ وَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ وَلَوْ لَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِلُكَ لَمْ أَقْبِلُكَ [صححه مسلم (۱۲۷۰)] [انظر: ۳۶۱]

(۲۲۹) عبد اللہ بن سرجس کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حجر اسود کو بوسہ دے رہے ہیں اور اس سے مخاطب ہو کر فرما رہے ہیں، میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے، کسی کو نفع پہنچا سکتا ہے اور نہ نقصان، لیکن میں تجھے پھر بھی بوسہ دے رہا ہوں، اگر میں نے نبی ﷺ کو تیرا بوسہ لیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے کبھی بوسہ نہ دیتا۔

(۲۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْرَقْدُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأَ [راجع: ۹۴]

(۲۳۰) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا اگر کوئی آدمی اختیاری طور پر ناپاک ہو جائے تو کیا اسی حال میں سو سکتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! وضو کر لے اور سو جائے۔

(۲۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ وَأَذْبَرِ النَّهَارُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرْتُ [راجع: ۱۹۲]

(۲۳۱) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب رات آجائے اور دن چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو تمہیں روزہ افطار کر لینا چاہیے، (مشرق اور مغرب مراد ہے۔)

(۲۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ الْمَعْنَى عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَائِلَةَ أَنَّ نَافِعَ بْنَ عَبْدِ الْحَارِثِ لَقِيَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِعُسْفَانَ وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى مَكَّةَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَنْ اسْتَخْلَفْتَ عَلَى أَهْلِ الْوَادِي قَالَ اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْهِمُ ابْنُ أَبِيزَيٍّ قَالَ وَمَا ابْنُ أَبِيزَيٍّ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ مَوَالِينَا فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْهِمْ مَوْلَى فَقَالَ إِنَّهُ قَارِءٌ لِكِتَابِ اللَّهِ عَالِمٌ بِالْفَرَائِضِ قَاضٍ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمَا إِنَّ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَرْفَعُ بِهَذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ الْآخَرِينَ [قال

شعيب: إسناده صحيحان]

(۲۳۲) حضرت عامر بن وائلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ”عسفان“ نامی جگہ میں نافع بن عبد الحارث کی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی، حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے انہیں مکہ مکرمہ کا گورنر بنا رکھا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ تم نے اپنے پیچھے اپنا نائب کسے بنایا؟ انہوں نے کہا عبد الرحمن بن ابزی کو، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا ابن ابزی کون ہے؟

عرض کیا ہمارے موالی میں سے ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم ایک غلام کو اپنا نائب بنا آئے؟ عرض کیا کہ وہ قرآن کریم کا قاری ہے، علم فرائض و وراثت کو جانتا ہے اور فیصلہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اس کے متعلق فرما گئے ہیں کہ بیشک اللہ اس کتاب کے ذریعے بہت سے لوگوں کو عزتیں عطاء فرمائے گا اور بہت سے لوگوں کو نیچے کر دے گا۔

(۲۳۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضْلٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سُمَيْعٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي الْبَحْتَرِيِّ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِأَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ ابْسُطْ يَدَكَ حَتَّى أَبَايَعَكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنْتَ أَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ مَا كُنْتُ لِأَتَقَدَّمَ بَيْنَ يَدَيْ رَجُلٍ أَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَوْمَنَا فَأَمَّا حَتَّى مَاتَ [إسناده ضعيف]

(۲۳۳) ابو البختری کہتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے فرمایا اپنا ہاتھ پھیلائیے تاکہ میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کروں، کیونکہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آپ اس امت کے امین ہیں، انہوں نے فرمایا میں اس شخص سے آگے نہیں بڑھ سکتا جسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری امامت کا حکم دیا ہو اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال تک ہماری امامت کرتے رہے ہوں۔

(۲۳۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَا سَفِيَّانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةً فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَعَلَّ هَؤُلَاءِ أَحَقُّ مِنْهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمْ خَيْرٌ مِنِّي بَيْنَ أَنْ يَسْأَلُونِي بِالْفُحْشِ أَوْ يُخْلُونِي فَلَسْتُ بِكَ خَلٍ [راجع]

[۱۲۷]

(۲۳۴) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ چیزیں تقسیم فرمائیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کے زیادہ حقدار تو ان لوگوں کو چھوڑ کر دوسرے لوگ تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انہوں نے مجھ سے غیر مناسب طریقے سے سوال کرنے یا مجھے بخیل قرار دینے میں مجھے اختیار دے دیا ہے، حالانکہ میں بخیل نہیں ہوں۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ اگر میں نے اہل صفہ کو کچھ نہیں دیا تو اپنے پاس کچھ بچا کر نہیں رکھا اور اگر دوسروں کو دیا ہے تو ان کی ضروریات کو سامنے رکھ کر دیا۔

(۲۳۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ يَنَامُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ وَيَتَوَضَّأُ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ [راجع: ۹۴، و سیاتی فی مسند]

[ابن عمر: ۴۹۲۹]

(۲۳۵) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اگر کوئی آدمی اختیاری طور پر ناپاک ہو جائے تو

کیا اسی حال میں سو سکتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! نماز والا وضو کر لے اور سو جائے۔

(۲۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اُنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ [راجع: ۹۴]

(۲۳۶) گزشتہ روایت ایک دوسری سند سے بھی مذکور ہے جو عبارت میں گزر چکی۔

(۲۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اُنْبَاَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ رَأَى ابْنُ عُمَرَ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ يَمْسَحُ عَلَى خُفَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَاَنْتُمْ لَتَفْعَلُوْنَ هَذَا فَقَالَ سَعْدٌ نَعَمْ فَاجْتَمَعَا عِنْدَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ سَعْدٌ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اُقْبِتْ ابْنَ اَخِي فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كُنَّا وَنَحْنُ مَعَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَمْسَحُ عَلَى خِفَافِنَا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاِنْ جَاءَ مِنَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَعَمْ وَاِنْ جَاءَ مِنَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ قَالَ نَافِعٌ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ بَعْدَ ذَلِكَ يَمْسَحُ عَلَيْهِمَا مَا لَمْ يَخْلَعُهُمَا وَمَا يُوَقِّتُ لِدَلَالِكَ وَقَدْ فَحَدَّثْتُ بِهِ مَعْمَرًا فَقَالَ حَدَّثَنِيهِ اَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ مِثْلَهُ [قال الألسنى: صحيح (ابن ماجه: ۵۴۶)، وابن خزيمة: ۱۸۴] [راجع: ۸۷]

(۲۳۷) ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا تو پوچھا کہ آپ یہ بھی کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں! پھر وہ دونوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اکٹھے ہوئے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا امیر المؤمنین! ذرا ہمارے بھتیجے کو موزوں پر مسح کا مسئلہ بتا دیجئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم ماضی میں نبی ﷺ کے ساتھ اور اب بھی موزوں پر مسح کرتے ہیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے پوچھا کہ اگرچہ کوئی شخص پاخانہ یا پیشاب ہی کر کے آیا ہو؟ فرمایا ہاں! اگرچہ وہ پاخانہ یا پیشاب ہی کر کے آیا ہو، نافع کہتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی موزوں پر مسح کرنے لگے اور اس وقت تک مسح کرتے رہے جب تک موزے اتار نہ لیتے اور اس کے لیے کسی وقت کی تعیین نہیں فرماتے تھے۔

(۲۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اُنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ اَوْسٍ بْنِ الْحَدَّادِ قَالَ صَرَفْتُ عِنْدَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَرَقًا بِذَهَبٍ فَقَالَ اَنْظِرْنِي حَتَّى يَأْتِيَنَا خَازِنُنَا مِنَ الْغَابَةِ قَالَ فَسَمِعَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا تُفَارِقُهُ حَتَّى تَسْتَوْفِيَ مِنْهُ صَرْفَهُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَلْذَّهَبُ بِالْوَرِقِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ [راجع: ۱۶۲]

(۲۳۸) حضرت مالک بن اوس بن الحداد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے سونے کے بدلے چاندی کا معاملہ طے کیا، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ ذرا دیکھو، ہمارا خازن ”غابہ“ سے آتا ہی ہوگا، یہ سن کر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں! تم اس وقت تک ان سے جدا نہ ہونا جب تک کہ ان سے اپنی چیز وصول نہ کر لو، کیونکہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سونے کی چاندی کے بدلے خرید و فروخت سود ہے الا یہ کہ معاملہ نقد ہے۔

(۲۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ لَمَّا ارْتَدَّ أَهْلُ الرَّدَّةِ فِي لَمَانَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عُمَرُ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ يَا أَبَا بَكْرٍ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَمُوا مِنِّي دِمَائَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَاللَّهِ لَأَقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللَّهُ لَوْ مَنَعُونِي عَنَّا قَاتِلًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَيْهَا قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ أَنَّ اللَّهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ [راجع: ۱۱۷]

(۲۳۹) عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اہل عرب میں سے جو مرتد ہو سکتے تھے، سو ہو گئے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ ان لوگوں سے کیسے قتال کر سکتے ہیں جبکہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے مجھے لوگوں سے اس وقت تک قتال کا حکم دیا گیا ہے جب تک وہ لا الہ الا اللہ نہ کہہ لیں، جو شخص ”لا الہ الا اللہ“ کہہ لے، اس نے اپنی جان اور مال کو مجھ سے محفوظ کر لیا، ہاں اگر اسلام کا کوئی حق ہو تو الگ بات ہے، اور اس کا حساب کتاب اللہ کے ذمے ہوگا؟

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر فرمایا اللہ کی قسم! میں اس شخص سے ضرور قتال کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کرتے ہیں، کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے، بخدا! اگر انہوں نے ایک بکری کا بچہ ”جو یہ رسول اللہ ﷺ کو دیتے تھے“ بھی روکا تو میں ان سے قتال کروں گا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سمجھ گیا، اللہ تعالیٰ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اس معاملے میں شرح صدر کی دولت عطا فرمادی ہے اور میں سمجھ گیا کہ ان کی رائے ہی برحق ہے۔

(۲۴۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَأَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كُنْتُ فِي رَكْبٍ أَسِيرُ فِي غَزَاةٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَفْتُ فَقُلْتُ لَا وَابِي فَتَهَرَّيَ رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي وَقَالَ لَا تَحْلِفُوا بِأَبَائِكُمْ فَالْتَفَتْتُ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۱۱۶]

(۲۴۰) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے ساتھ کسی غزوے میں تھا، ایک موقع پر میں نے قسم کھاتے ہوئے کہا ”لا وابی“ تو پیچھے سے ایک آدمی نے مجھ سے کہا کہ اپنے آباؤ اجداد کے نام کی قسمیں مت کھایا کرو، میں نے دیکھا تو وہ نبی ﷺ تھے۔

(۲۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَحْلِفُ بِأَبِي فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاكُمُ أَنْ تَحْلِفُوا بِأَبَائِكُمْ قَالَ عُمَرُ فَوَاللَّهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا بَعْدَ ذَا كَرًا وَلَا آثَرًا [راجع: ۱۱۲]

(۲۴۱) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھے اپنے باپ کی قسم کھاتے ہوئے سنا تو فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنے آباؤ اجداد کے نام کی قسمیں کھانے سے منع فرمایا ہے چنانچہ اس کے بعد میں نے جان بوجھ کر یا نقل کے طور پر بھی ایسی قسم نہیں کھائی۔

(۲۴۲) حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْحَرِيرِ فِي إَصْبَعَيْنِ [راجع: ۹۲]

(۲۴۲) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مردوں کے لئے دو انگلیوں کے برابر ریشم کی اجازت دی ہے۔

(۲۴۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ عُبَيْدِ بْنِ قُرَيْدٍ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِأَشْيَاءَ يُحَدِّثُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ فِيهَا كَتَبَ إِلَيْهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا إِلَّا مَنْ لَيْسَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا هَكَذَا وَقَالَ بِإَصْبَعِيهِ السَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى قَالَ أَبُو عُثْمَانَ فَرَأَيْتُ أَنَّهَا أَزْرَارُ الطَّيَالِسَةِ حِينَ رَأَيْنَا الطَّيَالِسَةَ

(۲۴۳) ابو عثمان کہتے ہیں کہ ہم حضرت عتبہ بن فرقد رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ایک خط آ گیا، جس میں لکھا تھا، جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص دنیا میں ریشمی لباس پہنتا ہے سوائے اتنی مقدار کے اور نبی ﷺ نے انگلی بلند کر کے دکھائی، اس کا آخرت میں ریشم کے حوالے سے کوئی حصہ نہیں۔

(۲۴۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابِيهِ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِقْصَارُ النَّاسِ الصَّلَاةَ الْيَوْمَ وَإِنَّمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمْ الَّذِينَ كَفَرُوا فَقَدْ ذَهَبَ ذَلِكَ الْيَوْمَ فَقَالَ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتُ مِنْهُ فَقَدْ كَرِهْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَ اللَّهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَأَقْبَلُوا صَدَقْتُهُ [راجع: ۱۷۴]

(۲۴۴) یعلیٰ بن امیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ قرآن کریم میں قصر کا جو حکم ”خوف“ کی حالت میں آیا ہے، اب تو ہر طرف امن و امان ہو گیا ہے تو کیا یہ حکم ختم ہو گیا؟ (اگر ایسا ہے تو پھر قرآن میں اب تک یہ آیت کیوں موجود ہے؟) تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے بھی اسی طرح تعجب ہوا تھا جس طرح تمہیں ہوا ہے اور میں نے بھی نبی ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا تھا یہ اللہ کی طرف سے صدقہ ہے جو اس نے اپنے بندوں پر کیا ہے، لہذا اس کے صدقے اور مہربانی کو قبول کرو۔

(۲۴۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ يُحَدِّثُ فَقَدْ كَرِهَ [راجع: ۱۷۴]

(۲۳۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مذکور ہے۔

(۲۴۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ آخِرَ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ آيَةُ الرَّبِّ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ وَلَمْ يُفَسِّرْهَا فَدَعُوا الرَّبَّ وَالرَّيْبَةَ [قال البوصيري: هذا إسناد صحيح رجاله ثقات قال الألباني: صحيح (ابن ماجه: ۲۲۷۶) قال شعيب:

حسن] [انظر: ۳۵۰]

(۲۳۶) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم میں سب سے آخری آیت سود سے متعلق نازل ہوئی ہے، اس لئے نبی ﷺ کو اپنے وصال مبارک سے قبل اس کی مکمل وضاحت کا موقع نہیں مل سکا، اس لئے سود کو بھی چھوڑ دو اور جس چیز میں ذرا بھی شک ہو اسے بھی چھوڑ دو۔

(۲۴۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِالنِّيَاحَةِ عَلَيْهِ [راجع: ۱۸۰]

(۲۳۷) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میت کو اس کی قبر میں اس پر ہونے والے نوے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔

(۲۴۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُعَذَّبُ الْمَيِّتُ بِكَأَمْرِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ [راجع: ۱۸۰]

(۲۳۸) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میت کو اس کی قبر میں اس پر اس کے اہل خانہ کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔

(۲۴۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَا كُفْرًا أَنْ تَهْلِكُوا عَنْ آيَةِ الرَّجْمِ لَا نَجِدُ حَدِيثًا فِي كِتَابِ اللَّهِ فَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَجَمَ وَقَدْ رَجَمْنَا [قال

الترمذی: حسن صحيح قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۱۴۳۱)] [انظر: ۳۰۲]

(۲۳۹) حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آیت رجم کے حوالے سے اپنے آپ کو ہلاکت میں پڑنے سے بچانا، کہیں کوئی شخص یہ نہ کہنے لگے کہ کتاب اللہ میں تو ہمیں دو سزاؤں کا تذکرہ نہیں ملتا، میں نے نبی ﷺ کو بھی رجم کی سزا جاری کرتے ہوئے دیکھا ہے اور خود ہم نے بھی یہ سزا جاری کی ہے۔

(۲۵۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا حَمِيدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ وَوَافَقَنِي رَبِّي فِي ثَلَاثٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اتَّخَذْتُ مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَأَنْحَدُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبِرُّ وَالْفَاجِرُ فَلَوْ أَمَرْتُ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِالْحِجَابِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ

الْحِجَابِ وَبَلَغَنِي مُعَاتِبَةُ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْضَ نِسَائِهِ قَالَ فَاسْتَقْرَيْتُ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِنَّ فَجَعَلْتُ أَسْتَقْرِيهِنَّ وَاحِدَةً وَاحِدَةً وَاللَّهِ لَئِنْ انْتَهَيْتُنَّ وَإِلَّا لَيَسِدَنَّ اللَّهُ رَسُولَهُ خَيْرًا مِنْكُمْ قَالَ فَأَتَيْتُ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ قَالَتْ يَا عُمَرُ أَمَا فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَعِظُ نِسَاءَهُ حَتَّى تَكُونِ أَنْتَ تَعْظُهُنَّ قَالَتْ نَزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقُكَ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُمْ [راجع: ۱۵۷]

(۲۵۰) حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے تین باتوں میں اپنے رب کی موافقت کی ہے۔

① ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! کاش! ہم مقام ابراہیم کو مصلیٰ بنا لیتے، اس پر یہ آیت نازل ہو گئی کہ مقام ابراہیم کو مصلیٰ بنا لو۔

② ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے پاس نیک اور بد ہر طرح کے لوگ آتے ہیں، اگر آپ امہات المؤمنین کو پردے کا حکم دے دیں تو بہتر ہے؟ اس پر اللہ نے آیت حجاب نازل فرمادی۔

③ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی بعض ازواج مطہرات سے ناراضگی کا مجھے پتہ چلا، میں ان میں سے ہر ایک کے پاس فرداً فرداً گیا اور ان سے کہا کہ تم لوگ باز آ جاؤ، ورنہ ہو سکتا ہے ان کا رب انہیں تم سے بہتر بیویاں عطا کر دے، حتیٰ کہ میں نبی ﷺ کی ایک زوجہ محترمہ کے پاس گیا تو وہ کہنے لگیں عمر! کیا نبی ﷺ نصیحت کرنے کے لئے کافی نہیں ہیں جو تم ان کی بیویوں کو نصیحت کرنے آ گئے ہو؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے ان ہی الفاظ کے ساتھ قرآن کریم کی آیت نازل فرمادی۔

(۲۵۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي أَبُو ذِيبَانَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ لَا تُلْبِسُوا نِسَاءَكُمْ الْحَرِيرَ فَإِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يُحَدِّثُ يَقُولُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ لَبَسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ وَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ مِنْ عِنْدِهِ وَمَنْ لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَبَّاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ [راجع: ۱۲۳]

(۲۵۱) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ اپنی عورتوں کو بھی ریشمی کپڑے مت پہنایا کرو کیونکہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص دنیا میں ریشم پہنتا ہے، وہ آخرت میں اسے نہیں پہن سکے گا، اس کے بعد حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے اجتہاد سے فرمایا کہ جو آخرت میں بھی ریشم نہ پہن سکے وہ جنت میں ہی داخل نہ ہوگا، کیونکہ قرآن میں آتا ہے کہ اہل جنت کا لباس ریشم کا ہوگا۔

فائدہ: یہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا اپنا اجتہاد تھا، جمہور علماء کی رائے یہ ہے کہ ریشمی کپڑے کی ممانعت مرد کے لیے ہے، عورت کے لیے نہیں۔

(۲۵۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَامِرٌ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ رَجُلٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ مَرَّ عُمَرُ بِطَلْحَةَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ قَالَ مَرَّ عُمَرُ بِطَلْحَةَ فَرَأَاهُ مُهْتَمًّا قَالَ لَعَلَّكَ سَأَلَكَ إِمَارَةُ ابْنِ

عَمَّكَ قَالَ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ لَا وَلَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَا يَقُولُهَا الرَّجُلُ عِنْدَ مَوْتِهِ إِلَّا كَانَتْ نُورًا فِي صَحِيفَتِهِ أَوْ وَجَدَ لَهَا رَوْحًا عِنْدَ الْمَوْتِ قَالَ عُمَرُ أَنَا أُخْبِرُكَ بِهَا هِيَ الْكَلِمَةُ الَّتِي أَرَادَ بِهَا عَمَّهُ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ فَكَأَنَّمَا كُشِفَ عَنِّي غِطَاءٌ قَالَ صَدَقْتَ لَوْ عَلِمَ كَلِمَةً هِيَ أَفْضَلُ مِنْهَا لَأَمَرَهُ بِهَا [راجع: ۱۸۷]

(۲۵۲) امام شعیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو انہیں پریشان حال دیکھا، وہ کہنے لگے کہ شاید آپ کو اپنے چچا زاد بھائی کی یعنی میری خلافت اچھی نہیں لگی؟ انہوں نے فرمایا اللہ کی پناہ! مجھے تو کسی صورت ایسا نہیں کرنا چاہیے، اصل بات یہ ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر کوئی شخص نزع کی حالت میں وہ کلمہ کہہ لے تو اس کے لئے روح نکلنے میں سہولت پیدا ہو جائے اور قیامت کے دن وہ اس کے لیے باعث نور ہو، (مجھے افسوس ہے کہ میں نبی ﷺ سے اس کلمے کے بارے پوچھ نہیں سکا، اور خود نبی ﷺ نے بھی نہیں بتایا، میں اس وجہ سے پریشان ہوں)۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں وہ کلمہ جانتا ہوں، (حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے الحمد للہ کہہ کر پوچھا کہ وہ کیا کلمہ ہے؟) فرمایا وہی کلمہ جو نبی ﷺ نے اپنے چچا کے سامنے پیش کیا تھا یعنی ”لا الہ الا اللہ“ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ آپ نے سچ فرمایا، آپ نے میرے اوپر سے پردہ ہٹا دیا، اگر نبی ﷺ اس سے افضل بھی کوئی کلمہ جانتے ہوتے تو اپنے چچا کو اسی کا حکم دیتے۔ (۲۵۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عَتِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابِيهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ طُفْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَمَّا كُنْتُ عِنْدَ الرُّكْنِ الَّذِي يَلِي الْبَابَ مِمَّا يَلِي الْحَجَرَ أَخَذْتُ بِيَدِهِ لِيَسْتَلِمَ فَقَالَ أَمَا طُفْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَهَلْ رَأَيْتَهُ يَسْتَلِمُهُ قُلْتُ لَا قَالَ فَأَنْفَذَ عَنْكَ فَإِنَّ لَكَ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةً حَسَنَةً [النظر: ۳۱۳، و سنن أبي عثمان بن عفان: ۵۱۲]

(۲۵۳) حضرت یحییٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ طواف کیا، جب میں رکن یمانی پر پہنچا تو میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ لیا تا کہ وہ استلام کر لیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا آپ نے نبی ﷺ کے ساتھ کبھی طواف نہیں کیا؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں! فرمایا تو کیا آپ نے نبی ﷺ کو اس کا استلام کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ میں نے کہا نہیں! فرمایا پھر اسے چھوڑ دو، کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ کی ذات میں تمہارے لیے اسوۂ حسنہ موجود ہے۔

(۲۵۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا شَقِيقٌ حَدَّثَنِي الصُّبَيْ بَنُ مَعْبُدٍ وَكَانَ رَجُلًا مِنْ بَنِي تَغْلِبَ قَالَ كُنْتُ نَصْرَانِيًّا فَأَسْلَمْتُ فَاجْتَهَدْتُ فَلَمْ أَلْ فَاهْلَلْتُ بِحُجَّةٍ وَعُمَرَةُ فَمَرَرْتُ بِالْعَدِيبِ عَلَى سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ وَزَيْدِ بْنِ صُوحَانَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا أَبَاهُمَا جَمِيعًا فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ دَعُهُ فَلَهُوَ أَضَلُّ مِنْ بَعِيرِهِ قَالَ فَكَأَنَّمَا بَعِيرِي عَلَى عُنُقِي فَاتَّيْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لِي عُمَرُ إِنَّهُمَا لَمْ يَقُولَا شَيْئًا هَدَيْتَ لِسَنَةِ

نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۸۳]

(۲۵۴) حضرت ابو وائل کہتے ہیں کہ صبی بن معبد قبیلہ بنو تغلب کے آدمی تھے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اسلام قبول کر لیا، اور محنت کرنے میں کوئی کمی نہ کی۔

پھر میں نے میقات پر پہنچ کر حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھ لیا، زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ کے پاس سے مقام عذیب میں میرا گزر ہوا تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ یہ شخص اپنے اونٹ سے بھی زیادہ گمراہ ہے، صبی کہتے ہیں کہ اس جملے سے مجھے یوں محسوس ہوا کہ میرا اونٹ میری گردن پر ہے، میں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو زید اور سلمان نے جو کہا تھا، اس کے متعلق ان کی خدمت میں عرض کیا، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان کی بات کا کوئی اعتبار نہیں، آپ کو اپنے پیغمبر کی سلت پر رہنمائی نصیب ہوگئی۔

(۲۵۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ لَيْلَةً فَقَالَ لَهُ فَأَوْفِ بِنَذْرِكَ [صححه البخاری (۲۰۴۲) و مسلم (۱۶۵۶)] [انظر: ۴۷۰۵]

(۲۵۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت میں ذکر کیا یا رسول اللہ! میں نے زمانہ جاہلیت میں یہ منت مانی تھی کہ مسجد حرام میں ایک رات کا اعتکاف کروں گا، اب کیا کروں؟ فرمایا اپنی منت پوری کرو۔ (۲۵۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَاءًا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ صَبِيٍّ بْنِ مَعْبُدٍ التَّغْلِبِيِّ قَالَ كُنْتُ حَدِيثَ عَهْدٍ بِنَصْرَانِيَّةٍ فَأَرَدْتُ الْجِهَادَ أَوْ الْحَجَّ فَاتَيْتُ رَجُلًا مِنْ قَوْمِي يَقُولُ لَهُ هَدَيْتُمْ فَسَأَلْتُهُ فَأَمَرَنِي بِالْحَجِّ فَقَرَنْتُ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَذَكَرَهُ [راجع: ۸۳]

(۲۵۶) صبی بن معبد کہتے ہیں کہ میں نے نیا نیا عیسائیت کو خیر باد کہا تھا، میں نے ارادہ کیا کہ جہاد یا حج پر روانہ ہو جاؤں، چنانچہ میں نے اپنے ایک ہم قوم سے جس کا نام ”ہدیم“ تھا، مشورہ کیا تو اس نے مجھے حج کرنے کو کہا، میں نے حج اور عمرہ دونوں کی نیت کر لی، اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی۔

(۲۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زُبَيْدِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَاةُ السَّفَرِ رَكْعَتَانِ وَصَلَاةُ الْأَضْحَى رَكْعَتَانِ وَصَلَاةُ الْفِطْرِ رَكْعَتَانِ وَصَلَاةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرِ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُفْيَانُ وَقَالَ زُبَيْدٌ مَرَّةً أَرَاهُ عَنْ عُمَرَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَلَى غَيْرِ وَجْهِ الشَّكِّ وَقَالَ يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ هَارُونَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ [صححه ابن خزيمة (۱۴۲۵)، وابن خبان (۲۷۸۳)، قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه):

(۲۵۷) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سفر کی نماز میں دو رکعتیں ہیں، عیدین میں سے ہر ایک کی دو رکعتیں ہیں، اور جمعہ کی بھی دو رکعتیں ہیں، اور یہ ساری نمازیں مکمل ہیں، ان میں سے قصر کوئی بھی نہیں ہے جیسا کہ لسان نبوت سے ادا ہو چکا۔

(۲۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ وَجَدَ قَرَسًا كَانَ حَمَلَ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَبَاعُ فِي السُّوقِ فَأَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَهَا فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَهَاهُ وَقَالَ لَا تَعُودَنَّ فِي صَدَقَتِكَ [راجع: ۱۶۶]

(۲۵۸) اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فی سبیل اللہ کسی شخص کو سواری کے لئے گھوڑا دے دیا، بعد میں دیکھا کہ وہی گھوڑا بازار میں بک رہا ہے، انہوں نے سوچا کہ اسے خرید لیتا ہوں، چنانچہ انہوں نے نبی ﷺ سے مشورہ کیا، نبی ﷺ نے انہیں اس سے منع کر دیا اور فرمایا کہ اسے مت خریدو اور اپنے صدقے سے رجوع مت کرو۔

(۲۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَبِيَدِهِ عَسِيبٌ نَحْلٌ وَهُوَ يُجْلِسُ النَّاسَ يَقُولُ اسْمَعُوا لِقَوْلِ خَلِيفَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ مَوْلَى لَأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ لَهُ شَدِيدٌ بِصَحِيفَةٍ فَقَرَأَهَا عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَقُولُ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا لِمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ قَوْلَ اللَّهِ مَا أَلَوْتُكُمْ قَالَ قَيْسٌ فَرَأَيْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعْدَ ذَلِكَ عَلَى الْمِنْبَرِ

(۲۵۹) قیس کہتے ہیں کہ میں نے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ایک مرتبہ اس حال میں دیکھا کہ ان کے ہاتھ میں کھجور کی ایک شاخ تھی اور وہ لوگوں کو بٹھا رہے تھے، اور کہہ رہے تھے کہ خلیفہ رسول اللہ ﷺ کی بات توجہ سے سنو، اتنی دیر میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا آزاد کردہ غلام ”جس کا نام شدید تھا“ ایک کاغذ لے کر آ گیا، اور اس نے لوگوں کو وہ پڑھ کر سنایا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس کاغذ میں جس شخص کا نام درج ہے (وہ میرے بعد خلیفہ ہوگا اس لئے) تم اس کی بات سننا اور اس کی اطاعت کرنا، بخدا! میں نے اس سلسلے میں مکمل احتیاط اور کوشش کر لی ہے، قیس کہتے ہیں کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بعد میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو منبر پر جلوہ افروز دیکھا (جس کا مطلب یہ تھا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس کاغذ میں ان ہی کا نام لکھوایا تھا۔)

(۲۶۰) حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ عِمْرَانَ السُّلَمِيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيدِ الْجَرِّ وَاللُّبَاءِ فَلَقِيتُ ابْنَ عُمَرَ فَسَأَلْتُهُ فَأَخْبَرَنِي فِيمَا أَظُنُّ عَنْ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ نَبِيدِ الْجَرِّ وَاللُّبَاءِ شَكَّ سُفْيَانُ قَالَ فَلَقِيتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيدِ الْجَرِّ وَاللُّبَاءِ [راجع: ۱۸۵]

(۲۶۰) عمران اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مکے کی نبید کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے مکے کی نبید اور کدو کی توجی سے منع فرمایا ہے۔

پھر میں نے یہی سوال حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کیا تو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث سنائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کی توہنی اور سبز مکے سے منع فرمایا ہے،

پھر میں نے یہی سوال حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے کیا تو انہوں نے بھی یہی فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکے اور کدو کی توہنی کی نبیذ سے منع فرمایا ہے۔

(۳۶۱) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ آدَمَ وَأَبِي مَرْيَمَ وَأَبِي شُعَيْبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ بِالْحَبَابَةِ فَلَمَّا كَرَفَتْ بَيْتَ الْمُقَدَّسِ قَالَ فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَحَدَّثَنِي أَبُو سِنَانٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ آدَمَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ لِكُفِّ بْنِ تَرِيٍّ أَنِّي أَصَلَّيْتُ فَقَالَ إِنَّ أَخَذْتُ عَنِّي صَلَّيْتُ خَلْفَ الصَّخْرَةِ فَكَانَتْ الْقُدْسُ كُلُّهَا سَبَّكَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ضَاهَيْتَ الْيَهُودِيَّةَ لَا وَلَكِنْ أَصَلَّيْتُ حَيْثُ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَقَدَّمَ إِلَيَّ الْقِبْلَةُ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ جَاءَ قَبَسُ رِدَائِهِ فَكُنَسَ الْكُنَاسَةَ فِي رِدَائِهِ وَكُنَسَ النَّاسُ [إسناده ضعيف]

(۳۶۱) فتح بیت المقدس کے واقعے میں مختلف رواۃ ذکر کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کعب احبار سے پوچھا کہ آپ کی رائے میں مجھے کہاں نماز پڑھنی چاہئے؟ انہوں نے کہا کہ اگر آپ میری رائے پر عمل کرنا چاہتے ہیں تو صحرہ کے پیچھے نماز پڑھیں، اس طرح پورا بیت المقدس آپ کے سامنے ہوگا، فرمایا تم نے بھی یہودیوں جیسی بات کہی، ایسا نہیں ہو سکتا، میں اس مقام پر نماز پڑھوں گا جہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج نماز پڑھی تھی، چنانچہ انہوں نے قبلہ کی طرف بڑھ کر نماز پڑھی، پھر نماز کے بعد اپنی چادر بچھائی اور اپنی چادر میں وہاں کا سارا کوڑا کرکٹ اکٹھا کیا، لوگوں نے بھی ان کی پیروی کی۔

(۳۶۲) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ يَعْنِي ابْنَ مِقْوَانَ قَالَ سَمِعْتُ الْقُضَيْلَ بْنَ عُمَرَ وَابْنَ إِبرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَلَالَةِ فَقَالَ تَكْفِيكَ آيَةُ الصَّيْفِ فَقَالَ لَأَنْ أَكُونَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي حُمْرُ النَّعَمِ [قال شعيب: صحيح لغيره]

(۳۶۲) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ”کلالہ“ کے متعلق سوال کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے لیے موسم گرما میں نازل ہونے والی آیت کلالہ کافی ہے، مجھے اس مسئلے کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرنا سرخ اونٹوں کے ملنے سے زیادہ پسندیدہ تھا۔

(۳۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ تَصِيْبُنِي الْجَنَابَةُ فَأَمَرَهُ أَنْ يَغْسِلَ ذَكَرَهُ وَيَتَوَضَّأَ وَصُوْنَهُ لِلصَّلَاةِ [راجع: ۹۴]

(۳۶۳) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اگر میں ناپاک ہو

جاؤں تو کیا کروں؟ نبی ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ شرمگاہ کو دھو کر نماز والا وضو کر کے سو جاؤ۔

(۲۶۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قُرْعَةَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ يُعَذِّبُ اللَّهُ هَذَا الْمَيِّتَ بِبُكَاءِ هَذَا الْحَيِّ فَقَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَذَبْتُ عَلَى عُمَرَ وَلَا كَذَبَ عُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۱۸۰]

(۲۶۴) قزعمہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ میت کو اہل محلہ کے رونے دھونے کی وجہ سے عذاب میں مبتلا کریں گے؟ فرمایا کہ یہ بات مجھ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کے حوالے سے بیان کی ہے، میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اس کی جھوٹی نسبت کی ہے اور نہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی طرف۔

(۲۶۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ عُلْفَمَةَ عَنْ الْقُرْنَعِ عَنِ قَيْسِ أَوْ ابْنِ قَيْسٍ رَجُلٍ مِنْ جُعْفَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ وَأَبُو بَكْرٍ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَهُوَ يَقْرَأُ فَقَامَ فَسَمِعَ قِرَاءَتَهُ ثُمَّ رَكَعَ عَبْدُ اللَّهِ وَسَجَدَ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْ تُعْطَهُ سَلْ تُعْطَهُ قَالَ ثُمَّ مَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَنْ سَرَهُ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ غَضًّا كَمَا أُنْزِلَ فَلْيَقْرَأْهُ مِنْ ابْنِ أُمِّ عَبْدِ قَالَ فَأَدْلَجْتُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ لِأُبَشِّرَهُ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا ضَرَبْتُ الْبَابَ أَوْ قَالَ لَمَّا سَمِعَ صَوْتِي قَالَ مَا جَاءَ بِكَ هَذِهِ السَّاعَةَ قُلْتُ جِئْتُ لِأُبَشِّرَكَ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ سَبَقَكَ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ إِنْ يَفْعَلُ فَإِنَّهُ سَبَاقٌ بِالْخَيْرَاتِ مَا اسْتَبَقْنَا خَيْرًا قَطُّ إِلَّا سَبَقَنَا إِلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ [راجع: ۱۷۵]

(۲۶۵) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک مرتبہ نبی ﷺ اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا گزر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا، میں بھی نبی ﷺ کے ہمراہ تھا، ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس وقت قرآن پڑھ رہے تھے، نبی ﷺ ان کی قراءت سننے کے لیے کھڑے ہو گئے۔

پھر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے رکوع سجدہ کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا مانگو تمہیں دیا جائے گا، پھر واپس جاتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ جو شخص قرآن کریم کو اسی طرح تروتازہ پڑھنا چاہے جیسے وہ نازل ہوا ہے، اسے چاہئے کہ وہ ابن ام عبد کی قراءت پر اسے پڑھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے دل میں سوچا کہ رات ہی کو میں انہیں یہ خوشخبری ضرور سناؤں گا، چنانچہ جب میں نے ان کا دروازہ بجایا تو انہوں نے فرمایا کہ رات کے اس وقت میں خیر تو ہے؟ میں نے کہا کہ میں آپ کو نبی ﷺ کی طرف سے خوشخبری سنانے کے لئے آیا ہوں، انہوں نے فرمایا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ پر سبقت لے گئے ہیں، میں نے کہا اگر انہوں نے ایسا کیا ہے تو وہ نیکیوں میں بہت زیادہ آگے بڑھنے والے ہیں، میں نے جس معاملے میں بھی ان سے مسابقت کی کوشش

کی، وہ ہر اس معاملے میں مجھ سے سبقت لے گئے۔

(۲۶۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا أَقْبَلَ أَهْلُ الْيَمَنِ جَعَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَسْتَفْرِى الرِّفَاقَ فَيَقُولُ هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ مِنْ قَرْنٍ حَتَّى آتَى عَلَى قَرْنٍ فَقَالَ مَنْ أَنْتُمْ قَالُوا قَرْنٌ فَوَقَعَ زَمَامُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَوْ زَمَامُ أُوَيْسٍ فَنَاولَهُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَعَرَفَهُ فَقَالَ عُمَرُ مَا اسْمُكَ قَالَ أَنَا أُوَيْسٌ فَقَالَ هَلْ لَكَ وَالِدَةٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ كَانَ بِكَ مِنَ الْبَيَاضِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ فَدَعَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَأَذْهَبَهُ عَنِّي إِلَّا مَوْضِعَ الدَّرْهِمِ مِنْ سُرَّتِي لِأَذْكُرَ بِهِ رَبِّي قَالَ لَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اسْتَغْفِرْ لِي قَالَ أَنْتَ أَحَقُّ أَنْ تَسْتَغْفِرَ لِي أَنْتَ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ خَيْرَ التَّابِعِينَ رَحْلٌ يَقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ وَلَهُ وَالِدَةٌ وَكَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَدَعَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَأَذْهَبَهُ عَنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ الدَّرْهِمِ فِي سُرَّتِهِ فَاسْتَغْفَرَ لَهُ ثُمَّ دَخَلَ فِي غَمَارِ النَّاسِ فَلَمْ يَدْرَ آيْنَ وَقَعَ قَالَ فَقَدِمَ الْكُوفَةَ قَالَ وَكُنَّا نَجْتَمِعُ فِي حَلْفَةٍ فَتَذْكُرُ اللَّهُ وَكَانَ يَجْلِسُ مَعَنَا فَكَانَ إِذَا ذَكَرَ هُوَ وَقَعَ حَدِيثُهُ مِنْ قُلُوبِنَا مَوْفِعًا لَا يَقَعُ حَدِيثٌ غَيْرُهُ فَتَذْكُرُ الْحَدِيثَ [صححه مسلم (۲۵۴۲)]

(۲۶۶) اسیر بن جابر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ اہل یمن کا وفد آیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی اونٹنی کی رسی تلاش کرتے جاتے تھے اور پوچھتے جاتے تھے کہ کیا تم میں سے کوئی ”قرن“ سے بھی آیا ہے، یہاں تک کہ وہ پوچھتے پوچھتے ”قرن“ کے لوگوں کے پاس آ پہنچے اور ان سے پوچھا کہ تم لوگ کون ہو؟ انہوں نے بتایا کہ ہمارا تعلق ”قرن“ سے ہے، اتنے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی یا حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے جانوروں کی لگام چھوٹ کر گر پڑی، ان میں سے ایک نے دوسرے کو اٹھا کر وہ لگام دی تو ایک دوسرے کو پہچان لیا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ آپ کا اسم گرامی کیا ہے؟ عرض کیا اویس! فرمایا کیا آپ کی کوئی والدہ بھی تھیں؟ عرض کیا جی ہاں! فرمایا کیا آپ کے جسم پر چپک کا بھی کوئی نشان ہے؟ عرض کیا جی ہاں! لیکن میں نے اللہ سے دعاء کی تو اللہ نے اسے ختم کر دیا، اب وہ نشان میری ناف کے پاس صرف ایک درہم کے برابر رہ گیا ہے تاکہ اسے دیکھ کر مجھے اپنے رب کی یاد آتی رہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ اللہ سے میرے لیے بخشش کی دعاء کیجئے، انہوں نے عرض کیا کہ آپ صحابی رسول ہیں، آپ میرے حق میں بخشش کی دعاء کیجئے، اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خیر التابعین ”اویس“ نامی ایک آدمی ہوگا، جس کی والدہ بھی ہوگی، اور اس کے جسم پر چپک کے نشانات ہوں گے، پھر جب وہ اللہ سے دعاء کرے گا تو ناف کے پاس ایک درہم کے برابر جگہ کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ اس بیماری کو اس سے دور فرما دیں گے، حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے لئے بخشش کی دعاء کی اور لوگوں کے ہجوم میں گھس کر

غائب ہو گئے، کسی کو پتہ نہ چل سکا کہ وہ کہاں چلے گئے؟

بعد میں وہ کوفہ آ گئے تھے، راوی کہتے ہیں کہ ہم ان کے ساتھ ایک حلقہ بنا کر ذکر کیا کرتے تھے، یہ بھی ہمارے ساتھ بیٹھتے تھے، جب یہ ذکر کرتے تھے تو ان کی بات ہمارے دلوں پر اتنا اثر کرتی تھی کہ کسی دوسرے کی بات اتنا اثر نہیں کرتی تھی۔

(۳۶۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْقُرَيْعِيِّ عَنْ قَيْسٍ أَوْ ابْنِ قَيْسٍ رَجُلٍ مِنْ جُعْفَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ عَفَّانَ [راجع: ۱۷۵]

(۳۶۷) گذشتہ حدیث ایک دوسری سند سے بھی روایت کی گئی ہے جو عبارت میں موجود ہے۔

(۳۶۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا عَوَّلَتْ عَلَيْهِ حَفْصَةُ فَقَالَ يَا حَفْصَةُ أَمَا سَمِعْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُعَوَّلُ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ قَالَ وَعَوَّلَ صُهِيبٌ فَقَالَ عُمَرُ يَا صُهِيبُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْمُعَوَّلَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ [صححه مسلم (۱۲۷) وابن حبان (۳۱۳۲)]

(۳۶۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا آخری وقت قریب آیا تو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے اور چیخنے لگیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا حفصہ! کیا تم نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ جس پر چیخ کر رویا جاتا ہے، اسے عذاب ہوتا ہے؟ اس کے بعد حضرت صہیب رضی اللہ عنہ پر بھی ایسی ہی کیفیت طاری ہوئی تو ان سے بھی یہی فرمایا۔

(۳۶۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ الرَّشَكِيُّ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ أُمِّ عُمَرَ ابْنَةِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحْطَبُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبَسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا فَلَا يُكْسَاهُ فِي الْآخِرَةِ [راجع: ۱۲۳]

(۳۶۹) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا میں ریشم پہنے گا، آخرت میں اسے نہیں پہنایا جائے گا۔

(۳۷۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مَرَضِيٌّ فِيهِمْ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَالَ عَفَّانُ مَرَّةً شَهِدْتُ عِنْدِي رَجُلًا مَرَضِيًّا وَأَرْضَاهُمْ عِنْدِي عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاتَيْنِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ [راجع: ۱۱۰]

(۳۷۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے ایسے لوگوں نے اس بات کی شہادت دی ہے ”جن کی بات قابل اعتماد ہوتی ہے، ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں جو میری نظروں میں ان سب سے زیادہ قابل اعتماد ہیں“ کہ نبی علیہ السلام فرماتے تھے دو نمازوں کے بعد کوئی نماز نہیں ہے، فجر کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی نماز نہ پڑھی جائے اور عصر کی نماز کے بعد

غروب آفتاب تک کوئی نفل نماز نہ پڑھی جائے۔

(۲۷۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمِثْلِ هَذَا شَهِدَ عِنْدِي رِجَالٌ مَرُضِيُونَ [راجع: ۱۱۰]

(۲۷۱) یہی روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک دوسری سند سے بھی نقل کی گئی ہے۔

(۲۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ أَنَّ الْيَهُودَ قَالُوا لِعُمَرَ إِنَّكُمْ تَقْرَأُونَ آيَةً لَوْ أَنْزَلَتْ فِينَا لَأَتَّخَذْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا فَقَالَ إِنِّي لَأَعْلَمُ حَيْثُ أَنْزَلَتْ وَأَيُّ يَوْمٍ أَنْزَلَتْ وَأَيُّ رَسُولٍ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَنْزَلَتْ أَنْزَلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ قَالَ سُفْيَانُ وَأَشْكُ يَوْمَ حُمُعَةٍ أَوْ لَا يَعْنِي الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا [راجع: ۱۸۸]

(۲۷۲) طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ ایک یہودی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور کہنے لگا امیر المؤمنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں جو اگر ہم یہودیوں پر نازل ہوئی ہوتی تو ہم اس دن کو عید بنا لیتے جس دن وہ نازل ہوئی، (حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پوچھا وہ کون سی آیت ہے؟ اس نے آیت تکمیل دین کا حوالہ دیا،) اس پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بخدا! مجھے علم ہے کہ یہ آیت کس دن اور کس وقت نازل ہوئی تھی، یہ آیت نبی علیہ السلام پر جمعہ کے دن عرفہ کی شام نازل ہوئی تھی۔

(۲۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالطُّحَاءِ فَقَالَ بِمَ أَهَلَّكَ قُلْتُ بِأَهْلَالِ كَاهِلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ سَقَتْ مِنْ هَدْيٍ قُلْتُ لَا قَالَ طُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلْ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَوْمِي فَمَشَطْنِي وَغَسَلَتْ رَأْسِي فَكُنْتُ أَفْتِي النَّاسَ بِذَلِكَ بِإِمَارَةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَإِمَارَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَإِنِّي لَقَائِمٌ فِي الْمَوْسِمِ إِذْ جَانَنِي رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحَدَثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي شَأْنِ النَّسْلِ فَقُلْتُ أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كُنَّا أَفْتَيْنَاهُ فَنَبَا فَهَذَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَادِمٌ عَلَيْكُمْ فِيهِ فَأَتَمُّوا فَلَمَّا قَدِمَ قُلْتُ مَا هَذَا الَّذِي قَدْ أَحَدَثْتُ فِي شَأْنِ النَّسْلِ قَالَ إِنْ نَأْخُذُ بِكِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ وَاتَّبِعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ وَإِنْ نَأْخُذُ بِسُنَّةِ نَبِيِّنَا فَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى نَحْرَ الْهَدْيَ [صححه البخاری (۱۵۵۹)، ومسلم (۱۲۲۱)]

(۲۷۳) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں جب یمن سے نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم بطحاء میں تھے، نبی علیہ السلام نے مجھے احرام کی حالت میں دیکھ کر پوچھا کہ کس نیت سے احرام باندھا؟ میں نے عرض کیا

یہ نیت کر کے کہ جس نیت سے نبی ﷺ نے احرام باندھا ہو، میرا بھی وہی احرام ہے، پھر پوچھا کہ قربانی کا جانور ساتھ لائے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ نہیں! فرمایا کہ پھر خانہ کعبہ کا طواف کر کے صفامروہ کے درمیان سعی کرو اور حلال ہو جاؤ۔

چنانچہ میں نے بیت اللہ کا طواف کیا، صفامروہ کے درمیان سعی کی، پھر اپنی قوم کی ایک عورت کے پاس آیا، اس نے میرے سر کے بالوں میں کنگھی کی اور میرا سر پانی سے دھویا، بعد میں لوگوں کو بھی حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کے دور خلافت میں یہی مسئلہ بتاتا رہا، ایک دن ایام حج میں کسی جگہ کھڑا ہوا تھا کہ ایک آدمی میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ آپ نہیں جانتے، امیر المؤمنین نے حج کے معاملات میں کیا نئے احکام جاری کیے ہیں؟

اس پر میں نے کہا لوگو! ہم نے جسے بھی کوئی فتویٰ دیا ہو، وہ سن لے، یہ امیر المؤمنین موجود ہیں، ان ہی کی اقتداء کرو، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو میں نے ان سے پوچھا کہ مناسک حج میں آپ نے یہ کیا نیا حکم جاری کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر ہم قرآن کریم کو لیتے ہیں تو وہ ہمیں اتمام حج و عمرہ کا حکم دیتا ہے اور اگر ہم نبی ﷺ کی سنت کو لیتے ہیں تو نبی ﷺ قربانی کا جانور ذبح کرنے سے پہلے حلال نہیں ہوئے۔

فائدہ: دراصل حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ہی سفر میں حج اور عمرہ دونوں کو جمع کرنے کی ممانعت کی تھی، یہاں اسی کا ذکر ہے۔
(۲۷۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقْبَلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَكِنِّي رَأَيْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَ حَفِيًّا [صححه مسلم (۱۲۷۱)] [انظر: ۳۸۲]

(۲۷۴) سويد بن غفله رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حجر اسود کو بوسہ دے رہے ہیں اور اس سے مخاطب ہو کر فرما رہے ہیں میں جانتا ہوں کہ تو محض ایک پتھر ہے جو کسی کو نفع نقصان نہیں پہنچا سکتا لیکن میں نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھ پر مہربان دیکھا ہے۔

(۲۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ الْمُشْرِكِينَ كَانُوا لَا يُفِيضُونَ مِنْ جَمْعٍ حَتَّى تَشْرِقَ الشَّمْسُ عَلَى نَيْسِرٍ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَكَانُوا يَقُولُونَ أَشْرِقُ نَيْسِرٌ كَيْمَا يُغَيِّرُ بَعْضُ فَخَالَفَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ [راجع: ۸۴]

(۲۷۵) عمرو بن ميمون کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مشرکین طلوع آفتاب سے پہلے مزدلفہ سے واپس نہیں جاتے تھے، نبی ﷺ نے ان کا طریقہ اختیار نہیں کیا، اور مزدلفہ سے منیٰ کی طرف طلوع آفتاب سے قبل ہی روانہ ہو گئے۔

(۲۷۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ فِيهَا أَنْزَلَ عَلَيْهِ

آيَةُ الرَّجْمِ فَقَرَأْنَا بِهَا وَعَقَلْنَاهَا وَوَعَيْنَاهَا فَأَخْشَى أَنْ يَطُولَ بِالنَّاسِ عَهْدُ فَيَقُولُوا إِنَّا لَا نَجِدُ آيَةَ الرَّجْمِ فَتُتْرَكُ فَرِيضَةٌ أَنْزَلَهَا اللَّهُ تَعَالَى وَإِنَّ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى إِذَا أَحْصَنَ مِنَ الرَّجَالِ وَالنِّسَاءِ إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ الْحَبْلُ أَوْ إِلَّا غَيْرَافٍ [قال شعيب: إسناده صحيح] [انظر: ۳۹۱]

(۲۷۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو مبعوث فرمایا، ان پر کتاب نازل فرمائی، اس میں رجم کی آیت بھی تھی جسے ہم نے پڑھا، اور یاد کیا تھا، مجھے اندیشہ ہے کہ کچھ عرصہ گزرنے کے بعد لوگ یہ نہ کہنے لگیں کہ ہمیں تو رجم سے متعلق کوئی آیت نہیں ملتی اور یوں ایک فریضہ ”جو اللہ نے نازل کیا ہے“ چھوٹ جائے، یاد رکھو! کتاب اللہ سے رجم کا ثبوت برحق ہے اس شخص کے لئے جو شادی شدہ ہو ”خواہ مرد ہو یا عورت“ جبکہ گواہ موجود ہوں، یا عورت حاملہ ہوگئی ہو، یا وہ اعتراف جرم کر لے۔

(۲۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي الصَّلَاةِ عَلَى غَيْرِ مَا أُقْرَؤَهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأْنِيهَا فَأَخَذْتُ بِثَوْبِهِ فَذَهَبَتْ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتِنِيهَا فَقَالَ أَقْرَأْ فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهَا مِنْهُ فَقَالَ هَكَذَا أَنْزِلْتُ ثُمَّ قَالَ لِي أَقْرَأْ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هَكَذَا أَنْزِلْتُ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنُ أَنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَأَقْرَأُوا مَا تَيَسَّرَ [صححه البخاری (۲۴۱۹)، ومسلم (۸۱۸) وابن حبان (۷۴۱)] [راجع: ۱۵۸]

(۲۷۷) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے ہشام بن حکیم کو نماز میں سورہ فرقان کی تلاوت کرتے ہوئے سنا، انہوں نے اس میں ایسے حروف کی تلاوت کی جو نبی ﷺ نے مجھے نہیں پڑھائے تھے۔

میں نے ان کا ہاتھ پکڑا اور انہیں کھینچتا ہوا نبی ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہو گیا، اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے مجھے سورہ فرقان خود پڑھائی ہے، میں نے اسے سورہ فرقان کو ایسے حروف میں پڑھتے ہوئے سنا ہے جو آپ نے مجھے نہیں پڑھائے؟ نبی ﷺ نے ہشام سے اس کی تلاوت کرنے کے لیے فرمایا، انہوں نے اسی طرح پڑھا جیسے میں نے انہیں سنا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا یہ سورت اسی طرح نازل ہوئی ہے، پھر مجھ سے کہا کہ عمر! تم بھی پڑھ کر سناؤ، چنانچہ میں نے بھی پڑھ کر سنا دیا، نبی ﷺ نے فرمایا کہ یہ سورت اس طرح بھی نازل ہوئی ہے، اس کے بعد ارشاد فرمایا بے شک اس قرآن کا نزول سات قراءتوں پر ہوا ہے، لہذا تمہارا رے لیے جو آسان ہو اس کے مطابق تلاوت کر لیا کرو۔

(۲۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَاءًا مَعْمُورٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمُسَوِّدِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ مَرَرْتُ بِهَشَامِ بْنِ حَكِيمٍ بِنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ [راجع: ۱۵۸]

(۲۷۸) یہی روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس دوسری سند سے بھی نقل کی گئی ہے۔

(۲۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّعْدِيِّ قَالَ قَالَ لِي عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَلَمْ أُحَدِّثْ أَنَّكَ تَلِي مِنْ أَعْمَالِ النَّاسِ أَعْمَالًا فَإِذَا أُعْطِيتَ الْعَمَالَهَ لَمْ تَقْبَلْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا تُرِيدُ إِلَيَّ ذَاكَ قَالَ أَنَا غَنِيٌّ لِي عَبْدٌ وَلِي أَفْرَاسٌ أُرِيدُ أَنْ يَكُونَ عَمَلِي صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِينَ قَالَ لَا تَفْعَلْ فَإِنِّي كُنْتُ أَفْعَلُ مِثْلَ الَّذِي تَفْعَلُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ خُذْهُ فَإِنَّمَا أَنْ تَمَوَّلَهُ وَإِنَّمَا أَنْ تَصَدَّقَ بِهِ وَمَا آتَاكَ اللَّهُ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ لَهُ وَلَا سَائِلِهِ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلا تَتَّبِعْهُ نَفْسَكَ [راجع: ۱۰۰]

(۲۷۹) ایک مرتبہ عبداللہ بن سعدی رضی اللہ عنہ خلافت فاروقی کے زمانے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھ کر فرمایا کیا تم وہی ہو جس کے متعلق مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ تمہیں عوام الناس کی کوئی ذمہ داری سونپی گئی ہے لیکن جب تمہیں اس کی تنخواہ دی جاتی ہے تو تم اسے لینے سے ناگواری کا اظہار کرتے ہو؟ عبداللہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا جی ہاں! ایسا ہی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ اس سے تمہارا کیا مقصد ہے؟ میں نے عرض کیا میرے پاس اللہ کے فضل سے گھوڑے اور غلام سب ہی کچھ ہے اور میں مالی اعتبار سے بھی صحیح ہوں، اس لئے میری خواہش ہوتی ہے کہ میری تنخواہ مسلمانوں کے ہی کاموں میں استعمال ہو جائے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایسا مت کرو، کیونکہ ایک مرتبہ میں نے بھی یہی چاہا تھا، نبی ﷺ مجھے کچھ دینا چاہتے تو میں عرض کر دیتا کہ یا رسول اللہ! مجھ سے زیادہ جو محتاج لوگ ہیں، یہ انہیں دے دیجئے، اسی طرح ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھے کچھ مال و دولت عطاء فرمایا، میں نے حسب سابق یہی عرض کیا کہ مجھ سے زیادہ کسی ضرورت مند کو دے دیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا اسے لے لو، اپنے مال میں اضافہ کرو، اس کے بعد صدقہ کر دو، اور یاد رکھو! اگر تمہاری خواہش اور سوال کے بغیر کہیں سے مال آئے تو اسے لے لیا کرو، ورنہ اس کے پیچھے نہ پڑا کرو۔

(۲۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ لَقِيَ عُمَرُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ السَّعْدِيِّ فَقَالَ لَهُ قَالَ تَصَدَّقُ بِهِ وَقَالَ لَا تَتَّبِعْهُ نَفْسَكَ [قال شعيب: إسناده صحيح] [راجع: ۱۰۰]

(۲۸۰) یہی حدیث ایک دوسری سند سے بھی مروی ہے جو عبارت میں گزری ہے۔

(۲۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَضَاعَهُ صَاحِبُهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَبْتَاغَهُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ بَاتِعُهُ بِرُخْصٍ فَقُلْتُ حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَتَّبِعْهُ وَإِنْ أَعْطَاكَه بِدِرْهَمٍ فَإِنَّ الَّذِي يَعُودُ فِي صَدَقَتِهِ فَكَالْكُلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ [راجع: ۱۶۶]

(۲۸۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے فی سبیل اللہ کسی شخص کو سواری کے لئے گھوڑا دے دیا، اس نے اسے ضائع کر دیا، میں نے سوچا کہ اسے خرید لیتا ہوں، کیونکہ میرا خیال تھا کہ وہ اسے ستا فروخت کر دے گا، لیکن میں نے نبی ﷺ سے مشورہ کیا، تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ اسے مت خریدو اگرچہ وہ تمہیں پیسوں کے بدلے دے کیونکہ صدقہ دے کر رجوع کرنے والے کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کتا قی کر کے اسے دوبارہ چاٹ لے۔

(۲۸۲) قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ أَنَّهُ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَجَاءَ فَصَلَّى ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ إِنَّ هَذَيْنِ يَوْمَانِ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِهِمَا يَوْمٌ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَالْآخَرُ يَوْمٌ تَأْكُلُونَ فِيهِ مِنْ نُسُكِكُمْ [راجع: ۱۶۳]

(۲۸۲) ابو عبید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں عید کے موقع پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، انہوں نے آ کر پہلے نماز پڑھائی، پھر لوگوں کی طرف منہ پھیر کر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ نبی ﷺ نے ان دنوں کے روزے سے منع فرمایا ہے، عید الفطر کے دن تو اس لیے کہ اس دن تمہارے روزے ختم ہوتے ہیں اور عید الاضحیٰ کے دن اس لیے کہ تم اپنی قربانی کے جانور کا گوشت کھا سکو۔

(۲۸۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ عُمَرُ رَجُلًا غَيُورًا فَكَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ اتَّبَعَتْهُ عَاتِكَةُ ابْنَةُ زَيْدٍ فَكَانَ يَكْرَهُ خُرُوجَهَا وَيَكْرَهُ مَنَعَهَا وَكَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَأْذَنْتُكُمْ نِسَاءُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَا تَمْنَعُوهُنَّ [قال شعيب: صحيح]

(۲۸۳) حضرت سالم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بڑے غیور طبع آدمی تھے، جب وہ نماز کے لئے نکلتے تو ان کے پیچھے پیچھے عاتکہ بنت زید بھی چلی جاتیں، انہیں ان کا نکلنا بھی پسند نہ تھا اور روکنا بھی پسند نہ تھا، اور وہ نبی ﷺ کے حوالے سے یہ حدیث بیان کرتے تھے کہ جب تمہاری عورتیں تم سے نماز کے لئے مسجد جانے کی اجازت مانگیں تو انہیں مت روکو۔

(۲۸۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ قَالَ لَوْلَا آخِرُ الْمُسْلِمِينَ مَا فُتِحَتْ قَرْيَةٌ إِلَّا قَسَمْتُهَا كَمَا قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ [راجع: ۲۱۳]

(۲۸۴) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ اگر بعد میں آئے والے مسلمانوں کا خیال نہ ہوتا تو جو بستی اور شہر بھی فتوح ہوتا، میں اسے فاتحین کے درمیان تقسیم کر دیتا جیسا کہ نبی ﷺ نے خیبر کو تقسیم فرما دیا تھا۔

(۲۸۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ بُنْتُ عَنْ أَبِي الْعَجْفَاءِ السُّلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ أَلَا لَا تَغْلُوا صُدُقَ النِّسَاءِ أَلَا لَا تَغْلُوا صُدُقَ النِّسَاءِ فَإِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا أَوْ تَقْوَى عِنْدَ اللَّهِ كَانَ أَوْلَاكُمْ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَصْدَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِ وَلَا أُصْدِقْتُ امْرَأَةً مِنْ بَنَاتِهِ أَكْثَرَ مِنْ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَةً وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَبْتَلِي بِصَدَقَةِ امْرَأَتِهِ وَقَالَ مَرَّةً وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيُعْلِي بِصَدَقَةِ امْرَأَتِهِ حَتَّى تَكُونَ لَهَا عَدَاوَةٌ فِي نَفْسِهِ وَحَتَّى يَقُولَ كَلِفْتُ إِلَيْكَ عَلَقُ الْقُرْبَةِ قَالَ وَكُنْتُ غُلَامًا عَرَبِيًّا مُوَلَّدًا لَمْ أَذِرْ مَا عَلَقُ الْقُرْبَةِ قَالَ وَأُخْرَى تَقُولُونَهَا لِمَنْ قُتِلَ فِي مَغَازِيكُمْ وَمَاتَ قُتِلَ فَلَانٌ شَهِيدًا وَمَاتَ فَلَانٌ شَهِيدًا وَلَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ قَدْ أَوْفَرَ عَجْزَ دَائِيهِ أَوْ دَفَّتْ رَاحِلَتِهِ ذَهَبًا أَوْ وَرَقًا يَلْتَمِسُ التَّجَارَةَ لَا تَقُولُوا ذَاكُمْ وَلَكِنْ قُولُوا كَمَا قَالَ النَّبِيُّ أَوْ كَمَا قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ أَوْ مَاتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ [صححه ابن حسان (٤٦٢٠)، والحاكم (١٧٥/٢-١٧٦)] قال

الأساني: صحيح (أبو داود: ٢١٠٦، ابن ماجه: ١٨٨٧، الترمذی: ١١١٤، النسائي: ١١٧/٦) [انظر: ٢٨٧]

(٢٨٥) ابوالجفاء سلمی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو تکرار کے ساتھ یہ بات دہراتے ہوئے سنا کہ لوگو! اپنی بیویوں کے مہر زیادہ مت باندھا کرو، کیونکہ اگر یہ چیز دنیا میں باعث عزت ہوتی یا اللہ کے نزدیک تقویٰ میں شمار ہوتی تو اس کے سب سے زیادہ حق دار نبی ﷺ تھے، جبکہ نبی ﷺ کی کسی بیوی یا بیٹی کا مہر بارہ اوقیہ سے زیادہ نہیں تھا، اور انسان اپنی بیوی کے حق مہر سے ہی آزمائش میں مبتلا ہوتا ہے، جو بعد میں اس کے لئے خود اپنی ذات سے دشمنی ثابت ہوتی ہے اور انسان یہاں تک کہہ جاتا ہے کہ میں تو تمہارے پاس مشکیزہ کا منہ باندھنے والی رسی تک لانے پر مجبور ہو گیا ہوں۔

ابوالجفاء ”جو کہ راوی ہیں“ کہتے ہیں کہ میں چونکہ عرب کے ان غلاموں میں سے تھا جنہیں ”مولدین“ کہا جاتا ہے اس لئے مجھے اس وقت تک ”علق القربہ“ (جس کا ترجمہ مشکیزہ کا منہ باندھنے والی رسی کیا گیا ہے) کا معنی معلوم نہیں تھا۔

پھر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دوسری بات یہ ہے کہ جو شخص دوران جہاد مقتول ہو جائے یا طبعی طور پر فوت ہو جائے تو آپ لوگ یہ کہتے ہیں کہ فلاں آدمی شہید ہو گیا، فلاں آدمی شہید ہو کر دنیا سے رخصت ہوا، حالانکہ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ اس نے اپنی سواری کے پچھلے حصے میں یا کجاوے کے نیچے سونا چاندی چھپا رکھا ہو جس سے وہ تجارت کا ارادہ رکھتا ہو، اس لئے تم کسی کے متعلق یقین کے ساتھ یہ مت کہو کہ وہ شہید ہے، البتہ یہ کہہ سکتے ہو کہ جو شخص راہِ خدا میں مقتول یا فوت ہو جائے (وہ شہید ہے) اور جنت میں داخل ہوگا جیسا کہ نبی ﷺ فرماتے تھے۔

(٢٨٦) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَنبَأَنَا الْجُرَيْرِيُّ سَعِيدٌ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي فِرَاسٍ قَالَ خَطَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَلَا إِنَّمَا كُنَّا نَعْرِفُكُمْ إِذْ بَيَّنَّ ظَهْرُنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِذْ يَنْزِلُ الْوَحْيُ وَإِذْ يُبَيِّنُ اللَّهُ مِنْ أَخْبَارِكُمْ أَلَا وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ انْطَلَقَ وَقَدْ انْقَطَعَ الْوَحْيُ وَإِنَّمَا نَعْرِفُكُمْ بِمَا نَقُولُ لَكُمْ مَنْ أَظْهَرَ مِنْكُمْ خَيْرًا ظَنَّنَا بِهِ خَيْرًا وَأَحَبَّنَاهُ عَلَيْهِ وَمَنْ أَظْهَرَ مِنْكُمْ لَنَا شَرًّا ظَنَّنَا بِهِ شَرًّا وَأَبْغَضْنَاهُ عَلَيْهِ سَرَائِرُكُمْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ أَلَا إِنَّهُ قَدْ أَتَى عَلَيَّ حِينٌ وَأَنَا أَحْسِبُ أَنَّ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ يُرِيدُ اللَّهَ وَمَا عِنْدَهُ فَقَدْ حَبِلَ إِلَيَّ بِآخِرَةٍ أَلَا إِنَّ رِجَالًا قَدْ قَرَنُوهُ يُرِيدُونَ بِهِ مَا عِنْدَ النَّاسِ فَأَرِيدُوا اللَّهَ

بِقَرَائَتِكُمْ وَأَرِيدُوهُ بِأَعْمَالِكُمْ أَلَا إِنِّي وَاللَّهِ مَا أُرْسِلُ عُمَالِي إِلَيْكُمْ لِيَضْرِبُوا أَبْشَارَكُمْ وَلَا لِيَأْخُذُوا أَمْوَالَكُمْ وَلَكِنْ أُرْسِلُهُمْ إِلَيْكُمْ لِيَعْلَمُواكُمْ دِينَكُمْ وَسُنَّتَكُمْ فَمَنْ فَعَلَ بِهِ شَيْءٌ سِوَى ذَلِكَ فَلْيَرْفَعْهُ إِلَيَّ قَوْلًا لَدَى نَفْسِي بِيَدِهِ إِذَنْ لَأَقْصَنَّهُ مِنْهُ قَوْلُ بَنِي عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَوْرَأَيْتَ إِنْ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى رَعِيَّةٍ فَأَذَبَ بَعْضَ رَعِيَّتِهِ أَنْتَ لَمْ تُقْصِصْهُ مِنْهُ قَالَ إِي وَالَّذِي نَفْسُ عَمْرٍو بِيَدِهِ إِذَنْ لَأَقْصَنَّهُ مِنْهُ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْصُصُ مِنْ نَفْسِهِ أَلَا لَا تَضْرِبُوا الْمُسْلِمِينَ فَنُدُّوهُمْ وَلَا تُجَمِّرُوهُمْ فَتَفْتِنُوهُمْ وَلَا تَمْنَعُوهُمْ حُقُوقَهُمْ فَتُكْفَرُوا بِهِمْ وَلَا تُنْزِلُوهُمْ الْغِيَاضَ فَتُضَيَّعُوا بِهِمْ [صححه الحاكم (۴/۴۳۹)].

قال الألبانی: ضعیف مختصراً (أبو داود: ۵۳۷، النسائی: ۳۴/۸)

(۲۸۶) ابوفراس کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا لوگو! جب تک نبی ﷺ ہم میں موجود رہے، وحی نازل ہوتی رہی، اور اللہ ہمیں تمہارے حالات سے مطلع کرتا رہا اس وقت تک تو ہم تمہیں پہچانتے تھے، اب چونکہ نبی ﷺ تشریف لے گئے ہیں اور وحی کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے اس لئے اب ہم تمہیں ان چیزوں سے پہچانیں گے جو ہم تمہیں کہیں گے۔

تم میں سے جو شخص ”خیر“ ظاہر کرے گا ہم اس کے متعلق اچھا گمان رکھیں گے اور اس سے محبت کریں گے اور جو ”شر“ ظاہر کرے گا ہم اس کے متعلق اچھا گمان نہیں رکھیں گے اور اس بناء پر اس سے نفرت کریں گے، تمہارے پوشیدہ راز تمہارے رب اور تمہارے درمیان ہوں گے۔

یاد رکھو! مجھ پر ایک وقت ایسا بھی آیا ہے کہ جس میں میں سمجھتا ہوں جو شخص قرآن کریم کو اللہ اور اس کی نعمتوں کو حاصل کرنے کے لیے پڑھتا ہے وہ میرے سامنے آخرت کا تخیل پیش کرتا ہے، یاد رکھو! بعض لوگ ایسے بھی ہیں کہ جو قرآن کریم کی تلاوت سے لوگوں کے مال و دولت کا حصول چاہتے ہیں، تم اپنی قراءت سے اللہ کو حاصل کرو، اپنے اعمال کے ذریعے اللہ کو حاصل کرو، اور یاد رکھو! میں نے تمہارے پاس اپنے مقرر کردہ گورنروں کو اس لئے نہیں بھیجا کہ وہ تمہاری چٹری ادھیڑ دیں، اور تمہارے مال و دولت پر قبضہ کر لیں، میں نے تو انہیں تمہارے پاس اس لئے بھیجا ہے کہ وہ تمہیں تمہارا دین اور نبی ﷺ کی سنتیں سکھائیں۔

جس شخص کے ساتھ اس کے علاوہ کوئی اور معاملہ ہوا ہو، اسے چاہئے کہ وہ اسے میرے سامنے پیش کرے، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، میں اسے بدلہ ضرور لے کر دوں گا، یہ سن کر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو دگر سامنے آئے اور کہنے لگے امیر المؤمنین! اگر کسی آدمی کو رعایا پر ذمہ دار بنایا جائے اور وہ رعایا کو ادب سکھانے کے لئے کوئی سزا دے دے تو کیا آپ اس سے بھی قصاص لیں گے؟ فرمایا ہاں! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں عمر کی جان ہے میں اس سے بھی قصاص لوں گا، میں نے خود نبی ﷺ کو اپنی طرف سے قصاص دیتے ہوئے دیکھا ہے۔

یاد رکھو! مسلمانوں کو مار پیٹ کر ذلیل مت کرو، انہیں انگاروں پر مت رکھو کہ انہیں آزمائش میں مبتلا کرو، ان سے ان

کے حقوق مت روکو کہ انہیں کفر اختیار کرنے پر مجبور کر دو، اور انہیں غصہ مت دلاؤ کہ انہیں ضائع کر دو۔

(۲۸۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ مَرَّةً أُخْرَى أَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ بُنْتُ عَنْ أَبِي الْعَجْفَاءِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ أَلَا لَا تَغْلُوا صُدُقَ النِّسَاءِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ إِسْمَاعِيلُ وَذَكَرَ أَيُّوبُ وَهْشَامُ وَابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي الْعَجْفَاءِ عَنْ عُمَرَ نَحْوًا مِنْ حَدِيثِ سَلَمَةَ إِلَّا أَنَّهُمْ قَالُوا لَمْ يَقُلْ مُحَمَّدٌ بُنْتُ عَنْ أَبِي الْعَجْفَاءِ [راجع: ۲۸۵]

(۲۸۷) مہر زیادہ مقرر نہ کرنے والی روایت جو ”عقرب گزری“ ایک دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۸۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَنَحْنُ نَنْتَظِرُ حَنَازَةَ أُمَّ ابْنِ عَثْمَانَ بْنِ عَقَّانَ وَعِنْدَهُ عُمَرُو بْنُ عَثْمَانَ فَجَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُودُهُ قَائِدُهُ قَالَ قَارَاهُ أَخْبَرَهُ بِمَكَانِ ابْنِ عُمَرَ فَجَاءَ حَتَّى جَلَسَ إِلَيَّ حَتَّى وَكُنْتُ بَيْنَهُمَا فَإِذَا صَوْتُ مِنَ الدَّارِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِكُأٍ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَأَرْسَلَهَا عَبْدُ اللَّهِ رَسُولَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنَّا مَعَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ نَازِلٍ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ فَقَالَ لِي انْطَلِقْ فَأَعْلَمْتُ مِنْ ذَلِكَ فَانْطَلَقْتُ فَإِذَا هُوَ صُهَيْبٌ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ إِنَّكَ أَمَرْتَنِي أَنْ أَعْلَمَ لَكَ مِنْ ذَلِكَ وَإِنَّهُ صُهَيْبٌ فَقَالَ مَرُّهُ فَلْيَلْحَقْ بِنَا فَقُلْتُ إِنَّ مَعَهُ أَهْلَهُ قَالَ وَإِنْ كَانَ مَعَهُ أَهْلُهُ وَرَبَّمَا قَالَ أَيُّوبُ مَرَّةً فَلْيَلْحَقْ بِنَا فَلَمَّا بَلَّغْنَا الْمَدِينَةَ لَمْ يَلْبَثْ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ أُصِيبَ فَجَاءَ صُهَيْبٌ فَقَالَ وَآخَاهُ وَآ صَاحِبَاهُ فَقَالَ عُمَرُ أَلَمْ تَعْلَمْ أَوْ لَمْ تَسْمَعْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَأَمَّا عَبْدُ اللَّهِ فَأَرْسَلَهَا رَسُولَهُ وَأَمَّا عُمَرُ فَقَالَ بَعْضُ بُكَاءٍ فَاتَيْتُ عَائِشَةَ فَذَكَرْتُ لَهَا قَوْلَ عُمَرَ فَقَالَتْ لَا وَاللَّهِ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَحَدٍ وَلَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْكَافِرَ لَيَزِيدُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَذَابًا وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَى وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى قَالَ أَيُّوبُ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ قَالَ لَمَّا بَلَغَ عَائِشَةَ قَوْلُ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ قَالَتْ إِنَّكُمْ لَتُحَدِّثُونِي عَنْ غَيْرِ كَاذِبِينَ وَلَا مُكَذِّبِينَ وَلَكِنَّ السَّمْعَ يُخْطِئُ [صححه البخاری (۱۲۸۷)]

ومسلم (۹۲۸) وابن حبان (۳۱۳۶) [انظر: ۲۹۰]

(۲۸۸) حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن ہم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ام ابان کے جنازے کے انتظار میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، وہاں عمرو بن عثمان بھی تھے، اتنی دیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو ان کا رہنما لے آیا، شاید اسی نے انہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی نشست کا بتایا، چنانچہ وہ میرے پہلو میں آکر بیٹھ گئے اور میں ان دونوں کے درمیان ہو گیا، اچانک گھر سے رونے کی آوازیں آنے لگیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمانے لگے کہ میں

نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میت کو اس کے اہل خانہ کے رونے دھونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے، اور اہل خانہ کو یہ حدیث کہلوایم بھی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمانے لگے کہ ایک مرتبہ ہم امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ مقام بیداء میں پہنچے تو ان کی نظر ایک آدمی پر پڑی جو کسی درخت کے سائے میں کھڑا تھا، انہوں نے مجھ سے فرمایا جا کر خبر لاؤ کہ یہ آدمی کون ہے؟ میں گیا تو وہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ تھے، میں نے واپس آ کر عرض کیا کہ آپ نے مجھے فلاں آدمی کے بارے میں معلوم کرنے کا حکم دیا تھا، وہ صہیب رضی اللہ عنہ ہیں، فرمایا انہیں ہمارے پاس آنے کے لیے کہو، میں نے عرض کیا ان کے ساتھ ان کے اہل خانہ بھی ہیں، فرمایا اگر چہ اہل خانہ ہوں تب بھی انہیں بلا کر لاؤ۔

خیر! مدینہ منورہ پہنچنے کے چند دن بعد ہی امیر المؤمنین پر قاتلانہ حملہ ہوا، حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا تو وہ آئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھتے ہی کہنے لگے ہائے! میرے بھائی، ہائے! میرے دوست، اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میت کو اس کے رشتہ داروں کے رونے دھونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔

عبداللہ بن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول بھی ذکر کیا، انہوں نے فرمایا بخدا! نبی ﷺ نے یہ بات نہیں فرمائی تھی کہ میت کو کسی کے رونے دھونے سے عذاب ہوتا ہے، نبی ﷺ نے تو یہ فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کافر کے اہل خانہ کے رونے دھونے کی وجہ سے اس کے عذاب میں اضافہ کر دیتا ہے، اصل ہنسارے اور رلانے والا تو اللہ ہے، اور یہ بھی اصول ہے کہ کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔

ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے حضرت قاسم رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ان کے صاحبزادے کا یہ قول معلوم ہوا تو فرمایا کہ تم لوگ جن سے حدیث روایت کر رہے ہو، نہ تو وہ جھوٹے تھے اور نہ ان کی تکذیب کی جاسکتی ہے، البتہ بعض اوقات انسان سے سننے میں غلطی ہو جاتی ہے۔

(۲۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ أَيُّوبَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لِعُمَرَوِ بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ مُوَاجِهُهُ أَلَا تَنْهَى عَنِ الْبُكَاءِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ [انظر: ۲۹۰]

(۲۸۹) ایک دوسری سند سے بھی یہ روایت مروی ہے البتہ اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے عمرو بن عثمان سے ’جو ان کے سامنے ہی تھے‘ فرمایا کہ آپ ان رونے والیوں کو رونے سے روکتے کیوں نہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ میت پر اس کے اہل خانہ کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔

(۲۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ تَوَقَّيْتُ ابْنَةَ عُثْمَانَ بِنِ عَفَّانَ بِمَكَّةَ فَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَإِنِّي لَجَالِسٌ بَيْنَهُمَا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لِعُمَرَوِ بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ مُوَاجِهُهُ

أَلَا تَنْهَى عَنِ الْبَغَاءِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبَغَائِهِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ قَدْ كَرَّ نَحْوُ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ [مكرر ما قبله]

(۲۹۰) عبد اللہ بن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی ایک بیٹی فوت ہو گئی، اس کے جنازے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ دونوں شریک ہوئے، جبکہ میں ان دونوں کے درمیان بیٹھا ہوا تھا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے سامنے بیٹھے ہوئے عمرو بن عثمان سے کہا کہ تم ان لوگوں کو رونے سے کیوں نہیں روکتے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میت پر اہل خانہ کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے، پھر انہوں نے مکمل حدیث ذکر کی۔

(۲۹۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سِمَاكِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كُنْتُ فِي رَكْبٍ أَسِيرُ فِي عَرَاقٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَفْتُ فَقُلْتُ لَا وَأَبِي فَهَتَفَ بِي رَحُلٌ مِنْ خَلْفِي لَا تَحْلِفُوا يَا بَنِيكُمْ فَالْتَفَتُ فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [قال شعيب: إسناده صحيح] [راجع: ۱۱۶]

(۲۹۱) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی غزوے میں تھا، ایک موقع پر میں نے قسم کھاتے ہوئے کہا ”لا وابی“ تو پیچھے سے ایک آدمی نے مجھ سے کہا کہ اپنے آباؤ اجداد کے نام کی قسمیں مت کھایا کرو، میں نے دیکھا تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

(۲۹۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْسَرٍ أَبُو سَعْدٍ الصَّاعِنِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ بْنِ الْحَدَّاثَانِ قَالَ كَانَ عُمَرُ يَحْلِفُ عَلَى آيْمَانٍ ثَلَاثٍ يَقُولُ وَاللَّهِ مَا أَحَدٌ أَحَقُّ بِهَذَا الْمَالِ مِنْ أَحَدٍ وَمَا أَنَا بِأَحَقُّ بِهِ مِنْ أَحَدٍ وَاللَّهِ مَا مِنْ الْمُسْلِمِينَ أَحَدٌ إِلَّا وَلَهُ فِي هَذَا الْمَالِ نَصِيبٌ إِلَّا عَبْدًا مَمْلُوكًا وَلَكِنَّا عَلَى مَنَازِلِنَا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى وَقَسِمْنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالرَّجُلُ وَبَلَاؤُهُ فِي الْإِسْلَامِ وَالرَّجُلُ وَقَدَمُهُ فِي الْإِسْلَامِ وَالرَّجُلُ وَغَنَاؤُهُ فِي الْإِسْلَامِ وَالرَّجُلُ وَحَاجَتُهُ وَاللَّهُ لَيُنْ بَقِيَّتْ لَهُمْ لَيَاتَيْنِ الرَّاعِي بِجَبَلٍ صَنْعَاءَ حُظُّهُ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَهُوَ يَرْعَى مَكَانَهُ [قال الألباني: حسن موقوف (أبو داود: ۲۹۵۰) قال شعيب: إسناده ضعيف]

(۲۹۲) مالک بن اوس کہتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تین باتوں پر قسم کھایا کرتے تھے، وہ فرماتے تھے کہ اللہ کی قسم! اس مال کا ایک کی نسبت دوسرا کوئی شخص زیادہ حقدار نہیں (بلکہ سب برابر مستحق ہیں) اور میں بھی کسی دوسرے کی نسبت زیادہ مستحق نہیں ہوں، اللہ کی قسم! ہر مسلمان کا اس مال میں حق ہے سوائے اس غلام کے جو اپنے آقا کا اب تک مملوک ہے، البتہ ہم کتاب اللہ کے مطابق درجہ بندی کریں گے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا طریقہ تقسیم حاصل کریں گے۔

چنانچہ ایک آدمی وہ ہے جس نے اسلام کی خاطر بڑی آزمائشیں برداشت کیں، ایک آدمی وہ ہے جو قدیم الاسلام ہو،

ایک آدمی وہ ہے جو اسلام میں غنی رہا اور ایک آدمی وہ ہے جو ضرورت مند رہا، اللہ کی قسم! اگر میں زندہ رہا تو ایسا ہو کر رہے گا کہ جبل صنعاء سے ایک چرواہا آئے گا اور اس مال سے اپنا حصہ وصول کرے گا اور اپنی جگہ جانور بھی چراتار رہے گا۔

(۲۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ حَدَّثَنِي أَبُو الْمُخَارِقِ زُهَيْرُ بْنُ سَالِمٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ وَلَاهُ عُمَرُ حِمَصَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ عُمَرُ يَعْنِي لِكَعْبٍ إِنِّي أَسْأَلُكَ عَنْ أَمْرٍ فَلَا تَكْتُمْنِي قَالَ وَاللَّهِ لَا أَكْتُمُكَ شَيْئًا أَعْلَمُهُ قَالَ مَا أَخَوْفُ شَيْءٍ تَخَوَّفُهُ عَلَى أُمَّةٍ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيْمَةً مُضِلِّينَ قَالَ عُمَرُ صَدَقْتَ قَدْ أَسَرَّ ذَلِكَ إِلَيَّ وَأَعْلَمَنِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [إسناده ضعيف]

(۲۹۳) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے امیر بن سعید کو "حمص" کا گورنر مقرر فرما رکھا تھا، ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا میں تم سے ایک سوال پوچھتا ہوں، مجھ سے کچھ نہ چھپانا، انہوں نے عرض کیا کہ مجھے جس چیز کا علم ہوگا، اسے نہیں چھپاؤں گا، فرمایا امت مسلمہ کے حوالے سے تمہیں سب سے زیادہ خطرناک بات کیا معلوم ہوتی ہے؟ عرض کیا گمراہ کن ائمہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ نے سچ کہا، مجھے یہ بات نبی علیہ السلام نے بتائی تھی۔

(۲۹۴) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَقَالَ سَالِمٌ فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ عُمَرُ أَرْسَلُوا إِلَيَّ طَبِيبًا يَنْظُرُ إِلَيَّ جُرْحِي هَذَا قَالَ فَأَرْسَلُوا إِلَيَّ طَبِيبٌ مِنَ الْعَرَبِ فَسَقَى عُمَرَ نَبِيذًا فَشَبَّهَ النَّبِيذُ بِاللَّدْمِ حِينَ خَرَجَ مِنَ الطَّعْنَةِ الَّتِي تَحْتَ السُّرَّةِ قَالَ فَدَعَوْتُ طَبِيبًا آخَرَ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ بَنِي مُعَاوِيَةَ فَسَقَاهُ لَبَنًا فَخَرَجَ اللَّبَنُ مِنَ الطَّعْنَةِ صَلْدًا أَبْيَضَ فَقَالَ لَهُ الطَّبِيبُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اعْهَدْ فَقَالَ عُمَرُ صَدَقْتَنِي أَخُو بَنِي مُعَاوِيَةَ وَلَوْ قُلْتُ غَيْرَ ذَلِكَ كَذَبْتُكَ قَالَ فَبَكَى عَلَيْهِ الْقَوْمُ حِينَ سَمِعُوا ذَلِكَ فَقَالَ لَا تَبْكُوا عَلَيْنَا مَنْ كَانَ بَاكِيًا فَلْيَخْرُجْ أَلَمْ تَسْمَعُوا مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُعَذِّبُ الْمَيِّتُ بِكُأْهِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ لَا يَقْرَأُ أَنْ يَبْكِيَ عِنْدَهُ عَلَى هَالِكٍ مِنْ وَلَدِهِ وَلَا غَيْرِهِمْ [راجع: ۱۸۰]

(۲۹۴) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے قاتلانہ حملہ میں زخمی ہونے کے بعد فرمایا میرے پاس طیب کو بلا کر لاؤ، جو میرے زخموں کی دیکھ بھال کرے، چنانچہ عرب کا ایک نامی گرامی طیب بلا یا گیا، اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نبیذ پلائی، لیکن وہ ناف کے نیچے لگے ہوئے زخم سے نکل آئی اور اس کا رنگ خون کی طرح سرخ ہو چکا تھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے اس کے بعد انصار کے بنو معاویہ میں سے ایک طیب کو بلا یا، اس نے آ کر انہیں دودھ پلایا، وہ بھی ان کے زخم سے چکنا سفید نکل آیا، طیب نے یہ دیکھ کر کہا کہ امیر المؤمنین! اب وصیت کر دیجئے، (یعنی اب بچنا مشکل ہے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انہوں نے سچ کہا، اگر تم کوئی دوسری بات کہتے تو میں تمہاری بات نہ مانتا۔

یہ سن کر لوگ رونے لگے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھ پر مت روؤ، جو رونا چاہتا ہے وہ باہر چلا جائے کیا تم لوگوں نے نبی علیہ السلام کا یہ فرمان نہیں سنا کہ میت کو اس کے اہل خانہ کے رونے سے عذاب ہوتا ہے، اسی وجہ سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے

بیٹوں یا کسی اور کے انتقال پر رونے والوں کو اپنے پاس نہیں بٹھاتے تھے۔

(۲۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَأَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عُمَرَو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَفِيضُونَ مِنْ جَمْعٍ حَتَّى يَرَوْا الشَّمْسَ عَلَى نَبِيرٍ وَكَانُوا يَقُولُونَ أَشْرِقَ نَبِيرٌ كَيْمًا نَغِيرُ فَأَقَاضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ [راجع: ۸۴، البخاری]

(۲۹۵) عمرو بن میمون کہتے ہیں کہ میں نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مشرکین طلوع آفتاب سے پہلے واپس نہیں جاتے تھے، اور کہتے تھے کہ کوہ شمیر روشن ہوتا کہ ہم حملہ کریں، جبکہ نبی علیہ السلام مزدلفہ سے منیٰ کی طرف طلوع آفتاب سے قبل ہی روانہ ہو گئے۔

(۲۹۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمُسَوِّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِئِ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ مَرَرْتُ بِهَيْشَامِ بْنِ حَكِيمٍ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ قِرَاءَتَهُ فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يُقْرَأْ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكِدْتُ أَنْ أُسَوِّرَهُ فِي الصَّلَاةِ فَنَظَرْتُ حَتَّى سَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ لَبَّيْتهُ بِرِدَائِهِ فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي تَقْرُؤُهَا قَالَ أَقْرَأَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ لَهُ كَذَبْتَ فَوَاللَّهِ إِنْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُوَ أَقْرَأَنِي هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي تَقْرُؤُهَا قَالَ فَانْطَلَقْتُ أَقُودُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ تُقْرَأْ بِهَا وَأَنْتَ أَقْرَأْتَنِي سُورَةَ الْفُرْقَانِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسِلُهُ يَا عُمَرُ أَقْرَأْ يَا هَيْشَامُ فَقَرَأَ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأْ يَا عُمَرُ فَقَرَأْتُ الْقِرَاءَةَ الَّتِي أَقْرَأَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ فَافْقَرُوا مِنْهُ مَا تَبَسَّرَ [راجع: ۱۵۸]

(۲۹۶) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے دور نبوت میں ہشام بن حکیم بن حزام کے پاس سے گذرتے ہوئے انہیں سورہ فرقان کی تلاوت کرتے ہوئے سنا، انہوں نے اس میں ایسے حروف کی تلاوت کی جو نبی علیہ السلام نے مجھے نہیں پڑھائے تھے، میرا دل چاہا کہ میں ان سے نماز ہی میں پوچھ لوں، بہر حال فراغت کے بعد میں نے انہیں چادر سے گھسیٹ کر پوچھا کہ تمہیں سورہ فرقان اس طرح کس نے پڑھائی ہے؟ انہوں نے کہا کہ نبی علیہ السلام نے، میں نے کہا آپ جھوٹ بولتے ہیں، بخدا! نبی علیہ السلام نے مجھے بھی یہ سورت پڑھائی ہے۔

یہ کہہ کر میں نے ان کا ہاتھ پکڑا اور انہیں کھینچتا ہوا نبی علیہ السلام کی خدمت میں لے کر حاضر ہو گیا، اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے مجھے سورہ فرقان خود پڑھائی ہے، میں نے اسے سورہ فرقان کو ایسے حروف میں پڑھتے ہوئے سنا ہے جو آپ نے مجھے

نہیں پڑھائے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو، پھر ہشام سے اس کی تلاوت کرنے کے لیے فرمایا، انہوں نے اسی طرح پڑھا جیسے وہ پہلے پڑھ رہے تھے، نبی ﷺ نے فرمایا یہ سورت اسی طرح نازل ہوئی ہے، پھر مجھ سے کہا کہ عمر! تم بھی پڑھ کر سناؤ، چنانچہ میں نے بھی پڑھ کر سنا دیا، نبی ﷺ نے فرمایا کہ یہ سورت اس طرح بھی نازل ہوئی ہے، اس کے بعد ارشاد فرمایا بے شک اس قرآن کا نزول سات قراءتوں پر ہوا ہے، لہذا تمہارے لیے اس میں سے جو آسان ہو، اس کے مطابق تلاوت کر لیا کرو۔

(۲۹۷) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَنبَأَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ عَنْ حَدِيثِ الْمُسَوِّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَائَتِهِ فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاكْتُتُ أَسَاوِرَهُ فِي الصَّلَاةِ فَفُطِرْتُ حَتَّى سَلِمَ فَلَمَّا سَلِمَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ [راجع: ۱۵۸]

(۲۹۷) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے دور نبوت میں ہشام بن حکیم بن حزام کے پاس سے گزرتے ہوئے انہیں سورہ فرقان کی تلاوت کرتے ہوئے سنا، انہوں نے اس میں ایسے حروف کی تلاوت کی جو نبی ﷺ نے مجھے نہیں پڑھائے تھے، میرا دل چاہا کہ میں ان سے نماز ہی میں پوچھ لوں، پھر انہوں نے مکمل حدیث ذکر کی۔

(۲۹۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُلْتَمِسًا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَلْيَتَمِسَّهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ وَتَوَّأ [راجع: ۸۵۰]

(۲۹۸) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کیا کرو۔

(۲۹۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قِيلَ لَهُ أَلَا تَسْتَخْلِفُ فَقَالَ إِنْ أَتْرَكَ فَقَدْ تَرَكَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ أَسْتَخْلِفُ فَقَدْ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ [صححه البخاری (۷۲۱۸)، ومسلم (۱۸۲۳) وابن حبان (۴۴۷۸)]

(۲۹۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ آپ اپنا خلیفہ کسی کو مقرر کر دیجئے؟ فرمایا اگر میں خلیفہ مقرر نہ کروں تو مجھ سے بہتر ذات نے بھی مقرر نہیں کیا تھا یعنی نبی ﷺ نے اور اگر مقرر کر دوں تو مجھ سے بہتر ذات نے بھی مقرر کیا تھا یعنی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے۔

(۳۰۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنبَأَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّذِي يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ وَهُوَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا الْعَمَلُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَّا نَوَىٰ فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ فَهِيَ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِيَ هِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ [راجع: ۱۶۸]

(۳۰۰) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اعمال کا دار و مدار تو نیت پر ہے اور ہر انسان کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی ہو، سو جس شخص کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہو، تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول ہی کی طرف ہوگی، اور جس کی ہجرت حصول دنیا کے لئے ہو یا کسی عورت سے نکاح کی خاطر ہو تو اس کی ہجرت اس چیز کی طرف ہوگی جس کی طرف اس نے کی۔

(۳۰۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عُسْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ اتَّزَرُّوا وَارْتَدُّوا وَانْتَعِلُوا وَالْقَوَا الْخِفَاتِ وَالسَّرَاوِيْلَاتِ وَالْقُكُورَ الرُّكْبَ وَانْزُوا نَزْوًا وَعَلَيْكُمْ بِالْمَعَدِّيَّةِ وَارْمُوا الْأَغْرَاضَ وَذَرُّوا التَّعَمُّمَ وَرِثَى الْعَجَمِ وَإِيَّاكُمْ وَالْحَرِيرَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَى عَنْهُ وَقَالَ لَا تَلْبَسُوا مِنَ الْحَرِيرِ إِلَّا مَا كَانَ هَكَذَا وَأَشَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِصْبَعِهِ [راجع: ۱۹۲]

(۳۰۱) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ تہبند بھی باندھا کرو اور جسم کے اوپر والے حصے پر چادر بھی ڈالا کرو، جو تے پہنا کرو، موزے اور شلوار چھوڑ دو، سواری کو گھٹنوں کے بل بٹھا کر اس پر سوار ہونے کی بجائے کود کر سوار ہوا کرو تا کہ تمہاری بہادری اور ہمت میں اضافہ ہو، قبیلہ معد کی سوار یوں کو اپنے اوپر لازم کرلو، ہدف پر نشانہ لگانا سیکھو، ناز و نعمت، عیش پرستی اور عجم کے طور طریقے چھوڑ دو، اور ریشم سے اپنے آپ کو بچاؤ، کیونکہ نبی ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ ریشم مت پہنو، سوائے اتنی مقدار کے اور نبی ﷺ نے اپنی دو انگلیوں سے اشارہ فرمایا۔

(۳۰۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنْبَاءًا يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِيَّاكُمْ أَنْ تَهْلِكُوا عَنْ آيَةِ الرَّجْمِ وَأَنْ يَقُولَ قَائِلٌ لَا نَجِدُ حَدِيثًا فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجِمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ [راجع: ۲۴۹]

(۳۰۲) سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آیت رجم کے حوالے سے اپنے آپ کو ہلاکت میں پڑنے سے بچانا، کہیں کوئی شخص یہ نہ کہنے لگے کہ کتاب اللہ میں تو ہمیں دو سزاؤں کا تذکرہ نہیں ملتا، میں نے نبی ﷺ کو بھی رجم کی سزا جاری کرتے ہوئے دیکھا ہے اور خود ہم نے بھی یہ سزا جاری کی ہے۔

(۳۰۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنْبَاءًا الْعَوَّامُ حَدَّثَنِي شَيْخٌ كَانَ مُرَاطِبًا بِالسَّاحِلِ قَالَ لَقِيتُ أَبَا صَالِحٍ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ مِنْ لَيْلَةٍ إِلَّا وَالْبَحْرُ يُشْرِفُ فِيهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ عَلَى الْأَرْضِ يَسْتَأْذِنُ اللَّهُ فِي أَنْ يَنْفُضَ عَلَيْهِمْ فَيَكْفَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ [إسناده ضعيف]

(۳۰۳) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی رات ایسی نہیں گذرتی جس میں سمندر تین مرتبہ زمین پر جھانک کر نہ دیکھتا ہو، وہ ہر مرتبہ اللہ سے یہی اجازت مانگتا ہے کہ زمین والوں کو ڈبودے، لیکن اللہ اسے ایسا کرنے سے روک دیتا ہے۔

(۳۰۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ حَدَّثَنِي عَنْ طَلَّاقِكَ أَمْرًا تَكُ قَالَ طَلَّقْتُهَا وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ فَلَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً فَلْيَرَا جُعْهَا فَإِذَا طَهَّرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا فِي طَهْرِهَا قَالَ قُلْتُ لَهُ هَلْ اعْتَدَدْتَ بِالنَّبِيِّ طَلَّقْتُهَا وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ فَمَا لِي لَا أَعْتَدُ بِهَا وَإِنْ كُنْتُ قَدْ عَجَزْتُ وَاسْتَحْمَقْتُ [قال

شعيب: [إسناده صحيح] [سأنتى فى مسند ابن عمر ۵۲۶۸]

(۳۰۴) انس بن سیرین کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ اپنی زوجہ کو طلاق دینے کا واقعہ تو سنائیے، انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنی بیوی کو ”ایام“ کی حالت میں طلاق دے دی، اور یہ بات حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بھی بتادی، انہوں نے نبی ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا اسے کہو کہ اپنی بیوی سے رجوع کر لے، جب وہ ”پاک“ ہو جائے تو ان ایام طہارت میں اسے طلاق دے دے، میں نے پوچھا کہ کیا آپ نے وہ طلاق شمار کی تھی جو ”ایام“ کی حالت میں دی تھی؟ انہوں نے کہا کہ اسے شمار نہ کرنے کیا وجہ تھی؟ اگر میں ایسا کرتا تو لوگ مجھے بیوقوف سمجھتے۔

(۳۰۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا أَصْبَغُ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ الشَّامِيِّ قَالَ لَبَسَ أَبُو أُمَامَةَ ثَوْبًا جَدِيدًا فَلَمَّا بَلَغَ تَرْفُوتَهُ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اسْتَجَدَّ ثَوْبًا فَلَبِسَهُ فَقَالَ حِينَ يَبْلُغُ تَرْفُوتَهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي ثُمَّ عَمَدَ إِلَى الثَّوْبِ الَّذِي أَحْلَقَ أَوْ قَالَ أَلْفَى فَتَصَدَّقَ بِهِ كَانَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ تَعَالَى وَفِي جَوَارِ اللَّهِ وَفِي كَنْفِ اللَّهِ حَيًّا وَمَيِّتًا حَيًّا وَمَيِّتًا [إسناده ضعيف]

(۳۰۵) ابو العلاء شامی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے نیا لباس زیب تن کیا، جب وہ ان کی ہنسی کی ہڈی تک پہنچا تو انہوں نے یہ دعا پڑھی کہ اس اللہ کا شکر جس نے مجھے لباس پہنایا جس کے ذریعے میں اپنا ستر چھپاتا ہوں، اور اپنی زندگی میں اس سے زینت حاصل کرتا ہوں، پھر فرمایا کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص نیا کپڑا پہنے اور جب وہ اس کی ہنسی کی ہڈی تک پہنچے تو یہ دعا پڑھے (جس کا ترجمہ ابھی گذرا) اور پرانا کپڑا صدقہ کر دے، وہ زندگی میں بھی اور زندگی کے بعد بھی اللہ کی حفاظت میں، اللہ کے پڑوس میں اور اللہ کی نگہبانی میں رہے گا۔

(۳۰۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنْبَاءًا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدُنَا إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ كَيْفَ يَصْنَعُ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ قَالَ يَتَوَضَّأُ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَنَامُ [راجع: ۹۴]

(۳۰۶) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اگر ہم میں سے کوئی شخص ناپاک ہو جائے اور وہ غسل کرنے سے پہلے سونا چاہے تو کیا کرے؟ نبی ﷺ نے فرمایا نماز والا وضو کر کے سو جائے۔

(۳۰۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنْبَاءًا وَرُقَاءُ وَأَبُو النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنَا وَرُقَاءُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى الثَّعْلَبِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كُنْتُ مَعَ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الْبَقِيعِ يَنْظُرُ إِلَى الْهَالِلِ فَأَقْبَلَ رَاكِبٌ فَتَلَقَاهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ مِنْ أَيْنَ جِئْتَ فَقَالَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ أَهْلُكْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اللَّهُ أَكْبَرُ إِنَّمَا يَكْفِي الْمُسْلِمِينَ الرَّجُلُ ثُمَّ قَامَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَتَوَضَّأَ فَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ قَالَ أَبُو النَّضْرِ وَعَلَيْهِ جِبَّةٌ صَبِغَةُ الْكُمَيْنِ فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِهَا وَمَسَحَ [راجع: ۱۹۳]

(۳۰۷) عبد الرحمن بن ابی لیلی کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، اس وقت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بقیع میں چاند دیکھ رہے تھے کہ ایک سوار آدمی آیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اس سے آگے سامنا ہو گیا، انہوں نے اس سے پوچھا کہ تم کس طرف سے آرہے ہو؟ اس نے بتایا مغرب کی جانب سے، انہوں نے پوچھا کیا تم نے چاند دیکھا ہے؟ اس نے کہا جی ہاں! میں نے شوال کا چاند دیکھ لیا ہے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر کہہ کر فرمایا مسلمانوں کے لئے ایک آدمی کی گواہی بھی کافی ہے، پھر خود کھڑے ہو کر ایک برتن سے ”جس میں پانی تھا“ وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا، اور مغرب کی نماز پڑھائی، اور فرمایا میں نے نبی ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے، اس وقت نبی ﷺ نے ایک شامی جبہ پہن رکھا تھا جس کی آستینیں تنگ تھیں اور نبی ﷺ نے اپنے ہاتھ جے کے نیچے سے نکال کر مسح کیا تھا۔

(۳۰۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا حَبْرُ بْنُ أَبِي لَيْلَى قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ طَاحِيَةِ مَهَاجِرٍ يُقَالُ لَهُ بَيْرُحُ بْنُ أَسَدٍ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَيَّامٍ فَرَأَاهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ مَنْ أَنْتَ قَالَ مِنْ أَهْلِ عُمَانَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَأَدْخَلَهُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ هَذَا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ الَّتِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَرْضًا يُقَالُ لَهَا عُمَانُ يَنْصَحُ بِنَاحِيَّتِهَا الْبُحْرُ بِهَا حَتَّى مِنْ الْعَرَبِ لَوْ أَنَّهُمْ رَسُولِي مَا رَمَوْهُ بِسَهْمٍ وَلَا حَجَرٍ

[إسناده ضعيف]

(۳۰۸) ابولیبید کہتے ہیں کہ ایک آدمی ”جس کا نام“ بیرح بن اسد ”تھا“ طاحیہ نامی جگہ سے ہجرت کے ارادے سے روانہ ہوا۔

جب وہ مدینہ منورہ پہنچا تو نبی ﷺ کی وفات ہوئے کئی دن گزر چکے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھا تو وہ انہیں اجنبی محسوس ہوا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا آپ کون ہو؟ اس نے کہا کہ میرا تعلق ”عمان“ سے ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ”اچھا“ کہا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے گئے، اور عرض کیا کہ ان کا تعلق اس سرزمین سے ہے جس کے متعلق میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں ایک ایسے شہر کو جانتا ہوں جس کا نام ”عمان“ ہے، اس کے ایک کنارے سمندر بہتا ہے، وہاں عرب کا ایک قبیلہ بھی آباد ہے، اگر میرا قاصد ان کے پاس گیا ہے تو انہوں نے اسے کوئی تیر یا پتھر نہیں مارا۔

(۳۰۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنْبَأَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا رَفَعَهُ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَنْ تَوَاضَعَ لِي هَكَذَا وَجَعَلَ يَزِيدُ بَاطِنَ كَفِّهِ إِلَى الْأَرْضِ وَأَذْنَاهَا إِلَى الْأَرْضِ رَفَعْتُهُ هَكَذَا وَجَعَلَ بَاطِنَ كَفِّهِ إِلَى السَّمَاءِ وَرَفَعَهَا نَحْوَ السَّمَاءِ إِقَالَ شُعْبَةُ إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ

(۳۰۹) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث قدسی مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو شخص میرے لیے اتنا سا جھکتا ہے ”راوی نے زمین کے قریب اپنے ہاتھ کو لے جا کر کہا“ تو میں اسے اتنا بلند کر دیتا ہوں، راوی نے آسمان کی طرف اپنا ہاتھ اٹھا کر دکھایا۔
فائدہ: یعنی تواضع اختیار کرنے والے کو اللہ کی طرف سے رفعتیں اور عظمتیں عطا ہوتی ہیں۔

(۳۱۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنْبَأَنَا دَبْلَمُ بْنُ عَزْوَانَ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا مَيْمُونُ الْكُرْدِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ إِنِّي لَجَالِسٌ تَحْتَ مِنْبَرِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَى هَذِهِ الْأُمَّةِ كُلِّ مُنَافِقٍ عَلِيمٍ اللَّسَانِ [رَاجِعْ: ۱۴۳]

(۳۱۰) ابو عثمان نہدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے منبر کے نیچے بیٹھا ہوا تھا اور وہ لوگوں کے سامنے خطبہ دے رہے تھے، انہوں نے اپنے خطبے میں فرمایا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مجھے اپنی امت کے متعلق سب سے زیادہ خطرہ اس منافق سے ہے جو زبان دان ہو۔

(۳۱۱) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ وَحَدَّثَنَا مُصْعَبُ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ أَنَّ عَبْدَ الْحَمِيدِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنَ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ الْجَهَنِّيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سِئِلَ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ الْآيَةَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِئِلَ عَنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ بِبِيمِينِهِ وَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هَؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ وَبِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَعْمَلُونَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هَؤُلَاءِ لِلنَّارِ وَبِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ يَعْمَلُونَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَفِيمَ

الْعَمَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُدْخِلُهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَإِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ النَّارِ فَيُدْخِلُهُ بِهِ النَّارَ [قال الترمذی: حسن وأشار إلى تدليس فيه عند البعض وكذا فعل أبو حاتم وابن كثير وقال ابن عبد البر: هذا الحديث منقطع بهذا الإسناد قال الألبانی: ضعيف (أبو داود: ۴۷۰۳، الترمذی: ۳۰۷۵) قال شعيب: صحيح لغيره]

(۳۱۱) مسلم بن یسار الجعفی کہتے ہیں کہ کسی نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس آیت کا مطلب پوچھا
”وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ“

تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ سے بھی اس نوعیت کا سوال کسی کو پوچھتے ہوئے سنا تھا، اس موقع پر نبی ﷺ نے اس کا جواب یہ ارشاد فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی جب تخلیق فرمائی تو کچھ عرصے بعد ان کی پشت پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرا اور ان کی اولاد کو نکالا اور فرمایا کہ میں نے ان لوگوں کو جنت کے لئے اور اہل جنت کے اعمال کرنے کے لئے پیدا کیا ہے۔

اس کے بعد دوبارہ ہاتھ پھیر کر ان کی کچھ اور اولاد کو نکالا اور فرمایا میں نے ان لوگوں کو جہنم کے لئے اور اہل جہنم کے اعمال کرنے کے لئے پیدا کیا ہے، ایک آدمی نے یہ سن کر عرض کیا یا رسول اللہ! پھر عمل کا کیا فائدہ؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے جب کسی بندے کو جنت کے لئے پیدا کیا ہے تو اسے اہل جنت کے کاموں میں لگائے رکھے گا یہاں تک کہ وہ جنتیوں والے اعمال کرتے ہوئے دنیا سے رخصت ہو جائے اور اس کی برکت سے جنت میں داخل ہو جائے، اور اگر کسی بندے کو جہنم کے لئے پیدا کیا ہے تو وہ اسے اہل جہنم کے کاموں میں لگائے رکھے گا، یہاں تک کہ جہنمیوں کے اعمال کرتا ہوا وہ دنیا سے رخصت ہو جائے گا اور ان کی نحوست سے جہنم میں داخل ہو جائے گا۔

(۳۱۲) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَيُّهُ سَاعَةٍ هَذِهِ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ انْقَلَبْتُ مِنَ السُّوقِ فَسَمِعْتُ النَّدَاءَ فَمَا زِدْتُ عَلَى أَنْ تَوَضَّأْتُ فَأَقْبَلْتُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْوُضُوءُ أَيْضًا وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُنَا بِالْفُحْشِ [انظر: ۱۹۹]

(۳۱۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، دوران خطبہ ایک صاحب آئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ یہ کون سا وقت ہے آنے کا؟ انہوں نے جواباً کہا کہ امیر المؤمنین! میں بازار سے واپس آیا تھا، میں نے تو جیسے ہی اذان سنی، وضو کرتے ہی آ گیا ہوں، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا

اوپر سے وضو بھی؟ جبکہ آپ جانتے ہیں کہ نبی ﷺ جمعہ کے لئے غسل کرنے کا حکم دیتے تھے۔

(۳۱۳) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عَتِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابِيهِ عَنْ بَعْضِ بَنِي يَعْلَى عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ طُفْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ قَالَ يَعْلَى فَكُنْتُ مِمَّا يَلِي الْبَيْتَ فَلَمَّا بَلَغْتُ الرُّكْنَ الْغُرْبَى الَّذِي يَلِي الْأَسْوَدَ جَرَرْتُ بِيَدِهِ لِيَسْتَلِمَ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ فَقُلْتُ أَلَا تَسْتَلِمُ قَالَ أَلَمْ تَطُفْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ بَلَى فَقَالَ أَفَرَأَيْتَهُ يَسْتَلِمُ هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْغُرْبَيْنِ قَالَ فَقُلْتُ لَا قَالَ أَفَلَيْسَ لَكَ فِيهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَانْفُذْ عَنْكَ [راجع: ۱۲۵۳]

(۳۱۳) حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ طواف کیا، انہوں نے حجر اسود کا استلام کیا، جب میں رکن یمنی پر پہنچا تو میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ لیا تا کہ وہ استلام کر لیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہیں کیا ہوا؟ میں نے کہا کیا آپ استلام نہیں کریں گے؟ انہوں نے فرمایا کیا آپ نے نبی ﷺ کے ساتھ کبھی طواف نہیں کیا؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں! فرمایا تو کیا آپ نے نبی ﷺ کو اس کا استلام کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ میں نے کہا نہیں! انہوں نے فرمایا کیا جناب رسول اللہ ﷺ کی ذات میں تمہارے لیے اسوۂ حسنہ موجود نہیں ہے؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں، انہوں نے فرمایا پھر اسے چھوڑ دو۔

(۳۱۴) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَأَبُو عَامِرٍ قَالَا حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ بِنِ الْحَدَّثَانِ قَالَ جِئْتُ بَدَنًا لِي فَأَرَدْتُ أَنْ أَصْرِفَهَا فَلَقِيَنِي طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ فَاصْطَرَفَهَا وَأَخَذَهَا فَقَالَ حَتَّى يَجِيءَ سَلَمٌ خَازِنِي قَالَ أَبُو عَامِرٍ مِنَ الْغَابَةِ وَقَالَ فِيهَا كُلُّهَا هَاءَ وَهَاءَ قَالَ فَسَأَلْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الذَّهَبُ بِالْوَرِقِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاتِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاتِ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاتِ [راجع: ۱۶۶۲]

(۳۱۴) حضرت عثمان بن اوس بن الحدثان کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں سونے کے بدلے چاندی حاصل کرنے کے لئے اپنے کچھ دینار لے کر آیا، راستے میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہو گئی، انہوں نے مجھ سے سونے کے بدلے چاندی کا معاملہ طے کر لیا اور میرے دینار پکڑ لیے اور کہنے لگے کہ ذرا رکھیے، ہمارا خازن ”غابہ“ سے آتا ہی ہوگا، میں نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے اس کا حکم پوچھا تو انہوں نے فرمایا میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سونے کی چاندی کے بدلے خرید و فروخت سود ہے الا یہ کہ معاملہ نقد ہے، اسی طرح گندم کے بدلے گندم کی بیج سود ہے الا یہ کہ معاملہ نقد ہو، اسی طرح جو کے بدلے جو کی بیج سود ہے الا یہ کہ معاملہ نقد ہو، اسی طرح کھجور کے بدلے کھجور کی بیج سود ہے الا یہ کہ معاملہ نقد ہو۔

(۳۱۵) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَيْتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ [انظر: ۳۳۴]

(۳۱۵) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میت پر اس کے اہل خانہ کے رونے دھونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔

(۳۱۶) حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ أَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي أَنْاسٍ مِنْ قَوْمِي فَجَعَلَ يَفْرِضُ لِلرَّجُلِ مِنْ طَيِّئٍ فِي الْفَيْنِ وَيُعْرِضُ عَنِّي قَالَ فَاسْتَقْبَلْتُهُ فَأَعْرَضَ عَنِّي ثُمَّ أَتَيْتُهُ مِنْ حِيَالٍ وَجْهَهُ فَأَعْرَضَ عَنِّي قَالَ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَتَعْرِفُنِي قَالَ فَصَبَحَكَ حَتَّى اسْتَلْقَى لِقَافَاهُ ثُمَّ قَالَ نَعَمْ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْرِفُكَ آمَنْتَ إِذْ كَفَرُوا وَأَقْبَلْتَ إِذْ أَذْبَرُوا وَوَفَيْتَ إِذْ غَدَرُوا وَإِنَّ أَوَّلَ صَدَقَةٍ بَيَّضْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُجُوهُ أَصْحَابِهِ صَدَقَةٌ طَيِّئٍ جِئْتُ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَخَذَ يَعْتَدِرُ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا فَرَضْتُ لِقَوْمٍ أَحْبَبْتُ بِهِمُ الْفَاقَةَ وَهُمْ سَادَةُ عَشَائِرِهِمْ لَمَّا يَنْتَوِيهِمْ مِنَ الْحَقُوقِ [صححه البخاری (۴۳۹۴)، ومسلم (۲۵۲۳)]

(۳۱۶) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اپنی قوم کے کچھ لوگوں کے ساتھ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، انہوں نے بنو طی کے ایک آدمی کو دو ہزار دیے لیکن مجھ سے اعراض کیا، میں ان کے سامنے آیا تب بھی انہوں نے اعراض کیا، میں ان کے چہرے کے رخ کی جانب سے آیا لیکن انہوں نے پھر بھی اعراض کیا، یہ دیکھ کر میں نے کہا امیر المؤمنین! آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہنسنے لگے، پھر چپٹ لیٹ گئے اور فرمایا ہاں! اللہ کی قسم! میں آپ کو جانتا ہوں، جب یہ کافر تھے آپ نے اس وقت اسلام قبول کیا تھا، جب انہوں نے پیٹھ پھیر رکھی تھی آپ متوجہ ہو گئے تھے، جب انہوں نے عہد شکنی کی تھی تب آپ نے وعدہ وفا کیا تھا، اور سب سے پہلا وہ مال صدقہ جسے دیکھ کر نبی ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے چہرے کھل اٹھے تھے بنو طی کی طرف سے آنے والا وہ مال تھا جو آپ ہی لے کر آئے تھے۔

اس کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان سے معذرت کرتے ہوئے فرمانے لگے میں نے ان لوگوں کو مال دیا ہے جنہیں فقر وفاقہ اور تنگدستی نے کمزور کر رکھا ہے، اور یہ لوگ اپنے اپنے قبیلے کے سردار ہیں، کیونکہ ان پر حقوق کی نیابت کی ذمہ داری ہے۔

(۳۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ فِيمَا الرَّمْلَانِ الْآنَ وَالْكَشْفُ عَنِ الْمَنَاجِبِ وَقَدْ أَطَا اللَّهُ الْإِسْلَامَ وَنَفَى الْكُفْرَ وَأَهْلَهُ وَمَعَ ذَلِكَ لَا نَدْعُ شَيْئًا كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صححه البخاری]

(۱۶۰۵) والحاكم (۴۵۴/۱) وابن خزيمة (۲۷۰۸) قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناده حسن

(۳۱۷) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ اب طواف کے دوران ”بجکے اللہ نے اسلام کو شان و شوکت عطا فرما دی، اور کفر و اہل کفر کو ذلیل کر کے نکال دیا“ رٹل اور کندھے خالی کرنے کی کوئی ضرورت نہیں رہی، لیکن اس کے باوجود ہم اسے ترک نہیں کریں گے کیونکہ ہم اسے نبی ﷺ کے زمانے سے کرتے چلے آ رہے ہیں۔

(۳۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ وَعَقْبَانُ قَالَا حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفَرَاتِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ عَقْبَانُ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّلِيِّ قَالَ أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ وَقَدْ وَقَعَ بِهَا مَرَضٌ قَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ فَهُمْ يَمُوتُونَ مَوْتًا ذَرِيعًا فَجَلَسْتُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَمَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَأُتِنِي عَلَى صَاحِبِهَا خَيْرٌ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرَّ بِأُخْرَى فَأُتِنِي عَلَى صَاحِبِهَا خَيْرٌ فَقَالَ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرَّ بِأُخْرَى فَأُتِنِي عَلَيْهَا شَرٌّ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَجَبَتْ فَقَالَ أَبُو الْأَسْوَدِ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا وَجَبَتْ فَقَالَ قُلْتُ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ قَالَ قُلْنَا وَثَلَاثَةٌ قَالَ وَثَلَاثَةٌ قُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ قَالَ وَلَمْ نَسْأَلْهُ عَنْ الْوَاحِدِ [راجع: ۱۳۹]

(۳۱۸) ابوالاسودؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوا، وہاں پہنچا تو پتہ چلا کہ وہاں کوئی بیماری پھیلی ہوئی ہے جس سے لوگ بکثرت مر رہے ہیں، میں حضرت عمر فاروقؓ کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ وہاں سے ایک جنازہ کا گذر ہوا، لوگوں نے اس مردے کی تعریف کی، حضرت عمرؓ نے فرمایا واجب ہوگئی، پھر دوسرا جنازہ گذرا، لوگوں نے اس کی بھی تعریف کی، حضرت عمرؓ نے پھر فرمایا واجب ہوگئی، تیسرا جنازہ گذرا تو لوگوں نے اس کی برائی بیان کی، حضرت عمرؓ نے پھر فرمایا واجب ہوگئی، میں نے بالآخر پوچھ ہی لیا کہ امیر المؤمنین! کیا چیز واجب ہوگئی؟

فرمایا میں نے تو وہی کہا ہے جو نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ جس مسلمان کے لیے چار آدمی خیر کی گواہی دے دیں اس کے لیے جنت واجب ہوگئی، ہم نے عرض کیا اگر تین آدمی ہوں؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا تب بھی یہی حکم ہے، ہم نے دو کے متعلق پوچھا، آپ ﷺ نے فرمایا دو ہوں تب بھی یہی حکم ہے، پھر ہم نے خود ہی ایک کے متعلق سوال نہیں کیا۔

(۳۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ يَعْنِي ابْنَ شَدَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَخْطُبُ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَجَلَسَ فَقَالَ عُمَرُ لِمَ تَحْبِسُونَنِي عَنْ الْجُمُعَةِ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ النَّبَاَ فَتَوَضَّأْتُ ثُمَّ أَقْبَلْتُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَابْتَغُوا لَكُمْ تَسْمَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا رَاحَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ [راجع: ۹۱]

(۳۱۹) حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروقؓ عظیمؓ جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، دوران خطبہ ایک صاحب آ کر بیٹھ گئے، حضرت عمرؓ نے ان سے پوچھا کہ نماز سے کیوں رکے رہے؟ انہوں نے جواباً کہا کہ میں نے تو جیسے ہی اذان سنی، وضو کرتے ہی آ گیا ہوں، حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا اچھا، کیا تم نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے لئے جائے تو اسے غسل کر لینا چاہیے۔

(۳۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ الْمُعَلَّمُ حَدَّثَنَا يَحْيَى أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ فَذَكَرَهُ [راجع: ۹۱]

(۳۲۰) گزشتہ روایت اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۳۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ حِطَّانٍ فِيمَا يَحْسِبُ حَرْبٌ أَنَّ اللَّهَ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ لُؤْسِ الْحَرِيرِ فَقَالَ سَلْ عَنْهُ عَائِشَةَ فَسَأَلَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ سَلْ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَسَأَلَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَفْصٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَبَسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا فَلَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ | صحیحہ البخاری (۵۸۳۵)، والزار: ۱۸۱ |

(۳۲۱) عمران بن حطان نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ریشمی لباس کی بابت سوال کیا، انہوں نے کہا کہ اس کا جواب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھو، عمران نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھو، انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے والد محترم کے حوالے سے نبی ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا کہ جو شخص دنیا میں ریشم پہنتا ہے اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

(۳۲۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ وَعَقَّانٌ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْدِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُمَيْرِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ بِالْبَصْرَةِ قَالَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ أَتَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ طُعِنَ فَقَالَ احْفَظْ عَنِّي ثَلَاثًا فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا يُدْرِكَنِي النَّاسُ أَمَا أَنَا فَلَمْ أَقْضِ فِي الْكَلَالَةِ قَضَاءً وَلَمْ أَسْتَخْلِفْ عَلَى النَّاسِ خَلِيفَةً وَكُلُّ مَمْلُوكٍ لَهُ عَتِيقٌ فَقَالَ لَهُ النَّاسُ اسْتَخْلِفْ فَقَالَ أَيْ ذَلِكَ أَفَعَلُ فَقَدْ فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي إِنْ أَدْعُ إِلَى النَّاسِ أَمْرَهُمْ فَقَدْ تَرَكَهُ نَبِيُّ اللَّهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَإِنْ اسْتَخْلِفْتُ فَقَدْ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقُلْتُ لَهُ أَبَشِّرْ بِالْجَنَّةِ صَاحِبَتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَطْلَتْ صُحْبَتَهُ وَوَلَّيْتُ أَمْرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَوِيَتْ وَأَدْبَيْتُ الْأَمَانَةَ فَقَالَ أَمَا تَبَشِّرُكَ إِنِّي بِالْجَنَّةِ قَوْلَ اللَّهِ لَوْ أَنَّ لِي قَالَ عَقَّانٌ فَلَا وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَوْ أَنَّ لِي الدُّنْيَا بِمَا فِيهَا لَا فُتِنْتُ بِهِ مِنْ هَوْلِ مَا أَمَامِي قَبْلَ أَنْ أَعْلَمَ الْخَبَرَ وَأَمَّا قَوْلُكَ فِي أَمْرِ الْمُؤْمِنِينَ قَوْلَ اللَّهِ لَوْ دِدْتُ أَنْ ذَلِكَ كُفَّافًا لَا لِي وَلَا عَلَيَّ وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَلِكَ | قال شعب: | إسناده صحيح، أخرجه الطيالسي: ۲۶ |

(۳۲۲) حمید بن عبد الرحمن کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ بصرہ میں ہمیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ حدیث سنائی کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہما قاتلانہ حملے میں زخمی ہوئے تو سب سے پہلے ان کے پاس پہنچنے والا میں ہی تھا، انہوں نے فرمایا کہ میری تین باتیں یاد رکھو کیونکہ مجھے خطرہ ہے کہ لوگ جب تک آئیں گے اس وقت تک میں نہیں بچوں گا اور لوگ مجھے نہ پاسکیں گے، ”کلالہ“ کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کرتا، لوگوں پر اپنا نائب اور خلیفہ کسی کو نامزد نہیں کرتا، اور میرا ہر غلام آزاد ہے۔

لوگوں نے ان سے عرض کیا کہ امیر المؤمنین! کسی کو اپنا خلیفہ نامزد کر دیجئے، انہوں نے فرمایا کہ میں جس پہلو کو بھی اختیار کروں، اسے مجھ سے بہتر ذات نے اختیار کیا ہے، چنانچہ اگر میں لوگوں کا معاملہ ان ہی کے حوالے کر دوں تو نبی ﷺ نے

بھی ایسا ہی کیا تھا، اور اگر کسی کو اپنا خلیفہ مقرر کر دوں تو مجھ سے بہتر ذات نے بھی اپنا خلیفہ مقرر کیا تھا یعنی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے۔

میں نے عرض کیا کہ آپ کو جنت کی بشارت ہو، آپ کو نبی ﷺ کی ہم نشینی کا شرف حاصل ہوا، اور طویل موقع ملا، اس کے بعد آپ کو امیر المؤمنین بنایا گیا تو آپ نے اپنے مضبوط ہونے کا ثبوت پیش کیا اور امانت کو ادا کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ تم نے مجھے جنت کی جو بشارت دی ہے، اللہ کی قسم! اگر میرے پاس دنیا و مافیہا کی نعمتیں اور خزانے ہوتے تو اصل صورت حال واضح ہونے سے پہلے اپنے سامنے پیش آنے والے ہولناک واقعات و مناظر کے فدیے میں دے دیتا، اور مسلمانوں پر خلافت کا جو تم نے ذکر کیا ہے تو بخدا! میری تمنا ہے کہ برابر سراپر چھوٹ جاؤں، نہ میرا کوئی فائدہ ہو اور نہ مجھ پر کوئی وبال ہو، البتہ نبی ﷺ کی ہم نشینی کا جو تم نے ذکر کیا ہے، وہ صحیح ہے۔

(۳۳۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عِيَّاشٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجُرَّاحِ أَنْ عَلِّمُوا عِلْمَانَكُمْ الْعُرُومَ وَمَقَاتِلَكُمْ الرِّمَى فَكَانُوا يَخْتَلِفُونَ إِلَى الْأَعْرَاضِ فَبَجَاءَ سَهْمٌ غَرِبَ إِلَى غُلَامٍ فَقَتَلَهُ فَلَمْ يُوَجِدْ لَهُ أَصْلًا وَكَانَ فِي حَجَرٍ خَالٍ لَهُ فَكَتَبَ فِيهِ أَبُو عُبَيْدَةَ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى مَنْ أَدْفَعُ عَقْلَهُ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مُوَلَّى مَنْ لَا مُوَلَّى لَهُ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ [راجع: ۱۸۹]

(۳۳۳) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے نام ایک خط میں لکھا کہ اپنے لڑکوں کو تیرنا اور اپنے جنگجوؤں کو تیر اندازی کرنا سکھاؤ، چنانچہ لوگ مختلف چیزوں کو نشانہ بنا کر تیر اندازی سیکھنے لگے، اسی تناظر میں ایک بچے کو نامعلوم تیر لگا، جس سے وہ جاں بحق ہو گیا، اس کا صرف ایک ہی وارث تھا اور وہ تھا اس کا ماموں، حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں خط لکھا، انہوں نے جواباً لکھ بھیجا کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کا کوئی مولیٰ نہ ہو، اللہ اور رسول اس کے مولیٰ ہیں، اور جس کا کوئی وارث نہ ہو، ماموں ہی اس کا وارث ہوگا۔

(۳۳۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَرِثُ الْوَلَاءُ مَنْ وَرِثَ الْمَالُ مِنْ وَالِدِهِ أَوْ وَلَدِهِ [راجع: ۱۴۷ م]

(۳۳۴) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مال کی وراثت اسی کو ملے گی جسے ولایہ ملے گی خواہ وہ باپ ہو یا بیٹا۔

(۳۲۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَتَى الْحَجَرَ فَقَالَ أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَكَ مَا قَبَّلْتُكَ ثُمَّ دَنَا فَقَبَّلَهُ [راجع: ۹۹]

(۳۲۵) عابس بن ربیعہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حجر اسود کے قریب آئے اور اس سے مخاطب ہو کر فرمایا بخدا! میں جانتا ہوں کہ تو محض ایک پتھر ہے جو کسی کو نفع نقصان نہیں دے سکتا، اگر میں نے نبی علیہ السلام کو تیرا بوسہ لیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے کبھی بوسہ نہ دیتا، یہ کہہ کر آپ نے اسے قریب ہو کر بوسہ دیا۔

(۳۲۶) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا دُجَيْنٌ أَبُو الْغُصَنِ بَصْرِيُّ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيتُ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقُلْتُ حَدَّثَنِي عَنْ عُمَرَ فَقَالَ لَا أَسْتَطِيعُ أَخَافُ أَنْ أَزِيدَ أَوْ أَنْقُصَ كُنَّا إِذَا قُلْنَا لِعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَخَافُ أَنْ أَزِيدَ حَرْفًا أَوْ أَنْقُصَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَهُوَ فِي النَّارِ [قال شعيب: صحيح لغيره]

(۳۲۶) دُجین "جن کی کنیت ابو الغصن تھی" کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مدینہ منورہ آیا، وہاں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام اسلم سے ملاقات ہوئی، میں نے ان سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کوئی حدیث سنانے کی فرمائش کی، انہوں نے معذرت کی اور فرمایا کہ مجھے کئی بیشی کا اندیشہ ہے، ہم بھی جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے کہ نبی علیہ السلام کے حوالے سے کوئی حدیث سنائیے تو وہ یہی جواب دیتے تھے کہ مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں کچھ کی بیشی نہ ہو جائے، اور نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جو شخص میری طرف کسی جھوٹی بات کو منسوب کرتا ہے وہ جہنم میں ہوگا۔

(۳۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ مَوْلَى آلِ الزُّبَيْرِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِي سُوقٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا أَلْفَ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنْهُ بِهَا أَلْفَ سَيِّئَةٍ وَبَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ [قال الترمذی: غریب. وقال أبو حاتم: هذا حديث منكر جدا و أنكره ابن المديني وقال الترمذی: سألت محمدا عن هذا الحديث فقال: هذا حديث منكر قال الألبانی: حسن (ابن ماجه: ۲۲۳۵، الترمذی: ۳۴۲۸ و ۳۴۲۹) قال شعيب: إسناده ضعيف جدا]

(۳۲۷) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص بازار میں یہ کلمات کہے "جن کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہی بھی اسی کی ہے اور تمام تعریفات بھی اسی کی ہیں، ہر طرح کی خیر اسی کے دست قدرت میں ہے، وہی زندگی اور موت دیتا ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے" تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھ دے گا، دس لاکھ گناہ مٹا دے گا اور جنت میں اس کے لئے محل بنائے گا۔

(۳۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو زُمَيْلٍ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ أَقْبَلَ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ فُلَانٌ شَهِيدٌ وَفُلَانٌ شَهِيدٌ حَتَّى مَرُّوا بِرَجُلٍ فَقَالُوا فُلَانٌ شَهِيدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا إِنِّي رَأَيْتُهُ يُجَرُّ إِلَى النَّارِ فِي عَبَائَةٍ غَلَّهَا أَخْرُجْ يَا عُمَرُ فَنَادَى فِي النَّاسِ إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ فَخَرَجْتُ فَنَادَيْتُ إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ [راجع: ۲۰۳]

(۳۲۸) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ خیبر کے دن نبی ﷺ کے کچھ صحابہ سامنے سے آتے ہوئے دکھائی دیئے جو یہ کہہ رہے تھے کہ فلاں بھی شہید ہے، فلاں بھی شہید ہے، یہاں تک کہ ان کا گزرا ایک آدمی پر ہوا، اس کے بارے بھی انہوں نے یہی کہا کہ یہ بھی شہید ہے، نبی ﷺ نے فرمایا ہرگز نہیں! میں نے اسے جہنم میں دیکھا ہے کیونکہ اس نے مال غنیمت میں سے ایک چادر چوری کی تھی، اس کے بعد نبی ﷺ نے فرمایا اے ابن خطاب! جا کر لوگوں میں منادی کر دو کہ جنت میں صرف مومنین ہی داخل ہوں گے، چنانچہ میں نکل کر یہ منادی کرنے لگا کہ جنت میں صرف مومنین ہی داخل ہوں گے۔

(۳۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ لَا وَابِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ إِنَّهُ مَنْ حَلَفَ بِشَيْءٍ دُونَ اللَّهِ فَقَدْ أَشْرَكَ [قال شعب: إسناده صحيح]

(۳۲۹) ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کسی موقع پر اپنے باپ کی قسم کھائی، نبی ﷺ نے انہیں روکتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص اللہ کے علاوہ کسی اور چیز کی قسم کھاتا ہے، وہ شرک کرتا ہے۔

(۳۳۰) حَدَّثَنَا حَمَّادُ الْخَيَّاطُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ زَادَ فِي الْمَسْجِدِ مِنَ الْأُسْطُوَانَةِ إِلَى الْمَقْصُورَةِ وَزَادَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَبَغَيْتُ نَزِيدٌ فِي مَسْجِدِنَا مَا زِدْتُ فِيهِ [إسناده ضعيف]

(۳۳۰) نافع کہتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی میں اسطوانہ یعنی ستون سے لے کر مقصورہ شریف تک کا اضافہ کروایا، بعد میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی توسیع میں اس کی عمارت بڑھائی، اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ ہم اپنی اس مسجد کی عمارت میں مزید اضافہ کرنا چاہتے ہیں تو میں کبھی اس میں اضافہ نہ کرتا۔

(۳۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ مَعَهُ الْكِتَابَ فَكَانَ مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةُ الرَّجْمِ فَرَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ ثُمَّ قَالَ قَدْ كُنَّا نَقْرَأُ وَلَا تَرَعُبُوا عَنْ آبَائِكُمْ فَإِنَّهُ كَفَرُ بِكُمْ أَوْ إِنَّ كُفْرًا بِكُمْ أَنْ تَرَعُبُوا عَنْ آبَائِكُمْ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُطْرُونِي كَمَا أُطْرِيَ ابْنُ مَرْيَمَ وَإِنَّمَا أَنَا عَبْدٌ فَقُولُوا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَرُبَّمَا قَالَ مَعْمَرٌ كَمَا أُطْرْتُ النَّصَارَى ابْنُ مَرْيَمَ [قال شعيب: إسناده صحيح] [راجع: ۱۵۴، ۱۵۶]

(۳۳۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، ان پر کتاب نازل فرمائی، اس میں رجم کی آیت بھی تھی جس کے مطابق نبی ﷺ نے بھی رجم کیا تھا اور ہم نے بھی رجم کیا تھا، پھر فرمایا کہ ہم لوگ یہ حکم بھی پڑھتے تھے کہ اپنے آباؤ اجداد سے بے رغبتی ظاہر نہ کرو کیونکہ یہ تمہاری جانب سے کفر ہے، پھر نبی ﷺ نے فرمایا مجھے اس طرح حد سے آگے مت بڑھاؤ جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا گیا، میں تو ایک بندہ ہوں، اس لئے یوں کہا کرو کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

(۳۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنِّي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ مَقَالَةً قَالَتْ أَنْ أَقُولَهَا لَكُمْ زَعَمُوا أَنَّكَ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ فَوَضَعَ رَأْسَهُ سَاعَةً ثُمَّ رَفَعَهُ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَحَلَّ يَحْفَظُ دِينَهُ وَإِنِّي إِنْ لَا أَسْتَخْلِفُ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْتَخْلِفْ وَإِنْ أَسْتَخْلِفُ فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ اسْتَخْلَفَ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ ذَكَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَعْدِلُ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا وَأَنَّهُ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ [صححه مسلم (۱۸۲۳)]

(۳۳۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا میں نے لوگوں کو ایک بات کہتے ہوئے سنا ہے، میں اسے آپ تک پہنچانے میں کوتاہی نہیں کروں گا، لوگوں کا خیال یہ ہے کہ آپ کسی کو اپنا خلیفہ نامزد نہیں کر رہے؟ انہوں نے ایک لمحے کے لئے اپنا سر جھکا کر اٹھایا اور فرمایا کہ اللہ اپنے دین کی حفاظت خود کرے گا، میں کسی کو اپنا خلیفہ نامزد نہیں کروں گا کیونکہ نبی ﷺ نے بھی کسی کو اپنا خلیفہ مقرر نہیں فرمایا تھا، اور اگر میں کسی کو خلیفہ مقرر کر دیتا ہوں تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما قسم کھا کر کہتے ہیں کہ جب میں نے انہیں نبی ﷺ اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے سنا تو میں سمجھ گیا کہ وہ نبی ﷺ کے برابر کسی کو نہیں کریں گے اور یہ کہ وہ کسی کو اپنا خلیفہ نامزد نہیں کریں گے۔

(۳۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ بْنِ الْحَدَّادِ قَالَ أُرْسِلَ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ كَرَّ الْحَدِيثُ فَقُلْتُ لَكُمْ إِنْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورِثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ.

[راجع: ۱۷۲]

(۳۳۳) مالک بن اوس کہتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ مجھے بلوایا، پھر انہوں نے مکمل حدیث ذکر کی، جس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہمارے مال میں وراثت جاری نہیں ہوتی، ہم جو

کچھ چھوڑ کر جاتے ہیں، وہ سب صدقہ ہوتا ہے۔

(۳۳۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ لَمَّا مَاتَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَكَى عَلَيْهِ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِكُأْبِ

الْحَيِّ [راجع: ۳۱۵]

(۳۳۴) سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو لوگ رونے لگے، اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے میت پر اس کے اہل محلہ کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔

(۳۳۵) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا رِبَاحٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا أَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَدْ عَصَمَ مَنِيَّ مَالَهُ وَنَفْسَهُ وَحِسَابَهُ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ إِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللَّهُ لَوْ مَنَعُونِي عَنَّا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتَهُمْ عَلَى مَنَعِهَا فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ أَنَّ اللَّهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ

الْحَقُّ [راجع: ۱۱۷] [راجع: ۶۷]

(۳۳۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی ﷺ دنیا سے پردہ فرما گئے، اور ان کے بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہو گئے، اور اہل عرب میں سے جو کافر ہو سکتے تھے، سو ہو گئے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ ان لوگوں سے کیسے قتال کر سکتے ہیں جبکہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے مجھے لوگوں سے اس وقت تک قتال کا حکم دیا گیا ہے جب تک وہ لا الہ الا اللہ نہ کہہ لیں، جو شخص ”لا الہ الا اللہ“ کہہ لے، اس نے اپنی جان اور مال کو مجھ سے محفوظ کر لیا، ہاں! اگر اسلام کا کوئی حق ہو تو الگ بات ہے، اور اس کا حساب کتاب اللہ کے ذمے ہوگا؟

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر فرمایا اللہ کی قسم! میں ان لوگوں سے ضرور قتال کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کرتے ہیں، کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے، بخدا! اگر انہوں نے ایک بکری کا بچہ ”جو یہ رسول اللہ ﷺ کو دیتے تھے“ بھی روکا تو میں ان سے قتال کروں گا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سمجھ گیا، اللہ تعالیٰ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اس معاملے میں شرح صدر کی دولت عطا فرمادی ہے اور میں سمجھ گیا کہ ان کی رائے ہی برحق ہے۔

(۳۳۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ وَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَا نُورِثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ [راجع: ۱۷۲]

(۳۳۶) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہمارے مال میں وراثت جاری نہیں ہوتی، ہم جو کچھ چھوڑ کر جاتے ہیں، وہ سب صدقہ ہوتا ہے۔

(۳۳۷) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرُو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ أُرْسِلَ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَدَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ إِنَّ أَمْوَالَ بَنِي النَّضِيرِ كَانَتْ مِمَّا أَقَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِمَّا لَمْ يُوجِفْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ مِنْهَا نَفَقَةً سَنَةً وَمَا بَقِيَ جَعَلَهُ فِي الْكِرَاعِ وَالسَّلَاحِ عِدَّةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ [راجع: ۱۷۱]

(۳۳۷) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بنو نضیر سے حاصل ہونے والے اموال کا تعلق مال فنی سے تھا جو اللہ نے اپنے پیغمبر کو عطاء فرمائے، اور مسلمانوں کو اس پر گھوڑے یا کوئی اور سواری دوڑانے کی ضرورت نہیں پیش آئی، اس لئے یہ مال خاص نبی ﷺ کا تھا، نبی ﷺ اس میں سے اپنی ازواج مطہرات کو سال بھر کا نفقہ ایک ہی مرتبہ دے دیا کرتے تھے اور جو باقی بچتا اس سے گھوڑے اور دیگر اسلحہ جو جہاد میں کام آسکے، فراہم کر لیتے تھے۔

(۳۳۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَصِمِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ وَأَذْبَرَ النَّهَارُ وَعَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ [راجع: ۱۹۲]

(۳۳۸) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب رات یہاں سے آجائے اور دن وہاں سے چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار کو روزہ افطار کر لینا چاہیے، مشرق اور مغرب مراد ہے۔

(۳۳۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَمَا رَأَيْتُ مَوْضِعًا فَمَكُثْتُ سَتَيْنِ فَلَمَّا كُنَّا بِمَرِّ الظُّهْرَانِ وَذَهَبَ لِيَقْضَى حَاجَتَهُ فَجَاءَ وَقَدْ قَضَى حَاجَتَهُ فَذَهَبْتُ أَصْبُ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ قُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنْ الْمَرَاتَانِ اللَّتَانِ تَطَاهَرْتَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا [راجع: ۲۲۲]

(۳۳۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مجھے اس بات کی بڑی آرزو تھی کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے (نبی ﷺ کی ان دو ازواج مطہرات کے بارے) سوال کروں (جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا تھا کہ اگر تم دونوں توبہ کر لو تو اچھا ہے کیونکہ تمہارے دل ٹیڑھے ہو چکے ہیں) لیکن ہمت نہیں ہوتی تھی اور دو سال گزر گئے، حتیٰ کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حج کے لئے تشریف لے گئے، میں بھی ان کے ساتھ تھا، راستے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ لوگوں سے ہٹ کر چلنے لگے، میں بھی پانی کا برتن لے کر ان کے پیچھے چلا گیا، انہوں نے اپنی طبیعت کی ضرورت پوری کی اور جب واپس آئے تو میں نے ان کے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور عرض کیا اے امیر المؤمنین! وہ دو عورتیں کون ہیں جو نبی ﷺ پر غالب آنا چاہتی تھیں؟ انہوں نے فرمایا کہ عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما۔

(۳۴۰) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ سَمِعَهُ مِنْ أَبِي الْعَجْفَاءِ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ لَا تَغْلُوا صُدُقَ النِّسَاءِ فَإِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا أَوْ تَقْوَى فِي الْآخِرَةِ لَكَانَ أَوْلَاكُمْ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنْكَحَ شَيْئًا مِنْ بَنَاتِهِ وَلَا نِسَائِهِ فَوْقَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ وَفِيَّةً وَأُخْرَى تَقُولُونَهَا فِي مَغَازِيكُمْ قُتِلَ فَلَانٌ شَهِيدًا مَاتَ فَلَانٌ شَهِيدًا وَلَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ قَدْ أَوْقَرَ عَجَزٌ دَائِيهِ أَوْ ذَفَّ رَاحِلَتِهِ ذَهَبًا وَفِصَّةً يَبْتَغِي التَّجَارَةَ فَلَا تَقُولُوا ذَاكُمْ وَلَكِنْ قُولُوا كَمَا قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ [راجع: ۲۸۵]

(۳۴۰) ابوالعجاء سلمی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ لوگو! اپنی بیویوں کے مہر زیادہ مت باندھا کرو، کیونکہ اگر یہ چیزیں دنیا میں باعث عزت ہوتی یا اللہ کے نزدیک تقویٰ میں شمار ہوتی تو اس کے سب سے زیادہ حق دار نبی علیہ السلام تھے، جبکہ نبی علیہ السلام کی کسی بیوی یا بیٹی کا مہر بارہ اوقیہ سے زیادہ نہیں تھا۔

پھر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دوسری بات یہ ہے کہ جو شخص دوران جہاد مقتول ہو جائے یا طبعی طور پر فوت ہو جائے تو آپ لوگ یہ کہتے ہیں کہ فلاں آدمی شہید ہو گیا، فلاں آدمی شہید ہو کر دنیا سے رخصت ہوا، حالانکہ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ اس نے اپنی سواری کے پچھلے حصے میں یا کجاوے کے نیچے سونا چاندی چھپا رکھا ہو جس سے وہ تجارت کا ارادہ رکھتا ہو، اس لئے تم کسی کے متعلق یقین کے ساتھ یہ مت کہو کہ وہ شہید ہے، البتہ یہ کہہ سکتے ہو کہ جو شخص راہِ خدا میں مقتول یا فوت ہو جائے (وہ شہید ہے) اور جنت میں داخل ہوگا جیسا کہ نبی علیہ السلام فرماتے تھے۔

(۳۴۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ أَمَلَهُ عَلِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ الْغَطَفَانِيِّ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيُعْمَرِيِّ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَامَ خَطِيبًا فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَذَكَرَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رُؤْيَا كَانَ دِيكًا نَقَرَنِي نَقَرَتَيْنِ وَلَا أَرَى ذَلِكَ إِلَّا لِحُضُورِ أَجَلِي وَإِنْ نَاسًا يَأْمُرُونَنِي أَنْ أَسْتَخْلِفَ وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَكُنْ لِيُضَيِّعَ خِلَافَتَهُ وَدِينَهُ وَلَا الْبَدَى بَعَثَ بِهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ عَجَلَ بِي أَمْرٌ فَالْخِلَافَةُ سُورَى فِي هَؤُلَاءِ الرَّهْطِ السَّيِّئَةِ الَّذِينَ تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ فَلْيُتِمَّ بَايَعَتُهُمْ لَهُ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا وَقَدْ عَرَفْتُ أَنَّ رِجَالًا سَيَطْعُونَنِي فِي هَذَا الْأَمْرِ وَإِنِّي قَاتِلُهُمْ بِيَدِي خَلَدِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ فَعَلُوا فَأُولَئِكَ أَعْدَاءُ اللَّهِ الْكَافِرَةُ الضَّالَّةُ وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَدْعُ بَعْدِي شَيْئًا هُوَ أَهَمُّ إِلَيَّ مِنْ أَمْرِ الْكَلَالَةِ وَلَقَدْ سَأَلْتُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَمَا أَغْلَظَ لِي فِي شَيْءٍ قَطُّ مَا أَغْلَظَ لِي فِيهَا حَتَّى طَعَنَ بِيَدِهِ أَوْ يَضْبِعِهِ فِي صَدْرِي أَوْ جَنْبِي وَقَالَ يَا عُمَرُ تَكْفِيكَ الْآيَةُ الَّتِي نَزَلَتْ فِي الصَّيْفِ الَّتِي فِي آخِرِ سُورَةِ النِّسَاءِ وَإِنِّي إِنْ أَعِشُ أَقْضِ فِيهَا قَضِيَّةً لَا يَخْتَلِفُ فِيهَا أَحَدٌ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ أَوْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ

إِنِّي أَشْهَدُكَ عَلَى أُمَرَاءِ الْأُمَصَارِ فَإِنِّي بَعَثْتُهُمْ يُعَلِّمُونَ النَّاسَ دِينَهُمْ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِمْ وَيَقْسِمُونَ فِيهِمْ فَيَنْهَهُمْ وَيُعَذِّلُونَ عَلَيْهِمْ وَمَا أَشْكَلَ عَلَيْهِمْ يَرْفَعُونَهُ إِلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَأْكُلُونَ مِنْ شَجَرَتَيْنِ لَا أَرَاهُمَا إِلَّا خَبِيثَتَيْنِ هَذَا الثُّومُ وَالْبَصَلُ لَقَدْ كُنْتُ أَرَى الرَّجُلَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوجَدُ رِيحُهُ مِنْهُ فَيُؤْخَذُ بِيَدِهِ حَتَّى يُخْرَجَ بِهِ إِلَى الْبَيْعِ فَمَنْ كَانَ أَكْلَهُمَا لَا بُدَّ فَلْيُمِيتْهُمَا طَبْخًا قَالَ فَخَطَبَ بِهَا عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَأَصِيبَ يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ لِأَرْبَعِ لَيَالٍ يَقِينٍ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ [راجع: ۱۸۹]

(۳۳۱) ایک مرتبہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن منبر پر خطبہ کے لئے تشریف لائے، اللہ کی حمد و ثناء بیان کی، نبی ﷺ کا تذکرہ کیا، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی یاد تازہ کی، پھر فرمانے لگے کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے اور مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میری دنیا سے رخصتی کا وقت قریب آ گیا ہے، میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک مرغ نے مجھے دو مرتبہ تھونگ ماری ہے۔ پھر فرمایا کہ لوگ مجھ سے یہ کہہ رہے ہیں کہ میں اپنا خلیفہ مقرر کر دوں، اتنی بات تو طے ہے کہ اللہ اپنے دین کو ضائع کرے گا اور نہ ہی اس خلافت کو جس کے ساتھ اللہ نے اپنے پیغمبر کو مبعوث فرمایا تھا، اب اگر میرا فیصلہ جلد ہو گیا تو میں مجلس شوریٰ ان چھ افراد کی مقرر کر رہا ہوں جن سے نبی ﷺ بوقت رحلت راضی ہو کر تشریف لے گئے تھے، جب تم ان میں سے کسی ایک کی بیعت کر لو تو ان کی بات سنو اور ان کی اطاعت کرو۔

میں جانتا ہوں کہ کچھ لوگ مسئلہ خلافت میں رخنہ ڈالنے کی کوشش کریں گے، بخدا! میں اپنے ان ہاتھوں سے اسلام کی مدافعت میں ان لوگوں سے قتال کر چکا ہوں، یہ لوگ دشمنانِ خدا، کافر اور گمراہ ہیں، اللہ کی قسم! میں نے اپنے پیچھے کالہ سے زیادہ اہم مسئلہ کوئی نہیں چھوڑا جس کا مجھ سے میرے رب نے وعدہ کیا ہو، اور اللہ کی قسم! نبی ﷺ کی صحبت اختیار کرنے کے بعد مجھے یاد نہیں پڑتا کہ کسی مسئلہ میں آپ مجھ سے ناراض ہوئے ہوں، سوائے کالہ کے مسئلہ کے کہ اس میں آپ ﷺ انتہائی سخت ناراض ہوئے تھے، یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اپنی انگلی میرے سینے پر رکھ کر فرمایا کہ تمہارے لیے اس مسئلے میں سورۃ نساء کی وہ آخری آیت ”جو گری میں نازل ہوئی تھی“ کافی ہے۔

اگر میں زندہ رہا تو اس مسئلے کا ایسا حل نکال کر جاؤں گا کہ اس آیت کو پڑھنے والے اور نہ پڑھنے والے سب ہی کے علم میں وہ حل آجائے، اور میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے مختلف شہروں میں جو امراء اور گورنر بھیجے ہیں وہ صرف اس لئے کہ لوگوں کو دین سکھائیں، نبی ﷺ کی سنتیں لوگوں کے سامنے بیان کریں، ان کے درمیان مال غنیمت تقسیم کریں اور ان میں عدل و انصاف سے کام لیں اور میرے سامنے ان کے وہ مسائل پیش کریں جن کا ان کے پاس کوئی حل نہ ہو۔

پھر فرمایا لوگو! تم دو ایسے درختوں میں سے کھاتے ہو جنہیں میں گندہ سمجھتا ہوں ایک لہسن اور دوسرا پیاز (کچا کھانے سے منہ میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے) بخدا! میں نے دیکھا ہے کہ اگر نبی ﷺ کو کسی شخص کے منہ سے اس کی بدبو آتی تو آپ ﷺ حکم دیتے اور اسے ہاتھ سے پکڑ کر مسجد سے باہر نکال دیا جاتا تھا اور یہی نہیں بلکہ اس کو جنت البقیع تک پہنچا کر لوگ واپس آتے تھے،

اگر کوئی شخص انہیں کھانا ہی چاہتا ہے تو پکا کر ان کی بومار دے۔

راوی کہتے ہیں کہ جمعہ کو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے یہ خطبہ ارشاد فرمایا اور ۳۶ ذی الحجہ بروز بدھ کو آپ پر قاتلانہ حملہ

ہو گیا۔

(۳۴۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ وَأَخْبَرَنِي هُشَيْمٌ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ هِيَ سُنَّةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي الْمُتَعَةَ وَلَكِنِّي أَخْشَى أَنْ يَعْزُسُوا بِهِمْ تَحْتَ الْأَرَاكِ ثُمَّ يَرُوحُوا بِهِمْ حُجَّاجًا [انظر: ۳۵۱]

(۳۴۲) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر چہ حج تمتع نبی ﷺ کی سنت ہے لیکن مجھے اندیشہ ہے کہ لوگ اپنی بیویوں کے ساتھ بیٹوں کے درخت کے نیچے ”رات گزاریں“ اور صبح کو اٹھ کر حج کی نیت کر لیں۔ فائدہ: دراصل حج تمتع میں آدمی عمرہ کر کے احرام کھول لیتا ہے اور اس کے لئے اپنی بیوی کے قریب جانا حلال ہو جاتا ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ آٹھ ذی الحجہ کو جب حج کا احرام باندھنا ہو، اسی کی رات وہ اپنی بیوی کے پاس رہا ہو اور صبح اس کے سر سے پانی کے ٹپکتے ہوئے قطرات لوگوں کو کچھ اشارات دے رہے ہوں، اس وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسے اچھا نہیں سمجھتے تھے، ورنہ اس کے نفس جواز میں کوئی اختلاف نہیں۔

(۳۴۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ أَنبَأَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زَيَْادٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَوْ جَدِّهِ الشَّكُّ مِنْ يَزِيدَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ بَعْدَ الْحَدَثِ وَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ وَصَلَّى [راجع: ۱۲۸]

(۳۴۳) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو حدث کے بعد وضو کرتے ہوئے دیکھا جس میں نبی ﷺ نے موزوں پر مسح کیا اور نماز پڑھی۔

(۳۴۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ قَالَ سَمِعْتُ عِيَاضَ الْأَشْعَرِيَّ قَالَ شَهِدْتُ الْيَرْمُوكَ وَعَلَيْنَا خُمَسَةُ أَمْراءَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَيَزِيدُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ وَابْنُ حَسَنَةَ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَعِيَاضُ وَلَيْسَ عِيَاضٌ هَذَا بِالَّذِي حَدَّثَ سِمَاكًا قَالَ وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا كَانَ قِتَالٌ فَعَلَيْكُمْ أَبُو عُبَيْدَةَ قَالَ فَكُنْتُمْ إِلَيْهِ إِنَّهُ قَدْ جَاشَ إِلَيْنَا الْمَوْتُ وَاسْتَمَدَدْنَاهُ فَكُتِبَ إِلَيْنَا إِنَّهُ قَدْ جَانَبَ كِتَابَكُمْ تَسْتَمِدُّونِي وَإِنِّي أَذْلُكُمْ عَلَى مَنْ هُوَ أَعَزُّ نَصْرًا وَأَحْضَرُ جُنْدًا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَاسْتَنْصَرُوهُ فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَصَرَ يَوْمَ بَدْرٍ فِي أَقَلِّ مِنْ عِدَّتِكُمْ فَإِذَا أَنَا كُنتُمْ كِتَابِي هَذَا فَقَاتِلُوهُمْ وَلَا تُرَاجِعُونِي قَالَ فَقَاتَلْنَاهُمْ فَهَزَمْنَاهُمْ وَقَتَلْنَاهُمْ أَرْبَعَ فَرَاسِخَ قَالَ وَأَصَبْنَا أَمْوَالًا فَتَشَاوَرُوا فَأَشَارَ عَلَيْنَا عِيَاضُ أَنْ نُعْطِيَ عَنْ كُلِّ رَأْسٍ عَشْرَةً قَالَ وَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ مَنْ يَرَاهُنِي فَقَالَ شَابٌّ أَنَا إِن لَمْ تَغْضَبْ قَالَ فَسَبَقَهُ فَرَأَيْتُ عَقِيصَتِي أَبِي

عُبَيْدَةُ تَنْقُزَانِ وَهُوَ خَلْفُهُ عَلَى فَرَسٍ عَرَبِيٍّ [قال شعيب: إسناده حسن]

(۳۴۴) حضرت عیاض اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں غزوہ یرموک میں موجود تھا، ہم پر پانچ امراء مقرر تھے (۱) حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ (۲) حضرت یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ (۳) حضرت ابن حنہ رضی اللہ عنہ (۴) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ (۵) حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ عنہ، یاد رہے کہ اس سے مراد خود راوی حدیث نہیں ہیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرما رکھا تھا کہ جب جنگ شروع ہو تو تمہارے سردار حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ ہوں گے، زاوی کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی طرف ایک مراسلہ میں لکھ کر بھیجا کہ موت ہماری طرف اچھل کر آ رہی ہے، ہمارے لیے کمک روانہ کیجئے، انہوں نے جواب میں لکھ بھیجا کہ میرے پاس تمہارا خط پہنچا جس میں تم نے مجھ سے امداد کی درخواست کی ہے، میں تمہیں ایسی ہستی کا پتہ بتاتا ہوں جس کی نصرت سب سے زیادہ مضبوط اور جس کے لشکر سب سے زیادہ حاضر باش ہوتے ہیں، وہ ہستی اللہ تبارک و تعالیٰ ہیں، ان ہی سے مدد مانگو، کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت غزوہ بدر کے موقع پر بھی کی گئی تھی جبکہ وہ تعداد میں تم سے بہت تھوڑے تھے، اس لئے جب تمہارے پاس میرا یہ خط پہنچے تو ان سے قتال شروع کر دو اور مجھ سے بار بار امداد کے لئے مت کہو۔

راوی کہتے ہیں کہ پھر ہم نے قتال شروع کیا تو مشرکین کو شرمناک ہزیمت سے دو چار کیا اور چار فرسخ تک انہیں قتل کرتے چلے گئے، اور ہمیں مال غنیمت بھی حاصل ہوا، اس کے بعد مجاہدین نے باہم مشورہ کیا، حضرت عیاض رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا کہ ہر مجاہد کو فی کس دس درہم دیئے جائیں، حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا میرے ساتھ اس کی دیکھ بھال کون کرے گا؟ ایک نوجوان بولا اگر آپ ناراض نہ ہو تو میں کروں گا، یہ کہہ کر وہ آگے بڑھ گیا، میں نے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے بالوں کی چوٹیوں کو دیکھا کہ وہ ہوائیں لہرا رہی تھیں اور وہ نوجوان ان کے پیچھے ایک عربی گھوڑے پر بیٹھا ہوا تھا۔

(۲۴۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَنبَأَنَا عَيْنَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ عَلَى سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَعَلَى جَبَّةَ خَزٍّ فَقَالَ لِي سَالِمٌ مَا تَصْنَعُ بِهِذِهِ الثِّيَابِ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ مَنْ لَا خَلْقَ لَهُ

(۳۴۵) علی بن زید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مدینہ منورہ آیا، حضرت سالم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت میں نے ایک نفیس ریشمی جبہ زیب تن کر رکھا تھا، حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ تم ان کپڑوں کا کیا کرو گے؟ میں نے اپنے والد کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ریشم وہ شخص پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔

(۲۴۶) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُؤَنِّدِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُمَرَ أَرَاهُ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَتَلَ رَجُلٌ ابْنَهُ عَمْدًا فَرَفَعَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَجَعَلَ عَلَيْهِ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ ثَلَاثِينَ حِقَّةً وَثَلَاثِينَ

جَدْعَةَ وَأَرْبَعِينَ نَبِيَّةً وَقَالَ لَا يَرِثُ الْقَاتِلُ وَلَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يُقْتَلُ وَالِدٌ بَوْلَدِهِ لَقَتَلْتُكَ [راجع: ۱۴۷]

(۳۳۶) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے اپنے بیٹے کو جان بوجھ کر اور سوچ سمجھ کر مار ڈالا، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں یہ معاملہ پیش ہوا تو انہوں نے اس پر سواونٹ دیت واجب قرار دی، تیس حقے، تیس جڑے اور چالیس ٹیپے یعنی جو دوسرے سال میں لگے ہوں، اور فرمایا قاتل وارث نہیں ہوتا، اور اگر میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ باپ کو بیٹے کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا تو میں تجھے قتل کر دیتا۔

فائدہ: حقہ اور جڑے کی تعریف پیچھے گزر چکی ہے۔

(۳۴۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ وَبَزِيدٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ لِقَاتِلٍ شَيْءٌ لَوْ رَأَيْتُكَ قَالَ وَدَعَا خَالَ الْمَقْتُولِ فَأَعْطَاهُ الْإِبِلَ [قال شعيب: حسن لغيره]

(۳۴۷) ایک دوسری سند سے اسی روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مقتول کے بھائی کو بلایا اور دیت کے وہ اونٹ اس کے حوالے کر دیے۔

(۳۴۸) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَجِيحٍ وَعَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ كِلَاهُمَا عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ أَخَذَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنَ الْإِبِلِ ثَلَاثِينَ حِقَّةً وَثَلَاثِينَ جَدْعَةً وَأَرْبَعِينَ نَبِيَّةً إِلَى بَازِلٍ عَامَهَا كُلُّهَا خَلِيفَةً قَالَ ثُمَّ دَعَا أَخَا الْمَقْتُولِ فَأَعْطَاهَا إِيَّاهُ دُونَ أَبِيهِ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ لِقَاتِلٍ شَيْءٌ

(۳۴۸) مجاہد سے گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے اور وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر سواونٹ دیت واجب قرار دی، تیس حقے، تیس جڑے اور چالیس ٹیپے یعنی جو دوسرے سال میں لگے ہوں، اور سب کے سب حاملہ ہوں، پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مقتول کے بھائی کو بلایا اور دیت کے وہ اونٹ اس کے حوالے کر دیے اور فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قاتل کو کچھ نہیں ملے گا۔

(۳۴۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ بَيْنَ الْحَدَّثَانِ قَالَ جَاءَ الْعَبَّاسُ وَعَلِيٌّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَخْتَصِمَانِ فَقَالَ الْعَبَّاسُ أَقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا الْكَذَّاءِ كَذَا فَقَالَ النَّاسُ أَفْصِلْ بَيْنَهُمَا أَفْصِلْ بَيْنَهُمَا قَالَ لَا أَفْصِلُ بَيْنَهُمَا قَدْ عَلِمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورِثُ مَا تَرَكَنَا صَدَقَهُ (۵۰/۱) [راجع: ۱۷۲]

(۳۴۹) مالک بن اوس کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ اپنا جھگڑا لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس

فیصلہ کرانے آئے، حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے اور ان کے درمیان فلاں فلاں چیز کا فیصلہ کر دیجئے، لوگوں نے بھی کہا کہ ان کے درمیان فیصلہ کر دیجئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ان دونوں کے درمیان کوئی فیصلہ نہیں کروں گا کیونکہ یہ دونوں جانتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ہمارے مال میں وراثت جاری نہیں ہوتی، ہم جو چھوڑ جاتے ہیں وہ سب صدقہ ہوتا ہے۔

(۳۵۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ ابْنِ أَبِي عُرْوَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ مِنْ آخِرِ مَا أُنْزِلَ آيَةُ الرَّبَِّا وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَفَّى وَلَمْ يُفَسِّرْهَا فَدَعُوا الرَّبََّا وَالرَّيَّةَ [راجع: ۲۴۶]

(۳۵۰) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم میں سب سے آخری آیت سود سے متعلق نازل ہوئی ہے، اس لئے نبی ﷺ کو اپنے وصال مبارک سے قبل اس کی مکمل وضاحت کا موقع نہیں مل سکا، اس لئے سود کو بھی چھوڑ دو اور جس چیز میں ذرا بھی شک ہو اسے بھی چھوڑ دو۔

(۳۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ كَانَ يُفْتَى بِالْمُتْعَةِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ رُوَيْدَكَ بَعْضُ فُتَيَاكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحَدَتْ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي النَّسْلِ بَعْدَكَ حَتَّى لَقِيَهُ بَعْدُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَهُ وَأَصْحَابُهُ وَلَكِنِّي كَرِهْتُ أَنْ يَطْلُوا بِهِنَ مُعَرَّسِينَ فِي الْأَرَاكِ وَيَرْوِحُوا لِلْحَجِّ تَقَطُّرُ رُؤُوسُهُمْ [صححه مسلم (۱۲۲۲)]

(۳۵۱) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ حج تمتع کے جواز کا فتویٰ دیتے تھے، ایک دن ایک شخص آ کر ان سے کہنے لگا کہ آپ اپنے کچھ فتوے روک کر رکھیں، آپ کو معلوم نہیں ہے کہ آپ کے پیچھے امیر المؤمنین نے مناسک حج کے حوالے سے کیا نئے احکام جاری کیے ہیں؟ جب ان دونوں حضرات کی ملاقات ہوئی تو حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے ان سے اس کی بابت دریافت کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے معلوم ہے کہ حج تمتع نبی ﷺ اور ان کے صحابہ نے بھی کیا ہے لیکن مجھے یہ چیز اچھی معلوم نہیں ہوتی کہ لوگ پیلو کے درخت کے نیچے اپنی بیویوں کے پاس ”رات گذاریں“ اور صبح کو حج کے لئے اس حال میں روانہ ہوں کہ ان کے سروں سے پانی کے قطرات ٹپک رہے ہوں۔

(۳۵۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحَجَّاجٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ حَجَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَرَادَ أَنْ يَخْطُبَ النَّاسَ خُطْبَةً فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ إِنَّهُ قَدْ اجْتَمَعَ عِنْدَكَ رَعَاةُ النَّاسِ فَأُخِّرْ ذَلِكَ حَتَّى تَأْتِيَ الْمَدِينَةَ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ دَنَوْتُ مِنْهُ قَرِيبًا مِنَ الْمَنْبَرِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ وَإِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ مَا بَالُ الرَّجْمِ وَإِنَّمَا فِي كِتَابِ اللَّهِ الْجُلْدُ وَقَدْ رَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ وَلَوْلَا أَنْ

يَقُولُوا أَتُتَّبِعُ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا لَيْسَ فِيهِ لَأُتَّبِعَهَا كَمَا أُتِّرْتُ [قال شعيب: إسناده صحيح] [انظر: ۳۹۱]

(۳۵۲) حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حج کے لئے تشریف لے گئے، وہاں انہوں نے مخصوص حالات کے تناظر میں کوئی خطبہ دینا چاہا لیکن حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ اس وقت تو لوگوں کا کمزور طبقہ بہت بڑی مقدار میں موجود ہے، آپ اپنے اس خطبے کو مدینہ منورہ واپسی تک مؤخر کر دیں (کیونکہ وہاں کے لوگ سمجھدار ہیں، وہ آپ کی بات سمجھ لیں گے، یہ لوگ بات کو صحیح طرح سمجھ نہ سکیں گے اور شورش پیا کر دیں گے۔)

چنانچہ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ واپس آ گئے تو ایک دن میں منبر کے قریب گیا، میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا کہ بعض لوگ کہتے ہیں رجم کی کیا حیثیت ہے؟ کتاب اللہ میں تو صرف کوڑوں کی سزا ذکر کی گئی ہے؟ حالانکہ نبی علیہ السلام نے بھی رجم کی سزا جاری فرمائی ہے اور ان کے بعد ہم نے بھی، اور اگر لوگ یہ نہ کہتے کہ عمر نے کتاب اللہ میں اس چیز کا اضافہ کر دیا جو اس میں نہیں ہے تو میں اس حکم والی آیت کو قرآن کریم (کے حاشیے) پر لکھ دیتا۔

(۳۵۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحَجَّاجٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ يَعْنِي ابْنَ بَشِيرٍ يَخْطُبُ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا أَصَابَ النَّاسُ مِنَ الدُّنْيَا فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَظَلُّ الْيَوْمَ يَلْتَوِي مَا يَجِدُ دَقْلًا يَمْلَأُ بِهِ بَطْنَهُ [راجع: ۱۵۹]

(۳۵۳) حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اپنی آنکھوں سے جناب رسول اللہ ﷺ کو بھوک کی وجہ سے کروٹیں بدلتے ہوئے دیکھا ہے کہ آپ ﷺ کو ردی کھجور بھی نہ ملتی تھی جس سے آپ ﷺ اپنا پیٹ بھر لیتے۔

(۳۵۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَحَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِّيتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا نَبِحَ عَلَيْهِ وَقَالَ حَجَّاجٌ بِالنِّيَاحَةِ عَلَيْهِ [راجع: ۱۸۰]

(۳۵۴) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میت کو اس کی قبر میں اس پر ہونے والے نوے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔

(۳۵۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ رُقَيْعًا أَبَا الْعَالِيَةِ يُحَدِّثُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي رَجُلٌ قَالَ شُعْبَةُ أَحْسِبُهُ قَالَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَأَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ فِي سَاعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ [راجع: ۱۱۰]

(۳۵۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے ایسے لوگوں نے اس بات کی شہادت دی ہے ”جن کی بات قابل اعتماد ہوتی ہے، ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں جو میری نظروں میں ان سب سے زیادہ قابل اعتماد ہیں“ کہ نبی علیہ السلام نے دو

وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے، ایک تو یہ کہ عصر کی نماز کے بعد غروب آفتاب تک کوئی نفل نماز نہ پڑھی جائے اور دوسرے یہ کہ فجر کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی نماز نہ پڑھی جائے۔

(۳۵۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَحَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُمَانَ النَّهْدِيَّ قَالَ جَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ بِأَذْرَبِجَانَ مَعَ عُبَيْةَ بْنِ فَرْقَدٍ أَوْ بِالشَّامِ أَمَا بَعْدُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْحَرِيرِ إِلَّا هَكَذَا أَصْبُعَيْنِ قَالَ أَبُو عُمَانَ فَمَا عَثَمًا إِلَّا أَنَّهُ الْأَعْلَامُ [راجع: ۹۲]

(۳۵۶) ابو عثمان کہتے ہیں کہ ہم حضرت عتبہ بن فرقد رضی اللہ عنہ کے ساتھ شام یا آذربایجان میں تھے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ایک خط آ گیا، جس میں لکھا تھا جناب رسول اللہ ﷺ نے ریشمی لباس پہننے سے منع فرمایا ہے سوائے اتنی مقدار یعنی دو انگلیوں کے۔

(۳۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَحَجَّاجٌ وَأَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُمَانَ النَّهْدِيَّ قَالَ جَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ [مکرر ما قبلہ]

(۳۵۷) گذشتہ حدیث ایک دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۳۵۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَأَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ صَلَّى عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الصُّبْحَ وَهُوَ بِجَمْعٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ كُنَّا مَعَ عُمَرَ بِجَمْعٍ فَقَالَ إِنَّ الْمُشْرِكِينَ كَانُوا لَا يُفِيضُونَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَيَقُولُونَ أَشْرِقَ نَبِيُّ رَبِّهِ وَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُمْ فَأَقَاضَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ [راجع: ۸۴، البخاری]

(۳۵۸) عمرو بن میمون کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ہمیں مزدلفہ میں فجر کی نماز پڑھائی، اور فرمایا کہ مشرکین طلوع آفتاب سے پہلے واپس نہیں جاتے تھے، اور کہتے تھے کہ کوہِ شیمیر روشن ہو نبی ﷺ نے ان کا طریقہ اختیار نہیں کیا، اور مزدلفہ سے منیٰ کی طرف طلوع آفتاب سے قبل ہی روانہ ہو گئے۔

(۳۵۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَأَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تُصَيِّبُنِي الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ فَمَا أَصْنَعُ قَالَ اغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ تَوَضَّأْ ثُمَّ ارْقُدْ [صححه البخاری (۲۸۷) ومسلم (۳۰۶) وابن حبان (۱۲۱۵)] [انظر: ۵۰۵۶، ۵۰۹۰، ۵۳۱۴، ۵۴۴۲، ۵۴۹۷، ۵۹۶۷]

(۳۵۹) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اگر میں رات کو ناپاک ہو جاؤں تو کیا کروں؟ نبی ﷺ نے فرمایا اپنی شرمگاہ کو دھو کر نماز والا وضو کر کے سو جاؤ۔

(۳۶۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَكَمِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْجَرِّ فَحَدَّثَنَا عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْجَرِّ وَعَنِ الدُّبَاءِ وَعَنِ

الْمَرْقَاتِ [راجع: ۱۸۵]

(۳۶۰) ابوالحکم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مکے کی نبیذ کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث سنائی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکے، کدو کی توہنی، سبز رنگ کی روغنی ہنڈیا یا برتن سے منع فرمایا ہے۔

(۳۶۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجَسَ قَالَ رَأَيْتُ الْأَصْلِعَ يَعْنِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقْبَلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ أَمَا إِنِّي أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ وَلَكِنْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُكَ [راجع: ۲۲۹]

(۳۶۱) عبداللہ بن سرجس کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حجر اسود کو بوسہ دے رہے ہیں اور اس سے مخاطب ہو کر فرما رہے ہیں، میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے، لیکن میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۳۶۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَمْرَةَ الضُّبَيْعِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ قَدَامَةَ قَالَ حَجَجْتُ فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ الْعَامَ الَّذِي أُصِيبَ فِيهِ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فَخُطِبَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ كَأَنَّ دِيكَأَ أَحْمَرَ نَقَرَنِي نَقْرَةً أَوْ نَقَرَتْنِي شُعْبَةُ الشَّائِكُ فَكَانَ مِنْ أَمْرِهِ أَنَّهُ طَعِنَ فَأُذِنَ لِلنَّاسِ عَلَيْهِ فَكَانَ أَوَّلُ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ ثُمَّ أَهْلُ الشَّامِ ثُمَّ أَهْلُ الْعِرَاقِ فَدَخَلْتُ فِيمَنْ دَخَلَ قَالَ فَكَانَ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهِ قَوْمٌ أَتَوْا عَلَيْهِ وَبَكَوْا قَالَ فَلَمَّا دَخَلْنَا عَلَيْهِ قَالَ وَقَدْ عَصَبَ بَطْنُهُ بِعِمَامَةِ سَوْدَاءَ وَالْدَّمُ يَسِيلُ قَالَ فَقُلْنَا أَوْصِنَا قَالَ وَمَا سَأَلَهُ الْوَصِيَّةَ أَحَدٌ غَيْرُنَا فَقَالَ عَلَيْكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنَّكُمْ لَنْ تَضِلُّوا مَا اتَّبَعْتُمُوهُ فَقُلْنَا أَوْصِنَا فَقَالَ أَوْصِيكُمْ بِالْمُهَاجِرِينَ فَإِنَّ النَّاسَ سَيَكْثُرُونَ وَيَقْلُونَ وَأَوْصِيكُمْ بِالْأَنْصَارِ فَإِنَّهُمْ شَعْبُ الْإِسْلَامِ الَّذِي لَجَّ إِلَيْهِ وَأَوْصِيكُمْ بِالْأَعْرَابِ فَإِنَّهُمْ أَصْلُكُمْ وَمَادَتُكُمْ وَأَوْصِيكُمْ بِأَهْلِ دِمَتِكُمْ فَإِنَّهُمْ عَهْدُ نَبِيِّكُمْ وَرِزْقُ عِيَالِكُمْ فَوُفُّوا عَنِّي قَالَ فَمَا زَادَنَا عَلَى هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ سَأَلْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ فِي الْأَعْرَابِ وَأَوْصِيكُمْ بِالْأَعْرَابِ فَإِنَّهُمْ إِخْوَانُكُمْ وَعَدُوُّ عَدُوِّكُمْ [صححه البخاری (۳۱۶۲)، والطیالسی: ۶۶]

(۳۶۲) جویریہ بنت قدامہ کہتے ہیں کہ جس سال حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ شہید ہوئے، مجھے اس سال حج کی سعادت نصیب ہوئی، میں مدینہ منورہ بھی حاضر ہوا، وہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک سرخ رنگ کا مرغنا مجھے ایک یاد و مرتبہ ٹھونک بارتا ہے، اور ایسا ہی ہوا تھا کہ قاتلانہ حملے میں ان پر نیزے کے زخم آئے تھے۔

بہر حال! لوگوں کو ان کے پاس آنے کی اجازت دی گئی تو سب سے پہلے ان کے پاس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تشریف لائے، پھر عام اہل مدینہ، پھر اہل شام اور پھر اہل عراق، اہل عراق کے ساتھ داخل ہونے والوں میں میں بھی شامل تھا، جب بھی لوگوں کی کوئی جماعت ان کے پاس جاتی تو ان کی تعریف کرتی اور ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے۔

جب ہم ان کے کمرے میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ ان کے پیٹ کو سفید عمامے سے باندھ دیا گیا ہے لیکن اس میں سے خون کا سیل رواں جاری ہے، ہم نے ان سے وصیت کی درخواست کی جو کہ اس سے قبل ہمارے علاوہ کسی اور نے نہ کی تھی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کتاب اللہ کو لازم پکڑو، کیونکہ جب تک تم اس کی اتباع کرتے رہو گے، ہرگز گمراہ نہ ہو گے، ہم نے مزید وصیت کی درخواست کی تو فرمایا میں تمہیں مہاجرین کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ لوگ تو کم اور زیادہ ہوتے ہی رہتے ہیں، انصار کے ساتھ بھی حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ اسلام کا قلعہ ہیں جہاں اہل اسلام نے آ کر پناہ لی تھی، نیز دیہاتیوں سے کیونکہ وہ تمہاری اصل اور تمہارا مادہ ہیں، نیز ذمیوں سے بھی حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں، کیونکہ وہ تمہارے نبی کی ذمہ داری میں ہیں (ان سے معاہدہ کر رکھا ہے) اور تمہارے اہل و عیال کا رزق ہیں۔ اب جاؤ، اس سے زائد بات انہوں نے کوئی ارشاد نہیں فرمائی، البتہ راوی نے ایک دوسرے موقع پر دیہاتیوں سے متعلق جملے میں اس بات کا بھی اضافہ کیا کہ وہ تمہارے بھائی اور تمہارے دشمن کے دشمن ہیں۔

(۳۶۳) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ ابْنَانَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ أَبَا جُمُرَةَ الضَّبِّيَّ يُحَدِّثُ عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنِ قَدَامَةَ قَالَتْ حَجَجْتُ فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ الْعَامَ الَّذِي أُصِيبَ فِيهِ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فَخَطَبَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ كَانَ دِيكًا أَحْمَرَ نَقَرَنِي نَقْرَةً أَوْ نَقَرَتْنِي شُعْبَةُ الشَّائِكُ قَالَ فَمَا لَبِثَ إِلَّا جُمُعَةً حَتَّى طُعِنَ فَذَكَرَ مِنْهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَأَوْصِيكُمْ بِأَهْلِ دِمَتِكُمْ فَإِنَّهُمْ ذِمَّةُ نَبِيِّكُمْ قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ سَأَلْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ فِي الْأَعْرَابِ وَأَوْصِيكُمْ بِالْأَعْرَابِ فَإِنَّهُمْ إِخْوَانُكُمْ وَعَدُوُّ عَدُوِّكُمْ [مكرر ماقبله]

(۳۶۳) جویریہ بن قدامہ کہتے ہیں کہ جس سال حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ شہید ہوئے، مجھے اس سال حج کی سعادت نصیب ہوئی، میں مدینہ منورہ بھی حاضر ہوا، وہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک سرخ رنگ کا مرغ مجھے ایک یا دو مرتبہ ٹھونگ مارتا ہے، چنانچہ ابھی ایک جمعہ ہی گزرا تھا کہ ان پر حملہ ہو گیا، پھر راوی نے مکمل حدیث ذکر کی اور یہ کہ میں تمہیں ذمیوں سے بھی حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں، کیونکہ وہ تمہارے نبی کی ذمہ داری میں ہیں (ان سے معاہدہ کر رکھا ہے) اور دیہاتیوں کے حوالے سے فرمایا کہ میں تمہیں دیہاتیوں کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ تمہارے بھائی اور تمہارے دشمنوں کے دشمن ہیں۔

(۳۶۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ شَهِدَ عِنْدِي رَجُلَانِ مَرَضِيُونَ فِيهِمْ عُمَرُ وَأَرْضَاهُمُ عِنْدِي عُمَرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صَلَاةٍ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ [راجع: ۱۱۰]

(۳۶۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے ایسے لوگوں نے اس بات کی شہادت دی ہے ”جن کی بات قابل اعتماد ہوتی ہے، ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں جو میری نظروں میں ان سب سے زیادہ قابل اعتماد ہیں“ کہ نبی علیہ السلام نے منع

فرمایا ہے کہ فجر کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی نماز نہ پڑھی جائے اور عصر کی نماز کے بعد غروب آفتاب تک کوئی نفل نماز نہ پڑھی جائے۔

(۳۶۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَطَبَ النَّاسَ بِالْحَبَابَةِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ إِلَّا مَوْضِعَ أَصْبَعَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ أَوْ أَرْبَعَةٍ وَأَشَارَ بِكَفِّهِ [صححه مسلم (۲۰۶۹)، وابن حبان (۵۴۴۱)]

(۳۶۵) سويد بن غفله کہتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ”حابیہ“ میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ریشم پہننے سے (مرد کو) منع فرمایا ہے، سوائے دو تین یا چار انگلیوں کی مقدار کے اور یہ کہہ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی ہتھیلی سے اشارہ کیا۔

(۳۶۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلْمِيتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا نَيْحَ عَلَيْهِ [راجع: (۱۸۰)]

(۳۶۶) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میت کو اس کی قبر میں اس پر ہونے والے نوے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔

(۳۶۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا كَثْمَسٌ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ وَابْنِ هَارُونَ حَدَّثَنَا كَثْمَسٌ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ ذَاتَ يَوْمٍ عِنْدَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرَى قَالَ يَزِيدُ لَا تَرَى عَلَيْهِ أَثَرَ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتَّى جَلَسَ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فَخْذَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ مَا الْإِسْلَامُ فَقَالَ الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَتَقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنْ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَعَجَبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ قَالَ الْإِيمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ وَالْآخِرِ وَتُؤْتِيَ زَكَاةَ كُلِّ خَيْرٍ وَتُشْرَهُ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ قَالَ الْإِحْسَانُ مَا الْإِحْسَانُ قَالَ قَالَ يَزِيدُ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ قَالَ مَا أَسْتَوِلُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ بِهَا مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَارَاتِهَا قَالَ أَنْ تَلِدَ الْأُمَةُ رَبَّتَهَا وَأَنْ تَرَى الْحَفَاةَ الْعُرَاةَ رِعَاءَ الشَّيْءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبِنَاءِ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ قَالَ فَلَبِثَ مَلِيًّا قَالَ يَزِيدُ ثَلَاثًا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عُمَرُ أَتَدْرِي مَنْ السَّائِلُ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ جَبْرِيلُ آتَاكُمْ يَعْلَمُكُمْ دِينَكُمْ [صححه مسلم (۸)، وابن حبان (۱۷۲) وابن خزيمة (۲۵۰۴)] [راجع: (۱۸۴)]

(۳۶۷) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ایک دن ہم نبی ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک آدمی چلتا ہوا آیا، وہ مضبوط، سفید کپڑوں میں ملبوس اور انتہائی سیاہ بالوں والا تھا اس پر سفر کے آثار نظر آرہے تھے اور نہ ہی ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا تھا۔

وہ آدمی نبی ﷺ کے قریب آ کر بیٹھ گیا اور اس نے نبی ﷺ کے گھٹنوں سے اپنے گھٹنے ملا کر نبی ﷺ کی رانوں پر ہاتھ رکھ لیے اور کہنے لگا کہ اے محمد ﷺ، مجھے اسلام کے بارے بتائیے کہ ”اسلام“ کیا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود ہو ہی نہیں سکتا اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے پیغمبر ہیں، نیز یہ کہ آپ نماز قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں، رمضان کے روزے رکھیں اور استطاعت ہونے کی صورت میں حج بیت اللہ کریں، اس نے نبی ﷺ کی تصدیق کی تو ہمیں اس کے سوال اور تصدیق پر تعجب ہوا۔

اس نے اگلا سوال یہ پوچھا کہ ”ایمان“ کیا ہے؟ فرمایا تم اللہ پر، اس کے فرشتوں، کتابوں، رسولوں، یومِ آخرت اور ہر اچھی بڑی تقدیر پر یقین رکھو، اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا، پھر پوچھا کہ ”احسان“ کیا ہے؟ فرمایا تم اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اس کی عبادت اس طرح کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو، اگر تم یہ تصور نہیں کر سکتے تو پھر یہی تصور کر لو کہ وہ تو تمہیں دیکھ ہی رہا ہے (اس لئے یہ تصور ہی کر لیا کرو کہ اللہ ہمیں دیکھ رہا ہے)۔

اس نے پھر پوچھا کہ قیامت کب آئے گی؟ نبی ﷺ نے فرمایا جس سے سوال پوچھا جا رہا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا یعنی ہم دونوں ہی اس معاملے میں بے خبر ہیں، اس نے کہا کہ پھر اس کی کچھ علامات ہی بتا دیجئے؟ فرمایا جب تم یہ دیکھو کہ جن کے جسم پر چیتھڑا اور پاؤں میں لیترا نہیں ہوتا تھا، غریب اور چرواہے تھے، آج وہ بڑی بڑی بلڈنگیں اور عمارتیں بنا کر ایک دوسرے پر فخر کرنے لگیں، لونڈیاں اپنی مالکن کو جہنم دینے لگیں تو قیامت قریب آگئی۔

پھر وہ آدمی چلا گیا تو کچھ دیر بعد نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے عمر! کیا تمہیں علم ہے کہ وہ سائل کون تھا؟ انہوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، فرمایا وہ جبریل تھے جو تمہیں تمہارے دین کی اہم اہم باتیں سکھانے آئے تھے۔

(۳۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا كَثْمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَرَ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَلَا يَرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَقَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَيْتُ ثَلَاثًا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عُمَرُ [قال شعيب: إسناده صحيح] [راجع: ۱۸۴]

(۳۶۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی روایت کی گئی ہے۔

(۳۶۹) حَدَّثَنَا بِهِ قَالَ وَحَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ قُلْتُ لِحَبَابِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ إِنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَنْهَى عَنِ الْمُتَعَةِ وَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَأْمُرُ بِهَا قَالَ فَقَالَ لِي عَلَى يَدِي جَرَى

الْحَدِيثُ تَمَتَّنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَفَّانُ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا وَلِيَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ إِنَّ الْقُرْآنَ هُوَ الْقُرْآنُ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الرَّسُولُ وَإِنَّهُمَا كَانَتَا مُتَعَتَانِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَاهُمَا مُتْعَةُ الْحَجِّ وَالْأُخْرَى مُتْعَةُ النِّسَاءِ [قال

شعيب: [إسناده صحيح] [راجع: ١٠٤ و سياتى فى مسند جابر: ١٤٢٣١]

(۳۶۹) ابو نضرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ حج تمتع سے منع کرتے ہیں جبکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اس کی اجازت دیتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے مجھ سے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم نے نبی ﷺ اور ایک روایت کے مطابق حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں بھی حج تمتع کیا ہے، لیکن جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلافت ملی تو انہوں نے خطبہ دیتے ہوئے لوگوں سے فرمایا کہ قرآن، قرآن ہے اور پیغمبر، پیغمبر ہے، حالانکہ نبی ﷺ کے دورِ باسعادت میں دو طرح کا متعہ ہوتا تھا، ایک متعہ الحج جسے حج تمتع کہتے ہیں اور ایک متعہ النساء جو عورتوں کو طلاق دے کر رخصت کرتے وقت کپڑوں کی صورت میں دینا مستحب ہے۔

(۳۷۰) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ أُنْبَاْنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُبَيْرَةَ عَنْ أَبِي تَمِيمٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ أَنَّكُمْ تَوَكَّلْتُمْ عَلَى اللَّهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ تَغْدُو خِمَاصًا وَتَرُوحُ بِطَانًا [راجع: ۲۰۵]

(۳۷۰) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر تم اللہ پر اس طرح ہی توکل کر لیتے جیسے اس پر توکل کرنے کا حق ہے تو تمہیں اسی طرح رزق عطا کیا جاتا جیسے پرندوں کو دیا جاتا ہے جو صبح کو خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر واپس آتے ہیں۔

(۳۷۱) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ حَدَّثَنَا ثَيْبٌ حَدَّثَنِي بَكِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ السَّاعِدِيِّ الْمَالِكِيِّ أَنَّهُ قَالَ اسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَّغْتُ مِنْهَا وَأَذْنَبْتُهَا إِلَيْهِ أَمَرَ لِي بِعَمَالَةٍ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّمَا عَمِلْتُ لِلَّهِ وَأَجْرِي عَلَى اللَّهِ قَالَ خُذْ مَا أُعْطِيتَ فَإِنِّي قَدْ عَمِلْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَلَتَنِي فَقُلْتُ مِثْلَ قَوْلِكَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُعْطِيتَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ أَنْ تَسْأَلَ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ [راجع: ۱۰۰]

(۳۷۱) عبداللہ بن ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے کسی جگہ زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا، جب میں فارغ ہو کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ مال ان کے حوالے کر دیا تو انہوں نے مجھے تنخواہ دینے کا حکم دیا میں نے عرض کیا کہ میں نے یہ کام اللہ کی رضا کے لئے کیا ہے اور وہی مجھے اس کا اجر دے گا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہیں جو دیا جائے وہ لے لیا کرو، کیونکہ نبی ﷺ کے دور میں ایک مرتبہ میں نے بھی یہی

خدمت سرانجام دی تھی، نبی ﷺ نے مجھے کچھ مال و دولت عطاء فرمایا، میں نے تمہاری والی بات کہہ دی، نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا اگر تمہاری خواہش اور سوال کے بغیر کہیں سے مال آئے تو اسے کھالیا کرو، ورنہ اسے صدقہ کر دیا کرو۔

(۳۷۲) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنِي بُكَيْرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ هَشَشْتُ يَوْمًا فَقَبِلْتُ وَأَنَا صَائِمٌ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ صَنَعْتُ الْيَوْمَ أَمْرًا عَظِيمًا قَبِلْتُ وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ لَوْ تَمَضَّضْتَ بِمَاءٍ وَأَنْتَ صَائِمٌ فَقُلْتُ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفِيمَ [راجع: ۱۳۸]

(۳۷۲) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں بہت خوش تھا، خوشی سے سرشار ہو کر میں نے روزہ کی حالت میں ہی اپنی بیوی کا بوسہ لے لیا، اس کے بعد احساس ہوا تو نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آج مجھ سے ایک بہت بڑا گناہ سرزد ہو گیا ہے، میں نے روزے کی حالت میں اپنی بیوی کو بوسہ دے دیا؟ نبی ﷺ نے فرمایا یہ بتاؤ! اگر آپ روزے کی حالت میں کلی کر لو تو کیا ہوگا؟ میں نے عرض کیا اس میں تو کوئی حرج نہیں ہے، فرمایا پھر اس میں کہاں سے ہوگا؟

(۳۷۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هُبَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا تَمِيمٍ الْجِشَانِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ أَنْتُمْ كُنْتُمْ تَوَكَّلُونَ عَلَى اللَّهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ إِلَّا تَرْوَنَ أَنَّهَا تَغْدُو خِمَاصًا وَتَرْوُحُ بِطَانًا [راجع: ۲۰۵]

(۳۷۳) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر تم اللہ پر اس طرح ہی توکل کر لیتے جیسے اس پر توکل کرنے کا حق ہے تو تمہیں اسی طرح رزق عطاء کیا جاتا جیسے پرندوں کو دیا جاتا ہے جو صبح کو خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر واپس آتے ہیں۔

(۳۷۴) حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنِ ابْنِ يَعْمَرَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّا نَسَافِرُ فِي الْأَفَاقِ فَتَلْقَى قَوْمًا يَقُولُونَ لَا قُدْرَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَأَخْبِرُوهُمْ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ مِنْهُمْ بَرِيءٌ وَأَنَّهُمْ مِنْهُ بَرَاءٌ ثَلَاثًا ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَذَكَرَ مِنْ هَيْئَتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْنُهُ قَدْ نَا فَقَالَ أَذْنُهُ قَدْ نَا فَقَالَ أَذْنُهُ قَدْ نَا حَتَّى كَادَ رُكْبَتَاهُ تَمَسَّانِ رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي مَا الْإِيمَانُ أَوْ عَنِ الْإِيمَانِ قَالَ تَوْمِنُ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ قَالَ أَرَاهُ قَالَ خَيْرُهُ وَشَرُّهُ قَالَ فَمَا الْإِسْلَامُ قَالَ إِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَحَجُّ الْبَيْتِ وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ وَغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ كُلُّ ذَلِكَ قَالَ صَدَقْتَ صَدَقْتَ قَالَ الْقَوْمُ مَا رَأَيْنَا رَجُلًا أَشَدَّ تَوْقِيرًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ

هَذَا كَأَنَّهُ يُعَلِّمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ أَوْ تَعْبُدَهُ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَا تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ كُلُّ ذَلِكَ نَقُولُ مَا رَأَيْنَا رَجُلًا أَشَدَّ تَوْفِيرًا لِلرَّسُولِ اللَّهُ مِنْ هَذَا فَيَقُولُ صَدَقْتَ صَدَقْتَ قَالَ أَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ قَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ بِهَا مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَقَالَ صَدَقْتَ قَالَ ذَلِكَ مَرَارًا مَا رَأَيْنَا رَجُلًا أَشَدَّ تَوْفِيرًا لِلرَّسُولِ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هَذَا ثُمَّ وَلَّى قَالَ سُفْيَانُ فَبَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّمَسُّوهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ قَالَ هَذَا جَبْرِيلُ جَاءَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ مَا أَتَانِي فِي صُورَةٍ إِلَّا عَرَفْتُهُ غَيْرَ هَذِهِ الصُّورَةِ [قال الألساني: صحيح (أبو داود: ٤٦٩٧)]

[راجع: ١٨٤] [انظر: ٣٧٥، وسيأتي في مسند ابن عمر: ٥٨٥٦، ٥٨٥٧]

(۳۷۴) یحییٰ بن یحمر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ذکر کیا کہ ہم لوگ دنیا میں مختلف جگہوں کے سفر پر آتے جاتے رہتے ہیں، ہماری ملاقات بعض ان لوگوں سے بھی ہوتی ہے جو تقدیر کے منکر ہوتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ جب تم ان لوگوں کے پاس لوٹ کر جاؤ تو ان سے کہہ دینا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما تم سے بری ہے، اور تم اس سے بری ہو، یہ بات تین مرتبہ کہہ کر انہوں نے یہ روایت سنائی کہ ایک دن ہم نبی ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک آدمی آیا، پھر انہوں نے اس کا حلیہ بیان کیا۔

نبی ﷺ نے دو مرتبہ اسے قریب ہونے کے لئے کہا چنانچہ وہ اتنا قریب ہوا کہ اس کے گھٹنے نبی ﷺ کے گھٹنوں سے چھونے لگے، اس نے کہا یا رسول اللہ! یہ بتائیے کہ ”ایمان“ کیا ہے؟ فرمایا تم اللہ پر، اس کے فرشتوں، جنت و جہنم، قیامت کے بعد دوبارہ جی اٹھنے اور تقدیر پر یقین رکھو، اس نے پوچھا کہ ”اسلام کیا ہے؟“ نبی ﷺ نے فرمایا یہ کہ آپ نماز قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں، رمضان کے روزے رکھیں اور حج بیت اللہ کریں اور غسل جنابت کریں۔

اس نے پھر پوچھا کہ ”احسان“ کیا ہے؟ فرمایا تم اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اس کی عبادت اس طرح کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو، اگر تم یہ تصور نہ کر سکو تو وہ تو تمہیں دیکھ ہی رہا ہے (اس لئے یہ تصور ہی کر لیا کرو کہ اللہ ہمیں دیکھ رہا ہے) اس کے ہر سوال پر ہم یہی کہتے تھے کہ اس سے زیادہ نبی ﷺ کی عزت و توقیر کرنے والا ہم نے کوئی نہیں دیکھا اور وہ بار بار کہتا جا رہا تھا کہ آپ ﷺ نے سچ فرمایا۔

اس نے پھر پوچھا کہ قیامت کب آئے گی؟ فرمایا جس سے سوال پوچھا جا رہا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا یعنی ہم دونوں ہی اس معاملے میں بے خبر ہیں۔

جب وہ آدمی چلا گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا ذرا اس آدمی کو بلا کر لانا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کی تلاش میں نکلے تو انہیں وہ نہ ملا، نبی ﷺ نے فرمایا وہ جبریل تھے جو تمہیں تمہارے دین کی اہم اہم باتیں سکھانے آئے تھے، اس سے پہلے وہ جس صورت میں بھی آتے تھے میں انہیں پہچان لیتا تھا لیکن اس مرتبہ نہیں پہچان سکا۔

(۲۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرْيَدَةَ عَنِ ابْنِ يَعْمَرَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ أَوْ سَأَلَهُ رَجُلٌ إِنَّا نَسِيرُ فِي هَذِهِ الْأَرْضِ فَتَلْقَى قَوْمًا يَقُولُونَ لَا قَدَرَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا لَقِيتَ أُولَئِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ مِنْهُمْ بَرِيءٌ وَهُمْ مِنْهُ بَرَاءٌ قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَذْنُو فَقَالَ أَذْنُهُ فَذَنَا رَتُوهُ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَذْنُو فَقَالَ أَذْنُهُ فَذَنَا رَتُوهُ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَذْنُو فَقَالَ أَذْنُهُ فَذَنَا رَتُوهُ حَتَّى كَادَتْ أَنْ تَمَسَّ رُكْبَتَاهُ رُكْبَةً رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْإِيمَانُ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ [راجع: ۹۴]

(۳۷۵) یحییٰ بن یحمر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ذکر کیا کہ ہم لوگ دنیا میں مختلف جگہوں کے سفر پر آتے جاتے رہتے ہیں، ہماری ملاقات بعض ان لوگوں سے بھی ہوتی ہے جو تقدیر کے منکر ہوتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ جب تم ان لوگوں کے پاس لوٹ کر جاؤ تو ان سے کہہ دینا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما تم سے بری ہے، اور تم اس سے بری ہو، یہ بات تین مرتبہ کہہ کر انہوں نے یہ روایت سنائی کہ ایک دن ہم نبی ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک آدمی آیا، پھر انہوں نے اس کا حلیہ بیان کیا۔

نبی ﷺ نے دو مرتبہ اسے قریب ہونے کے لئے کہا چنانچہ وہ اتنا قریب ہوا کہ اس کے گھٹنے نبی ﷺ کے گھٹنوں سے چھونے لگے، اس نے کہا یا رسول اللہ! یہ بتائیے کہ ”ایمان“ کیا ہے؟ پھر راوی نے مکمل حدیث ذکر کی۔

(۲۷۶) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى الْأَشْبِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ لُحَيْعَةَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرَّاقَةَ الْعَدَوِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَظَلَّ رَأْسَ غَايِ أَظْلَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ جَهَّزَ غَايِيًا حَتَّى يَسْتَقِيلَ بِجَهَّازِهِ كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ وَمَنْ بَنَى مَسْجِدًا يُذَكِّرُ فِيهِ اسْمُ اللَّهِ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ [راجع: ۱۲۶]

(۳۷۶) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص کسی مجاہد کے سر پر سایہ کرے، اللہ قیامت کے دن اس پر سایہ کرے گا، جو شخص مجاہد کے لیے سامان جہاد مہیا کرے یہاں تک کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جائے، اس کے لیے اس مجاہد کے برابر اجر لکھا جاتا رہے گا، اور جو شخص اللہ کی رضا کے لیے مسجد تعمیر کرے جس میں اللہ کا ذکر کیا جائے، اللہ جنت میں اس کا گھر تعمیر کر دے گا۔

(۲۷۷) حَدَّثَنَا عَتَّابٌ يَعْنِي ابْنَ زَيَْادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ أَنْبَأَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ وَعَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَتْبَةَ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَقَدْ بَلَغَ بِهِ أَبِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَاتَهُ شَيْءٌ مِنْ وَرْدِهِ أَوْ قَالَ مِنْ جُزْئِهِ مِنَ اللَّيْلِ فَقَرَأَهُ مَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ إِلَى الظُّهْرِ فَكَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنْ لَيْلَتِهِ [راجع: ۲۲۰]

(۳۷۷) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص سے اس کارات والی دعاؤں کا معمول کسی وجہ سے چھوٹ جائے اور وہ اسے اگلے دن فجر اور ظہر کے درمیان کسی بھی وقت پڑھ لے تو گویا اس نے اپنا معمول رات ہی کو پورا کیا۔

(۳۷۸) حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ قَالَ اللَّهُمَّ بَيْنَ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيِّنًا شَافِيًا فَنَزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ الَّتِي فِي سُورَةِ الْبَقَرَةِ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ قَالَ قَدُعِي عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقُرِئْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ بَيْنَ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيِّنًا شَافِيًا فَنَزَلَتْ آيَةُ الَّتِي فِي سُورَةِ النَّسَاءِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَىٰ فَكَانَ مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقَامَ الصَّلَاةَ نَادَى أَنْ لَا يَقْرَبَنَّ الصَّلَاةَ سَكْرَانٌ قَدُعِي عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقُرِئْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ بَيْنَ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيِّنًا شَافِيًا فَنَزَلَتْ آيَةُ الَّتِي فِي الْمَائِدَةِ قَدُعِي عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقُرِئْتُ عَلَيْهِ فَلَمَّا بَلَغَ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهَوْنَ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنْتَهَيْنَا أَنْتَهَيْنَا [صححه الحاكم (۴/۱۴۳) وذكر الترمذی أن إرساله أصح قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۳۶۷۰، الترمذی: ۳۰۴۹، النسائی: ۲۸۶/۸)]

(۳۷۸) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حرمت شراب کا حکم نازل ہونا شروع ہوا تو انہوں نے دعا کی کہ اے اللہ! شراب کے بارے کوئی شافی بیان نازل فرمائیے، چنانچہ سورہ بقرہ کی یہ آیت نازل ہوئی
”يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ“
”اے نبی ﷺ! یہ آپ سے شراب اور جوئے کے بارے پوچھتے ہیں، آپ فرما دیجئے کہ ان کا گناہ بہت بڑا ہے۔“
اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلا کر یہ آیت سنائی گئی، انہوں نے پھر وہی دعا کی کہ اے اللہ! شراب کے بارے کوئی شافی بیان نازل فرمائیے، اس پر سورہ نساء کی یہ آیت نازل ہوئی

”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَىٰ“

”اے ایمان والو! جب تم نشے کی حالت میں ہو تو نماز کے قریب نہ جاؤ۔“

اس آیت کے نزول کے بعد نبی ﷺ کا مؤذن جب اقامت کہتا تو یہ ندا بھی لگاتا کہ نشے میں مدہوش کوئی شخص نماز کے قریب نہ آئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلا کر یہ آیت بھی سنائی گئی، لیکن انہوں نے پھر وہی دعا کی کہ اے اللہ! شراب کے بارے کوئی شافی بیان نازل فرمائیے، اس پر سورہ مائدہ کی آیت نازل ہوئی، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلا کر اس کی تلاوت بھی سنائی گئی، جب نبی ﷺ ”فهل انتم منتهون“ پر پہنچے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ ہم باز آ گئے، ہم باز آ گئے۔

(۳۷۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ صَبِيٍّ بْنِ مَعْبُدٍ أَنَّهُ كَانَ نَصْرَانِيًّا تَغْلِيًّا فَأَسْلَمَ

فَسَأَلَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ فَقِيلَ لَهُ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَرَادَ أَنْ يُجَاهِدَ فَقِيلَ لَهُ أَحَجَجْتَ قَالَ لَا فَقِيلَ لَهُ حُجَّ وَاعْتَمِرْ ثُمَّ جَاهِدْ فَأَهْلَ بِهِمَا جَمِيعًا فَوَافَقَ زَيْدُ بْنُ صُوحَانَ وَسَلْمَانَ بْنُ رَبِيعَةَ فَقَالَا هُوَ أَضَلُّ مِنْ نَافِثِهِ أَوْ مَا هُوَ بِأَهْدَى مِنْ جَمَلِهِ فَأَنْطَلَقَ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَخْبَرَهُ بِقَوْلِهِمَا فَقَالَ هِدَيْتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ لِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۸۳]

(۳۷۹) حضرت ابو وائل کہتے ہیں کہ صُحْبِ بن معبد ایک دیہاتی قبیلہ بنو تغلب کے عیسائی تھے جنہوں نے اسلام قبول کر لیا، انہوں نے لوگوں سے پوچھا کہ سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ لوگوں نے بتایا راہِ خدا میں جہاد کرنا، چنانچہ انہوں نے جہاد کا ارادہ کر لیا، اسی اثناء میں کسی نے ان سے پوچھا کہ آپ نے حج کیا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں! اس نے کہا آپ پہلے حج اور عمرہ کر لیں، پھر جہاد میں شرکت کریں۔

چنانچہ وہ حج کی نیت سے روانہ ہو گئے اور میقات پر پہنچ کر حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھ لیا، زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ کو معلوم ہوا تو انہوں نے کہا کہ یہ شخص اپنے اونٹ سے بھی زیادہ گمراہ ہے، صبحی جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو زید اور سلمان نے جو کھا تھا، اس کے متعلق ان کی خدمت میں عرض کیا، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ کو اپنے پیغمبر کی سنت پر رہنمائی نصیب ہو گئی۔

(۳۸۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِلْحَجَرِ إِنَّمَا أَنْتَ حَجَرٌ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ ثُمَّ قَبَّلَهُ [قال شعيب: صحيح رجاله

ثقات] [انظر: ۳۸۱]

(۳۸۰) ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حجر اسود سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تو محض ایک پتھر ہے اگر میں نے نبی ﷺ کو تیرا بوسہ لیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے کبھی بوسہ نہ دیتا، یہ کہہ کر آپ نے اسے بوسہ دیا۔

(۳۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَتَى الْحَجَرَ فَقَالَ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ قَالَ ثُمَّ قَبَّلَهُ [مكرر ما قبله]

(۳۸۱) عروہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اس سے فرمایا میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے، کسی کو نفع پہنچا سکتا ہے اور نہ نقصان، اگر میں نے نبی ﷺ کو تیرا بوسہ لیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے کبھی بوسہ نہ دیتا یہ کہہ کر انہوں نے اسے بوسہ دیا۔

(۳۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَبَّلَهُ وَالتَّرَمَةَ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَ حَفِيًّا يَعْنِي الْحَجَرَ [راجع: ۲۷۴]

(۳۸۲) سويد بن غفله رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حجر اسود سے چٹ کر اسے بوسہ دیا، اور اس سے

مخاطب ہو کر فرمایا میں نے ابوالقاسمؑ کو تجھ پر مہربان دیکھا ہے۔

(۳۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ اللَّيْلُ مِنْ هَهُنَا وَذَهَبَ النَّهَارُ مِنْ هَهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ [راجع: ۱۹۲]

(۳۸۳) حضرت عمر فاروقؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب رات یہاں سے آجائے اور دن وہاں سے چلا جائے تو روزہ دار کو روزہ افطار کر لینا چاہیے، مشرق اور مغرب مراد ہے۔

(۳۸۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِي يَعُودُ فِي صَدَقَتِهِ كَمَثَلِ الَّذِي يَعُودُ فِي قَيْئِهِ [راجع: ۱۶۶]

(۳۸۴) حضرت عمر فاروقؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا صدقہ دے کر دوبارہ اس کی طرف رجوع کرنے والا اس شخص کی طرح ہوتا ہے جو اپنے منہ سے قی کر کے اس کو چاٹ لے۔

(۳۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يُقْبِضُونَ مِنْ جَمْعٍ حَتَّى يَقُولُوا أَشْرَفُ نَبِيرٍ كَيْمًا نَغِيرُ فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُمْ فَكَانَ يَدْفَعُ مِنْ جَمْعٍ مَقْدَارَ صَلَاةِ الْمُسْفِرِينَ بِصَلَاةِ الْغَدَاةِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ [راجع: ۸۴]

(۳۸۵) حضرت فاروق اعظمؓ نے فرمایا کہ مشرکین طلوع آفتاب سے پہلے واپس نہیں جاتے تھے، اور کہتے تھے کہ وہ ثبیر روشن ہوتا کہ ہم حملہ کریں، نبی ﷺ نے ان کا طریقہ اختیار نہیں کیا، اور وہ مزدلفہ سے منیٰ کی طرف طلوع آفتاب سے قبل ہی روانہ ہو گئے جبکہ نماز فجر اسفار کر کے پڑھنے والوں کی مقدار کے تناسب سے پڑھی جاسکتی تھی۔

(۳۸۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا رَبَاحُ بْنُ أَبِي مَعْرُوفٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ لِي عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبِكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ [راجع: ۲۸۸]

(۳۸۶) حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میت کو اس پر اس کے اہل خانہ کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔

(۳۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى خَفِّهِ فِي السَّفَرِ [قال شعيب: صحيح لغيره]

(۳۸۷) حضرت عمر فاروقؓ فرماتے ہیں کہ میں نے خود اپنی آنکھوں سے دوران سفر جناب رسول اللہ ﷺ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۲۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْبُحْلِ وَالْجُبْنِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَأَزْدَلِ الْعُمَرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ قَالَ وَكِيعٌ فِتْنَةُ الصَّدْرِ أَنْ يَمُوتَ الرَّجُلُ وَذَكَرَ وَكِيعٌ الْفِتْنَةَ لَمْ يَتَّبِعْ مِنْهَا [راجع: ۲۱۴۵]

(۳۸۸) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ (پانچ چیزوں سے) اللہ کی پناہ مانگا کرتے تھے، بخل سے، بزدلی سے، دل کے فتنہ سے، عذاب قبر سے اور بری عمر سے۔

(۲۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْوَلِيدِ الشَّيْثِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ خَلَسَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَجْلِسًا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُهُ تَمُرٌ عَلَيْهِ الْجَنَائِزُ قَالَ فَمَرُّوا بِجَنَازَةٍ فَأَتْنُوا خَيْرًا فَقَالَ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوا بِجَنَازَةٍ فَأَتْنُوا خَيْرًا فَقَالَ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوا بِجَنَازَةٍ فَقَالُوا هَذَا كَانَ أَكْذَبَ النَّاسِ فَقَالَ إِنَّ أَكْذَبَ النَّاسِ أَكْذَبُهُمْ عَلَى اللَّهِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ مَنْ كَذَبَ عَلَى رُوحِهِ فِي جَسَدِهِ قَالَ قَالُوا أَرَأَيْتَ إِذَا شَهِدَ أَرْبَعَةً قَالَ وَجَبَتْ قَالُوا أَوْ ثَلَاثَةً قَالَ وَجَبَتْ قَالُوا وَائْتَيْنِ قَالَ وَجَبَتْ وَلَكِنْ أَكُونُ قُلْتُ وَاحِدًا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ قَالَ فَقِيلَ لِعُمَرَ هَذَا شَيْءٌ تَقُولُهُ بِرَأْيِكَ أَمْ شَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا بَلْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۱۳۹]

(۳۸۹) عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس جگہ بیٹھے ہوئے تھے جہاں نبی ﷺ بھی بیٹھتے تھے اور وہاں سے جنازے گزرتے تھے، وہاں سے ایک جنازہ کا گذر ہوا، لوگوں نے اس مردے کی تعریف کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا واجب ہو گئی، پھر دوسرا جنازہ گذرا، لوگوں نے اس کی بھی تعریف کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا واجب ہو گئی، تیسرے جنازے پر بھی ایسا ہی ہوا، جب چوتھا جنازہ گذرا تو لوگوں نے کہا کہ یہ سب سے بڑا جھوٹا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگوں میں سب سے بڑا جھوٹا وہ ہوتا ہے جو اللہ پر سب سے زیادہ جھوٹ باندھتا ہے، اس کے بعد وہ لوگ ہوتے ہیں جو اپنے جسم میں موجود روح پر جھوٹ باندھتے ہیں، لوگوں نے کہا یہ بتائیے کہ اگر کسی مسلمان کے لیے چار آدمی خیر کی گواہی دے دیں تو اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا اس کے لیے جنت واجب ہو گئی، لوگوں نے نے عرض کیا اگر تین آدمی ہوں؟ تو فرمایا تب بھی یہی حکم ہے، ہم نے دو کے متعلق پوچھا، فرمایا دو ہوں تب بھی یہی حکم ہے، اگر میں ایک کے متعلق پوچھ لیتا تو یہ میرے نزدیک سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ پسندیدہ تھا، کسی شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ یہ بات آپ اپنی رائے سے کہہ رہے ہیں یا آپ نے نبی ﷺ سے سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا نہیں، بلکہ میں نے نبی ﷺ سے سنی ہے۔

(۳۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ قَالَ بَلَغَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ سَعْدًا لَمَّا بَنَى الْقَصْرَ قَالَ انْقَطَعَ الصَّوَيْتُ فَبَعَثَ إِلَيْهِ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ فَلَمَّا قَدِمَ أَخْرَجَ زُنَيْدَهُ وَأَوْرَى نَارَهُ وَابْتَنَعَ

حَطَبًا بِدِرْهَمٍ وَقِيلَ لِسَعْدٍ إِنَّ رَجُلًا فَعَلَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ ذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ فَخَرَجَ إِلَيْهِ فَحَلَفَ بِاللَّهِ مَا قَالَهُ فَقَالَ نُوَدِّي عَنْكَ الَّذِي تَقُولُهُ وَنَفَعَلُ مَا أُمِرْنَا بِهِ فَأَحْرَقَ الْبَابَ ثُمَّ أَقْبَلَ يَعْزِضُ عَلَيْهِ أَنْ يُزَوِّدَهُ فَأَبَى فَخَرَجَ فَقَدِمَ عَلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَهَجَرَ إِلَيْهِ فَسَارَ ذَهَابَهُ وَرُجُوعُهُ تِسْعَ عَشْرَةَ فَقَالَ لَوْلَا حُسْنُ الظَّنِّ بِكَ لَرَأَيْنَا أَنَّكَ لَمْ تُؤَدِّ عَنَّا قَالَ بَلَى أُرْسِلَ يَقْرَأُ السَّلَامَ وَيَعْتَذِرُ وَيَحْلِفُ بِاللَّهِ مَا قَالَهُ قَالَ فَهَلْ زَوَّدَكَ شَيْئًا قَالَ لَا قَالَ فَمَا مَنَعَكَ أَنْ تُزَوِّدَنِي أَنْتَ قَالَ إِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَمُرَ لَكَ فَيَكُونَ لَكَ الْبَارِدُ وَيَكُونَ لِي الْحَارُّ وَخَوَّلِي أَهْلَ الْمَدِينَةِ قَدْ قَتَلَهُمُ الْجُوعُ وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَشْبَعُ الرَّجُلُ دُونَ جَارِهِ آخِرُ مُسْنَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ [قال شعيب: رجاله ثقات]

(۳۹۰) عباہ بن رفاعہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو یہ خبر معلوم ہوئی کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اپنے لیے ایک محل تعمیر کروایا ہے جہاں فریادیوں کی آوازیں پہنچنا بند ہو گئی ہیں، تو انہوں نے فوراً حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کو روانہ فرمایا، انہوں نے وہاں پہنچ کر چھماق نکال کر اس سے آگ سلگائی، ایک درہم کی لکڑیاں خریدیں اور انہیں آگ لگا دی۔

کسی نے جا کر حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ایک آدمی ایسا ایسا کر رہا ہے، انہوں نے فرمایا کہ وہ محمد بن مسلمہ ہیں، یہ کہہ کر وہ ان کے پاس آئے اور ان سے قسم کھا کر کہا کہ انہوں نے کوئی بات نہیں کہی ہے محمد بن مسلمہ کہنے لگے کہ ہمیں تو جو حکم ملا ہے، ہم وہی کریں گے، اگر آپ نے کوئی پیغام دینا ہو تو وہ بھی پہنچا دیں گے، یہ کہہ کر انہوں نے اس محل کے دروازے کو آگ لگا دی۔

پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے انہیں زاوراہ کی پیشکش کی لیکن انہوں نے اسے بھی قبول نہ کیا اور واپس روانہ ہو گئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جس وقت وہ پہنچے وہ دوپہر کا وقت تھا اور اس آنے جانے میں ان کے کل 19 دن صرف ہوئے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھ کر فرمایا اگر آپ کے ساتھ حسن ظن نہ ہوتا تو ہم یہ سمجھتے کہ شاید آپ نے ہمارا پیغام ان تک نہیں پہنچایا۔

انہوں نے عرض کیا کیوں نہیں! اس کے جواب میں انہوں نے آپ کو سلام کہلوایا ہے، اور معذرت کی ہے اور اللہ کی قسم کھا کر کہا ہے کہ انہوں نے کسی قسم کی کوئی بات نہیں کی ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا انہوں نے آپ کو زاوراہ دیا؟ عرض کیا میں نے خود ہی نہیں لیا، فرمایا پھر اپنے ساتھ کیوں نہیں لے گئے؟ عرض کیا کہ مجھے یہ چیز اچھی نہ لگی کہ میں انہیں آپ کا کوئی حکم دوں وہ آپ کے لئے تو ٹھنڈے رہیں اور میرے لیے گرم ہو جائیں، پھر میرے ارد گرد اہل مدینہ آباد ہیں جنہیں بھوک نے مار رکھا ہے اور میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کوئی شخص اپنے پڑوسی کو چھوڑ کر خود سیراب نہ ہوتا پھرے۔

حَدِيثُ السَّقِيفَةِ

حديث سقيفة

(٢٩١) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِمْسَى الطَّبَّاعُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ رَجَعَ إِلَى رَحْلِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكُنْتُ أَقْرَى عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ فَوَجَدَنِي وَأَنَا أَنْتَظِرُهُ وَذَلِكَ بَيْنِي فِي آخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ إِنَّ رَجُلًا أَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّ فُلَانًا يَقُولُ لَوْ قَدْ مَاتَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَايَعْتُ فُلَانًا فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنِّي قَائِمٌ الْعِشِيَّةَ فِي النَّاسِ فَمُحَذِّرُهُمْ هَؤُلَاءِ الرَّهْطُ الَّذِينَ يُرِيدُونَ أَنْ يَغْضِبُوهُمْ أَمْرَهُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ الْمَوْسِمَ يَجْمَعُ رِعَاةَ النَّاسِ وَغَوَاةَهُمْ وَإِنَّهُمْ الَّذِينَ يَغْلِبُونَ عَلَى مَجْلِسِكَ إِذَا قُمْتَ فِي النَّاسِ فَأَخْشَى أَنْ تَقُولَ مَقَالَةً يَطِيرُ بِهَا أَوْلِيكَ فَلَا يَعُودُهَا وَلَا يَضَعُوهَا عَلَى مَوَاضِعِهَا وَلَكِنْ حَتَّى تَقْدَمَ الْمَدِينَةَ فَإِنَّهَا دَارُ الْهَجْرَةِ وَالسُّنَّةِ وَتَخْلُصَ بِعِلْمَاءِ النَّاسِ وَأَشْرَافِهِمْ فَتَقُولَ مَا قُلْتَ مُتَمَكِّنًا فَيَعُونَ مَقَالَاتِكَ وَيَضَعُونَهَا مَوَاضِعَهَا فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَئِنْ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ سَالِمًا صَالِحًا لَأُكَلِّمَنَّ بِهَا النَّاسَ فِي أَوَّلِ مَقَامٍ أَقُومُهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فِي عَقَبِ ذِي الْحِجَّةِ وَكَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَجَلْتُ الرِّوَاخَ صَكَّةَ الْأَعْمَى فَقُلْتُ لِمَالِكٍ وَمَا صَكَّةُ الْأَعْمَى قَالَ إِنَّهُ لَا يُبَالِي أَيَّ سَاعَةٍ خَرَجَ لَا يَعْرِفُ الْحَرَّ وَالْبُرْدَ وَنَحْوَ هَذَا فَوَجَدْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ عِنْدَ رُكْنِ الْمِنْبَرِ الْأَيْمَنِ قَدْ سَبَقَنِي فَجَلَسْتُ حِذَانَهُ تَحَكُّ رُكْبَتِي رُكْبَتَهُ فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ طَلَعَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَمَّا رَأَيْتُهُ قُلْتُ لِيَقُولَنَّ الْعِشِيَّةَ عَلَى هَذَا الْمِنْبَرِ مَقَالَةً مَا قَالَهَا عَلَيْهِ أَحَدٌ قَبْلَهُ قَالَ فَأَنْكَرَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ ذَلِكَ فَقَالَ مَا عَسَيْتَ أَنْ يَقُولَ مَا لَمْ يَقُلْ أَحَدٌ فَجَلَسَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَلَمَّا سَكَتَ الْمُؤَدِّنُ قَامَ فَأَتَنِي عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنِّي قَائِلٌ مَقَالَةً قَدْ قُدِّرَ لِي أَنْ أَقُولَهَا لَا أَذْرى لَعَلَّهَا بَيْنَ يَدَيَّ أَجَلِي فَمَنْ وَعَاَهَا وَعَقَلَهَا فَلْيُحَدِّثْ بِهَا حَيْثُ انْتَهَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ وَمَنْ لَمْ يَجْعَلْ فَلَا أُجَلِّ لَهُ أَنْ يَكْذِبَ عَلَيَّ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكَانَ مِمَّا أَنْزَلَ عَلَيْهِ آيَةُ الرَّجْمِ فَقَرَأْنَاهَا وَوَعَيْنَاهَا وَرَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ فَأَخْشَى أَنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ أَنْ يَقُولَ قَائِلٌ لَا نَجِدُ آيَةَ الرَّجْمِ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيَضْلُوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ قَدْ أَنْزَلَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَالْجُمُ فِي كِتَابِ اللَّهِ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى إِذَا

أُحْصِنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ إِذَا قَامَتِ النِّبَّةُ أَوْ الْحَبْلُ أَوْ الْإِعْتِرَافُ أَلَا وَإِنَّا قَدْ كُنَّا نَقْرَأُ لَا تَرْغَبُوا عَنْ
 آبَائِكُمْ فَإِنَّ كُفْرًا بِكُمْ أَنْ تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ أَلَا وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُطْرُونِي
 كَمَا أُطْرَى عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُ اللَّهِ فَقُولُوا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ وَقَدْ بَلَغَنِي أَنَّ قَائِلًا
 مِنْكُمْ يَقُولُ لَوْ قَدْ مَاتَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَايَعْتُ فَلَانًا فَلَا يَغْتَرَّ أَمْرُ أَنْ يَقُولَ إِنَّ بَيْعَةَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُ كَانَتْ فَلْتَةً أَلَا وَإِنَّمَا كَانَتْ كَذَلِكَ أَلَا وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَفَى شَرِّهَا وَلَيْسَ فِيكُمْ الْيَوْمَ مَنْ تَقْطَعُ
 إِلَيْهِ الْأَعْنَاقُ مِثْلُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَلَا وَإِنَّهُ كَانَ مِنْ خَبَرِنَا حِينَ تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ أَنَّ عَلِيًّا وَالتَّزْيِيرَ وَمَنْ كَانَ مَعَهُمَا تَخَلَّفُوا فِي بَيْتِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَخَلَّفَتْ عَنَّا الْأَنْصَارُ بِأَجْمَعِهَا فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ وَاجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُونَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا بَكْرٍ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى إِخْوَانِنَا مِنَ الْأَنْصَارِ فَانْطَلَقْنَا نُوْمُهُمْ حَتَّى لَقِينَا رَجُلَانِ
 صَالِحَانِ قَدْ كَرَا لَنَا الْبَدَى صَنَعَ الْقَوْمُ فَقَالَا آيْنَ تَرِيدُونَ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ فَقُلْتُ نُرِيدُ إِخْوَانَنَا هَؤُلَاءِ مِنَ
 الْأَنْصَارِ فَقَالَا لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَقْرُبُوهُمْ وَأَقْضُوا أَمْرَكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَنَأْتِيَنَّهُمْ فَانْطَلَقْنَا
 حَتَّى جِئْنَاهُمْ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ فَإِذَا هُمْ مُجْتَمِعُونَ وَإِذَا بَيْنَ ظَهْرَانِيهِمْ رَجُلٌ مُزْمَلٌ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا
 فَقَالُوا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقُلْتُ مَا لَهُ قَالُوا وَجِعٌ فَلَمَّا جَلَسْنَا قَامَ خَطِيبُهُمْ فَأَتَنِي عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ
 وَقَالَ أَمَّا بَعْدُ فَنَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَكَيْبَةُ الْإِسْلَامِ وَأَنْتُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ رَهْطٌ مِنَّا وَقَدْ دَقَّتْ
 دَافَّةٌ مِنْكُمْ يُرِيدُونَ أَنْ يَخْرِجُونَا مِنْ أَصْلَانَا وَيَحْضُنُونَا مِنَ الْأَمْرِ فَلَمَّا سَكَتَ أَرَدْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ وَكُنْتُ قَدْ
 زَوَّرْتُ مَقَالَةَ أَعْجَبْتَنِي أَرَدْتُ أَنْ أَقُولَهَا بَيْنَ يَدَيِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَدْ كُنْتُ أَدَارِي مِنْهُ بَعْضَ
 الْحَدِّ وَهُوَ كَانَ أَحْلَمَ مِنِّي وَأَوْفَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى رِسْلِكَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُغْضِبَهُ وَكَانَ أَعْلَمَ
 مِنِّي وَأَوْفَرَ وَاللَّهِ مَا تَرَكَ مِنْ كَلِمَةٍ أَعْجَبْتَنِي فِي تَرْوِيرِي إِلَّا قَالَهَا فِي بَدِيهِتِهِ وَأَفْضَلَ حَتَّى سَكَتَ فَقَالَ أَمَّا
 بَعْدُ فَمَا ذَكَّرْتُمْ مِنْ خَيْرٍ فَأَنْتُمْ أَهْلُهُ وَلَمْ تَعْرِفِ الْعَرَبُ هَذَا الْأَمْرَ إِلَّا لِهَذَا الْحَيِّ مِنْ قُرَيْشٍ هُمْ أَوْسَطُ
 الْعَرَبِ نَسَبًا وَدَارًا وَقَدْ رَضِيتُ لَكُمْ أَحَدَ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ إِلَيْهِمَا شِئْتُمْ وَأَخَذَ بِيَدِي وَبَيَّدَ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ
 الْجَرَّاحِ فَلَمْ أَكْرَهُ مِمَّا قَالَ غَيْرَهَا وَكَانَ وَاللَّهِ أَنْ أَقْدَمَ فَتَضَرَّبَ عُنُقِي لَا يَقْرُبُنِي ذَلِكَ إِلَيَّ إِنَّمَا أَحَبُّ إِلَيَّ
 مِنْ أَنْ أَتَاَمَرَ عَلَى قَوْمٍ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَّا أَنْ تَغَيَّرَ نَفْسِي عِنْدَ الْمَوْتِ فَقَالَ قَائِلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ
 أَنَا جُدِيلُهَا الْمُحَكَّكُ وَعَدِيقُهَا الْمُرْجَبُ مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ فَقُلْتُ لِمَالِكٍ مَا مَعْنَى أَنَا
 جُدِيلُهَا الْمُحَكَّكُ وَعَدِيقُهَا الْمُرْجَبُ قَالَ كَأَنَّهُ يَقُولُ أَنَا دَاهِيَتُهَا قَالَ وَكَثُرَ اللَّفْظُ وَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ
 حَتَّى خَشِيتُ الْإِخْتِلَافَ فَقُلْتُ ابْسُطْ يَدَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ فَبَسَطَ يَدَهُ فَبَايَعْتُهُ وَبَايَعَهُ الْمُهَاجِرُونَ ثُمَّ بَايَعَهُ

الْأَنْصَارُ وَنَزَوْنَا عَلَى سَعْدِ بْنِ عُدَاةَ فَقَالَ قَاتِلُ مِنْهُمْ قَتَلْتُمْ سَعْدًا فَقَتَلَ اللَّهُ سَعْدًا وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمَا وَاللَّهِ مَا وَجَدْنَا فِيهَا حَضْرًا أَمْرًا هُوَ أَقْوَى مِنْ مَبَايِعَةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَشِينًا إِنْ فَارَقْنَا الْقَوْمَ وَلَمْ تَكُنْ بَيْعَةً أَنْ يُحْدِثُوا بَعْدَنَا بَيْعَةً فَإِنَّمَا أَنْ نَتَابِعَهُمْ عَلَى مَا لَا نَرْضَى وَإِنَّمَا أَنْ نُخَالِفَهُمْ فَيَكُونُوا فِيهِ فَسَادٌ فَمَنْ بَايَعَ أَمِيرًا عَنْ غَيْرِ مَشُورَةِ الْمُسْلِمِينَ فَلَا بَيْعَةَ لَهُ وَلَا بَيْعَةَ لِلَّذِي بَايَعَهُ تَغَرُّةً أَنْ يُفْتَلًا قَالَ مَالِكٌ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ الرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ لَقِيَاهُمَا عُوَيْمِرُ بْنُ سَاعِدَةَ وَمَعْنُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ الَّذِي قَالَ أَنَا جَذَلْتُهَا الْمُحَكِّكُ وَعَذَلْتُهَا الْمَرْجَبُ الْحَبَابُ بْنُ الْمُنْذِرِ [صححه البخاری (۲۴۶۲) ومسلم (۱۶۹۱) وابن حبان (۴۱۴)] [راجع: ۱۵۴، ۱۵۶، ۲۴۹]

(۳۹۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی میں جو آخری حج کیا ہے، یہ اس زمانے کی بات ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اپنی سواری کے پاس واپس آئے، میں انہیں پڑھایا کرتا تھا، انہوں نے مجھے اپنا انتظار کرتے ہوئے پایا، اس وقت ہم لوگ سٹی میں تھے، حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ آتے ہی کہنے لگے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ فلاں شخص یہ کہتا ہے کہ اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو میں فلاں شخص سے بیعت کر لوں گا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آج رات کو میں کھڑا ہو کر لوگوں کو اس گروہ سے بچنے اور احتیاط کرنے کی تاکید کروں گا جو خلافت کو غصب کرنا چاہتے ہیں، لیکن میں نے ان سے عرض کیا امیر المؤمنین! آپ ایسا نہ کیجئے، کیونکہ حج میں ہر طرح کے لوگ شامل ہوتے ہیں، شریک بھی ہوتے ہیں اور گھٹیا سوچ رکھنے والے بھی، جب آپ لوگوں کے سامنے کھڑے ہو کر کچھ کہنا چاہیں گے تو یہ آپ پر غالب آ جائیں گے، مجھے اندیشہ ہے کہ آپ اگر کوئی بات کہیں گے تو یہ لوگ اسے اڑالے جائیں گے، صحیح طرح اسے یاد نہ رکھ سکیں گے اور صحیح محمل پر اسے محمول نہ کر سکیں گے۔

البتہ جب آپ مدینہ منورہ تشریف لے جائیں، جو کہ دارالہجرت اور دارالمنہ ہے، اور خالصہ علماء اور معززین کا گہوارہ ہے، تب آپ جو کہنا چاہتے ہیں کہہ دیں اور خوب اعتماد سے کہیں، وہ لوگ آپ کی بات کو سمجھیں گے بھی اور اسے صحیح محمل پر بھی محمول کریں گے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر فرمایا اگر میں مدینہ منورہ صحیح سالم پہنچ گیا تو سب سے پہلے لوگوں کے سامنے یہی بات رکھوں گا۔

ذی الحجہ کے آخر میں جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تو جمعہ کے دن میں اندھوں سے ٹکراتا ہوا صبح ہی مسجد میں پہنچ گیا، راوی نے ”اندھوں سے ٹکرانے“ کا مطلب پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کسی خاص وقت کی پرواہ نہیں کرتے تھے، اور نہ ہی گرمی سردی وغیرہ کو خاطر میں لاتے تھے (جب دل چاہتا آ کر منبر پر رونق افروز ہو جاتے) بہر حال! میں نے منبر کی دائیں جانب حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کو بیٹھے ہوئے پایا جو مجھ سے سبقت لے گئے تھے، میں بھی ان کے برابر جا کر بیٹھ گیا، اور میرے گھٹنے ان کے گھٹنے سے رگڑ کھارہے تھے۔

ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تشریف لاتے ہوئے نظر آئے، میں نے انہیں دیکھتے ہی کہا کہ آج یہ اس منبر سے ایسی بات کہیں گے جو اس سے پہلے انہوں نے کبھی نہ کہی ہوگی، حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے اس پر تعجب کا اظہار کیا اور کہنے لگے کہ مجھے تو نہیں لگتا کہ یہ کوئی ایسی بات کہیں جو اب سے پہلے نہ کہی ہو، اسی اثناء میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ آ کر منبر پر تشریف فرما ہو گئے۔

جب مؤذن اذان دے کر خاموش ہوا تو سب سے پہلے کھڑے ہو کر انہوں نے اللہ کی حمد و ثناء کی، پھر ”اما بعد“ کہہ کر فرمایا لوگو! میں آج ایک بات کہنا چاہتا ہوں جسے کہنا میرے لیے ضروری ہو گیا ہے، کچھ خبر نہیں کہ شاید یہ میری موت کا پیش خیمہ ہو، اس لئے جو شخص اسے یاد رکھ سکے اور اچھی طرح سمجھ سکے، اسے چاہئے کہ یہ بات وہاں تک لوگوں کو پہنچا دے جہاں تک اس کی سواری جاسکتی ہو اور جو شخص اسے یاد نہ رکھ سکے، اس کے لئے مجھ پر جھوٹ بولنا جائز نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو حق کے ساتھ بھیجا، ان پر اپنی کتاب نازل فرمائی اور ان پر نازل ہونے والے احکام میں رجم کی آیت بھی شامل تھی، جسے ہم نے پڑھا، اور یاد کیا، نیز نبی ﷺ نے بھی رجم کی سزا جاری فرمائی اور ان کے بعد ہم نے بھی یہ سزا جاری کی، مجھے خطرہ ہے کہ کچھ عرصہ گزرنے کے بعد کوئی یہ نہ کہنے لگے کہ ہمیں تو کتاب اللہ میں رجم کی آیت نہیں ملتی، اور وہ اللہ کے نازل کردہ ایک فریضے کو ترک کر کے گمراہ ہو جائیں۔

یاد رکھو! اگر کوئی مرد یا عورت شادی شدہ ہو کر بدکاری کا ارتکاب کرے اور اس پر گواہ بھی موجود ہوں، یا عورت حاملہ ہو، یا وہ اعتراف جرم کر لے تو کتاب اللہ میں اس کے لئے رجم کا ہونا ایک حقیقت ہے، یاد رکھو! ہم یہ بھی پڑھتے تھے کہ اپنے آباؤ اجداد سے اعراض کر کے کسی دوسرے کی طرف نسبت نہ کرو کیونکہ ایسا کرنا کفر ہے۔

یاد رکھو! جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حد سے زیادہ بڑھا چڑھا کر پیش کیا گیا، مجھے اس طرح مت بڑھانا، میں تو محض اللہ کا بندہ ہوں، اس لئے تم بھی مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا پیغمبر ہی کہو۔

مجھے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ آپ لوگوں میں سے بعض لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ جب عمر مر جائے گا تو ہم فلاں شخص کی بیعت کر لیں گے، کوئی شخص اس بات سے دھوکہ میں نہ رہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیعت اچانک اور جلدی میں ہوئی تھی، ہاں! ایسا ہی ہوا تھا، لیکن اللہ نے اس کے شر سے ہماری حفاظت فرمائی، لیکن اب تم میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جیسا کوئی شخص موجود نہیں ہے جس کی طرف گردنیں اٹھ سکیں۔

ہمارا یہ واقعہ بھی سن لو کہ جب نبی ﷺ کا وصال مبارک ہو گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رہے، جبکہ انصار سب سے کٹ کر کھل طور پر سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہو گئے، اور معاہدہ جریں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر اکٹھے ہونے لگے، میں نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ ہمارے ساتھ انصاری بھائیوں کی طرف چلیے۔

چنانچہ ہم ان کے پیچھے روانہ ہوئے، راستے میں ہمیں دو نیک آدمی ملے، انہوں نے ہمیں بتایا کہ لوگوں نے کیا کیا ہے؟

اور ہم سے پوچھا کہ آپ کہاں جا رہے ہیں؟ میں نے کہا کہ ہم اپنے انصاری بھائیوں کے پاس جا رہے ہیں، انہوں نے کہا کہ آپ ان کے پاس نہ جائیں تو بہتر ہے، آپ اپنا معاملہ خود طے کر لیجئے، میں نے کہا کہ نہیں! ہم ضرور ان کے پاس جائیں گے۔ چنانچہ ہم سقیفہ بنی ساعدہ میں ان کے پاس پہنچ گئے، وہاں تمام انصار اکٹھے تھے، اور ان کے درمیان میں ایک آدمی چادر اوڑھے ہوئے بیٹھا ہوا تھا، میں نے اس کے متعلق پوچھا تو لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ہیں، میں نے پوچھا کہ انہیں کیا ہوا؟ لوگوں نے بتایا کہ بیمار ہیں۔

بہر حال! جب ہم بیٹھ گئے تو ان کا ایک مقرر کھڑا ہوا اور اللہ کی حمد و ثناء کرنے کے بعد کہنے لگا کہ ہم اللہ کے انصار و مددگار ہیں، اور اسلام کا لشکر ہیں، اور اے گروہ مہاجرین! تم ہمارا ایک گروہ ہو، لیکن اب تم ہی میں سے کچھ ہماری جڑیں کاٹنے لگے ہیں، وہ ہماری اصل سے جدا کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور ہمیں کاروبار خلافت سے الگ رکھنا چاہتے ہیں۔

جب وہ اپنی بات کہہ کر خاموش ہوا تو میں نے بات کرنا چاہی کیونکہ میں اپنے دل میں ایک بڑی عمدہ تقریر سوچ کر آیا تھا، میرا ارادہ یہ تھا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے کچھ کہنے سے پہلے میں اپنی بات کہہ لوں، میں نے اس میں بعض سخت باتیں بھی شامل کر رکھی تھیں لیکن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مجھ سے زیادہ حلیم اور باوقار تھے، انہوں نے مجھے روک دیا، میں نے انہیں ناراض کرنا مناسب نہ سمجھا، کیونکہ وہ مجھ سے بڑے عالم اور زیادہ پر وقار تھے۔

بخدا! میں نے اپنے ذہن میں جو تقریر سوچ رکھی تھی، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس کا ایک کلمہ بھی نہ چھوڑا اور فی البدیہہ وہ سب کچھ بلکہ اس سے بہتر کہہ دیا جو میں کہنا چاہتا تھا، یہاں تک کہ انہوں نے اپنی تقریر ختم کر لی، اس تقریر کے دوران انہوں نے فرمایا کہ آپ لوگوں نے اپنی جونکیاں ذکر کی ہیں، آپ ان کے اہل اور حقدار ہیں، لیکن خلافت کو پورا عرب قریش کے اسی قبیلے کا حق سمجھتا ہے کیونکہ پورے عرب میں حسب نسب اور جگہ کے اعتبار سے یہ لوگ ”مرکز“ شمار ہوتے ہیں، میں آپ کے لئے ان دو میں سے کسی ایک کو منتخب کرنے کی تجویز پیش کرتا ہوں، آپ جس مرضی کو منتخب کر لیں، یہ کہہ کر انہوں نے میرا اور حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ لیا۔

مجھے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی پوری تقریر میں یہ بات اچھی نہ لگی، بخدا! میں یہ سمجھتا تھا کہ اگر مجھے آگے بڑھایا جائے تو میری گردن اڑادی جائے، مجھے یہ بہت بڑا گناہ محسوس ہوتا تھا کہ میں ایک ایسی قوم کا حکمران بنوں جس میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جیسا شخص موجود ہو، البتہ اب موت کے وقت آکر میرا مزاج بدل گیا ہے (یہ کس نفسی کے طور پر فرمایا گیا ہے)

انصار کے ایک آدمی نے کہا کہ مجھے ان معاملات کا خوب تجربہ ہے اور میں اس کے بہت سے پھلوں کا بوجھ لا دے رہا ہوں، اے گروہ قریش! ایک امیر ہم میں سے ہوگا اور ایک امیر تم میں سے ہوگا، اس پر شور و شغب بڑھ گیا، آوازیں بلند ہونے لگیں اور مجھے خطرہ پیدا ہو گیا کہ کہیں جھگڑا نہ ہو جائے، یہ سوچ کر میں نے فوراً کہا ابو بکر! اپنا ہاتھ بڑھائیے، انہوں نے اپنا ہاتھ بڑھایا تو میں نے ان کی بیعت کر لی، یہ دیکھ کر مہاجرین نے بھی بیعت کر لی اور انصار نے بھی بیعت کر لی، اور ہم وہاں سے کود کر

آگئے، اور حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ وہیں رہ گئے۔

کسی نے کہا کہ تم نے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو مار ڈالا، میں نے کہا اللہ نے ایسا کیا ہوگا (ہم کیا کر سکتے ہیں؟) اس کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا بخدا! آج ہمیں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیعت کے واقعے سے زیادہ مضبوط حالات کا سامنا نہیں ہے، ہمیں اندیشہ ہے کہ اگر لوگ جدا ہو گئے اور اس وقت کوئی خلیفہ نہ ہوا تو وہ کسی سے بیعت کر لیں گے، اب یا تو ہم کچھ ناپسندیدہ فیصلوں پر انہیں اپنے اتباع پر قائم کریں، یا پھر ہم ان کی مخالفت میں احکام جاری کریں، ظاہر ہے کہ اس صورت میں فساد ہوگا۔

اس لئے یاد رکھو! جو شخص مسلمانوں کے مشورے کے بغیر کسی شخص کی بیعت کرے گا اس کی بیعت کا کوئی اعتبار نہیں، اور نہ ہی وہ اس شخص کے ہاتھ پر صحیح ہوگی جس سے بیعت لی گئی ہے، اس اندیشے سے کہ کہیں وہ دونوں قتل نہ ہو جائیں۔

(۲۹۲) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنِي النَّجَارِ ثُمَّ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بُلْحَارِثُ بْنُ الْخَزَرَجِ ثُمَّ بَنِي سَاعِدَةَ وَقَالَ فِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ [صححه البخاری و صححه مسلم و سیاتی برقم ۱۳۱۲۵] سیاتی فی مسند أنس: ۱۳۱۲۵

(۳۹۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا کیا میں تمہیں انصار کے بہترین گھروں کا پتہ نہ بتاؤں؟ بنو نجار، پھر بنو عبد الاشہل، پھر حارث بن خزرج، پھر بنو ساعدہ اور فرمایا کہ انصار کے ہر گھر میں خیر ہی خیر ہے۔

(۲۹۳) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَبَايَعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَكُونُ الْبَيْعُ خِيَارًا [صححه البخاری (۲۱۱۱) و مسلم (۱۵۱۳) و ابن حبان (۴۹۶۶)] [سیاتی فی مسند ابن عمر: ۴۴۸۴، ۵۱۵۸، ۵۴۱۸، ۶۰۰۶]

(۳۹۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بائع اور مشتری جب تک جدا نہ ہو جائیں، انہیں اختیار ہے یا یہ فرمایا کہ وہ بیع ہی اختیار پر قائم ہوگی۔

(۲۹۴) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبْلِ الْحَبَلَةِ [صححه البخاری (۲۱۴۳)، و مسلم (۱۵۱۴)، و ابن حبان (۴۹۴۶)] [سیاتی فی مسند ابن عمر: ۴۴۹۱، ۴۶۴۰، ۵۳۰۷، ۵۴۶۶، ۵۵۱۰]

(۳۹۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حاملہ جانور کے حمل سے پیدا ہونے والے بچے کی ”جوا بھی ماں کے پیٹ میں ہی ہے“ پیٹ میں ہی بیع کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۹۵) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَتَّبَاعُ الطَّعَامَ عَلَى

عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِيعْتُ عَلَيْنَا مَنْ يَأْمُرُنَا بِتَقْلِيلِهِ مِنَ الْمَكَانِ الَّذِي ابْتَعْنَاهُ فِيهِ إِلَى مَكَانٍ سِوَاهُ قَبْلَ أَنْ نَبِيعَهُ [صححه البخارى (۲۱۲۳)، ومسلم (۱۵۲۷)] [سيأتي فى مسند ابن عمر: ۴۶۳۹، ۴۷۱۶،

[۶۲۷۵، ۶۱۹۱، ۵۹۲۴]

(۳۹۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے دورِ باسعادت میں ہم لوگ خرید و فروخت کرتے تھے، بعض اوقات نبی ﷺ ہمارے پاس یہ پیغام بھیجتے تھے کہ کسی چیز کو بیچنے سے پہلے ہم ایک چیز کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کر سکتے ہیں۔

(۳۹۶) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ [صححه البخارى (۲۱۲۶) ومسلم (۱۵۲۶) وابن حبان (۴۹۸۶)] [سيأتي فى مسند ابن عمر: ۴۷۳۶، ۵۳۰۹]

(۳۹۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص غلہ خریدے، اسے اس وقت تک آگے نہ بیچے جب تک اس پر قبضہ نہ کر لے۔

(۳۹۷) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى أَنْبَأَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكَاءَ لَهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ فَإِنَّهُ يَقُومُ قِيمَةً عَدْلٍ فَيُعْطَى شُرَكَاءُؤُهُ حَقَّهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدَ وَإِلَّا فَقَدْ أَعْتَقَ مَا أَعْتَقَ [صححه البخارى (۲۵۲۲)، ومسلم (۱۵۰۱) ابن حبان (۴۳۱۶)] [سيأتي فى مسند ابن عمر: ۴۴۵۱، ۴۶۳۵، ۵۱۵۰، ۵۴۷۴، ۵۸۲۱، ۵۹۲۰، ۶۰۳۸، ۶۲۷۹، ۶۴۵۳]

(۳۹۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی غلام کو اپنے حصے کے بقدر آزاد کر دیتا ہے تو وہ غلام کی قیمت کے اعتبار سے ہوگا چنانچہ اب اس غلام کی قیمت لگائی جائے گی، باقی شرکاء کو ان کے حصے کی قیمت دے دی جائے گی اور غلام آزاد ہو جائے گا، ورنہ جتنا اس نے آزاد کیا ہے اتنا ہی رہے گا۔

(۳۹۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَجُلٌ لَا عَنَ امْرَأَتِهِ فَقَالَ فَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا وَذَكَرَ الْحَدِيثَ [صححه البخارى (۵۳۱۲) ومسلم (۱۴۹۶)] [سيأتي فى مسند ابن عمر: ۴۷۷، ۴۹۴۵]

(۳۹۸) سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے لعان کرنے والے کے متعلق مسئلہ پوچھا، انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے ایسے میاں بیوی کے درمیان تفریق کرا دی تھی۔

(۳۹۸م) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أُمَيَّةَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْ لَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَكَ [سقط من الميمية].

(۳۹۸م) ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حجر اسود سے مخاطب ہو کر فرمایا میں جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے جو کسی کو نفع نقصان نہیں پہنچا سکتا، اگر میں نے نبی ﷺ کو تیرا بوسہ لیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے کبھی بوسہ نہ دیتا۔

مُسْنَدُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۳۹۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي الْفَارِسِيَّ قَالَ أَبِي أَحْمَدُ بْنُ حَبَلٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ يَزِيدَ قَالَ قَالَ لَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مَا حَمَلَكُم عَلَى أَنْ عَمَدْتُمْ إِلَى الْأَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الْمَثَانِي وَإِلَى تَرَاثِهِ وَهِيَ مِنَ الْمِثْمِينَ فَقَرَأْتُمْ بَيْنَهُمَا وَلَمْ تَكْتُبُوا قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ بَيْنَهُمَا سَطْرًا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَوَضَعْتُمُوهَا فِي السَّبْعِ الطَّوَالِ مَا حَمَلَكُم عَلَى ذَلِكَ قَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِمَّا يَأْتِي عَلَيْهِ الزَّمَانُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ مِنَ السُّورِ ذَوَاتِ الْعَدَدِ وَكَانَ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الشَّيْءُ يَدْعُو بَعْضَ مَنْ يَكْتُبُ عَنْهُ يَقُولُ ضَعُوا هَذَا فِي السُّورَةِ الَّتِي يُذَكَّرُ فِيهَا كَذَا وَكَذَا وَيُنْزَلُ عَلَيْهِ الْآيَاتُ فَيَقُولُ ضَعُوا هَذِهِ الْآيَاتِ فِي السُّورَةِ الَّتِي يُذَكَّرُ فِيهَا كَذَا وَكَذَا وَيُنْزَلُ عَلَيْهِ الْآيَةُ فَيَقُولُ ضَعُوا هَذِهِ الْآيَةَ فِي السُّورَةِ الَّتِي يُذَكَّرُ فِيهَا كَذَا وَكَذَا وَكَانَتْ الْأَنْفَالُ مِنْ أَوَائِلِ مَا أُنْزِلَ بِالْمَدِينَةِ وَبَرَاءَةٌ مِنْ آخِرِ الْقُرْآنِ فَكَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِيهَاً بِقِصَّتِهَا فَقَبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَبَيِّنْ لَنَا أَنَّهَا مِنْهَا وَظَنَنْتُ أَنَّهَا مِنْهَا فَمِنْ ثَمَّ قَرَأْتُ بَيْنَهُمَا وَلَمْ أَكْتُبْ بَيْنَهُمَا سَطْرًا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ وَوَضَعْتُهَا فِي السَّبْعِ الطَّوَالِ [صححه ابن حبان (۴۳)، والحاكم (۲/۲۲۱ و ۳۳۰) وقال الترمذی: حسن صحيح قال الألبانی: ضعيف (أبو داود ۷۸۶ و ۷۸۷، الترمذی: ۳۰۸۶)]

قال شعيب: إسناده ضعيف و متنه منكر [انظر: ۴۹۹]

(۳۹۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ لوگوں نے سورۃ انفال کو ”جو مثنیٰ میں سے ہے“ سورۃ براءۃ کے ساتھ ”جو کہ مبین میں سے ہے“ ملانے پر کس چیز کی وجہ سے اپنے آپ کو مجبور پایا، اور آپ نے ان کے درمیان ایک سطر کی ”بسم اللہ“ تک نہیں لکھی اور ان دونوں کو ”سبع طوال“ میں شمار کر لیا، آپ نے ایسا کیوں کیا؟

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی ﷺ پر جب وحی کا نزول ہو رہا تھا تو بعض اوقات کئی کئی سورتیں اکٹھی نازل ہو

جاتی تھیں، اور نبی ﷺ کی عادت تھی کہ جب کوئی وحی نازل ہوتی تو آپ ﷺ اپنے کسی کا تب وحی کو بلا کر اسے لکھواتے اور فرماتے کہ اسے فلاں سورت میں فلاں جگہ رکھو، بعض اوقات کئی آیتیں نازل ہوتیں، اس موقع پر آپ ﷺ بتا دیتے کہ ان آیات کو فلاں سورت میں رکھو، اور بعض اوقات ایک ہی آیت نازل ہوتی لیکن اس کی جگہ بھی آپ ﷺ بتا دیا کرتے تھے۔

سورۃ انفال مدینہ منورہ کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی تھی، جبکہ سورۃ براءۃ نزول کے اعتبار سے قرآن کریم کا آخری حصہ ہے، اور دونوں کے واقعات واحکام ایک دوسرے سے حد درجہ مشابہت رکھتے تھے، ادھر نبی ﷺ دنیا سے رخصت ہو گئے اور ہم پر یہ واضح نہ فرما سکے کہ یہ اس کا حصہ ہے یا نہیں؟ میرا گمان یہ ہوا کہ سورۃ براءۃ، سورۃ انفال ہی کا جزو ہے اس لئے میں نے ان دونوں کو ملا دیا، اور ان دونوں کے درمیان ”بسم اللہ“ والی سطر بھی نہیں لکھی اور اسے ”سبع طوال“ میں شمار کر لیا۔

(۴۰۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّ حُمْرَانَ أَخْبَرَهُ قَالَ تَوَضَّأَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الْبَلَاطِ ثُمَّ قَالَ لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا آيَةٌ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا حَدَّثْتُكُمْوهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءِ ثُمَّ دَخَلَ فَصَلَّى غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الْآخَرَى حَتَّى يُصَلِّيَهَا [صححه البخاری (۱۶۰) ومسلم (۲۲۷) وابن حبان

(۱۰۴۱) وابن خزيمة (۲)]

(۴۰۰) حمران کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے پتھر کی چوکی پر بیٹھ کر وضو فرمایا، اس کے بعد فرمایا کہ میں تم سے نبی ﷺ کی زبانی سنی ہوئی ایک حدیث بیان کرتا ہوں، اگر کتاب اللہ میں ایک آیت (جو کتمانِ علم کی مذمت پر مشتمل ہے) نہ ہوتی تو میں تم سے یہ حدیث کبھی بیان نہ کرتا، کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص وضو کرے اور خوب اچھی طرح کرے، پھر مسجد میں داخل ہو کر نماز پڑھے، تو اگلی نماز پڑھنے تک اس کے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

(۴۰۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُحْرِمُ لَا يَنْكِحُ وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ [صححه مسلم (۱۴۰۹)

وابن خزيمة (۲۶۴۹) وابن حبان (۴۱۲۴)] [انظر: ۴۶۲، ۴۶۶، ۴۹۲، ۴۹۶، ۵۳۴، ۵۳۵]

(۴۰۱) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا محرم خود نکاح کرے اور نہ کسی کا نکاح کرائے، بلکہ پیغام نکاح بھی نہ بھیجے۔

(۴۰۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ حَرْمَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدًا يَعْنِي ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ خَرَجَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَاجًّا حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ قَبْلَ لَيْلِي رَضَوَانُ اللَّهُ عَلَيْهِمَا إِنَّهُ قَدْ نَهَى عَنِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَقَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِأَصْحَابِهِ إِذَا ارْتَحَلْ فَارْتَحِلُوا فَأَهْلَ عَلِيٌّ وَأَصْحَابُهُ بِعُمْرَةٍ فَلَمْ يَكَلِّمُهُ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَلَمْ أُخْبَرَ أَنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ قَالَ فَقَالَ بَلَى

قَالَ فَلَمْ تَسْمَعْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَتَّعَ قَالَ بَلَى [قال الألبانی: صحيح (النسائی: ۱۵۲/۵) قال

شعیب: حسن لغيره] [انظر: ۴۲۴: وسیاتی فی مسند علی برقم: ۱۱۴۶]

(۴۰۲) سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ حج کے ارادے سے نکلے، جب راستے کا کچھ حصہ طے کر چکے تو کسی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جا کر کہا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حج تمتع سے منع کیا ہے، یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا جب وہ روانہ ہوں تو تم بھی کوچ کرو، چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے عمرہ کا احرام باندھا، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا تو انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس سلسلے میں کوئی بات نہ کی، بلکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خود ہی ان سے پوچھا کہ مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ حج تمتع سے روکتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا ہاں! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حج تمتع کرنے کے بارے میں نہیں سنا؟ انہوں نے فرمایا کیوں نہیں۔

(۴۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا [صححه ابن خزيمة: (۱۵۱ و ۱۵۲ و ۱۶۷) والحاكم (۱۴۹/۱) قال

الألبانی: حسن صحيح (أبو داود: ۱۱۰، ابن ماجه: ۴۳۰) قال شعیب: صحيح لغيره]

(۴۰۳) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اعضاء وضو کو تین تین مرتبہ دھویا۔
(۴۰۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَوَضَّأَ بِالْمَقَاعِدِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَعِنْدَهُ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَيْسَ هَكَذَا رَأَيْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قَالُوا نَعَمْ [صححه مسلم (۲۳۰)] [انظر (أبو أنس أو بشر من سعید): ۴۸۷، ۴۸۸]

(۴۰۴) ابوالانس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنے اعضاء وضو کو تین تین مرتبہ دھویا، اس وقت ان کے پاس چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی موجود تھے، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے نہیں دیکھا؟ انہوں نے کہا جی ہاں! اسی طرح دیکھا ہے۔

(۴۰۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ [صححه البخاری (۵۰۲۸)] [انظر: ۴۱۲، ۴۱۳، ۵۰۰]

(۴۰۵) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سب سے افضل اور بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

(۴۰۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَبَانَ يُحَدِّثُ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَمَّ الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

فَالصَّلَوَاتُ الْمَكْتُوبَاتُ كَقَارَاتٍ لِمَا بَيْنَهُنَّ [صححه مسلم (۲۳۱)، وابن حبان (۱۰۴۳)] [انظر: ۴۷۳، ۵۰۳]
(۴۰۶) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص حکم الہی کے مطابق اچھی طرح مکمل وضو کرے تو فرض نمازیں درمیانی اوقات کے گناہوں کا کفارہ بن جائیں گی۔

(۴۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ قَالَ قَيْسٌ فَحَدَّثَنِي أَبُو سَهْلَةَ أَنَّ عُمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَوْمَ الدَّارِ حِينَ حُصِرَ إِنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدَ إِلَيَّ عَهْدًا فَأَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ قَالَ قَيْسٌ فَكَانُوا يَرَوْنَهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ [صححه ابن حبان (۶۹۱۸)، والحاكم (۹۹/۳) وقال الترمذی: حسن صحيح غريب لا نعرفه إلا من حديث إسماعيل بن أبي خالد قال الألبانی: صحيح (ابن ماجة: ۱۱۳ الترمذی: ۳۷۱۱) قال شعيب: إسناده حسن] [مكرر: ۵۰۱]

(۴۰۷) ابوسہلہ کہتے ہیں کہ جس دن حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا محاصرہ ہوا اور وہ ”یوم الدار“ کے نام سے مشہور ہوا، انہوں نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایک عہد لیا تھا، میں اس پر ثابت قدم اور قائم ہوں۔

(۴۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَانَ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ عُمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى صَلَاةَ الْعِشَاءِ وَالصُّبْحِ فِي جَمَاعَةٍ فَهُوَ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَهُوَ نَصْفُ لَيْلَةٍ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَهُوَ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ [صححه مسلم (۶۵۶)، وابن حزيمة: (۱۴۷۳) وابن حبان (۲۰۵۸)] [انظر: ۴۹۱]

(۴۰۸) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص نماز عشاء اور نماز فجر جماعت کے ساتھ پڑھ لے تو یہ ایسے ہے جیسے ساری رات قیام کرنا، اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ جو شخص عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھ لے تو یہ ایسے ہے جیسے نصف رات قیام کرنا، اور جو شخص فجر کی نماز بھی جماعت کے ساتھ پڑھ لے تو یہ ساری رات قیام کرنے کی طرح ہے۔

(۴۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَهُوَ كَمَنْ قَامَ نَصْفَ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَهُوَ كَمَنْ قَامَ اللَّيْلَ كُلَّهُ [قال شعيب: صحيح]

(۴۰۹) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص نماز عشاء اور نماز فجر جماعت کے ساتھ پڑھ لے تو یہ ایسے ہے جیسے ساری رات قیام کرنا، اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ جو شخص عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھ لے تو یہ ایسے ہے جیسے نصف رات قیام کرنا، اور جو شخص فجر کی نماز بھی جماعت کے ساتھ پڑھ لے تو یہ ساری رات

قیام کرنے کی طرح ہے۔

(۴۱۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ قُرُوحَ مَوْلَى الْقُرَشِيِّينَ أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اشْتَرَى مِنْ رَجُلٍ أَرْضًا فَأَبْطَأَ عَلَيْهِ فَلَقِيَهُ فَقَالَ لَهُ مَا مَنَعَكَ مِنْ قَبْضِ مَالِكَ قَالَ إِنَّكَ غَبْتَنِي فَمَا أَلْقَى مِنَ النَّاسِ أَحَدًا إِلَّا وَهُوَ يَلُومُنِي قَالَ أَوْ ذَلِكَ يَمْنَعُكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَخْتَرُ بَيْنَ أَرْضِكَ وَمَالِكَ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْخَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْجَنَّةَ رَجُلًا كَانَ سَهْلًا مُشْتَرِيًا وَبَاطِلًا وَقَاضِيًا وَمُقْتَضِيًا [قال الوصیری: هذا إسناد رجاله ثقات إلا أنه منقطع. قال الألبانی: حسن (ابن ماجہ: ۲۲۰۲، النسائی: ۳۱۸/۷) قال شعيب: حسن لغيره] [انظر: ۴۱۴ (عمرو بن دينار عن رجل)، ۴۸۵، ۵۰۸]

(۴۱۰) عطاء بن قروخ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے کوئی زمین خریدی، لیکن جب اس کی طرف سے تاخیر ہوئی تو انہوں نے اس سے ملاقات کی اور اس سے فرمایا کہ تم اپنی رقم پر قبضہ کیوں نہیں کرتے؟ اس نے کہا کہ آپ نے مجھے دھوکہ دیا، میں جس آدمی سے بھی ملتا ہوں وہ مجھے ملامت کرتا ہے، انہوں نے فرمایا کہ کیا تم صرف اس وجہ سے رکے ہوئے ہو؟ اس نے اثبات میں جواب دیا، فرمایا پھر اپنی زمین اور پیسوں میں سے کسی ایک کو ترجیح دے لو (اگر تم اپنی زمین واپس لینا چاہتے ہو تو وہ لے لو اور اگر پیسے لینا چاہتے ہو تو وہ لے لو) کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں ضرور داخل کرے گا جو نرم خو ہو خواہ خریدار ہو یا دکاندار، ادا کرنے والا ہو یا تقاضا کرنے والا۔

(۴۱۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ وَهُوَ عِنْدَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا بَقِيَ لِلنِّسَاءِ مِنْكَ قَالَ فَلَمَّا ذُكِرَتْ النِّسَاءُ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ اذْنُ يَا عَلْقَمَةُ قَالَ وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فِتْيَةٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ ذَا طَوْلٍ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغْضَى لِلطَّرْفِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَا فَإِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وَجَاءَ [قال الألبانی: صحيح الإسناد (النسائی: ۱۷۱/۴ و ۵۶/۶) قال

شعيب: صحيح]

(۴۱۱) علقمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ عورتوں کے لئے آپ کے پاس کیا باقی بچا؟ عورتوں کا تذکرہ ہوا تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے مجھے قریب ہونے کے لئے کہا کہ میں اس وقت نوجوان تھا، پھر خود حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہی فرمانے لگے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ مہاجرین کے نوجوانوں کی ایک جماعت کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تم میں سے جس کے پاس استطاعت ہو اسے شادی کر لینی چاہیے کیونکہ اس سے نگاہیں جھک جاتی ہیں اور شرمگاہ کی بھی حفاظت ہو جاتی ہے، اور جو ایسا نہ کر سکے، وہ روزے رکھے کیونکہ یہ شہوت کو توڑ دیتے ہیں۔

(۴۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَبَهْزٌ وَحَجَّاجٌ قَالُوا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ بْنَ مَرْثَدٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ خَيْرَكُمْ مَنْ عَلَّمَ الْقُرْآنَ أَوْ تَعَلَّمَهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحَجَّاجٌ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَذَاكَ الَّذِي أَفْعَدَنِي هَذَا الْمَقْعَدَ قَالَ حَجَّاجٌ قَالَ شُعْبَةُ وَلَمْ يَسْمَعْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ مِنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَلَا مِنْ عَبْدِ اللَّهِ وَلَكِنْ قَدْ سَمِعَ مِنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَبِي وَقَالَ بَهْزٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ أَخْبَرَنِي وَقَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ [راجع: ۴۰۵]

(۴۱۲) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سب سے بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے، راوی حدیث ابو عبد الرحمن سلمی کہتے ہیں کہ اسی حدیث نے مجھے یہاں (قرآن پڑھانے کے لئے) بٹھا رکھا ہے۔

(۴۱۳) حَدَّثَنَا عُفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ وَقَالَ فِيهِ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ أَوْ عَلَّمَهُ [راجع: ۴۰۵]

(۴۱۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی روایت کی گئی ہے۔

(۴۱۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحَجَّاجٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يُحَدِّثُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ سَمَحًا بَانِعًا وَمُبْتَاعًا وَقَاضِيًا وَمُقْتَضِيًا فَدَخَلَ الْجَنَّةَ [قال شعيب: حسن لغيره] [راجع: ۴۱۰]

(۴۱۴) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو آدمی بائع اور مشتری ہونے میں یا ادا کرنے والا اور تقاضا کرنے والا ہونے کی صورت میں نرم خو ہو، وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(۴۱۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُسْلِمٍ بْنِ يَسَارٍ عَنْ حُمَرَانَ بْنِ أَبَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَظَهَرَ قَدَمَيْهِ ثُمَّ ضَحِكَ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ أَلَا تَسْأَلُونِي عَمَّا أَضْحَكُنِي فَقَالُوا مِمَّ ضَحِكْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِمَاءٍ فَرَبَّيَا مِنْ هَذِهِ الْبُقْعَةِ فَتَوَضَّأَ كَمَا تَوَضَّأْتُ ثُمَّ ضَحِكَ فَقَالَ أَلَا تَسْأَلُونِي مَا أَضْحَكُنِي فَقَالُوا مَا أَضْحَكَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا دَعَا بِوَضُوءٍ فَغَسَلَ وَجْهَهُ حَطَّ اللَّهُ عَنْهُ كُلَّ خَطِيئَةٍ أَصَابَهَا بِوَجْهِهِ فَإِذَا غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ كَانَ كَذَلِكَ وَإِنْ مَسَحَ بِرَأْسِهِ كَانَ كَذَلِكَ وَإِذَا ظَهَرَ قَدَمَيْهِ كَانَ كَذَلِكَ [قال شعيب: صحيح لغيره] [انظر: ۴۳۰، ۴۷۶، ۵۵۳]

(۴۱۵) حمران کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے وضو کے لئے پانی منگوایا، چنانچہ کلی کی، ناک میں پانی ڈالا اور تین مرتبہ چہرہ دھویا، اور دونوں بازوؤں کو تین تین مرتبہ دھویا، سر کا مسح کیا اور دونوں پاؤں کے اوپر والے حصے پر بھی مسح فرمایا اور ہنس پڑے، پھر اپنے ساتھیوں سے پوچھا کہ تم مجھ سے ہنسنے کی وجہ کیوں نہیں پوچھتے؟ لوگوں نے کہا امیر المؤمنین! آپ ہی

بتائیے کہ آپ کیوں ہنسے؟ فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے بھی اسی طرح پانی منگوایا اور اس جگہ کے قریب بیٹھ کر اسی طرح وضو کیا جیسے میں نے کیا، پھر نبی ﷺ بھی ہنس پڑے اور اپنے ساتھیوں سے پوچھا کہ تم مجھ سے ہنسنے کی وجہ کیوں نہیں پوچھتے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ کو کس چیز نے ہنسایا؟ فرمایا انسان جب وضو کا پانی منگوائے، اور چہرہ دھوئے تو اللہ اس کے وہ تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے جو چہرے سے ہوتے ہیں، جب بازو دھوتا ہے تب بھی ایسا ہی ہوتا ہے، جب سر کا مسح کرتا ہے تب بھی ایسا ہی ہوتا ہے اور جب پاؤں کو پاک کرتا ہے تب بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔

(۴۱۶) حَدَّثَنَا بَهْزُ أَخْبَرَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ مَوْلَى حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ رَبَاحٍ قَالَ رَوَّجَنِي أَهْلِي أُمَّةً لَهُمْ رُومِيَّةٌ فَوَقَعْتُ عَلَيْهَا فَوَلَدَتْ لِي غُلَامًا أَسْوَدَ مِثْلِي فَسَمَّيْتُهُ عَبْدَ اللَّهِ ثُمَّ وَقَعْتُ عَلَيْهَا فَوَلَدَتْ لِي غُلَامًا أَسْوَدَ مِثْلِي فَسَمَّيْتُهُ عَبْدَ اللَّهِ ثُمَّ طَبَنَ لَهَا غُلَامٌ لِأَهْلِي رُومِيٍّ يُقَالُ لَهُ يُوحَنَسُ فَرَأَيْنَاهَا بِلسَانِهِ قَالَ فَوَلَدَتْ غُلَامًا كَأَنَّهُ وَرَعَةٌ مِنَ الْوَرَعَاتِ فَقُلْتُ لَهَا مَا هَذَا قَالَتْ هُوَ يُوحَنَسُ قَالَ فَرَفَعْنَا إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَهْدِيُّ أَحْسَبُهُ قَالَ سَأَلْتُهُمَا فَأَعْتَرَفَا فَقَالَ أَتَرْضَيَانِ أَنْ أَقْضِيَ بَيْنَكُمَا بِقَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّ الْوَلَدَ لِلْفَرَّاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرِ قَالَ مَهْدِيُّ وَأَحْسَبُهُ قَالَ جَلَدَهَا وَجَلَدَهُ وَكَانَا مَمْلُوكَيْنِ [قال الألباني: ضعيف (أبو داود ۲۲۷۵)] [انظر: ۴۱۷، ۴۶۷، ۵۰۲]

(۴۱۶) رباح کہتے ہیں کہ میرے آقا نے اپنی ایک رومی باندی سے میری شادی کر دی، میں اس کے پاس گیا تو اس سے مجھ جیسا ہی ایک کالا کلونا لڑکا پیدا ہو گیا، میں نے اس کا نام عبد اللہ رکھ دیا، دوبارہ ایسا موقع آیا تو پھر ایک کالا کلونا لڑکا پیدا ہو گیا، میں نے اس کا نام عبید اللہ رکھ دیا۔

اتفاق کی بات ہے کہ میری بیوی پر میرے آقا کا ایک رومی غلام عاشق ہو گیا جس کا نام ”یوحنس“ تھا، اس نے اسے اپنی زبان میں رام کر لیا، چنانچہ اس مرتبہ جو بچہ پیدا ہوا وہ رومیوں کے رنگ کے مشابہ تھا، میں نے اپنی بیوی سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ اس نے کہا کہ یہ ”یوحنس“ کا بچہ ہے، ہم نے یہ معاملہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا، انہوں نے فرمایا کہ کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ تمہارے درمیان وہی فیصلہ کروں جو نبی ﷺ نے فرمایا تھا؟ نبی ﷺ کا فیصلہ یہ ہے کہ بچہ بستر والے کا ہو گا اور زانی کے لئے پتھر ہیں۔

(۴۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ أَبُو مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَبَاحٍ قَالَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ فَرَفَعْتُهُمَا إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّ الْوَلَدَ لِلْفَرَّاشِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ [راجع: ۴۱۶]

(۴۱۷) گذشتہ حدیث ایک دوسری سند سے بھی مروی ہے جو عبارت میں گزری۔

(۴۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ حُمْرَانَ قَالَ دَعَا عُمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِمَاءٍ وَهُوَ عَلَى الْمَقَاعِدِ فَسَكَبَ عَلَى يَمِينِهِ فَعَسَلَهَا ثُمَّ أَدْخَلَ يَمِينَهُ فِي الْإِنَاءِ فَعَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ عَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَارٍ وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَرَ وَعَسَلَ ذِرَاعَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ عَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثَ مَرَارٍ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وَضُوءِي هَذَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهُ فِيهِمَا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

[صححه البخارى (۱۵۹) ومسلم (۲۲۶) وابن حبان (۱۰۵۸) وابن خزيمة: (۱۵۸) (۳)] [انظر: ۴۱۹، ۴۲۱،

۴۲۸، ۴۵۹، ۴۷۲، ۴۷۸، ۴۸۳، ۴۸۶، (عكرمة بن خالد عن رجل)، ۴۸۹، ۵۱۶، ۵۲۷]

(۴۱۸) حمران کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے پانی منگوایا، سب سے پہلے اسے دائیں ہاتھ پر ڈالا، پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا، پھر تین مرتبہ چہرہ دھویا، کلی بھی کی اور ناک میں پانی بھی ڈالا، تین مرتبہ کہنیوں سمیت بازوؤں کو بھی دھویا، پھر سر کا مسح کر کے تین مرتبہ ٹخنوں سمیت پاؤں دھولے اور فرمایا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص میری طرح ایسا ہی وضو کرے اور دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ اپنے دل میں خیالات اور وساوس نہ لائے تو اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ تمام گناہ معاف فرمادے گا۔

(۴۱۹) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَصْرِ بْنِ التُّرَيْمِذِيِّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ أَنَّهُ رَأَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَعَا بِإِنَاءٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ [مكرر ما قبله]

(۴۱۹) گزشتہ حدیث ایک دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۴۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو قَطَنِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ أَشْرَفَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنَ الْقَصْرِ وَهُوَ مَحْصُورٌ فَقَالَ أُنْشِدْ بِاللَّهِ مَنْ شَهِدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حِرَاءٍ إِذْ اهْتَرَأَ الْجَبَلُ فَرَكَلَهُ بِقَدَمِهِ ثُمَّ قَالَ اسْكُنْ حِرَاءَ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صَدِيقٌ أَوْ شَهِيدٌ وَأَنَا مَعَهُ فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ قَالَ أُنْشِدْ بِاللَّهِ مَنْ شَهِدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَيْعَةِ الرُّضْوَانِ إِذْ بَعَثَنِي إِلَى الْمُشْرِكِينَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ قَالَ هَذِهِ يَدِي وَهَذِهِ يَدُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَبَايَعَنِي فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ قَالَ أُنْشِدْ بِاللَّهِ مَنْ شَهِدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُوَسِّعُ لَنَا بِهَذَا الْبَيْتِ فِي الْمَسْجِدِ بَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ فَاثْبَتْنَاهُ مِنْ مَالِي فَوَسَّعْتُ بِهِ الْمَسْجِدَ فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ قَالَ وَأُنْشِدْ بِاللَّهِ مَنْ شَهِدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ جَيْشِ الْعُسْرَةِ قَالَ مَنْ يَنْفِقُ الْيَوْمَ نَفَقَةً مُتَقَبَّلَةً فَجَهَّزْتُ نِصْفَ الْجَيْشِ مِنْ مَالِي قَالَ فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ وَأُنْشِدْ بِاللَّهِ مَنْ شَهِدَ رُومَةَ يَبَاعُ مَاؤُهَا ابْنُ السَّبِيلِ فَابْتَعْتُهَا مِنْ مَالِي فَابْتَحْتُهَا لِابْنِ السَّبِيلِ قَالَ فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ [قال الألباني: صحيح (النسائي: ۲۳۶/۶)] [انظر: ۵۱۱، ۵۵۵]

[بأسانيد مختلفة]

(۴۲۰) ابو سلمہ بن عبد الرحمن کہتے ہیں کہ جن دنوں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ محصور تھے، ایک مرتبہ انہوں نے اپنے گھر کے بالا خانے سے جھانک کر فرمایا کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر رہنے والوں کو اللہ کا واسطہ دے کر ”یوم حراء“ کے حوالے سے پوچھتا ہوں کہ جب جبل حراء پلنے لگا، اور نبی ﷺ نے اس پر اپنا پاؤں مار کر فرمایا اے جبل حراء! بٹھرجا، کہ تجھ پر سوائے ایک نبی، ایک صدیق اور ایک شہید کے کوئی نہیں ہے، اس موقع پر میں موجود تھا؟ اس پر کئی لوگوں نے ان کی تائید کی۔

پھر انہوں نے فرمایا کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر رہنے والوں کو اللہ کا واسطہ دے کر ”بیعت رضوان“ کے حوالے سے پوچھتا ہوں کہ جب نبی ﷺ نے مجھے مشرکین مکہ کی طرف بھیجا تھا اور اپنے ہاتھ کو میرا ہاتھ قرار دے کر میری طرف سے میرے خون کا انتقام لینے پر بیعت کی تھی؟ اس پر کئی لوگوں نے پھر ان کی تائید کی۔

پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر رہنے والوں کو اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ جب نبی ﷺ نے یہ فرمایا تھا جنت میں مکان کے عوض ہماری اس مسجد کو کون وسیع کرے گا؟ تو میں نے اپنے مال سے جگہ خرید کر اس مسجد کو وسیع نہیں کیا تھا؟ اس پر بھی لوگوں نے ان کی تائید کی۔

پھر انہوں نے فرمایا کہ میں نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو اللہ کا واسطہ دے کر ”جیش عسرة“ (جو غزوہ تبوک کا دوسرا نام ہے) کے حوالے سے پوچھتا ہوں جب کہ نبی ﷺ نے فرمایا تھا آج کون خرچ کرے گا؟ اس کا دیا ہوا مقبول ہوگا، کیا میں نے اپنے مال سے نصف لشکر کو سامان مہیا نہیں کیا تھا؟ اس پر بھی لوگوں نے ان کی تائید کی۔

پھر انہوں نے فرمایا کہ میں نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو اللہ کا واسطہ دے کر ”بیر رومہ“ کے حوالے سے پوچھتا ہوں جس کا پانی مسافر تک کو بیچا جاتا تھا، میں نے اپنے مال سے اسے خرید کر مسافروں کے لئے بھی وقف کر دیا، کیا ایسا ہے یا نہیں؟ لوگوں نے اس پر بھی ان کی تائید کی۔

(۴۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَبَانَ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثًا فَعَسَلَهُمَا ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَرَهُ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ نَحْوًا مِنْ وَضُوئِي هَذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ وَضُوئِي هَذَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ [راجع: ۴۱۸]

(۴۲۱) حمران کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا، انہوں نے سب سے پہلے اپنے دونوں ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی ڈالا، پھر دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا، پھر تین مرتبہ چہرہ دھویا، کلی بھی کی اور ناک میں پانی بھی ڈالا، تین مرتبہ کہنیوں سمیت بازوؤں کو بھی دھویا، پھر سر کا مسح کر کے تین تین مرتبہ ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھولے اور فرمایا کہ

میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے جس کے بعد نبی ﷺ نے فرمایا تھا جو شخص میری طرح ایسا ہی وضو کرے اور دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ اپنے دل میں خیالات اور وساوس نہ لائے تو اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ تمام گناہ معاف فرمادے گا۔

(۴۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ أَرْسَلَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنْ يَكْتَحِلَ عَيْنَيْهِ وَهُوَ مُحَرَّمٌ أَوْ بِأَيِّ شَيْءٍ يَكْتَحِلُهُمَا وَهُوَ مُحَرَّمٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ أَنْ يُضَمِّدَهُمَا بِالصَّبْرِ فَإِنِّي سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ ذَلِكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صححه مسلم (۱۲۰۴)، وابن خزيمة (۲۶۵۴)] [الطبر: ۴۶۵، ۴۹۴، ۴۹۷]

(۴۲۲) نبیہ بن وہب کہتے ہیں کہ عمر بن عبد اللہ نے ایک مرتبہ حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ سے یہ مسئلہ دریافت کروایا کہ کیا محرم آنکھوں میں سرمہ لگا سکتا ہے؟ انہوں نے جواب میں کہلا بھیجا کہ صبر کا سرمہ لگا سکتا ہے (صبر کرے جب تک احرام نہ کھل جائے، سرمہ نہ لگائے) کیونکہ میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ کے حوالے سے ایسی حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔
(۴۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَبَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَلِمَ أَنَّ الصَّلَاةَ حَقٌّ وَاجِبٌ دَخَلَ الْجَنَّةَ [إسناده ضعيف]

(۴۲۳) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اس بات کا یقین رکھتا ہو کہ نماز برحق اور واجب ہے، وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(۴۲۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو مَعْمَرٍ يَعْنِي الْبَرَاءَ وَاسْمُهُ يَوْسُفُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا ابْنُ حُرْمَلَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ قَالَ حَجَّ عُثْمَانُ حَتَّى إِذَا كَانَ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ أَخْبَرَ عَلِيٌّ أَنَّ عُثْمَانَ نَهَى أَصْحَابَهُ عَنِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ فَقَالَ عَلِيٌّ لِأَصْحَابِهِ إِذَا رَاحَ فَرُوحُوا فَأَهْلًا عَلِيٌّ وَأَصْحَابَهُ بِعُمْرَةٍ فَلَمْ يَكْلَمْهُمْ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَلَمْ أَخْبَرَ أَنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ التَّمَتُّعِ أَلَمْ يَتَمَتَّعْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَمَا أَذْرِي مَا أَجَابَهُ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ [راجع: ۴۰۲]

(۴۲۴) سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حج کے ارادے سے نکلے، جب راستے کا کچھ حصہ طے کر چکے تو کسی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جا کر کہا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حج تمتع سے منع کیا ہے، یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا جب وہ روانہ ہوں تو تم بھی کوچ کرو، چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے عمرہ کا احرام باندھا، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا تو انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس سلسلے میں کوئی بات نہ کی، بلکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خود ہی ان سے پوچھا کہ مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ حج تمتع سے روکتے ہیں؟ کیا نبی ﷺ نے حج تمتع نہیں کیا تھا؟ راوی کہتے ہیں مجھے

معلوم نہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں کیا جواب دیا۔

(۴۲۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ بْنِ الْحَدَّاقِ قَالَ أُرْسِلَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَبَيْنَا أَنَا كَذَلِكَ إِذْ جَاءَهُ مَوْلَاهُ يَرْفَأُ فَقَالَ هَذَا عُثْمَانُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ وَسَعْدُ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ قَالَ وَلَا أَدْرِي أَذْكَرَ طَلْحَةَ أَمْ لَا يَسْتَأْذِنُونَ عَلَيْكَ قَالَ انْذَنُ لَهُمْ ثُمَّ مَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ هَذَا الْعَبَّاسُ وَعَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَسْتَأْذِنَانِ عَلَيْكَ قَالَ انْذَنُ لَهُمَا فَلَمَّا دَخَلَ الْعَبَّاسُ قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا وَهَذَا حِينَئِذٍ يَخْتَصِمَانِ فِيمَا أَقَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَمْوَالِ بَنِي النَّضِيرِ فَقَالَ الْقَوْمُ أَقْضِ بَيْنَهُمَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَأَرْحُ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْ صَاحِبِهِ فَقَدْ طَالَتْ خُصُومَتُهُمَا فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنْشُدْكُمْ اللَّهَ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ قَالُوا قَدْ قَالَ ذَلِكَ وَقَالَ لَهُمَا مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَا نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي سَأُخْبِرُكُمْ عَنْ هَذَا الْفَيْءِ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَصَّ نَبِيَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ غَيْرُهُ فَقَالَ وَمَا أَقَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ وَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةٌ وَاللَّهُ مَا اخْتَارَهَا دُونَكُمْ وَلَا اسْتَأْذَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ لَقَدْ قَسَمَهَا بَيْنَكُمْ وَبَنَاهَا فِيكُمْ حَتَّى يَبْقَى مِنْهَا هَذَا الْمَالُ فَكَانَ يُنْفَقُ عَلَى أَهْلِهِ مِنْهُ سَنَةً ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ مِنْهُ مَجْعَلُ مَالِ اللَّهِ فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهُ أَعْمَلُ فِيهَا بِمَا كَانَ يَعْمَلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا [راجع: ۱۷۲]

(۴۲۵) مالک بن اوس بن حدثان کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھے پیغام بھیج کر بلوایا، ابھی ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا غلام ”جس کا نام ”یرفا“ تھا اندر آیا اور کہنے لگا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، عبدالرحمن رضی اللہ عنہ، سعد رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں؟ فرمایا بلالو، تھوڑی دیر بعد وہ غلام پھر آیا اور کہنے لگا کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں؟ فرمایا انہیں بھی بلالو۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اندر داخل ہوتے ہی فرمایا امیر المؤمنین! میرے اور ان کے درمیان فیصلہ کر دیجئے، اس وقت ان کا جھگڑا بنو نضیر سے حاصل ہونے والے مال فئی کے بارے تھا، لوگوں نے بھی کہا کہ امیر المؤمنین! ان کے درمیان فیصلہ کر دیجئے اور ہر ایک کو دوسرے سے نجات عطا فرمائیے کیونکہ اب ان کا جھگڑا بڑھتا ہی جا رہا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں، کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا ہے ہمارے مال میں وراثت جاری نہیں ہوتی، ہم جو کچھ چھوڑ جاتے ہیں وہ سب صدقہ ہوتا ہے؟ لوگوں نے اثبات میں جواب دیا، پھر انہوں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ و علی رضی اللہ عنہ سے بھی یہی سوال پوچھا اور انہوں نے بھی تائید کی،

اس کے بعد انہوں نے فرمایا کہ میں تمہیں اس کی حقیقت سے آگاہ کرتا ہوں۔

اللہ نے یہ مال فنی خصوصیت کے ہاتھ صرف نبی ﷺ کو دیا تھا، کسی کو اس میں سے کچھ نہیں دیا تھا اور فرمایا تھا

”وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْ جَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ“

اس لئے یہ مال نبی ﷺ کے لئے خاص تھا، لیکن بخدا! انہوں نے تمہیں چھوڑ کر اسے اپنے لیے محفوظ نہیں کیا اور نہ ہی اس مال کو تم پر ترجیح دی، انہوں نے یہ مال بھی تمہارے درمیان تقسیم کر دیا یہاں تک کہ یہ تھوڑا سا بچ گیا جس میں سے وہ اپنے اہل خانہ کو سال بھر کا نفقہ دیا کرتے تھے، اور اس میں سے بھی اگر کچھ بچ جاتا تو اسے راہ خدا میں تقسیم کر دیتے، جب نبی ﷺ کا وصال ہو گیا تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی ﷺ کے بعد ان کے مال کا ذمہ دار اور سرپرست میں ہوں، اور میں اس میں وہی طریقہ اختیار کروں گا جس پر نبی ﷺ چلتے رہے۔

(۴۲۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ بْنِ مَنَاحٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى حَنَازَةَ فَقَامَ إِلَيْهَا وَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى حَنَازَةَ فَقَامَ لَهَا [قال شعب حسن لغيره || انظر: ۴۵۷، ۴۹۵، ۵۲۹]

(۴۲۶) ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی نظر ایک جنازے پر پڑی تو کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ میں نے بھی اس موقع پر نبی ﷺ کو کھڑے ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۴۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُنَبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَارِظٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ شَهِدْتُ عَلِيًّا وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي يَوْمِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ يُصَلِّيَانِ ثُمَّ يَنْصَرِفَانِ فَيَذْكُرَانِ النَّاسَ فَسَمِعْتُهُمَا يَقُولَانِ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ هَذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ [قال شعب: إسناده صحيح] [انظر: ۴۳۵، ۵۱۰]

(۴۲۷) ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ دونوں موقعوں پر مجھے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک ہونے کا موقع ملا ہے، یہ دونوں حضرات پہلے نماز پڑھاتے تھے، پھر نماز سے فارغ ہو کر لوگوں کو نصیحت کرتے تھے، میں نے ان دونوں حضرات کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں دنوں کے روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

(۴۲۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ الْجَنْدَرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانَ يَتَوَضَّأُ فَأَهْرَاقَ عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اسْتَنْشَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَمُضْمَضَ ثَلَاثًا وَلَذَكَرَ الْحَدِيثَ مِثْلَ مَعْنَى حَدِيثِ مَعْمَرٍ [راجع: ۴۱۸]

(۴۲۸) حمران رضی اللہ عنہ جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں، سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا کہ انہوں نے اپنے ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی بہایا، تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا، تین مرتبہ کلی کی، اور مکمل حدیث ذکر

کی جو پیچھے بھی گزر چکی ہے۔

(۴۲۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَّهُ كَانَ الْجَرِيرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ قَبِيصَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَا أُرِيكُمْ كَيْفَ كَانَ وَضُوءُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا بَلَى فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضَّمْ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَرْ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ وَاعْلَمُوا أَنَّ الْأَذْنَيْنِ مِنَ الرَّأْسِ ثُمَّ قَالَ قَدْ تَحَرَّيْتُ لَكُمْ وَضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ

شعيب: حسن لغیره [انظر: ۵۵۴]

(۴۲۹) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اپنے پاس موجود حضرات سے فرمایا کہ کیا میں آپ کو نبی ﷺ کی طرح وضو کر کے نہ دکھاؤں؟ لوگوں نے کہا کیوں نہیں! چنانچہ انہوں نے پانی منگوایا، تین مرتبہ کلی کی، تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا، تین مرتبہ چہرے کو دھویا، تین تین مرتبہ دونوں بازوؤں کو دھویا، سر کا مسح کیا اور پاؤں دھوئے، پھر فرمایا کہ جان لو کہ کان، سر کا حصہ ہیں، پھر فرمایا میں نے خوب احتیاط سے تمہارے سامنے نبی ﷺ کی طرح وضو پیش کیا ہے۔

(۴۳۰) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَوْفُ الْأَعْرَابِيِّ عَنْ مَعْنٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَبَانَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ وَضُوئِهِ تَبَسَّمَ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مِمَّا ضَحِكْتُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا تَوَضَّأْتُ ثُمَّ تَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مِمَّا ضَحِكْتُ قَالَ قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَتَمَّ وَضُوئَهُ ثُمَّ دَخَلَ فِي صَلَاتِهِ فَأَتَمَّ صَلَاتَهُ خَرَجَ مِنْ صَلَاتِهِ كَمَا خَرَجَ مِنْ بَطْنِ أُمِّهِ مِنَ الذُّنُوبِ إِنْ قَالَ شُعَيْبٌ: حسن لغیره [راجع: ۴۱۵]

(۴۳۰) حمران کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، انہوں نے پانی منگوایا وضو کیا اور فراغت کے بعد مسکرانے لگے، اور فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو، میں کیوں ہنس رہا ہوں؟ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے بھی اسی طرح وضو کیا تھا جیسے میں نے کیا اور آپ ﷺ بھی مسکرائے تھے، اور دریافت فرمایا تھا کہ کیا تم جانتے ہو، میں کیوں ہنس رہا ہوں؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، فرمایا جب بندہ وضو کرتا ہے اور کامل وضو کر کے نماز شروع کرتا ہے اور کامل نماز پڑھتا ہے تو نماز سے فارغ ہونے کے بعد وہ ایسے ہو جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے جنم لے کر آیا ہو۔

(۴۳۱) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ شَقِيقٍ يَقُولُ كَانَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَنْهَى عَنِ الْمَتَاعَةِ وَعَلَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُفْتِي بِهَا فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَوْلًا فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذَلِكَ قَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَجَلٌ وَلَكِنَّا كُنَّا خَائِفِينَ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ مَا كَانَ خَوْفُهُمْ قَالَ لَا أَدْرِي [صححه مسلم (۱۲۲۳)] [انظر: ۴۳۲، ۷۵۶]

(۴۳۱) عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ لوگوں کو حج تمتع سے روکتے تھے، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے

جواز کا فتویٰ دیتے تھے، ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کچھ کہا ہوگا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ جانتے بھی ہیں کہ نبی ﷺ نے اس طرح کیا ہے پھر بھی اس سے روکتے ہیں؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا بات تو ٹھیک ہے، لیکن ہمیں اندیشہ ہے (کہ لوگ رات کو بیویوں کے قریب جائیں اور صبح کو غسل جنابت کے پانی سے گیلے ہوں اور حج کا احرام باندھ لیں)

(۴۳۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَقِيقٍ كَانَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَنْهَى عَنِ الْمُتَعَةِ وَعَلَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَأْمُرُ بِهَا فَقَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِعَلِّي قَوْلًا ثُمَّ قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَا قَدْ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَجَلُ وَلَكِنَّا كُنَّا خَائِفِينَ [راجع: ۴۳۱]

(۴۳۲) عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ لوگوں کو حج تمتع سے روکتے تھے، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے جواز کا فتویٰ دیتے تھے، ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کچھ کہا ہوگا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ جانتے بھی ہیں کہ نبی ﷺ نے اس طرح کیا ہے پھر بھی اس سے روکتے ہیں؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا بات تو ٹھیک ہے، لیکن ہمیں اندیشہ ہے (کہ لوگ رات کو بیویوں کے قریب جائیں اور صبح کو غسل جنابت کے پانی سے گیلے ہوں اور حج کا احرام باندھ لیں)

(۴۳۳) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا كُثَيْبٌ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ يَخْطُبُ عَلَى مِنْبَرِهِ إِنِّي مُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ يَمْنَعُنِي أَنْ أُحَدِّثُكُمْ إِلَّا الضَّنُّ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حَرَسُ لَيْلَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ لَيْلَةٍ يَقَامُ لَيْلَهَا وَيَصَامُ نَهَارُهَا [صححه الحاكم (۸۱/۲) وقال البوصیری: هذا

إسناده ضعيف قال الألساني: صحيح (ابن ماجة: ۲۷۶۶) قال شعيب: حسن، وهذا إسناده ضعيف] [انظر: ۴۶۳]

(۴۳۳) ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے نبی ﷺ سے سنی ہے، ایسا نہیں ہے کہ بخل کی وجہ سے میں اسے تمہارے سامنے بیان نہ کروں گا، میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ کے راستے میں ایک رات کی پہرہ داری کرنا ایک ہزار راتوں کے قیام لیل اور صیام نہار سے بڑھ کر افضل ہے۔

(۴۳۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَبِيرِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ أَبُو بَكْرِ الْهَنْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بَنَى اللَّهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ [صححه البخاری (۴۵۰)، ومسلم (۵۳۳) وابن

حزيمة (۱۲۹۲۱) وابن حبان (۱۶۰۹)] [انظر: ۵۰۶]

(۴۳۴) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اللہ کی رضا کے لئے مسجد کی تعمیر میں حصہ لیتا ہے، اللہ اس کے لئے اسی طرح کا ایک گھر جنت میں تعمیر کر دیتا ہے۔

(۴۳۵) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَالِدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَارِظٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَزْهَرَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعُثْمَانَ يُصَلِّيَانِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى ثُمَّ يَنْصَرِفَانِ يُدْجِرَانِ النَّاسَ قَالَ وَسَمِعْتُهُمَا يَقُولَانِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صِيَامِ هَذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ قَالَ وَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَّقَى مِنْ نُسُكِكُمْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ بَعْدَ ثَلَاثٍ [راجع: ۴۲۷] [انظر: ۵۱۰، ۵۸۷، ۸۰۶]

(۴۳۵) ابو عبیدہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ دونوں موقعوں پر مجھے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک ہونے کا موقع ملا ہے، یہ دونوں حضرات پہلے نماز پڑھاتے تھے، پھر نماز سے فارغ ہو کر لوگوں کو نصیحت کرتے تھے، میں نے ان دونوں حضرات کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں دنوں کے روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے اور میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں دنوں کے بعد کھانے سے منع فرمایا ہے۔

(۴۳۶) حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى ابْنِ دَارَةَ مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ فَسَمِعَنِي أَمْضِضُ قَالَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قَالَ قُلْتُ لَبَيْكَ قَالَ آلا أُخْبِرُكَ عَنْ وُضُوءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ بِالْمَقَاعِدِ دَعَا بِوُضُوءٍ فَمَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَشَقَّ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثَلَاثًا وَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى وُضُوءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَذَا وُضُوءُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [قال شعب: إسناده حسن]

(۴۳۶) محمد بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ”ابن دارہ“ کے پاس آیا، ان کے کانوں میں میرے کلی کرنے کی آواز گئی تو میرا نام لے کر مجھے پکارا، میں نے ”لبیک“ کہا، انہوں نے کہا کہ کیا میں آپ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح وضو کا طریقہ نہ بتاؤں؟ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بیٹھ کر وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے جس میں انہوں نے تین مرتبہ کلی کی، تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا، تین مرتبہ چہرہ اور تین مرتبہ دونوں بازو دھوئے، سر کا مسح تین مرتبہ (اور اکثر روایات کے مطابق ایک مرتبہ) کیا اور پاؤں دھولے، پھر فرمایا کہ جو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ وضو دیکھنا چاہتا ہے، وہ جان لے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح وضو فرماتے تھے۔

(۴۳۷) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَعَقْبَانُ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ مَحْصُورٌ فِي الدَّارِ فَدَخَلَ مَدْخَلًا كَانَ إِذَا دَخَلَهُ يَسْمَعُ كَلَامَهُ مَنْ عَلَى الْبَلَاطِ قَالَ فَدَخَلَ ذَلِكَ الْمَدْخَلَ وَخَرَجَ إِلَيْنَا فَقَالَ إِنَّهُمْ يَتَوَعَّدُونِي بِالْقَتْلِ إِنِّي قُلْنَا يَكْفِيكَهُمْ اللَّهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ وَبِمَ يَقْتُلُونِي إِيَّيَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِأَحَدٍ ثَلَاثٍ رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ أَوْ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانِهِ أَوْ قَتَلَ نَفْسًا فَيُقْتَلُ بِهَا

قَوْلَ اللَّهِ مَا أَحْبَبْتُ أَنْ لِي بِدِينِي بَدَلًا مِنْذُ هَدَانِي اللَّهُ وَلَا زَنْبٍ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا فِي إِسْلَامٍ قَطُّ وَلَا قَتَلْتُ نَفْسًا قَبْلَ أَنْ يَقْتُلُونَنِي [صححه الحاكم (۴/۳۵۰) وقال الترمذي: حسن قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۴۵۰۲،

ابن ماجة: ۲۵۳۳، الترمذي: ۲۱۵۸، النسائي: ۹۱/۷۰)] [انظر: ۴۳۸، ۴۶۸، ۵۰۹]

(۴۳۷) حضرت ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جن دنوں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں محصور تھے، ہم ان کے ساتھ ہی تھے، تھوڑی دیر کے لئے وہ کسی کمرے میں داخل ہوئے تو چوکی پر بیٹھنے والوں کو بھی ان کی بات سنائی دیتی تھی، اسی طرح ایک مرتبہ وہ اس کمرے میں داخل ہوئے، تھوڑی دیر بعد باہر تشریف لا کر فرمانے لگے کہ ان لوگوں نے مجھے ابھی ابھی قتل کی دھمکی دی ہے، ہم نے عرض کیا کہ امیر المؤمنین! اللہ ان کی طرف سے آپ کی کفایت و حفاظت فرمائے گا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے بھلا کس جرم میں یہ لوگ مجھے قتل کریں گے؟ جب کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تین میں سے کسی ایک صورت کے علاوہ کسی مسلمان کا خون بہانا حلال نہیں ہے، یا تو وہ آدمی جو اسلام قبول کرنے کے بعد مرتد ہو جائے، یا شادی شدہ ہونے کے باوجود بدکاری کرے، یا قاتل ہو اور مقتول کے عوض اسے قتل کر دیا جائے، اللہ کی قسم! مجھے تو اللہ نے جب سے ہدایت دی ہے، میں نے اس دین کے بدلے کسی دوسرے دین کو پسند نہیں کیا، میں نے اسلام تو بڑی دور کی بات ہے، زمانہ جاہلیت میں بھی بدکاری نہیں کی اور نہ ہی میں نے کسی کو قتل کیا ہے، پھر یہ لوگ مجھے کیوں قتل کرنا چاہتے ہیں؟

(۴۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ بْنُ حَنِيفٍ قَالَ إِنِّي لَمَعَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الدَّارِ وَهُوَ مُحْصُورٌ وَقَالَ كُنَّا نَدْخُلُ مَدْخَلًا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ مِثْلَهُ وَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَدْ كَرَّ الْحَدِيثُ مِثْلَهُ أَوْ نَحْوَهُ [قال شعيب: إسناده صحيح] [راجع: ۴۳۷]

(۴۳۸) گزشتہ حدیث ایک دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۴۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ دَعَا عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ عَمَارُ بْنُ يَاسِرٍ فَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُكُمْ وَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ تَصْدُقُونِي نَشَدْتُكُمْ اللَّهُ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِرُ قُرَيْشًا عَلَى سَائِرِ النَّاسِ وَيُؤْتِرُ بَنِي هَاشِمٍ عَلَى سَائِرِ قُرَيْشٍ فَسَكَتَ الْقَوْمُ فَقَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَوْ أَنَّ بِيَدِي مَفَاتِيحَ الْجَنَّةِ لَأَعْطَيْتُهَا بَنِي أُمَيَّةَ حَتَّى يَدْخُلُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ فَبَعَثَ إِلَى طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ فَقَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَلَا أَحَدْتُكُمْ عَنْهُ يَعْنِي عَمَارًا أَقْبَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِذًا بِيَدِي نَتَمَشَّى فِي الْبُطْحَاءِ حَتَّى آتَى عَلَى أَبِيهِ وَأُمِّهِ وَعَلَيْهِ يُعَذَّبُونَ فَقَالَ أَبُو عَمَارٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ الدَّهْرَ

هَكَذَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبِرْ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لآلِ يَاسِرٍ وَقَدْ فَعَلْتُ [إسناده ضعيف]
(۴۳۹) سالم بن ابی الجعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بلایا جن میں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بھی تھے، اور فرمایا کہ میں آپ لوگوں سے کچھ سوال کرنا چاہتا ہوں اور آپ سے چند باتوں کی تصدیق کروانا چاہتا ہوں، میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا آپ لوگ نہیں جانتے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے لوگوں کی نسبت قریش کو ترجیح دیتے تھے اور بنو ہاشم کو تمام قریش پر؟ لوگ خاموش رہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر میرے ہاتھ میں جنت کی چابیاں ہوں تو میں وہ بنو امیہ کو دے دوں تاکہ وہ سب کے سب جنت میں داخل ہو جائیں (قرابت داروں سے تعلق ہونا ایک فطری چیز ہے، یہ دراصل اس سوال کا جواب تھا جو لوگ حضرت عثمان پر اقرار براء پروری کے سلسلے میں کرتے تھے)۔

اس کے بعد انہوں نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ میں آپ کو ان کی یعنی حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی کچھ باتیں بتاؤں؟ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے چلتا چلتا وادی بطناء میں پہنچا، یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے والدین کے پاس جا پہنچے، وہاں انہیں مختلف سزائیں دی جا رہی تھیں، عمار کے والد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم ہمیشہ اسی طرح رہیں گے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا صبر کرو، پھر دعا فرمائی اے اللہ! آل یاسر کی مغفرت فرما، میں بھی اب صبر کر رہا ہوں۔

(۴۴۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حُرَيْثُ بْنُ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ حَدَّثَنِي حُمْرَانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ شَيْءٍ سِوَى ظِلِّ بَيْتٍ وَجِلْفِ الْخُبْزِ وَتَوْبِ يُوَارِي عَوْرَتَهُ وَالْمَاءِ فَمَا فَضَلَ عَنْ هَذَا فَلَيْسَ لِابْنِ آدَمَ فِيهِمْ حَقٌّ [صححه الحاكم (۴/۳۱۲) وقال الترمذی: حسن صحيح قال الألبانی: ضعيف (الترمذی: ۲۳۴۱)]

(۴۴۰) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گھر کے سائے، خشک روٹی کے ٹکڑے، شرمگاہ کو چھپانے کی بقدر کپڑے اور پانی کے علاوہ جتنی بھی چیزیں ہیں ان میں سے کسی ایک میں بھی انسان کا استحقاق نہیں ہے۔

(۴۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنْ شَيْخٍ مِنْ ثَقِيفٍ ذَكَرَهُ حُمَيْدٌ بِصَلَاةٍ ذَكَرَ أَنَّ عَمَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَلَسَ عَلَى الْبَابِ الثَّانِي مِنْ مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِكَتِفٍ فَتَعَرَّفَهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ ثُمَّ قَالَ جَلَسْتُ مَجْلِسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكَلْتُ مَا أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَنَعْتُ مَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [قال شعيب: حسن لغيره]

(۴۴۱) ایک مرتبہ ایک شخص نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو مسجد نبوی کے باب ثانی کے پاس بیٹھا ہوا دیکھا، انہوں نے شانے کا

گوشت منگوایا اور اس کی ہڈی سے گوشت اتار کر کھانے لگے، پھر یوں ہی کھڑے ہو کر تازہ وضو کیے بغیر نماز پڑھ لی اور فرمایا میں نبی ﷺ کی طرح بیٹھا، نبی ﷺ نے جو کھایا، وہی کھایا اور جو نبی ﷺ نے کیا، وہی میں نے بھی کیا۔

(۴۴۲) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا زُهْرَةُ بْنُ مَعْبُدٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ مَوْلَى عُثْمَانَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بِمَنْى يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ يَوْمٍ فِيمَا سِوَاهُ قَلِيلٌ رِبَاطُ أَمْرٍ كَيْفَ شَاءَ هَلْ بَلَغْتُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ [قال الترمذی: حسن صحيح غريب قال الألبانی: حسن (الترمذی: ۱۶۶۷،

النسائی ۳۹/۶۰ و ۴۰)] [انظر: ۴۷۰، ۴۷۷، ۵۵۸]

(۴۴۲) ایک مرتبہ ایام حج میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے منی کے میدان میں فرمایا لوگو! میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے نبی ﷺ سے سنی ہے کہ اللہ کی راہ میں ایک دن کی چوکیداری عام حالات میں ایک ہزار دن سے افضل ہے، اس لئے اب جو شخص جس طرح چاہے، اس میں حصہ لے، یہ کہہ کر آپ نے فرمایا کیا میں نے پیغام پہنچا دیا؟ لوگوں نے کہا جی ہاں! فرمایا اسے اللہ! تو گواہ رہ۔

(۴۴۳) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ يَعْنِي مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَّى بِمَنْى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَأَنكَرَهُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي تَاهَلْتُ بِمَكَّةَ مُنْذُ قَدِمْتُ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَاهَلَ فِي بَلَدٍ فَلْيَصِلْ صَلَاةَ الْمُقِيمِ [إسناده ضعيف] [انظر: ۵۵۹]

(۴۴۳) ایک مرتبہ ایام حج میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے منی میں قصر کی بجائے پوری چار رکعتیں پڑھا دیں، لوگوں کو اس پر تعجب ہوا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگو! میں مکہ مکرمہ میں آ کر مقیم ہو گیا تھا اور میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص کسی شہر میں مقیم ہو جائے، وہ مقیم والی نماز پڑھے گا۔

(۴۴۴) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ وَرْدَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ كُنْتُ أَبْتَاعُ التَّمْرَ مِنْ بَطْنٍ مِنَ الْيَهُودِ يَقَالُ لَهُمْ بَنُو قَيْنِقَاعَ فَأَبِيعُهُ بِرَبْعٍ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عُثْمَانُ إِذَا اشْتَرَيْتَ فَاكْتُلْ وَإِذَا بَعْتَ فَكُلْ [قال البوصیری: هذا إسناده ضعيف قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۲۲۳۰) قال شعيب: حسن] [انظر: ۴۴۵، ۵۶۰]

(۴۴۴) سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے سنا کہ وہ کہہ رہے تھے میں یہودیوں کے ایک خاندان اور قبیلہ سے ”جنہیں بنو قینقاع کہا جاتا تھا“ کھجوریں خریدتا تھا اور اپنا منافع رکھ کر آگے بیچ دیتا تھا،

نبی ﷺ کو معلوم ہوا تو فرمایا عثمان! جب خریدار کو تو اسے قول کر لیا کرو، اور جب بیچا کرو تو قول کر بیچا کرو۔

(۴۴۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ وَرْدَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ [مكرر ماقبله]

(۴۴۵) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۴۴۶) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَبِي قُرَّةٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ [صححه الحاكم (۵۴۱/۱) وقال الترمذي: حسن صحيح غريب قال الألباني: صحيح أو حسن صحيح (أبو داود: ۵۰۸۹، ابن ماجه: ۳۸۶۹، الترمذي: ۳۳۸۸) قال شعيب: إسناده حسن] [انظر: ۴۷۴، ۵۲۸]

(۴۴۶) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص یہ دعا پڑھ لیا کرے اسے کوئی چیز نقصان نہ پہنچا سکے گی۔

”بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ“
(۴۴۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْحَقَّافُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَبَانَ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَا يَقُولُهَا عَبْدٌ حَقًّا مِنْ قَلْبِهِ إِلَّا حُرِّمَ عَلَى النَّارِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَا أُحَدِّثُكَ مَا هِيَ كَلِمَةُ الْإِخْلَاصِ الَّتِي أَعَزَّ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِهَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ وَهِيَ كَلِمَةُ التَّقْوَى الَّتِي أَلَاَصَ عَلَيْهَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّةُ أَبِي طَالِبٍ عِنْدَ الْمَوْتِ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ [إسناده قوى]

(۴۴۷) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو ایک مرتبہ یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ جو بندہ بھی اسے دل سے حق سمجھ کر کہے گا، اس پر جہنم کی آگ حرام ہو جائے گی، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ میں آپ کو بتاؤں، وہ کلمہ کون سا ہے؟ وہ کلمہ اخلاص ہے جو اللہ نے اپنے پیغمبر اور ان کے صحابہ رضی اللہ عنہم پر لازم کیا تھا، یہ وہی کلمہ تقویٰ ہے جو نبی ﷺ نے اپنے چچا خوجہ ابوطالب کے سامنے ان کی موت کے وقت بار بار پیش کیا تھا، یعنی اللہ کی وحدانیت کی گواہی۔

(۴۴۸) حَدَّثَنَا الصَّمَدُ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ يَعْنِي الْمُعَلَّمُ عَنْ يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ أَبِي كَثِيرٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قُلْتُ أَرَأَيْتَ إِذَا جَامَعَ امْرَأَتَهُ وَلَمْ يُمْنِ فَقَالَ عُثْمَانُ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ وَيَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَقَالَ عُثْمَانُ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ وَطَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ وَأَبِي بَنْ كَعْبٍ فَأَمَرُوهُ بِذَلِكَ [صححه البخاری (۲۹۲)،

ومسلم (۳۴۷) وابن خزيمة (۲۲۴)] [انظر: ۴۵۸]

(۳۳۸) حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ایک مرتبہ یہ سوال پوچھا کہ اگر کوئی آدمی اپنی بیوی سے مباشرت کرے لیکن انزال نہ ہو تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جس طرح نماز کے لئے وضو کرتا ہے، ایسا ہی وضو کر لے، اور اپنی شرمگاہ کو دھو لے، اور فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہی فرماتے ہوئے سنا ہے، راوی کہتے ہیں کہ پھر میں نے یہی سوال حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا۔

(۴۴۹) حَدَّثَنَا عُيَيْدُ بْنُ أَبِي قُرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ يَقُولُ نَرَفَعُ دَرَجَاتٍ مَنْ نَشَأَ قَالَ بِالْعِلْمِ قُلْتُ مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ زَعَمَ ذَاكَ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ

(۳۳۹) حضرت امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آیت قرآنی ﴿نَرَفَعُ دَرَجَاتٍ مَنْ نَشَأَ﴾ کا مطلب یہ ہے کہ علم کے ذریعے ہم جس کے درجات بلند کرنا چاہتے ہیں، کر دیتے ہیں، میں نے پوچھا کہ یہ مطلب آپ سے کس نے بیان کیا؟ فرمایا زید بن اسلم نے۔

(۴۵۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا مَسْرُورَةُ بْنُ مَعْبُدٍ عَنْ بَرِيدِ بْنِ أَبِي كَبْشَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي صَلَّيْتُ فَلَمْ أَذِرْ أَشْفَعْتُ أَمْ أَوْتَرْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكَ وَأَنْ يَتَلَعَّبَ بِكُمْ الشَّيْطَانُ فِي صَلَاتِكُمْ مَنْ صَلَّى مِنْكُمْ فَلَمْ يَذِرْ أَشْفَعَ أَوْ أَوْتَرَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ فَإِنَّهُمَا تَمَامُ صَلَاتِهِ [قال شعيب: حسن]

(۳۵۰) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ (ﷺ)! میں نماز پڑھ رہا تھا، مجھے پتہ نہیں چل سکا کہ میں نے جفت عدد میں رکعتیں پڑھیں یا طاق عدد میں؟ نبی ﷺ نے فرمایا اپنے آپ کو اس بات سے بچاؤ کہ دوران نماز شیطان تم سے کھیلنے لگے، اگر تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو اور اسے جفت اور طاق کا پتہ نہ چل سکے تو اسے سہو کے دو سجدے کر لینے چاہئیں، کہ ان دونوں سے نماز مکمل ہو جاتی ہے۔

(۴۵۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَا حَدَّثَنَا سَوَّارُ أَبُو عَمَّارَةَ الرَّمْلِيُّ عَنْ مَسِيرَةَ بْنِ مَعْبُدٍ قَالَ صَلَّى بِنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي كَبْشَةَ الْعَصْرَ فَأَنْصَرَفَ إِلَيْنَا بَعْدَ صَلَاتِهِ فَقَالَ إِنِّي صَلَّيْتُ مَعَ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَسَجَدَ مِثْلَ هَاتَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ ثُمَّ أَنْصَرَفَ إِلَيْنَا فَأَعْلَمَنَا أَنَّهُ صَلَّى مَعَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَحَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ نَحْوَهُ [قال شعيب: إسناده حسن]

(۳۵۱) مسیرہ بن معبد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہمیں یزید بن ابی کبشہ نے عصر کی نماز پڑھائی، نماز کے بعد وہ ہماری طرف رخ کر

کے بیٹھ گئے اور کہنے لگے کہ میں نے مروان بن حکم کے ساتھ نماز پڑھی تو انہوں نے بھی اسی طرح دو سجدے کیے، اور ہماری طرف رخ کر کے بتایا کہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی تھی اور انہوں نے نبی ﷺ کے حوالے سے یہ حدیث بیان فرمائی تھی۔

(۴۵۲) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُعِيْرَةَ بْنَ مُسْلِمٍ أَبَا سَلَمَةَ يَذْكُرُ عَنْ مَطَرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَشْرَفَ عَلَى أَصْحَابِهِ وَهُوَ مَحْصُورٌ فَقَالَ عَلَامُ تَقْتُلُونِي فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِأَحَدٍ ثَلَاثٍ رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانِهِ فَعَلَيْهِ الرَّجْمُ أَوْ قَتَلَ عَمْدًا فَعَلَيْهِ الْقَوْدُ أَوْ ارْتَدَّ بَعْدَ إِسْلَامِهِ فَعَلَيْهِ الْقَتْلُ فَوَاللَّهِ مَا زَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ وَلَا قَتَلْتُ أَحَدًا فَأَقْبِدَ نَفْسِي مِنْهُ وَلَا ارْتَدَدْتُ مِنْذُ اسْلَمْتُ إِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ [قال الألساني - صحيح (النسائي ۱۰۳/۷) [اجع ۴۳۷]

(۳۵۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جن دنوں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں محصور تھے، انہوں نے لوگوں کو جھانک کر دیکھا اور فرمانے لگے بھلا کس جرم میں تم لوگ مجھے قتل کرو گے؟ جب کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے تین میں سے کسی ایک صورت کے علاوہ کسی مسلمان کا خون بہانا حلال نہیں ہے، یا تو وہ آدمی جو اسلام قبول کرنے کے بعد مرتد ہو جائے، یا شادی شدہ ہونے کے باوجود بدکاری کرے، یا قاتل ہو اور مقتول کے عوض اسے قتل کر دیا جائے، اللہ کی قسم! مجھے تو اللہ نے جب سے ہدایت دی ہے، میں کبھی مرتد نہیں ہوا، میں نے اسلام تو بڑی دور کی بات ہے، زمانہ جاہلیت میں بھی بدکاری نہیں کی اور نہ ہی میں نے کسی کو قتل کیا ہے۔ جس کا مجھ سے قصاص لیا جائے۔

(۴۵۳) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا أَبُو قَبِيلٍ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْبُرْدَادِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ جَاءَ يَسْتَأْذِنُ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَذِنَ لَهُ وَبِيَدِهِ عَصَاهُ فَقَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا كَعْبُ إِنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ تَوَفَّى وَتَرَكَ مَالًا فَمَا تَرَى فِيهِ فَقَالَ إِنْ كَانَ يَصِلُ فِيهِ حَقُّ اللَّهِ فَلَا بَأْسَ عَلَيْهِ فَرَفَعَ أَبُو ذَرٍّ عَصَاهُ فَضْرَبَ كَعْبًا وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَحَبُّ لَوْ أَنَّ لِي هَذَا الْجَبَلَ ذَهَبًا أَنْفَقُهُ وَتَقَبَّلُ مِنِّي أَدْرُ حَلْفِي مِنْهُ بَسَّ أَوَاقٍ أَنْشُدُكَ اللَّهُ يَا عُثْمَانُ أَسَمِعْتَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ نَعَمْ [إسناده ضعيف]

(۳۵۳) مالک بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس اجازت لے کر آئے، انہوں نے اجازت دے دی، حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں لٹھی تھی، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اے کعب! عبد الرحمن فوت ہو گئے ہیں اور اپنے ترکہ میں مال چھوڑ گئے ہیں، اس مسئلے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ انہوں نے کہا کہ اگر وہ اس کے ذریعے حقوق اللہ ادا کرتے تھے تو کوئی حرج نہیں، حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ نے اپنی

لاٹھی اٹھا کر انہیں مارنا شروع کر دیا اور فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر میرے پاس اس پہاڑ کے برابر بھی سونا ہو تو مجھے یہ پسند نہیں کہ میں اپنے پیچھے اس میں سے چھ او قیہ بھی چھوڑوں، میں اسے خرچ کر دوں گا تا کہ وہ قبول ہو جائے، اے عثمان! میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں، کیا آپ نے بھی یہ ارشاد سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا جی ہاں!

(۴۵۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَحِيرٍ الْقَاصِيُّ عَنْ هَانِئٍ مَوْلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا وَقَفَ عَلَى قَبْرِ بَكِيِّ حَتَّى يَبْلُغَ لِحَيْتَهُ فَقِيلَ لَهُ تَذْكُرُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَلَا تَبْكِي وَتَبْكِي مِنْ هَذَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقَبْرُ أَوَّلُ مَنَازِلِ الْآخِرَةِ فَإِنْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَيْسَرُ مِنْهُ وَإِنْ لَمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَشَدُّ مِنْهُ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ إِلَّا وَالْقَبْرُ أَفْظَعُ مِنْهُ [قال شعيب: إسناده صحيح]

(۴۵۴) ہانی ”جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں“ کہتے ہیں کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کسی قبر پر رکتے تو اتنا روتے کہ داڑھی تر ہو جاتی، کسی نے ان سے پوچھا کہ جب آپ جنت اور جہنم کا تذکرہ کرتے ہیں، تب تو نہیں روتے اور اس سے رو پڑتے ہیں؟ فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے قبر آخرت کی پہلی منزل ہے، اگر وہاں نجات مل گئی تو بعد کے سارے مراحل آسان ہو جائیں گے اور اگر وہاں نجات نہ ملی تو بعد کے سارے مراحل دشوار ہو جائیں گے اور نبی ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ میں نے جتنے بھی مناظر دیکھے ہیں، قبر کا منظر ان سب سے ہولناک ہے۔

(۴۵۵) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَرْوَانَ وَمَا إِخَالَهُ يَتَّهِمُ عَلَيْنًا قَالَ أَصَابَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رُعَافٌ سَنَةَ الرُّعَافِ حَتَّى تَخْلَفَ عَنْ الْحَجِّ وَأَوْصَى فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ اسْتَخْلِفْ قَالَ وَقَالُوا قَالَ نَعَمْ قَالَ مَنْ هُوَ قَالَ فَسَكَتَ قَالَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لَهُ الْأَوَّلُ وَرَدَّ عَلَيْهِ نَحْوَ ذَلِكَ قَالَ فَقَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالُوا الزُّبَيْرُ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَمَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ كَانَ لَخَيْرُهُمْ مَا عَلِمْتُ وَأَحَبَّهُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صححه

السخاري (۳۷۱۷)] [انظر: ۴۵۶]

(۴۵۵) مروان سے روایت ہے کہ ”عام الرعاف“ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ناک سے ایک مرتبہ بہت خون نکلا (جسے نکسیر پھوٹنا کہتے ہیں) یہاں تک کہ وہ حج کے لئے بھی نہ جاسکے اور زندگی کی امید ختم کر کے وصیت بھی کر دی، اس دوران ایک قریشی آدمی ان کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ کسی کو اپنا خلیفہ مقرر کر دیجئے، انہوں نے پوچھا کیا لوگوں کی بھی یہی رائے ہے؟ اس نے کہا جی ہاں! انہوں نے پوچھا کہ کن لوگوں کی یہ رائے ہے؟ اس پر وہ خاموش ہو گیا۔

اس کے بعد ایک اور آدمی آیا، اس نے بھی پہلے آدمی کی باتیں دہرائیں، اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے بھی وہی جواب دیے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا کہ لوگوں کی رائے کسے خلیفہ بنانے کی ہے؟ اس نے کہا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ

کو فرمایا ہاں! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، میرے علم کے مطابق وہ سب سے بہتر اور نبی ﷺ کی نظروں میں سب سے زیادہ محبوب تھے۔

(۴۵۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُؤَيْدٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ [قال شعيب: صحيح] [راجع: ۴۵۵]

(۴۵۶) گزشتہ روایت اس دوسری سند سے بھی مروی ہے جو عبارت میں گزری۔

(۴۵۷) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ بْنِ مَنَاحٍ قَالَ رَأَى أَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَنَازَةً فَقَامَ لَهَا وَقَالَ رَأَى عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَنَازَةً فَقَامَ لَهَا ثُمَّ حَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى جَنَازَةً فَقَامَ لَهَا [راجع: ۴۲۶]

(۴۵۷) ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک جنازے کو دیکھا تو کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی نظر ایک جنازے پر پڑی تو وہ بھی کھڑے ہو گئے تھے اور انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے بھی جنازے کو دیکھا تو کھڑے ہو گئے تھے۔

(۴۵۷م) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَحَدَّثَنِي سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ نَحْوَهُ [راجع: ۴۲۶] [سقط من الميمينية]

(۴۵۷م) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۴۵۸) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَالَةَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَتْ أَرَأَيْتُ إِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَلَمْ يُؤْمِنْ فَقَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ وَيَغْسِلُ ذَكَرَهُ قَالَ وَقَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَالزُّبَيْرَ وَطَلْحَةَ وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَأَمَرُوهُ بِذَلِكَ [راجع: ۴۴۸]

(۴۵۸) حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ایک مرتبہ یہ سوال پوچھا کہ اگر کوئی آدمی اپنی بیوی سے مباشرت کرے لیکن انزال نہ ہو تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جس طرح نماز کے لئے وضو کرتا ہے، ایسا ہی وضو کر لے، اور اپنی شرمگاہ کو دھو لے، اور فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہی فرماتے ہوئے سنا ہے، راوی کہتے ہیں کہ پھر میں نے یہی سوال حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا۔

(۴۵۹) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّمِيمِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مُعَاذُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ حُمْرَانَ بْنَ أَبَانَ أَخْبَرَهُ قَالَ أَتَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْمَقَاعِدِ فَتَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي هَذَا الْمَجْلِسِ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ مِثْلَ وَضُوءِي هَذَا ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ فَرُكِعَ فِيهِ رُكْعَتَيْنِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَغْتَرُّوا [صححه البخاری (۶۴۳۳) و مسلم

[۲۲۶] [راجع: ۴۱۸]

(۳۵۹) حمران کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، وہ بیخ پر بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے خوب اچھی طرح وضو کیا اور فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو اسی جگہ بہترین انداز میں وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے اور جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص میری طرح ایسا ہی وضو کرے اور مسجد میں آکر دو رکعت نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ تمام گناہ معاف فرما دے گا، نبی ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ دھوکے کا شکار نہ ہو جانا۔

(۴۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ حَفْصٍ بْنُ عُمَرَ التَّمِيمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ مُوسَى يَقُولُ كُنْتُ عِنْدَ سُلَيْمَانَ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَدَخَلَ شَيْخٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ سُلَيْمَانُ انْظُرْ إِلَى الشَّيْخِ فَأَقْعِدْهُ مَقْعِدًا صَالِحًا فَإِنَّ لِقُرَيْشٍ حَقًّا فَقُلْتُ أَبُيْهَا الْأَمِيرُ أَلَا أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا بَلَّغَنِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلَى قَالَ قُلْتُ لَهُ نَلْغِي أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَهَانَ قُرَيْشًا أَهَانَهُ اللَّهُ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا أَحْسَنَ هَذَا مَنْ حَدَّثَكَ هَذَا قَالَ قُلْتُ حَدَّثَنِيهِ رَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي أَبِي يَا بَنِيَّ إِنْ وَلَيْتَ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ شَيْئًا فَأَكْرِمُ قُرَيْشًا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَهَانَ قُرَيْشًا أَهَانَهُ اللَّهُ [صححه ابن حبان (۶۲۶۹) والحاكم (۷۴/۴) قال شعيب: حسن لغيره]

(۴۶۰) عبید اللہ بن عمیر کہتے ہیں میں سلیمان بن علی کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اتنی دیر میں قریش کے ایک بزرگ تشریف لائے، سلیمان نے کہا دیکھو! شیخ کو اچھی جگہ بٹھاؤ کیونکہ قریش کا حق ہے، میں نے کہا گورنر صاحب! کیا میں آپ کو ایک حدیث سناؤں جو مجھے نبی ﷺ کے حوالے سے پہنچی ہے؟ اس نے کہا کیوں نہیں؟ میں نے کہا کہ مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو قریش کی توہین کرتا ہے، گویا وہ اللہ کی توہین کرتا ہے، اس نے کہا سبحان اللہ! کیا خوب، یہ روایت تم سے کس نے بیان کی ہے؟ میں نے کہا ربیعہ بن ابی عبد الرحمن نے سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، انہوں نے عمرو بن عثمان کے حوالے سے کہ میرے والد نے مجھ سے فرمایا بیٹا! اگر تمہیں کسی جگہ کی امارت ملے تو قریش کی عزت کرنا کیونکہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو قریش کی اہانت کرتا ہے، گویا وہ اللہ کی اہانت کرتا ہے۔

(۴۶۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي الْمَغِيرَةِ عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ حِينَ حُضِرَ إِنَّ عِنْدِي نَجَائِبَ قَدْ أَعَدَدْتُهَا لَكَ فَهَلْ لَكَ أَنْ تَحْوَلَ إِلَيَّ مَكَّةَ فَيَأْتِيكَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَأْتِيكَ قَالَ لَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُلْحَدُ بِمَكَّةَ كَبْشٌ مِنْ قُرَيْشٍ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ عَلَيْهِ مِثْلُ نَصْفِ أَوْزَارِ النَّاسِ [إسناده ضعيف || انظر: ۴۸۱، ۴۸۲]

(۴۶۱) ابن ابزی کہتے ہیں کہ جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا محاصرہ شروع ہوا تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ان سے عرض

کیا کہ میرے پاس بہترین قسم کے اونٹ ہیں جنہیں میں نے آپ کے لئے تیار کر دیا ہے، آپ ان پر سوار ہو کر مکہ مکرمہ تشریف لے چلیں، جو آپ کے پاس آنا چاہے گا، وہیں آ جائے گا؟ لیکن انہوں نے انکار کرتے ہوئے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مکہ مکرمہ میں قریش کا ایک مینڈھا الحاد پھیلے گا جس کا نام عبداللہ ہوگا، اس پر لوگوں کے گناہوں کا آدھا بوجھ ہوگا۔ (میں وہ ”مینڈھا“ نہیں بننا چاہتا)۔

(۴۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ مَطَرٍ وَيَعْلَى بْنُ حَكِيمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يَنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ [راجع: ۴۰۱]

(۴۶۲) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا محرم خود نکاح کرے اور نہ کسی کا نکاح کرائے، بلکہ پیغام نکاح بھی نہ بھیجے۔

(۴۶۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا كَثِيرٌ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ يَخْطُبُ عَلَى مِنْبَرِهِ إِنِّي مُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَمْنَعُنِي أَنْ أُحَدِّثَكُمْ بِهِ إِلَّا الضَّنُّ بِكُمْ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حَرَسُ لَيْلَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ لَيْلَةٍ يَقَامُ لَيْلَهَا وَيَصَامُ نَهَارُهَا [راجع: ۴۳۳]

(۴۶۳) ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے نبی ﷺ سے سنی ہے، ایسا نہیں ہے کہ بخل کی وجہ سے میں اسے تمہارے سامنے بیان نہ کروں گا، میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ کے راستے میں ایک رات کی پہرہ داری کرنا ایک ہزار راتوں کے قیام لیل اور صیام نہار سے بڑھ کر افضل ہے۔

(۴۶۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ خَالِدًا عَنْ أَبِي بَشِيرٍ الْعَنْبَرِيِّ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَبَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ [صححه مسلم (۲۶) وابن حبان (۲۰۱)] [انظر: ۴۹۸]

(۴۶۴) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اس حال میں مرا کہ اسے اس بات کا یقین تھا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(۴۶۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنِي نُبَيْهِ بْنُ وَهْبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ رَمَدَتْ عَيْنُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَأَرَادَ أَنْ يَكْثُلَهَا فَتَهَاها أَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَمَرَهُ أَنْ يَضْمَدَهَا بِالصَّبْرِ وَرَعِمَ أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَعَلَ ذَلِكَ [راجع: ۴۲۲]

(۴۶۵) عمر بن عبد اللہ کو حالت احرام میں آشوب چشم کا عارضہ لاحق ہو گیا، انہوں نے آنکھوں میں سرمہ لگانا چاہا تو حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں منع کر دیا اور کہا کہ صبر کا سرمہ لگا سکتا ہے (صبر کرے جب تک احرام نہ کھل جائے، سرمہ نہ لگائے) کیونکہ میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ کے حوالے سے ایسی حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

(۴۶۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى عَنْ نُسَيْبِ بْنِ وَهْبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَرَادَ أَنْ يُزَوِّجَ ابْنَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَتَهَاهُ أَبَانُ وَزَعَمَ أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُحْرِمُ لَا يَنْكِحُ وَلَا يُنْكَحُ [راجع: ۴۰۱ م]

(۴۶۶) نسیہ بن وہب کہتے ہیں کہ عمر بن عبد اللہ نے حالت احرام میں اپنے بیٹے کا نکاح کرنا چاہا تو حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے روک دیا اور بتایا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے حوالے سے یہ حدیث بیان فرماتے تھے کہ محرم نکاح کرے اور نہ کسی کا نکاح کرائے۔

(۴۶۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَارِثٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ يُحَدِّثُ عَنْ رَبَاحٍ قَالَ زَوَّجَنِي أَهْلِي أُمَّةً لَهُمْ رُومِيَّةٌ وَلَدْتُ لِي غُلَامًا أَسْوَدَ فَعَلِقَهَا عَبْدُ رُومِيٍّ يَقَالُ لَهُ يُوْحَنَسُ فَجَعَلَ يِرَاطِنُهَا بِالرُّومِيَّةِ فَحَمَلْتُ وَقَدْ كَانَتْ لِي غُلَامًا أَسْوَدَ مِثْلِي فَجَاءَتْ بِغُلَامٍ وَكَأَنَّهُ وَزَعَةٌ مِنَ الْوَزَعَاتِ فَقُلْتُ لَهَا مَا هَذَا فَقَالَتْ هُوَ مِنْ يُوْحَنَسٍ فَسَأَلْتُ يُوْحَنَسَ فَأَعْتَرَفَ فَأَتَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَدْ كُرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمَا فَسَأَلَهُمَا ثُمَّ قَالَ سَأَفْضِي بَيْنَكُمَا بِقَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ فَالْحَقَّهُ بِي قَالَ فَجَلَدَهُمَا فَوَلَدْتُ لِي بَعْدُ غُلَامًا أَسْوَدَ [إسناده ضعيف]

[راجع: ۴۱۶ م]

(۴۶۷) رباح کہتے ہیں کہ میرے آقا نے اپنی ایک رومی باندی سے میری شادی کر دی، میں اس کے پاس گیا تو اس سے مجھ جیسا ہی ایک کالا کلونا لڑکا پیدا ہو گیا، میں نے اس کا نام عبد اللہ رکھ دیا، دوبارہ ایسا موقع آیا تو پھر ایک کالا کلونا لڑکا پیدا ہو گیا، میں نے اس کا نام عبید اللہ رکھ دیا۔

اتفاق کی بات ہے کہ اس پر میرے آقا کا ایک رومی غلام عاشق ہو گیا جس کا نام ”یوحنس“ تھا، اس نے اسے اپنی زبان میں رام کر لیا، چنانچہ اس مرتبہ جو بچہ پیدا ہوا وہ رومیوں کے رنگ کے مشابہ تھا، میں نے اپنی بیوی سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ اس نے کہا کہ یہ ”یوحنس“ کا بچہ ہے، ہم نے یہ معاملہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا، انہوں نے فرمایا کہ کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ تمہارے درمیان وہی فیصلہ کروں جو نبی ﷺ نے فرمایا تھا؟ نبی ﷺ کا فیصلہ یہ ہے کہ بچہ بستر والے کا ہوگا اور زانی کے لئے پتھر ہیں، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کا نسب نامہ مجھ سے ثابت کر دیا اور ان دونوں کو کوڑے مارے اور اس کے بعد بھی اس کے یہاں میرا ایک بیٹا پیدا ہوا جو کالا تھا۔

(۴۶۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ قَالَ كُنْتُ مَعَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الدَّارِ وَهُوَ مَحْصُورٌ قَالَ وَكُنَّا نَدْخُلُ مَدْخَلًا إِذَا دَخَلْنَاهُ سَمِعْنَا كَلَامَ مَنْ عَلَى الْبَلَاطِ قَالَ فَدَخَلَ عُثْمَانُ يَوْمًا لِحَاجَةٍ فَخَرَجَ إِلَيْنَا مُنْتَفِعًا لَوْنُهُ فَقَالَ إِنَّهُمْ لَيَتَوَعَّدُونِي بِالْقَتْلِ إِنَّمَا قَالَ قُلْنَا يَكْفِيكَهُمْ اللَّهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ فَقَالَ وَيَمَ يَقْتُلُونِي فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا فِي إِحْدَى ثَلَاثٍ رَجُلٌ كَفَرَ بِإِسْلَامِهِ أَوْ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانِهِ أَوْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ فَوَاللَّهِ مَا زَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا فِي إِسْلَامٍ وَلَا تَمَنَيْتُ بَدَلًا بِدِينِي مُذْ هَدَانِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا قَتَلْتُ نَفْسًا فَبِمَ يَقْتُلُونِي [راجع: ۴۳۷]

(۴۶۸) حضرت ابو امامہ بن حنبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جن دنوں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں محصور تھے، میں ان کے ساتھ ہی تھا، تھوڑی دیر کے لئے ہم کسی کمرے میں داخل ہوتے تو چوکی پر بیٹھنے والوں کی بات بھی سنائی دیتی تھی، اسی طرح ایک مرتبہ وہ اس کمرے میں داخل ہوئے تھوڑی دیر بعد باہر تشریف لائے تو ان کا رنگ اڑا ہوا تھا اور وہ فرمانے لگے کہ ان لوگوں نے مجھے ابھی ابھی قتل کی دھمکی دی ہے، ہم نے عرض کیا کہ امیر المؤمنین! اللہ ان کی طرف سے آپ کی کفایت و حفاظت فرمائے گا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرمانے لگے بھلا کس جرم میں یہ لوگ مجھے قتل کریں گے؟ جب کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تین میں سے کسی ایک صورت کے علاوہ کسی مسلمان کا خون بہانا حلال نہیں ہے، یا تو وہ آدمی جو اسلام قبول کرنے کے بعد مرتد ہو جائے، یا شادی شدہ ہونے کے باوجود بدکاری کرے، یا قاتل ہو اور مقتول کے عوض اسے قتل کر دیا جائے، اللہ کی قسم! مجھے تو اللہ نے جب سے ہدایت دی ہے، میں نے اس دین کے بدلے کسی دوسرے دین کو پسند نہیں کیا، میں نے اسلام تو بڑی دور کی بات ہے، زمانہ جاہلیت میں بھی بدکاری نہیں کی اور نہ ہی میں نے کسی کو قتل کیا ہے، پھر یہ لوگ مجھے کیوں قتل کرنا چاہتے ہیں؟

(۴۶۹) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ ح وَسُرَيْجٌ وَحُسَيْنٌ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حُسَيْنُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ مَا يَمْنَعُنِي أَنْ أُحَدِّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا أَكُونَ أَوْعَى أَصْحَابِهِ عَنْهُ وَلَكِنِّي أَشْهَدُ لَسَمِيعَتِهِ يَقُولُ مَنْ قَالَ عَلَى مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعِدَهُ مِنَ النَّارِ وَقَالَ حُسَيْنٌ أَوْعَى صَحَابَتِهِ عَنْهُ إِذَا قَالَ

شعيب: [سناده حسن]

(۴۶۹) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میں تم سے اگر نبی ﷺ کی احادیث بکثرت بیان نہیں کرتا تو اس کی وجہ یہ نہیں کہ میں اسے یاد نہیں رکھ سکا، بلکہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص میری طرف ایسی بات کو منسوب کرے جو میں نے نہیں کہی، اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لینا چاہئے۔

(۴۷۰) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنِي زُهْرَةُ بْنُ مَعْبُدٍ الْقُرَشِيُّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي كَتَمْتُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرَاهِيَةً تَفَرُّقَكُمْ عَنِّي ثُمَّ بَدَأَ لِي أَنْ أُحَدِّثَكُمْوهُ لِيخْتَارَ أَمْرُو لِنَفْسِهِ مَا بَدَأَ لَهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ يَوْمٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ [راجع: ۴۴۲]

(۴۷۰) ابوصالحؒ جو حضرت عثمانؓ کے آزاد کردہ غلام ہیں، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمانؓ غنیؓ کو منبر پر دوران خطبہ یہ کہتے ہوئے سنا کہ لوگو! میں نے اب تک نبی ﷺ سے سنی ہوئی ایک حدیث تم سے بیان نہیں کی تاکہ تم لوگ مجھ سے جدا نہ ہو جاؤ، لیکن اب میں مناسب سمجھتا ہوں کہ تم سے بیان کر دوں تاکہ ہر آدمی جو مناسب سمجھے، اسے اختیار کر لے، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ راہ خدا میں ایک دن کی پہرہ داری، دوسری جگہوں پر ہزار دن کی پہرہ داری سے بھی افضل ہے۔

(۴۷۱) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ يُرِيدُ سَفَرًا أَوْ غَيْرَهُ فَقَالَ حِينَ يَخْرُجُ بِسْمِ اللَّهِ آمَنْتُ بِاللَّهِ اعْتَصَمْتُ بِاللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ إِلَّا رَزَقَ خَيْرَ ذَلِكَ الْمَخْرَجِ وَصَرَفَ عَنْهُ شَرُّ ذَلِكَ الْمَخْرَجِ [إسناده ضعيف]

(۴۷۱) حضرت عثمانؓ غنیؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو مسلمان اپنے گھر سے نکلے وقت ”خواہ سفر کے ارادے سے نکلے یا ویسے ہی“ یہ دعاء پڑھ لے

”بِسْمِ اللَّهِ، آمَنْتُ بِاللَّهِ، اعْتَصَمْتُ بِاللَّهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“

تو اسے اس کی خیر عطا فرمائی جائے گی اور اس نکلنے کے شر سے اس کی حفاظت کی جائے گی۔

(۴۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَعَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ غَسْلًا [قال الألبانی: صحيح (ابن ماجة: ۴۳۵) قال شعيب: حسن لغيره] [انظر: ۴۱۸]

(۴۷۲) حضرت عثمانؓ غنیؓ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا، آپ ﷺ نے تین مرتبہ چہرہ دھویا، تین مرتبہ ہاتھ دھوئے، سر کا مسح کیا اور پاؤں کو اچھی طرح دھویا۔

(۴۷۳) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرَةَ جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَبَانَ يُحَدِّثُ أَبَا بَرْدَةَ فِي مَسْجِدِ الْبُصْرَةِ وَأَنَا قَائِمٌ مَعَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَتَمَّ الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَالْصَّلَاةُ الْخُمْسُ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ [راجع: ۴۰۶]

(۴۷۳) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص حکم الہی کے مطابق اچھی طرح مکمل وضو کرے تو فرض نمازیں درمیانی اوقات کے گناہوں کا کفارہ بن جائیں گی۔

(۴۷۴) حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِي أَوَّلِ يَوْمِهِ أَوْ فِي أَوَّلِ لَيْلَتِهِ بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ أَوْ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ [راجع: ۴۴۶]

(۴۷۴) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص دن یا رات کے آغاز میں یہ دعا تین مرتبہ پڑھ لیا کرے اسے اس دن یا رات میں کوئی چیز نقصان نہ پہنچا سکے گی۔

”بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔“
(۴۷۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَا أَبُو سِنَانٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ مَوْهَبٍ أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَا بِنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَفْضَى بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ لَا أَفْضَى بَيْنَ اثْنَيْنِ وَلَا أَوْفَرُ رَجُلَيْنِ أَمَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ عَاذَ بِاللَّهِ فَقَدْ عَاذَ بِمَعَاذٍ قَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَلَى قَالَ فَإِنِّي أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ تَسْتَعْمِلَنِي فَأَغْفَاهُ وَقَالَ لَا تُخْبِرُ بِهِذَا أَحَدًا [قال شعيب: حسن لغيره]

(۴۷۵) یزید بن موبہب کہتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو قاضی بننے کی پیشکش کی، انہوں نے فرمایا کہ میں دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کروں گا اور نہ ہی امامت کروں گا، کیا آپ نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا جو اللہ کی پناہ میں آجائے وہ مکمل طور پر محفوظ ہو جاتا ہے؟ فرمایا کیوں نہیں! اس پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا پھر میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں کہ آپ مجھے کوئی عہدہ دیں، چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں چھوڑ دیا اور فرمایا کہ کسی کو اس کے بارے میں مت بتائیے۔
(۴۷۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ حُمْرَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهِ [صححه مسلم (۲۴۵)] [راجع: ۴۱۵]

(۴۷۶) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح کرے تو اس کے جسم سے اس کے گناہ نکل جاتے ہیں، حتیٰ کہ اس کے ناخن کے نیچے سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں۔

(۴۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا هُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ سَنَةَ بَسْتُ وَعِشْرِينَ حَدَّثَنَا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زُهْرَةَ بِنِ مَعْبُدٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ مَوْلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عُثْمَانَ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ هَجَرُوا فَإِنِّي مُهَجِّرُ فَهَجَرَ النَّاسُ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي مُحَدِّثُكُمْ بِحَدِيثٍ مَا تَكَلَّمْتُ بِهِ مِنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى

يَوْمِي هَذَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رِبَاطَ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ يَوْمٍ مِمَّا سِوَاهُ
فَلْيَرْبِطْ أَمْرُؤُ حَيْثُ شَاءَ هَلْ بَلَّغْتُكُمْ قَالُوا نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ [راجع: ۴۴۲]

(۴۷۷) ابوصالح "جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں" کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگو! روانہ ہو جاؤ
کیونکہ میں بھی روانہ ہونے لگا ہوں، لوگ روانہ ہونے لگے تو فرمایا کہ میں نے اب تک نبی ﷺ سے سنی ہوئی ایک حدیث تم سے
بیان نہیں کی، نبی ﷺ نے فرمایا کہ راہ خدا میں ایک دن کی پہرہ داری، دوسری جگہوں پر ہزار دن کی پہرہ داری سے بھی افضل ہے،
اس لئے جو شخص چاہے وہ پہرہ داری کرے، کیا میں نے تم تک پیغام پہنچا دیا؟ لوگوں نے کہا جی ہاں! فرمایا اے اللہ! تو گواہ رہ۔

(۴۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ حَدَّثَنِي
شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمْرَانَ قَالَ كَانَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَاعِدًا فِي الْمَقَاعِدِ قَدَعًا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَالَ
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فِي مَقْعَدِي هَذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ مِثْلَ وَضُوءِي هَذَا ثُمَّ قَامَ
فَرَكَعَ رُكْعَتَيْنِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغْتَرُّوا [راجع: ۴۱۸]

(۴۷۸) حمران کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے پانی منگوا کر خوب اچھی طرح وضو
کیا اور فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو اسی جگہ بہترین انداز میں وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے اور جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ
جو شخص میری طرح ایسا ہی وضو کرے اور مسجد میں آ کر دو رکعت نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ تمام گناہ معاف فرما دے گا،
نبی ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ دھوکے کا شکار نہ ہو جانا۔

(۴۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا أَرْطَاةُ يَعْنِي ابْنَ الْمُنْذِرِ أَخْبَرَنِي أَبُو عَوْنٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَا بِنِ مَسْعُودٍ هَلْ أَنْتَ مِنْتَهُ عَمَّا بَلَغَنِي عَنْكَ فَأَعْتَذَرَ بَعْضُ الْعُذْرِ فَقَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
وَيَحْكُ إِنِّي قَدْ سَمِعْتُ وَحَفِظْتُ وَلَيْسَ كَمَا سَمِعْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيُقْتَلُ أَمِيرٌ
وَيَنْتَرَى مُنْتَرَى وَإِنِّي أَنَا الْمَقْتُولُ وَلَيْسَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّمَا قُتِلَ عُمَرُ وَاحِدٌ وَإِنَّهُ يُجْمَعُ عَلَيَّ [إسناده ضعيف]

(۴۷۹) ابوعون انصاری کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے درخواست کی کہ آپ کے
حوالے سے مجھے جو باتیں معلوم ہوئی ہیں، آپ ان سے رک جائیے؟ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کے سامنے کچھ عذر پیش
کیے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا افسوس! میں نے اس بات کو سنا بھی ہے اور محفوظ بھی کیا ہے "خواہ آپ نے نہ سنا ہو" کہ جناب
رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا ایک حکمران قتل کیا جائے گا اور شر پھیلانے والے اس میں جلد بازی کریں گے، یاد رکھو! وہ
مقتول ہونے والا امیر میں ہی ہوں، اس سے مراد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نہیں ہیں، کیونکہ انہیں تو صرف ایک آدمی نے شہید کیا تھا،
جب کہ مجھ پر یہ سب مل کر حملہ کرنے والے ہیں۔

(۴۸۰) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيٍّ بْنِ الْخِيَارِ

أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَهُ ابْنُ أَخِي أَدْرَكْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ لَا وَلَكِنْ خَلَصَ إِلَيَّ مِنْ عِلْمِهِ وَالْيَقِينِ مَا يَخْلُصُ إِلَى الْعَذْرَاءِ فِي سِتْرِهَا قَالَ فَتَشَهَّدْتُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ فَكُنْتُ مِمَّنْ اسْتَجَابَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَآمَنَ بِمَا بَعَثَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ هَاجَرْتُ الْهَجْرَتَيْنِ كَمَا قُلْتُ وَنَلْتُ صِهْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاللَّهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ [صححه البخارى (۳۶۹۶)] [انظر: ۵۶۱]

(۳۸۰) عبید اللہ بن عدی بن الحیار کہتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہتے ہیں! کیا تم نے نبی ﷺ کو پایا ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں! البتہ ان کے حوالے سے خالص معلومات اور ایسا یقین ضرور میرے پاس ہیں جو کنواری دوشیزہ کو اپنے پردے میں ہوتا ہے، اس پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حیر و ثناء اور اقرار شہادتین کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، اللہ و رسول کی دعوت پر لیک کہنے والوں میں میں بھی تھا، نیز نبی ﷺ کی شریعت پر ایمان لانے والوں میں میں بھی تھا، پھر میں نے حبشہ کی طرف دونوں مرتبہ ہجرت کی، مجھے نبی ﷺ کی دامادی کا شرف بھی حاصل ہوا اور میں نے نبی ﷺ کے دست حق پرست پر بیعت بھی کی ہے، اللہ کی قسم! میں نے کبھی ان کی نافرمانی کی اور نہ ہی دھوکہ دیا، یہاں تک کہ اللہ نے انہیں اپنے پاس بلا لیا۔

(۴۸۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ مُحْصُورٌ فَقَالَ إِنَّكَ إِمَامُ الْعَامَةِ وَقَدْ نَزَلَ بِكَ مَا تَرَى وَإِنِّي أَعْرِضُ عَلَيْكَ خِصَالًا ثَلَاثًا اخْتَرْتُ أَحَدَهُنَّ إِمَامًا أَنْ تَخْرُجَ فَتَقَاتِلَهُمْ فَإِنَّ مَعَكَ عَدَدًا وَقُوَّةً وَأَنْتَ عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ وَإِمَامًا أَنْ تَخْرِقَ لَكَ بَابًا سِوَى الْبَابِ الَّذِي هُمْ عَلَيْهِ فَتَقْعُدَ عَلَى رَوَاحِلِكَ فَتَلْحَقَ بِمَكَّةَ فَإِنَّهُمْ لَنْ يَسْتَحِلُّوكَ وَأَنْتَ بِهَا وَإِمَامًا أَنْ تَلْحَقَ بِالشَّامِ فَإِنَّهُمْ أَهْلُ الشَّامِ وَفِيهِمْ مُعَاوِيَةُ فَقَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمَّا أَنْ أَخْرُجَ فَأَقَاتِلَ فَلَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ خَلَفَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُمَّتِهِ بِسَفْكِ الدِّمَاءِ وَأَمَّا أَنْ أَخْرُجَ إِلَى مَكَّةَ فَإِنَّهُمْ لَنْ يَسْتَحِلُّونِي بِهَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُلْحِدُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ يَكُونُ عَلَيْهِ نِصْفُ عَذَابِ الْعَالَمِ فَلَنْ أَكُونَ أَنَا إِنِّي وَأَمَّا أَنْ أَلْحَقَ بِالشَّامِ فَإِنَّهُمْ أَهْلُ الشَّامِ وَفِيهِمْ مُعَاوِيَةُ فَلَنْ أَفَارِقَ دَارَ هِجْرَتِي وَمُجَاوَرَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۴۶۱]

(۳۸۱) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے یہاں آئے، ان دنوں باغیوں نے ان کا محاصرہ کر رکھا تھا، اور آ کر عرض کیا کہ آپ مسلمانوں کے عمومی حکمران ہیں، آپ پر جو پریشانیاں آرہی ہیں، وہ بھی نگاہوں کے سامنے ہیں،

میں آپ کے سامنے تین درخواستیں رکھتا ہوں، آپ کسی ایک کو اختیار کر لیجئے یا تو آپ باہر نکل کر ان باغیوں سے قتال کریں، آپ کے پاس افراد بھی ہیں، طاقت بھی ہے اور آپ برحق بھی ہیں، اور یہ لوگ باطل پر ہیں، یا جس دروازے پر یہ لوگ کھڑے ہیں، آپ اسے چھوڑ کر اپنے گھر کی دیوار توڑ کر کوئی دوسرا دروازہ نکلوائیں، سواری پر بیٹھیں اور مکہ مکرمہ چلے جائیں، جب آپ وہاں ہوں گے تو یہ آپ کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے، یا پھر آپ شام چلے جائیے کیونکہ وہاں اہل شام کے علاوہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بھی موجود ہیں۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ میں باہر نکل کر ان باغیوں سے قتال کروں تو میں نبی ﷺ کے پیچھے سب سے پہلا وہ آدمی ہرگز نہیں بنوں گا جو امت میں خونریزی کرے، رہی یہ بات کہ میں مکہ مکرمہ چلا جاؤں تو یہ میرا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے تو میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قریش کا ایک آدمی مکہ مکرمہ میں الحاد پھیلانے لگا، اس پر اہل دنیا کو ہونے والے عذاب کا نصف عذاب دیا جائے گا، میں وہ آدمی نہیں بننا چاہتا، اور جہاں تک شام جانے والی بات ہے کہ وہاں اہل شام کے علاوہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بھی ہیں تو میں دارالہجرۃ اور نبی ﷺ کے پڑوس کو کسی صورت نہیں چھوڑ سکتا۔

(۴۸۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ يُلْحِدُ [راجع: ۴۶۱]

(۴۸۲) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۴۸۳) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ وَيُونُسُ قَالَا حَدَّثَنَا لَيْثٌ قَالَ حَجَّاجٌ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ وَنَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ عُثْمَانَ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ ثُمَّ مَشَى إِلَى صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ فَصَلَّاهَا غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ [راجع: ۴۱۸]

(۴۸۳) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص خوب اچھی طرح وضو کرے اور فرض نماز کے لئے روانہ ہو اور اسے ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ تمام گناہ معاف فرمادے گا۔

(۴۸۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ حُمْرَانَ قَالَ كَانَ عُثْمَانُ يَغْتَسِلُ كُلَّ يَوْمٍ مَرَّةً مِنْ مَنًى أَسْلَمَ فَوَضَعَتْ وَضُوءَهُ لَهُ ذَاتَ يَوْمٍ لِلصَّلَاةِ فَلَمَّا تَوَضَّأَ قَالَ إِنِّي أَرَدْتُ أَنْ أَخْبِرَكُمْ بِحَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ بَدَأَ لِي أَنْ لَا أُحَدِّثَكُمْوهُ فَقَالَ الْحَكَمُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ حَدَّثْنَا إِنْ كَانَ خَيْرًا فَنَأْخُذُ بِهِ أَوْ شَرًّا فَنَنْقِيهِ قَالَ فَقَالَ فَإِنِّي مُحَدِّثُكُمْ بِهِ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْوُضُوءَ ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ هَذَا الْوُضُوءَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَتَمَّ رُكُوعَهَا وَسُجُودَهَا كَفَّرَتْ عَنْهُ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الْآخَرَى مَا لَمْ يُصَبَّ مَقْتَلَةً يُعْنَى كَبِيرَةً [قال شعيب: صحيح لغيره].

(۴۸۴) حمران کہتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جب سے اسلام قبول کیا تھا، ان کا معمول تھا کہ وہ روزانہ نہایا کرتے تھے، ایک دن نماز کے لئے میں نے وضو کا پانی رکھا، جب وہ وضو کر چکے تو فرمانے لگے کہ میں تم سے ایک حدیث بیان کرنا چاہتا تھا، پھر میں نے سوچا کہ نہ بیان کروں، یہ سن کر حکم بن ابی العاص نے کہا کہ امیر المؤمنین! بیان کر دیں، اگر خیر کی بات ہوگی تو ہم بھی اس پر عمل کر لیں گے اور اگر شرکی نشاندہی ہوگی تو ہم بھی اس سے بچ جائیں گے، فرمایا میں تم سے یہ حدیث بیان کرنے لگا تھا کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے اسی طرح وضو کیا اور فرمایا جو شخص اس طرح وضو کرے اور خوب اچھی طرح کرے، پھر نماز کے لئے کھڑا ہو، اور رکوع وسجود کو اچھی طرح مکمل کرے تو یہ وضو اگلی نماز تک اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا، بشرطیکہ کسی گناہ کبیرہ کا ارتکاب نہ کرے۔

(۴۸۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يُونُسَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ قُرُوخٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَذْخَلَ اللَّهُ الْجَنَّةَ رَجُلًا كَانَ سَهْلًا قَاضِيًا وَمُقْضِيًا وَبَانِعًا وَمُشْتَرِيًا [راجع: ۴۱۰]

(۴۸۵) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں ضرور داخل کرے گا جو نرم خو ہو خواہ خریدار ہو یا دکاندار، ادا کرنے والا ہو یا تقاضا کرنے والا۔

(۴۸۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ أَنَّ الْمُؤَذِّنَ أَذَّنَ لِصَلَاةِ الْعَصْرِ قَالَ فَدَعَا عُثْمَانُ بِطَهْوٍ فَتَطَهَّرَ قَالَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَطَهَّرَ كَمَا أُمِرَ وَصَلَّى كَمَا أُمِرَ كَفَّرْتُ عَنْهُ ذُنُوبَهُ فَاسْتَشْهَدَ عَلَى ذَلِكَ أَرْبَعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَشَهِدُوا لَهُ بِذَلِكَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [قال شعيب: حسن لغيره]. [راجع: ۴۱۸].

(۴۸۶) ایک مرتبہ جب مؤذن نے عصر کی اذان دی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کے لئے پانی منگوا یا، وضو کیا اور فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص حکم الہی کے مطابق وضو کرے، وہ اس کے سارے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے، اس کے بعد انہوں نے چار صحابہ رضی اللہ عنہم سے اس پر گواہی لی اور چاروں نے اس بات کی گواہی دی کہ واقعی نبی ﷺ نے یہی فرمایا تھا۔

(۴۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ الْأَشَجِّ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَالِمِ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بَسْرِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَتَى عُثْمَانَ الْمَقَاعِدَ فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَتَمَضَّمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَرِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا يَتَوَضَّأُ يَا هَؤُلَاءِ أَكْذَابُ قَالُوا نَعَمْ لِنَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهُ [قال شعيب: اسنادہ حسن]. [راجع: ۴۰۴].

(۴۸۷) (۴۸۷) بسر بن سعید کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہم نے وضو کیا، پانی منگوا یا، کلی کی، ناک میں پانی ڈالا،

پھر تین مرتبہ چہرہ دھویا، اور تین تین مرتبہ ہاتھ دھوئے، پھر سر اور پاؤں کا تین تین مرتبہ مسح کیا (جو کہ دوسری روایات کے خلاف ہے) پھر فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے، اور چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو وہاں موجود تھے، ان سے فرمایا کیا ایسا ہی ہے؟ انہوں نے ان کی تصدیق کی۔

(۴۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي سَالِمُ أَبُو النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ عِنْدَ الْمَقَاعِدِ فَتَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ لِأَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ رَأَيْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ هَذَا قَالُوا نَعَمْ [راجع: ۴۰۴] قَالَ أَبِي هَذَا الْعَدَنِيُّ كَانَ بِمَكَّةَ مُسْتَمِلِي ابْنِ عُيَيْنَةَ [قال شعيب: إسناده حسن]

(۲۸۸) بسر بن سعید کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہم نے پانی آ کر بیٹھ گئے، وضو کا پانی منگوایا، اور تمام اعضاء کو تین تین مرتبہ دھویا، اور چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو وہاں موجود تھے، ان سے فرمایا کیا ایسا ہی ہے؟ انہوں نے ان کی تصدیق کی۔

(۴۸۹) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيُّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَبَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَعَا بِوَضُوءٍ وَهُوَ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْشَرَهُ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأَمَرَ بِيَدَيْهِ عَلَى ظَاهِرِ أُذُنَيْهِ ثُمَّ مَرَّ بِهِمَا عَلَى لِحْيَتَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ تَوَضَّأْتُ لَكُمْ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثُمَّ رَكَّعْتُ رُكْعَتَيْنِ كَمَا رَأَيْتُهُ رَكَّعَ قَالَ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ فَرَغَ مِنْ رُكْعَتَيْهِ مَنْ تَوَضَّأَ كَمَا تَوَضَّأْتُ ثُمَّ رَكَّعَ رُكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ صَلَاتِهِ بِالْأَمْسِ [قال شعيب: إسناده حسن] [راجع: ۴۱۸]

(۲۸۹) حمران کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ مسجد کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے، میں نے دیکھا کہ انہوں نے پانی منگوایا، سب سے پہلے اپنے ہاتھوں کو دھویا، پھر تین مرتبہ چہرہ دھویا، کلی بھی کی اور ناک میں پانی بھی ڈالا، تین مرتبہ کہنیوں سمیت بازوؤں کو بھی دھویا، پھر سر کا مسح کر کے دونوں ہاتھ کانوں کی ظاہری سطح پر گزارے، پھر ڈاڑھی پر پھیرے اور تین تین مرتبہ ٹخنوں سمیت پاؤں دھولے پھر کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھیں اور فرمایا میں نے جس طرح نبی ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تھا، اسی طرح تمہیں بھی وضو کر کے دکھا دیا اور جس طرح انہوں نے دو رکعتیں پڑھی تھیں، میں نے بھی پڑھ کر دکھا دیں، اور ان دو رکعتوں سے فارغ ہو کر جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص میری طرح ایسا ہی وضو کرے اور دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ اپنے دل میں خیالات اور وساوس نہ لائے تو اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ نماز سے اب تک ہونے والے تمام گناہ معاف فرمادے گا۔

(۴۹۰) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ لَقِيَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ الْوَلِيدَ بْنَ عُقْبَةَ فَقَالَ لَهُ الْوَلِيدُ مَا لِي أَرَاكَ قَدْ جَفَوْتَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَيْبَلُغُهُ أَنِّي لَمْ أَفِرْ يَوْمَ عَيْنِينَ قَالَ عَاصِمٌ يَقُولُ يَوْمَ أُحُدٍ وَلَمْ أَتَخَلَّفْ يَوْمَ بَدْرٍ وَلَمْ أَتْرُكْ سَنَةَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فَانْطَلَقَ فَخَبَرَ ذَلِكَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فَقَالَ أَمَّا قَوْلُهُ إِنِّي لَمْ أَفِرْ يَوْمَ عَيْنِينَ فَكَيْفَ يُعِيرُنِي بِذَنْبٍ وَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ التَّقَى الْجَمْعَانَ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ وَأَمَّا قَوْلُهُ إِنِّي تَخَلَّفْتُ يَوْمَ بَدْرٍ فَإِنِّي كُنْتُ أَمْرَضُ رُقِيَّةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ مَاتَتْ وَقَدْ ضَرَبَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَهْمِي وَمَنْ ضَرَبَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَهْمِهِ فَقَدْ شَهِدَ وَأَمَّا قَوْلُهُ إِنِّي لَمْ أَتْرُكْ سَنَةَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَإِنِّي لَا أُطِيقُهَا وَلَا هُوَ فَأْتِيَهُ فَحَدَّثَهُ بِذَلِكَ [قال شعيب: إسناده حسن: [انظر: ۵۵۶]

(۴۹۰) شقیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ولید بن عقبہ سے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی ملاقات ہوئی، ولید نے کہا کیا بات ہے، آپ امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ انصاف نہیں کر رہے؟ انہوں نے کہا کہ میری طرف سے انہیں یہ پیغام پہنچا دو کہ میں غزوہ احد کے دن فرار نہیں ہوا تھا، میں غزوہ بدر سے پیچھے نہیں رہا تھا اور نہ ہی میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سنت کو چھوڑا ہے، ولید نے جا کر یہ ساری بات حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو بتادی۔

انہوں نے فرمایا کہ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے یہ جو کہا کہ میں غزوہ احد سے فرار نہیں ہوا تھا، وہ مجھے ایسی لغزش سے عار کیسے دلا سکتے ہیں جسے اللہ نے خود معاف کر دیا چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ تم میں سے جو لوگ دو لشکروں کے ملنے کے دن پیٹھ کر چلے گئے تھے، انہیں شیطان نے پھسلا دیا تھا، بعض ان چیزوں کی وجہ سے جو انہوں نے کیں، اور غزوہ بدر سے پیچھے رہ جانے کا جو طعنہ انہوں نے مجھے دیا ہے تو اصل بات یہ ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی اور اپنی زوجہ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی تیمار داری میں مصروف تھا، یہاں تک کہ وہ اسی دوران فوت ہو گئیں، جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شرکاء بدر کے ساتھ مال غنیمت میں میرا حصہ بھی شامل فرمایا، اور یہ سمجھا گیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کا حصہ مقرر فرمایا وہ غزوہ بدر میں شریک تھا، رہی ان کی یہ بات کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سنت نہیں چھوڑی تو سچی بات یہ ہے کہ اس کی طاقت مجھ میں ہے اور نہ خود ان میں ہے، تم جا کر ان سے یہ باتیں بیان کر دینا۔

(۴۹۱) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي سَهْلٍ يَعْنِي عُثْمَانَ بْنَ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ كَقِيَامِ نِصْفِ لَيْلَةٍ وَمَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ [راجع: ۴۰۸]

(۴۹۱) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ

پڑھ لے تو یہ ایسے ہے جیسے نصف رات قیام کرنا، اور جو شخص فجر کی نماز بھی جماعت کے ساتھ پڑھ لے تو یہ ساری رات قیام کرنے کی طرح ہے۔

(۴۹۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ أَرَادَ ابْنُ مَعْمَرٍ أَنْ يُنِكَحَ ابْنَةُ شَيْبَةَ بْنِ جُبَيْرٍ فَبَعَثَنِي إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ أَمِيرُ الْمُؤَسِّمِ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ أَحَاكَ أَرَادَ أَنْ يُنِكَحَ ابْنَةُ فَأَرَادَ أَنْ يُشْهَدَكَ ذَلِكَ فَقَالَ أَلَا أَرَاهُ عِرَاقِيًا جَافِيًا إِنَّ الْمُحْرِمَ لَا يُنِكَحُ وَلَا يُنِكَحُ ثُمَّ حَدَّثَ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِمِثْلِهِ يَرْفَعُهُ [راجع: ۴۰۱]

(۴۹۲) نبیہ بن وہب کہتے ہیں کہ ابن معمر نے شبہ بن جبر کی بیٹی سے اپنے بیٹے کے نکاح کا دوران حج پروگرام بنایا اور مجھے ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس ”جو کہ ”امیر حج“ تھے“ بھیجا، میں نے ان کے پاس جا کر کہا کہ آپ کے بھائی اپنے بیٹے کا نکاح کرنا چاہتے ہیں اور ان کی خواہش ہے کہ آپ بھی اس میں شرکت کریں، انہوں نے کہا کہ میں تو اسے عراقی دیکھتی نہیں سمجھتا تھا، یاد رکھو! محرم نکاح کر سکتا ہے اور نہ کسی کا نکاح کر سکتا ہے، پھر انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس مضمون کی حدیث سنائی۔

(۴۹۳) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عُثْمَانَ تَوَضَّأَ بِالْمَقَاعِدِ فَعَسَلَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَوَضَّأَ وَضُوءِي هَذَا ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ سَقَطَتْ خَطَايَاهُ يَعْنِي مِنْ وَجْهِهِ وَيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ وَرَأْسِهِ [راجع: ۴۰۰]

(۴۹۳) حمران کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پنج پر بیٹھ کر وضو کرتے ہوئے اعضاء وضو کو تین تین مرتبہ دھویا اور فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص میری طرح ایسا وضو کرے، پھر نماز پڑھے تو اس کے گناہ اس کے چہرے، ہاتھوں، پاؤں اور سر سے جھڑ جاتے ہیں۔

(۴۹۴) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ اشْتَكَى عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ عَيْنَيْهِ فَأَرْسَلَ إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سُفْيَانُ وَهُوَ أَمِيرٌ مَا يَصْنَعُ بِهِمَا قَالَ قَالَ ضَمَمَهُمَا بِالصَّبْرِ فَإِنِّي سَمِعْتُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ ذَلِكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۴۶۵]

(۴۹۴) نبیہ بن وہب کہتے ہیں کہ عمر بن عبد اللہ کی آنکھیں دکھنے لگیں تو حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ سے یہ مسئلہ دریافت کروایا کہ وہ کیا کریں؟ انہوں نے جواب میں کہلا بھیجا کہ صبر کا سرمہ لگا سکتا ہے (صبر کرے جب تک احرام نہ کھل جائے، سرمہ نہ لگائے) کیونکہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ کے حوالے سے ایسی حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

(۴۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ بْنِ مَنَاحٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى جَنَازَةً مُقْبِلَةً فَلَمَّا رَأَاهَا قَامَ وَقَالَ

رَأَيْتُ عُثْمَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ [راجع: ٤٢٦]

(۴۹۵) ابان بن عثمان نے ایک جنازے کو دیکھا تو کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی نظر ایک جنازے پر پڑی تو وہ بھی کھڑے ہو گئے تھے اور انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے بھی جنازے کو دیکھا تو کھڑے ہو گئے تھے۔

(۴۹۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ عُثْمَانَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يَخْطُبُ [راجع: ۴۰۱]

(۴۹۶) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا محرم خود نکاح کرے اور نہ کسی سے پیغام نکاح بھیجے۔

(۴۹۷) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ رَحْلٍ مِنَ الْحَبَابَةِ عَنْ أَنَانَ بْنِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ حَدَّثَ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ أَوْ قَالَ فِي الْمُحْرِمِ إِذَا اشْتَكَى عَيْنَهُ أَنْ يَضُمَّدَهَا بِالصَّبْرِ [راجع: ۴۲۲]

(۴۹۷) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے محرم کے متعلق فرمایا ہے کہ اگر اس کی آنکھیں دکھنے لگیں تو صبر کا سرمہ لگا لے۔

(۴۹۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ عَنِ الْوَلِيدِ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ حُمْرَانَ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ [راجع: ۴۶۴]

(۴۹۸) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اس حال میں مرا کہ اسے اس بات کا یقین تھا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(۴۹۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَوْفُ بْنُ أَبِي جَمِيلَةَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْتُ لِعُثْمَانَ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى أَنْ عَمَدْتُمْ إِلَى سُورَةِ الْأَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الْمَثَانِي وَإِلَى سُورَةِ بَرَاءَةِ وَهِيَ مِنَ الْمُنِينَ فَقَرَأْتُمْ بَيْنَهُمَا وَلَمْ تَكْتُبُوا بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فَوَضَعْتُمُوهَا فِي السَّبْعِ الطَّوَالِ فَمَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذَلِكَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يَأْتِي عَلَيْهِ الرَّمَانُ وَهُوَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ مِنَ السُّورِ ذَوَاتِ الْعَدَدِ فَكَانَ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الشَّيْءُ دَعَا بَعْضَ مَنْ يَكْتُبُ لَهُ فَيَقُولُ ضَعُوا هَذِهِ فِي السُّورَةِ الَّتِي يُذَكَّرُ فِيهَا كَذَا وَكَذَا وَإِذَا أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ الْآيَاتُ قَالَ ضَعُوا هَذِهِ الْآيَاتِ فِي السُّورَةِ الَّتِي يُذَكَّرُ فِيهَا كَذَا وَكَذَا وَإِذَا أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ الْآيَةُ قَالَ ضَعُوا هَذِهِ الْآيَةَ فِي السُّورَةِ الَّتِي يُذَكَّرُ فِيهَا كَذَا وَكَذَا وَكَانَتْ سُورَةُ الْأَنْفَالِ مِنْ أَوَائِلِ مَا نَزَلَ بِالْمَدِينَةِ وَكَانَتْ سُورَةُ بَرَاءَةِ مِنْ أَوَاخِرِ مَا أُنْزِلَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ فَكَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِيهَا بِقِصَّتِهَا فَظَنَّا أَنَّهَا مِنْهَا وَقَبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَبَيِّنْ لَنَا أَنَّهَا مِنْهَا فَمِنْ

أَجَلِ ذَلِكَ قَرَنْتُ بَيْنَهُمَا وَلَمْ أَكْتُبْ بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَوَضَعْتُهَا فِي السَّبْعِ الطَّوَالِ

[راجع: ۳۹۹]

(۳۹۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ لوگوں نے سورہ انفال کو ”جو مثانی میں سے ہے“ سورہ براءۃ کے ساتھ ”جو کہ مکین میں سے ہے“ ملانے پر کس چیز کی وجہ سے اپنے آپ کو مجبور پایا، اور آپ نے ان کے درمیان ایک سطر کی ”بسم اللہ“ تک نہیں لکھی اور ان دونوں کو ”سبع طوال“ میں شمار کر لیا، آپ نے ایسا کیوں کیا؟

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی ﷺ پر جب وحی کا نزول ہو رہا تھا تو بعض اوقات کئی کئی سورتیں اکٹھی نازل ہو جاتی تھیں، اور نبی ﷺ کی عادت تھی کہ جب کوئی وحی نازل ہوتی تو آپ ﷺ اپنے کسی کا تب وحی کو بلا کر اسے لکھواتے اور فرماتے کہ اسے فلاں سورت میں فلاں جگہ رکھو، بعض اوقات کئی آیتیں نازل ہوتیں، اس موقع پر آپ ﷺ بتا دیتے کہ ان آیات کو فلاں سورت میں رکھو، اور بعض اوقات ایک ہی آیت نازل ہوتی لیکن اس کی جگہ بھی آپ ﷺ بتا دیا کرتے تھے۔

سورہ انفال مدینہ منورہ کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی تھی، جبکہ سورہ براءۃ نزول کے اعتبار سے قرآن کریم کا آخری حصہ ہے، اور دونوں کے واقعات و احکام ایک دوسرے سے حد درجہ مشابہت رکھتے تھے، ادھر نبی ﷺ دنیا سے رخصت ہو گئے اور ہم پر یہ واضح نہ فرما سکے کہ یہ اس کا حصہ ہے یا نہیں؟ میرا گمان یہ ہوا کہ سورہ براءۃ، سورہ انفال ہی کا جزو ہے اس لئے میں نے ان دونوں کو ملا دیا، اور ان دونوں کے درمیان ”بسم اللہ“ والی سطر بھی نہیں لکھی اور اسے ”سبع طوال“ میں شمار کر لیا۔

(۵۰۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُفْيَانُ أَفْضَلُكُمْ وَقَالَ شُعْبَةُ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ [راجع: ۴۱۲]

(۵۰۰) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سب سے بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

(۵۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ قَالَ قَيْسٌ فَحَدَّثَنِي أَبُو سَهْلَةَ أَنَّ عُثْمَانَ قَالَ يَوْمَ الدَّارِ حِينَ حُصِرَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدَ إِلَيَّ عَهْدًا فَأَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ قَالَ قَيْسٌ فَكَانُوا يَرَوْنَهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ [راجع: ۴۰۷]

(۵۰۱) ابوسہلہ کہتے ہیں کہ جس دن حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا محاصرہ ہوا اور وہ ”یوم الدار“ کے نام سے مشہور ہوا، انہوں نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایک عہد لیا تھا، میں اس پر ثابت قدم اور قائم ہوں۔

(۵۰۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَرْثَدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ

حَدَّثَنِي رَبَاحٌ قَالَ زَوَّجَنِي مَوْلَايَ جَارِيَةً رُومِيَّةً فَوَقَعْتُ عَلَيْهَا فَوَلَدَتْ لِي غُلَامًا أَسْوَدَ مِثْلِي فَسَمَّيْتُهُ عَبْدَ اللَّهِ ثُمَّ وَقَعْتُ عَلَيْهَا فَوَلَدَتْ لِي غُلَامًا أَسْوَدَ مِثْلِي فَسَمَّيْتُهُ عَبْدَ اللَّهِ ثُمَّ طَعَنَ لِي غُلَامٌ رُومِيٌّ قَالَ حَسِبْتُهُ قَالَ لِأَهْلِي رُومِيٌّ يَقَالُ لَهُ يُوحَنَسُ فَرَأَيْنَاهَا بِلسَانِهِ يَعْنِي بِالرُّومِيَّةِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَوَلَدَتْ لَهُ غُلَامًا أَحْمَرَ كَأَنَّهُ وَرَعَةٌ مِنَ الْوَرَعَاتِ فَقُلْتُ لَهَا مَا هَذَا فَقَالَتْ هَذَا مِنْ يُوحَنَسٍ قَالَ فَارْتَفَعْنَا إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَقْرَأَ جَمِيعًا فَقَالَ عُثْمَانُ إِنَّ شَيْئَكُمْ قَضَيْتُ بَيْنَكُمْ بِقَضِيَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّ الْوَلَدَ لِلْفِرَاشِ قَالَ حَسِبْتُهُ قَالَ وَجَلَدَهُمَا [راجع: ٤١٦]

(۵۰۲) رباح کہتے ہیں کہ میرے آقا نے اپنی ایک رومی باندی سے میری شادی کر دی، میں اس کے پاس گیا تو اس سے مجھ جیسا ہی ایک کالا لکھوٹا لڑکا پیدا ہو گیا، میں نے اس کا نام عبداللہ رکھ دیا، دوبارہ ایسا موقع آیا تو پھر ایک کالا لکھوٹا لڑکا پیدا ہو گیا، میں نے اس کا نام عبید اللہ رکھ دیا۔

اتفاق کی بات ہے کہ اس پر میرے آقا کا ایک رومی غلام عاشق ہو گیا جس کا نام ”یوحنس“ تھا، اس نے اسے اپنی زبان میں رام کر لیا، چنانچہ اس مرتبہ جو بچہ پیدا ہوا وہ رومیوں کے رنگ کے مشابہہ تھا، میں نے اپنی بیوی سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ اس نے کہا کہ یہ ”یوحنس“ کا بچہ ہے، ہم نے یہ معاملہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا، انہوں نے فرمایا کہ کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ تمہارا بچہ درمیان وہی فیصلہ کروں جو نبی ﷺ نے فرمایا تھا؟ نبی ﷺ کا فیصلہ یہ ہے کہ بچہ بستر والے کا ہوگا اور غالباً انہوں نے ان دونوں کو کوڑے بھی مارے۔

(۵۰۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَبَانَ يُحَدِّثُ أَبَا بُرْدَةَ فِي الْمَسْجِدِ أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يُحَدِّثُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَتَمَّ الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ فَالْصَّلَوَاتُ الْمَكْتُوبَاتُ كَقَارَاتٍ لِمَا بَيْنَهُنَّ [راجع: ٤٠٦]

(۵۰۳) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص حکم الہی کے مطابق اچھی طرح مکمل وضو کرے تو فرض نمازیں درمیانی اوقات کے گناہوں کا کفارہ بن جائیں گی۔

(۵۰۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبَادَةَ بْنَ زَاهِرٍ أَبَا رَوَاعٍ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَخْطُبُ فَقَالَ إِنَّا وَاللَّهِ قَدْ صَحَبْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ وَكَانَ يَعُودُ مَرَضَانَا وَيَتَّبِعُ جَنَائِزَنَا وَيَغْزُو مَعَنَا وَيُؤَاوِسُنَا بِالْقَلِيلِ وَالْكَثِيرِ وَإِنَّ نَاسًا يُعَلِّمُونِي بِهِ عَسَى أَنْ لَا يَكُونَ أَحَدُهُمْ رَأَاهُ قَطُّ [أخرجه البزار: ٤٠١]

(۵۰۴) عباد بن زاہر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ایک مرتبہ دورانِ خطبہ یہ کہتے ہوئے سنا بخدا! ہم لوگ سفر اور حضر میں نبی ﷺ کی ہم نشینی کا لطف اٹھاتے رہے ہیں، نبی ﷺ ہمارے بیماروں کی عیادت کرتے، ہمارے جنازہ میں شرکت

کرتے، ہمارے ساتھ جہاد میں شریک ہوتے، تھوڑے اور زیادہ کے ساتھ ہماری غم خواری فرماتے، اور اب بعض ایسے لوگ مجھے سکھانے کے لئے آتے ہیں جنہوں نے شاید نبی ﷺ کو کبھی دیکھا بھی نہ ہوگا۔

(۵۰۵) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي شُعَيْبُ أَبُو شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ الْخُرَّاسَانِي يَقُولُ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ رَأَيْتُ عُثْمَانَ قَاعِدًا فِي الْمَقَاعِدِ فَدَعَا بِطَعَامٍ مِمَّا مَسْتُهُ النَّارُ فَأَكَلَهُ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى ثُمَّ قَالَ عُثْمَانُ قَعَدْتُ مَقْعَدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكَلْتُ طَعَامَ رَسُولِ اللَّهِ وَصَلَّيْتُ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [قال شعيب: حسن لغيره، أخرجه عبد الرزاق: ۶۴۳]

(۵۰۵) سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو بچوں پر بیٹھا ہوا دیکھا، انہوں نے آگ پر پکا ہوا کھانا منگوایا اور کھانے لگے، پھر یوں ہی کھڑے ہو کر تازہ وضو کیے بغیر نماز پڑھ لی اور فرمایا میں نبی ﷺ کی طرح بیٹھا، نبی ﷺ نے جو کھایا، وہی کھایا اور اور جس طرح نبی ﷺ نے نماز پڑھی، میں نے بھی اسی طرح نماز پڑھی۔

(۵۰۶) حَدَّثَنَا الصَّخَّاءُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَرَادَ أَنْ يَبْنِيَ مَسْجِدَ الْمَدِينَةِ فَكَبَّرَ النَّاسُ ذَلِكَ وَأَحْبَبُوا أَنْ يَدْعُوهُ عَلَى مَبْنِيَّتِهِ فَقَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِلَّهِ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ مِثْلَهُ [راجع: ۴۳۴]

(۵۰۶) محمود بن لبید کہتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جب مسجد نبوی کی توسیع کا ارادہ کیا تو لوگوں نے اس پر خوشی کا اظہار کرنے کی بجائے اسے پرانی بیت پر برقرار رکھنے کو زیادہ پسند کیا، لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اللہ کی رضا کے لئے مسجد کی تعمیر میں حصہ لیتا ہے، اللہ اسی طرح کا ایک گھر اس کے لئے جنت میں تعمیر کر دیتا ہے۔

(۵۰۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَبِيرِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ أَبُو بَكْرٍ الْحَنْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَمَّدَ عَلَى كَذِبًا فَلْيَتَّبِعُوا بَيْتًا فِي النَّارِ

(۵۰۷) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص جان بوجھ کر کسی جھوٹی بات کی نسبت میری طرف کرتا ہے، وہ جہنم میں اپنا گھر تیار کر لے۔

(۵۰۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ قُرُوحٍ مَوْلَى الْقُرَشِيِّينَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْخَلَ اللَّهُ رَجُلًا الْجَنَّةَ كَانَ سَهْلًا مُشْتَرِيًا وَبَائِعًا وَقَاضِيًا وَمُقْتَضِيًا [راجع: ۴۱۰]

(۵۰۸) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں ضرور داخل کرے گا جو نرم خو ہو خواہ خریدار ہو یا دکاندار، ادا کرنے والا ہو یا تقاضا کرنے والا۔

(۵۰۹) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حَنِيْفٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عُثْمَانَ وَهُوَ مُحْصُورٌ فِي الدَّارِ قَالَ وَلَمْ تَقْتُلُونَنِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِأَحَدٍ ثَلَاثٍ رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ أَوْ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانِهِ أَوْ قَتَلَ نَفْسًا فَيُقْتَلُ بِهَا [راجع: ۴۳۷]

(۵۰۹) حضرت ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جن دنوں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں محصور تھے، ہم ان کے ساتھ ہی تھے، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرمانے لگے بھلا کس جرم میں یہ لوگ مجھے قتل کریں گے؟ جب کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے تین میں سے کسی ایک صورت کے علاوہ کسی مسلمان کا خون بہانا حلال نہیں ہے، یا تو وہ آدمی جو اسلام قبول کرنے کے بعد مرتد ہو جائے، یا شادی شدہ ہونے کے باوجود بدکاری کرے، یا قاتل ہو اور مقتول کے عوض اسے قتل کر دیا جائے۔

(۵۱۰) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَارِظٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَزْهَرَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُصَلِّيَانِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى ثُمَّ يَنْصَرِفَانِ يُدْغِرَانِ النَّاسَ قَالَ وَسَمِعْتُهُمَا يَقُولَانِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صِيَامِ هَذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ قَالَ وَسَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْقَى مِنْ نُسُكِكُمْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ بَعْدَ ثَلَاثٍ [راجع: ۴۲۷، ۴۳۵]

(۵۱۰) ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ دونوں موقعوں پر مجھے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک ہونے کا موقع ملا ہے، یہ دونوں حضرات پہلے نماز پڑھاتے تھے، پھر نماز سے فارغ ہو کر لوگوں کو نصیحت کرتے تھے، میں نے ان دونوں حضرات کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں دنوں کے روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے اور میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا کہ نبی ﷺ نے قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے منع فرمایا ہے۔

(۵۱۱) حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَاوَانَ قَالَ قَالَ الْأَحْنَفُ انْطَلَقْنَا حُجَّاجًا فَمَرَرْنَا بِالْمَدِينَةِ فَبَيْنَمَا نَحْنُ فِي مَنْزِلِنَا إِذْ جَاءَنَا آتٍ فَقَالَ النَّاسُ مِنْ فَرَعٍ فِي الْمَسْجِدِ فَأَنْطَلَقْتُ أَنَا وَصَاحِبِي فَإِذَا النَّاسُ مُجْتَمِعُونَ عَلَى نَفَرٍ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ فَتَحَلَّلْتُهُمْ حَتَّى قُمْتُ عَلَيْهِمْ فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ فَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ بِأَسْرَعَ مِنْ أَنْ جَاءَ عُثْمَانَ يَمْشِي فَقَالَ أَهَاهُنَا عَلِيُّ قَالُوا نَعَمْ قَالَ أَهَاهُنَا الزُّبَيْرُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ أَهَاهُنَا طَلْحَةُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ أَهَاهُنَا سَعْدُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ أَنْشَدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَبْتَاعُ مِرْبَدَّ بَنِي فَلَانٍ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ

فَابْتَعْتُهُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنِّي قَدْ ابْتَعْتُهُ فَقَالَ اجْعَلْهُ فِي مَسْجِدِنَا وَأَجْرُهُ لَكَ
قَالُوا نَعَمْ قَالَ أَنْشِدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ اتَّعَلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَتَّعِ
بِئْرٍ رُومَةٍ فَابْتَعْتُهَا بِكَذَا وَكَذَا فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنِّي قَدْ ابْتَعْتُهَا يَعْنِي بئْرَ
رُومَةٍ فَقَالَ اجْعَلْهَا سِقَايَةً لِلْمُسْلِمِينَ وَأَجْرُهَا لَكَ قَالُوا نَعَمْ قَالَ أَنْشِدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ اتَّعَلَمُونَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ فِي وَجْهِ الْقَوْمِ يَوْمَ غَيْشِ الْعُسْرَةِ فَقَالَ مَنْ يُجْهَزُ هَؤُلَاءِ عَفَرَ
اللَّهُ لَهُ فَجْهَزْتُهُمْ حَتَّى مَا يَفْقِدُونَ خَطَامًا وَلَا عِقَالًا قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ اللَّهُمَّ اشْهَدْ اللَّهُمَّ
اشْهَدْ ثُمَّ انْصَرَفَ [صححه ابن حبان (٦٩٢٠) وابن خزيمة: (٢٤٨٧) قال الألباني: ضعيف (النسائي: ٤٦/٦ و

٢٣٣ و ٢٣٤) قال شعيب: صحيح لغيره] [راجع: ٤٢٠]

(٥١١) اخف بن قيس کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حج کے ارادے سے روانہ ہوئے، مدینہ منورہ سے گذر ہوا، ابھی ہم اپنے پڑاؤ ہی
میں تھے کہ ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ مسجد نبوی میں لوگ بڑے گھبرائے ہوئے نظر آ رہے ہیں، میں اپنے ساتھی کے ساتھ وہاں
پہنچا تو دیکھا کہ لوگوں نے مل کر مسجد میں موجود چند لوگوں پر ہجوم کیا ہوا ہے، میں ان کے درمیان سے گذرتا ہوا وہاں جا کر کھڑا ہوا
تو دیکھا کہ وہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کھڑے ہیں، زیادہ دیر
نہ گذری تھی کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بھی دھیرے دھیرے چلتے ہوئے آ گئے۔

انہوں نے آ کر پوچھا کہ یہاں علی رضی اللہ عنہ ہیں؟ لوگوں نے کہا جی ہاں! پھر باری باری مذکورہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کا نام
لے کر ان کی موجودگی کے بارے پوچھا اور لوگوں نے اثبات میں جواب دیا، اس کے بعد انہوں نے فرمایا میں تمہیں اس اللہ کا
واسطہ دے کر کہتا ہوں جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، کیا تم جانتے ہو کہ نبی علیہ السلام نے ایک مرتبہ فرمایا تھا جو شخص فلاں قبیلے کے
اونٹوں کا باڑہ خرید کر دے گا، اللہ اس کے گناہوں کو معاف فرما دے گا، میں نے اسے خرید لیا اور نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو
کر وہ خرید لینے کے بارے بتایا، آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اسے ہماری مسجد میں شامل کر دو، تمہیں اس کا اجر ملے گا؟ لوگوں نے ان
کی تصدیق کی۔

پھر انہوں نے فرمایا میں تمہیں اس اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، کیا تم جانتے ہو کہ نبی علیہ السلام
نے فرمایا تھا بیر رومہ کون خریدے گا، میں نے اسے اچھی خاصی رقم میں خریدا، نبی علیہ السلام کی خدمت میں آ کر بتایا کہ میں نے اسے
خرید لیا ہے، آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اسے مسلمانوں کے پینے کے لئے وقف کر دو، تمہیں اس کا اجر ملے گا؟ لوگوں نے اس پر بھی
ان کی تصدیق کی۔

پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہیں اس اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، کیا تم
جانتے ہو کہ نبی علیہ السلام نے غزوہ تبوک (غزوہ تبوک) کے موقع پر لوگوں کے چہرے دیکھتے ہوئے فرمایا تھا کہ جو شخص ان کے لئے

(۵۱۳) حارثؓ ”جو حضرت عثمانؓ کے آزاد کردہ غلام ہیں“ کہتے ہیں کہ ایک دن حضرت عثمانؓ غنیؓ تشریف فرما تھے، ہم بھی بیٹھے ہوئے تھے، اتنی دیر میں مؤذن آ گیا، انہوں نے ایک برتن میں پانی منگوایا، میرا خیال ہے کہ اس میں ایک مد کے برابر پانی ہوگا، انہوں نے وضو کیا اور فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے، اور نبی ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ

جو شخص میری طرح ایسا ہی وضو کرے اور کھڑا ہو کر ظہر کی نماز پڑھے تو فجر اور ظہر کے درمیان کے گناہ معاف ہو جائیں گے، پھر عصر کی نماز پڑھنے پر ظہر اور عصر کے درمیان کے گناہ معاف ہو جائیں گے، پھر مغرب کی نماز پڑھنے پر عصر اور مغرب کے درمیان، اور عشاء کی نماز پڑھنے پر مغرب اور عشاء کے درمیان کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

پھر ہو سکتا ہے کہ وہ ساری رات کروٹیں بدلتا رہے اور کھڑا ہو کر وضو کر کے فجر کی نماز پڑھ لے تو فجر اور عشاء کے درمیان کے گناہ معاف ہو جائیں گے اور یہ وہی نیکیاں ہیں جو گناہوں کو ختم کر دیتی ہیں، لوگوں نے پوچھا کہ حضرت! یہ تو ”حسنات“ ہیں، ”باقیات“ (جن کا تذکرہ قرآن میں بھی آتا ہے وہ) کیا چیز ہیں؟ فرمایا، وہ یہ کلمات ہیں

”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“

(۵۱۴) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنَا عَقِيلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ الْعَاصِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ الْعَاصِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُثْمَانَ حَدَّثَاهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ لَا يَسُ مِرْطَ عَائِشَةَ فَأَذِنَ لِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ كَذَلِكَ فَقَضَى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فَقَضَى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ قَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثُمَّ اسْتَأْذَنَتْ عَلَيْهِ فَجَلَسَ وَقَالَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا اجْمَعِي عَلَيْكَ ثِيَابَكَ فَقَضَى إِلَيَّ حَاجَتِي ثُمَّ انْصَرَفَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِي لَمْ أَرَكَ فَرَعْتَ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَا كَمَا فَرَعْتَ لِعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيٌّ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ أَذِنْتُ لَهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ أَنْ لَا يَبْلُغَ إِلَيَّ فِي حَاجَتِهِ وَقَالَ اللَّيْثُ وَقَالَ جَمَاعَةُ النَّاسِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَلَا أَسْتَحْيِي مِمَّنْ يَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ [صححه مسلم (۲/۲۴۰)] [انظر: ۵۱۵]

(۵۱۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ دونوں سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے اجازت چاہی، اس وقت نبی علیہ السلام بستر پر لیٹے ہوئے تھے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی چادر اوڑھ رکھی تھی، نبی علیہ السلام نے انہیں اجازت دے دی اور خود اسی طرح لیٹے رہے، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اپنا کام پورا کر کے چلے گئے۔

تھوڑی دیر بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آ کر اجازت طلب کی، نبی علیہ السلام نے انہیں بھی اجازت دے دی لیکن خود اسی کیفیت پر رہے، وہ بھی اپنا کام پورا کر کے چلے گئے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ تھوڑی دیر بعد میں نے آ کر اجازت چاہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر بیٹھ گئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اپنے کپڑے سمیٹ لو، تھوڑی دیر میں میں بھی اپنا کام کر کے چلا گیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا یا رسول اللہ! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آنے پر آپ نے جو اہتمام کیا وہ حضرت

ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آنے پر نہیں کیا، اس کی کیا وجہ ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ عثمان میں شرم و حیا کا مادہ بہت زیادہ ہے، مجھے اندیشہ تھا کہ اگر میں نے انہیں اندریوں ہی بلا لیا اور میں اپنی حالت پر ہی رہا تو وہ جس مقصد کے لئے آئے ہیں، اسے پورا نہ کر سکیں گے، اور بعض روایات کے مطابق یہ فرمایا کہ میں اس شخص سے حیا کیوں نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں؟ (۵۱۵) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ابْنُ الْعَاصِ أَنَّ سَعِيدَ ابْنِ الْعَاصِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُثْمَانَ وَعَائِشَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ لَا بَسَ مِرْطَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَلَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ عَقِيلٍ [قال شعيب: إسناده صحيح] [راجع: ۵۱۴]

(۵۱۵) گذشتہ حدیث ایک دوسری سند سے بھی مروی ہے جو عبارت میں مذکور ہے۔

(۵۱۶) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي سَلَمَةَ وَنَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ ابْنِ مُطْعِمٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّيَمِيِّ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ عَنْ عُفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الوُضُوءَ ثُمَّ مَشَى إِلَى صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ فَصَلَّاهَا غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ [راجع: ۴۱۸]

(۵۱۶) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص خوب اچھی طرح وضو کرے اور فرض نماز کے لئے روانہ ہو اور اسے ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے گذشتہ تمام گناہ معاف فرمادے گا۔

(۵۱۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُوَهَّبٍ أَخْبَرَنِي عَمِّي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُوَهَّبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَى عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى مَكَّةَ حَاجًّا وَدَخَلَتْ عَلَى مُحَمَّدٍ بْنِ جَعْفَرٍ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ أَمْرًا قَبَاتٍ مَعَهَا حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ غَدَا عَلَيْهِ رَدْعُ الطَّيِّبِ وَمِلْحَفَةٌ مَعْصِفَةٌ مُقَدَّمَةٌ فَأَذْرَكَ النَّاسَ بِمَلِكٍ قَبْلَ أَنْ يَرَوْحُوا فَلَمَّا رَأَاهُ عُثْمَانُ انْتَهَرَ وَأَقْفَ وَقَالَ أَتَلْبَسُ الْمُعْصِفَ وَقَدْ نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَهُ وَلَا إِلَيْكَ إِنَّمَا نَهَانِي [إسناده ضعيف]

(۵۱۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ حج کے لئے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے، ان کی زوجہ محترمہ اپنے قرینی رشتہ دار محمد بن جعفر کے پاس چلی گئیں، محمد نے رات انہی کے ساتھ گزاری، صبح ہوئی تو محمد کے جسم سے خوشبو کی مہک پھوٹ رہی تھی، اور عصر سے رنگا ہوا الحاف ان کے اوپر تھا، کوچ کرنے سے پہلے ہی لوگوں کے ذہن میں طرح طرح کے خیالات پیدا ہونے لگے، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے انہیں اس حال میں دیکھا تو انہیں ڈانٹا اور سخت سست کہا اور فرمایا کہ نبی ﷺ کے منع کرنے کے باوجود بھی تم نے عصر سے رنگا ہوا کپڑا پہن رکھا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی سن لیا اور فرمایا کہ نبی ﷺ نے

اسے منع کیا تھا اور نہ ہی آپ کو، انہوں نے تو مجھے منع کیا تھا۔

فائدہ: محمد بن جعفر چھوٹے بچے تھے، اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی زوجہ کے قریبی رشتہ دار تھے، اور عام طور پر بچے رات کے وقت

اپنے رشتہ داروں کے یہاں سوہی جاتے ہیں۔

(٥١٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي وَأَبُو خَيْثَمَةَ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ أَبِي فِي حَدِيثِهِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ

شَهَابٌ وَقَالَ أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنِي عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ أَنَّ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ

أَبَى وَقَاصٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ يَقُولُ قَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقُولُ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ بَيْنَهُمَا نَهَرٌ يَجْرِي يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلُّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ مَا كَانَ يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ

قَالُوا لَا شَيْءَ قَالَ إِنَّ الصَّلَوَاتِ تَذْهَبُ الذُّنُوبَ كَمَا يَذْهَبُ الْمَاءُ الْحَرْنَ [قال شعب: إسناده صحيح]

(۵۱۸) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ بتاؤ! اگر تمہارے

گھر کے صحن میں ایک نہر بہہ رہی ہو اور تم روزانہ اس میں سے پانچ مرتبہ غسل کرتے ہو تو کیا تمہارے جسم پر کوئی میل کچیل باقی

رہے گی؟ لوگوں نے کہا بالکل نہیں! فرمایا پانچویں نمازیں گناہوں کو اسی طرح ختم کر دیتی ہیں جیسے پانی میل کچیل کو ختم کر دیتا ہے۔

(٥١٩) قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

الْأَسْوَدُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عُمَرَ عَنْ مُخَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَابِرِ الْأَحْمَسِيِّ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عُثْمَانَ

بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَشَّ الْعَرَبَ لَمْ يَدْخُلْ فِي شَفَاعَتِي وَلَمْ تَنْلُهُ

مَوَدَّتِي [قال شعيب: إسناده ضعيف جداً]

(۵۱۹) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اہل عرب کو دھوکہ دے، وہ میری

شفاعت میں داخل نہیں ہوگا اور اسے میری محبت نصیب نہ ہوگی۔

(٥٢.) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَأَبُو يَحْيَى الْبَزَّازُ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

الْعَوَامُّ بْنُ مُرَاجٍ مِنْ بَنِي قَيْسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ عَنْ أَبِي عُمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ عُثْمَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْجَمَاءَ تَقْصُ مِنَ الْقُرْنَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [قال شعيب: حسن لغيره]

(۵۲۰) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن اسینگ والی بکری سے

سینگ والی بکری کا بھی قصا ص لیا جائے گا۔

(٥٣١) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مَبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ شَهِدْتُ عُمَارَ

يَأْمُرُ فِي خُطْبَتِهِ بِقَتْلِ الْكِلَابِ وَذَبْحِ الْحَمَامِ [إسناده ضعيف]

(۵۲۱) خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، وہ اپنے خطبے میں کتور

کو قتل کرنے اور کبوتروں کو ذبح کرنے کا حکم دے رہے تھے۔

(۵۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ أُمِّ مُوسَى قَالَتْ كَانَ عُثْمَانُ مِنْ

أَجْمَلِ النَّاسِ [قال شعيب: إسناده حسن]

(۵۲۲) ام موسیٰ کہتی ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ لوگوں میں سب سے زیادہ حسین و جمیل تھے۔

(۵۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُؤْدَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ أَصْلَى فَمَرَّ

رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيَّ فَمَنْعَتُهُ فَأَبَى فَسَأَلْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَقَالَ لَا يَضُرُّكَ يَا ابْنَ أَخِي [قال شعيب: صحيح]

(۵۲۳) ابراہیم بن سعد اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ میں ایک دن نماز پڑھ رہا تھا، ایک آدمی میرے سامنے سے گزرنے

لگا، میں نے اسے روکنا چاہا لیکن وہ نہ مانا، میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا بھتیجے! اس میں

تمہارا کوئی نقصان نہیں ہے۔

(۵۲۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُؤْدَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عُثْمَانُ إِنَّ وَجَدْتُمْ فِي

كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تَضَعُوا رِجْلِي فِي الْقَيْدِ فَضَعُوهَا [قال شعيب: صحيح]

(۵۲۴) ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تمہیں کتاب اللہ میں یہ حکم مل جاتا ہے کہ میرے پاؤں میں بیڑیاں ڈال

دو، تو تم یہ بھی کر گزرو۔

(۵۲۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْبَصْرِ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ الْمَخْزُومِيُّ

حَدَّثَنِي أَبِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ حُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ

أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ بِعَرَفَةَ وَهُوَ مُرْدِفٌ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ هَذَا الْمَوْقِفُ وَكُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ ثُمَّ دَفَعَ يَسِيرُ

الْعَنَقَ وَجَعَلَ النَّاسُ يَضْرِبُونَ يَمِينًا وَشِمَالًا وَهُوَ يَلْتَفِتُ وَيَقُولُ السَّكِينَةُ أَيُّهَا النَّاسُ السَّكِينَةُ أَيُّهَا النَّاسُ حَتَّى

جَاءَ الْمُرْدَلِفَةَ وَجَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ ثُمَّ وَقَفَ بِالْمُرْدَلِفَةِ فَوَقَفَ عَلَى قُرْحٍ وَأَرْدَفَ الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ وَقَالَ

هَذَا الْمَوْقِفُ وَكُلُّ مُرْدَلِفَةٍ مَوْقِفٌ ثُمَّ دَفَعَ وَجَعَلَ يَسِيرُ الْعَنَقَ وَالنَّاسُ يَضْرِبُونَ يَمِينًا وَشِمَالًا وَهُوَ يَلْتَفِتُ

وَيَقُولُ السَّكِينَةُ أَيُّهَا النَّاسُ السَّكِينَةُ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ [سنياتي في مسند علي بن أبي طالب: ۵۶۲].

(۵۲۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے میدانِ عرفات میں وقوف کیا، اس وقت آپ ﷺ نے

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو اپنی سواری پر اپنے پیچھے بٹھا رکھا تھا، اور فرمایا یہ وقوف کی جگہ ہے اور پورا میدانِ عرفہ ہی وقوف کی

جگہ ہے، پھر آپ ﷺ نے عرفہ سے کوچ کیا اور سواری کی رفتار تیز کر دی، لوگ دائیں بائیں بھاگنے لگے، نبی ﷺ نے ان کی

طرف متوجہ ہو کر فرمایا لوگو! مطمئن رہو، یہاں تک کہ آپ ﷺ مزدلفہ آ پہنچے، مغرب اور عشاء کی نمازیں اکٹھی پڑھیں، پھر

مزدلفہ میں وقوف فرمایا۔

مزدلفہ کا وقوف آپ ﷺ نے جبل قروح پر فرمایا، اس وقت آپ ﷺ نے اپنی سواری پر اپنے پیچھے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کو بٹھا رکھا تھا، اور فرمایا یہ وقوف کی جگہ ہے، اور پورا مزدلفہ ہی وقوف کی جگہ ہے، پھر آپ ﷺ نے مزدلفہ سے کوچ کیا، اور سواری کی رفتار تیز کر دی، لوگ پھر دائیں بائیں بھاگنے لگے اور نبی ﷺ نے بھی دوبارہ لوگوں کو سکون کی تلقین فرمائی اور راوی نے مکمل حدیث ذکر کی۔

(۵۲۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي الْيَعْفُورِ الْعُبَيْدِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُسْلِمِ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ أَعْتَقَ عَشْرِينَ مَمْلُوكًا وَدَعَا بِسَرَاوِيلَ فَشَدَّهَا عَلَيْهِ وَلَمْ يَلْبَسْهَا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ وَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَارِحَةَ فِي الْمَنَامِ وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَإِنَّهُمْ قَالُوا لِي أَصْبِرْ فَإِنَّكَ تُفْطِرُ عِنْدَنَا الْقَابِلَةَ ثُمَّ دَعَا بِمُصْحَفٍ فَنَشَرَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقِيلَ وَهُوَ بَيْنَ يَدَيْهِ [إسناده ضعيف]

(۵۲۶) مسلم کہتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی کے آخری دن اکٹھے بیس غلام آزاد کیے، شلوار منگوا کر مضبوطی سے باندھ لی، حالانکہ اس سے پہلے زمانہ جاہلیت یا زمانہ اسلام میں انہوں نے اسے کبھی نہ پہنا تھا، اور فرمایا کہ میں نے آج رات خواب میں نبی ﷺ اور حضرات شیخین کو دیکھا ہے، یہ حضرات مجھ سے کہہ رہے تھے کہ صبر کرو، کل کا روزہ تم ہمارے ساتھ افطار کرو گے، پھر انہوں نے قرآن شریف کا نسخہ منگوا لیا اور اسے کھول کر پڑھنے کے لئے بیٹھ گئے اور اسی حال میں انہیں شہید کر دیا گیا جب کہ قرآن کریم کا وہ نسخہ ان کے سامنے موجود تھا۔

(۵۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَأَبُو الرَّبِيعِ الرَّهْرَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَعَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ ثَلَاثًا وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ غَسْلًا [راجع: ۴۱۸]

(۵۲۷) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا، آپ ﷺ نے تین مرتبہ چہرہ دھویا، تین مرتبہ ہاتھ دھوئے، تین مرتبہ بازو دھوئے، سر کا مسح کیا اور پاؤں کو اچھی طرح دھویا۔

(۵۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمُسَبِّحِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ أَبِي مُؤَدُّودٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ تَفْجَأْهُ فَاجِنَةُ بَلَاءٍ حَتَّى اللَّيْلِ وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُمَسِّي لَمْ تَفْجَأْهُ فَاجِنَةُ بَلَاءٍ حَتَّى يُصْبِحَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ [راجع: ۴۱۶]

(۵۲۸) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص تین مرتبہ صبح کے وقت یہ دعا پڑھ لیا

کرے اسے رات تک کوئی چیز نقصان نہ پہنچا سکے گی اور جو رات کو پڑھ لے تو صبح تک اسے کوئی چیز نقصان نہ پہنچا سکے گی، انشاء اللہ۔
”بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔“

(۵۲۸م) حَدَّثَنَا [راجع: ۴۴۶]۔

(۵۲۸م) ہمارے پاس دستیاب نسخے میں یہاں صرف لفظ ”حدثنا“ لکھا ہوا ہے۔

(۵۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ بْنِ مَنَاحٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ أَنَّهُ رَأَى جَنَازَةً مُقْبِلَةً فَلَمَّا رَأَاهَا قَامَ فَقَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ وَخَبَّرَنِي أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ [راجع: ۴۲۶]

(۵۲۹) ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک جنازے کو دیکھا تو کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی نظر ایک جنازے پر پڑی تو وہ بھی کھڑے ہو گئے تھے اور انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے بھی جنازے کو دیکھا تو کھڑے ہو گئے تھے۔

(۵۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو إِبْرَاهِيمَ التَّوْحَمَانِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنِ ابْنِ أَبِي فَرْوَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَةُ تَمْنَعُ الرِّزْقَ [انظر: ۵۳۳]۔

(۵۳۰) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا صبح کے وقت سوتے رہنے سے انسان رزق سے محروم ہو جاتا ہے۔

(۵۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ مُحَرَّرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ فَرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ شَهِدْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دُفِنَ فِي ثِيَابِهِ بِدِمَائِهِ وَلَمْ يُغَسَّلْ [اسنادہ ضعیف]۔

(۵۳۱) فروغ کہتے ہیں کہ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت موجود تھا، انہیں ان کے خون آلود کپڑوں ہی میں سپرد خاک کر دیا گیا اور انہیں غسل بھی نہیں دیا گیا (کیونکہ وہ شہید تھے)۔

(۵۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو يَحْيَى الْبُرَّازُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرِ بْنِ سَلَمٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيَْادٍ الْقُرَشِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مِجْنَنٍ مَوْلَى عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَظِلَّ اللَّهُ عَبْدًا فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ أَنْظَرُ مُعْسِرًا أَوْ تَرَكَ لِعَارِمٍ [قال شعيب: اسنادہ ضعیف جداً]۔

(۵۳۲) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جس دن اللہ کے سائے کے علاوہ کہیں سایہ نہ ہوگا، اللہ اس شخص کو اپنے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا جو کسی تنگدست کو مہلت دے یا مقروض کو چھوڑ دے۔

(۵۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ يَعْنِي الْحَرَبِيُّ أَبُو زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ رَجُلٍ

قَدْ سَمَاهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَةُ تَمْنَعُ الرِّزْقَ [راجع: ۵۳۰].

(۵۳۳) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا صبح کے وقت سوتے رہنے سے انسان رزق سے محروم ہو جاتا ہے۔

(۵۳۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُحْرِمُ لَا يَنْكِحُ وَلَا يَنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ [راجع: ۴۰۱].

(۵۳۴) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا محرم خود نکاح کرے اور نہ کسی کا نکاح کرائے، بلکہ پیغام نکاح بھی نہ بھیجے۔

(۵۳۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ حَدَّثَنِي نُبَيْهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ بَعَثَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ وَكَانَ يَخْطُبُ بِنْتِ شَيْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ عَلَى ابْنِهِ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ أَبَانَ بْنُ عُثْمَانَ وَهُوَ عَلَى الْمَوْسِمِ فَقَالَ أَلَا أَرَاهُ أَهْرَافًا إِنَّ الْمُحْرِمَ لَا يَنْكِحُ وَلَا يَنْكِحُ أَخْبَرَنِي بِذَلِكَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنِي نُبَيْهِ عَنْ أَبِيهِ بِخَوْرِهِ [قال شعيب: اسنادہ صحيح].

(۵۳۵) نبیہ بن وہب کہتے ہیں کہ ابن عمر نے شیبہ بن جبیر کی بیٹی سے اپنے بیٹے کے نکاح کا دورانِ حج پروگرام بنایا اور مجھے ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس ”جو کہ ”امیر حج“ تھے“ بھیجا، میں نے ان کے پاس جا کر کہا کہ آپ کے بھائی اپنے بیٹے کا نکاح کرنا چاہتے ہیں اور ان کی خواہش ہے کہ آپ بھی اس میں شرکت کریں، انہوں نے کہا کہ میں تو اسے دیہاتی نہیں سمجھتا تھا، یاد رکھو! محرم نکاح کر سکتا ہے اور نہ کسی کا نکاح کر سکتا ہے، پھر انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس مضمون کی حدیث سنائی۔

(۵۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ هَلَالٍ ابْنَةِ وَكَيْعٍ عَنْ نَائِلَةَ بِنْتِ الْفَرَاغِصَةِ أُمِّ رَافَةَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَتْ نَعَسَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانُ فَأَغْفَى فَاسْتَيْقَظَ فَقَالَ لِيَقْتُلْنِي الْقَوْمُ قُلْتُ كَلَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَبْلُغْ ذَاكَ إِنْ رَعَيْتَكَ اسْتَعْتَبُوكَ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَامِي وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالُوا تَفْطِرُ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ [اسنادہ ضعیف].

(۵۳۶) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی اہلیہ محترمہ حضرت نائلہ بنت فرافصہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اونگھ آئی اور وہ ہلکے سے سو گئے، ذرا دیر بعد ہوشیار ہوئے تو فرمایا کہ یہ لوگ مجھے قتل کر کے رہیں گے، میں نے انہیں تسلی دیتے ہوئے کہا کہ انشاء اللہ ایسا ہرگز نہیں ہوگا، بات ابھی اس حد تک نہیں پہنچی، آپ کی رعایا آپ سے محض معمولی سی ناراض ہے، فرمایا نہیں! میں نے نبی ﷺ اور حضرات شیخین کو ابھی خواب میں دیکھا ہے، وہ مجھے بتا رہے تھے کہ آج رات تم روزہ ہمارے پاس آ کر افطار کرو گے۔

ومن أخبار عثمان بن عفان رضي الله عنه

حضرت عثمان غنی رضي الله عنه کے حالات سے متعلق احادیث

(۵۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ زَعَمَ أَبُو الْمِقْدَامِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا أَنَا بِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَتَّكٍ عَلَى رِجْلَيْهِ فَاتَاهُ سَقَاتَانِ يَخْتَصِمَانِ إِلَيْهِ فَقَضَى بَيْنَهُمَا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا رَجُلٌ حَسَنُ الْوَجْهِ بَوَّجَتِيهِ نَكَتَاتُ جُدْرِي وَإِذَا شَعْرُهُ قَدْ كَسَا فِرَاعِيهِ [إسناده ضعيف]

(۵۳۷) حسن بن ابی الحسن کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مسجد نبوی میں داخل ہوا، میری نظر اچانک حضرت عثمان غنی رضي الله عنه پر پڑی، وہ اپنی چادر کا ٹکیہ بنا کر اس سے ٹیک لگائے ہوئے تھے، دو آدمی ان کے پاس جھگڑتے ہوئے آئے، انہوں نے ان دونوں کے درمیان فیصلہ کر دیا، پھر میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں غور سے دیکھا تو وہ ایک حسین و جمیل آدمی تھے، ان کے رخسار پر چمک کے کچھ نشانات تھے، اور بالوں نے ان کے بازوؤں کو ڈھانپ رکھا تھا۔

(۵۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنِي أُمُّ غُرَابٍ عَنْ بُنَانَةَ قَالَتْ مَا خَصَبَ عُثْمَانُ قَطُّ [إسناده ضعيف]

(۵۳۸) بُنَانَةُ کہتی ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضي الله عنه نے کبھی خضاب نہیں لگایا۔

(۵۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ حَدَّثَنِي وَاقِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ التَّمِيمِيُّ عَنْ مَنْ رَأَى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ ضَبَّ أَسْنَانَهُ بِذَهَبٍ

(۵۳۹) دیکھنے والے کہتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضي الله عنه نے اپنے دانتوں پر سونے کی تار چڑھا رکھی تھی۔

(۵۴۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ بْنُ بُشَيْرٍ إِمْلَاءً قَالَ أَنبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ الْأَسَدِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْمُؤَدِّنُ يَقِيمُ الصَّلَاةَ وَهُوَ يَسْتَخْبِرُ النَّاسَ يَسْأَلُهُمْ عَنْ أَخْبَارِهِمْ وَأَسْعَارِهِمْ [قال شعيب: صحيح]

(۵۴۰) موسیٰ بن طلحہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا حضرت عثمان غنی رضي الله عنه منبر پر تشریف فرما ہیں، مؤذن اقامت کہہ رہا ہے اور وہ لوگوں سے ان کے حالات معلوم کر رہے ہیں، اور اشیاء کی قیمتوں کے نرخ دریافت فرما رہے ہیں۔

(۵۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَجَدَ فِي ص

(۵۴۱) سائب بن یزید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضي الله عنه نے سورہ ص کی تلاوت کی اور آیت سجدہ پر پہنچ کر سجدہ بھی کیا۔

(۵۴۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ مُحَرَّرٍ بِإِسْنَادٍ كُوفِيٍّ ثِقَةٍ كَذَا قَالَ سُرَيْجٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ قُرُوحَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْعِيدَ فَكَبَّرَ سَبْعًا وَخَمْسًا [اسنادہ ضعیف].

(۵۴۲) فروغ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پیچھے عید کی نماز پڑھی ہے، اس میں وہ سات اور پانچ تکبیریں کہتے تھے۔

(۵۴۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا سَالِمُ أَبُو جُمَيْعٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ وَذَكَرَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَشِدَّةَ حَيَاتِهِ فَقَالَ إِنْ كَانَ لِيَكُونُ فِي الْبَيْتِ وَالْبَابُ عَلَيْهِ مُغْلَقٌ فَمَا يَضَعُ عَنْهُ الثُّوبَ لِيَفِيضَ عَلَيْهِ الْمَاءُ يَمْنَعُهُ الْحَيَاءُ أَنْ يُقِيمَ صَلَاتَهُ [قال شعيب: رجاله ثقات].

(۵۴۳) خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور ان کی شدت حیا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ گھر کے اندر بھی ہوتے تو جب تک دروازہ کو اچھی طرح بند نہ کر لیتے، اپنے جسم پر پانی بہانے کے لئے کپڑے نہ اتارتے تھے، اور شرم و حیا ہی انہیں کمر سیدھی کرنے سے مانع ہوتی۔

(۵۴۴) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ الصَّنَعَانِيُّ حَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ شَيْبَلٍ وَغَيْرُهُ قَالُوا وَلِيَ عُثْمَانُ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ وَكَانَتْ الْفِتْنَةُ خَمْسَ سِنِينَ [اسنادہ منقطع].

(۵۴۴) امیہ بن شبل وغیرہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بارہ سال تک تحت خلافت پر متمکن رہے، جن میں سے آخری پانچ سال آزمائش و امتحان کے گزرے۔

(۵۴۵) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى بْنِ الطَّبَّاعِ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ قَالَ وَقِيلَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِثَمَانَ عَشْرَةَ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ سَنَةٌ خَمْسٌ وَثَلَاثِينَ وَكَانَتْ خِلَافَتُهُ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً إِلَّا اِثْنَيْ عَشَرَ يَوْمًا

(۵۴۵) ابو معشر کہتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت اٹھارہ ذی الحجہ بروز جمعہ ۳۷ھ میں ہوئی، آپ کی کل مدت خلافت بارہ دن کم بارہ سال تھی۔

(۵۴۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قُتِلَ فِي أَوْسَطِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ [قال شعيب: اسنادہ صحیح].

(۵۴۶) ابو عثمان کہتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت ایام تشریق کے درمیان ہوئی ہے۔ (ایام تشریق کو گزرے ہوئے بہت زیادہ نہ ہوئے تھے)

(۵۴۷) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو هِلَالٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ عُثْمَانَ قُتِلَ وَهُوَ ابْنُ تِسْعِينَ سَنَةً أَوْ ثَمَانٍ وَثَمَانِينَ [قال شعيب: اسنادہ منقطع].

(۵۴۷) قتادہ کہتے ہیں کہ شہادت کے وقت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی عمر ۸۸ یا ۹۰ سال تھی۔

(۵۴۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَلْدَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ كُنَّا بِبَابِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي عَشْرِ الْأَضْحَى [انظر: ۵۵۱]۔

(۵۴۸) ابوالعالیہ کہتے ہیں کہ عشرہ ذی الحجہ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گھر کے دروازے پر ہم پہرہ داری کر رہے تھے۔

(۵۴۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ صَلَّى الزُّبَيْرُ عَلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَدَفَنَهُ وَكَانَ أَوْصَى إِلَيْهِ [قال شعيب: رجاله ثقات]۔

(۵۴۹) قتادہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے پڑھائی اور انہیں سپرد خاک کر دیا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہی کو یہ وصیت کی تھی۔

(۵۵۰) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ قَالَ قُتِلَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَنَةَ خُمُسٍ وَثَلَاثِينَ فَكَانَتْ الْفِتْنَةُ خُمُسَ سِنِينَ مِنْهَا أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ لِلْحَسَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(۵۵۰) عبداللہ بن عمر بن عقیل کہتے ہیں کہ ۳۵ھ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ شہید ہوئے، اور پانچ سال آزمائش کے گزرے، جن میں سے چار ماہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ بھی خلیفہ رہے۔

(۵۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَلْدَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ كُنَّا بِبَابِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي عَشْرِ الْأَضْحَى [راجع: ۵۴۸]۔

(۵۵۱) ابوالعالیہ کہتے ہیں کہ عشرہ ذی الحجہ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گھر کے دروازے پر ہم پہرہ داری کر رہے تھے۔

(۵۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أُوسٍ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو عَبَادَةَ الزُّرَقِيُّ الْأَنْصَارِيُّ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ شَهِدْتُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَ حَوْصَرَ فِي مَوْضِعِ الْجَنَائِزِ وَلَوْ أَلْقَى حَجَرٌ لَمْ يَقَعْ إِلَّا عَلَى رَأْسِ رَجُلٍ فَرَأَيْتُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَشْرَفَ مِنَ الْخَوْخَةِ الَّتِي تَلَى مَقَامَ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ أَفِيكُمْ طَلْحَةُ فَسَكْتُوا ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ أَفِيكُمْ طَلْحَةُ فَسَكْتُوا ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ أَفِيكُمْ طَلْحَةُ فَقَامَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَلَا أَرَاكَ هَاهُنَا مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّكَ تَكُونُ فِي جَمَاعَةٍ تَسْمَعُ نِدَائِي آخِرَ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ ثُمَّ لَا تُجِيبُنِي أَنْشُدُكَ اللَّهُ يَا طَلْحَةُ تَذْكُرُ يَوْمَ كُنْتُ أَنَا وَأَنْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَوْضِعٍ كَذَا وَكَذَا لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِ غَيْرِي وَغَيْرُكَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا طَلْحَةُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَمَعَهُ مِنْ أَصْحَابِهِ رَفِيقٌ مِنْ أُمَّتِهِ مَعَهُ فِي الْجَنَّةِ وَإِنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَذَا يَعْينِي رَفِيقِي مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ طَلْحَةُ اللَّهُمَّ نَعَمْ ثُمَّ أَنْصَرَفَ [إسناده ضعيف، أخرجه البزار: ۳۷۴]۔

(۵۵۲) اسلم کہتے ہیں کہ جس دن ”موضع الجنازہ“ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا گیا، میں اس وقت وہاں موجود تھا، باغی اتنی بڑی تعداد میں تھے کہ اگر کوئی پتھر پھینکا جاتا تو یقیناً وہ کسی نہ کسی آدمی کے سر پر ہی پڑتا، میں نے دیکھا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس بالا خانے سے ”جو مقام جبریل کے قریب تھا“ جھانک کر نیچے دیکھا اور فرمایا کیا تم میں اے لوگو! طلحہ موجود ہیں؟ لوگ خاموش رہے، تین مرتبہ ایسا ہی ہوا، بالا خر حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ آگے بڑھ کر سامنے آ گئے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھ کر فرمایا میرا خیال نہ تھا کہ آپ یہاں موجود ہوں گے، میں یہ سمجھتا تھا کہ ایسا نہیں ہو سکتا کہ آپ کسی گروہ میں موجود ہوں اور تین مرتبہ میری آواز سنیں، پھر اس کا جواب نہ دیں، طلحہ! میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ آپ کو فلاں دن یاد ہے جب آپ اور میں نبی ﷺ کے ساتھ فلاں جگہ تھے، وہاں میرے اور آپ کے علاوہ کوئی صحابی نبی ﷺ کے ساتھ نہ تھے؟ انہوں نے کہا ہاں! مجھے یاد ہے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس وقت نبی ﷺ نے آپ سے فرمایا تھا کہ طلحہ! ہر نبی کے ساتھ جنت میں اس کی امت میں سے کوئی نہ کوئی رفیق ضرور ہوگا اور یہ عثمان بن عفان جنت میں میرے رفیق ہوں گے؟ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں! ایسا ہی ہے، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ واپس چلے گئے۔

(۵۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَبَانَ أَنَّهُ شَهِدَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَوَضَّأَ يَوْمًا فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَحَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ سَعِيدٍ [راجع: ۴۱۵]

(۵۵۳) حمران کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ان کی موجودگی میں وضو کے لئے پانی منگوایا، چنانچہ کلی کی، ناک میں پانی ڈالا اور تین مرتبہ چہرہ دھویا، پھر راوی نے مکمل حدیث ذکر کی۔

(۵۵۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةٍ الْوَاسِطِيُّ أَبَانًا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْجَرِيرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ قَبِيصَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ قَائِمًا عِنْدَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ أَلَا أَبْنُكُمْ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قُلْنَا بَلَى فَدَعَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى مِرْفَقَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأَذْنَيْهِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ [راجع: ۴۲۹]

(۵۵۴) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اپنے پاس موجود حضرات سے فرمایا کہ کیا میں آپ کو نبی ﷺ کی طرح وضو کر کے نہ دکھاؤں؟ لوگوں نے کہا کیوں نہیں! چنانچہ انہوں نے پانی منگوایا، تین مرتبہ کلی کی، تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا، تین مرتبہ چہرے کو دھویا، تین مرتبہ دونوں بازوؤں کو کہنیوں سمیت دھویا، سر اور کانوں کا مسح کیا اور تین مرتبہ پاؤں دھوئے، پھر فرمایا نبی ﷺ اسی طرح وضو فرماتے تھے۔

(۵۵۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا

هَلَالُ بْنُ حَقٍّ عَنِ الْجَرِيرِيِّ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقَشِيرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ الدَّارَ يَوْمَ أُصِيبَ عُمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَاطْلَعَ عَلَيْهِمْ اِطْلَاعَةً فَقَالَ ادْعُوا لِي صَاحِبَكُمْ الَّذِينَ الْبَاكُمْ عَلَيَّ فِدْعِيَا لَهُ فَقَالَ نَشَدْتُكُمْ اللَّهُ اَتَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ ضَاقَ الْمَسْجِدُ بِأَهْلِهِ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِي هَذِهِ الْبُقْعَةَ مِنْ خَالِصٍ مَالِهِ فَيَكُونَ فِيهَا كَالْمُسْلِمِينَ وَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ خَالِصٍ مَالِي فَجَعَلْتُهَا بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَنْتُمْ تَمْنَعُونِي أَنْ أَصَلِّيَ فِيهِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ أَنْشَدُكُمْ اللَّهُ اتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ لَمْ يَكُنْ فِيهَا بَيْتٌ يُسْتَعَذَّبُ مِنْهُ إِلَّا رُومَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشْتَرِيهَا مِنْ خَالِصٍ مَالِهِ فَيَكُونَ دَلْوُهُ فِيهَا كَدَلِيِّ الْمُسْلِمِينَ وَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ خَالِصٍ مَالِي فَأَنْتُمْ تَمْنَعُونِي أَنْ أَشْرَبَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنِّي صَاحِبُ جَيْشِ الْعُسْرَةِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ [صححه ابن خزيمة: (٢٤٩٢). قال الألباني: حسن (النسائي: ٢٣٥/٦، الترمذي: ٣٧٠٣)].

[راجع: ٤٢٠]

(۵۵۵) ثمامہ بن حزن قشیری کہتے ہیں کہ جس دن حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ شہید ہوئے، میں وہاں موجود تھا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اپنے گھر سے جھانک کر دیکھا اور فرمایا اپنے ان دو ساتھیوں کو بلا کر لاؤ جو تمہیں مجھ پر چڑھا لائے ہیں، انہیں بلایا گیا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ جب نبی ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے اور مسجد نبوی تک ہو گئی، تو نبی ﷺ نے فرمایا زمین کا یہ ٹکڑا اپنے مال سے خرید کر مسلمانوں کے لئے اسے وقف کون کرے گا؟ اس کا عوض اسے جنت میں بہترین شکل میں عطاء کیا جائے گا، چنانچہ میں نے خالص اپنے مال سے اسے خریدا اور مسلمانوں کے لئے اسے وقف کر دیا، اب تم مجھے اس ہی میں دو رکعتیں پڑھنے سے روکتے ہو؟

پھر فرمایا کہ میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو کہ نبی ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو اس وقت سوائے بیرومہ کے ٹٹھے پانی کا کوئی اور کنواں نہ تھا، نبی ﷺ نے فرمایا کون ہے جو اسے خالص اپنے مال سے خریدے اور اپنا حصہ بھی مسلمانوں کے برابر رکھے؟ اور آخرت میں جنت کے اندر بہترین بدلہ حاصل کر لے؟ چنانچہ میں نے اسے خالص اپنے مال سے خرید کر وقف کر دیا، اب تم مجھے اس ہی کا پانی پینے سے روکتے ہو؟ پھر فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ میں ہی غزوہ تبوک میں سامانِ جہاد مہیا کرنے والا ہوں، لوگوں نے ان کی تصدیق کی۔

(۵۵۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي وَأَبُو حَيْثَمَةَ قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ لَقِيَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ الْوَلِيدَ بْنَ عُقْبَةَ فَقَالَ لَهُ الْوَلِيدُ مَا لِي أَرَاكَ قَدْ جَفَوْتَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عُمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَيْلَعُهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَأَمَّا قَوْلُهُ إِنِّي تَخَلَّفْتُ يَوْمَ بَدْرٍ فَإِنِّي كُنْتُ أَمْرَضُ رُقِيَّةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى مَاتَتْ وَقَدْ ضَرَبَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَهْمٍ

وَمَنْ ضَرَبَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَهْمٍ فَقَدْ شَهِدَ فَذَكَرَ الْحَدِيثُ بِطَوِيلِهِ إِلَى آخِرِهِ [راجع: ۴۹۰].
(۵۵۶) شقیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ولید بن عقبہ سے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی ملاقات ہوئی، ولید نے کہا کیا بات ہے، آپ امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ انصاف نہیں کر رہے! انہوں نے کہا کہ میری طرف سے انہیں یہ پیغام پہنچا دو پھر راوی نے مکمل حدیث ذکر کی

اور غزوہ بدر سے پیچھے رہ جانے کا جو طعنہ انہوں نے مجھے دیا ہے تو اصل بات یہ ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی اور اپنی زوجہ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی تیمارداری میں مصروف تھا، یہاں تک کہ وہ اسی دوران فوت ہو گئیں، جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شرکاء بدر کے ساتھ مال غنیمت میں میرا حصہ بھی شامل فرمایا، اور یہ سمجھا گیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کا حصہ مقرر فرمایا وہ غزوہ بدر میں شریک تھا۔
(۵۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنِي قَبِيصَةُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ كَيْفَ بَايَعْتُمْ عُثْمَانَ وَتَوَكَّيْتُمْ عَلَيْهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا ذُنْبِي قَدْ بَدَأْتُ بِعَلِيٍّ فَقُلْتُ أَبَايَعُكَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ وَسِيرَةِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ فَقَالَ فِيمَا اسْتَطَعْتُ قَالَ ثُمَّ عَرَضْتُهَا عَلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَبِلَهَا [إسناده ضعيف].

(۵۵۷) ابوداؤد کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو چھوڑ کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت کس طرح کر لی؟ انہوں نے فرمایا اس میں میرا کیا جرم ہے، میں نے تو پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا تھا کہ میں آپ سے بیعت کرتا ہوں کتاب اللہ، سنت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور سیرۃ حضرات شیخین رضی اللہ عنہما پر، انہوں نے مجھ سے کہا کہ حسب استطاعت ایسا کرنے کی کوشش کروں گا، لیکن جب میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اس کی پیشکش کی تو انہوں نے اسے قبول کر لیا۔

(۵۵۸) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنَا زُهْرَةُ بْنُ مَعْبُدٍ الْقُرَشِيُّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ مَوْلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي كَسَمْتُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرَاهِيَةً تَفَرَّقُكُمْ عَنِّي ثُمَّ بَدَأَ لِي أَنْ أُحَدِّثَكُمْوَهُ لِيخْتَارَ أَمْرٌ لِنَفْسِهِ مَا بَدَأَ لَهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ يَوْمٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ [راجع: ۴۴۲].
(۵۵۸) ابوصالح "جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں" کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو منبر پر دوران خطبہ یہ کہتے ہوئے سنا کہ لوگو! میں نے اب تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی ایک حدیث تم سے بیان نہیں کی تاکہ تم لوگ مجھ سے جدا نہ ہو جاؤ، لیکن اب میں مناسب سمجھتا ہوں کہ تم سے بیان کر دوں تاکہ ہر آدمی جو مناسب سمجھے، اسے اختیار کر لے، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ راہ خدا میں ایک دن کی پہرہ داری، دوسری جگہوں پر ہزار دن کی پہرہ داری سے بھی افضل ہے۔

(۵۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بِأَهْلِي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

أَبِي ذُبَابٍ وَذَكَرَهُ [راجع: ۴۴۳].

(۵۵۹) حدیث نمبر (۲۳۳) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۵۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ وَرْدَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ عُثْمَانَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ كُنْتُ أَبْتَاعُ التَّمْرَ مِنْ بَطْنٍ مِنَ الْيَهُودِ يَقَالُ لَهُمْ بَنُو قَيْنِقَاعٍ فَأَبِيعُهُ بِرَبْحٍ الْأَصْعِ فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عُثْمَانُ إِذَا اشْتَرَيْتَ فَأَكْتُلُ وَإِذَا بَعْتُ فَكُلْ [راجع: ۴۴۴].

(۵۶۰) سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے سنا کہ وہ کہہ رہے تھے میں یہودیوں کے ایک خاندان اور قبیلہ سے ”جنہیں بنو قینقاع کہا جاتا تھا“ کھجوریں خریدتا تھا اور اپنا منافع رکھ کر آگے بیچ دیتا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا تو فرمایا عثمان! جب خرید کر دو تو اسے تول کر لیا کرو، اور جب بیچا کرو تو تول کر بیچا کرو۔

(۵۶۱) حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيٍّ بْنِ الْخِيَارِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَهُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ مُحَمَّدًا عَلَيْهِ الصَّلَاةَ وَالسَّلَامُ بِالْحَقِّ فَكُنْتُ مِمَّنْ اسْتَجَابَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَأَمَنَ بِمَا بَعَثَ بِهِ مُحَمَّدًا عَلَيْهِ الصَّلَاةَ وَالسَّلَامُ ثُمَّ هَاجَرْتُ الْهَجْرَتَيْنِ وَنَلْتُ صِهْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاللَّهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ [راجع: ۴۸۰].

(۵۶۱) عبید اللہ بن عدی بن الخیار کہتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، اللہ و رسول کی دعوت پر لبیک کہنے والوں میں میں بھی شامل تھا، نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر ایمان لانے والوں میں میں بھی تھا، پھر میں نے حبشہ کی طرف دونوں مرتبہ ہجرت کی، مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دامادی کا شرف بھی حاصل ہوا اور میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دست حق پرست پر بیعت بھی کی ہے، اللہ کی قسم! میں نے کبھی ان کی نافرمانی کی اور نہ ہی دھوکہ دیا، یہاں تک کہ اللہ نے انہیں اپنے پاس بلا لیا۔

وَمِنْ مُسْنَدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۵۶۲) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عِيَّاشٍ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ فَقَالَ هَذَا الْمَوْقِفُ وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَأَفَاضَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَرْدَفَ أُسَامَةَ فَجَعَلَ يُعْنِقُ عَلَى بَعِيرِهِ وَالنَّاسُ يَضْرِبُونَ يَمِينًا وَشِمَالًا يَلْتَفِتُ إِلَيْهِمْ وَيَقُولُ السَّكِينَةَ أَيُّهَا النَّاسُ ثُمَّ أَتَى جَمْعًا فَصَلَّى بِهِمُ الصَّلَاتَيْنِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ثُمَّ بَاتَ حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ أَتَى قُرَحَ فَوَقَفَ عَلَى قُرَحَ فَقَالَ هَذَا الْمَوْقِفُ وَجَمْعُ كُلِّهَا مَوْقِفٌ ثُمَّ سَارَ حَتَّى أَتَى مُحَسِّرًا فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَقَرَعَ نَاقَتَهُ فَخَبَّتْ حَتَّى جَاَزَ الْوَادِيَّ ثُمَّ حَبَسَهَا ثُمَّ أَرْدَفَ الْفُضْلَ وَسَارَ حَتَّى أَتَى الْجُمُرَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ أَتَى الْمُنْحَرَ فَقَالَ هَذَا الْمُنْحَرُ وَمَنَى كُلُّهَا مَنْحَرٌ قَالَ وَاسْتَفْتَيْتُهُ جَارِيَةً شَابَّةً مِنْ خَنَعَمَ فَقَالَتْ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ قَدْ أَفْنَدَ وَقَدْ أَدْرَكْتُهُ فَرَبِضَةُ اللَّهِ فِي الْحَجِّ فَهَلْ يُجْزِئُ عَنْهُ أَنْ أُؤَدِّيَ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ فَأَدَّى عَنْ أَبِيكَ قَالَ وَقَدْ لَوَى عَنْقُ الْفُضْلِ فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ لَوَيْتَ عَنْقَ ابْنِ عَمِّكَ قَالَ رَأَيْتُ شَابًّا وَشَابَّةً فَلَمْ آمَنُ الشَّيْطَانَ عَلَيْهِمَا قَالَ ثُمَّ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ قَالَ أَنْحَرُ وَلَا حَرَجَ ثُمَّ آتَاهُ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَقْضْتُ قَبْلَ أَنْ أَحْلِقَ قَالَ أَحْلِقْ أَوْ قَصِّرْ وَلَا حَرَجَ ثُمَّ أَتَى الْبَيْتَ فَطَافَ بِهِ ثُمَّ أَتَى زَمْزَمَ فَقَالَ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ سَقَايَتَكُمْ وَلَوْلَا أَنْ يَغْلِبَكُمْ النَّاسُ عَلَيْهَا لَنَزَعْتُ بِهَا [صححه ابن خزيمة: ۲۸۷۳ و ۲۸۸۹] وقال الترمذي: حسن صحيح. قال الألباني: حسن او حسن صحيح مختصراً (ابوداؤد: ۱۹۲۲ و ۱۹۳۵، ابن ماجه: ۳۰۱۰، الترمذي: ۸۸۵). [راجع: ۵۲۵] [انظر: ۵۶۴، ۶۱۳، ۷۶۸، ۱۳۴۸].

(۵۶۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر میدان عرفات میں وقوف کیا اور فرمایا کہ یہ وقوف کی جگہ ہے اور پورا عرفہ ہی وقوف کی جگہ ہے، پھر غروب شمس کے بعد آپ ﷺ روانہ ہوئے، اپنے پیچھے حضرت اسامہ کو بٹھالیا اور اپنی سواری کی رفتار تیز کر دی، لوگ دائیں بائیں بھاگنے لگے، نبی ﷺ ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے لوگو! سکون اور اطمینان اختیار کرو۔

پھر آپ مزدلفہ پہنچے تو مغرب اور عشاء کی نمازیں اکٹھی پڑھیں، اور رات بھر وہیں رہے، صبح ہوئی تو آپ ﷺ جبل قریح پر تشریف لائے، وہاں وقوف کیا اور فرمایا کہ یہ وقوف کی جگہ ہے اور پورا مزدلفہ ہی وقوف کی جگہ ہے، پھر آپ ﷺ چلتے ہوئے وادی محسر پہنچے، وہاں ایک لمحے کے لئے رکے پھر اپنی اونٹنی کو سرپٹ دوڑا دیا تا آنکہ اس وادی سے نکل گئے (کیونکہ یہ عذاب کی جگہ تھی)

پھر سواری روک کر اپنے پیچھے حضرت فضل بن العوذہ کو بٹھالیا، اور چلتے چلتے منی پہنچ کر حجرہ عقبہ آئے اور اسے کنکریاں ماریں، پھر قربان گاہ تشریف لائے اور فرمایا کہ یہ قربان گاہ ہے اور منی پورا ہی قربان گاہ ہے، اتنی دیر میں بنو نضیم کی ایک نوجوان عورت کوئی مسئلہ پوچھنے کے لئے نبی ﷺ کے پاس آئی، اور کہنے لگی کہ میرے والد بہت بوڑھے ہیں، وہ تقریباً ختم ہو چکے ہیں لیکن ان پر حج بھی فرض ہے، کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! تم اپنے والد کی طرف سے حج کر سکتی ہو، یہ کہتے ہوئے نبی ﷺ نے حضرت فضل بن العوذہ کی گردن موڑ دی (کیونکہ وہ اس عورت کو دیکھنے لگے تھے)

حضرت عباس بن العوذہ نے یہ دیکھ کر پوچھا یا رسول اللہ! آپ نے اس کی گردن کس حکمت کی بناء پر موڑی؟ نبی ﷺ نے فرمایا میں نے دیکھا کہ دونوں نوجوان ہیں، مجھے ان کے بارے شیطان سے امن نہ ہوا اس لئے دونوں کا رخ پھیر دیا، بہر حال! تھوڑی دیر بعد ایک اور آدمی آیا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ! میں نے قربانی کرنے سے پہلے بال کٹوا لیے، اب کیا کروں؟ فرمایا اب قربانی کر لو، کوئی حرج نہیں، ایک اور شخص نے آ کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے حلق سے پہلے طواف زیارت کر لیا، فرمایا کوئی بات نہیں، اب حلق یا قصر کر لو۔

اس کے بعد نبی ﷺ طواف زیارت کے لئے حرم شریف پہنچے، طواف کیا، زحرم پیا اور فرمایا بنو عبدالمطلب! حاجیوں کو پانی پلانے کی ذمہ داری پوری کرتے رہو، اگر لوگ تم پر غالب نہ آ جاتے تو میں بھی اس میں سے ڈول کھینچ کھینچ کر نکالتا۔

(۵۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَرْبٍ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَوْلُ الْغُلَامِ يَنْضَحُ عَلَيْهِ وَبَوْلُ الْجَارِيَةِ يُغَسِّلُ قَالَ قَتَادَةُ هَذَا مَا لَمْ يَطْعَمَا فَإِذَا طَعِمَا غُسِلَ بَوْلُهُمَا [صححه ابن خزيمة: (۲۸۴)، قال الألبانی: صحيح]

(ابوداؤد: ۳۷۸، ابن ماجہ: ۲۲۵، الترمذی: ۶۱۰)۔ [انظر: ۱۱۳۹، ۱۱۳۸، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰۴، ۱۸۰۵، ۱۸۰۶، ۱۸۰۷، ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰، ۱۸۱۱، ۱۸۱۲، ۱۸۱۳، ۱۸۱۴، ۱۸۱۵، ۱۸۱۶، ۱۸۱۷، ۱۸۱۸، ۱۸۱۹، ۱۸۲۰، ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۱۸۲۶، ۱۸۲۷، ۱۸۲۸، ۱۸۲۹، ۱۸۳۰، ۱۸۳۱، ۱۸۳۲، ۱۸۳۳، ۱۸۳۴، ۱۸۳۵، ۱۸۳۶، ۱۸۳۷، ۱۸۳۸، ۱۸۳۹، ۱۸۴۰، ۱۸۴۱، ۱۸۴۲، ۱۸۴۳، ۱۸۴۴، ۱۸۴۵، ۱۸۴۶، ۱۸۴۷، ۱۸۴۸، ۱۸۴۹، ۱۸۵۰، ۱۸۵۱، ۱۸۵۲، ۱۸۵۳، ۱۸۵۴، ۱۸۵۵، ۱۸۵۶، ۱۸۵۷، ۱۸۵۸، ۱۸۵۹، ۱۸۶۰، ۱۸۶۱، ۱۸۶۲، ۱۸۶۳، ۱۸۶۴، ۱۸۶۵، ۱۸۶۶، ۱۸۶۷، ۱۸۶۸، ۱۸۶۹، ۱۸۷۰، ۱۸۷۱، ۱۸۷۲، ۱۸۷۳، ۱۸۷۴، ۱۸۷۵، ۱۸۷۶، ۱۸۷۷، ۱۸۷۸، ۱۸۷۹، ۱۸۸۰، ۱۸۸۱، ۱۸۸۲، ۱۸۸۳، ۱۸۸۴، ۱۸۸۵، ۱۸۸۶، ۱۸۸۷، ۱۸۸۸، ۱۸۸۹، ۱۸۹۰، ۱۸۹۱، ۱۸۹۲، ۱۸۹۳، ۱۸۹۴، ۱۸۹۵، ۱۸۹۶، ۱۸۹۷، ۱۸۹۸، ۱۸۹۹، ۱۹۰۰، ۱۹۰۱، ۱۹۰۲، ۱۹۰۳، ۱۹۰۴، ۱۹۰۵، ۱۹۰۶، ۱۹۰۷، ۱۹۰۸، ۱۹۰۹، ۱۹۱۰، ۱۹۱۱، ۱۹۱۲، ۱۹۱۳، ۱۹۱۴، ۱۹۱۵، ۱۹۱۶، ۱۹۱۷، ۱۹۱۸، ۱۹۱۹، ۱۹۲۰، ۱۹۲۱، ۱۹۲۲،

عَلِيَّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ بِعَرَفَةَ وَهُوَ مُرْدِفٌ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَقَالَ هَذَا الْمَوْقِفُ وَكُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ ثُمَّ دَفَعَ يَسِيرُ الْعَنْقَ وَجَعَلَ النَّاسُ يَضْرِبُونَ يَمِينًا وَشِمَالًا وَهُوَ يَلْتَفِتُ وَيَقُولُ السَّكِينَةُ أَيُّهَا النَّاسُ السَّكِينَةُ أَيُّهَا النَّاسُ حَتَّى جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ وَجَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ ثُمَّ وَقَفَ بِالْمُزْدَلِفَةِ فَوَقَفَ عَلَى قُرْحٍ وَأَرْدَفَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَقَالَ هَذَا الْمَوْقِفُ وَكُلُّ الْمُزْدَلِفَةِ مَوْقِفٌ ثُمَّ دَفَعَ وَجَعَلَ يَسِيرُ الْعَنْقَ وَالنَّاسُ يَضْرِبُونَ يَمِينًا وَشِمَالًا وَهُوَ يَلْتَفِتُ وَيَقُولُ السَّكِينَةُ أَيُّهَا النَّاسُ حَتَّى جَاءَ مُحَسَّرًا فَقَرَعَ رَاحِلَتَهُ فَخَبَّتْ حَتَّى خَرَجَ ثُمَّ عَادَ لِسِيرِهِ الْأَوَّلِ حَتَّى رَمَى الْجُمُرَةَ ثُمَّ جَاءَ الْمَنْحَرَ فَقَالَ هَذَا الْمَنْحَرُ وَكُلُّ مَنَى مَنْحَرٌ ثُمَّ حَاتَتْهُ امْرَأَةٌ شَابَّةٌ مِنْ حَنْعَمٍ فَقَالَتْ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ وَقَدْ أَفْنَدَ وَأَذْرَكَهُ قَرِيبَةُ اللَّهِ فِي الْحَجِّ وَلَا يَسْتَطِيعُ أَدَانَهَا فَيُجْزِئُ عَنْهُ أَنْ أُزْدِيَهَا عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَجَعَلَ يَصْرِفُ وَحَهُ الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ عَنْهَا ثُمَّ آتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّي رَمَيْتُ الْجُمُرَةَ وَأَقْضْتُ وَلَيْسْتُ وَلَمْ أَحْلِقْ قَالَ فَلَا حَرَجَ فَاحْلِقْ ثُمَّ آتَاهُ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ إِنِّي رَمَيْتُ وَحَلَقْتُ وَلَيْسْتُ وَلَمْ أَنْحَرْ فَقَالَ لَا حَرَجَ فَانْحَرْ ثُمَّ أَقَاضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِسَجَلٍ مِنْ مَاءٍ زَمْزَمَ فَشَرِبَ مِنْهُ وَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَالَ انْزِعُوا يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا أَنْ تُغْلَبُوا عَلَيْهَا لَنَزَعْتُ قَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَأَيْتُكَ تَصْرِفُ وَجْهَ ابْنِ أَخِيكَ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ غُلَامًا شَابًا وَجَارِيَةً شَابَةً فَخَشِيتُ عَلَيْهِمَا الشَّيْطَانَ [راجع ۵۶۲]

(۵۶۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر میدان عرفات میں وقوف کیا اور فرمایا کہ یہ وقوف کی جگہ ہے اور پورا عرفہ ہی وقوف کی جگہ ہے، پھر غروب شمس کے بعد آپ ﷺ روانہ ہوئے، اپنے پیچھے حضرت اسامہ کو بٹھالیا اور اپنی سواری کی رفتار تیز کر دی، لوگ دائیں بائیں بھاگنے لگے، نبی ﷺ ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے لوگو! سکون اور اطمینان اختیار کرو۔

پھر آپ مزدلفہ پہنچے تو مغرب اور عشاء کی نمازیں اکٹھی پڑھیں، اور رات بھر وہیں رہے، صبح ہوئی تو آپ ﷺ جبل قزح پر تشریف لائے، وہاں وقوف کیا اور فرمایا کہ یہ وقوف کی جگہ ہے اور پورا مزدلفہ ہی وقوف کی جگہ ہے، پھر آپ ﷺ چلتے ہوئے وادی محسر پہنچے، وہاں ایک لمحے کے لئے رکے پھر اپنی اونٹنی کو سرپٹ دوڑا دیا تا آنکہ اس وادی سے نکل گئے (کیونکہ یہ عذاب کی جگہ تھی)

پھر سواری روک کر اپنے پیچھے حضرت فضل رضی اللہ عنہ کو بٹھالیا، اور چلتے چلتے منی پہنچ کر حجرہ عقبہ آئے اور اسے کنکریاں ماریں، پھر قربان گاہ تشریف لائے اور فرمایا کہ یہ قربان گاہ ہے اور منی پورا ہی قربان گاہ ہے، اتنی دیر میں بنو نضیم کی ایک نوجوان عورت کوئی مسئلہ پوچھنے کے لئے نبی ﷺ کے پاس آئی، اور کہنے لگی کہ میرے والد بہت بوڑھے ہیں، وہ تقریباً ختم ہو چکے ہیں

لیکن ان پر حج بھی فرض ہے، کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! تم اپنے والد کی طرف سے حج کر سکتی ہو، یہ کہتے ہوئے نبی ﷺ نے حضرت فضل رضی اللہ عنہ کی گردن موڑ دی (کیونکہ وہ اس عورت کو دیکھنے لگے تھے)

تھوڑی دیر بعد ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ میں نے حجرہ عقبہ کی رمی کر لی، طواف زیارت کر لیا، کپڑے پہن لیے لیکن حلق نہیں کروا سکا، اب کیا کروں؟ فرمایا اب حلق کر لو، کوئی حرج نہیں، ایک اور شخص نے آ کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے قربانی سے پہلے حجرہ عقبہ کی رمی کر لی، حلق کروا لیا، کپڑے پہن لیے؟ فرمایا کوئی بات نہیں، اب قربانی کر لو۔

اس کے بعد نبی ﷺ طواف زیارت کے لئے حرم شریف پہنچے، طواف کیا، زمزم پیا اور فرمایا بنو عبدالمطلب! حاجیوں کو پانی پلانے کی ذمہ داری پوری کرتے رہو، اگر لوگ تم پر غالب نہ آ جاتے تو میں بھی اس میں سے ڈول کھینچ کھینچ کر نکالتا۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ نے اپنے بھتیجے کی گردن کس حکمت کی بناء پر موڑی؟ نبی ﷺ نے فرمایا میں نے دیکھا کہ دونوں نوجوان ہیں، مجھے ان کے بارے شیطان سے امن نہ ہوا اس لئے دونوں کا رخ پھیر دیا۔

(۵۶۵) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَوَّذَ مَرِيضًا قَالَ أَذْهَبَ الْبَاسُ رَبِّ النَّاسِ أَشْفَى النَّاسِ أَشْفَى لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يَغَادِرُ سَقَمًا. [قال الألبانی: صحيح (الترمذی ۳۵۶۰)]

(۵۶۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب کسی مریض کی عیادت کے لئے تشریف لے جاتے تو یہ دعاء کرتے کہ اے لوگوں کے رب! اس پریشانی اور تکلیف کو دور فرما، اسے شفاء عطا فرما کیونکہ تو ہی شفاء دینے والا ہے، تیرے علاوہ کہیں سے شفاء نہیں مل سکتی، ایسی شفاء جو بیماری کا نام و نشان بھی نہ چھوڑے۔

(۵۶۶) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُؤَمَّرًا أَحَدًا دُونَ مَشُورَةِ الْمُؤْمِنِينَ لَأَمَرْتُ ابْنَ أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ [قال الألبانی: ضعيف (ابن ماجہ: ۳۸۰۸، ۳۸۰۹ و ۳۸۰۹)] . [انظر: ۸۵۲، ۷۳۹]

(۵۶۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر میں مسلمانوں کے مشورہ کے بغیر کسی کو امیر بناتا تو ابن ام عبد یعنی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو بناتا۔

(۵۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ أَبِي الْحُسَّامِ مَدَنِيٌّ مَوْلَى لَالٍ عُمَرَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عُمَرَوِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ بَيْنَمَا نَحْنُ بَيْمَنِي إِذَا عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هَذِهِ أَيَّامُ أَكْلِ وَشُرْبٍ فَلَا يَصُومُهَا أَحَدٌ وَاتَّبَعَ النَّاسَ عَلَى جَمَلِهِ يَصْرُخُ بِذَلِكَ [انظر: ۸۵۲، ۷۳۹ و ۸۲۱، ۷۰۸]

(۵۶۷) عمرو بن سلیم کی والدہ کہتی ہیں کہ ہم میدانِ منیٰ میں تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جناب رسول

اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے، یہ دن کھانے پینے کے ہیں اس لئے ان دنوں میں کوئی شخص روزہ نہ رکھے، اور اپنی سواری پر جو کہ اونٹ تھا، بیٹھ کر لوگوں میں یہ اعلان کرتے رہے۔

(۵۶۸) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَرَفَعَهُ قَالَ مَنْ كَذَبَ فِي حُلْمِهِ كُفِّرَ عَقْدَ شَعِيرَةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۲۲۸۱ و ۲۲۸۲)].
[انظر: ۶۹۴، ۶۹۹، ۷۸۹، ۷۰۰، ۷۰۷، ۸۸۱، ۸۸۴، ۸۹۰، ۹۱۰].

(۵۶۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص جھوٹا خواب بیان کرتا ہے، اسے قیامت کے دن بھوکے دانے میں گرہ لگانے کا مکلف بنایا جائے گا (حکم دیا جائے گا)

(۵۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ وَحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ عِنْدَ الْإِقَامَةِ [قال الألبانی: ضعيف (ابن ماجه: ۱۱۴۷)]. [انظر: ۶۵۹، ۷۶۴، ۸۸۴، ۹۲۹].

(۵۶۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ فجر کی دو سنتیں اقامت کے قریب پڑھتے تھے۔

(۵۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيدَ الْعُكْلِيِّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَجِيٍّ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ كَانَتْ لِي سَاعَةٌ مِنَ السَّحْرِ أَذْخُلُ فِيهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ كَانَ قَائِمًا يُصَلِّي سَبْعَ بَيِّ فَكَانَ ذَلِكَ إِذْنُهُ لِي وَإِنْ لَمْ يَكُنْ يُصَلِّي أَذِنَ لِي [صححه ابن خزيمة: (۹۰۴)، وابن خزيمة: (۹۰۲)] (قال الألبانی: ضعيف الاسناد) (النسائي: ۱۲/۳)، ابن ماجه: (۳۷۰۸)]. [انظر: ۶۰۸، ۶۴۷، ۸۴۵، ۸۴۹، ۱۲۹۰].

(۵۷۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سحری کے وقت ایک مخصوص گھڑی ہوتی تھی جس میں میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا، اگر نبی ﷺ اس وقت کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے ہوتے تو ”سبحان اللہ“ کہہ دیتے، یہ اس بات کی علامت ہوتی کہ مجھے اندر آنے کی اجازت ہے، اور اگر آپ ﷺ اس وقت نماز نہ پڑھ رہے ہوتے تو یوں ہی اجازت دے دیتے (اور سبحان اللہ کہنے کی ضرورت نہ رہتی)۔

(۵۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي كَرِيمَةَ الْحَرَّانِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ أَتَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا نَائِمٌ وَفَاطِمَةُ وَذَلِكَ مِنَ السَّحْرِ حَتَّى قَامَ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ آلَا تَصَلُّونَ فَقُلْتُ مُجِيبًا لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا نَفُوسُنَا بِيَدِ اللَّهِ فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا قَالَ فَرَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَى الْكَلَامِ فَسَمِعْتُهُ حِينَ وَلَّى يَقُولُ وَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى فَخِذِهِ وَكَانَ الْإِنْسَانُ

أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا [صححه البخاری (۷۳۴۷)، ومسلم (۷۷۵)، وابن خزيمة: (۱۳۹ و ۱۴۰)]. [انظر: ۵۷۵، ۷۰۵، ۹۰۰، ۹۰۱].

(۵۷۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ہمارے یہاں تشریف لائے، میں اور فاطمہ رضی اللہ عنہا دونوں سو رہے تھے، صبح کا وقت تھا، نبی ﷺ دروازے پر کھڑے ہو کر کہنے لگے کہ تم لوگ نماز کیوں نہیں پڑھتے؟ میں نے جواب دیتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ! ہماری روحیں اللہ کے قبضے میں ہیں، جب وہ ہمیں اٹھانا چاہتا ہے اٹھا دیتا ہے، نبی ﷺ نے یہ سن کر مجھے کوئی جواب نہ دیا اور واپس چلے گئے، میں نے کان لگا کر سنا تو نبی ﷺ اپنی ران پر اپنا ہاتھ مارتے ہوئے کہہ رہے تھے کہ انسان بہت زیادہ جھگڑا لوار قح ہوا ہے۔

(۵۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ يَغْتَسِلُونَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ [قال الألبانی: ضعيف (ابن ماجه: ۳۷۵) لزيادة فيه ليست هنا قال شعيب: حسن لغيره]

(۵۷۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ اور ان کی زوجہ محترمہ ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتے تھے۔

(۵۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ عَنْ حَنْسٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَانْتَهَيْنَا إِلَى قَوْمٍ قَدْ بَنَوْا زُبْيَةً لِلْأَسَدِ فَبَيْنَا هُمْ كَذَلِكَ يَتَدَفَعُونَ إِذْ سَقَطَ رَجُلٌ فَتَعَلَّقَ بِآخَرٍ ثُمَّ تَعَلَّقَ رَجُلٌ بِآخَرَ حَتَّى صَارُوا فِيهَا أَرْبَعَةٌ فَجَرَحَهُمُ الْأَسَدُ فَانْتَدَبَ لَهُ رَجُلٌ بِحَرْبَةٍ فَقَتَلَهُ وَمَاتُوا مِنْ جَوَاحِثِهِمْ كُلُّهُمْ فَقَامُوا أَوْلِيَاءُ الْأَوَّلِ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْآخِرِ فَأَخْرَجُوا السِّلَاحَ لِيَقْتَتِلُوا فَأَتَاهُمْ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى تَفِينَةٍ ذَلِكَ فَقَالَ تُرِيدُونَ أَنْ تَقَاتِلُوا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِنِّي أَقْضِي بَيْنَكُمْ قَضَاءً إِنْ رَضِيتُمْ فَهُوَ الْقَضَاءُ وَإِلَّا حَجَزَ بَعْضُكُمْ عَنْ بَعْضٍ حَتَّى تَأْتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَكُونَ هُوَ الَّذِي يَقْضِي بَيْنَكُمْ فَمَنْ عَدَا بَعْدَ ذَلِكَ فَلَا حَقَّ لَهُ أَجْمَعُوا مِنَ قِبَائِلِ الَّذِينَ حَفَرُوا الْبُئْرَ رُبْعَ الدِّيَةِ وَثُلُثَ الدِّيَةِ وَنِصْفَ الدِّيَةِ وَالْأَوَّلِ الرُّبْعُ لِأَنَّهُ هَلَكَ مِنْ قَوْقِهِ وَلِلثَّانِي ثُلُثُ الدِّيَةِ وَلِلثَّالِثِ نِصْفُ الدِّيَةِ فَأَبَوْا أَنْ يَرْضَوْا فَأَتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عِنْدَ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ فَقَضَا عَلَيْهِ الْقِصَّةَ فَقَالَ أَنَا أَقْضِي بَيْنَكُمْ وَاحْتَبَى فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ إِنَّ عَلِيًّا قَضَى فِينَا فَقَضُوا عَلَيْهِ الْقِصَّةَ فَأَجَازَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [انظر: ۵۴۷، ۵۶۳، ۱۰۶۳، ۱۳۱۰]. [اسناده ضعيف]

(۵۷۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے یمن بھیجا، میں ایک ایسی قوم کے پاس پہنچا جنہوں نے شیر کو شکار کرنے کے لئے ایک گڑھا کھود کر اسے ڈھانپ رکھا تھا (شیر آیا اور اس میں گر پڑا)، ابھی وہ یہ کام کر رہے تھے کہ اچانک ایک آدمی اس گڑھے میں گر پڑا، اس کے پیچھے دوسرا، تیسرا حتیٰ کہ چار آدمی گر پڑے، اس گڑھے میں موجود شیر نے ان سب کو زخمی کر

دیا، یہ دیکھ کر ایک آدمی نے جلدی سے نیزہ پکڑا اور شیر کو دے مارا، شیر ہلاک ہو گیا اور وہ چاروں آدمی بھی اپنے اپنے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دنیا سے چلے گئے۔

مقتولین کے اولیاء اسلحہ نکال کر جنگ کے لئے ایک دوسرے کے آمنے سامنے آ گئے، اتنی دیر میں حضرت علیؑ آ پہنچے اور کہنے لگے کہ ابھی تو نبیؐ حیات ہیں، تم ان کی حیات میں باہمی قتل و قتل کرو گے؟ میں تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہوں، اگر تم اس پر راضی ہو گئے تو سمجھو کہ فیصلہ ہو گیا، اور اگر تم سمجھتے ہو کہ اس سے تمہاری تشفی نہیں ہوئی تو تم نبیؐ کے پاس جا کر اس کا فیصلہ کروالینا، وہ تمہارے درمیان اس کا فیصلہ کر دیں گے، اس کے بعد جو حد سے تجاوز کرے گا وہ حق پر نہیں ہوگا۔

فیصلہ یہ ہے کہ جن قبیلوں کے لوگوں نے اس گڑھے کی کھدائی میں حصہ لیا ہے ان سے چوتھائی دیت، تہائی دیت، نصف دیت اور کامل دیت لے کر جمع کرو، اور جو شخص پہلے گر کر گڑھے میں شیر کے ہاتھوں زخمی ہوا، اس کے ورثاء کو چوتھائی دیت دے دو، دوسرے کو ایک تہائی اور تیسرے کو نصف دیت دے دو، ان لوگوں نے یہ فیصلہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا (کیونکہ ان کی سمجھ میں ہی نہیں آیا)

چنانچہ وہ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اس وقت نبیؐ مقام ابراہیم کے پاس تھے، انہوں نے نبیؐ کو سارا قصہ سنایا، نبیؐ نے فرمایا میں تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہوں، یہ کہہ کر آپؐ کوٹ مار کر بیٹھ گئے، اتنی دیر میں ایک آدمی کہنے لگا یا رسول اللہ! حضرت علیؑ نے ہمارے درمیان یہ فیصلہ فرمایا تھا، نبیؐ نے اسی کو نافذ کر دیا۔

(۵۷۴) حَدَّثَنَا بَهْزٌ، حَدَّثَنَا حَمَادُ أَنْبَا سَمَّاكَ عَنْ حَنْشٍ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَلِلرَّابِعِ الدِّيَّةُ كَامِلَةٌ [راجع: ۵۷۳]۔

(۵۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ كَتَبَ إِلَى قُتَيْبَةَ بْنِ سَعِيدٍ كَتَبْتُ إِلَيْكَ بِحَظِّي وَخَتَمْتُ الْكِتَابَ بِخَاتَمِي يَذْكُرُ أَنَّ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ حَدَّثَهُ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَهُ وَقَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَ أَلَا تُصَلُّونَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَنْفُسَنَا بِيَدِ اللَّهِ فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثْنَا وَانْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قُلْتُ لَهُ ذَلِكَ ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ يَضْرِبُ فِخْذَهُ وَيَقُولُ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا [راجع: ۵۷۱]۔

(۵۷۵) حضرت علیؑ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبیؐ رات کے وقت ہمارے یہاں تشریف لائے، اور کہنے لگے کہ تم لوگ نماز کیوں نہیں پڑھتے؟ میں نے جواب دیتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ! ہماری روحیں اللہ کے قبضے میں ہیں، جب وہ ہمیں اٹھانا چاہتا ہے اٹھا دیتا ہے، نبیؐ نے یہ سن کر مجھے کوئی جواب نہ دیا اور واپس چلے گئے، میں نے کان لگا کر سنا تو نبیؐ اپنی ران پر اپنا ہاتھ مارتے ہوئے کہہ رہے تھے کہ انسان بہت زیادہ جھگڑا لواتا ہے۔

(۵۷۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَزْدِيُّ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنِي أَخِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِ حَسَنِ وَحُسَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ مَنْ أَحَبَّنِي وَأَحَبَّ هَذَيْنِ وَأَبَاهُمَا وَأُمَّهُمَا كَانَ مَعِيَ فِي ذَرَجَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ [قال الألباني: ضعيف (الترمذی: ۳۷۳۳)]

(۵۷۶) حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ حضرات حسین رضی اللہ عنہما کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا جو شخص مجھ سے محبت کرے، ان دونوں سے محبت کرے اور ان کے ماں باپ سے محبت کرے، وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجے میں ہوگا۔

(۵۷۷) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هُبَيْرَةَ السَّيِّئِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَيْرٍ الْغَفَقِيُّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتَيْهَا وَلَا عَلَى خَالَتَيْهَا [قال شعيب: حديث صحيح]

(۵۷۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا پھوپھی اور خالہ کی موجودگی میں اس کی بھتیجی یا بھانجی سے نکاح نہ کیا جائے۔

(۵۷۸) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هُبَيْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَيْرٍ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَسَنٌ يَوْمَ الْاَضْحَى فَقَرَّبَ إِلَيْنَا خَزِيرَةً فَقُلْتُ أَصْلَحَكَ اللَّهُ لَوْ قَرَّبْتَ إِلَيْنَا مِنْ هَذَا الْبَطْءِ يَعْنِي الْوَزَّ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَكْثَرَ الْخَيْرَ فَقَالَ يَا ابْنَ زُرَيْرٍ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِلْخَلِيفَةِ مِنْ مَالِ اللَّهِ إِلَّا قَصْعَتَانِ قَصْعَةٌ يَأْكُلُهَا هُوَ وَأَهْلُهُ وَقَصْعَةٌ يَضَعُهَا بَيْنَ يَدَيِ النَّاسِ [اسناده ضعيف]

(۵۷۸) عبد اللہ بن زریر کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، انہوں نے ہمارے سامنے خزیرہ (سالن مع گوشت و روٹی کے) پیش کیا، میں نے بے تکلفی سے عرض کیا کہ اللہ آپ کا بھلا کرے، اگر آپ یہ بطخ ہمارے سامنے پیش کرتے تو کیا ہو جاتا، اب تو اللہ نے مال غنیمت کی بھی فراوانی فرما رکھی ہے؟ فرمایا ابن زریر! میں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خلیفہ کے لئے اللہ کے مال میں سے صرف دو پیالے ہی حلال ہیں، ایک وہ پیالہ جس میں سے وہ خود اور اس کے اہل خانہ کھائیں اور دوسرا پیالہ وہ جسے وہ لوگوں کے سامنے پیش کر دے۔

(۵۷۹) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ أُمِّ مُوسَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا رَمَدْتُ مِنْذُ تَقَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنِي [قال شعيب: اسناده حسن]

(۵۷۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے نبی علیہ السلام نے اپنا لعاب دہن میری آنکھوں میں لگایا ہے، مجھے کبھی آشوب چشم

کی بیماری نہیں ہوئی۔

(۵۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ وَفِي وَسْطِهِ وَفِي آخِرِهِ ثُمَّ ثَبَتَ لَهُ الْوُتْرُ فِي آخِرِهِ. [صححه ابن خزيمة: (۱۰۸۰) قال الألبانی: حسن صحيح (ابن ماجة: ۱۱۸۶)]. [انظر: ۶۵۳، ۸۲۵، ۱۱۵۲، ۱۶۱۸، ۱۲۱۵].

(۵۸۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ اترات کے ابتدائی، درمیانے اور آخری ہر حصے میں وتر پڑھ لیا کرتے تھے، تاہم آخر میں آپ ﷺ اترات کے آخری حصے میں اس کی پابندی فرمانے لگے تھے۔

(۵۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو إِبرَاهِيمَ التَّرْجَمَانِيُّ حَدَّثَنَا الْفَرَجُ بْنُ قُضَّالَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ حُسَيْنٍ عَنْ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُدِيمُوا النَّظَرَ إِلَى الْمُجَدِّمِينَ وَإِذَا كَلَّمْتُمُوهُمْ فَلْيَكُنْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ قَيْدٌ رُمَحٍ [اسناده ضعيف].

(۵۸۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جن لوگوں کو کوڑھ کی بیماری ہو، انہیں مت دیکھتے رہا کرو، اور جب ان سے بات کیا کرو تو اپنے اور ان کے درمیان ایک نیزے کے برابر فاصلہ رکھا کرو۔

(۵۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ أَسْبِغِ الْوُضُوءَ وَإِنْ شَقَّ عَلَيْكَ وَلَا تَأْكُلِ الصَّدَقَةَ وَلَا تَنْزِرِ الْحَمِيرَ عَلَى الْخَيْلِ وَلَا تُجَالِسَ أَصْحَابَ النُّجُومِ [قال شعيب: حسن لغيره]. [انظر: ۱۹۷۷].

(۵۸۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا علی! وضو اچھی طرح کیا کرو اگرچہ تمہیں شاق ہی کیوں نہ گذرے (مثلاً سردی کے موسم میں)، صدقہ مت کھایا کرو، گدھوں کو گھوڑوں پر مت کدواؤ، اور نجومیوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا مت رکھو۔

(۵۸۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ أَتَى عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِكُوزٍ مِنْ مَاءٍ وَهُوَ فِي الرَّحْبَةِ فَأَخَذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَمَضْمَضَ وَاسْتَشَقَّ وَمَسَحَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَأْسَهُ ثُمَّ شَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ هَذَا وَضُوءٌ مَنْ لَمْ يُحْدِثْ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّ [صححه البخاری (۵۶۱۶)، وابن خزيمة: (۲۰۲ و ۱۶)] [انظر: ۱۰۰۵، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۳۷۲، ۱۳۶۶، ۱۲۲۳].

(۵۸۳) نزال بن سبرہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک کوزے میں پانی لایا گیا، وہ مسجد کے صحن میں تھے، انہوں نے

چلو بھر کر پانی لیا اور اس سے کلی کی، ناک میں پانی ڈالا، چہرہ کا مسح کیا، بازوؤں اور سر پر پانی کا گھیلا ہاتھ پھیرا، پھر کھڑے کھڑے وہ پانی پی لیا اور فرمایا کہ جو آدمی بے وضو نہ ہو بلکہ پہلے سے اس کا وضو موجود ہو، یہ اس شخص کا وضو ہے اور میں نے نبی ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۵۸۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَذَبَ عَلَى مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ [قال شعيب: صحيح لغيره]

(۵۸۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کسی جھوٹی بات کی نسبت کرے، اسے جہنم میں اپنا ٹھکانہ تیار کر لینا چاہئے۔

(۵۸۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ عَنْ أُمِّ مُوسَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ آخِرُ كَلَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةُ الصَّلَاةُ اتَّقُوا اللَّهَ فِيمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۵۱۵۶، ابن ماجہ: ۲۶۹۸)]

(۵۸۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کا اس دنیا سے رخصت ہوتے وقت آخری کلام یہ تھا کہ نماز کی پابندی کرنا اور اپنے غلاموں باندیوں کے بارے اللہ سے ڈرتے رہنا۔

(۵۸۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَجْعَلَ خَاتِمِي فِي هَذِهِ السَّبَّاحَةِ أَوْ الْيَمِي تَلِيهَا [قال شعيب: إسناده صحيح] [انظر: ۸۶۳، ۱۰۱۹، ۱۱۲۴، ۱۱۶۸، ۱۲۹۱، ۱۳۲۱]

(۵۸۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے شہادت والی یا اس کے ساتھ والی انگلی میں انگلی پہننے سے منع فرمایا ہے۔

(۵۸۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ أَنبَأَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ ثُمَّ شَهِدْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعْدَ ذَلِكَ يَوْمَ عِيدٍ بَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَصَلَّى بِلَا أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُمْسِكَ أَحَدٌ مِنْ نُسُكِهِ شَيْئًا فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ [راجع: ۴۳۵]

(۵۸۷) ابو عبید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ عید کے دن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، انہوں نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی، اس میں اذان یا اقامت کچھ بھی نہ کہی، اور فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت اپنے پاس رکھنے سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے۔

(۵۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ يَعْنِي ابْنَ الْبَرِيدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خَيْرَ نِسَائِهِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَمْ يُخَيَّرْهُنَّ الطَّلَاقُ [إسناده ضعیف] [انظر: ۵۸۹]

(۵۸۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے اپنی ازواجِ مطہرات کو دنیا اور آخرت میں سے کسی ایک کے انتخاب کا اختیار دیا تھا لیکن اسے طلاق شمار نہیں کیا تھا اور نہ ہی انہیں طلاق کا اختیار دیا تھا۔

(۵۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ بْنُ الْبَرِيدِ فَذَكَرَ مِنْهُ وَقَالَ خَيْرَ نِسَائِهِ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَمْ يُخَيَّرْهُنَّ الطَّلَاقُ [مکرر ماقبلہ]

(۵۸۹) گذشتہ روایت ایک اور سند سے بھی روایت کی گئی ہے۔

(۵۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو يُوسُفَ الْمُؤَدَّبُ يَعْقُوبُ جَارُنَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ [قال شعيب: صحيح]

(۵۹۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتا ہو مارا جائے، وہ شہید ہے۔

(۵۹۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ مَلَأَ اللَّهُ بَيْوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُونَا عَنْ الصَّلَاةِ حَتَّى آبَتْ الشَّمْسُ [صححه البخاری (۴۵۳۳)، ومسلم (۶۲۷) وابن خزيمة (۱۳۳۵)] [انظر: ۹۹۴، ۹۹۵، ۱۱۳۴، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۲۲۱، ۱۳۰۸، ۱۳۱۴، ۱۳۲۷]

(۵۹۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ خندق کے دن نبی ﷺ نے فرمایا اللہ ان (مشرکین) کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے کہ انہوں نے ہمیں نمازِ عصر نہیں پڑھنے دی یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔

(۵۹۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنَيْ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا وَكَانَ حَسَنٌ أَرْضَاهُمَا فِي أَنْفُسِنَا أَنَّ عَلِيًّا قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ زَمَنَ خَيْبَرَ [صححه البخاری (۵۱۱۵) ومسلم (۱۴۰۷)] [انظر: ۸۱۲، ۱۲۰۴]

(۵۹۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ نبی ﷺ نے غزوہ خیبر کے زمانے میں ہی نکاحِ متعہ اور پالتو گدھوں کے گوشت کی ممانعت فرمادی تھی۔

(۵۹۳) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْسَمَ بِدَنِّهِ أَقُومُ عَلَيْهَا وَأَنْ أَقْسَمَ جُلُودَهَا وَجِلَالِهَا وَأَمَرَنِي أَنْ لَا أُعْطِيَ الْجَازِرَ مِنْهَا شَيْئًا وَقَالَ نَحْنُ نُعْطِيهِ مِنْ عِنْدِنَا [صححه البخاری (۱۷۱۷)، ومسلم (۱۳۱۷)، وابن خزيمة

(۲۹۱۹ و ۲۹۲۰ و ۲۹۲۲ و ۲۹۲۳) [انظر: ۸۹۴، ۸۹۷، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۲۰۹،

۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۷۴]

(۵۹۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ قربانی کے موقع پر آپ کے ساتھ موجود رہوں، اور یہ کہ ان اونٹوں کی کھالیں اور جھولیں بھی تقسیم کر دوں اور گوشت بھی تقسیم کر دوں، اور یہ بھی حکم دیا کہ قصاب کو ان میں سے کوئی چیز مزدوری کے طور پر نہ دوں، اور فرمایا کہ اسے ہم اپنے پاس سے مزدوری دیتے تھے۔

(۵۹۴) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أُنَيْسٍ رَجُلٍ مِنْ هَمْدَانَ سَأَلْنَا عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِأَيِّ شَيْءٍ بُعِثْتُ يَعْنِي يَوْمَ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الْحَجَّةِ قَالَ بُعِثْتُ بِأَرْبَعٍ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُؤْمِنَةٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَعَهْدُهُ إِلَيَّ مُدَّتِهِ وَلَا يَحُجُّ الْمُسْرِكُونَ وَالْمُسْلِمُونَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا [قال الترمذی: حسن صحيح قال

الألبانی: صحيح (الترمذی: ۸۷۱ و ۸۷۲ و ۳۰۹۲)]

(۵۹۴) مختلف راوی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی ﷺ نے جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو امیر الحجج بنا کر بھیجا تھا تو آپ کو کیا پیغام دے کر بھیجا گیا تھا؟ فرمایا کہ مجھے چار پیغامات دے کر بھیجا گیا تھا، ایک تو یہ کہ جنت میں مسلمانوں کے علاوہ کوئی شخص داخل نہ ہو سکے گا، دوسرا یہ کہ آئندہ بیت اللہ کا طواف برہنہ ہو کر کوئی نہ کر سکے گا، تیسرا یہ کہ جس شخص کا نبی ﷺ سے کوئی معاہدہ ہو، وہ مدت ختم ہونے تک برقرار رہے گا، اور اس سال کے بعد مسلمانوں کے ساتھ مشرک حج نہ کر سکیں گے۔

(۵۹۵) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَضَى مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الدِّينَ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَأَنْتُمْ تَقْرَأُونَ الْوَصِيَّةَ قَبْلَ الدِّينِ وَأَنَّ أَعْيَانَ بَنِي الْأُمِّ يَتَوَارَثُونَ دُونَ بَنِي الْعَلَاتِ

[إسناده ضعيف قال الألبانی: حسن (الترمذی: ۲۰۹۴ و ۲۰۹۵ و ۲۱۲۲، ابن ماجه: ۲۷۱۵ (۲۷۳۹) [انظر:

۱۲۲۲، ۱۰۹۱]

(۵۹۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ میت کے قرض کی ادائیگی اجراء و نفاذ وصیت سے پہلے ہو گی، جبکہ قرآن میں وصیت کا ذکر قرض سے پہلے ہے اور یہ کہ اخیانی بھائی تو وارث ہوں گے لیکن علانی بھائی وارث نہ ہوں گے۔
فائدہ: ماں شریک بھائی کو اخیانی اور باپ شریک کو علانی کہتے ہیں۔

(۵۹۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أُعْطِيكُمْ وَأَدْعُ أَهْلَ الصَّقَةِ تَلَوَّى بَطُونُهُمْ مِنَ الْجُوعِ وَقَالَ مَرَّةً لَا أُعْطِيكُمْ وَأَدْعُ أَهْلَ الصَّقَةِ

تَطَوَّى [قال الألبانی: إسناده قوي] [انظر: ۸۳۸]

(۵۹۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ نہیں ہو سکتا کہ میں تمہیں دیتا رہوں اور اہل صفہ کو چھوڑ دوں جن کے پیٹ بھوک کی وجہ سے اندر کو کھنس چکے ہیں۔

(۵۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ الْقُطَوَانِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ أَخْبَرَنِي حَرْبُ أَبُو سُفْيَانَ الْمِنْقَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ أَبُو جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي عَمِّي عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فِي الْمَسْعَى كَأَشْفَى عَنْ ثَوْبِهِ قَدْ بَلَغَ إِلَى رُكْبَتَيْهِ [قال شعيب: إسناده حسن]

(۵۹۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کو انہوں نے ”مسعی“ میں صفا و مروہ کے درمیان اس حال میں سعی کرتے ہوئے دیکھا کہ آپ ﷺ کی اوپر کی چادر جسم سے ہٹ کر گھٹنوں تک پہنچ گئی تھی۔

(۵۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كُنْتُ آتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْتَأْذِنُ فَإِنْ كَانَ فِي صَلَاةٍ سَخَّ وَإِنْ كَانَ فِي غَيْرِ صَلَاةٍ أَذِنَ لِي [انظر: ۸۰۹، ۷۶۷، ۸۹۹]

(۵۹۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا، اگر نبی ﷺ اس وقت کھڑے ہو کر نماز پڑھے رہے ہوتے تو ”سبحان اللہ“ کہہ دیتے، اور اگر آپ ﷺ اس وقت نماز نہ پڑھ رہے ہوتے تو یوں ہی اجازت دے دیتے (اور سبحان اللہ کہنے کی ضرورت نہ رہتی)۔

(۵۹۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ سَأَلْنَا عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ بَعْدَ الْقُرْآنِ قَالَ لَا وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ إِلَّا فَهْمٌ يُؤْتِيهِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ رَجُلًا فِي الْقُرْآنِ أَوْ مَا فِي الصَّحِيفَةِ فَلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَفِكَالُ الْأَسِيرِ وَلَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ [صححه البخاری (۶۹۰۳)]

(۵۹۹) حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ نبی ﷺ کی بارگاہ سے قرآن کے علاوہ بھی آپ کو کچھ ملا ہے؟ فرمایا نہیں! اس ذات کی قسم جس نے دانے کو پھاڑا اور جانداروں کو تندرستی بخشی، سوائے اس سمجھ اور فہم و فراست کے جو اللہ تعالیٰ کسی شخص کو فہم قرآن کے حوالے سے عطاء فرما دے، یا وہ چیز جو اس صحیفہ میں ہے، اور کچھ نہیں ملا، میں نے پوچھا کہ اس صحیفے میں کیا ہے؟ فرمایا دینیت کے احکام، قیدیوں کو چھوڑنے کے مسائل اور یہ کہ کسی مسلمان کو کسی کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے۔

(۶۰۰) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو قَالَ أَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ وَقَالَ مَرَّةً إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي رَافِعٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرُ وَالْمِقْدَادُ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاسٍ فَإِنَّ بِهَا طَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَاخْذُوهُ مِنْهَا

فَانْطَلَقْنَا تَعَادَى بَنَّا خَيْلُنَا حَتَّى أَتَيْنَا الرُّوضَةَ فَإِذَا نَحْنُ بِالطَّيْبَةِ فَقُلْنَا أَخْرِجِي الْكِتَابَ قَالَتْ مَا مَعِيَ مِنْ كِتَابٍ قُلْنَا لَتُخْرِجِي الْكِتَابَ أَوْ لَتَقْلِبِي الْكِتَابَ قَالَ فَأَخْرَجَتْ الْكِتَابَ مِنْ عِقَاصِهَا فَأَخَذْنَا الْكِتَابَ فَأَتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ بِمَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا هَذَا قَالَ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ إِنِّي كُنْتُ أَمْرًا مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا وَكَانَ مَنْ كَانَ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ أَهْلِيهِمْ بِمَكَّةَ فَأَحْبَبْتُ إِذْ قَاتِنِي ذَلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ أَنْ أَتَّخِذَ فِيهِمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَتِي وَمَا فَعَلْتُ ذَلِكَ كُفْرًا وَلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِينِي وَلَا رِضًا بِالْكَفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكُمْ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَعْنِي أَضْرِبُ عَنْقُ هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَذْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ قَدْ أَطْلَعَ عَلَى أَهْلِ بَذْرِ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ [صححه

البخارى (۳۰۰۷) و مسلم (۲۴۹۴)]

(۶۰۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھے، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کو ایک جگہ بھیجے ہوئے فرمایا کہ تم لوگ روانہ ہو جاؤ، جب تم ”روضہ خاں“ میں پہنچو گے تو وہاں تمہیں ایک عورت ملے گی جس کے پاس ایک خط ہو گا، تم اس سے وہ خط لے کر واپس آ جانا، چنانچہ ہم لوگ روانہ ہو گئے، ہمارے گھوڑے ہمارے ہاتھوں سے نکلے جاتے تھے، یہاں تک کہ ہم ”روضہ خاں“ جا پہنچے، وہاں ہمیں واقعہ ایک عورت ملی، ہم نے اس سے کہا کہ تیرے پاس جو خط ہے وہ نکال دے، اس نے کہا کہ میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہے، ہم نے اس سے کہا کہ یا تو تو خود ہی خط نکال دے ورنہ ہم تجھے برہنہ کر دیں گے۔

مجبور ہو کر اس نے اپنے بالوں کی چوٹی میں سے ایک خط نکال کر ہمارے حوالے کر دیا، ہم وہ خط لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اس خط کو جب کھول کر دیکھا گیا تو پتہ چلا کہ وہ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے کچھ مشرکین مکہ کے نام تھا جس میں نبی ﷺ کے ایک فیصلے کی خبر دی گئی تھی۔

نبی ﷺ نے ان سے پوچھا کہ حاطب! یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے معاملے میں جلدی نہ کیجئے گا، میں قریش سے تعلق نہیں رکھتا، البتہ ان میں شامل ہو گیا ہوں، آپ کے ساتھ جتنے بھی مہاجرین ہیں، ان کے مکہ مکرمہ میں رشتہ دار موجود ہیں جن سے وہ اپنے اہل خانہ کی حفاظت کروا لیتے ہیں، میں نے سوچا کہ میرا وہاں کوئی نہی رشتہ دار تو موجود نہیں ہے، اس لئے ان پر ایک احسان کر دوں تاکہ وہ اس کے عوض میرے رشتہ داروں کی حفاظت کریں، میں نے یہ کام کافر ہو کر یا مرتد ہو کر یا اسلام کے بعد کفر کو پسند کرتے ہوئے نہیں کیا ہے۔

نبی ﷺ نے فرمایا انہوں نے تم سے سچ بیان کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شدت جذبات سے مغلوب ہو کر فرمایا مجھے اجازت دیجئے کہ اس منافق کی گردن اڑا دوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا یہ غزوہ بدر میں شریک ہو چکے ہیں، اور تمہیں کیا خبر کہ اللہ نے آسمان

سے اہل بدر کو جھانک کر دیکھا اور فرمایا تم جو کچھ کرتے رہو، میں تمہیں معاف کر چکا۔

(۶۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ يُوسُفَ الشَّاعِرُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ مُوسَى بْنِ سَالِمٍ أَبِي جَهْضَمٍ أَنَّ أَبَا جَعْفَرٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانِي عَنْ ثَلَاثَةٍ قَالَ فَمَا أَدْرَى لَهُ خَاصَّةٌ أَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةٌ نَهَانِي عَنْ الْقَسِيِّ وَالْمَيْثِرَةِ وَأَنْ أَقْرَأَ وَأَنَا رَاكِعٌ [قال شعيب: حسن لغيره]

(۶۰۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے نبی ﷺ نے تین چیزوں سے منع فرمایا ہے، اب مجھے معلوم نہیں کہ ان کی ممانعت خصوصیت کے ساتھ میرے لیے ہے یا سب کے لیے عام ہے، نبی ﷺ نے مجھے ریشم اور سرخ زین پوش سے منع فرمایا ہے اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

(۶۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ يَعْنِي الْيَمَامِيَّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ الْيَمَامِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زَيْدٍ بْنِ حَسَنِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ يَا عَلِيُّ هَذَانِ سَيِّدَا كُهُولٍ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَشَبَابُهَا بَعْدَ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ [قال شعيب: صحيح]

(۶۰۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں موجود تھا کہ سامنے سے حضراتِ شہین ﷺ آتے ہوئے دکھائی دیے، نبی ﷺ نے فرمایا علی! یہ دونوں حضرات انبیاء و مرسلین کے علاوہ جنت کے تمام بوڑھوں اور جوانوں کے سردار ہیں۔

(۶۰۳) أَنْبَاءًا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ سَمِعَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَرَدْتُ أَنْ أُخْطَبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَتُهُ فَقُلْتُ مَا لِي مِنْ شَيْءٍ فَكَيْفَ ثُمَّ ذَكَرْتُ صَلَاتَهُ وَعَائِدَتَهُ فَخَطَبْتُهَا إِلَيْهِ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ شَيْءٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَأَيْنَ دِرْعُكَ الْحُطَمِيَّةُ الَّتِي أُعْطِيتُكَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا قَالَ هِيَ عِنْدِي قَالَ فَأَعْطِهَا قَالَ فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهُ [قال شعيب: حسن لغيره]

(۶۰۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب میں نے نبی ﷺ کی صجرا دی کے لئے پیغامِ نکاح بھیجنے کا ارادہ کیا تو دل میں سوچا کہ میرے پاس تو کچھ ہے نہیں، پھر یہ کیسے ہوگا؟ پھر مجھے نبی ﷺ کی مہربانی اور شفقت یاد آئی چنانچہ میں نے پیغامِ نکاح بھیج دیا، نبی ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے پاس کچھ ہے بھی؟ میں نے عرض کیا نہیں! فرمایا تمہاری وہ حطمیہ زرہ کیا ہوئی جو میں نے تمہیں فلاں دن دی تھی؟ عرض کیا کہ وہ تو میرے پاس ہے، فرمایا پھر وہی دے دو، چنانچہ میں نے وہ لا کر انہی کو دے دی۔

(۶۰۴) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ أَمْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْتَحْدِمُهُ فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكَ مِنْ ذَلِكَ تُسَبِّحِينَ ثَلَاثًا

وَتَلَاثِينَ وَتَكْبِيرِينَ ثَلَاثًا وَتَلَاثِينَ وَتَحْمِيدِينَ ثَلَاثًا وَتَلَاثِينَ أَحَدَهَا أَرْبَعًا وَتَلَاثِينَ [صححه البخاری (۵۳۶۲)،

ومسلم (۷۲۷)] [انظر: ۷۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۴، ۱۲۲۹]

(۶۰۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، نبی علیہ السلام کی خدمت میں خادم کی درخواست لے کر آئیں، نبی علیہ السلام نے فرمایا کیا تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر اور ۳۳ مرتبہ الحمد للہ کہہ لیا کرو، ان میں سے کوئی ایک ۳۴ مرتبہ کہہ لیا کرو۔

(۶۰۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَادٍ التَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مَسْلَمَةُ الرَّازِيُّ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الْبَجَلِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْمُفْتَنَ التَّوَّابَ [إسناده ضعيف جداً شبه موضوع] [انظر: ۸۱۰]

(۶۰۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اس بندہ مؤمن کو پسند کرتا ہے جو آزمائش میں مبتلا ہونے کے بعد توبہ کر لے۔

(۶۰۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمُنْذِرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَكُنْتُ أَسْتَحِي أَنْ أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَانِ ابْنَتِهِ فَأَمَرْتُ الْمُقَدَّادَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ يَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَيَتَوَضَّأُ [قال شعيب: إسناده صحيح] [انظر: ۱۱۸۲، ۱۰۱۰، ۸۱۱، ۶۱۸]

(۶۰۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے بکثرت مزی آتی تھی، چونکہ نبی علیہ السلام کی صاحبزادی میرے نکاح میں تھیں اس لئے مجھے خود یہ مسئلہ پوچھتے ہوئے شرم آتی تھی، میں نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وہ نبی علیہ السلام سے یہ مسئلہ پوچھیں، چنانچہ انہوں نے یہ مسئلہ پوچھا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ ایسا شخص اپنی شرمگاہ کو دھو کر وضو کر لیا کرے۔

(۶۰۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ مَكْرَمٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهِمْ بِالسَّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ [انظر: ۹۶۸، وسيأتي حديث أبي هريرة في مسنده: ۷۴۰۶]

(۶۰۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دے دیتا۔

(۶۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ مِقْسَمٍ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ الْعُكْلِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُجَيٍّْ قَالَ قَالَ

عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ لِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَذْخَلَانِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَكُنْتُ إِذَا دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي تَنَحَّجَ فَاتَيْتُهُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ أَتَدْرِي مَا أَحَدَتْ الْمَلَكُ اللَّيْلَةَ كُنْتُ أَصَلِّي فَسَمِعْتُ خَشْفَةً فِي الدَّارِ فَخَرَجْتُ فَإِذَا جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مَا زِلْتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ أَنْتَظِرُكَ إِنْ فِي بَيْتِكَ كَلْبًا فَلَمْ أَسْتَطِعْ الدُّخُولَ وَإِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا جُنُبٌ وَلَا تِمْنَالٌ [راجع: ۵۷۰: [انظر: ۱۲۹۰: (۶۰۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں روزانہ صبح شام دو مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا، اگر میں نبی ﷺ کے گھر میں داخل ہونا چاہتا اور وہ نماز پڑھ رہے ہوتے تو کھانس دیا کرتے تھے، ایک مرتبہ میں رات کے وقت حاضر ہوا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں پتہ ہے آج رات فرشتے نے کیا کیا؟ میں نماز پڑھ رہا تھا، کہ مجھے کسی کی آہٹ گھر میں محسوس ہوئی، میں گھبرا کر باہر نکلا تو سامنے حضرت جبریل علیہ السلام کھڑے تھے، وہ کہنے لگے کہ میری ساری رات آپ کے انتظار میں گزر گئی، آپ کے کمرے میں کہیں سے کتا آ گیا ہے اس لئے میں اندر نہیں آ سکتا، کیونکہ ہم لوگ اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کوئی کتا، کوئی جنبی یا کوئی تصویر اور مورتی ہو۔

(۶۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُصْحَى بِالْمُقَابِلَةِ أَوْ بِمَدَابِرَةٍ أَوْ شَرْقَاءَ أَوْ خَرْقَاءَ أَوْ جَدْعَاءَ [قال الألبانی: ضعيف (أبو داود: ۲۸۰۴، ابن ماجه: ۳۱۴۲، الترمذی: ۱۴۹۸، النسائی: ۲۱۶/۷ و ۲۱۷) قال شعيب: حسن وهذا إسناده ضعيف] [انظر: ۸۵۱، ۱۰۶۱، ۱۲۷۵]

(۶۰۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایسے جانور کی قربانی سے منع فرمایا ہے جس کا کان آگے یا پیچھے سے کٹا ہوا ہو، یا اس میں سوراخ ہو یا وہ پھٹ گیا ہو، یا جسم کے دیگر اعضاء کٹے ہوئے ہوں۔

(۶۱۰) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ الْأَجْدَعِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الشَّمْسُ بَيَضاءَ مُرْتَفَعَةً [صححه ابن خزيمة (۱۲۸۴ و ۱۲۸۵) قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۱۲۷۴، النسائی: ۲۸۰/۱) [انظر: ۱۰۷۳، ۱۱۹۴]

(۶۱۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہ پڑھی جائے، ہاں! اگر سورج صاف ستھرا دکھائی دے رہا ہو تو جائز ہے۔

(۶۱۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ وَأَنَا رَاكِعٌ وَعَنْ خَاتِمِ الذَّهَبِ وَعَنْ الْقَسِيِّ وَالْمَعْصُفَرِ [صححه مسلم (۴۸۰)]

(۶۱۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے رکوع کی حالت میں قرآن کریم کی تلاوت، سونے کی انگلی، ریشمی

کپڑے اور عصا سے رنگے ہوئے کپڑے پہنے سے منع فرمایا ہے۔

(۶۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُثَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ جَاءَ أَبُو مُوسَى إِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ يَعُودُهُ فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَائِدًا جِئْتَ أَمْ شَامِتًا قَالَ لَا بَلْ عَائِدًا قَالَ فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ كُنْتُ جِئْتُ عَائِدًا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا عَادَ الرَّجُلُ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ مَشَى فِي خِرَافَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَجْلِسَ فَإِذَا جَلَسَ غَمَرَتْهُ الرَّحْمَةُ فَإِنْ كَانَ غُدُوَّةً صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُمْسِيَ وَإِنْ كَانَ مَسَاءً صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُصْبِحَ [قال

الألبانی: صحيح (أبو داود: ۳۰۹۹، ابن ماجه: ۱۴۴۳) قال شعيب: صحيح موقوفاً [انظر: ۷۰۲]

(۶۱۲) (عبدالرحمن بن ابی لیلی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے آئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا عیادت کی نیت سے آئے ہو یا اس کے بیمار ہونے پر خوشی کا اظہار کرنے کے لئے آئے ہو؟ انہوں نے کہا کہ میں تو عیادت کی نیت سے آیا ہوں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر واقعی عیادت کی نیت سے آئے ہو تو میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب کوئی شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ جنت کے باغات میں چلتا ہے یہاں تک کہ بیٹھ جائے، اس کے بیٹھنے پر اللہ کی رحمت اسے ڈھانپ لیتی ہے، پھر اگر صبح کو جائے تو شام تک اور شام کو جائے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔

(۶۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ فِي سَنَةِ سِتٍّ وَعِشْرِينَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الزُّنَجِيُّ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قُلْتُ لِسُؤَيْدٍ وَلِمَ سُمِّيَ الزُّنَجِيُّ قَالَ كَانَ شَدِيدَ السَّوَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ بِعَرَفَةَ وَهُوَ مُرْدِفٌ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَقَالَ هَذَا مَوْقِفٌ وَكُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ ثُمَّ دَفَعَ فَجَعَلَ يَسِيرُ الْعَنْقَ وَالنَّاسُ يَضْرِبُونَ يَمِينًا وَشِمَالًا وَهُوَ يَلْتَفِتُ وَيَقُولُ السَّكِينَةُ أَيُّهَا النَّاسُ السَّكِينَةُ أَيُّهَا النَّاسُ حَتَّى جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ فَجَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ ثُمَّ وَقَفَ بِالْمُزْدَلِفَةِ فَأَرْدَفَ الْفُضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ وَقَفَ عَلَى قَرْحٍ فَقَالَ هَذَا الْمَوْقِفُ وَكُلُّ الْمُزْدَلِفَةِ مَوْقِفٌ ثُمَّ دَفَعَ فَجَعَلَ يَسِيرُ الْعَنْقَ وَالنَّاسُ يَضْرِبُونَ يَمِينًا وَشِمَالًا وَهُوَ يَلْتَفِتُ وَيَقُولُ السَّكِينَةُ أَيُّهَا النَّاسُ السَّكِينَةُ أَيُّهَا النَّاسُ فَلَمَّا وَقَفَ عَلَى مُحَسَّرٍ قَرَعَ رَاحِلَتَهُ فَخَبَّتْ بِهِ حَتَّى خَرَجَتْ مِنَ الْوَادِي ثُمَّ سَارَ مَسِيرَتَهُ حَتَّى أَتَى الْجَمْرَةَ ثُمَّ دَخَلَ الْمُنْحَرُ فَقَالَ هَذَا الْمُنْحَرُ وَكُلُّ مَنِي مَنْحَرٍ فَلَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مِثْلَهُ أَوْ نَحْوَهُ [راجع: ۵۶۲]

(۶۱۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر میدانِ عرفات میں وقوف کیا اور

فرمایا کہ یہ وقف کی جگہ ہے اور پورا عرفہ ہی وقف کی جگہ ہے، پھر غروب شمس کے بعد آپ ﷺ روانہ ہوئے، اپنے پیچھے حضرت اسامہ کو بٹھالیا اور اپنی سواری کی رفتار تیز کر دی، لوگ دائیں بائیں بھاگنے لگے، نبی ﷺ ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے لوگو! سکون اور اطمینان اختیار کرو۔

پھر آپ مزدلفہ پہنچے تو مغرب اور عشاء کی نمازیں اکٹھی پڑھیں، اور رات بھر وہیں رہے، صبح ہوئی تو آپ ﷺ جبل قزح پر تشریف لائے، وہاں وقوف کیا اور فرمایا کہ یہ وقوف کی جگہ ہے اور پورا مزدلفہ ہی وقوف کی جگہ ہے، پھر آپ ﷺ چلتے ہوئے وادی محسر پہنچے، وہاں ایک لمحے کے لئے رکے پھر اپنی اونٹنی کو سر پٹ دوڑا دیا تا آنکہ اس وادی سے نکل گئے (کیونکہ یہ عذاب کی جگہ تھی)

پھر سواری روک کر اپنے پیچھے حضرت فضلؓ کو بٹھا لیا، اور چلتے چلتے منی پہنچ کر حجرہ عقبہ آئے اور اسے کندیاں ماریں، پھر قربان گاہ تشریف لائے اور فرمایا کہ یہ قربان گاہ ہے اور منی پورا ہی قربان گاہ ہے، پھر راوی نے مکمل حدیث ذکر کی۔

(۶۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ رِيْدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحَصَنِ عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُبْغِضُ الْعَرَبُ إِلَّا مُنَافِقٌ [إسناده ضعيف]

(۶۱۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا عرب سے نفرت کرنے والا کوئی منافق ہی ہو سکتا ہے۔

(٦١٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ عِنْدَنَا شَيْئًا نَقْرُؤُهُ إِلَّا كِتَابَ اللَّهِ وَهَذِهِ الصَّحِيفَةُ صَحِيفَةٌ فِيهَا أَسْنَانُ الْإِبِلِ وَأَشْيَاءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ فَقَدْ كَذَبَ قَالَ وَفِيهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ غَيْرِ إِلَى ثَوْرٍ فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى مُحَدِّثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَدْلًا وَلَا صَرْفًا وَمَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ [صححه البخارى (٣١٧٢)،

ومسلم (۱۳۷۰) وابن حبان (۳۷۱۶) [انظر: ۱۰۳۷]

(۶۱۵) ابراہیم تیمی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ ہمارے پاس کتاب اللہ اور اس صحیفے ”جس میں اونٹوں کی عمریں اور رزموں کی کچھ تفصیلات ہیں“ کے علاوہ بھی کچھ اور ہے جو ہم پڑھتے ہیں تو وہ جھوٹا ہے، اس صحیفے میں یہ بھی لکھا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے ثور تک مدینہ منورہ حرم ہے، جو شخص اس میں کوئی بدعت ایجاد کرے یا کسی بدعتی کوٹھکانہ دے، اس پر اللہ کی فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی

لعت ہے، قیامت کے دن اللہ اس سے کوئی فرض یا نفلی عبادت قبول نہ کرے گا۔

اور جو شخص اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنی نسبت کرے (کسی دوسرے شخص کو اپنا باپ کہنا شروع کر دے) یا کوئی غلام اپنے آقا کے علاوہ کسی اور کو اپنا آقا کہنا شروع کر دے، اس پر بھی اللہ کی فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، قیامت کے دن اللہ اس کا بھی کوئی فرض یا نفل قبول نہیں کرے گا اور تمام مسلمانوں کی ذمہ داری ایک جیسی ہے، ایک عام آدمی بھی اگر کسی کو امان دے دے تو اس کا لحاظ کیا جائے گا۔

(۶۱۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا حَدَّثْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا فَلَا تَنْتَبِهُوا لِأَنَّهُ أَمَرٌ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ وَإِذَا حَدَّثْتُمْ عَنْ غَيْرِهِ فَإِنَّمَا أَنَا رَجُلٌ مُحَارِبٌ وَالْحَرْبُ خَدْعَةٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أَقْوَامٌ أَحْدَاثُ الْأَسْنَانِ سَفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ قَوْلِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ فَإِنَّمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَأَقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَحْرَمَ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [صححه بخاری (۶۹۳۰) و مسلم (۱۰۶۶)] [انظر: ۹۱۲، ۱۰۸۶]

(۶۱۶) سوید بن غفلہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ فرمایا جب میں تم سے نبی ﷺ کے حوالے سے کوئی حدیث بیان کروں تو میرے نزدیک آسمان سے گر جانا ان کی طرف جھوٹی نسبت کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے، اور جب کسی اور کے حوالے سے کوئی بات کروں تو میں جنگجو آدمی ہوں اور جنگ تو نام ہی تدبیر اور چال کا ہے۔

میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے قریب ایسی اقوام نکلیں گی جن کی عمر تھوڑی ہوگی اور عقل کے اعتبار سے وہ بیوقوف ہوں گے، نبی ﷺ کی باتیں کریں گے، لیکن ایمان ان کے گلے سے آگے نہیں جائے گا، تم انہیں جہاں بھی پاؤ قتل کر دو، کیونکہ ان کا قتل کرنا قیامت کے دن باعث ثواب ہوگا۔

(۶۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ شُبَيْرِ بْنِ شَكْلٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ شَغَلُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى صَلَاةِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللَّهُ قُبُورَهُمْ وَبَيُوتَهُمْ نَارًا ثُمَّ صَلَّاهَا بَيْنَ الْعِشَاءَيْنِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ [صححه مسلم (۶۲۷) وابن خزيمة: (۱۱۳۷)] [انظر: ۱۲۹۹، ۱۰۳۶، ۱۲۴۶، ۱۰۳۶، ۱۲۹۹]

(۶۱۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ خندق کے دن نبی ﷺ نے فرمایا اللہ ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے کہ انہوں نے ہمیں نماز عصر نہیں پڑھنے دی یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا، پھر نبی ﷺ نے عصر کی نماز مغرب اور عشاء کے درمیان ادا فرمائی۔

(۶۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمُنْذِرِ أَبِي يَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَفِيفَةِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ كَانَ رَجُلًا مَذَّاءً فَاسْتَحْيَى أَنْ يَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْمَذْيِ قَالَ فَقَالَ لِمَقْدَادٍ سَلْ لِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْمَذْيِ قَالَ فَسَأَلَهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ الْوُضُوءُ [صححه البخارى (۱۳۲)، ومسلم (۳۰۳) وابن خزيمة (۱۹)] [راجع: ۶۰۶]

(۶۱۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے بکثرت مذی آتی تھی، مجھے خود یہ مسئلہ پوچھتے ہوئے شرم آتی تھی، میں نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وہ نبی ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھیں، چنانچہ انہوں نے یہ مسئلہ پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ ایسا شخص وضو کر لیا کرے۔

(۶۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حُجَّاجٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْرَأَ الرَّجُلُ وَهُوَ رَاكِعٌ أَوْ سَاجِدٌ [قال شعيب: حسن لغیره] [انظر: ۱۲۴۴]

(۶۱۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے رکوع یا سجدہ کی حالت میں قرآن کریم کی تلاوت سے منع فرمایا ہے۔

(۶۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ تَنَوَّقُ فِي قُرَيْشٍ وَتَدْعُنَا قَالَ وَعِنْدَكُمْ شَيْءٌ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ ابْنَةُ حَمْزَةَ قَالَ

إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي هِيَ ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ [صححه مسلم (۱۴۴۶)] [انظر: ۹۱۴، ۱۰۳۸، ۱۰۹۹، ۱۳۵۸]

(۶۲۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہمیں چھوڑ کر قریش کے دوسرے خاندانوں کو کیوں پسند کرتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے پاس بھی کچھ ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی! فرمایا کہ وہ تو میرے لیے حلال نہیں ہے کیونکہ وہ میری رضاعی بہتی ہے (در اصل نبی ﷺ اور حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ آپس میں رضاعی بھائی بھی تھے اور چچا بھی تھے)۔

(۶۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ جَالِسًا وَفِي يَدِهِ عُوْدٌ يَنْكُتُ بِهِ قَالَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ نَفْسٍ إِلَّا وَقَدْ عَلِمَ مَنَزِلُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ قَالَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلِمَ نَعْمَلُ قَالَ

اعْمَلُوا فَكُلُّ مَيْسَرٍ لِمَا خُلِقَ لَهُ أَمَّا مَنْ أُعْطِيَ وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى [صححه البخارى (۴۹۴۶)، ومسلم (۲۶۴۷)] [انظر: ۱۳۴۹، ۱۱۸۱، ۱۱۱۰، ۱۰۶۸، ۱۰۶۷]

(۶۲۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی ﷺ تشریف فرما تھے، آپ کے دست مبارک میں ایک لکڑی تھی جس سے آپ ﷺ زمین کو کرید رہے تھے، تھوڑی دیر بعد سر اٹھا کر فرمایا تم میں سے ہر شخص کا ٹھکانہ ”خواہ جنت ہو یا جہنم“ اللہ کے علم میں موجود اور متعین ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! پھر ہم عمل کیوں کریں؟ فرمایا عمل کرتے رہو کیونکہ ہر ایک کے لئے وہی اعمال آسان کیے جائیں گے جن کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہوگا، پھر آپ ﷺ نے قرآن کی یہ آیت تلاوت فرمائی کہ جس

شخص نے دیا، تقویٰ اختیار کیا اور اچھی بات کی تصدیق کی تو ہم اس کے لئے آسانی کے اسباب پیدا کر دیں گے اور جو شخص بخل اختیار کرے، اپنے آپ کو مستغنی ظاہر کرے اور اچھی بات کی تکذیب کرے تو ہم اس کے لئے تنگی کے اسباب پیدا کر دیں گے۔

(۶۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ فَلَمَّا خَرَجُوا قَالَ وَجَدَ عَلَيْهِمْ فِي شَيْءٍ فَقَالَ قَالَ لَهُمْ أَلَيْسَ قَدْ أَمَرَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُطِيعُونِي قَالَ قَالُوا بَلَى قَالَ فَقَالَ اجْمَعُوا حَطَبًا ثُمَّ دَعَا بِنَارٍ فَأَضْرَمَهَا فِيهِ ثُمَّ قَالَ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ لَتَدْخُلْنَهَا قَالَ فَهَمَّ الْقَوْمُ أَنْ يَدْخُلُوهَا قَالَ فَقَالَ لَهُمْ شَابٌّ مِنْهُمْ إِنَّمَا فَرَرْتُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّارِ فَلَا تَهْجَلُوا حَتَّى تَلْقُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ أَمَرَكُمْ أَنْ تَدْخُلُوهَا فَادْخُلُوهَا قَالَ فَرَجَعُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ لَهُمْ لَوْ دَخَلْتُمُوهَا مَا خَرَجْتُمْ مِنْهَا أَبَدًا إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ

[صححه البخاری (۴۳۴۰) و مسلم (۱۸۴۰)] [انظر: ۷۲۴، ۱۰۱۸، ۱۰۶۵، ۱۰۹۵]

(۶۲۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک لشکر روانہ فرمایا، اور ایک انصاری کو ان کا امیر مقرر کر دیا، جب وہ لوگ روانہ ہوئے تو راستے میں اس انصاری کو کسی بات پر غصہ آ گیا، اور اس نے ان سے کہا کہ کیا تمہیں نبی ﷺ نے میری اطاعت کا حکم نہیں دیا تھا؟ لوگوں نے کہا کیوں نہیں! اس نے کہا کہ پھر لکڑیاں اکٹھی کرو، اس کے بعد اس نے آگ منگوا کر لکڑیوں میں آگ لگا دی اور کہا کہ میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ اس آگ میں داخل ہو جاؤ۔

لوگ ابھی اس میں چھلانگ لگانے کی سوچ ہی رہے تھے کہ ایک نوجوان کہنے لگا کہ آگ ہی سے تو بھاگ کر تم نبی ﷺ کے دامن سے وابستہ ہوئے ہو، اس میں جلد بازی مت کرو پہلے نبی ﷺ سے مل کر پوچھ لو، اگر وہ تمہیں اس میں چھلانگ لگانے کا حکم دیں تو ضرور ایسا ہی کرو۔

چنانچہ لوگ رک گئے اور واپس آ کر نبی ﷺ کو سارا واقعہ بتایا، نبی ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم اس میں ایک مرتبہ داخل ہو جاتے تو پھر کبھی اس میں سے نکل نہ سکتے، یاد رکھو! اطاعت کا تعلق تو صرف نیکی کے کاموں سے ہے۔

(۶۲۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي وَاقِدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ شَهِدْتُ جَنَازَةً فِي بَنِي سَلَمَةَ فَقُمْتُ فَقَالَ لِي نَافِعُ بْنُ جَبْرِ اجْلِسْ فَإِنِّي سَأُخْبِرُكَ فِي هَذَا بِشَيْءٍ حَدَّثَنِي مَسْعُودُ بْنُ الْحَكَمِ الزُّرَقِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِرَحْبَةِ الْكُوفَةِ وَهُوَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنَا بِالْقِيَامِ فِي الْجَنَازَةِ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ ذَلِكَ وَأَمَرَنَا بِالْجُلُوسِ [صححه

مسلم (۹۶۲)، وابن حبان (۳۰۵۴)] [انظر: ۶۳۱، ۱۰۹۴، ۱۱۶۷]

(۶۲۳) واقعہ بن عمرو کہتے ہیں کہ میں بنو سلمہ کے کسی جنازے میں شریک تھا، میں جنازے کو دیکھ کر کھڑا ہو گیا، تو نافع بن جبیر مجھ

سے کہنے لگے کہ بیٹھ جاؤ، میں تمہیں اس سلسلے میں ایک مضبوط بات بتاتا ہوں، مجھے مسعود بن حکم نے بتایا ہے کہ انہوں نے جامع کوفہ کے صحن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ پہلے ہمیں جنازہ دیکھ کر کھڑے ہونے کا حکم دیتے تھے، پھر بعد میں آپ ﷺ خود بھی بیٹھ رہے لگے اور ہمیں بھی بیٹھ رہنے کا حکم دیا۔

(۶۲۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الدَّانَاجِ عَنْ حُصَيْنِ أَبِي سَاسَانَ الرَّقَاشِيِّ أَنَّهُ قَدِمَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ عَلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَخْبَرُوهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِ الْوَلِيدِ أَيْ بِشُرْبِهِ الْخَمْرِ فَكَلَّمَهُ عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ فَقَالَ دُونَكَ ابْنُ عَمِّكَ فَأَقِمَّ عَلَيْهِ الْحَدَّ فَقَالَ يَا حَسَنُ قُمْ فَاجْلِدْهُ قَالَ مَا أَنْتَ مِنْ هَذَا فِي شَيْءٍ وَلَ هَذَا غَيْرَكَ قَالَ بَلْ ضَعُفْتَ وَوَهَنْتَ وَعَجَزْتَ قُمْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ فَجَعَلَ عَبْدُ اللَّهِ يَضْرِبُهُ وَيَعُدُّ عَلَيْهِ حَتَّى نَلَعَ أَرْبَعِينَ ثُمَّ قَالَ أَمْسِكْ أَوْ قَالَ كُفَّ جَلَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعِينَ وَأَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ وَكَامَلَهَا عُمَرُ ثَمَانِينَ وَكُلُّ سَنَةٍ [صححه مسلم (۱۷۰۷)] [انظر: (۱۱۸۴)، (۱۲۳۰)]

(۶۲۴) ابو ساسان رقاشی کہتے ہیں کہ کوفہ سے کچھ لوگ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ولید کی شراب نوشی کے حوالے سے کچھ خبریں بتائیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی ان سے اس حوالے سے گفتگو کی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ آپ کا چچا زاد بھائی آپ کے حوالے ہے، آپ اس پر سزا جاری فرمائیے، انہوں نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ حسن! کھڑے ہو کر اسے کوڑے مارو، اس نے کہا کہ آپ یہ کام نہیں کر سکتے، کسی اور کو اس کا حکم دیجئے، فرمایا اصل میں تم کمزور اور عاجز ہو گئے ہو، اس لئے عبداللہ بن جعفر! تم کھڑے ہو کر اس پر سزا جاری کرو۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کوڑے مارتے جاتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ گنتے جاتے تھے، جب چالیس کوڑے ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا بس کرو، نبی ﷺ نے شرابی کو چالیس کوڑے مارے تھے، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بھی چالیس کوڑے مارے تھے، لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی مارے تھے اور دونوں ہی سنت ہیں۔

(۶۲۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ عَلِيٌّ عَلِيَّ بْنَ بَنِي فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَجَنَّتُهُ بِقَعْبٍ يَأْخُذُ الْمُدَّ أَوْ قَرِيبَهُ حَتَّى وَضَعَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَدْ بَالَ فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَلَا أَتَوَضَّأُ لَكَ وَضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ بَلَى فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي قَالَ فَوَضَعَ لَهُ إِنَاءً فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ مَضَمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْشَرَهُ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدَيْهِ فَصَلَّاهُمَا وَجْهَهُ وَأَلْقَمَهُ إِبْهَامَهُ مَا أَقْبَلَ مِنْ أَذُنَيْهِ قَالَ ثُمَّ عَادَ فِي مِثْلِ ذَلِكَ ثَلَاثًا ثُمَّ أَخَذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ بِيَدِهِ الْيُمْنَى فَأَفْرَغَهَا عَلَى نَاصِيَتِهِ ثُمَّ أَرْسَلَهَا تَسِيلُ عَلَى وَجْهِهِ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا ثُمَّ يَدَهُ الْاُخْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأَذُنَيْهِ مِنْ ظُهُورِهِمَا ثُمَّ أَخَذَ بِكَفِّهِ مِنَ الْمَاءِ فَصَلَّاهُمَا وَجْهَهُ وَفِي قَدَمَيْهِ وَفِيهِمَا التَّلْعُلُ ثُمَّ قَلَبَهَا بِهَا ثُمَّ عَلَى الرَّجُلِ الْاُخْرَى مِثْلَ ذَلِكَ قَالَ فَقُلْتُ وَفِي التَّلْعُلَيْنِ قَالَ وَفِي

النَّعْلَيْنِ قُلْتُ وَفِي النَّعْلَيْنِ قُلْتُ وَفِي النَّعْلَيْنِ قَالَ وَفِي النَّعْلَيْنِ [صححه ابن خزيمة (۱۵۳)]

وابن حبان (۱۰۸۰) قال الألبانی: حسن (أبو داود: ۱۱۷)

(۶۲۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے گھر تشریف لائے، انہوں نے وضو کے لئے پانی منگوایا، ہم ان کے پاس ایک پیالہ لائے جس میں ایک مدیا اس کے قریب پانی آتا تھا، اور وہ لاکران کے سامنے رکھ دیا، اس وقت وہ پیشاب سے فارغ ہو چکے تھے، انہوں نے مجھ سے فرمایا اے ابن عباس! کیا میں تمہیں نبی ﷺ جیسا وضو کر کے نہ دکھاؤں؟ میں نے کہا کیوں نہیں، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔

چنانچہ ان کے وضو کے لئے برتن رکھا گیا، پہلے انہوں نے دونوں ہاتھ دھوئے، کلی کی، ناک میں پانی ڈال کر اسے صاف کیا، پھر دونوں ہاتھوں میں پانی لے کر چہرے پر مارا، اپنے انگوٹھے کا پانی کان کے سامنے والے حصے پر ڈالا، تین مرتبہ اسی طرح کیا، پھر دائیں ہاتھ سے ایک چلو بھر کر پانی لیا، اور اسے پیشانی پر ڈال لیا، تاکہ وہ چہرے پر بہہ جائے، پھر دائیں ہاتھ کو کہنی سمیت تین مرتبہ دھویا، بائیں ہاتھ کو بھی اسی طرح دھویا، سر اور کانوں کا مسح کیا، پھر دونوں ہاتھوں میں پانی لے کر اپنے قدموں پر ڈالا، جبکہ انہوں نے جوتی پہن رکھی تھی، پھر جوتی کو ہلایا اور دوسرے پاؤں کے ساتھ بھی اسی طرح کیا۔

میں نے عرض کیا کہ جوتی پہنے ہوئے بھی وضو ہو سکتا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں! ہو سکتا ہے۔ یہ سوال جواب تین مرتبہ ہوئے۔

(۶۲۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ذُكِرَ الْخَوَارِجُ فَقَالَ فِيهِمْ مُخَدَّجُ الْيَدِ أَوْ مُودُنُ الْيَدِ أَوْ مُثَدَّنُ الْيَدِ لَوْلَا أَنْ تَبْطَرُوا لَحَدَّثْتُكُمْ بِمَا وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ يَقْتُلُوهُمْ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ مُحَمَّدٍ قَالَ إِي وَرَبِّ الْكُعْبَةِ إِي وَرَبِّ الْكُعْبَةِ

[صححه مسلم (۱۰۶۶)] [انظر: ۷۳۵، ۹۰۴، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۸، ۱۲۲۴، ۱۳۳۲]

(۶۲۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک مرتبہ خوارج کا ذکر ہوا تو فرمایا کہ ان میں ایک آدمی ناقص الخلق تھا بھی ہوگا، اگر تم حد سے آگے نہ بڑھ جاؤ تو میں تم سے وہ وعدہ بیان کرتا جو اللہ نے نبی ﷺ کی زبانی ان کے قتل کرنے والوں سے فرما رکھا ہے، راوی کہتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا کیا آپ نے واقعی نبی ﷺ سے اس سلسلے میں کوئی فرمان سنا ہے؟ تو انہوں نے تین مرتبہ فرمایا ہاں! رب کعبہ کی قسم۔

(۶۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَا لَمْ يَكُنْ جُنُبًا [قال شعيب: إسناده حسن] [انظر: ۶۳۹،

۸۴۰، ۱۰۱۱، ۱۱۲۳]

(۶۲۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ ہمیں قرآن کریم پڑھایا کرتے تھے، بشرطیکہ اختیاری طور پر غسل کے ضرورت مند نہ ہوتے۔

(۶۲۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا بَعَثْتَنِي أَكُونُ كَالسَّكَّةِ الْمُحْمَاةِ أَمْ الشَّاهِدِ يَرَى مَا لَا يَرَى الْغَائِبُ قَالَ الشَّاهِدُ يَرَى مَا لَا يَرَى الْغَائِبُ [قال شعيب: حسن لغيره]

(۶۲۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا جب آپ مجھے کہیں بھیجے ہیں تو میں ڈھلا ہوا سکہ بن کر جایا کروں یا وہاں کے حالات دیکھ کر فیصلہ کیا کروں کیونکہ موقع پر موجود شخص وہ دیکھتا ہے جو غائب نہیں دیکھتا؟ فرمایا بلکہ یہ بات سامنے رکھو کہ موقع پر موجود شخص وہ دیکھتا ہے جو غائب نہیں دیکھتا (اور حالات دیکھ کر فیصلہ کیا کرو) (۶۲۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ قَالَ سَمِعْتُ رُبَيْعًا قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ يَكْذِبْ عَلَيَّ يَلْجُ النَّارَ [صححه البخاری (۱۰۶)، ومسلم في مقدمة صحيحه (۱)] [انظر: ۶۳۰، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۲۹۲]

(۶۲۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میری طرف جھوٹی بات کی نسبت نہ کرو، کیونکہ جو شخص میری طرف کسی بات کی جھوٹی نسبت کرے گا وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

(۶۳۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رُبَيْعٍ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ يَكْذِبْ عَلَيَّ يَلْجُ النَّارَ [راجع: ۶۲۹]

(۶۳۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میری طرف جھوٹی بات کی نسبت نہ کرو، کیونکہ جو شخص میری طرف کسی بات کی جھوٹی نسبت کرے گا وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

(۶۳۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّبِ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدْ رَأَيْتَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَقُمْنَا وَقَعَدَ فَقَعَدْنَا [راجع: ۶۲۳]

(۶۳۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ پہلے ہم نے نبی ﷺ کو جتاڑے کے احترام میں کھڑے ہوتے ہوئے دیکھا تو ہم بھی کھڑے ہونے لگے، بعد میں بیٹھے ہوئے دیکھا تو ہم بھی بیٹھے لگے۔

(۶۳۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُدْرِكٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنِ ابْنِ نَجِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ جُنُبٌ وَلَا صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ [قال الألبانی: ضعيف (أبو داود: ۲۲۷ و ۴۱۵۲، ابن ماجه: ۳۶۵۰، النسائي: ۱۴۱/۱ و ۱۸۵/۷) قال شعيب: حسن لغيره]

[انظر: ۶۴۷، ۸۱۵، ۱۱۷۲]

(۶۳۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس گھر میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں کوئی جنبی ہو، یا تصویر یا کتا ہو۔

(۶۳۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ جُرَيْجٍ بْنِ كَلْبٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَضْحَى بَعْضُ بَنِي الْقُرْنِ وَالْأَذْنِ [صححه ابن خزيمة: (۲۹۱۳)، قال الألباني: ضعيف (أبوداود: ۲۸۰۵، ابن ماجه: ۳۱۴۵، الترمذی: ۱۵۰۴) قال شعيب: إسناده حسن] [انظر: ۷۹۱، ۱۰۴۸،

[۱۲۹۴، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴]

(۶۳۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے سیٹک یا کان کے ہوئے جانور کی قربانی سے منع فرمایا ہے۔
(۶۳۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الدُّبَاءِ وَالْمَزَقَةِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ لَيْسَ بِالْكُوفَةِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدِيثٌ أَصَحُّ مِنْ هَذَا [صححه البخاری (۵۵۹۴)، ومسلم (۱۹۹۴)] [انظر: ۱۱۸۰]

(۶۳۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے دباء اور مزفت سے منع فرمایا ہے۔ (جن کی وضاحت پیچھے گزر چکی)
(۶۳۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُجَالِدٍ حَدَّثَنِي عَامِرٌ عَنْ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةَ أَكْلِ الرِّبَا وَمُوكَلَهُ وَكَاتِبَهُ وَشَاهِدِيهِ وَالْحَالَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ وَمَانِعَ الصَّدَقَةِ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ [قال الألباني: صحيح مختصراً (أبوداود: ۲۰۷۶ و ۲۰۷۷، ابن ماجه: ۱۹۵۳، الترمذی: ۱۱۱۹، النسائي: ۱۴۷/۸) قال شعيب: حسن لغيره] [انظر: ۶۶۰، ۶۷۱، ۷۲۱، ۸۴۴، ۹۸۰، ۱۲۸۹، ۱۳۶۴]

(۶۳۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے دس قسم کے لوگوں پر لعنت فرمائی ہے، سودخور، سود کھلانے والا، سودی معاملات لکھنے والا، سودی معاملات کے گواہ، حلالہ کرنے والا، حلالہ کروانے والا، زکوٰۃ روکنے والا، جسم گودنے والی اور جسم گودوانے والی عورتوں پر۔

(۶۳۶) حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ وَأَنَا حَدِيثُ السِّنِّ قَالَ قُلْتُ تَبْعْتَنِي إِلَى قَوْمٍ يَكُونُ بَيْنَهُمْ أَحْدَاثٌ وَلَا عِلْمَ لِي بِالْقَضَاءِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ سَيَهْدِي لِسَانَكَ وَيُبَيِّنُ قَلْبَكَ قَالَ فَمَا شَكَّكَ فِي قَضَائِهِ بَيْنَ النَّبِيِّ بَعْدُ [قال شعيب: صحيح] [انظر: ۱۱۴۵]

(۶۳۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جب مجھے یمن کی طرف بھیجا تو میں اس وقت نو خیز تھا، میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ آپ مجھے ایسی قوم کی طرف بھیج رہے ہیں جہاں لوگوں میں آپس میں اختلافات اور جھگڑے بھی ہوں گے اور مجھے فیصلہ کرنے کا قطعاً کوئی علم نہیں ہے؟ فرمایا اللہ تمہاری زبان کو صحیح راستے پر چلائے گا اور تمہارے دل کو مضبوط رکھے گا، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد کبھی بھی دواؤں کے درمیان فیصلہ کرنے میں مجھے کوئی شک نہیں ہوا۔

(۶۳۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا وَجِعٌ وَأَنَا أَقُولُ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ أَجَلِي فَقَدْ حَضَرَ فَأَرْحِنِي وَإِنْ كَانَ أَجَلًا فَأَرْفَعْنِي وَإِنْ كَانَ بَلَاءٌ فَصَبِّرْنِي قَالَ مَا قُلْتَ فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ فَضَرَبَنِي بِرِجْلِهِ فَقَالَ مَا قُلْتَ قَالَ فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ عَافِهِ أَوْ أَشْفِهِ قَالَ فَمَا اشْتَكَيْتُ ذَلِكَ الْوَجَعَ بَعْدُ [قال الترمذی: هذا حديث حسن صحيح قال الألبانی: ضعيف (الترمذی: ۳۵۶۴)] [انظر: ۶۳۸، ۸۴۱، ۱۰۵۷]

(۶۳۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کا میرے پاس سے گزر ہوا، میں اس وقت بیمار تھا اور یہ دعاء کر رہا تھا کہ اے اللہ! اگر میری موت کا وقت قریب آ گیا ہے تو مجھے اس بیماری سے راحت عطا فرما اور مجھے اپنے پاس بلا لے، اگر اس میں دیر ہو تو مجھے اٹھا لے اور اگر یہ کوئی آزمائش ہو تو مجھے صبر عطا فرما، نبی ﷺ نے فرمایا تم کیا کہہ رہے ہو؟ میں نے اپنی بات پھر دہرا دی، نبی ﷺ نے مجھے پاؤں سے ٹھوکر ماری یعنی غصہ کا اظہار کیا اور فرمایا کیا کہہ رہے ہو؟ میں نے پھر اپنی بات دہرا دی، نبی ﷺ نے دعا فرمائی اے اللہ! اسے عافیت اور شفاء عطا فرما، حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد مجھے وہ تکلیف کبھی نہیں ہوئی۔

(۶۳۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرُو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ شَاكِيًا فَمَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ اللَّهُمَّ عَافِهِ اللَّهُمَّ أَشْفِهِ فَمَا اشْتَكَيْتُ ذَلِكَ الْوَجَعَ بَعْدُ [قال شعيب: إسناده حسن] [راجع: ۶۳۷]

(۶۳۸) گذشتہ روایت ایک دوسری سند سے بھی مذکور ہے جو عبارت میں گذری۔

(۶۳۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ أَتَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَا وَرَجُلَانِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهُ ثُمَّ يَخْرُجُ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَأْكُلُ مَعْنَا اللَّحْمَ وَلَا يَحْجِزُهُ وَرُبَّمَا قَالَ يَحْجِبُهُ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ لَيْسَ الْجَنَابَةَ [صححه ابن خزيمة: (۲۰۸) قال

الألبانی: ضعيف (أبو داود: ۲۲۹، ابن ماجه: ۵۹۴، الترمذی: ۱۴۶، النسائی: ۱/۱۴۴) قال شعيب: إسناده حسن]

[راجع: ۶۳۷]

(۶۳۹) عبد اللہ بن سلمہ کہتے ہیں کہ میں ایک آدمی کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، وہ فرمانے لگے کہ نبی ﷺ قضاء حاجت کے بعد وضو کیے بغیر باہر تشریف لا کر قرآن کریم کی تلاوت شروع کر دیتے، آپ ﷺ ہمارے ساتھ گوشت بھی تناول فرمایا کرتے تھے اور آپ ﷺ کو جنابت کے علاوہ کوئی چیز قرآن سے نہیں روکتی تھی۔

(۶۴۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ [صححه

البخاری (۳۴۳۲)، ومسلم (۲۴۳۰)] [انظر: ۹۳۸، ۱۱۰۹، ۱۲۱۲]

(۶۳۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے بہترین عورت حضرت مریم بنت عمران ہیں اور بہترین عورت حضرت خدیجہ فاطمہ ہیں۔

(۶۴۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ الْكِنْدِيِّ عَنْ زَادَانَ أَبِي عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا فِي الرَّحْبَةِ وَهُوَ يَنْشُدُ النَّاسَ مَنْ شَهِدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ وَهُوَ يَقُولُ مَا قَالَ فَقَامَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَشَهِدُوا أَنَّهُمْ سَمِعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلَيْ مَوْلَاهُ [قال شعيب: صحيح لغيره]

(۶۴۱) زاذان کہتے ہیں کہ میں نے محسن مسجد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لوگوں کو اللہ کی قسم دے کر یہ پوچھتے ہوئے سنا کہ غدیر خم کے موقع پر نبی ﷺ کی خدمت میں کون حاضر تھا اور کس نے نبی ﷺ کا فرمان سنا تھا؟ اس پر تیرہ آدمی کھڑے ہو گئے اور ان سب نے گواہی دی کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کا میں مولی ہوں، علی بھی اس کے مولی ہیں۔

(۶۴۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ بْنِ تَابِطٍ عَنْ زُرِّ بْنِ حَبِيشٍ قَالَ قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَاللَّهِ إِنَّهُ مِمَّا عَاهَدَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَا يَغْضُنِي إِلَّا مَنَافِقٌ وَلَا يُحِبُّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ [صححه مسلم (۷۸)، وابن حبان (۶۹۲۴)] [انظر: ۷۳۱، ۷۶۲، ۱۰۶۲]

(۶۴۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! نبی ﷺ نے مجھ سے یہ بات ذکر فرمائی تھی کہ مجھ سے بغض کوئی منافق ہی کر سکتا ہے اور مجھ سے محبت کوئی مؤمن ہی کر سکتا ہے۔

(۶۴۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ أَنبَأَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَهَّزَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ فِي خِمِيلٍ وَقُرْبَةٍ وَوِسَادَةٍ أَدَمَ حَشَوْهَا لَيْفُ الْإِذْخِرِ [قال شعيب: إسناده قوي] [انظر: ۷۱۵، ۸۱۹، ۸۳۸، ۸۵۳]

(۶۴۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے جہیز میں روئیں دار کپڑے، ایک مشکیزہ اور ایک چمڑے کا تکیہ دیا تھا جس میں ”اذخر“ نامی گھاس بھری ہوئی تھی۔

(۶۴۴) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا نَعِيمُ بْنُ حَكِيمٍ الْمَدَائِنِيُّ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَيْنَا الْكُعْبَةَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْلِسْ وَصَعِدَ عَلَيَّ مِنْكَبِي فَقَدَمْتُ لِأَنْهَضَ بِهِ فَرَأَى مِنِّي ضَعْفًا فَنَزَلَ وَجَلَسَ لِي نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اصْعِدْ عَلَيَّ مِنْكَبِي قَالَ فَصَعِدْتُ عَلَى مِنْكَبِيهِ قَالَ فَهَضَّ بِي قَالَ فَإِنَّهُ يُخِيلُ إِلَيَّ أَنِّي لَوْ شِئْتُ لَنِلْتُ أَفْقَ السَّمَاءِ حَتَّى صَعِدْتُ عَلَى الْبَيْتِ وَعَلَيْهِ تِمْنَالُ صُفْرِ أَوْ نَحَاسٍ فَجَعَلْتُ أُرَاوِلُهُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ حَتَّى إِذَا اسْتَمَكَنْتُ مِنْهُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْدِفْ بِهِ

فَقَدَفْتُ بِهِ فَتَكْسَرُ كَمَا تَتَكْسَرُ الْقَوَارِيرُ ثُمَّ نَزَلْتُ فَأَنْطَلَقْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَبِقُ حَتَّى تَوَارَيْنَا بِالْبُيُوتِ خَشْيَةً أَنْ يَلْقَانَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ [إسناده ضعيف] [انظر: ۱۳۰۲]

(۶۴۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے ساتھ روانہ ہوا، ہم خانہ کعبہ پہنچے تو نبی ﷺ نے مجھ سے بیٹھنے کے لئے فرمایا اور خود میرے کندھوں پر چڑھ گئے، میں نے کھڑا ہونا چاہا لیکن نہ ہوسکا، نبی ﷺ نے جب مجھ میں کمزوری کے آثار دیکھے تو نیچے اتر آئے، خود بیٹھ گئے اور مجھ سے فرمایا میرے کندھوں پر چڑھ جاؤ، چنانچہ میں نبی ﷺ کے کندھوں پر سوار ہو گیا اور نبی ﷺ مجھے لے کر کھڑے ہو گئے۔

اس وقت مجھے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ اگر میں چاہوں تو افاق کو چھو لوں، بہر حال! میں بیت اللہ پر چڑھ گیا، وہاں بیتل یا تانبے کی ایک مورتی نظر آئی، میں اسے دائیں بائیں اور آگے پیچھے سے دھکیلنے لگا، جب میں اس پر قادر ہو گیا تو نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا اسے نیچے پھینک دو، چنانچہ میں نے اسے نیچے پٹخ دیا اور وہ ششے کی طرح چکنا چور ہو گئی، پھر میں نیچے اتر آیا۔ پھر میں اور نبی ﷺ ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہوئے، تیزی سے روانہ ہو گئے یہاں تک کہ گھروں میں جا کر چھپ گئے، ہمیں یہ اندیشہ تھا کہ کہیں کوئی آدمی نہ مل جائے۔

(۶۴۵) حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا يَاسِينُ الْعِجْلِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ الْحَنْفِيَّةِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَهْدِيُّ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ يُصْلِحُهُ اللَّهُ فِي لَيْلَةٍ [إسناده ضعف قال الألبانی حسن (ابن ماجه: ۴۰۸۵)]

(۶۴۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مہدی کا تعلق ہم اہل بیت سے ہوگا، اللہ اسے ایک ہی رات میں سنوار دے گا۔

(۶۴۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْبَرِيدِ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَاضِي الرَّيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ سَمِعْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ اجْتَمَعْتُ أَنَا وَفَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَالْعَبَّاسُ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَبِرَ سِنِّي وَرَقَّ عَظْمِي وَكَثُرَتْ مُنْتَبِئِي فَإِنْ رَأَيْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ تَأْمُرَ لِي بِكَذَا وَكَذَا وَسُقَا مِنْ طَعَامٍ فَأَفْعَلْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْعَلْ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ رَأَيْتَ أَنْ تَأْمُرَ لِي كَمَا أَمَرْتَ لِعَمَّكَ فَأَفْعَلْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْعَلْ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنْتُ أُعْطِيتَنِي أَرْضًا كَانَتْ مَعِيشَتِي مِنْهَا ثُمَّ قَبَضْتُهَا فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ تَرُدَّهَا عَلَيَّ فَقُلْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْعَلْ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ رَأَيْتَ أَنْ تَأْمُرَ لِي كَمَا أَمَرْتَ لِعَمَّكَ فَأَفْعَلْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْعَلْ ذَلِكَ قَالَ فَقُلْتُ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ رَأَيْتَ أَنْ تَوَلَّيْنِي هَذَا الْحَقَّ الَّذِي جَعَلَهُ

اللَّهُ لَنَا فِي كِتَابِهِ مِنْ هَذَا الْخُمُسِ فَأَقْسَمُهُ فِي حَيَاتِكَ كَيْ لَا يَنَازِعَنِي أَحَدٌ بَعْدَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْعُ ذَلِكَ قَوْلَ لَئِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَسَمْتُ فِي حَيَاتِهِ ثُمَّ وَلَّيْنِي أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَسَمْتُ فِي حَيَاتِهِ ثُمَّ وَلَّيْنِي عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَسَمْتُ فِي حَيَاتِهِ حَتَّى كَانَتْ آخِرُ سَنَةٍ مِنْ سِنِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَإِنَّهُ آتَاهُ مَالٌ كَثِيرٌ [قال الألباني: ضعيف الإسناد (أبو داود: ۲۹۸۳ و ۲۹۸۴)]

(۶۳۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں میں، فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہنے لگے یا رسول اللہ! میں اب بوڑھا ہو گیا ہوں، میری ہڈیاں کمزور ہو گئی ہیں اور میری ذمہ داریاں بڑھ گئی ہیں، اگر آپ مجھے اتنے من غلہ اور گندم دے دیں تو میرا کام بن جائے گا، نبی ﷺ نے فرمایا کہ اچھا، دے دیں گے۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر مناسب سمجھیں تو آپ نے اپنے چچا کے لئے جو حکم دیا ہے، وہ ہمارے لیے بھی دے دیں، نبی ﷺ نے فرمایا اچھا، دے دیں گے، پھر حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے یا رسول اللہ! آپ نے مجھے زمین کا ایک ٹکڑا عطاء فرمایا تھا جس سے میری گذر اوقات ہو جاتی تھی، لیکن پھر آپ نے وہ زمین واپس لے لی، اگر آپ مناسب خیال فرمائیں تو وہ مجھے واپس کر دیں، فرمایا اچھا، کر دیں گے۔

اس کے بعد میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ نے قرآن کریم میں ہمارے لیے خمس کا جو حق مقرر فرمایا ہے، اگر آپ مناسب خیال فرمائیں تو مجھے اس کا نگران بنا دیجئے تاکہ میں آپ کی حیات طیبہ میں اسے تقسیم کیا کروں اور آپ کے بعد کوئی شخص اس میں مجھ سے جھگڑا نہ کر سکے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اچھا، بنا دیں گے۔

چنانچہ نبی ﷺ نے مجھے اس کا نگران بنا دیا اور میں نبی ﷺ کی حیات میں اسے تقسیم کرتا رہا، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے زمانے میں مجھے اس کی نگرانی پر برقرار رکھا اور میں ان کی حیات میں بھی اسے تقسیم کرتا رہا، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی مجھے اس پر برقرار رکھا اور میں اسے تقسیم کرتا رہا لیکن جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا آخری سال تھا تو اس کی نگرانی مجھ سے لے لی گئی، اس وقت ان کے پاس بہت مال آیا تھا۔ (اور وہ مختلف طریقہ اختیار کرنا چاہتے تھے)

(۶۴۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا شُرَحْبِيلُ بْنُ مَذْرُوكٍ الْجُعْفِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُجَيْيٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ لِي عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَتْ لِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلَةٌ لَمْ تَكُنْ لِأَحَدٍ مِنَ الْعَلَائِقِ إِنِّي كُنْتُ آتِيهِ كُلَّ سَحَرٍ فَأَسْلَمُ عَلَيْهِ حَتَّى يَتَضَحَّحَ وَإِنِّي جِئْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ السَّلَامَ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَقَالَ عَلَيَّ رِسْلِكَ يَا أَبَا حَسَنِ حَتَّى أَخْرُجَ إِلَيْكَ فَلَمَّا خَرَجَ إِلَيَّ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَغْضَبَكَ أَحَدٌ قَالَ لَا قُلْتُ فَمَا لَكَ لَا تَكَلِّمُنِي فِيمَا مَضَى حَتَّى تَكَلِّمَتَنِي اللَّيْلَةُ قَالَ سَمِعْتُ فِي الْحَجَرَةِ حَرَكََةً فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ أَنَا جَبْرِيلُ قُلْتُ ادْخُلْ قَالَ لَا أَخْرُجُ إِلَيْكَ فَلَمَّا خَرَجْتُ قَالَ إِنَّ فِي بَيْتِكَ شَيْئًا لَا

يَدْخُلُهُ مَلَكٌ مَا دَامَ فِيهِ قُلْتُ مَا أَعْلَمُهُ يَا جِبْرِيلُ قَالَ أَذْهَبُ فَأَنْظُرُ فَفَتَحْتُ الْبَيْتَ فَلَمْ أَجِدْ فِيهِ شَيْئًا غَيْرَ جَرَوْ كَلْبٌ كَانَ يَلْعَبُ بِهِ الْحَسَنُ قُلْتُ مَا وَجَدْتُ إِلَّا جَرَوْ قَالَ إِنَّهَا ثَلَاثٌ لَنْ يَلْجَأَ مَلَكٌ مَا دَامَ فِيهَا أَبَدًا وَاحِدٌ مِنْهَا كَلْبٌ أَوْ جَنَابَةٌ أَوْ صُورَةٌ رُوحٍ [قال شعيب: إسناده ضعيف] [راجع: ۵۷۰، ۶۳۲]

(۶۳۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضری کا مجھے ایک ایسے وقت میں شرف حاصل ہوتا تھا جو مخلوق میں میرے علاوہ کسی کو حاصل نہ ہو سکا، میں روزانہ سحری کے وقت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا اور سلام کرتا تھا، نبی ﷺ کھانس کر مجھے اندر آنے کی اجازت عطا فرمادیتے۔

ایک مرتبہ میں رات کے وقت نبی ﷺ کے پاس پہنچا اور حسب عادت سلام کرتے ہوئے کہا ”السلام علیک یا نبی اللہ“ آپ ﷺ نے فرمایا ابوالحسن! ارکو، میں خود ہی باہر آ رہا ہوں، جب نبی ﷺ باہر تشریف لائے تو میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! کیا کسی نے آپ کو غصہ دلایا ہے؟ فرمایا نہیں، میں نے پوچھا تو پھر کل گزشتہ رات آپ نے مجھ سے کوئی بات کیوں نہیں کی؟ فرمایا مجھے اپنے حجرے میں کسی چیز کی آہٹ محسوس ہوئی، میں نے پوچھا کون ہے؟ آواز آئی کہ میں جبریل ہوں، میں نے انہیں اندر آنے کے لئے کہا تو وہ کہنے لگے نہیں، آپ ہی باہر تشریف لے آئیے۔

جب میں باہر آیا تو وہ کہنے لگے کہ آپ کے گھر میں ایک ایسی چیز ہے کہ وہ جب تک گھر میں رہے گی، کوئی فرشتہ بھی گھر میں داخل نہ ہوگا، میں نے کہا کہ جبریل! مجھے تو ایسی کسی چیز کا علم نہیں ہے، وہ کہنے لگے کہ جا کر اچھی طرح دیکھئے، میں نے گھر کھول کر دیکھا تو وہاں کتے کے ایک چھوٹے سے بچے کے علاوہ مجھے کوئی اور چیز نہیں ملی جس سے حسن کھیل رہے تھے، چنانچہ میں نے آکر ان سے یہی کہا کہ مجھے تو کتے کے ایک چھوٹے سے بچے کے علاوہ کچھ نہیں ملا، اس پر انہوں نے کہا کہ تین چیزیں ایسی ہیں جو کسی گھر میں جب تک رہیں گی، اس وقت تک رحمت کا کوئی فرشتہ وہاں داخل نہ ہوگا، کتا، جیسی آدمی یا کسی جاندار کی تصویر۔

(۶۴۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا شُرَحْبِيلُ بْنُ مُدْرِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُجَيْجٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَارَ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ صَاحِبَ مِطْهَرَتِهِ فَلَمَّا حَادَى نَيْنَوَى وَهُوَ مُنْطَلِقٌ إِلَى صَفِينٍ فَنَادَى عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اصْبِرْ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ اصْبِرْ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ بِشَطِّ الْفُرَاتِ قُلْتُ وَمَاذَا قَالَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَعَيْنَاهُ تَفِيضَانُ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَغْضَبَكَ أَحَدٌ مَا شَأْنُ عَيْنِكَ تَفِيضَانُ قَالَ بَلْ قَامَ مِنْ عِنْدِي جِبْرِيلُ قُلْتُ فَحَدَّثَنِي أَنَّ الْحُسَيْنَ يُقْتَلُ بِشَطِّ الْفُرَاتِ قَالَ فَقَالَ هَلْ لَكَ إِلَيَّ أَنْ أُشِمَكَ مِنْ تَرْبَتِهِ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ فَمَدَّ يَدَهُ فَقَبَضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ فَأَعْطَانِيهَا فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنِي أَنْ قَاضَتْ [إسناده ضعيف]

(۶۳۸) عبد اللہ بن نجی کے والد ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جا رہے تھے، ان کے ذمے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے وضو کی خدمت تھی، جب وہ صفین کی طرف جاتے ہوئے نینوی کے قریب پہنچے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پکار کر فرمایا ابو عبد اللہ! فرات کے کنارے پر رک جاؤ، میں نے پوچھا کہ خیریت ہے؟ فرمایا میں ایک دن نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ کی

آنکھوں سے آنسوؤں کی بارش ہو رہی تھی، میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! کیا کسی نے آپ کو غصہ دلایا ہے، خیر تو ہے کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں؟ فرمایا ایسی کوئی بات نہیں ہے، بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ابھی تھوڑی دیر پہلے میرے پاس سے جبریل اٹھ کر گئے ہیں، وہ کہہ رہے تھے کہ حسین کو فرات کے کنارے شہید کر دیا جائے گا، پھر انہوں نے مجھ سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو اس مٹی کی خوشبو سونگھا سکتا ہوں؟ میں نے انہیں اثبات میں جواب دیا، تو انہوں نے اپنا ہاتھ بڑھا کر ایک مٹھی بھر کر مٹی اٹھائی اور مجھے دے دی، بس اس وقت سے اپنے آنسوؤں پر مجھے قابو نہیں ہے۔

(۶۴۹) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ أَنَّهُ قَالَ الْكَاهِلِيُّ عَنْ الْخَضِرِ بْنِ الْقَوَّاسِ عَنْ أَبِي سَخِيلَةَ قَالَ قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَفْضَلِ آيَةٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى حَدَّثَنَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فِيمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ وَسَأْفَسْرُهَا لَكَ يَا عَلِيُّ مَا أَصَابَكُمْ مِنْ مَرَضٍ أَوْ عُقُوبَةٍ أَوْ بَلَاءٍ فِي الدُّنْيَا فِيمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَاللَّهُ تَعَالَى أَكْرَمُ مَنْ أَنْ يُنْتَنَى عَلَيْهِمُ الْعُقُوبَةُ فِي الْآخِرَةِ وَمَا عَفَا اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي الدُّنْيَا فَاللَّهُ تَعَالَى أَحْلَمُ مَنْ أَنْ يُعَوِّدَ نَعْدَ عَفْوِهِ [إسناده ضعيف]

(۶۴۹) ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں قرآن کریم کی وہ سب سے افضل آیت ”جو ہمیں نبی علیہ السلام نے بتائی تھی“ نہ بتاؤں، وہ آیت یہ ہے

﴿ مَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فِيمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ ﴾

اور نبی علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ علی! میں تمہارے سامنے اس کی تفسیر بیان کرتا ہوں، اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ تمہیں دنیا میں جو بیماری، تکلیف یا آزمائش پیش آتی ہے تو وہ تمہاری اپنی حرکتوں اور کرتوتوں کی وجہ سے ہوئی ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے بہت کریم ہے کہ آخرت میں دوبارہ اس کی سزا دے، اور اللہ نے دنیا میں جس چیز سے درگزر فرمایا ہو، اس کے حلم سے یہ بعید ہے کہ وہ اپنے غم سے رجوع کر لے۔

(۶۵۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَإِسْرَائِيلُ وَأَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ صَمْرَةَ قَالَ سَأَلْنَا عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ تَطَوُّعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهَارِ فَقَالَ إِنَّكُمْ لَا تَطِيقُونَهُ قَالَ قُلْنَا أَخْبِرْنَا بِهِ نَأْخُذُ مِنْهُ مَا أَطَقْنَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ أَهْمَلَ حَتَّى إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هَاهُنَا يَغْنَى مِنْ قَبْلِ الْمَشْرِقِ مِقْدَارُهَا مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ مِنْ هَاهُنَا مِنْ قَبْلِ الْمَغْرِبِ قَامَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ يَهْمَلُ حَتَّى إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هَاهُنَا يَغْنَى مِنْ قَبْلِ الْمَشْرِقِ مِقْدَارُهَا مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ مِنْ هَاهُنَا يَغْنَى مِنْ قَبْلِ الْمَغْرِبِ قَامَ فَصَلَّى أَرْبَعًا وَارْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَأَرْبَعًا قَبْلَ الْعَصْرِ يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكَعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَالنَّبِيِّينَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ قَالَ قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تِلْكَ سِتُّ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهَارِ وَقَلَّ مَنْ يُدَاوِمُ

عَلَيْهَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ لَأَبِي إِسْحَاقَ حِينَ حَدَّثَهُ يَا أَبَا إِسْحَاقَ يَسُوِي حَدِيثُكَ هَذَا مِلْءَ مَسْجِدِكَ ذَهَبًا [صححه ابن خزيمة: (۱۲۱۱ و ۱۲۳۲) قال الألباني: حسن (ابن ماجة غ ۱۱۶۱، الترمذی: ۴۲۴ و ۴۲۹ و ۵۹۸ و ۵۹۹ النسائی: ۱۱۹/۲) قال شعيب: [إسناده قوى] [انظر: ۶۸۲،

[۱۳۷۵، ۱۲۶۱، ۱۲۵۸، ۱۲۵۲، ۱۲۴۲، ۱۲۰۸، ۱۲۰۳، ۱۲۰۲، ۸۸۵]

(۲۵۰) عاصم بن ضمرہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی ﷺ اذان کے وقت کس طرح نوافل پڑھتے تھے؟ فرمایا تم اس طرح پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتے، ہم نے عرض کیا آپ بتا دیجئے، ہم اپنی طاقت اور استطاعت کے بقدر اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے، فرمایا کہ نبی ﷺ فجر کی نماز پڑھ کر تھوڑی دیر انتظار فرماتے، جب سورج مشرق سے اس مقدار میں نکل آتا جتنا عصر کی نماز کے بعد مغرب کی طرف ہوتا ہے، تو آپ ﷺ کھڑے ہو کر چار رکعت نماز پڑھتے، پھر سورج ڈھلنے کے بعد چار رکعتیں ظہر سے پہلے۔ دو رکعتیں ظہر کے بعد اور چار رکعتیں عصر سے پہلے پڑھتے تھے اور ہر دو رکعتوں میں ملائکہ مقررین، انبیاء کرام علیہم السلام اور ان کی پیروی کرنے والے مسلمانوں اور مؤمنین کے لئے سلام کے کلمات کہتے (تشہد پڑھتے) اس اعتبار سے پورے دن میں نبی ﷺ کے نوافل کی یہ سولہ رکعتیں ہوئیں، لیکن ان پر دوام کرنے والے بہت کم ہیں، یہ حدیث بیان کر کے حبیب بن ابی ثابت نے کہا کہ اے ابواسحاق! آپ کی یہ حدیث اس مسجد کے سونے سے بھر پور ہونے کے اعتبار سے برابر ہے۔

پھر تھوڑی دیر انتظار فرماتے اور جب سورج مشرق سے اتنی مقدار میں نکل آتا جتنا ظہر کی نماز کے بعد مغرب کی طرف ہوتا ہے، تو آپ ﷺ کھڑے ہو کر چار رکعت نماز پڑھتے، پھر سورج ڈھلنے کے بعد چار رکعتیں ظہر سے پہلے۔ دو رکعتیں ظہر کے بعد اور چار رکعتیں عصر سے پہلے پڑھتے تھے اور ہر دو رکعتوں میں ملائکہ مقررین، انبیاء کرام علیہم السلام اور ان کی پیروی کرنے والے مسلمانوں اور مؤمنین کے لئے سلام کے کلمات کہتے (تشہد پڑھتے) اس اعتبار سے پورے دن میں نبی ﷺ کے نوافل کی یہ سولہ رکعتیں ہوئیں، لیکن ان پر دوام کرنے والے بہت کم ہیں، یہ حدیث بیان کر کے حبیب بن ابی ثابت نے کہا کہ اے ابواسحاق! آپ کی یہ حدیث اس مسجد کے سونے سے بھر پور ہونے کے اعتبار سے برابر ہے۔

(۶۵۱) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ وَحُسَيْنٌ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَوَّلِهِ وَأَوْسَطِهِ وَآخِرِهِ فَثَبَّتَ الْوُتْرُ آخِرَ اللَّيْلِ [إسناده ضعيف]

(۶۵۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ رات کے ابتدائی، درمیانے اور آخری ہر حصے میں وتر پڑھ لیا کرتے تھے، تاہم آخر میں آپ ﷺ رات کے آخری حصے میں اس کی پابندی فرمانے لگے تھے۔

(۶۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ الْوُتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ مِثْلَ الصَّلَاةِ وَلَكِنَّهُ سُنَّةٌ سَنَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صححه ابن خزيمة: (۱۰۶۷) قال الألباني: صحيح (أبو داود: ۱۴۱۶، ابن ماجة: ۱۱۶۹، الترمذی: ۴۵۳ و ۴۵۴، النسائی: ۲۲۸/۳) قال شعيب: [إسناده قوى] [انظر: ۷۶۱، ۷۸۶، ۸۴۲، ۸۷۷، ۹۲۷، ۹۶۹، ۱۲۱۴، ۱۲۲۰، ۱۲۲۵، ۱۲۲۸، ۱۲۳۲، ۱۲۶۲]

(۶۵۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وتر فرض نماز کی طرح قرآن کریم سے حتمی ثبوت نہیں رکھتے لیکن ان کا وجوب نبی ﷺ کی سنت سے ثابت ہے۔

(۶۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ صُمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَوْتَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَآخِرِهِ وَأَوْسَطِهِ فَأَنْتَهَى وَتَرَهُ إِلَى السَّحَرِ [قال شعيب:]

[إسناده قوي] [راجع: ۵۸۰]

(۶۵۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ ارات کے ابتدائی، درمیانے اور آخری ہر حصے میں وتر پڑھ لیا کرتے تھے، تاہم آخر میں آپ ﷺ ارات کے آخری حصے میں اس کی پابندی فرمانے لگے تھے۔

(۶۵۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرَّبٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا يَوْمَ بَدْرٍ وَنَحْنُ نَلُودُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَقْرَبُنَا إِلَى الْعَدُوِّ وَكَانَ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ بَأْسًا [قال شعيب:] [إسناده صحيح] [انظر: ۱۰۴۲، ۱۳۴۷]

(۶۵۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر کے دن ہم لوگ نبی ﷺ کی پناہ میں آ جاتے تھے، نبی ﷺ ہماری نسبت دشمن سے زیادہ قریب تھے، اور اس دن نبی ﷺ نے سب سے زیادہ سخت جنگ کی تھی۔

(۶۵۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُسْلِمٍ الْحَنْفِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَكُونُ بِالْبَادِيَةِ فَتَخْرُجُ مِنْ أَحَدِنَا الرُّوحَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ إِذَا فَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَعْجَازِهِنَّ وَقَالَ مَرَّةً فِي أَذْبَارِهِنَّ [إسناده ضعيف. قال الألباني: حسن (الترمذی: ۱۱۶۶) سیاتی فی مسند علی بن طلق: ۲۴۲۵۰]

(۶۵۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک دیہاتی نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ سوال پوچھا کہ یا رسول اللہ! ہم لوگ دیہات میں رہتے ہیں، یہ بتائیے کہ اگر ہم میں سے کسی کی ہوا خارج ہو جائے تو وہ کیا کرے؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حق بات سے نہیں شرماتے (اس لئے میں بھی تم سے بلا تکلف کہتا ہوں کہ ایسی صورت میں) اسے وضو کر لینا چاہئے، اور یاد رکھو! عورت کے ساتھ اس کی دیر میں مباشرت نہ کرنا۔

(۶۵۶) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى الطَّبَّاعُ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيَّاضِ بْنِ عَمْرِو الْقَارِي قَالَ جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ فَدَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَنَحْنُ عِنْدَهَا جُلُوسٌ مَرَجَعُهُ مِنَ الْعِرَاقِ لِيَأْتِيَ قِتْلَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَتْ لَهُ يَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ هَلْ أَنْتَ صَادِقِي عَمَّا أَسْأَلُكَ عَنْهُ تَحَدَّثَنِي عَنْ هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ الَّذِينَ قَتَلَهُمْ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَمَا لِي لَا أَصْدُقُكَ قَالَتْ فَحَدِّثْنِي عَنْ قِصَّتِهِمْ قَالَ فَإِنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا كَانَتْ مُعَاوِيَةَ وَحَكَمَ الْحَكَمَانِ خَرَجَ عَلَيْهِ ثَمَانِيَةُ آلَافٍ مِنْ قُرَاءِ النَّاسِ فَتَزَلُّوا بِأَرْضٍ يُقَالُ لَهَا حُرُورَاءُ مِنْ جَانِبِ الْكُوفَةِ وَإِنَّهُمْ عَتَبُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا انْصَلَحْتَ

مِنْ قَمِيصِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَكَ اللَّهُ تَعَالَى بِهِ ثُمَّ انْطَلَقَتْ فَحَكَمَتْ فِي دِينِ اللَّهِ فَلَا حُكْمَ إِلَّا لِلَّهِ تَعَالَى فَلَمَّا أَنْ بَلَغَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا عَتَبُوا عَلَيْهِ وَفَارَقُوهُ عَلَيْهِ فَأَمَرَ مُؤَدَّنًا فَأَذَّنَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ إِلَّا رَجُلٌ قَدْ حَمَلَ الْقُرْآنَ فَلَمَّا أَنْ امْتَلَأَتِ الدَّارُ مِنْ قُرَاءِ النَّاسِ دَعَا بِمُصْحَفِ إِمَامٍ عَظِيمٍ فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَصُكُّهُ بِيَدِهِ وَيَقُولُ أَيُّهَا الْمُصْحَفُ حَدِّثِ النَّاسَ فَنَادَاهُ النَّاسُ فَقَالُوا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا تَسْأَلُ عَنْهُ إِنَّمَا هُوَ مِدَادٌ فِي وَرَقٍ وَنَحْنُ نَتَكَلَّمُ بِمَا رُوَيْنَا مِنْهُ فَمَاذَا تُرِيدُ قَالَ أَصْحَابُكُمْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ خَرَجُوا بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ كِتَابُ اللَّهِ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ فِي امْرَأَةٍ وَرَجُلٍ وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَأَبْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا إِنْ يُرِيدَا إِصْلَاحًا يُوَفِّقُ اللَّهُ بَيْنَهُمَا فَاُتِمَّ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْبَرُ دَمًا وَحُرْمَةً مِنْ امْرَأَةٍ وَرَجُلٍ وَنَقِمُوا عَلَى أَنْ كَاتَبَتْ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَقَدْ جَانَنَا سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَدِيثِ حِينَ صَالَحَ قَوْمَهُ قُرَيْشًا فَكَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فَقَالَ سُهَيْلٌ لَا تَكْتُبْ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فَقَالَ كَيْفَ نَكْتُبُ فَقَالَ اكْتُبْ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاكْتُبْ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ لَوْ أَعْلِمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ لَمْ أَخَالَفَكَ فَكَتَبَ هَذَا مَا صَالَحَ مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قُرَيْشًا يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ فَعَتَّ إِلَيْهِمْ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَخَرَجَتْ مَعَهُ حَتَّى إِذَا تَوَسَّطْنَا عَسْكَرَهُمْ قَامَ ابْنُ الْكُوَّاءِ يَخْطُبُ النَّاسَ فَقَالَ يَا حَمَلَةَ الْقُرْآنِ إِنَّ هَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ يَعْرِفُهُ فَأَنَا أَعْرِفُهُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَا يَعْرِفُهُ بِهِ هَذَا يَمْنُ نَزَلَ فِيهِ وَفِي قَوْمِهِ قَوْمٌ خَصِمُونَ فَرُدُّوهُ إِلَى صَاحِبِهِ وَلَا تَوَاضِعُوهُ كِتَابَ اللَّهِ فَقَامَ خُطْبَاؤُهُمْ فَقَالُوا وَاللَّهِ لَنُؤَاضِعَنَّ كِتَابَ اللَّهِ فَإِنْ جَاءَ بِحَقِّ نَعْرِفُهُ لَنَتَّبِعَنَّهُ وَإِنْ جَاءَ بِبَاطِلٍ لَنُبَكِّتَنَّهُ بِبَاطِلِهِ فَوَاضِعُوا عَبْدَ اللَّهِ الْكِتَابَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَرَجَعَ مِنْهُمْ أَرْبَعَةُ آلَافٍ كُلُّهُمْ تَائِبٌ فِيهِمْ ابْنُ الْكُوَّاءِ حَتَّى أَذْخَلَهُمْ عَلَى عَلِيٍّ الْكُوفَةَ فَبَعَثَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى بَقِيَّتِهِمْ فَقَالَ قَدْ كَانَ مِنْ أَمْرِنَا وَأَمْرِ النَّاسِ مَا قَدْ رَأَيْتُمْ فَقِفُوا حَيْثُ شِئْتُمْ حَتَّى تَجْتَمِعَ أُمَّةٌ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَنْ لَا تَسْفِكُوا دَمًا حَرَامًا أَوْ تَقْطَعُوا سَبِيلًا أَوْ تَظْلِمُوا ذِمَّةً فَإِنَّكُمْ إِنْ فَعَلْتُمْ فَقَدْ نَبَذْنَا إِلَيْكُمْ الْحَرْبَ عَلَى سَوَاءٍ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَا ابْنَ شَدَادٍ فَقَدْ قَتَلَهُمْ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا بَعَثَ إِلَيْهِمْ حَتَّى قَطَعُوا السَّبِيلَ وَسَفَكُوا الدَّمَ وَاسْتَحَلُّوا أَهْلَ الذِّمَّةِ فَقَالَتْ أَلِلَّهِ قَالَ أَلِلَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَقَدْ كَانَ قَالَتْ فَمَا شَيْءٌ بَلَغَنِي عَنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ يَتَحَدَّثُونَ يَقُولُونَ ذُو الشُّدَى وَذُو الشُّدَى قَالَ قَدْ رَأَيْتُهُ وَقُمْتُ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَيْهِ فِي الْقَتْلِ فَدَعَا النَّاسَ فَقَالَ اتَّعْرِفُونَ هَذَا فَمَا أَكْثَرَ مَنْ جَاءَ يَقُولُ قَدْ

رَأَيْتُهُ فِي مَسْجِدِ بَنِي فُلَانٍ يُصَلِّي وَرَأَيْتُهُ فِي مَسْجِدِ بَنِي فُلَانٍ يُصَلِّي وَلَمْ يَأْتُوا فِيهِ بِشَيْءٍ يُعْرِفُ إِلَّا ذَلِكَ قَالَتْ فَمَا قَوْلُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ قَامَ عَلَيْهِ كَمَا يُزْعَمُ أَهْلُ الْعِرَاقِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَتْ هَلْ سَمِعْتَ مِنْهُ أَنَّهُ قَالَ غَيْرَ ذَلِكَ قَالَ اللَّهُمَّ لَا قَالَتْ أَجَلُ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ يَرْحَمُ اللَّهُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّهُ كَانَ مِنْ كَلَامِهِ لَا يَرَى شَيْئًا يُعْجِبُهُ إِلَّا قَالَ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَيَذْهَبُ أَهْلُ الْعِرَاقِ يَكْذِبُونَ عَلَيْهِ وَيَزِيدُونَ عَلَيْهِ فِي الْحَدِيثِ [قال شعيب: إسناده حسن]

(۶۵۶) عبید اللہ بن عیاض کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے چند روز بعد حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ عراق سے واپس آ کر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے، اس وقت ہم لوگ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ہی بیٹھے ہوئے تھے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے فرمایا عبداللہ! میں تم سے جو پوچھوں گی، اس کا صحیح جواب دو گے؟ کیا تم مجھے ان لوگوں کے بارے بتا سکتے ہو جنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں آپ سے سچ کیوں نہیں بولوں گا، فرمایا کہ پھر مجھے ان کا قصہ سناؤ۔

حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے خط و کتابت شروع کی، اور دونوں ثالثوں نے اپنا اپنا فیصلہ سنا دیا، تو آٹھ ہزار لوگ ”جنہیں قراء کہا جاتا تھا“، نکل کر کوئٹہ کے ایک طرف ”حروراء“ نامی علاقے میں چلے گئے، وہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ناراض ہو گئے تھے اور ان کا کہنا یہ تھا کہ اللہ نے آپ کو جو قیص پہنائی تھی، آپ نے اسے اتار دیا اور اللہ نے آپ کو جو نام عطاء کیا تھا، آپ نے اسے اپنے آپ سے دور کر دیا، پھر آپ نے جا کر دین کے معاملے میں ثالث کو قبول کر لیا، حالانکہ حکم تو صرف اللہ کا ہی چلتا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جب یہ بات معلوم ہوئی کہ یہ لوگ ان سے ناراض ہو کر جدا ہو گئے ہیں تو انہوں نے منادی کو یہ نداء لگانے کا حکم دیا کہ امیر المؤمنین کے پاس صرف وہی شخص آئے جس نے قرآن کریم اٹھا رکھا ہو، جب ان کا گھر قرآن پڑھنے والوں سے بھر گیا تو انہوں نے قرآن کریم کا ایک بڑا نسخہ منگوا کر اپنے سامنے رکھا، اور اسے اپنے ہاتھ سے ہلاتے ہوئے کہنے لگے اے قرآن! لوگوں کو بتا، یہ دیکھ کر لوگ کہنے لگے امیر المؤمنین! آپ اس نسخے سے کیا پوچھ رہے ہیں؟ یہ تو کاغذ میں روشنائی ہے، ہاں! اس کے حوالے سے ہم تک جو احکام پہنچے ہیں وہ ہم ایک دوسرے سے بیان کرتے ہیں، آپ کا اس سے مقصد کیا ہے؟

فرمایا تمہارے یہ ساتھی جو ہم سے جدا ہو کر چلے گئے ہیں، میرے اور ان کے درمیان قرآن کریم ہی فیصلہ کرے گا، اللہ تعالیٰ خود قرآن کریم میں میاں بیوی کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ اگر تمہیں ان دونوں کے درمیان ناچاقی کا اندیشہ ہو تو ایک ثالث مرد کی طرف سے اور ایک ثالث عورت کے اہل خانہ کی طرف سے بھیجو، اگر ان کی نیت محض اصلاح ہوئی تو اللہ ان دونوں کے درمیان موافقت پیدا فرما دے گا، میرا خیال ہے کہ ایک آدمی اور ایک عورت کی نسبت پوری امت کا خون اور حرمت زیادہ اہم ہے (اس لئے اگر میں نے اس معاملہ میں ثالثی کو قبول کیا تو کون سا گناہ کیا؟)

اور انہیں اس بات پر جو غصہ ہے کہ میں نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ خط و کتابت کی ہے (تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تو پھر مسلمان اور صحابی ہیں) جب ہم نبی علیہ السلام کے ساتھ حدیبیہ میں تھے، اور سہیل بن عمرو ہمارے پاس آیا تھا اور نبی علیہ السلام نے اپنی قوم قریش سے صلح کی تھی تو اس وقت نبی علیہ السلام نے مجھ سے ہی لکھوایا تھا، ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ اس پر سہیل نے کہا کہ آپ اس طرح مت لکھو ایسے؟ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ پھر کس طرح لکھوائیں؟ اس نے کہا کہ آپ ”باسمک اللہم“ لکھیں۔ اس کے بعد نبی علیہ السلام نے اپنا نام ”محمد رسول اللہ“ لکھوایا تو اس نے کہا کہ اگر میں آپ کو اللہ کا پیغمبر مانتا تو کبھی آپ کی مخالفت نہ کرتا، چنانچہ نبی علیہ السلام نے یہ الفاظ لکھوائے

”هَذَا مَا صَلَّحَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قُرَيْشًا“

اور اللہ فرماتے ہیں کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں تمہارے لیے بہترین نمونہ موجود ہے (میں نے تو اس نمونے کی پیروی کی ہے)

اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو ان کے پاس سمجھانے کے لئے بھیجا، راوی کہتے ہیں کہ میں بھی ان کے ساتھ گیا تھا، جب ہم ان کے وسط لشکر میں پہنچے تو ”ابن الکواء“ نامی ایک شخص لوگوں کے سامنے تقریر کرنے کے لئے کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ اے حاملین قرآن! یہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما آئے ہیں، جو شخص انہیں نہ جانتا ہو، میں اس کے سامنے ان کا تعارف قرآن کریم سے پیش کر دیتا ہوں، یہ وہی ہیں کہ ان کے اور ان کی قوم کے بارے میں قرآن کریم میں ”قوم خصمون“ یعنی جھگڑالو قوم کا لفظ وارد ہوا ہے، اس لئے انہیں ان کے ساتھی یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس واپس بھیج دو اور کتاب اللہ کو ان کے سامنے مت بچھاؤ۔

یہ سن کر ان کے خطباء کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ بخدا! ہم تو ان کے سامنے کتاب اللہ کو پیش کریں گے، اگر یہ حق بات لے کر آئے ہیں تو ہم ان کی پیروی کریں گے اور اگر یہ باطل لے کر آئے ہیں تو ہم اس باطل کو خاموش کرادیں گے، چنانچہ تین دن تک وہ لوگ کتاب اللہ کو سامنے رکھ کر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مناظرہ کرتے رہے، جس کے نتیجے میں ان میں سے چار ہزار لوگ اپنے عقائد سے رجوع کر کے توبہ تائب ہو کر واپس آ گئے، جن میں خود ”ابن الکواء“ بھی شامل تھا، اور یہ سب کے سب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں کوفہ حاضر ہو گئے۔

اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بقیہ افراد کی طرف قاصد کے ذریعے یہ پیغام بھجوادیا کہ ہمارا اور ان لوگوں کا جو معاملہ ہوا وہ تم نے دیکھ لیا، اب تم جہاں چاہو ٹھہرو، تا آنکہ امت مسلمہ متفق ہو جائے، ہمارے اور تمہارے درمیان یہ معاہدہ ہے کہ تم ناحق کسی کا خون نہ بہاؤ، ڈاکے نہ ڈالو اور ذمیوں پر ظلم و ستم نہ ڈھاؤ، اگر تم نے ایسا کیا تو ہم تم پر جنگ مسلط کردیں گے کیونکہ اللہ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے۔

یہ ساری روئیدادن کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ابن شداد! کیا انہوں نے پھر قتال کیا ان لوگوں سے؟ انہوں نے جواب

دیا کہ اللہ کی قسم! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس وقت تک ان کے پاس اپنا کوئی لشکر نہیں بھیجا جب تک انہوں نے مذکورہ معاہدے کو ختم نہ کر دیا، انہوں نے ڈاکے ڈالے، لوگوں کا خون ناحق بہایا، اور ذمیوں پر دست درازی کو حلال سمجھا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کیا بخدا! ایسا ہی ہوا ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں! اس خدا کی قسم! جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، ایسا ہی ہوا ہے۔

پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ اس بات کی کیا حقیقت ہے جو مجھ تک اہل عراق کے ذریعے پہنچی ہے کہ ”ذوالندی“ نامی کوئی شخص تھا؟ حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے خود اس شخص کو دیکھا ہے اور مقتولین میں اس کی لاش پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑا بھی ہوا ہوں، اس موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو بلا کر پوچھا تھا کیا تم اس شخص کو جانتے ہو؟ اکثر لوگوں نے یہی کہا کہ میں نے اسے فلاں محلے کی مسجد میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے، میں نے اسے فلاں محلے کی مسجد میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے، کوئی مضبوط بات جس سے اس کی پہچان ہو سکتی، وہ لوگ نہ بتا سکے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کی لاش کے پاس کھڑے تھے تو انہوں نے کیا وہی بات کہی تھی جو اہل عراق بیان کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ نے اس کے علاوہ بھی ان کے منہ سے کوئی بات سنی؟ انہوں نے کہا بخدا! نہیں، فرمایا اچھا، ٹھیک ہے، اللہ علی پر رحم فرمائے، یہ ان کا تکیہ کلام ہے، یہی وجہ ہے کہ انہیں جب بھی کوئی چیز اچھی یا تعجب خیز معلوم ہوتی ہے تو وہ یہی کہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا، اور اہل عراق ان کی طرف جھوٹی باتیں منسوب کرنا شروع کر دیتے ہیں، اور اپنی طرف سے بڑھا چڑھا کر بات کو پیش کرتے ہیں۔

(۶۵۷) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ أَبِي مُحَمَّدٍ الْهَذَلِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَقَالَ أَيُّكُمْ يَنْطَلِقُ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَا يَدْعُ بِهَا وَكُنَّا إِلَّا كَسْرُهُ وَلَا قَبْرًا إِلَّا سَوَاهُ وَلَا صُورَةً إِلَّا لَطَخَهَا فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَانْطَلَقَ فَهَابَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ فَرَجَعَ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَا أَنْطَلِقُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَانْطَلِقْ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ أَدْعُ بِهَا وَكُنَّا إِلَّا كَسْرَتُهُ وَلَا قَبْرًا إِلَّا سَوِيَّتُهُ وَلَا صُورَةً إِلَّا لَطَخْتُهَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ لِصَنْعَةٍ شَيْءٍ مِنْ هَذَا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَا تَكُونَنَّ قَتَانًا وَلَا مُخْتَلًا وَلَا تَاجِرًا إِلَّا تَاجِرَ الْخَيْرِ فَإِنَّ أَوْلَيْكَ هُمُ الْمُسْبِقُونَ بِالْعَمَلِ [إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ] [انظر: ۶۵۸،

[۸۸۱، ۱۱۷۰، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷]

(۶۵۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ ایک جنازے میں شریک تھے، اس موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کون شخص مدینہ منورہ جائے گا کہ وہاں جا کر کوئی بت ایسا نہ چھوڑے جسے اس نے توڑ نہ دیا ہو، کوئی قبر ایسی نہ چھوڑے جسے برابر نہ کر دیا، اور کوئی تصویر ایسی نہ دیکھے جس پر گارا اور کیچڑ نہ مل دے؟ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں یہ

کام کروں گا، چنانچہ وہ آدمی روانہ ہو گیا، لیکن جب مدینہ منورہ پہنچا تو وہ اہل مدینہ سے مرعوب ہو کر واپس لوٹ آیا۔

یہ دیکھ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں جاتا ہوں، نبی علیہ السلام نے انہیں اجازت دے دی، چنانچہ جب وہ واپس آئے تو عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے جہاں بھی کسی نوعیت کا بت پایا اسے توڑ دیا، جو قبر بھی نظر آئی اسے برابر کر دیا، اور جو تصویر بھی دکھائی دی اس پر کچھ ڈال دیا، اس کے بعد نبی علیہ السلام نے فرمایا اب جو شخص ان کاموں میں سے کوئی کام دوبارہ کرے گا گویا وہ محمد بن عبد اللہ پر نازل کردہ وحی کا انکار کرتا ہے، نیز یہ بھی فرمایا کہ تم لوگوں کو فتنہ میں ڈالنے والے یا شیخی خورے مت بنا، صرف خیر ہی کے تاجر بنا، کیونکہ یہ وہی لوگ ہیں جن پر صرف عمل کے ذریعے ہی سبقت لے جانا ممکن ہے۔

(۶۵۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ قَالَ وَيَكُونُهُ أَهْلُ الْبَصْرَةِ أَبَا مُورِّجٍ قَالَ وَأَهْلُ الْكُوفَةِ يَكُونُهُ بِأَبِي مُحَمَّدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَنَازَةٍ فَلَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَقُلْ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَالَ وَلَا صُورَةَ إِلَّا طَلَحْتُهَا فَقَالَ مَا أَتَيْتُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَتَّى لَمْ أَدْعُ صُورَةَ إِلَّا طَلَحْتُهَا وَقَالَ لَا تَكُنْ فَتَانًا وَلَا مُخْتَلًا [راجع: ۶۵۷]

(۶۵۸) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۶۵۹) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يُوتَرُ عِنْدَ الْأَذَانِ وَيُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْإِقَامَةِ [راجع: ۵۶۹]

(۶۵۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذان کے قریب وتر ادا فرماتے تھے اور اقامت کے قریب فجر کی سنتیں پڑھتے تھے۔

(۶۶۰) حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ يَعْْنِي الرَّازِي عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا شَكَّ إِلَّا أَنَّهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ الرِّبَا وَمُوكَلَّهُ وَشَاهِدِيهِ وَكَاتِبَهُ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوِشِمَةَ وَالْمُحَلَّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ وَمَانِعَ الصَّدَقَةِ وَكَانَ يَنْهَى عَنِ النَّوْحِ [راجع: ۶۳۵]

(۶۶۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے سود خور، سود کھلانے والا، سودی معاملات لکھنے والا، سودی معاملات کے گواہ، حلالہ کرنے والا، حلالہ کروانے والا، زکوٰۃ روکنے والا، جسم گودنے والی اور جسم گودوانے والی پر لعنت فرمائی ہے اور نبی علیہ السلام نوحہ کرنے سے منع فرماتے تھے۔

(۶۶۱) حَدَّثَنَا خَلْفُ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سَوَّارٍ عَنْ عِدِيِّ بْنِ قَابِطٍ عَنْ أَبِي طَبِيَّانَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ إِنَّ أَنْتَ وَلَيْتَ الْأَمْرَ بَعْدِي فَأَخْرِجْ أَهْلَ نَجْرَانَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ [قال شعيب: إسناده ضعيف جداً]

(۶۶۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا علی! اگر میرے بعد کسی بھی وقت زمام حکومت تمہارے ہاتھ میں آئے تو اہل نجران کو جزیرہ عرب سے نکال دینا۔

(۶۶۲) حَدَّثَنَا خَلْفٌ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ يَعْنِي الرَّازِيَّ وَخَالِدٌ يَعْنِي الطَّحَّانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَدَّاءً فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَّا الْمَنِيُّ فَفِيهِ الْغُسْلُ وَأَمَّا الْمَذْيُ فَفِيهِ الْوُضُوءُ [قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی:

صحيح (ابن ماجه: ۵۰۴، الترمذی: ۱۱۴)] [انظر: ۸۶۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۳، ۹۷۷]

(۶۶۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے خروج مذی کثرت کے ساتھ ہونے کا مرض لاحق تھا، میں نے نبی ﷺ سے اس کا حکم پوچھا تو فرمایا منی میں تو غسل واجب ہے اور مذی میں صرف وضو واجب ہے۔

(۶۶۴) حَدَّثَنَا خَلْفٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ صَوْتَهُ بِالْقِرَاءَةِ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَبَعْدَهَا يُغْلَطُ أَصْحَابُهُ وَهُمْ يُصَلُّونَ [قال شعيب: حسن لغيره] [انظر: ۷۵۲، ۸۱۷]

(۶۶۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص عشاء سے پہلے یا بعد میں تلاوت کرتے ہوئے اپنی آواز کو بلند کرے، کیونکہ اس طرح اس کے دوسرے ساتھیوں کو نماز پڑھتے ہوئے مغالطہ ہو سکتا ہے۔

(۶۶۶) حَدَّثَنَا خَلْفٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَن النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلِ اللَّهَ تَعَالَى الْهُدَى وَالسَّادَ وَادْكُرْ بِالْهُدَى هَذَا يَتَكَ الطَّرِيقَ وَادْكُرْ بِالسَّادِ تَسْدِيدَكَ السَّهْمَ [قال شعيب: حسن لغيره] [انظر: ۱۱۲۴]

(۶۶۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ سے ہدایت اور درنگی کی درخواست کیا کرو اور ہدایت سے راستے کی ہدایت ذہن میں رکھا کرو، اور درنگی کا معنی مراد لیتے وقت تیر کی درنگی اور سپدھا پن یا درکھا کرو۔

(۶۶۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ كَثِيرِ النَّوَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُلَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ مِنْ نَبِيٍّ كَانَ قَبْلِي إِلَّا قَدْ أُعْطِيَ سَبْعَةَ نِقَبَاءَ وَزُرَّاءَ نَجَبَاءَ وَإِنِّي أُعْطِيتُ أَرْبَعَةَ عَشَرَ وَزِيرًا نَقِيًّا نَجِيًّا سَبْعَةً مِنْ قُرَيْشٍ وَسَبْعَةً مِنَ الْمُهَاجِرِينَ [إسناده ضعيف] [انظر: ۱۲۶۳، ۱۲۰۶، ۱۲۷۴]

(۶۶۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مجھ سے پہلے جتنے بھی انبیاء کرام ﷺ تشریف لائے ہیں، ان میں سے ہر ایک کو سات نقباء، وزراء، نجباء دیئے گئے جب کہ مجھے خصوصیت کے ساتھ چودہ وزراء، نقباء، نجباء دیئے گئے ہیں جن میں سے سات کا تعلق صرف قریش سے ہے اور باقی سات کا تعلق دیگر مہاجرین سے ہے۔

(۶۶۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرَّبٍ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَبْعُنِي إِلَى قَوْمٍ هُمْ أَسَنُّ مِنِّي لِأَقْضِيَ بَيْنَهُمْ قَالَ اذْهَبْ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى سَيَبَيِّنُ لِسَانَكَ وَيَهْدِي قَلْبَكَ [قال شعيب: إسناده صحيح] [انظر: ۱۳۴۲]

(۶۶۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جب مجھے یمن کی طرف بھیجا تو میں اس وقت نو خیز تھا، میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ آپ مجھے ایک ایسی قوم کی طرف بھیج رہے ہیں جہاں لوگوں میں آپس میں اختلافات اور جھگڑے بھی ہوں گے اور مجھے فیصلہ کرنے کا قطعاً کوئی علم نہیں ہے؟ فرمایا اللہ تمہاری زبان کو صحیح راستے پر چلائے گا اور تمہارے دل کو مضبوط رکھے گا، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد کبھی بھی دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرنے میں مجھے کوئی شک نہیں ہوا۔

(۶۶۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا أَبَانُ يُعْنَى ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عُزَيٍّ حَدَّثَنِي عَمِّي عِلْبَاءُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَوْتُ إِبِلٍ الصَّدَقَةُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى وَبَرَةٍ مِنْ جَنْبِ بَعِيرٍ فَقَالَ مَا أَنَا بِأَحَقَّ بِهَذِهِ الْوَبَرَةِ مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ [قال شعيب: حسن يشواهد]

(۶۶۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ صدقے کے کچھ اونٹ نبی ﷺ کے سامنے سے گزر رہے تھے، نبی ﷺ نے ایک اونٹ کے پہلو سے اپنے دست مبارک سے اس کی اون پکڑی اور فرمایا کہ میں ایک عام مسلمان کی نسبت اس اون کا بھی کوئی زائد استحقاق نہیں رکھتا۔

(۶۶۸) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَيْرٍ الْغَفِقِيُّ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصَلِّي إِذْ انْصَرَفَ وَنَحْنُ قِيَامٌ ثُمَّ أَقْبَلَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ فَصَلَّى لَنَا الصَّلَاةَ ثُمَّ قَالَ إِنِّي ذَكَّرْتُ أَنِّي كُنْتُ جُنُبًا حِينَ قُمْتُ إِلَى الصَّلَاةِ لَمْ أَغْتَسِلْ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ فِي بَطْنِهِ رِزًّا أَوْ كَانَ عَلَى مِثْلِ مَا كُنْتُ عَلَيْهِ فَلْيَنْصَرِفْ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ حَاجَتِهِ أَوْ غُسْلِهِ ثُمَّ يَعُودْ إِلَى صَلَاتِهِ [إسناده ضعيف] [انظر: ۶۶۹، ۷۷۷]

(۶۶۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے، اچانک نبی ﷺ نماز چھوڑ کر گھر چلے گئے اور ہم کھڑے کے کھڑے ہی رہ گئے، تھوڑی دیر بعد آپ ﷺ واپس تشریف لائے تو آپ کے سر سے پانی کے قطرات ٹپک رہے تھے، پھر آپ ﷺ نے از سر نو ہمیں نماز پڑھائی، اور بعد فراغت فرمایا کہ جب میں نماز کے لئے کھڑا ہو گیا تب مجھے یاد آیا کہ میں تو اختیاری طور پر ناپاک ہو گیا تھا اور ابھی تک میں نے غسل نہیں کیا، اس لئے اگر تم میں سے کسی شخص کو اپنے پیٹ میں گڑبڑ محسوس ہو رہی ہو یا میری جیسی کیفیت کا وہ شکار ہو جائے تو اسے چاہئے کہ واپس لوٹ جائے اور اپنی ضرورت پوری کر کے یا غسل کر کے پھر نماز کی طرف متوجہ ہو۔

(۶۶۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ قَدْ كَرِ مِثْلَهُ [راجع: ۶۶۸]

(۶۶۹) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۶۷۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي صَالِحٍ الْأَسْلَمِيُّ حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَنْشُدُ النَّاسَ فَقَالَ أَنْشُدُ اللَّهَ رَجُلًا مُسْلِمًا سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ مَا قَالَ فَقَامَ اثْنَا عَشَرَ بَدْرِيًّا فَشَهِدُوا [قال شعيب: صحيح لغيره]

(۶۷۰) رازان کہتے ہیں کہ میں نے صحن مسجد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لوگوں کو اللہ کی قسم دے کر یہ پوچھتے ہوئے سنا کہ غدیر خم کے موقع پر نبی ﷺ کی خدمت میں کون حاضر تھا اور کس نے نبی ﷺ کا فرمان سنا تھا؟ اس پر بارہ بدری صحابہ رضی اللہ عنہم کھڑے ہو گئے اور ان سب نے گواہی دی۔

(۶۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنِ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبَ الرِّبَا وَآكِلَهُ وَكَاتِبَهُ وَشَاهِدِيهِ وَالْمُحَلَّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ [راجع: ۶۳۰]

(۶۷۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے سود خور، سود کھلانے والے، سودی معاملات لکھنے والے، سودی معاملات کے گواہ، حلالہ کرنے والے، حلالہ کروانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

(۶۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْعَيْدِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو كَثِيرٍ مَوْلَى الْأَنْصَارِ قَالَ كُنْتُ مَعَ سَيِّدِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَيْثُ قُتِلَ أَهْلُ النَّهْرَوَانِ فَكَانَ النَّاسُ وَجَدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ مِنْ قَتْلِهِمْ فَقَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حَدَّثَنَا بِأَقْوَامٍ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرِّمَّةِ ثُمَّ لَا يَرْجِعُونَ فِيهِ أَبَدًا حَتَّى يَرْجِعَ السَّهْمُ عَلَى فَوْقِهِ وَإِنَّ آيَةَ ذَلِكَ أَنَّ فِيهِمْ رَجُلًا أَسْوَدَ مُخَدَّجَ الْيَدِ إِحْدَى يَدَيْهِ كَثْدَى الْمَرْأَةِ لَهَا حَلَمَةٌ كَحَلَمَةِ نَدَى الْمَرْأَةِ حَوْلَهُ سَبْعُ هُلْبَاتٍ فَالْتَمَسُوهُ فَإِنِّي أُرَاهُ فِيهِمْ فَالْتَمَسُوهُ فَوَجَدُوهُ إِلَى شَفِيرِ النَّهْرِ تَحْتَ الْقَتْلَى فَأَخْرَجُوهُ فَكَبَّرَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَإِنَّهُ لَمُتَقَلَّدٌ قَوْسًا لَهُ عَرَبِيَّةٌ فَأَخَذَهَا بِيَدِهِ فَجَعَلَ يَطْعَنُ بِهَا فِي مُخَدَّجَتِهِ وَيَقُولُ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَكَبَّرَ النَّاسُ حِينَ رَأَوْهُ وَاسْتَبْشَرُوا وَذَهَبَ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَجِدُونَ [قال شعيب: حسن لغيره]

(۶۷۲) ابو کثیر کہتے ہیں کہ جس وقت میرے آقا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اہل نہروان سے قتال شروع کیا، اس وقت میں ان کے ساتھ تھا، ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے لوگ ان سے جنگ کر کے خوش نہیں ہیں، یہ دیکھ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگو! نبی ﷺ نے ہمارے سامنے ایسی قوم کا تذکرہ کیا تھا جو دین سے اس طرح نکل جائے گی جیسے تیر، شکار سے نکل جاتا ہے، اور وہ لوگ دین کی طرف کبھی واپس نہ آ سکیں گے یہاں تک کہ تیر کمان کی طرف واپس آ جائے۔

ان لوگوں کی نشانی یہ ہوگی کہ ان میں سیاہ رنگ کا ایک ایسا شخص ہوگا جس کا ہاتھ نا تمام ہوگا، اور اس کا ایک ہاتھ عورت کی چھاتی کی طرح ہوگا، اور عورت کی چھاتی میں موجود گھنڈی کی طرح اس کی بھی گھنڈی ہوگی، جس کے گرد سات بالوں کا ایک گچھا ہوگا، تم اسے ان مقتولین میں تلاش کرو، میرا خیال ہے کہ وہ ان ہی میں ہوگا۔

جب لوگوں نے اسے تلاش کیا تو وہ نہر کے کنارے مقتولین کے نیچے انہیں مل گیا، انہوں نے اسے نکالا، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا، اور فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا، اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی عربی کمان نکا رکھی تھی، انہوں نے اسے ہاتھ میں پکڑا اور اس کے نا تمام ہاتھ میں اس کی نوک چھونے لگے اور فرمانے لگے کہ اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا، لوگوں نے بھی جب اسے دیکھا تو وہ بہت خوش ہوئے، اور ان کا غصہ یکدم کا فور ہو گیا۔

(۶۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ مِنَ الْمَعْرُوفِ سِتٌّ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ وَيُسَمِّتُهُ إِذَا عَظَسَ وَيَعُوذُهُ إِذَا مَرَضَ وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ وَيَشْهَدُهُ إِذَا تَوَقَّى وَيُحِبُّ لَهُ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ وَيَنْصَحُ لَهُ بِالْقَيْبِ [قال الترمذی: هذا حديث حسن. قال الألبانی: ضعيف (ابن ماجه: ۱۴۳۳، الترمذی: ۲۷۳۶) قال شعب: حسن] [انظر: ۶۷۴]

(۶۷۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں، جب ملاقات ہو تو سلام کرے، جب چھینکے تو جواب دے، جب بیمار ہو تو عیادت کرے، جب دعوت دے تو قبول کرے، جب فوت ہو جائے تو جنازے میں شرکت کرے، اپنے لیے جو پسند کرتا ہے اس کے لئے بھی وہی پسند کرے اور اس کی غیر موجودگی میں اس کا خیر خواہ رہے۔

(۶۷۴) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ [راجع: ۶۷۳] (۶۷۴) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۶۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُلْتَمَسَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِي كَمَا تُلْتَمَسُ أَوْ تُبْتَغَى النَّصَالَةُ قَلَّا يُوجَدُ [إسناده ضعيف] [انظر: ۷۲۰]

(۶۷۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی (جب تک میرے صحابہ مکمل طور پر دنیا سے رخصت نہ ہو جائیں) یہاں تک کہ میرے کسی ایک صحابی رضی اللہ عنہ کو اس طرح تلاش کیا جائے گا جیسے کسی گمشدہ چیز کو تلاش کیا جاتا ہے لیکن کوئی ایک صحابی رضی اللہ عنہ بھی نڈل سکے گا۔

(۶۷۶) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرَّبٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

(۵۰۸) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں ضرور داخل کرے گا جو نرم خو ہو خواہ خریدار ہو یا دکاندار، ادا کرنے والا ہو یا تقاضا کرنے والا۔

(۵۰۹) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حَنِيْفٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عُثْمَانَ وَهُوَ مُحْصُورٌ فِي الدَّارِ قَالَ وَلَمْ تَقْتُلُونِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِأَحَدٍ ثَلَاثٍ رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ أَوْ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانِهِ أَوْ قَتَلَ نَفْسًا فَيُقْتَلُ بِهَا [راجع: ۴۳۷]

(۵۰۹) حضرت ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جن دنوں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں محصور تھے، ہم ان کے ساتھ ہی تھے، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرمانے لگے بھلا کس جرم میں یہ لوگ مجھے قتل کریں گے؟ جب کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے تین میں سے کسی ایک صورت کے علاوہ کسی مسلمان کا خون بہانا حلال نہیں ہے، یا تو وہ آدمی جو اسلام قبول کرنے کے بعد مرتد ہو جائے، یا شادی شدہ ہونے کے باوجود بدکاری کرے، یا قاتل ہو اور مقتول کے عوض اسے قتل کر دیا جائے۔

(۵۱۰) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَارِظٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَزْهَرَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُصَلِّيَانِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى ثُمَّ يَنْصَرِفَانِ يُدْغِرَانِ النَّاسَ قَالَ وَسَمِعْتُهُمَا يَقُولَانِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صِيَامِ هَذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ قَالَ وَسَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْقَى مِنْ نُسُكِكُمْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ بَعْدَ ثَلَاثٍ [راجع: ۴۲۷، ۴۳۵]

(۵۱۰) ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ دونوں موقعوں پر مجھے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک ہونے کا موقع ملا ہے، یہ دونوں حضرات پہلے نماز پڑھاتے تھے، پھر نماز سے فارغ ہو کر لوگوں کو نصیحت کرتے تھے، میں نے ان دونوں حضرات کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں دنوں کے روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے اور میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا کہ نبی ﷺ نے قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے منع فرمایا ہے۔

(۵۱۱) حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَاوَانَ قَالَ قَالَ الْأَحْنَفُ انْطَلَقْنَا حُجَّاجًا فَمَرَرْنَا بِالْمَدِينَةِ فَبَيْنَمَا نَحْنُ فِي مَنْزِلِنَا إِذْ جَاءَنَا آتٍ فَقَالَ النَّاسُ مِنْ فَرَعٍ فِي الْمَسْجِدِ فَأَنْطَلَقْتُ أَنَا وَصَاحِبِي فَإِذَا النَّاسُ مُجْتَمِعُونَ عَلَى نَفَرٍ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ فَتَحَلَّلْتُهُمْ حَتَّى قُمْتُ عَلَيْهِمْ فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ فَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ بِأَسْرَعَ مِنْ أَنْ جَاءَ عُثْمَانُ يَمْشِي فَقَالَ أَهَاهُنَا عَلِيُّ قَالُوا نَعَمْ قَالَ أَهَاهُنَا الزُّبَيْرُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ أَهَاهُنَا طَلْحَةُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ أَهَاهُنَا سَعْدُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ أَنْشَدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَبْتَاعُ مِرْبَدَّ بَنِي فَلَانٍ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ

بِحُمْرَةٍ كَتَّ اللَّحْيَةَ أَزْهَرَ اللَّوْنِ إِذَا مَشَى تَكْفًا كَأَنَّمَا يَمْشِي فِي صُعْدٍ وَإِذَا التُّفَّتِ التُّفَّتَ جَمِيعًا شَنَّ الْكُفَّينَ وَالْقَدَمَيْنِ [قال شعيب: إسناده حسن] [انظر: ۷۹۶]

(۶۸۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا سر مبارک بڑا، آنکھیں موٹی موٹی، پلکیں لمبی لمبی، آنکھوں میں سرخی کے ڈورے، گھنی ڈاڑھی، کھلتا ہوا رنگ اور چلنے کی کیفیت ایسی تھی کہ آپ ﷺ قدم جما کر چھوٹے چھوٹے تیز رفتار قدموں سے چلتے تھے، ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے آپ ﷺ کسی گھاٹی پر چل رہے ہوں، اور جب نبی ﷺ کسی کی طرف متوجہ ہوتے تو مکمل طور پر متوجہ ہوتے، اور آپ ﷺ کی دونوں ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں مبارک بھرے ہوئے تھے۔

(۶۸۵) حَدَّثَنِي أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرْتَرُ بِثَلَاثٍ [راجع: ۶۷۸]

(۶۸۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ تین رکعت وتر پڑھتے تھے۔

(۶۸۶) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا أَحْدَثَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ مَاءً وَرُبَّمَا قَالَ إِسْرَائِيلُ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [إسناده ضعيف]

(۶۸۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے بے وضو ہونے کے بعد اور پانی چھونے سے پہلے قرآن کریم کی تلاوت کی۔

(۶۸۷) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ مُوسَى الصَّغِيرِ الطَّحَّانِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ خَرَجْتُ فَأَتَيْتُ حَائِطًا قَالَ فَقَالَ ذَلُّوا بِتَمْرَةٍ قَالَ فَلَدَيْتُ حَتَّى مَلَأْتُ كَفِّي ثُمَّ أَتَيْتُ الْمَاءَ فَاسْتَعْدَدْتُ يَعْنِي شَرِبْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَطْعَمْتُهُ بَعْضَهُ وَأَكَلْتُ أَنَا بَعْضَهُ [إسناده ضعيف] [انظر: ۱۱۳۵]

(۶۸۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ بھوک کی شدت سے تنگ آ کر میں اپنے گھر سے نکلا (میں ایک عورت کے پاس گذرا جس نے کچھ گارا اکٹھا کر رکھا تھا، میں سمجھ گیا کہ یہ اسے پانی سے تر کرنا چاہتی ہے، میں نے اس کے پاس آ کر اس سے یہ معاہدہ کیا کہ) ایک ڈول کھینچنے کے بدلے تم مجھے ایک کھجور دو گی، چنانچہ میں نے (سولہ) ڈول کھینچے (یہاں تک کہ میرے ہاتھ تھک گئے) پھر میں نے پانی کے پاس آ کر پانی پیا، (اس کے بعد اس عورت کے پاس آ کر اپنے دونوں ہاتھوں کو پھیلا دیا اور اس نے گن کر سولہ کھجوریں میرے ہاتھ پر رکھ دیں) میں وہ کھجوریں لے کر نبی ﷺ کے پاس آیا (اور انہیں یہ سارا واقعہ بتایا) اور کچھ کھجوریں میں نے نبی ﷺ کو کھلا دیں اور کچھ خود کھالیں۔

(۶۸۸) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَنْحَرَ نَاقَتِي وَكَيْتَ وَكَيْتَ قَالَ أَمَّا

[حسن لغیرہ] [انظر: ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۶]

(۶۹۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے اپنے جسم مبارک کی رگ سے زائد خون نکلوا یا اور مجھے حکم دیا کہ یہ کام کرنے والے کو ”جسے حجام کہا جاتا تھا“ اس کی مزدوری دے دوں۔

(۶۹۳) حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَيْسَى الرَّاسِبِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ نَعِيمِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ آتِيَهُ بِطَبْقٍ يَكْتُبُ فِيهِ مَا لَا تَضِلُّ أُمَّتَهُ مِنْ بَعْدِهِ قَالَ فَخَشِيتُ أَنْ تَفُوتَنِي نَفْسُهُ قَالَ قُلْتُ إِنِّي أَحْفَظُ وَأَعْي قَالَ أَوْصِيَ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ [إسناده ضعيف]

(۶۹۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے ایک ”طبق“ لانے کا حکم دیا تا کہ آپ اس میں ایسی ہدایات لکھ دیں جن کی موجودگی میں نبی ﷺ کے بعد امت گمراہ نہ ہو سکے، مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں کاغذ لینے کے لئے جاؤں اور پیچھے سے نبی ﷺ کی روح مبارک پرواز کر جائے، اس لئے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھے زبانی بتا دیجئے، میں اسے یاد رکھوں گا، فرمایا میں نماز اور زکوٰۃ کی وصیت کرتا ہوں، نیز غلاموں کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید کرتا ہوں۔

فائدہ: ”طبق“ کے مختلف معانی ہیں، اس کا اطلاق ریڑھ کی ہڈی پر بھی ہوتا ہے اور طشتی پر بھی، ہم نے اس کا ترجمہ کرنے کی بجائے لفظ ”طبق“ ہی لکھ دیا ہے تا کہ موقع کی مناسبت سے اس کا کوئی بھی ترجمہ کر لیا جائے اور آگے ”کاغذ“ کا لفظ ایک عام مفہوم میں استعمال کر لیا ہے۔

(۶۹۴) حَدَّثَنَا حُجَيْنٌ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فِي حُلْمِهِ كُفِّ عَقْدُ شَعِيرَةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [راجع: ۵۶۸]

(۶۹۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص جھوٹا خواب بیان کرتا ہے، اسے قیامت کے دن جو کے دانے میں گرہ لگانے کا مکلف بنایا جائے گا (حکم دیا جائے گا)

(۶۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ يَغْنِي النَّمِيرِيَّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَحْيَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ سَيَكُونُ بَعْدِي اخْتِلَافٌ أَوْ أَمْرٌ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ السَّلَامُ فَافْعَلْ [إسناده ضعيف]

(۶۹۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا عنقریب امت میں اختلافات ہوں گے، اگر تمہارے لئے سلامتی ممکن ہو تو اسی کو اختیار کرنا۔

(۶۹۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوُرَّكَانِيُّ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى السُّدِّيَّ وَحَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ يَحْيَى زَحْمَوِيهِ قَالُوا أَنْبَأَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ ذِي حُدَّانَ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ سَمَّى الْحَرْبَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ خَدْعَةً قَالَ زَحْمَوِيهِ فِي حَدِيثِهِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ [قال شعيب:

حسن لغيره] [انظر: ۶۹۷، ۱۰۳۴]

(۶۹۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ نے تمہارے نبی ﷺ کی زبانی جنگ کو ”چال“ قرار دیا ہے۔

(۶۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي وَعُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ

سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ ذِي حُدَّانَ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ الْحَرْبُ خَدْعَةٌ عَلَى لِسَانِ

نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [قال شعيب: حسن لغيره] [راجع: ۶۹۶]

(۶۹۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ نے تمہارے نبی ﷺ کی زبانی جنگ کو ”چال“ قرار دیا ہے۔

(۶۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُبَادٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ

مَيْسَرَةَ، سَمِعَ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْدَيْتَ لَهُ حُلَّةً سِيْرَاءً، فَأَرْسَلَ بِهَا

إِلَيْهِ، فَوُحِتَ بِهَا، فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَضَبَ، قَالَ فَقَسَمْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي.

[صححه البخاری (۲۶۱۴)، ومسلم (۲۰۷۱)] [انظر: ۷۵۵، ۱۳۱۵]

(۶۹۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں کہیں سے ہدیہ کے طور پر ایک ریشمی جوڑا آیا،

نبی ﷺ نے وہ میرے پاس بھیج دیا، میں نے اسے زیب تن کر لیا، لیکن جب نبی ﷺ کے روئے انور پر ناراضگی کے اثرات دیکھے

تو میں نے اسے اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

(۶۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ وَأَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ

عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سُفْيَانُ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَدْ رَفَعَهُ قَالَ مَنْ كَذَبَ فِي حُلْمِهِ كُفَّ يَوْمَ

الْقِيَامَةِ عَقْدَ شَعِيرَةٍ قَالَ أَبُو أَحْمَدَ قَالَ أَرَاهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۵۶۸]

(۶۹۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ جو شخص جھوٹا خواب بیان کرتا ہے، اسے قیامت کے دن جو کے دانے میں گرہ

لگانے کا مکلف بنایا جائے گا (حکم دیا جائے گا)

(۷۰۰) حَدَّثَنَا حُجَّيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَاصِلُ إِلَى السَّحْرِ [قال شعيب: حسن لغيره]

(۷۰۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سحری تک وصال فرمایا کرتے تھے (یعنی افطاری کے بعد بھی

سحری تک کچھ نہ کھاتے پیتے تھے)

(۷۰۱) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ

اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ

بِی كَرْبٍ اَنْ اَقُوْلَ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْكَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَتَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ [قال شعيب: حديث صحيح] [انظر: ۷۲۶]

(۷۰۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی تکلیف یا مصیبت آنے پر نبی علیہ السلام نے مجھے یہ دعاء سکھائی ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ بڑا بردبار اور مہربان ہے، اللہ ہر عیب اور نقص سے پاک ہے، اللہ کی ذات بڑی باہرکت ہے، وہ عرش عظیم کا رب ہے، اور تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے۔

(۷۰۲) حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي فُؤَيْزُ بْنُ أَبِي فَاخِشَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَادَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ قَالَ فَدَخَلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ أَعَانِدَا جِئْتُ يَا أَبَا مُوسَى أَمْ زَائِرًا فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَا بَلْ عَانِدًا فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا عَادَ مُسْلِمٌ مُسْلِمًا إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ مِنْ حِينَ يُصْبِحُ إِلَى أَنْ يُمْسِيَ وَجَعَلَ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ خَرِيفًا فِي الْجَنَّةِ قَالَ فَقُلْنَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَمَا الْخَرِيفُ قَالَ السَّافِيَةُ الَّتِي تَسْقَى النَّخْلُ [قال الترمذی: هذا حديث حسن غريب. قال

الألبانی: صحيح (الترمذی: ۹۶۹) قال شعيب: حديث حسن والصحيح وقفه] [راجع: ۶۱۲]

(۷۰۲) ایک مرتبہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے آئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا عیادت کی نیت سے آئے ہو یا ملاقات کے لئے آئے ہو؟ انہوں نے کہا کہ امیر المؤمنین! میں تو عیادت کی نیت سے آیا ہوں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے نبی علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب کوئی شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو صبح سے شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعاء مغفرت کرتے رہتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لئے ایک ”خریف“ بنا دیتا ہے، ہم نے عرض کیا اے امیر المؤمنین! خریف سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا وہ نہر جس سے باغات سیراب ہوں۔

(۷۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ أَنبَأَنَا شَرِيكَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَدِمَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ مِنَ الْخَوَارِجِ فِيهِمْ رَجُلٌ يَقَالُ لَهُ الْجَعْدُ بْنُ بَعْجَةَ فَقَالَ لَهُ اتَّقِ اللَّهَ يَا عَلِيُّ فَإِنَّكَ مَيِّتٌ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَلْ مَقْتُولٌ ضَرْبَةً عَلَيَّ هَذَا تَخْضِبُ هَذِهِ بِعُنَى لِحْيَتِهِ مِنْ رَأْسِهِ عَهْدٌ مَعَهُودٌ وَقَضَاءٌ مَقْضَى وَقَدْ خَابَ مَنْ افْتَرَى وَعَاتَبَهُ فِي لِبَاسِهِ فَقَالَ مَا لَكُمْ وَلِلْبَاسِ هُوَ أَبْعَدُ مِنَ الْكِبَرِ وَأَجْدَرُ أَنْ يَقْتَدِيَ بِهِ الْمُسْلِمُ [قال شعيب: إسناده ضعيف]

(۷۰۳) زید بن وہب کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بصرہ کے خوارج کی ایک جماعت آئی، ان میں ”جعد بن بجمہ“ نامی ایک آدمی بھی تھا، وہ کہنے لگا کہ علی! اللہ سے ڈرو، تم نے بھی ایک دن مرنا ہے، فرمایا نہیں! بلکہ شہید ہونا ہے، وہ ایک ضرب ہوگی جو سر پر لگے گی اور اس داڑھی کو رنگین کر جائے گی، یہ ایک طے شدہ معاملہ اور فیصلہ شدہ چیز ہے اور وہ شخص

نقصان میں رہے گا جو جھوٹی باتیں گھرے گا، پھر اس نے حضرت علیؓ کے لباس میں کچھ کیڑے نکالے تو فرمایا کہ تمہیں میرے لباس سے کیا غرض، یہ تکبر سے دور اور اس قابل ہے کہ اس معاملے میں مسلمان میری پیروی کریں۔

(۷.۴) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ وَذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْوَرِ قَالَ قُلْتُ لَاتَيْنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَأَسْأَلَنَّهُ عَمَّا سَمِعْتُ الْعِشْيَةَ قَالَ فَبِجَنَّتُهُ بَعْدَ الْعِشَاءِ فَقَدْ خَلْتُ عَلَيْهِ فَقَدْ كَرَّ الْحَدِيثَ قَالَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ أُمَّتَكَ مُخْتَلِفَةٌ بَعْدَكَ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ فَإِنَّ الْمَخْرُجَ يَا جِبْرِيلُ قَالَ فَقَالَ كِتَابُ اللَّهِ تَعَالَى بِهِ يَقْصِمُ اللَّهُ كُلَّ جَبَّارٍ مَنْ اعْتَصَمَ بِهِ نَجَا وَمَنْ تَرَكَهُ هَلَكَ مَرَّتَيْنِ قَوْلُ فَصْلٍ وَلَيْسَ بِالْهَزْلِ لَا تَخْتَلِقُهُ الْأَلْسُنُ وَلَا تَفْنَى أَحَاجِيهِ فِيهِ نَبَأٌ مَا كَانَ قَبْلَكُمْ وَفَصْلٌ مَا بَيْنَكُمْ وَخَبَرٌ مَا هُوَ كَأَنَّ بَعْدَكُمْ [قال الترمذی: هذا

حدیث غریب - و إسناده مجهول. قال الألسانی: ضعيف الإسناد (الترمذی: ۲۹۰۶)]

(۷.۴) حارث بن عبد اللہ اعور کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے اپنے دل میں سوچا کہ آج رات ضرور امیر المؤمنین حضرت علیؓ کی خدمت میں حاضری دوں گا، اور ان سے اس چیز کے متعلق ضرور سوال کروں گا جو میں نے ان سے کل سنی ہے، چنانچہ میں عشاء کے بعد ان کے یہاں پہنچا، پھر انہوں نے مکمل حدیث ذکر کی اور حضرت علیؓ کے حوالے سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے پاس جبریل آئے اور کہنے لگے کہ اے محمد ﷺ! آپ کی امت آپ کے بعد اختلافات میں پڑ جائے گی، میں نے پوچھا کہ جبریل! اس سے بچاؤ کا راستہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا قرآن کریم، اسی کے ذریعے اللہ ہر ظالم کو تہس نہس کرے گا، جو اس سے مضبوطی کے ساتھ چٹ جائے گا وہ نجات پا جائے گا، اور جو اسے چھوڑ دے گا وہ ہلاک ہو جائے گا، یہ بات انہوں نے دو مرتبہ کہی۔

پھر فرمایا کہ یہ قرآن ایک فیصلہ کن کلام ہے، یہ کوئی ہنسی مذاق کی چیز نہیں ہے، زبانوں پر یہ پرانا نہیں ہوتا، اس کے عجائب بھی ختم نہ ہوں گے، اس میں پہلوں کی خبریں ہیں، درمیان کے فیصلے ہیں اور بعد میں پیش آنے والے حالات ہیں۔

(۷.۵) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي حَكِيمُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ حَنِيفٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ عَلِيُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى فَاظْمَةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مِنَ اللَّيْلِ فَأَيَّقَطْنَا لِلصَّلَاةِ قَالَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ فَصَلَّى هَوِيًّا مِنَ اللَّيْلِ قَالَ فَلَمْ يَسْمَعْ لَنَا حِسًّا قَالَ فَرَجَعَ إِلَيْنَا فَأَيَّقَطْنَا وَقَالَ قَوْمًا فَصَلُّوا قَالَ فَجَلَسْتُ وَأَنَا أَعْرُكُ عَيْنِي وَأَقُولُ إِنَّا وَاللَّهِ مَا نُصَلِّي إِلَّا مَا كُتِبَ لَنَا إِنَّمَا أَنْفُسَنَا بِيَدِ اللَّهِ فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَنْعَثَنَا بَعَثَنَا قَالَ فَوَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ وَيَضْرِبُ بِيَدِهِ عَلَى فِجْذِهِ مَا نُصَلِّي إِلَّا مَا كُتِبَ لَنَا مَا نُصَلِّي إِلَّا مَا كُتِبَ لَنَا وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا [راجع: ۵۷۸]

(۷۰۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ رات کے وقت ہمارے یہاں تشریف لائے، اور ہمیں نماز کے لئے جگا کر خود اپنے کمرے میں جا کر نماز پڑھنے لگے، کافی دیر گزرنے کے بعد جب ہماری کوئی آہٹ نہ سنائی دی تو دوبارہ آ کر ہمیں جگایا اور فرمایا کھڑے ہو کر نماز پڑھو، میں اپنی آنکھیں ملتا ہوا اٹھ بیٹھا اور عرض کیا ہم صرف وہی نماز پڑھ سکتے ہیں جو ہمارے لیے لکھ دی گئی ہے اور ہماری رو میں اللہ کے قبضے میں ہیں، جب وہ ہمیں اٹھانا چاہتا ہے اٹھا دیتا ہے، نبی ﷺ نے یہ سن کر مجھے کوئی جواب نہ دیا اور واپس چلے گئے، میں نے کان لگا کر سنا تو نبی ﷺ اپنی ران پر اپنا ہاتھ مارتے ہوئے کہہ رہے تھے کہ ہم صرف وہی نماز پڑھ سکتے ہیں جو ہمارے لیے لکھ دی گئی ہے اور انسان بہت زیادہ جھگڑا لو واقع ہوا ہے۔

(۷۰۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَمِيلٍ أَبُو يُونُسَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ حُمَيْدٍ بْنُ أَبِي عَنِيَّةٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ قَالَ لَمَّا خَرَجْتُ الْخَوَارِجُ بِالنَّهْرِ وَأَنَا قَامَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي أَصْحَابِهِ فَقَالَ إِنَّ هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ قَدْ سَفَكُوا الدَّمَ الْحَرَامَ وَأَغَارُوا فِي سَرَجِ النَّاسِ وَهُمْ أَقْرَبُ الْعُدُوِّ إِلَيْكُمْ وَإِنْ تَسِيرُوا إِلَى عَدُوِّكُمْ أَنَا أَخَافُ أَنْ يَخْلُفَكُمْ هَؤُلَاءِ فِي أَعْقَابِكُمْ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَخْرُجُ خَارِجَةٌ مِنْ أُمَّتِي لَيْسَ صَلَاتُهُمْ إِلَى صَلَاتِهِمْ بِشَيْءٍ وَلَا صِيَامُهُمْ إِلَى صِيَامِهِمْ بِشَيْءٍ وَلَا قِرَائَتُهُمْ إِلَى قِرَائَتِهِمْ بِشَيْءٍ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ يَحْسِبُونَ أَنَّهُ لَهُمْ وَهُوَ عَلَيْهِمْ لَا يَجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرِّمَّةِ وَآيَةُ ذَلِكَ أَنَّ فِيهِمْ رَجُلًا لَهُ عَصَدٌ وَلَيْسَ لَهَا ذِرَاعٌ عَلَيْهَا مِثْلُ حَلَمَةِ الثَّدْيِ عَلَيْهَا شَعْرَاتٌ بِيضٌ لَوْ يَعْلَمُ الْجَيْشُ الَّذِينَ يُصِيبُونَهُمْ مَا لَهُمْ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِمْ لَا تَكُلُوا عَلَى الْعَمَلِ فَمَسِيرُوا عَلَى اسْمِ اللَّهِ فَذَكَرَ الْحَدِيثُ بِطَوِيلِهِ [صححه مسلم ۱۰۶۶]

(۷۰۶) زید بن وہب کہتے ہیں کہ جب نہروان میں خوارج نے خروج کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمانے لگے کہ ان لوگوں نے ناحق خون بہایا ہے، لوگوں کے جانوروں کو لوٹا ہے اور یہ تمہارے سب سے قریب ترین دشمن ہیں، اس لئے میری رائے یہ ہے کہ تم اپنے دشمنوں کی طرف کوچ کرو، مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں یہ لوگ عقب سے تم پر نہ آپڑیں، اور میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت میں ایک ایسا گروہ ظاہر ہوگا جس کی نمازوں کے سامنے تمہاری نمازوں کی کوئی حیثیت نہ ہوگی، جن کے روزوں کے سامنے تمہارے روزوں کی کوئی وقعت نہ ہوگی، جن کی تلاوت کے سامنے تمہاری تلاوت کچھ نہ ہوگی، وہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہوئے یہ سمجھتے ہوں گے کہ اس پر انہیں ثواب ملے گا حالانکہ وہ ان کے لئے باعث عقاب ہوگا، کیونکہ وہ قرآن ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترے گا، وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے حیرشکار سے آ رہا ہو جاتا ہے، اور ان کی علامت یہ ہوگی کہ ان میں ایک ایسا آدمی بھی ہوگا جس کا بازو تو ہو گا لیکن کہنی نہ ہوگی، اس کے ہاتھ پر عورت کی چھاتی کی گھنڈی جیسا نشان ہوگا جس کے ارد گرد سفید رنگ کے کچھ بالوں کا گچھا ہوگا، اگر کسی ایسے لشکر کو جوان پر حملہ آور ہو، اس ثواب کا پتہ چل جائے جو ان کے پیغمبر کی زبانی ان سے کیا گیا ہے تو وہ صرف اسی

پر بھروسہ کر کے بیٹھ جائیں، اس لئے اللہ کا نام لے کر روانہ ہو جاؤ، اس کے بعد راوی نے مکمل حدیث ذکر کی۔

(۷.۷) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ وَاللَّهِ إِنَّا لَمَعَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ بِالْجُحْفَةِ وَمَعَهُ رَهْطٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ فِيهِمْ حَبِيبُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْفَهْرِيُّ إِذْ قَالَ عُثْمَانُ وَذُكِرَ لَهُ التَّمَتُّعُ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ إِنَّ أَتَمَّ لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَنْ لَا يَكُونَا فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ فَلَوْ أَخَّرْتُمْ هَذِهِ الْعُمْرَةَ حَتَّى تَزُورُوا هَذَا الْبَيْتَ زُورَتَيْنِ كَانَ أَفْضَلَ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ وَسَّعَ فِي الْخَيْرِ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي يَعْلِفُ بَعِيرًا لَهُ قَالَ فَبَلَغَهُ الَّذِي قَالَ عُثْمَانُ فَأَقْبَلَ حَتَّى وَقَفَ عَلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ أَعَمَدْتُ إِلَى سُنَّةٍ سَنَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُخْصَةً رَخَّصَ اللَّهُ تَعَالَى بِهَا لِلْعِبَادِ فِي كِتَابِهِ تُصَيِّقُ عَلَيْهِمْ فِيهَا وَتَنْتَهِي عَنْهَا وَقَدْ كَانَتْ لِيذِي الْحَاجَةِ وَلِنَائِي الدَّارُ ثُمَّ أَهْلًا بِحَاجَةٍ وَعُمْرَةٍ مَعًا فَأَقْبَلَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ وَهَلْ نَهَيْتُ عَنْهَا إِنِّي لَمْ أَكُنْ عَنْهَا إِنَّمَا كَانَ رَأْيَا أَشْرُتُ بِهِ فَمَنْ شَاءَ أَخَذَ بِهِ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ [قال شعيب: إسناده حسن]

(۷.۷) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بخدا! ہم اس وقت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مقام حجہ میں تھے جب کہ ان کے پاس اہل شام کا ایک وفد آیا تھا، ان میں حبیب بن مسلمہ فہری بھی تھے، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے سامنے حج تمتع کا ذکر چھڑا تو انہوں نے فرمایا حج اور عمرہ کا اتمام یہ ہے کہ ان دونوں کو اشہر حج میں اکٹھا نہ کیا جائے، اگر تم اپنے عمرہ کو مؤخر کر دو اور بیت اللہ کی دوسرے زیارت کرو تو یہ زیادہ افضل ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نیکی کے کاموں میں وسعت اور کشادگی رکھی ہے۔

اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ بطن وادی میں اپنے اونٹ کو چارہ کھلا رہے تھے، انہیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی یہ بات معلوم ہوئی تو وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ کیا آپ نبی ﷺ کی ایک سنت کو اور اللہ کی اس رخصت کو جو اس نے قرآن میں اپنے بندوں کو دی ہے، لوگوں کو اس سے روک کر انہیں تنگی میں مبتلا کریں گے؟ حالانکہ ضرورت مند آدمی کے لئے اور اس شخص کے لئے جس کا گھر دور ہو، یہ حکم یعنی حج تمتع کا اب بھی باقی ہے۔

یہ کہہ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھ لیا (تاکہ لوگوں پر اس کا جواز واضح ہو جائے) اس پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے سامنے آ کر ان سے پوچھا کہ کیا میں نے حج تمتع سے منع کیا ہے؟ میں نے تو اس سے منع نہیں کیا، یہ تو ایک رائے تھی جس کا میں نے مشورہ دیا تھا، جو چاہے قبول کرے اور جو چاہے چھوڑ دے۔

(۷.۸) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكِّمِ الْأَنْصَارِيِّ ثُمَّ الزُّرْقِيِّ عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ قَالَتْ لَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ عَلَى بَغْلَةٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْضَاءِ حِينَ وَقَفَ عَلَى شُعْبِ الْأَنْصَارِ فِي حَبَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ يَقُولُ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِأَيَّامٍ صِيَامٍ إِنَّمَا هِيَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ

[صححه ابن خزيمة: (۲۱۴۷)، قال شعيب: [إسناده حسن] [راجع: ۵۶۷]

(۷۰۸) مسعود بن حکم انصاری کی والدہ کہتی ہیں کہ مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گویا میں اب بھی حضرت علیؑ کو اپنی نگاہوں کے سامنے دیکھ رہی ہوں، کہ وہ نبیؐ کے سفید خچر پر سوار ہیں، حجة الوداع کے موقع پر وہ انصار کے ایک گروہ کے پاس رک رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ اے لوگو! نبیؐ فرماتے تھے کہ یہ روزے کے ایام نہیں ہیں، یہ تو کھانے پینے اور ذکر کے دن ہیں۔

(۷۰۹) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَسَعْدٌ قَالَا حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَعْدُ ابْنُ الْهَادِ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ لِأَحَدٍ غَيْرِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ أُحُدٍ أَرُمُ يَا سَعْدُ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي [صححه البخاری (۴۰۵۹)، ومسلم (۲۴۱۱)] [انظر: ۱۷۰، ۱۱۴۷، ۱۳۵۷]

(۷۰۹) حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ میں نے نبیؐ کو کبھی کسی کے لئے ”سوائے حضرت سعدؓ کے“ اپنے والدین کو جمع کرتے ہوئے نہیں سنا، غزوہ احد کے دن آپ حضرت سعدؓ سے فرما رہے تھے کہ سعد! تیرے بھائی، تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ (۷۱۰) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَقُولُ نَهَاكُمْ عَنْ تَخْتِمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِيِّ وَالْمَعْصَفِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَأَنَا رَاكِعٌ وَكَسَانِي حُلَّةٌ مِنْ سِيرَاءٍ فَخَرَجْتُ فِيهَا فَقَالَ يَا عَلِيُّ إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا قَالَ فَرَجَعْتُ بِهَا إِلَيَّ فَأَطَمَهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَأَعْطَيْتُهَا نَاحِيَتَهَا فَأَخَذَتْ بِهَا لِتَطْوِيَهَا مَعِيَ فَشَقَّقْتُهَا بِشَتَيْنٍ قَالَ فَقَالَتْ تَرَبْتُ يَدَاكَ يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ مَاذَا صَنَعْتَ قَالَ فَقُلْتُ نَهَا نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِهَا فَالْبَسِي وَأَكْسِي نِسَائِكَ [صححه مسلم (۴۸۰)] قال شعيب: [إسناده حسن] [انظر: ۹۲۴، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۹۸]

(۷۱۰) حضرت علیؑ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے مجھے ”میں یہ نہیں کہتا کہ تمہیں“ سونے کی انگوٹھی، ریشم یا عصفریں سے رنگا ہوا کپڑا پہننے اور رکوع کی حالت میں قرآن کریم کی تلاوت سے منع کیا ہے، اور ایک مرتبہ نبیؐ نے مجھے ایک ریشمی جوڑا عنایت فرمایا، میں اسے پہن کر نکلا تو فرمایا علی! میں نے تمہیں یہ اس لئے نہیں دیا کہ تم خود اسے پہن لو، چنانچہ میں اسے لے کر حضرت فاطمہؓ کے پاس واپس آ گیا اور اس کا ایک کنارہ ان کے ہاتھ میں پکڑ لیا تاکہ وہ میرے ساتھ زور لگا کر اسے کھینچیں، چنانچہ میں نے اس کے دو ٹکڑے کر دیئے، یہ دیکھ کر حضرت فاطمہؓ کہنے لگیں کہ آپ کو کیا ہو گیا ہے، یہ آپ نے کیا کیا؟ میں نے کہا کہ نبیؐ نے مجھے یہ لباس پہننے سے منع فرمایا ہے اس لئے اب تم اپنے لئے اس کا لباس بنا لو اور گھر کی جو عورتیں ہیں انہیں بھی دے دو۔

(۷۱۱) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ التَّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَفَوْتُ لَكُمْ عَنْ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ فَهَاتُوا صَدَقَةَ الرِّقَّةِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا وَلَيْسَ فِي تِسْعِينَ وَمِائَةٍ شَيْءٌ فَإِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ فَمِنْهَا خُمُسُهُ دَرَاهِمَ [قال الألباني: صحيح (الترمذی: ۶۲۰، أبو داود: ۱۵۷۴، النسائی: ۳۷/۵)] [انظر: ۱۹۳، ۱۲۳۳، ۱۲۶۷، ۱۲۶۹]

(۷۱۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں نے تم سے گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ چھوڑ دی ہے اس لئے چاندی کی زکوٰۃ بہر حال تمہیں ادا کرنا ہوگی، جس کا نصاب یہ ہے کہ ہر چالیس پراک درہم واجب ہوگا، ایک سو نوے درہم تک کچھ واجب نہ ہوگا، لیکن جب ان کی تعداد دوسو تک پہنچ جائے تو اس پر پانچ درہم واجب ہوں گے۔

(۷۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ إِذَا قُلْتَهُنَّ غُفِرَ لَكَ مَعَ أَنَّهُ مَغْفُورٌ لَكَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ [قال شعيب: حديث حسن، أخرجه ابن أبي شيبة: ۲۶۹/۱۰]

(۷۱۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھا دوں کہ جب تم انہیں زبان سے ادا کر لو تو تمہارے گناہ معاف کر دیئے جائیں حالانکہ تمہارے گناہ معاف ہو چکے، یہ کلمات کہہ لیا کرو جن کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، وہ حلیم و کریم ہے، اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ بزرگ و برتر ہے، اللہ برعرب اور نقص سے پاک ہے، وہ ساتوں آسمانوں اور عرش عظیم کا رب ہے، تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے۔

(۷۱۴) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا شَرِيكَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى قَالَ لَمَّا ضَرَبَ ابْنُ مُلْجَمٍ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الصُّرْبَةَ قَالَ عَلِيُّ أَفْعَلُوا بِهِ كَمَا أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَفْعَلَ بِرَجُلٍ أَرَادَ قَتْلَهُ فَقَالَ اقْتُلُوهُ ثُمَّ حَرِّقُوهُ [إسناده ضعيف]

(۷۱۵) ابو یحییٰ کہتے ہیں کہ جب ابن ملجم نامی ایک بدنصیب اور شقی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر قاتلانہ حملہ کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کے ساتھ وہی سلوک کرو جو نبی ﷺ نے اس شخص کے ساتھ کیا تھا جس نے انہیں شہید کرنے کا ارادہ کیا تھا، پھر فرمایا کہ اسے قتل کر کے اس کی لاش نذر آتش کر دو۔

(۷۱۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْمُنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ نُعَيْمِ بْنِ دِجَاجَةَ أَنَّهُ قَالَ دَخَلَ أَبُو مَسْعُودٍ عَقْبَةَ بَنِي عَمْرِو النَّصَارِيِّ عَلَى عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ أَنْتَ الَّذِي تَقُولُ لَا يَأْتِي عَلَى النَّاسِ مِائَةُ سَنَةٍ وَعَلَى الْأَرْضِ عَيْنٌ تَطُوفُ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْتِي عَلَى النَّاسِ مِائَةُ سَنَةٍ وَعَلَى الْأَرْضِ عَيْنٌ تَطُرُفُ مِمَّنْ هُوَ حَتَّى الْيَوْمِ وَاللَّهِ إِنَّ رَجَاءَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ مِائَةِ عَامٍ [قال شعيب: إسناده قوى] [انظر: ۷۱۸، ۷۱۸۷]

(۷۱۳) نعیم بن دجاہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا آپ ہی نے یہ بات فرمائی ہے کہ لوگوں پر سو سال نہیں گزریں گے کہ زمین پر کوئی آنکھ ایسی باقی نہ بچے گی جس کی پلکیں جھپکتی ہوں یعنی سب لوگ مر جائیں گے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جوابات فرمائی تھی، وہ یہ ہے کہ آج جو لوگ زندہ ہیں سو سال گزرنے پر ان میں سے کسی کی آنکھ ایسی نہ رہے گی جس کی پلکیں جھپکتی ہوں، یعنی قیامت مراد نہیں ہے، بخدا! اس امت کو سو سال کے بعد تو سہولیات ملیں گی۔

(۷۱۵) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو وَأَبُو سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَهَّزَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي حِمِيلٍ وَقُرْبَةٍ وَوِسَادَةٍ أَدَمَ حَشْوُهَا إِذْ خَرَّ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ لَيْفَ [قال شعيب: إسناده قوى] [راجع: ۶۴۳]

(۷۱۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے جہیز میں روئیں دار کپڑے، ایک مشکیزہ اور ایک چمڑے کا تکیہ دیا تھا جس میں ”اذخر“ نامی گھاس بھری ہوتی تھی۔

(۷۱۶) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ وَالْمُجَالِدِ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُمَا سَمِعَاهُ يُحَدِّثُ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ رَجَمَ الْمَرْأَةَ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ ضَرَبَهَا يَوْمَ الْخَمِيسِ وَرَجَمَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ أَجْلِدُهَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَأَرْجُمُهَا بِسُنَّةِ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صححه البخاری (۲۸۱۲)] [انظر: ۸۳۹۸، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۷۸، ۱۱۸۵، ۱۱۹۰، ۱۲۱۰، ۱۳۱۷]

(۷۱۶) ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کوفہ کی ایک عورت پر رجم کی سزا جاری فرمائی، جمعرات کے دن اسے کوڑے مارے اور جمعہ کے دن اسے سنگسار کر دیا اور فرمایا میں نے کوڑے قرآن کریم کی وجہ سے مارے اور سنگسار سنت کی وجہ سے کیا۔

(۷۱۷) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الزُّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ فُلَانٍ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمُكْتُوبَةِ كَمَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَيَضَعُ مِثْلَ ذَلِكَ إِذَا قَضَى قِرَآئَتَهُ وَأَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَيَضَعُهُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ قَاعِدٌ وَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذَلِكَ وَكَبَّرَ [قال شعيب: إسناده حسن] [انظر: ۷۲۹، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵]

(۷۱۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کی تکبیر ہونے کے بعد اللہ اکبر کہتے، کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے، قراءت مکمل ہونے کے بعد جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں جانے لگتے تب بھی اسی طرح کرتے، رکوع سے سر اٹھا کر بھی اسی طرح کرتے، بیٹھے ہونے کی صورت میں کسی رکن کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدین نہ فرماتے تھے، البتہ جب دونوں سجدے کر کے کھڑے ہوتے تو رفع یدین کر کے تکبیر کہتے۔

(۷۱۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ أَنبَأَنَا وَرَقَاءُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْمِنْهَالِ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ دَجَاجَةَ قَالَ دَخَلَ أَبُو مَسْعُودٍ عَلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ أَنْتَ الْقَائِلُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْتِي عَلَى النَّاسِ مِائَةٌ عَامٍ وَعَلَى الْأَرْضِ نَفْسٌ مَنفُوسَةٌ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْتِي عَلَى النَّاسِ مِائَةٌ عَامٍ وَعَلَى الْأَرْضِ نَفْسٌ مَنفُوسَةٌ مِمَّنْ هُوَ حَيٌّ الْيَوْمَ وَإِنْ رَجَاءَ هَذِهِ الْمِائَةُ بَعْدَ الْمِائَةِ [راجع: ۷۱۸]

(۷۱۸) نعیم بن دجاجہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا آپ ہی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات فرمائی ہے کہ لوگوں پر سو سال نہیں گزریں گے کہ زمین پر کوئی آنکھ ایسی باقی نہ بچے گی جس کی پلکیں جھپکتی ہوں یعنی سب لوگ مرجائیں گے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بات فرمائی تھی، وہ یہ ہے کہ آج جو لوگ زندہ ہیں سو سال گزرنے پر ان میں سے کسی کی آنکھ ایسی نہ رہے گی جس کی پلکیں جھپکتی ہوں، یعنی قیامت مراد نہیں ہے، بخدا! اس امت کو سو سال کے بعد تو سہولیات ملیں گی۔

(۷۱۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَنبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْحَبَّاجُ بْنُ أَرْطَاةٍ عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَّاسَانِيِّ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ مَوْلَى أَمْرِائِهِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ خَرَجَ الشَّيَاطِينُ يُرَبِّثُونَ النَّاسَ إِلَى أَسْوَاقِهِمْ وَمَعَهُمُ الرَّايَاتُ وَتَقْعُدُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسَاجِدِ يَكْتُبُونَ النَّاسَ عَلَى قَدْرِ مَنَازِلِهِمُ السَّابِقِ وَالْمُصَلِّيَ وَالَّذِي يَلِيهِ حَتَّى يَخْرُجَ الْإِمَامُ فَمَنْ دَنَا مِنَ الْإِمَامِ فَأَنْصَتَ أَوْ اسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ كِفْلَانِ مِنَ الْأَجْرِ وَمَنْ نَأَى عَنْهُ فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ كِفْلٌ مِنَ الْأَجْرِ وَمَنْ دَنَا مِنَ الْإِمَامِ فَلَغَا وَلَمْ يُنْصِتْ وَلَمْ يَسْتَمِعْ كَانَ عَلَيْهِ كِفْلٌ مِنَ الْوِزْرِ وَمَنْ نَأَى عَنْهُ فَلَغَا وَلَمْ يُنْصِتْ وَلَمْ يَسْتَمِعْ كَانَ عَلَيْهِ كِفْلٌ مِنَ الْوِزْرِ وَمَنْ تَكَلَّمَ فَلَا جُمُعَةَ لَهُ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[قال الألبانی: ضعیف (ابوداؤد: ۱۰۵۱)]

(۷۱۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو شیاطین اپنے اپنے ٹھکانوں سے نکل پڑتے ہیں اور لوگوں کو بازاروں میں روکنے کی کوششیں کرتے ہیں، ان کے ساتھ کچھ جھنڈے بھی ہوتے ہیں، دوسری طرف فرشتے مسجدوں کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں اور لوگوں کے لئے ان کے مراتب کے مطابق ثواب لکھتے ہیں، پہلے کا، دوسرے کا، اس کے بعد آئے والا کا، یہاں تک کہ امام نکل آئے، سو جو شخص امام کے قریب ہو، خاموشی سے بیٹھ کر توجہ سے اس کی بات سنے، کوئی لغو

حرکت نہ کرے تو اس کے لئے دہرا اجر ہے، اور جو شخص امام سے دور ہو لیکن پھر بھی خاموش بیٹھ کر توجہ سے سننے میں مشغول رہے اور کوئی لغو حرکت نہ کرے تو اس کے لئے اکہرا اجر ہے، اور جو شخص امام کے قریب بیٹھ کر بیکار کاموں میں لگا رہے، خاموشی سے بیٹھے اور نہ ہی توجہ سے اس کی بات سنے تو اسے دہرا گناہ ہوگا، اور جو شخص دور بیٹھ کر بیکار کاموں میں لگا رہے، خاموشی سے بیٹھے اور نہ ہی توجہ سے اس کی بات سنے تو اسے اکہرا گناہ ہوگا اور جو شخص کسی کو خاموشی کرانے کے لئے ”سی“ کی آواز نکالے تو اس نے بھی بات کی، اور جس شخص نے بات کی اسے جمعہ کا کوئی ثواب نہیں ملے گا، پھر فرمایا کہ میں نے تمہارے نبی ﷺ سے اسی طرح سنا ہے۔

(۷۲۰) حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُلْتَمَسَ الرَّجُلُ مِنْ أَصْحَابِي كَمَا تُلْتَمَسُ الصَّائِلَةُ فَلَا يُوجَدُ [راجع: ۶۷۵]

(۷۲۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی (جب تک میرے صحابہ مکمل طور پر دنیا سے رخصت نہ ہو جائیں) یہاں تک کہ میرے کسی ایک صحابی رضی اللہ عنہ کو اس طرح تلاش کیا جائے گا جیسے کسی گمشدہ چیز کو تلاش کیا جاتا ہے لیکن کوئی ایک صحابی رضی اللہ عنہ بھی نہ مل سکے گا۔

(۷۲۱) حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبَ الرِّبَا وَأَكِلَهُ وَشَاهِدِيهِ وَالْمُحَلِّلَ لَهُ [راجع: ۶۳۵]

(۷۲۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے سود خور، سود کھلانے والے، سودی معاملات کے گواہ، حلالہ کرنے والے، حلالہ کروانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

(۷۲۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَبَانَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ هُبَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتِمِ الذَّهَبِ وَالْقَسِيِّ وَالْمِيشْرَةِ [قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح المتن (أبو داود: ۴۰۵۱، ابن ماجه: ۳۶۵۴،

الترمذی: ۲۸۰۸، النسائی: ۱۶۵/۸) قال شعيب: إسناده حسن] [انظر: ۸۱۶، ۱۰۴۹، ۱۱۰۲، ۱۱۱۳، ۱۱۵۹]

(۷۲۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے سونے کی انگوٹھی، ریشم اور سرخ زین پوش سے منع فرمایا ہے۔

(۷۲۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُودَى الْمُكَاتَبُ بِقَدْرِ مَا أَدَّى [قال شعيب: صحيح] [انظر: ۸۱۸]

(۷۲۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا عید مکاتب یعنی وہ غلام جس سے ایک مقررہ مقدار ادا کرنے پر آقا نے آزادی کا معاہدہ کر لیا ہو، نے جتنی مقدار ادا کر دی ہو، اتنی مقدار میں وہ ذیت کا مستحق بھی ہو جائے گا۔

(۷۲۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدِ بْنِ أَبِي سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَيْشًا وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا فَأَوْقَدَ نَارًا فَقَالَ ادْخُلُوهَا فَإِذَا نَاسٌ أَنْ يَدْخُلُوهَا وَقَالَ آخِرُونَ إِنَّمَا فَرَرْنَا مِنْهَا فَذُكِرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِلَّذِينَ أَرَادُوا أَنْ يَدْخُلُوهَا لَوْ دَخَلْتُمُوهَا لَمْ تَرَالُوا فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَقَالَ لِلآخِرِينَ قَوْلًا حَسَنًا وَقَالَ لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ [راجع: ۶۲۲]

(۷۲۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک لشکر روانہ فرمایا، اور ایک انصاری کو ان کا امیر مقرر کر دیا، اس نے آگ جلائی اور کہا کہ اس آگ میں داخل ہو جاؤ، لوگ ابھی اس میں چھلانگ لگانے کی سوچ ہی رہے تھے کہ ایک نوجوان کہنے لگا کہ آگ ہی سے تو بھاگ کر ہم نبی ﷺ کے دامن سے وابستہ ہوئے ہیں، چنانچہ نبی ﷺ کو سارا واقعہ بتایا گیا، نبی ﷺ نے اس میں داخل ہونے کا ارادہ کرنے والوں فرمایا کہ اگر تم اس میں ایک مرتبہ داخل ہو جاتے تو پھر کبھی اس میں سے نکل نہ سکتے، اور دوسروں کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا اللہ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں ہے، اطاعت کا تعلق تو صرف نیکی کے کاموں سے ہے۔

(۷۲۵) حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِلنَّاسِ مَا تَرَوْنَ فِي فَضْلِ فَضْلٍ عِنْدَنَا مِنْ هَذَا الْمَالِ فَقَالَ النَّاسُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَدْ شَغَلْنَاكَ عَنْ أَهْلِكَ وَضِيْعَتِكَ وَتِجَارَتِكَ فَهُوَ لَكَ فَقَالَ لِي مَا تَقُولُ أَنْتَ فَقُلْتُ قَدْ أَشَارُوا عَلَيْكَ فَقَالَ لِي قُلْ فَقُلْتُ لِمَ تَجْعَلُ يَمِينَكَ ظَنًّا فَقَالَ لَتَخْرُجَنَّ مِمَّا قُلْتُ فَقُلْتُ أَجَلُ وَاللَّهِ لَا أَخْرُجَنَّ مِنْهُ أَنْذَكُرُ حِينَ بَعَثْتَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعِيًا فَاتَّيْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَمَنَعَكَ صَدَقَتَهُ فَكَانَ بَيْنَكُمَا شَيْءٌ فَقُلْتُ لِي انْطَلِقْ مَعِيَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْنَاهُ خَائِرًا فَرَجَعْنَا ثُمَّ غَدَوْنَا عَلَيْهِ فَوَجَدْنَاهُ طَيِّبَ النَّفْسِ فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي صَنَعَ فَقَالَ لَكَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنُوْ أَبِيهِ وَذَكَرْنَا لَهُ الَّذِي رَأَيْنَاهُ مِنْ خُثُورِهِ فِي الْيَوْمِ الْأَوَّلِ وَالَّذِي رَأَيْنَاهُ مِنْ طَيِّبِ نَفْسِهِ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي فَقَالَ إِنَّكُمْ أَتَيْتُمَانِي فِي الْيَوْمِ الْأَوَّلِ وَقَدْ بَقِيَ عِنْدِي مِنَ الصَّدَقَةِ دِينَارَانِ فَكَانَ الَّذِي رَأَيْتُمَا مِنْ خُثُورِي لَهُ وَأَتَيْتُمَانِي الْيَوْمَ وَقَدْ وَجَّهْتُهُمَا فَذَلِكَ الَّذِي رَأَيْتُمَا مِنْ طَيِّبِ نَفْسِي فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَدَقْتَ وَاللَّهِ لَا شُكْرَ لَكَ الْأَوَّلَى وَالْآخِرَةُ [إسناده ضعيف. قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح]

(الترمذی: ۳۷۶۰)

(۷۲۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے فرمایا کہ ہمارے پاس یہ جو کچھ زائد مال بچ گیا ہے اس کے بارے تمہاری کیا رائے ہے؟ لوگوں نے کہا کہ امیر المؤمنین! آپ ہماری وجہ سے اپنے اہل خانہ، اپنے

کاروبار اور تجارت سے رہ گئے ہیں، اس لئے یہ آپ رکھ لیں، انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کی کیا رائے ہے؟ میں نے کہا کہ لوگوں نے آپ کو مشورہ دے تو دیا ہے، انہوں نے فرمایا کہ آپ بھی تو کوئی رائے دیجئے، میں نے عرض کیا کہ آپ اپنے یقین کو گمان میں کیوں تبدیل کر رہے ہیں؟ فرمایا آپ اپنی بات کی وضاحت خود ہی کر دیں۔

میں نے کہا بہت بہتر، میں اس کی ضرورت وضاحت کروں گا، آپ کو یاد ہوگا کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے آپ کو صدقات و زکوٰۃ کی وصولی کے لئے بھیجا تھا، آپ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، انہوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا، آپ دونوں کے درمیان کچھ اونچ نیچ ہو گئی، آپ نے مجھ سے کہا کہ میرے ساتھ نبی ﷺ کے پاس چلو، ہم وہاں پہنچے تو ہم نے نبی ﷺ میں وہ نشاط نہ دیکھا جو ہوتا تھا، چنانچہ ہم واپس آ گئے، اگلے دن جب ہم دوبارہ حاضر ہوئے تو اس وقت ہم نے نبی ﷺ کو ہشاش بشاش پایا، پھر آپ نے انہیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بتایا، انہوں نے آپ سے فرمایا کہ کیا آپ کے علم میں یہ بات نہیں ہے کہ انسان کا چچا اس کے باپ کے مرتبہ میں ہوتا ہے؟

پھر ہم نے نبی ﷺ سے پہلے دن کی کیفیت اور دوسرے دن کی کیفیت کے حوالے سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جب آپ دونوں پہلے دن میرے پاس آئے تھے تو میرے پاس زکوٰۃ کے دو دینار بیچ گئے تھے، یہی وجہ تھی کہ آپ نے مجھے بوجھل طبیعت میں دیکھا، اور جب آج آپ دونوں میرے پاس آئے تو میں وہ کسی کو دے چکا تھا، اسی وجہ سے آپ نے مجھے ہشاش بشاش پایا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ سن کر فرمایا آپ نے صحیح فرمایا، بخدا! میں دنیا و آخرت میں آپ کا شکر گزار رہوں گا۔

(۷۳۶) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ لَقِنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَوْلًا الْكَلِمَاتِ وَأَمْرًا بِإِنْ نَزَلَ بِي كَرُبُّ أَوْ شِدَّةٌ أَنْ أَقُولَهُنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْكُرَيْمُ الْحَلِيمُ سُبْحَانَهُ وَتَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ [راجع: ۷۰۱]

(۷۳۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی تکلیف یا مصیبت آنے پر نبی ﷺ نے مجھے یہ دعا سکھائی ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ بڑا بردبار اور مہربان ہے، اللہ ہر عیب اور نقص سے پاک ہے، اللہ کی ذات بڑی بابرکت ہے، وہ عرش عظیم کا رب ہے، اور تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے۔

(۷۳۷) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَادَانَ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِنْ جَنَابَةِ لَمْ يُصِبْهَا مَاءٌ فَعَلَّ اللَّهُ تَعَالَى بِهِ كَذًا وَكَذَا مِنَ النَّارِ قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ شَعْرِي [قال الألبانی: ضعيف (أبو داود):

(۷۲۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص جنابت کی حالت میں غسل کرتے ہوئے ایک بال کے برابر بھی جگہ خالی چھوڑ دے جہاں پانی نہ پہنچا ہو، اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ جہنم میں ایسا ایسا معاملہ کریں گے، بس اسی وقت سے میں نے اپنے بالوں کے ساتھ دشمنی پال لی۔

(۷۲۸) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ابْنِ الْحَنْفِيَّةِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَفَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبْعَةِ أَثْوَابٍ [قال شعيب: إسناده ضعيف]

[انظر: ۸۰۱]

(۷۲۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کو سات کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا۔

(۷۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَاجِشُونُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْفَضْلِ وَالْمَاجِشُونُ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا كَبَّرَ اسْتَفْتَحَ ثُمَّ قَالَ وَحَيْتُ وَحَيْتُ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ أَبُو النَّضْرِ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي فَاعْفُرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَأَصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ وَكَانَ إِذَا رَكَعَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعْتُ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخِّي وَعِظَامِي وَعَصْبِي وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلَّةَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلَّةَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ وَإِذَا سَجَدَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدُ وَحَيْثُ لِلَّذِي خَلَقَهُ فَصَوْرَهُ فَأَحْسَنَ صُورَهُ فَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ فَإِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ [صححه مسلم (۷۷۱)، وابن

خزيمة (۴۶۲ و ۴۶۳ و ۴۶۴ و ۵۷۴ و ۷۰۶ و ۶۱۲ و ۶۷۳ و ۷۲۳ و ۷۴۳) قال شعيب: إسناده صحيح [راجع: ۷۱۷]

(۷۲۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب تکبیر تحریر یہ کہہ چکے تو ثناء پڑھنے کے بعد فرماتے کہ میں نے اپنے چہرے کا رخ اس ذات کی طرف سب سے یکسو ہو کر اور مسلمان ہو کر پھیر لیا جس نے آسمان و زمین کو تخلیق کیا اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں، میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور موت اس اللہ کے لئے وقف ہے جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں میں سے ہوں، الہی! آپ ہی حقیقی بادشاہ ہیں، آپ کے علاوہ کوئی

معبود نہیں، آپ ہی میرے رب اور میں آپ کا عبد ہوں، میں نے اپنی جان پر ظلم کیا، اور مجھے اپنے گناہوں کا اعتراف ہے اس لئے آپ میرے تمام گناہوں کو معاف فرمادیں، کیونکہ آپ کے علاوہ کوئی گناہوں کو معاف کر ہی نہیں سکتا، اور بہتر اخلاق کی طرف میری رہنمائی فرمائیے، کیونکہ بہترین اخلاق کی طرف بھی آپ ہی رہنمائی کر سکتے ہیں اور مجھے برے اخلاق سے بچائیے کیونکہ ان سے بھی آپ ہی بچا سکتے ہیں، آپ کی ذات بڑی بابرکت اور برتر ہے، میں آپ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا اور توبہ کرتا ہوں۔

جب رکوع میں جاتے تو یوں کہتے کہ الہی! میں نے آپ کے لئے رکوع کیا، آپ پر ایمان لایا، آپ کا تابع فرمان ہوا، میرے کان اور آنکھیں، دماغ، ہڈیاں اور پٹھے سب آپ کے سامنے جھکے ہوئے ہیں۔

جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنا وک الحمد کہنے کے بعد فرماتے کہ تمام تعریفیں آپ ہی کے لئے ہیں جو زمین و آسمان اور ان کے درمیان کی جگہ کو پر کر دیں اور اس کے علاوہ جس چیز کو آپ چاہیں، بھر دیں۔

جب آپ ﷺ سجدہ میں جاتے تو یوں فرماتے کہ الہی! میں نے آپ کے لئے سجدہ کیا، آپ پر ایمان لایا، آپ کا تابع فرمان ہوا، میرا چہرہ اس ذات کے سامنے سجدہ ریز ہے جس نے اسے پیدا کیا اور اس کی بہترین تصویر کشی کی، اس کے کان (سننے) اور آنکھ دیکھنے کے قابل بنائے، اللہ کی ذات بڑی بابرکت ہے جو بہترین خالق ہے۔

اور جب نماز کا سلام پھیرتے تو یوں فرماتے کہ اے اللہ! میرے اگلے پچھلے، پوشیدہ اور ظاہر تمام گناہوں کو معاف فرما دے اور جو میں نے حد سے تجاوز کیا وہ بھی معاف فرمادے، اور جن چیزوں کو آپ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں، وہ بھی معاف فرما دے، آپ ہی اول و آخر ہیں اور آپ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔

(۷۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا فِطْرٌ عَنِ الْمُنْذِرِ عَنِ ابْنِ الْحَنْفِيَّةِ قَالَ قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ وَلَدَ لِي بَعْدَكَ وَلَدٌ أَسَمِّيه بِاسْمِكَ وَأُكْنِيهِ بِكُنْيَتِكَ قَالَ نَعَمْ فَكَأَنْتَ رُخْصَةً مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۴۹۶۷)]

(۷۳۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بتائیے کہ اگر آپ کے بعد میرے یہاں کوئی لڑکا پیدا ہو تو کیا میں اس کا نام آپ کے نام پر اور اس کی کنیت آپ کی کنیت پر رکھ سکتا ہوں؟ فرمایا ہاں! یہ نبی ﷺ کی طرف سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے رخصت تھی۔

(۷۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زُرِّ بْنِ حَبِشٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عَهْدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَا يُجْبَلُ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يَبْغُضُ إِلَّا مُنَافِقٌ [راجع: ۶۴۲]

(۷۳۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھ سے یہ بات ذکر فرمائی تھی کہ تم سے بغض کوئی منافق ہی کر سکتا ہے اور تم سے محبت کوئی مؤمن ہی کر سکتا ہے۔

وَرَبِّ الْكُعْبَةِ اِى وَرَبِّ الْكُعْبَةِ اِى وَرَبِّ الْكُعْبَةِ [راجع: ۶۲۶]

(۷۳۵) حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک قوم نکلے گی، ان میں ایک آدمی ناقص الخلق بھی ہوگا، اگر تم حد سے آگے نہ بڑھ جاؤ تو میں تم میں سے وہ وعدہ بیان کرتا جو اللہ نے نبی ﷺ کی زبانی ان کے قتل کرنے والوں سے فرما رکھا ہے، راوی کہتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا کیا آپ نے واقعی نبی ﷺ سے اس سلسلے میں کوئی فرمان سنا ہے تو انہوں نے تین مرتبہ فرمایا ہاں! رب کعبہ کی قسم۔

(۷۳۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى التَّعَلِّبِيِّ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ الطُّهَوِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ خَادِمًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْدَثْتُ فَأَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقِيمَ عَلَيْهَا الْحَدَّ فَأَتَيْتُهَا فَوَجَدْتُهَا لَمْ تَجِفَّ مِنْ دَمِهَا فَأَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ إِذَا حَفَّتْ مِنْ دَمِهَا فَأَقِمَّ عَلَيْهَا الْحَدَّ أَقِيمُوا الْحُدُودَ عَلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ [راجع: ۶۷۹]

(۷۳۶) حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی کسی باندی سے بدکاری کا گناہ سرزد ہو گیا، نبی ﷺ نے مجھے اس پر حد جاری کرنے کا حکم دیا، میں اس کے پاس پہنچا تو ابھی اس کا خون بند نہیں ہوا تھا، میں نے نبی ﷺ کو اس کی اطلاع دی، تو نبی ﷺ نے فرمایا جب اس کا خون رک جائے تو اس پر حد جاری کر دینا اور یاد رکھو! اپنے مملوکوں پر بھی حدود جاری کیا کرو۔

(۷۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَرَى أَنَّ بَاطِنَ الْقَدَمَيْنِ أَحَقُّ بِالْمَسْحِ مِنْ ظَاهِرِهِمَا حَتَّى رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ ظَاهِرَهُمَا

[قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۱۶۲۰ و ۱۶۳ و ۱۶۴)] [انظر: ۹۱۷، ۹۱۸، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۲۶۴]

(۷۳۷) حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میری رائے یہ تھی کہ مسح علی الخفین کے لئے موزوں کا وہ حصہ زیادہ موزوں ہے جو زمین کے ساتھ لگتا ہے بہ نسبت اس حصے کے جو پاؤں کے اوپر رہتا ہے، حتیٰ کہ میں نے نبی ﷺ کو اوپر کے حصے پر مسح کرتے ہوئے دیکھ لیا۔

(۷۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ النَّقَفِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَنْزِيَ حِمَارًا عَلَى فَرَسٍ [قال شعيب: صحيح] [انظر: ۱۱۰۸، ۷۶۶]

(۷۳۸) حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ہمیں گھوڑوں پر گدھوں کو کدوانے سے (جفتی کروانے سے) منع فرمایا ہے۔

(۷۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اسْتَخْلَفْتُ أَحَدًا عَنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ لَأَسْتَخْلَفْتُ ابْنَ أُمِّ عَبْدِ [راجع: ۵۶۶]

(۷۳۹) حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر میں مسلمانوں کے مشورہ کے بغیر کسی کو

امیر بناتواتو ابن ام عبد یعنی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو بناتا۔

(۷۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى حَدَّثَنَا عَلِيُّ أَنَّ فَاطِمَةَ شَكَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْعَجِينَ فِي يَدَيْهَا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَى فَأَتَتْهُ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَلَمْ تَجِدْهُ فَرَجَعَتْ قَالَ فَأَتَانَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا قَالَ فَذَهَبْتُ لِأَقُومَ فَقَالَ مَكَانُكُمْ فَجَاءَ حَتَّى جَلَسَ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ خَادِمٍ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَجَكُمْ سَبَّحْتُمَا اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَحَمِدْتُمَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبَّرْتُمَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ [صححه البخاری (۳۱۱۳) ومسلم

(۲۷۲۷) وابن حبان (۵۵۲۴)] [راجع: ۶۰۴]

(۷۴۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نبی علیہ السلام سے شکایت کی کہ آٹا پیس پیس کر رہا ہوں میں نشان پڑ گئے ہیں، اس دوران نبی علیہ السلام کے پاس کہیں سے کچھ قیدی آئے، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پتہ چلا تو وہ نبی علیہ السلام کی خدمت میں ایک خادم کی درخواست لے کر حاضر ہوئیں لیکن نبی علیہ السلام نے ملے، چنانچہ وہ واپس آ گئیں۔

رات کو جب ہم اپنے بستر پر لیٹ چکے تھے تو نبی علیہ السلام تشریف لائے، میں نے کھڑا ہونا چاہا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی جگہ رہو، یہ کہہ کر نبی علیہ السلام ہمارے پاس بیٹھ گئے، حتیٰ کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کی ٹھنڈک محسوس کی، اور فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تمہارے لئے خادم سے بہتر ہو؟ جب تم اپنے بستر پر لیٹا کرو تو ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر کہہ لیا کرو۔

(۷۴۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي الْهَيَّاجِ الْأَسَدِيِّ قَالَ لَبِىَّ عَلَى أَبْعَثَكَ عَلَى مَا بَعَثَنِى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَدْعَ تَمْثَالًا إِلَّا طَمَسْتَهُ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ [انظر: ۱۰۶۴]

(۷۴۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے رفیق ”ابوالہیاج اسدی“ کو مخاطب کر کے فرمایا میں تمہیں اس کام کے لئے بھیج رہا ہوں جس کام کے لئے نبی علیہ السلام نے مجھے بھیجا تھا، انہوں نے مجھے ہر قبر کو برابر کرنے اور ہر بت کو مٹا ڈالنے کا حکم دیا تھا۔

(۷۴۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ ثُوَيْرِ بْنِ أَبِي فَاحِشَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ هَذِهِ السُّورَةَ سَبَّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى [إسناده ضعيف]

(۷۴۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سورۃ الاعلیٰ بہت محبوب تھی۔

(۷۴۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ ثَلَاثَةٌ نَفَرٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَانَتْ لِي مِائَةُ دِينَارٍ فَتَصَدَّقْتُ مِنْهَا بِعَشْرَةِ دَنَابِيرَ

وَقَالَ الْآخِرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَانَ لِي عَشْرَةٌ دَنَانِيرٌ فَتَصَدَّقْتُ مِنْهَا بِدَيْنَارٍ وَقَالَ الْآخِرُ كَانَ لِي دَيْنَارٌ فَتَصَدَّقْتُ بِعُشْرِهِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّكُمْ فِي الْأَجْرِ سَوَاءٌ كُلُّكُمْ تَصَدَّقُ بِعُشْرِ مَالِهِ [إسناده ضعيف] [انظر: ۹۲۵]

(۷۴۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تین آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان میں سے ایک نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس سو دینار تھے جن میں سے میں نے دس دینار صدقہ کر دیئے، دوسرے نے کہا یا رسول اللہ! میرے پاس دس دینار تھے، میں نے ان میں سے ایک دینار صدقہ کر دیا، اور تیسرے نے عرض کیا کہ میرے پاس ایک دینار تھا، میں نے اس کا دسواں حصہ صدقہ کر دیا، نبی ﷺ نے فرمایا تم سب کو برابر برابر اجر ملے گا اس لئے کہ تم سب نے اپنے مال کا دسواں حصہ صدقہ کیا ہے۔

(۷۴۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْمُسْعُودِيُّ وَمُسْعَرٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُرْمُزٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَتْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ ضَخْمُ الْكَرَادِيْسِ [قال الترمذی: هذا حديث حسن صحيح قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۳۶۳۷) قال شعيب: حسن] [انظر: ۷۴۶، ۹۴۴، ۹۴۶، ۹۴۷، ۱۰۵۳]

(۷۴۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلیاں اور پاؤں بھرے ہوئے اور ہڈیوں کے جوڑ مضبوط تھے۔

(۷۴۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شَرِيكِ عَنْ سِمَاكِ عَنْ حَنْشٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ إِلَيْكَ الْخَضَمَانُ فَلَا تَكَلِّمْ حَتَّى تَسْمَعَ مِنَ الْآخِرِ كَمَا سَمِعْتَ مِنَ الْأَوَّلِ [راجع: ۶۹۰]

(۷۴۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا جب تمہارے پاس دو فریق آئیں تو صرف کسی ایک کی بات سن کر فیصلہ نہ کرنا بلکہ دونوں کی بات سنا۔

(۷۴۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ أَنْبَأَنَا الْمُسْعُودِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُرْمُزٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ ضَخْمُ الرَّأْسِ وَاللَّحْيَةِ شَتْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ مُشْرَبٌ وَجْهُهُ حُمْرَةٌ طَوِيلُ الْمَسْرِبَةِ ضَخْمُ الْكَرَادِيْسِ إِذَا مَشَى تَكْفُؤًا كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ أَرْ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۷۴۴]

(۷۴۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ بہت زیادہ لمبے تھے اور نہ بہت زیادہ چھوٹے، سر مبارک بڑا اور داڑھی گھنی تھی، ہتھیلیاں اور پاؤں بھرے ہوئے تھے، چہرہ مبارک میں سرخی کی آمیزش تھی، سینے سے لے کر ناف تک بالوں کی ایک لمبی سے دھاری تھی، ہڈیوں کے جوڑ بہت مضبوط تھے، چلتے وقت چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے تھے، ایسا محسوس ہوتا تھا گویا کہ کسی

گھائی سے اتر رہے ہیں، میں نے ان سے پہلے یا ان کے بعد ان جیسا کوئی نہ دیکھا، اللہ تعالیٰ اعلم۔

(۷۴۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنْبَاءَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ ثَوْبَرِ بْنِ أَبِي فَاخِثَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَهْدَى كِسْرَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبِلَ مِنْهُ وَأَهْدَى لَهُ قَيْصَرُ فَقَبِلَ مِنْهُ وَأَهْدَتْ لَهُ الْمُلُوكُ فَقَبِلَ مِنْهُمْ [قال الترمذی: هذا حديث حسن غريب. قال الألبانی: ضعيف جداً (الترمذی: ۱۵۷۶) قال شعيب: والحديث إسناده

ضعيف] [انظر: ۱۲۳۵]

(۷۴۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کسری نے نبی ﷺ کی خدمت میں ہدیہ بھیجا، آپ ﷺ نے قبول فرمایا، اسی طرح قیصر نے ہدیہ بھیجا تو وہ بھی قبول فرمایا اور دیگر بادشاہوں نے بھیجا تو وہ بھی قبول فرمایا۔

(۷۴۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْحَقَنِ فَقَالَتْ سَلْ عَلِيًّا فَإِنَّهُ أَعْلَمُ بِهِذَا مِنِّي كَانَ يُسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَسَأَلْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَسَافِرِ ثَلَاثَةٌ أَيَّامٌ وَلِكُلِّ يَوْمٍ وَلِلْمَقِيمِ يَوْمٌ وَلِلَّيْلَةِ [صححه مسلم (۲۷۶) وابن خزيمة (۱۹۴ و ۱۹۵)] [انظر: ۱۲۷۷، ۱۲۴۵، ۱۱۲۶، ۱۱۱۹، ۹۶۶، ۹۴۹، ۹۰۷، ۹۰۶، ۷۸۱، ۷۸۰]

(۷۴۸) شریح بن ہانی کہتے ہیں کہ میں نے موزوں پر مسح کے حوالے سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک سوال پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ سوال تم حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھو انہیں اس مسئلے کا زیادہ علم ہوگا کیونکہ وہ نبی ﷺ کے ساتھ سفر میں بھی رہتے تھے، چنانچہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا مسافر کے لئے تین دن اور تین رات موزوں پر مسح کرنے کی اجازت ہے اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات۔

(۷۴۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ [قال شعيب: صحيح]

(۷۴۹) گزشتہ روایت اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۷۵۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنْبَاءَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي الصَّعْتَةِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَيْرٍ الْغَافِقِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبًا بِيَمِينِهِ وَخَرِيرًا بِشِمَالِهِ ثُمَّ رَفَعَ بِهِمَا يَدَيْهِ فَقَالَ هَذَانِ حَرَامٌ عَلَيَّ ذُكُورٌ أُمَّتِي [قال شعيب: صحيح] [انظر: ۹۳۵]

(۷۵۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ میں سونا اور بائیں ہاتھ میں ریشم پکڑا اور دونوں ہاتھوں کو بلند کر کے فرمایا کہ یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔

(۷۵۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنْبَاءَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَلِيٍّ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي آخِرِ وَتَرِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرَحْمَتِكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ [قال الترمذی: هذا حديث حسن غريب. قال الألبانی: صحيح (أبوداود: ۱۴۲۷، ابن ماجه: ۱۱۷۹،

الترمذی: ۳۵۶۶، النسائی: ۲۴۸/۳) قال شعيب: [إسناده قوى] [انظر: ۹۵۷، ۱۲۹۵]

(۷۵۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ وتر کے آخر میں یوں فرماتے تھے کہ اے اللہ! میں تیری رضا کے ذریعے تیری ناراضگی سے پناہ مانگتا ہوں، تیری درگزر کے ذریعے تیری سزا سے اور تیری ذات کے ذریعے تجھ سے پناہ مانگتا ہوں، میں تیری تعریف کا احاطہ نہیں کر سکتا، تو اسی طرح ہے جس طرح تو نے اپنی تعریف خود کی ہے۔

(۷۵۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَجْهَرَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْقُرْآنِ [راجع: ۶۳۳]

(۷۵۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص مغرب اور عشاء کے درمیان تلاوت کرتے ہوئے اپنی آواز کو بلند کرے۔

(۷۵۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنْبَاءًا شَرِيكَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أُنْبِيَ بِدَابَّةٍ لِيَرُكَبَهَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرَّكَابِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَيْهَا قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ثُمَّ حَمِدَ اللَّهُ ثَلَاثًا وَكَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مِمَّ ضَحِكْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مِمَّ ضَحِكْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يَعْجَبُ الرَّبُّ مِنْ عَبْدِهِ إِذَا قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَيَقُولُ عِلِمَ عَبْدِي أَنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ غَيْرِي [صححه ابن حبان (۲۶۹۷) والحاكم (۹۸/۲-۹۹)، قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح (أبوداود: ۲۶۰۲،

الترمذی: ۳۴۴۶) قال شعيب: حسن لغيره] [انظر: ۹۳۰، ۱۰۵۶]

(۷۵۵) علی بن ربیعہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کے پاس سواری کے لئے ایک جانور لایا گیا، جب انہوں نے اپنا پاؤں اس کی رکاب میں رکھا تو ”بسم اللہ“ کہا، جب اس پر بیٹھ گئے تو یہ دعاء پڑھی کہ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، پاک ہے وہ ذات جس نے اس جانور کو ہمارا تابع فرما دیا، ہم تو اسے اپنے تابع نہیں کر سکتے تھے اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ پھر تین مرتبہ ”الحمد للہ“ اور تین مرتبہ ”اللہ اکبر“ کہہ کر فرمایا اے اللہ! آپ پاک ہیں، آپ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، میں نے اپنی جان پر ظلم کیا پس مجھے معاف فرما دیجئے، پھر مسکرا دیئے۔

میں نے پوچھا کہ امیر المؤمنین! اس موقع پر مسکرانے کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو بھی اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا تھا جیسے میں نے کیا اور نبی ﷺ بھی مسکرائے تھے اور میں نے بھی ان سے اس کی وجہ پوچھی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جب بندہ یہ کہتا ہے کہ پروردگار! مجھے معاف فرما دے تو پروردگار کو خوشی ہوتی ہے اور وہ کہتا ہے کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ میرے علاوہ اس کے گناہ کوئی معاف نہیں کر سکتا۔

(۷۵۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ حُرَيْثٍ عَادَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ أَتَعُودُ الْحَسَنَ وَفِي نَفْسِكَ مَا فِيهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ إِنَّكَ لَسْتَ بِرَبِّي فَتَصْرِفَ قَلْبِي حَيْثُ شِئْتَ قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمَا إِنَّ ذَلِكَ لَا يَمْنَعُنَا أَنْ نُؤَدِّيَ إِلَيْكَ النَّصِيحَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ عَادَ أَخَاهُ إِلَّا ابْتِغَتْ اللَّهُ لَهُ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ مِنْ أَتَى سَاعَاتِ النَّهَارِ كَانَ حَتَّى يُمْسِيَ وَمِنْ أَتَى سَاعَاتِ اللَّيْلِ كَانَ حَتَّى يُصْبِحَ قَالَ لَهُ عُمَرُ وَكَيْفَ تَقُولُ فِي الْمَشْيِ مَعَ الْجَنَازَةِ نَبْنِي يَدْبُهَا أَوْ خَلْفَهَا فَقَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ فَضْلَ الْمَشْيِ مِنْ خَلْفِهَا عَلَى بَيْنِ يَدَيْهَا كَفَضْلِ صَلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ فِي جَمَاعَةٍ عَلَى الْوَحْدَةِ قَالَ عُمَرُ فَإِنِّي رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَمْشِيَانِ أَمَامَ الْجَنَازَةِ قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّهُمَا إِنَّمَا كَرِهَا أَنْ يُحْرِجَا النَّاسَ [انظر: ۹۵۵]

(۷۵۴) عبد اللہ بن یسار کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ عمرو بن حرث حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے آئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ یوں تو آپ حسن کی بیمار پرسی کے لئے آئے ہیں اور اپنے دل میں جو کچھ چھپا رکھا ہے اس کا کیا ہوگا؟ عمرو نے کہا کہ آپ میرے رب نہیں ہیں کہ جس طرح چاہیں میرے دل میں تصرف کرنا شروع کر دیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا لیکن اس کے باوجود ہم تم سے نصیحت کی بات کہنے سے نہیں رکیں گے، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو مسلمان اپنے کسی بھائی کی عیادت کے لئے جاتا ہے، اللہ اس کے لئے ستر ہزار فرشتے مقرر فرمادیتا ہے جو شام تک دن کے ہر لمحے میں اس کے لئے دعاء مغفرت کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کو گیا ہو تو صبح تک رات کی ہر گھڑی اس کے لئے دعاء کرتے رہتے ہیں۔ عمرو بن حرث نے پوچھا کہ جنازے کے ساتھ چلنے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے، جنازے کے آگے چلنا چاہئے یا پیچھے؟ فرمایا کہ آگے چلنے پر پیچھے چلنا اسی طرح افضل ہے جیسے فرض نماز باجماعت پڑھنے کی فضیلت تنہا پڑھنے پر ہے، عمرو نے کہا کہ میں نے تو خود حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو جنازے کے آگے چلتے ہوئے دیکھا ہے؟ فرمایا وہ دونوں لوگوں کو اپنی وجہ سے تنگی میں مبتلا نہیں کرنا چاہتے تھے۔

(۷۵۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَسَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سِيَرَاءَ فَخَرَجْتُ فِيهَا فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ قَالَ فَشَقَّقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي [راجع: ۶۹۸]

(۷۵۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی علیہ السلام کی خدمت میں کہیں سے ہدیہ کے طور پر ایک ریشمی جوڑا آیا، نبی علیہ السلام نے وہ میرے پاس بھیج دیا، میں اسے پہن کر باہر نکلا، لیکن جب نبی علیہ السلام کے روئے انور پر ناراضگی کے اثرات دیکھے تو میں نے اسے اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

(۷۵۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَقِيقٍ كَانَ عِثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَنْهَى عَنِ الْمُتَعَةِ وَعَلَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَأْمُرُ بِهَا فَقَالَ عِثْمَانُ لِعَلِّي إِنَّكَ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَا قَدْ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَجَلٌ وَلَكِنَّا كُنَّا خَائِفِينَ [راجع: ۴۳۱]۔

(۷۵۶) عبد اللہ بن شقیق رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ لوگوں کو حج تمتع سے روکتے تھے، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے جواز کا فتویٰ دیتے تھے، ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کچھ کہا ہوگا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ جانتے بھی ہیں کہ ہم نے نبی علیہ السلام کے ساتھ حج تمتع کیا ہے پھر بھی اس سے روکتے ہیں؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا بات تو ٹھیک ہے، لیکن ہمیں اندیشہ ہے (کہ لوگ رات کو بیویوں کے قریب جائیں اور صبح کو غسل جنابت کے پانی سے گیلے ہوں اور حج کا احرام باندھ لیں)۔

(۷۵۷) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَرْبٍ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدَّبَلِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الرِّضِيعِ يُنْصَحُ بَوْلُ الْغَلَامِ وَيُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ قَالَ قَتَادَةُ وَهَذَا مَا لَمْ يَطْعَمَا الطَّعَامَ فَإِذَا طَعِمَا غُسِلَا جَمِيعًا [راجع: ۵۶۳]۔

(۷۵۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شیرخوار بچے کے متعلق ارشاد فرمایا بچے کے پیشاب پر پانی کے چھینے مارنا بھی کافی ہے اور بچی کا پیشاب جس چیز پر لگ جائے اسے دھویا جائے گا، قتادہ کہتے ہیں کہ یہ حکم اس وقت تک ہے جب انہوں نے کھانا پینا شروع نہ کیا ہو اور جب وہ کھانا پینا شروع کر دیں تو دونوں کا پیشاب جس چیز کو لگ جائے اسے دھونا ہی پڑے گا۔

(۷۵۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعٍ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ بِأَرْبَعٍ حَتَّى يَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ بَعَثَنِي بِالْحَقِّ وَحَتَّى يُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَحَتَّى يُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ [قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۸۱، الترمذی: ۲۱۴۵)] قال شعيب: رجاله ثقات [انظر: ۱۱۱۲]۔

(۷۵۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک چار چیزوں پر ایمان نہ لے آئے، اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا پیغمبر ہوں، اس نے مجھے برحق نبی بنا کر بھیجا ہے، مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان لائے اور تقدیر پر ایمان رکھے۔

(۷۵۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ نَاجِيَةَ بْنَ كَعْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَبَا طَالِبٍ مَاتَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَوَارِهِ فَقَالَ إِنَّهُ مَاتَ مُشْرِكًا فَقَالَ اذْهَبْ فَوَارِهِ قَالَ فَلَمَّا وَارَيْتُهُ رَجَعْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي اغْتَسِلْ [اسناده ضعیف وقد ضعفه البيهقي وتبعه النووي. وقال ابن المدینی: فی اسناده بعض

الشیء قال الألبانی: صحیح (أبو داود: ۳۲۱۴، النسائی: ۱/۱۱۰ و ۷۹/۴). [انظر: ۱۰۹۳].

(۷۵۹) ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہیں خواجہ ابوطالب کی وفات کی خبر دی، نبی ﷺ نے فرمایا جا کر انہیں کسی گڑھے میں چھپا دو، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ وہ تو شرک کی حالت میں مرے ہیں (میں کیسے ان کو قبر میں اتاروں؟) نبی ﷺ نے پھر یہی فرمایا کہ جا کر انہیں کسی گڑھے میں چھپا دو، جب میں انہیں کسی گڑھے میں اتار کر نبی ﷺ کے پاس واپس آیا تو مجھ سے فرمایا کہ جا کر غسل کرو۔

(۷۶۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي عَرُوبَةَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَتِيَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَبِيعَ غُلَامَيْنِ أَخَوَيْنِ فَبِعْتُهُمَا وَفَرَّقْتُ بَيْنَهُمَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَذَرِكُهُمَا فَأَرْجِعُهُمَا وَلَا تَبِعُهُمَا إِلَّا جَمِيعًا [قال شعيب: حسن لغيره]. [انظر: ۱۰۴۵].

(۷۶۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ مجھے دو غلاموں کو بیچنے کا حکم دیا، وہ دونوں آپس میں بھائی تھے، میں نے ان دونوں کو دو الگ الگ آدمیوں کے ہاتھ فروخت کر دیا، اور آ کر نبی ﷺ کو اس کی اطلاع دی، نبی ﷺ نے فرمایا واپس جا کر ان دونوں کو واپس لو اور اکٹھا ایک ہی آدمی کے ہاتھ ان دونوں کو فروخت کرو (تاکہ دونوں کو ایک دوسرے سے کچھ تو قرب اور انس رہے)

(۷۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَيْسَ الْوَتْرُ بِحَتْمِ كَهَيْئَةِ الصَّلَاةِ وَلَكِنْ سُنَّةٌ سَنَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۶۵۲].

(۷۶۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وتر فرض نماز کی طرح قرآن کریم سے حتی ثبوت نہیں رکھتے لیکن ان کا وجوب نبی ﷺ کی سنت سے ثابت ہے۔

(۷۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ وَإِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هُبَيْرَةَ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوقِظُ أَهْلَهُ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ [قال الترمذی: هذا حديث حسن صحيح. قال الألبانی: صحیح (الترمذی: ۷۹۵). قال شعيب: اسناده حسن]. [انظر: ۱۰۵۸، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۴].

(۷۶۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اپنے اہل خانہ کو بھی رات

جاگنے کے لئے اٹھایا کرتے تھے۔

(۷۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيتُ مَا لَمْ يُعْطَ أَحَدٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هُوَ قَالَ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُعْطِيتُ مَفَاتِيحُ الْأَرْضِ وَسُمِّيتُ أَحْمَدَ وَجُعِلَ التُّرَابُ لِي طَهُورًا وَجُعِلَتْ أُمَّتِي خَيْرَ الْأُمَمِ [قال شعيب: اسنادہ حسن]. [انظر: ۱۳۶۲].

(۷۶۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے کچھ چیزیں ایسی دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کیا چیزیں ہیں؟ فرمایا میری مدد و رب کے ذریعے کی گئی ہے، مجھے زمین کے خزانے دیئے گئے ہیں، میرا نام ”احمد“ رکھا گیا ہے، مٹی کو میرے لیے پانی کی طرح پاک کرنے والا قرار دیا گیا ہے اور میری امت کو بہترین امت کا خطاب دیا گیا ہے۔

(۷۶۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَسًا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ عِنْدَ الْأَذَانِ وَيُصَلِّي رَكْعَتِي الْفَجْرِ عِنْدَ الْإِقَامَةِ [راجع: ۵۶۹].

(۷۶۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ اذان فجر کے قریب وتر ادا فرماتے تھے اور اقامت کے قریب فجر کی سنتیں پڑھتے تھے۔

(۷۶۵) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا الْأَشْجَعِيُّ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُجَيٍّْ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَكَرْنَا الدَّجَالَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَائِمٌ فَاسْتَيْقَظَ مُحَمَّرًا لَوْنُهُ فَقَالَ غَيْرُ ذَلِكَ أَخَوْفُ لِي عَلَيْكُمْ ذِكْرُ كَلِمَةٍ

(۷۶۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ سوئے ہوئے تھے اور ہم قریب ہی بیٹھے ”دجال“ کا تذکرہ کر رہے تھے، اچانک آپ ﷺ بیدار ہو گئے، آپ کے روئے انور کا رنگ سرخ ہو رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے تم پر دجال سے زیادہ ایک دوسری چیز کا خطرہ ہے۔

(۷۶۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْلٌ أَوْ بَعْلَةٌ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالَ بَعْلٌ أَوْ بَعْلَةٌ قُلْتُ وَمِنْ أَيِّ شَيْءٍ هُوَ قَالَ يُحْمَلُ الْحِمَارُ عَلَى الْفَرَسِ فَيُخْرَجُ بَيْنَهُمَا هَذَا قُلْتُ أَفَلَا نَحْمِلُ فَلَانًا عَلَى فَلَانَةٍ قَالَ لَا إِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ [اسنادہ ضعیف]. [راجع: ۷۳۸].

(۷۶۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں بطور ہدیہ کے ایک خچر پیش کیا گیا، میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ خچر ہے مذکر یا مؤنث، میں نے پوچھا کہ یہ کس نسل سے ہوتا ہے؟ فرمایا گھوڑے پر گدھے کو سوار کر دیا جاتا ہے

جس کا ”نتیجہ“ اس ”خیر“ کی صورت میں نکلتا ہے، میں نے عرض کیا کہ پھر میں بھی فلاں گدھے کو فلاں گھوڑی پر نہ چڑھا دوں؟ فرمایا نہیں، یہ وہ لوگ کرتے ہیں جو جاہل ہوں۔

(۷۶۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَبْرُكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُخْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ إِذَا اسْتَأْذَنْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ فِي صَلَاةٍ سَبَّحَ وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ أَذِنَ [إسناده ضعيف] [راجع: ۵۹۸].

(۷۶۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا، اگر نبی ﷺ اس وقت کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے ہوتے تو ”سبحان اللہ“ کہہ دیتے، اور اگر آپ ﷺ اس وقت نماز نہ پڑھ رہے ہوتے تو یوں ہی اجازت دے دیتے (اور سبحان اللہ کہنے کی ضرورت نہ رہتی)۔

(۷۶۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى الْمُنْحَرُ بِمَنْى فَقَالَ هَذَا الْمُنْحَرُ وَمَنْى كُلُّهَا مُنْحَرٌ [راجع: ۵۶۲].

(۷۶۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ منیٰ میں قربان گاہ پر تشریف لائے اور فرمایا یہ قربان گاہ ہے اور پورا منیٰ ہی قربان گاہ ہے۔

(۷۶۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِءٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا وَلَدَ الْحَسَنُ سَمَّيْتُهُ حَرْبًا فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرُونِي ابْنِي مَا سَمَّيْتُمُوهُ قَالَ قُلْتُ حَرْبًا قَالَ بَلْ هُوَ حَسَنٌ فَلَمَّا وَلَدَ الْحُسَيْنُ سَمَّيْتُهُ حَرْبًا فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرُونِي ابْنِي مَا سَمَّيْتُمُوهُ قَالَ قُلْتُ حَرْبًا قَالَ بَلْ هُوَ حُسَيْنٌ فَلَمَّا وَلَدَ الثَّالِثُ سَمَّيْتُهُ حَرْبًا فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرُونِي ابْنِي مَا سَمَّيْتُمُوهُ قُلْتُ حَرْبًا قَالَ بَلْ هُوَ مُحَسِّنٌ ثُمَّ قَالَ سَمَّيْتُهُمْ بِأَسْمَاءٍ وَلَدَ هَارُونَ شَبْرٌ وَشَبِيرٌ وَمُشَبَّرٌ [قال شعيب: إسناده حسن] [انظر: ۹۵۳].

(۷۶۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حسن کی پیدائش ہوئی تو میں نے اس کا نام ”حرب“ رکھا، نبی ﷺ کو بچے کی پیدائش کی خبر معلوم ہوئی تو تشریف لائے اور فرمایا کہ مجھے میرا بیٹا تو دکھاؤ، تم نے اس کا کیا نام رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا حرب، فرمایا نہیں، اس کا نام ”حسن“ ہے، پھر جب حسین پیدا ہوئے تو میں نے ان کا نام ”حرب“ رکھ دیا، اس موقع پر بھی نبی ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کہ مجھے میرا بیٹا تو دکھاؤ، تم نے اس کا کیا نام رکھا ہے؟ میں نے پھر عرض کیا حرب، فرمایا نہیں اس کا نام ”حسین“ ہے، تیسرے بیٹے کی پیدائش پر بھی اسی طرح ہوا، اور نبی ﷺ نے اس کا نام بدل کر ”محسن“ رکھ دیا، پھر فرمایا کہ میں نے ان بچوں کے نام حضرت ہارون علیہ السلام کے بچوں کے نام پر رکھے ہیں جن کے نام شبر، شبیر اور مشبر تھے۔

(۷۷۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ وَهَبِيرَةَ بْنِ يَرِيمَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا خَرَجْنَا مِنْ مَكَّةَ اتَّبَعْتُنَا ابْنَةُ حَمْزَةَ تُنَادِي يَا عَمَّ وَيَا عَمَّ قَالَ فَتَنَّاوَلْتَهَا بِيَدِهَا فَدَفَعْتُهَا إِلَيَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقُلْتُ دُونَكَ ابْنَةُ عَمِّكَ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ اخْتَصَمْنَا فِيهَا أَنَا وَجَعْفَرُ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَقَالَ جَعْفَرُ ابْنَةُ عَمِّي وَخَالَتُهَا عِنْدِي يَعْنِي أَسْمَاءُ بِنْتُ عَمَيْسٍ وَقَالَ زَيْدُ ابْنَةُ أَخِي وَقُلْتُ أَنَا أَخَذْتُهَا وَهِيَ ابْنَةُ عَمِّي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنْتَ يَا جَعْفَرُ فَأَنْشِئْ خَلْقِي وَخَلْقِي وَأَمَّا أَنْتَ يَا عَلِيُّ فَمِنْهُ وَأَنَا مِنْكَ وَأَمَّا أَنْتَ يَا زَيْدُ فَأَخُونَا وَمَوْلَانَا وَالْجَارِيَةُ عِنْدَ خَالَتِهَا فَإِنَّ الْخَالََةَ وَالِدَةٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَزَوِّجُهَا قَالَ إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ قَالَ الْأَلْبَانِي: صحيح (ابوداود: ۲۲۸۰) قال

شعيب: اسناد حسن [انظر: ۸۵۷، ۹۳۱]

(۷۷۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم مکہ مکرمہ سے نکلنے لگے تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی چچا جان! چچا جان! پکارتی ہوئی ہمارے پیچھے لگ گئی، میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور اسے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے کر دیا، اور ان سے کہا کہ اپنی چچا زاد بہن کو سنبھالو، جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تو اس بچی کی پرورش کے سلسلے میں میرا، حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کا جھگڑا ہو گیا۔

حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کا موقف یہ تھا کہ یہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ یعنی حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا میرے نکاح میں ہیں، لہذا اس کی پرورش میرا حق ہے، حضرت زید رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ یہ میری بیٹی ہے اور میں نے یہ موقف اختیار کیا کہ اسے میں لے کر آیا ہوں اور یہ میرے چچا کی بیٹی ہے، نبی علیہ السلام نے اس کا فیصلہ کرتے ہوئے فرمایا جعفر! آپ تو صورت اور سیرت میں میرے مشابہہ ہیں، علی! آپ مجھ سے ہیں اور میں آپ سے ہوں اور زید! آپ ہمارے بھائی اور ہمارے مولیٰ (آزاد کردہ غلام) ہیں، بچی اپنی خالہ کے پاس رہے گی کیونکہ خالہ بھی ماں کے مرتبہ میں ہوتی ہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اس سے نکاح کیوں نہیں کر لیتے؟ فرمایا اس لئے کہ یہ میری رضاعی بیٹی ہے۔

(۷۷۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْتَغْفِرُ لِأَبَوَيْهِ وَهُمَا مُشْرِكَانِ فَقُلْتُ أَيْسْتَغْفِرُ الرَّجُلُ لِأَبَوَيْهِ وَهُمَا مُشْرِكَانِ فَقَالَ أَوْلَمْ يَسْتَغْفِرْ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ إِلَى قَوْلِهِ تَبَرَأَ مِنْهُ قَالَ لَمَّا مَاتَ فَلَا أَدْرِي قَالَهُ سُفْيَانُ أَوْ قَالَهُ إِسْرَائِيلُ أَوْ هُوَ فِي الْحَدِيثِ لَمَّا مَاتَ [قال الترمذی: هذا حديث حسن. قال الألبانی: حسن (الترمذی: ۳۱۰۱، النسائی: ۹۱/۴). قال شعيب: اسنادہ حسن]. [انظر: ۱۰۸۵].

(۷۷۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ایک آدمی کو اپنے مشرک والدین کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہوئے سنا تو

میں نے کہا کہ کیا کوئی شخص اپنے مشرک والدین کے لئے بھی دعاء مغفرت کر سکتا ہے؟ اس نے کہا کہ کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے والد کے لئے دعاء مغفرت نہیں کرتے تھے؟ میں نے یہ بات نبی ﷺ سے ذکر کی تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ پیغمبر اور اہل ایمان کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ مشرکین کے لئے دعاء مغفرت کریں۔

(۷۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنِي عَمِّي إِيَّاسُ بْنُ عَامِرٍ؛ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ مِنَ اللَّيْلِ، وَعَائِشَةُ مُعْتَرِضَةً بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ. [الخرجه ابن خزيمة (۸۲۱)، قال شعيب إسناده حسن].

(۷۷۳) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ وَأَبُو نُعَيْمٍ قَالَا حَدَّثَنَا فِطْرٌ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَرَّةَ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ حَجَّاجٌ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ لَبَعَثَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ رَجُلًا مِمَّا يَمْلُؤُهَا عَدْلًا كَمَا مِلْتُ جَوْرًا قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ رَجُلًا مِمَّا قَالَ وَسَمِعْتُهُ مَرَّةً يَذْكُرُهُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [قال الألبانی: صحيح (ابوداود: ۴۲۸۳) قال شعيب: رجاله ثقات].

(۷۷۴) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنِي إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هَانِئٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ الْحَسَنُ أَشْبَهُ النَّاسِ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ إِلَى الرَّأْسِ وَالْحُسَيْنُ أَشْبَهُ النَّاسِ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ [قال الترمذی: حسن صحيح غریب. قال الألبانی: ضعيف (الترمذی: ۳۷۷۹) قال شعيب: رجاله ثقات]. [انظر: ۸۵۴].

(۷۷۵) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَذْنَبَ فِي الدُّنْيَا ذَنْبًا فَعُوقِبَ بِهِ فَإِنَّهُ أَعْدَلُ مَنْ أَنْ يَشْتِيَ

(۷۷۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَرَمَاتِي هُنَّ كَهْ حَضْرَتِ حَسَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سِينَةَ لِي كَرَسَرَتِكِ نَبِيِّ ﷺ كِي مَشَابِهِي هُنَّ اَوْر حَضْرَتِ حُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَحْلِي هِي مِي نَبِيِّ ﷺ سِي مَشَابِهِي رَكْتِي هِي۔

عُقُوبَتُهُ عَلَى عَبْدِهِ وَمَنْ أَذْنَبَ ذَنْبًا فِي الدُّنْيَا فَسَتَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَفَا عَنْهُ قَالَ اللَّهُ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يَعُودَ فِي شَيْءٍ قَدْ عَفَا عَنْهُ [قال الترمذی: وهذا حديث حسن غريب صحيح. قال الألبانی: ضعيف (الترمذی: ۲۶۲۶، ابن ماجہ: ۲۶۰۴). قال شعيب: اسنادہ حسن.] [انظر: ۱۳۶۵].

(۷۷۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص دنیا میں کسی گناہ کا ارتکاب کر بیٹھے اور اسے اس کی سزا بھی مل جائے تو اللہ تعالیٰ اس سے بہت عادل ہے کہ اپنے بندے کو دوبارہ سزا دے، اور جو شخص دنیا میں کوئی گناہ کر بیٹھے اور اللہ اس کی پردہ پوشی کرتے ہوئے اسے معاف فرما دے تو اللہ تعالیٰ اس سے بہت کریم ہے کہ جس چیز کو وہ معاف کر چکا ہو اس کا معاملہ دوبارہ کھولے۔

(۷۷۶) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلَمَةَ يُعْنِي ابْنَ كُهِيلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ حَبَّةِ الْعُرَيْنِيِّ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ضَحِكَ عَلَى الْمِنْبَرِ لَمْ أَرَهُ ضَحِكَ أَكْثَرَ مِنْهُ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَالَ ذَكَرْتُ قَوْلَ أَبِي طَالِبٍ طَهَرَ عَلَيْنَا أَبُو طَالِبٍ وَأَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَصَلِّي بِطَنٍ نَخْلَةً فَقَالَ مَاذَا تَصْنَعَانِ يَا ابْنَ أَخِي فَقَدَعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ الْإِسْلَامَ فَقَالَ مَا بِالَّذِي تَصْنَعَانِ بَأْسٌ أَوْ بِالَّذِي تَقُولَانِ بَأْسٌ وَلَكِنَّ وَاللَّهِ لَا تَعْلَمُونِي أَسْتَيْ أَبَدًا وَضَحِكَ تَعَجُّبًا لِقَوْلِ أَبِيهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ لَا أَعْتَرِفُ أَنَّ عَبْدًا لَكَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ عَبْدُكَ قَبْلِي غَيْرَ نَبِيِّكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَقَدْ صَلَّيْتُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ النَّاسُ سُبْعًا [قال شعيب: اسنادہ ضعيف جداً]. [انظر: ۱۱۹۲، ۱۱۹۱].

(۷۷۶) حبہ عرنی کہتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر اس طرح ہنستے ہوئے دیکھا کہ اس سے قبل انہیں اتنا زیادہ ہنستے ہوئے کبھی نہیں دیکھا تھا، یہاں تک کہ ان کے آخری دانت بھی نظر آنے لگے، پھر فرمانے لگے کہ مجھے اپنے والد خواجہ ابوطالب کی ایک بات یاد آگئی، ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے ساتھ بطن نخلہ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ خواجہ ابوطالب آگئے اور کہنے لگے کہ بیٹے! یہ تم دونوں کیا کر رہے ہو؟ نبی ﷺ نے ان کے سامنے اسلام کی دعوت پیش کی، وہ کہنے لگے کہ تم دونوں جو کر رہے ہو اس میں کوئی حرج تو نہیں ہے لیکن بخدا! مجھ سے اپنے کو لے لو اور نہ کیے جاسکیں گے، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے والد کی اس بات پر تعجب سے ہنسی آگئی اور فرمانے لگے کہ اے اللہ! میں اس بات پر فخر نہیں کرتا کہ آپ کے نبی کے علاوہ اس امت میں آپ کے کسی بندے نے مجھ سے پہلے آپ کی عبادت کی ہو، یہ بات تین مرتبہ دہرا کر وہ فرمانے لگے کہ میں نے لوگوں کے نماز پڑھنے سے سات سال پہلے نماز پڑھی ہے۔

(۷۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ وَجَدْتُ هَذَا الْحَدِيثَ فِي كِتَابِ أَبِي وَأَكْثَرُ عَلَمِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنِّي سَمِعْتُهُ مِنْهُ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هُبَيْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَيْرٍ الْغَافِقِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَانْصَرَفَ ثُمَّ جَاءَ

وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ مَاءً فَصَلَّى بِنَا ثُمَّ قَالَ إِنِّي صَلَّيْتُ بِكُمْ آتِفًا وَأَنَا جُنُبٌ فَمَنْ أَصَابَهُ مِثْلُ الَّذِي أَصَابَنِي أَوْ وَجَدَ رِزًّا فِي بَطْنِهِ فَلْيَصْنَعْ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ [اسنادہ ضعیف]، [انظر: ۶۶۸]۔

(۷۷۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے، اچانک نبی ﷺ نماز چھوڑ کر گھر چلے گئے اور ہم کھڑے کے کھڑے ہی رہ گئے، تھوڑی دیر بعد آپ ﷺ واپس تشریف لائے تو آپ ﷺ کے سر سے پانی کے قطرات ٹپک رہے تھے، پھر آپ ﷺ نے از سر نو ہمیں نماز پڑھائی، اور بعد فراغت فرمایا کہ جب میں نماز کے لئے کھڑا ہو گیا تب مجھے یاد آیا کہ میں تو اختیاری طور پر ناپاک ہو گیا تھا، اس لئے اگر تم میں سے کسی شخص کو اپنے پیٹ میں گڑبڑ محسوس ہو رہی ہو یا میری جیسی کیفیت کا وہ شکار ہو جائے تو اسے چاہئے کہ میری ہی طرح کرے۔

(۷۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْمُنْهَالِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ أَبِي يَسْمُرُ مَعَ عَلِيٍّ وَكَانَ عَلِيٌّ يَلْبَسُ ثِيَابَ الصَّيْفِ فِي الشَّتَاءِ وَثِيَابَ الشَّتَاءِ فِي الصَّيْفِ فَقِيلَ لَهُ لَوْ سَأَلْتَهُ فَمَا لَمْ يَقُلْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَتْ إِلَيَّ وَأَنَا أَرْمَدُ الْعَيْنِ يَوْمَ خَبَرَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَرْمَدُ الْعَيْنِ قَالَ فَتَنَلَّ فِي عَيْنِي وَقَالَ اللَّهُمَّ أَذْهَبْ عَنْهُ الْحَرَّ وَالْبَرْدَ فَمَا وَجَدْتُ حَرًّا وَلَا بَرْدًا مِنْذُ يَوْمَئِذٍ وَقَالَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ لَيْسَ بِفَرَارٍ فَتَشَرَّفَ لَهَا أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِيهَا [اسنادہ ضعیف قال الألبانی: حسن (ابن ماجہ: ۱۱۷)]، [انظر: ۱۱۱۷]۔

(۷۷۸) عبدالرحمن بن ابی لیلی کہتے ہیں کہ میرے والد صاحب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رات کے وقت مختلف امور پر بات چیت کیا کرتے تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عجب عادت تھی کہ وہ سردی کے موسم میں گرمی کے کپڑے اور گرمی کے موسم میں سردی کے کپڑے پہن لیا کرتے تھے، کسی نے میرے والد صاحب سے کہا کہ اگر آپ اس چیز کے متعلق حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھیں تو شاید وہ جواب دے دیں؟ چنانچہ والد صاحب کے سوال کرنے پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ غزوہ خیبر کے دن نبی ﷺ نے میرے پاس ایک قاصد بھیجا، مجھے آشوب چشم کی بیماری لاحق تھی، اس لئے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے تو آشوب چشم ہوا ہے، نبی ﷺ نے یہ سن کر میری آنکھوں میں اپنا لعاب دھن ڈال دیا اور یہ دعا کی کہ اے اللہ! اس کی گرمی سردی دور فرما، اس دن سے آج تک مجھے کبھی گرمی اور سردی کا احساس ہی نہیں ہوا۔

اس موقع پر نبی ﷺ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ میں یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوگا اور خود اللہ اور اس کے رسول کی نگاہوں میں محبوب ہوگا، وہ بھاگنے والا نہ ہوگا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس مقصد کے لئے اپنے آپ کو نمایاں کرنے لگے لیکن نبی ﷺ نے وہ جھنڈا مجھے عنایت فرمادیا۔

(۷۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِءٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ عَمَّارٌ فَاسْتَأْذَنَ فَقَالَ ائْذَنُوا لَهُ مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ [قال

الترمذی: حسن صحیح. قال الألبانی: صحیح (ابن ماجہ: ۱۴۶، الترمذی: ۳۷۹۸). قال شعيب: رجاله ثقات

[انظر: ۹۹۹، ۱۰۳۳، ۱۰۷۹، ۱۱۶۰].

(۷۷۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا، اتنی دیر میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ آ کر اجازت طلب کرنے لگے، نبی ﷺ نے فرمایا کہ انہیں اجازت دے دو، خوش آمدید اس شخص کو جو پاکیزہ ہے اور پاکیزگی کا حامل ہے۔

(۷۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ وَغَيْرِهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَتْ سَلْ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ يَغْنَى لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمٌ وَلَيْلَةٌ لِلْمُقِيمِ [راجع: ۷۴۸]

(۷۸۰) (شرح بن ہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے موزوں پر مسح کے حوالے سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک سوال پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ سوال تم حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھو، چنانچہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ مسافر کے لئے تین دن اور تین رات موزوں پر مسح کرنے کی اجازت ہے اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات۔

(۷۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ الْأَشَجِّ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانٍ قَالَ أَمَرَنِي عَلِيٌّ أَنْ أَمْسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ [راجع: ۷۴۸]

(۷۸۱) (شرح بن ہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے موزوں پر مسح کرنے کا حکم دیا ہے۔

(۷۸۲) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ مُخَارِقٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ شَهِدْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَاللَّهِ مَا عِنْدَنَا كِتَابٌ نَقْرُؤُهُ عَلَيْكُمْ إِلَّا كِتَابُ اللَّهِ تَعَالَى وَهَذِهِ الصَّحِيفَةُ مُعَلَّقَةٌ بِسَيْفِهِ أَخَذْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَرَائِضُ الصَّدَقَةِ مُعَلَّقَةٌ بِسَيْفٍ لَهُ حَلِيتُهُ حَدِيدٌ أَوْ قَالَ بَكَرَاتُهُ حَدِيدٌ أَوْ حِلْقُهُ [قال شعيب: صحيح لغيره]. [انظر: ۷۹۸، ۸۷۴، ۹۶۲]

(۷۸۲) طارق بن شہاب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ بخدا! ہمارے پاس قرآن کریم کے علاوہ کوئی ایسی کتاب نہیں ہے جسے ہم پڑھتے ہوں، یا پھر یہ صحیفہ ہے جو تلوار سے لٹکا ہوا ہے، میں نے اسے نبی ﷺ سے حاصل کیا تھا، اس میں زکوٰۃ کے حصص کی تفصیل درج ہے، مذکورہ صحیفہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اس تلوار سے لٹکا رہتا تھا جس کے حلقے لوہے کے تھے۔

(۷۸۳) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَغْنَى ابْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنُ نَوْفَلٍ الْهَاشِمِيُّ قَالَ كَانَ أَبِي الْحَارِثُ عَلَى أَمْرِ مِنْ أُمُورٍ مَكَّةَ فِي زَمَنِ عُثْمَانَ فَأَقْبَلَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ فَاسْتَقْبَلْتُ عُثْمَانَ بِالنُّزْلِ بِقُدَيْدٍ فَاصْطَادَ أَهْلُ الْمَاءِ حَجَلًا فَطَبَخْنَاهُ بِمَاءٍ وَمِلْحٍ فَجَعَلْنَاهُ عَرَاقًا لِلْفَرِيدِ فَقَدَمْنَاهُ إِلَى عُثْمَانَ وَأَصْحَابِهِ فَأَمْسَكُوا فَقَالَ عُثْمَانُ صَيْدٌ لَمْ أَصْطَدْهُ وَلَمْ

أَمْرُ بِصَيْدِهِ اضْطَادَهُ قَوْمٌ حِلٌّ فَأَطْعَمُونَاهُ فَمَا بَأْسُ فَقَالَ عُثْمَانُ مَنْ يَقُولُ فِي هَذَا فَقَالُوا عَلِيُّ فَبَعَثَ إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَبَجَاءَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى عَلِيٍّ حِينَ جَاءَ وَهُوَ يَحُتُّ الْخَبَطَ عَنْ كَفِّهِ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ صَدِّ لَمْ نَضْطَدْهُ وَلَمْ نَأْمُرْ بِصَيْدِهِ اضْطَادَهُ قَوْمٌ حِلٌّ فَأَطْعَمُونَاهُ فَمَا بَأْسُ قَالَ فَغَضِبَ عَلِيُّ وَقَالَ أَنْشُدُ اللَّهَ رَجُلًا شَهِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُتِيَ بِقَائِمَةِ حِمَارٍ وَحُشٍّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَوْمٌ حُرْمٌ فَأَطْعِمُوهُ أَهْلَ الْحِلِّ قَالَ فَشَهِدَ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ عَلِيُّ أَشْهَدُ اللَّهَ رَجُلًا شَهِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُتِيَ بِبَيْضِ النَّعَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَوْمٌ حُرْمٌ أَطْعِمُوهُ أَهْلَ الْحِلِّ قَالَ فَشَهِدَ دُونَهُمْ مِنَ الْعِدَّةِ مِنَ الْإِثْنِي عَشَرَ قَالَ فَتَنَى عُثْمَانُ وَرِكَهُ عَنْ الطَّعَامِ فَدَخَلَ رَحْلَهُ وَأَكَلَ ذَلِكَ الطَّعَامَ أَهْلُ

الْمَاءِ [قال الألساني: صحيح بلغفظ آخر (ابوداود: ۱۸۴۹) قال شعيب: حسن لغيره] [انظر: ۷۸۴، ۸۱۴].

(۸۳) عبد اللہ بن الحارث کہتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں میرے والد حارث مکہ مکرمہ میں کسی عہدے پر فائز تھے، ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ تشریف لائے تو بقول عبد اللہ بن حارث کے میں نے ”قدید“ نامی جگہ کے پڑاؤ میں ان کا استقبال کیا، اہل ماء نے ایک گھوڑا شکار کیا، ہم نے اسے پانی اور نمک ملا کر پکایا، اور اس کا گوشت ہڈیوں سے الگ کر کے اس کا ”ثرید“ تیار کیا، اس کے بعد ہم نے وہ کھانا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے سامنے پیش کیا، لیکن ان کے ساتھیوں نے اس کی طرف ہاتھ نہیں بڑھایا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ نہ تو میں نے اس شکار کو پکڑ کر شکار کیا، اور نہ ہی اسے شکار کرنے کا حکم دیا، ایک غیر محرم جماعت نے اسے شکار کیا اور وہ اسے ہمارے سامنے پیش کر رہے ہیں تو اس میں کیا حرج ہے؟ اسے کون ناجائز کہتا ہے؟ لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نام لگا دیا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے انہیں بلا بھیجا، عبد اللہ بن حارث کہتے ہیں کہ وہ منظر میری نگاہوں میں اب بھی محفوظ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھوں سے گردوغبار جھاڑتے ہوئے آرہے تھے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے بھی یہی فرمایا کہ نہ تو ہم نے اسے شکار کیا ہے اور نہ ہی شکار کرنے کا حکم دیا ہے، ایک غیر محرم جماعت نے اسے شکار کر کے ہمارے سامنے کھانے کے لئے پیش کر دیا تو اس میں کیا حرج ہے؟ یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کچھ تردد کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ میں ہر اس شخص کو قسم دے کر کہتا ہوں جو اس موقع پر نبی ﷺ کی خدمت میں موجود تھا جبکہ نبی ﷺ کے پاس ایک جنگلی گدھے کے پائے لائے گئے، تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ ہم محرم لوگ ہیں، یہ اہل حل کو کھلا دو، کیا ایسا ہے یا نہیں؟ اس پر نبی ﷺ کے بارہ صحابہ رضی اللہ عنہم کھڑے ہو گئے جنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تصدیق کی۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس وقت نبی ﷺ کے پاس شتر مرغ کے اٹھ لائے گئے، اس موقع پر موجود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو میں قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا نبی ﷺ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ ہم محرم لوگ ہیں، یہ غیر محرم لوگوں کو کھلا دو؟ اس پر

بارہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کھڑے ہو گئے، یہ دیکھ کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ دسترخوان سے اٹھ کر اپنے خیمے میں چلے گئے اور وہ کھانا اہل ماء نے ہی کھالیا۔

(۷۸۴) حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَامٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَاهُ وَلِيَّ طَعَامَ عُثْمَانَ قَالَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْحَجَلِ حَوَالِي الْجِفَانِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَكْرَهُ هَذَا فَبَعَثَ إِلَى عَلِيٍّ وَهُوَ مُلَطَّخٌ يَدَيْهِ بِالْحَبِطِ فَقَالَ إِنَّكَ لَكَثِيرُ الْخِلَافِ عَلَيْنَا فَقَالَ عَلِيُّ أَدَّكَرُ اللَّهُ مَنْ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي بَعَجَزَ حِمَارٍ وَخَشٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ إِنَّا مُحْرِمُونَ فَأَطْعِمُوهُ أَهْلَ الْحِلِّ فَقَامَ رِجَالٌ فَشَهِدُوا ثُمَّ قَالَ أَدَّكَرُ اللَّهُ رَحُلًا شَهِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي بِخُمْسٍ بِيضَاتٍ بَيْضَ نَعَامٍ فَقَالَ إِنَّا مُحْرِمُونَ فَأَطْعِمُوهُ أَهْلَ الْحِلِّ فَقَامَ رِجَالٌ فَشَهِدُوا فَقَامَ عُثْمَانُ فَدَخَلَ فُسْطَاطَهُ وَتَرَكَوا الطَّعَامَ عَلَى أَهْلِ الْمَاءِ [راجع: ۷۸۴]

(۷۸۴) عبداللہ بن الحارث کہتے ہیں کہ ان کے والد حارث حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے کھانے کے ذمے دار تھے، عبداللہ بن حارث کہتے ہیں کہ وہ منظر میری نگاہوں میں اب بھی محفوظ ہے کہ ہانڈیوں کے گرد گھوڑے کا گوشت پڑا ہوا ہے، ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اسے اچھا نہیں سمجھتے، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے انہیں بلا بھیجا، حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھوں سے گرد و غبار جھاڑتے ہوئے آئے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ آپ ہم سے بہت زیادہ اختلاف کرتے ہیں، یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ہر اس شخص کو قسم دے کر کہتا ہوں جو اس موقع پر نبی ﷺ کی خدمت میں موجود تھا جبکہ نبی ﷺ کے پاس ایک جنگلی گدھے کے سرین لائے گئے، تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ ہم محرم لوگ ہیں، یہ اہل حل کو کھلا دو، کیا ایسا ہے یا نہیں؟ اس پر نبی ﷺ کے کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم کھڑے ہو گئے جنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تصدیق کی۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس وقت نبی ﷺ کے پاس شتر مرغ کے پانچ انڈے لائے گئے، اس موقع پر موجود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو میں قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا نبی ﷺ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ ہم محرم لوگ ہیں، یہ غیر محرم لوگوں کو کھلا دو؟ اس پر کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کھڑے ہو گئے، یہ دیکھ کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ دسترخوان سے اٹھ کر اپنے خیمے میں چلے گئے اور وہ کھانا اہل ماء نے ہی کھالیا۔

(۷۸۵) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَيْرٍ الْغَافِقِيِّ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةٌ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَنَّا أَنْزَلْنَا الْحُمْرَ عَلَى خَيْلِنَا فَجَاءَتْنَا بِمِثْلِ هَذِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۲۵۶۵)] [انظر: ۱۳۵۹]

(۷۸۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں بطور ہدیہ کے ایک خچر پیش کیا گیا، ہم نے عرض کیا

[راجع: ٦٥٢]

بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُتِمَ بِنُ الْعَبَّاسِ [قال شعيب: إسناده حسن]

صَلُّوا عَلَيَّ هَذَا جُكُمُ [قال شعيب: حسن لغيره] [انظر: ١١٥٥، ١١٥٦، ١١٦٥]

(۷۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اہل صفہ میں سے ایک صاحب کا انتقال ہو گیا، انہوں نے ترکہ میں دو دینار یا دو

درہم چھوڑے، نبی ﷺ نے فرمایا یہ جہنم کے دوا نگارے ہیں جن سے داغا جائے گا، تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ خود پڑھ لو۔

(۷۸۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى التَّغْلِبِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ كَذَبَ فِي الرُّؤْيَا مُتَعَمِّدًا كُفِّرَ عَقْدَ شَعِيرَةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [راجع: ۵۶۸]

(۷۸۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص جان بوجھ کر جھوٹا خواب بیان کرتا ہے، اسے قیامت کے دن بھوکے دانے میں گرہ لگانے کا مکلف بنایا جائے گا (علم دیا جائے گا)

(۷۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لَوْثٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسُ تَبِعَ لِقُرَيْشٍ صَالِحُهُمْ تَبِعَ لِصَالِحِهِمْ وَشَرَارُهُمْ تَبِعَ لِشَرَارِهِمْ [قال شعيب: صحيح لغيره]

(۷۹۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ بات نبی ﷺ کی زبان مبارک سے میرے کانوں نے سنی اور میرے دل دماغ نے اسے محفوظ کیا کہ تمام لوگ قریش کے تابع ہیں، نیک لوگ نیکوں کے تابع اور برے لوگ بدوں کے تابع ہیں۔

(۷۹۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَنَادَةُ حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَدُوسٍ يَقَالُ لَهُ جُرُوشُ بْنُ كُتَيْبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ عَضْبَاءِ الْأُذُنِ وَالْقَرْنِ قَالَ فَسَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ النُّصْفُ فَمَا فَوْقَ ذَلِكَ [راجع: ۶۳۳]

(۷۹۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے سینگ یا کان کٹے ہوئے جانور کی قربانی سے منع فرمایا ہے، راوی کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے اس کا مطلب پوچھا تو انہوں نے فرمایا وہ جانور جس کا نصف یا اس سے زیادہ کان کٹا ہوا ہو۔

(۷۹۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ أَبِي الْمِقْدَامِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَزْرَقِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ عَلِيُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا نَائِمٌ عَلَى الْمَنَامَةِ فَاسْتَسْقَى الْحَسَنُ أَوْ الْحُسَيْنُ قَالَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ شَاؤَ لَنَا بِكَرٍ فَحَلَبَهَا فَدَرَّتْ فَجَاءَهُ الْحَسَنُ فَنَحَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَأَنَّهُ أَحَبُّهُمَا إِلَيْكَ قَالَ لَا وَلَكِنَّهُ اسْتَسْقَى قَبْلَهُ ثُمَّ قَالَ إِنِّي وَإِيَّاكَ وَهَذَيْنِ وَهَذَا الرَّاقِدُ فِي مَكَانٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [إسناده ضعيف جداً]

(۷۹۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ میرے غریب خانے پر تشریف لائے، میں سو رہا تھا، اتنی دیر میں حسن یا حسین کو پیاس لگی، نبی ﷺ ہماری ایک بکری کی طرف بڑھے جو بہت کم دودھ دیتی تھی، نبی ﷺ نے اس کا دودھ دوا تو وہ بہت زیادہ نکلا، حضرت حسن رضی اللہ عنہ ان کے پاس چلے گئے، نبی ﷺ نے انہیں ایک طرف بٹھالیا، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں کہ یا

رسول اللہ! شاید آپ کو اس سے زیادہ محبت ہے؟ فرمایا یہ بات نہیں ہے، اصل میں اس نے پہلے مانگا تھا، پھر فرمایا کہ قیامت کے دن میں تم، یہ دونوں اور یہ سونے والا ایک ہی جگہ میں ہوں گے۔

(۷۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلِيمَانَ لَوْيْنٌ حَدَّثَنَا حُذَيْجٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حُدَيْفَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجْتُ حِينَ بَرَعَ الْقَمَرُ كَأَنَّهُ فُلُقُ جَفْنَةٍ فَقَالَ اللَّيْلَةُ لَيْلَةُ الْقَدْرِ [إسناده ضعيف]

(۷۹۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں اس وقت گھر سے نکلا جب چاند طلوع ہو چکا تھا، ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ وہ کسی بڑے پیالے کا شگاف ہو، اور فرمایا آج کی رات شب قدر ہے۔

(۷۹۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ زَادَانَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِنْ حَسَدِهِ مِنْ حَنَابَةٍ لَمْ يُصِبْهَا الْمَاءُ فَعِلَ بِهِ كَذًا وَكَذًا مِنَ النَّارِ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَمَنْ تَمَّ عَادِيْتُ رَأْسِي فَمَنْ تَمَّ عَادِيْتُ رَأْسِي [راجع: ۷۲۷]

(۷۹۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص جنابت کی حالت میں غسل کرتے ہوئے ایک بال کے برابر بھی جگہ خالی چھوڑ دے جہاں پانی نہ پہنچا ہو، اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ جہنم میں ایسا معاملہ کریں گے، بس اسی وقت سے میں نے اپنے بالوں کے ساتھ دشمنی پال لی۔

(۷۹۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَادَانَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ شَرِبَ قَائِمًا فَنَظَرَ إِلَيْهِ النَّاسُ كَأَنَّهُمْ أَنْكَرُوهُ فَقَالَ مَا تَنْظُرُونَ إِنِّي أَشْرَبُ قَائِمًا فَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَإِنِّي أَشْرَبُ قَاعِدًا فَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَاعِدًا [انظر: زادان وميسرة عن عطاء: ۹۱۶، ۱۱۲۵، ۱۱۲۹، ۱۱۴۰]

(۷۹۵) زادان کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر پانی پیا، لوگ ان کی طرف تعجب سے دیکھنے لگے، انہوں نے فرمایا کہ مجھے کیوں گھور گھور کر دیکھ رہے ہو؟ اگر میں نے کھڑے ہو کر پانی پیا ہے تو نبی ﷺ کو دیکھ کر کیا ہے، اور اگر بیٹھ کر پیا ہے تو انہیں اس طرح بھی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۷۹۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ وَحَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخَمَ الرَّأْسِ عَظِيمَ الْعَيْنَيْنِ هَدَبَ الْأَشْفَارِ قَالَ حَسَنُ الشَّافَرِ مُشْرَبَ الْعَيْنَيْنِ بِحُمْرَةٍ كَتَّ اللَّحْيَةِ أَزْهَرَ اللَّوْنِ شَنَّ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ إِذَا مَشَى كَأَنَّمَا يَمْشِي فِي صُعْدٍ قَالَ حَسَنٌ تَكْفًا وَإِذَا انْفَتَحَتِ الثَّفَتُ جَمِيعًا [راجع: ۶۸۴]

(۷۹۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک بڑا، آنکھیں موٹی موٹی، پلکیں لمبی لمبی، آنکھوں میں سرنخی کے ڈورے، گھنی ڈاڑھی، کھلتا ہوا رنگ اور ہاتھ پاؤں بھرے ہوئے تھے اور چلنے کی کیفیت ایسی تھی کہ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے آپ ﷺ کسی گھائی پر چل رہے ہوں، اور جب نبی ﷺ کسی کی طرف متوجہ ہوتے تو مکمل طور پر متوجہ ہوتے۔

(۷۹۷) حَدَّثَنَا اللَّهُ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ فُضَيْلٍ بْنُ عِيَّاضٍ وَقَالَ لِي هُوَ اسْمِي وَكُنِّي حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سَعْبٍ يَعْنِي ابْنَ الْخُمَيْسِ حَدَّثَنَا فُرَاتُ بْنُ أَخْنَفٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ رُبَيْعِ بْنِ جِرَاشٍ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَامَ خَطِيبًا فِي الرَّحْبَةِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ دَعَا بِكُوزٍ مِنْ مَاءٍ فَتَمَضَّمَصَ مِنْهُ وَتَمَسَّحَ وَشَرِبَ فَضَلَ كُوزِهِ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ بَلَّغْنِي أَنَّ الرَّجُلَ مِنْكُمْ يَكْرَهُ أَنْ يَشْرَبَ وَهُوَ قَائِمٌ وَهَذَا وَضُوءٌ مَنْ لَمْ يُحْدِثْ وَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّ هَكَذَا إِذَا قَالَ شَعِيبٌ صَحِيحٌ لغيره

(۷۹۷) ربیع بن جراش کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ صحن کو ذہن میں تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوئے، اللہ کی حمد و ثناء بیان کی اور جو اللہ نے چاہا سو انہوں نے کہا، اس کے بعد پانی کا ایک برتن منگوا دیا، اس میں سے کھلی کی، کچھ پانی مسح کے طور پر اپنے جسم کے اعضاء وضو پر پھیر لیا، اور باقی ماندہ پانی کھڑے ہو کر پی لیا، اور فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم میں سے بعض لوگ کھڑے ہو کر پانی پینے کو مکروہ سمجھتے ہیں، یہ اس شخص کا وضو ہے جو بے وضو نہ ہو اور میں نے نبی ﷺ کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۷۹۸) حَدَّثَنَا اللَّهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوَرَّكَانِيُّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ مُخَارِقٍ عَنْ طَارِقٍ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ مِنَ الْوَحْيِ أَوْ قَالَ كِتَابٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مَا فِي كِتَابِ اللَّهِ وَهَذِهِ الصَّحِيفَةُ الْمَقْرُوءَةُ بِسَيْفِي وَعَلَيْهِ سَيْفٌ حَلِيتُهُ حَدِيدٌ وَفِيهَا قَرَائِصُ الصَّدَقَاتِ [راجع: ۷۸۲]

(۷۹۸) طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ بخدا! ہمارے پاس قرآن کریم کے علاوہ کوئی ایسی کتاب یا وحی نہیں ہے جسے ہم پڑھتے ہوں، یا پھر یہ صحیفہ ہے جو میری تلوار سے لٹکا ہوا ہے، اس میں زکوٰۃ کے حصص کی تفصیل درج ہے، مذکورہ صحیفہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اس تلوار سے لٹکا رہتا تھا جس کے حلقے لوہے کے تھے۔

(۷۹۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أَنَسٍ عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ زَرِّ بْنِ حَبِيشٍ أَنَّ عَلِيًّا قِيلَ لَهُ إِنَّ قَاتِلَ الزُّبَيْرِ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ لِيَدْخُلْ قَاتِلُ ابْنِ صَفِيَّةَ النَّارِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَإِنَّ الزُّبَيْرَ حَوَارِيِّي [راجع: ۶۸۰]

(۷۹۹) زر بن حبیش کہتے ہیں کہ (ابن جرmoz نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں الحاضر ہونے کی اجازت مانگی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کون ہے؟) لوگوں نے بتایا کہ ابن جرmoz اندر آنا چاہتا ہے؟ فرمایا اسے اندر آنے دو، زبیر کا قاتل جہنم میں ہی داخل

ہوگا، میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر نبی کا ایک خاص حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے۔

(۸۰۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ وَإِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبٍ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَهَبَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامَيْنِ أَخَوَيْنِ فَبِعْتُ أَحَدَهُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلَ الْغُلَامَانِ فَقُلْتُ بَعْتُ أَحَدَهُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّهُ [قال الترمذی: حسن غریب. قال الألبانی: ضعيف (ابن ماجه: ۲۲۴۹، الترمذی: ۱۲۸۴) قال شعيب: حسن لغيره]

(۸۰۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ مجھے دو غلام بہہ کر دیئے، وہ دونوں آپس میں بھائی تھے، میں نے ان میں سے ایک کو فروخت کر دیا، ایک دن نبی ﷺ نے مجھ سے پوچھا کہ وہ غلام کیا ہوئے؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے ان میں سے ایک کو فروخت کر دیا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا اسے واپس لے لو۔

(۸۰۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ وَحَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ قَالَ عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ابْنِ الْحَنْفِيَّةِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَّنَ فِي سَبْعَةِ أَثْوَابٍ [راجع: ۷۲۸]

(۸۰۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کو سات کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا۔

(۸۰۲) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ رَاشِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَبِي فَضَالَةَ الْنَّصَارِيِّ وَكَانَ أَبُو فَضَالَةَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ أَبِي عَائِدًا لِعَلِّيْ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ مَرَضٍ أَصَابَهُ ثَقُلَ مِنْهُ قَالَ فَقَالَ لَهُ أَبِي مَا يَقِيمُكَ فِي مَنْزِلِكَ هَذَا لَوْ أَصَابَكَ أَجْلُكَ لَمْ يَلِكْ إِلَّا أَعْرَابٌ جُهَيْنَةٌ تُحْمَلُ إِلَى الْمَدِينَةِ فَإِنْ أَصَابَكَ أَجْلُكَ وَلَيْكَ أَصْحَابُكَ وَصَلُّوا عَلَيْكَ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدَ إِلَيَّ أَنْ لَا أَمُوتَ حَتَّى أَوْمَرَ ثُمَّ تُخَضَّبَ هَذِهِ يَعْنِي لِحْيَتَهُ مِنْ دَمٍ هَذِهِ يَعْنِي هَامَتَهُ فَقُتِلَ وَقُتِلَ أَبُو فَضَالَةَ مَعَ عَلِيٍّ يَوْمَ صِفِّينَ [أخرجه الزوار: ۹۲۷]

(۸۰۲) فضالہ "جن کے والد حضرت ابو فضالہ انصاری رضی اللہ عنہ بدری صحابہ کرام میں سے تھے" کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اپنے والد کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیمار پرسی کے لئے گیا، وہ کچھ بیمار ہو گئے تھے اور اس سے ان کی طبیعت بوجھل ہو رہی تھی، میرے والد صاحب نے ان سے کہا کہ بیماری نے آپ کا کیا حال کر رکھا ہے؟ اگر آپ کا آخری وقت آپ پہنچا تو آپ کے پاس جہینہ کے دیہاتیوں کے علاوہ کوئی نہیں آئے گا جو آپ کو مدینہ منورہ لے جائیں گے، اس لئے اگر آپ کا آخری وقت قریب آجائے تو آپ کے ساتھیوں کو آپ کا خیال کرنا چاہئے اور آپ کی نماز جنازہ پڑھنی چاہئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے مجھے یہ بات بتا رکھی ہے کہ میں اس وقت تک نہیں مروں گا جب تک کہ میں خلیفہ نہ بن جاؤں، اس کے بعد یہ داڑھی اس سر

کے خون سے رنگین ہو جائے گی چنانچہ ایسا ہی ہوا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے دور خلافت میں شہید ہوئے، جبکہ حضرت ابو الفضالہ رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جہاد میں شریک ہو کر جنگ صفین کے موقع پر شہید ہو گئے۔

(۸۰۲) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَمِّهِ الْمَاجِشُونِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ يُكَبِّرُ ثُمَّ يَقُولُ وَجْهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي فَاعْفُرْ لِي ذُنُوبِي حَمِيمًا لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ اللَّهُمَّ اهْدِنِي لِحَسَنِ الْإِحْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ اصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبِّكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ وَإِذَا رَكَعَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمَنْعَى وَعَظَامِي وَعَصَبِي وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلءِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلءِ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ وَإِذَا سَجَدَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدُ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ فَأَحْسَنَ صُورَهُ فَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ وَإِذَا قَرَعَ مِنَ الصَّلَاةِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ بَلَّغْنَا عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاهُوَيْهِ عَنِ النَّضْرِ بْنِ شَمِيلٍ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ قَالَ لَا يَتَقَرَّبُ بِالشَّرِّ إِلَيْكَ [راجع: ۷۱۷]

(۸۰۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام جب تکبیر تحریمہ کہتے تو ثناء پڑھنے کے بعد فرماتے کہ میں نے اپنے چہرے کا رخ اس ذات کی طرف سب سے یکسو ہو کر اور مسلمان ہو کر پھیر لیا جس نے آسمان وزمین کو تخلیق کیا اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں، میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور موت اس اللہ کے لئے وقف ہے جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں میں سے ہوں، الہی! آپ ہی حقیقی بادشاہ ہیں، آپ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، آپ ہی میرے رب اور میں آپ کا عہد ہوں، میں نے اپنی جان پر ظلم کیا، اور مجھے اپنے گناہوں کا اعتراف ہے اس لئے آپ میرے تمام گناہوں کو معاف فرمادیں، کیونکہ آپ کے علاوہ کوئی گناہوں کو معاف کر ہی نہیں سکتا، اور بہتر اخلاق کی طرف میری رہنمائی فرمائیے، کیونکہ بہترین اخلاق کی طرف بھی آپ ہی رہنمائی کر سکتے ہیں اور مجھے برے اخلاق سے بچائیے کیونکہ ان سے آپ ہی بچا سکتے ہیں، میں آپ کی بارگاہ میں حاضر اور آپ کا خادم ہوں، ہر قسم کی خیر آپ کے ہاتھ میں ہے، اور

شر آپ کے قریب نہیں کر سکتا، میں آپ کا ہوں اور آپ ہی کی طرف لوٹ کر آؤں گا، آپ کی ذات بڑی بابرکت اور برتر ہے، میں آپ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا اور توبہ کرتا ہوں۔

جب رکوع میں جاتے تو یوں کہتے کہ الہی! میں نے آپ کے لئے رکوع کیا، آپ پر ایمان لایا، آپ کا تابع فرمان ہوا، میرے کان اور آنکھیں، دماغ، ہڈیاں اور پٹھے سب آپ کے سامنے جھکے ہوئے ہیں۔

جب رکوع سے سر اٹھاتے تو صبح اللہ من حمدہ اور ربنا و لک الحمد کہنے کے بعد فرماتے کہ تمام تعریفیں آپ ہی کے لئے ہیں جو زمین و آسمان اور ان کے درمیان کی جگہ کو پر کر دیں اور اس کے علاوہ جس چیز کو آپ چاہیں، بھرویں۔

جب آپ ﷺ سجدہ میں جاتے تو یوں فرماتے کہ الہی! میں نے آپ کے لئے سجدہ کیا، آپ پر ایمان لایا، آپ کا تابع فرمان ہوا، میرا چہرہ اس ذات کے سامنے سجدہ ریز ہے جس نے اسے پیدا کیا اور اس کی بہترین تصویر کشی کی، اس کے کان اور آنکھ دیکھنے کے قابل بنائے، اللہ کی ذات بڑی بابرکت ہے جو بہترین خالق ہے۔

اور جب نماز کا سلام پھیرتے تو یوں فرماتے کہ اے اللہ! میرے اگلے پچھلے، پوشیدہ اور ظاہر تمام گناہوں کو معاف فرما دے اور جو میں نے حد سے تجاوز کیا وہ بھی معاف فرما دے، اور جن چیزوں کو آپ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں، وہ بھی معاف فرما دے، آپ ہی اول و آخر ہیں اور آپ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔

(۸۰۴) حَدَّثَنَا حُجَّيْنٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْمَاجَشُونِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِي فَذَكَرْتُ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا [راجع: ۷۱۷]

(۸۰۴) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مذکور ہے۔

(۸۰۵) حَدَّثَنَا حُجَّيْنٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيِّ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ [راجع: ۷۱۷]

(۸۰۵) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۸۰۶) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَهَابٍ عَنْ عُمَرَ أَخْبَرَنِي أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَزْهَرَ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِأَمْرِءٍ مُسْلِمٍ أَنْ يُصْبِحَ فِي بَيْتِهِ بَعْدَ ثَلَاثٍ مِنْ لَحْمٍ نُسِكَهَ شَيْءٌ [راجع: ۴۳۵]

(۸۰۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے کہ تین دن کے بعد اس کے گھر میں اس کی قربانی کا گوشت تھوڑا سا بھی موجود ہو۔

فائدہ: یہ حکم بعد میں منسوخ ہو گیا تھا۔

(۸۰۷) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِي الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَزِيْدَ الْأَصَمُّ قَالَ سَمِعْتُ السُّدِّيَّ اِسْمَاعِيْلَ يَذْكُرُهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا تَوَقَّيْتُ أَبُو طَالِبٍ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ عَمَّكَ الشَّيْخُ قَدْ مَاتَ قَالَ أَذْهَبُ فَوَارِهِ ثُمَّ لَا تُحَدِّثُ شَيْئًا حَتَّى تَأْتِيَنِي قَالَ فَوَارَيْتُهُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ قَالَ أَذْهَبُ فَاعْتَغْسِلْ ثُمَّ لَا تُحَدِّثُ شَيْئًا حَتَّى تَأْتِيَنِي قَالَ فَاعْتَغَسَلْتُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ قَالَ قَدْ عَلِيَ بِلَدْعَوَاتٍ مَا يَسُرُّنِي أَنْ لِي بِهَا حُمْرُ النَّعَمِ وَسُودَهَا قَالَ وَكَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِذَا غَسَلَ الْمَيِّتَ اغْتَسَلَ اِسْنَادُهُ

[ضعيف] [انظر: ۱۰۷۴]

(۸۰۷) ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہیں خواجہ ابوطالب کی وفات کی خبر دی، نبی علیہ السلام نے فرمایا جا کر انہیں کسی گڑھے میں چھپا دو، اور میرے پاس آنے سے پہلے کوئی دوسرا کام نہ کرنا، چنانچہ جب میں انہیں کسی گڑھے میں اتار کر نبی علیہ السلام کے پاس واپس آیا تو مجھ سے فرمایا کہ جا کر غسل کرو، اور میرے پاس آنے سے پہلے کوئی دوسرا کام نہ کرنا، چنانچہ میں غسل کر کے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا تو نبی علیہ السلام نے مجھے اتنی دعائیں دیں کہ مجھے ان کے بدلے سرخ یا سیاہ اونٹ ملنے پر اتنی خوشی نہ ہوتی، راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب بھی کسی میت کو غسل دیا تو خود بھی غسل کر لیا۔

(۸۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوَرَّكَانِيُّ فِي سَنَةِ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَمِائَتَيْنِ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ يَحْيَى بْنُ الْمُتَوَكِّلِ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُؤْيِيٌّ فِي سَنَةِ اَرْبَعِينَ وَمِائَتَيْنِ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ يَحْيَى بْنُ الْمُتَوَكِّلِ عَنْ كَثِيرٍ النَّوَّاءِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ حَسَنِ بْنِ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَظْهَرُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يُسَمُّونَ الرَّافِضَةَ يَرْفُضُونَ الْاِسْلَامَ [اِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ جَدًّا]

(۸۰۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آخر زمانے میں ایک قوم ظاہر ہوگی جس کا نام ”روافض“ ہوگا، یہ لوگ اسلام کو چھوڑ دیں گے، (ان کے عقائد و اعمال اسلامی نہ ہوں گے گو کہ وہ اسلام کا نام استعمال کرتے ہوں گے)

(۸۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كُنْتُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذِنُ فَإِن كَانَ فِي صَلَاةٍ سَبَّحَ وَإِن كَانَ فِي غَيْرِ صَلَاةٍ أَدْنَى لِي [رَاجِع: ۵۹۸]

(۸۰۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا، اگر نبی علیہ السلام اس وقت کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے ہوتے تو ”سبحان اللہ“ کہہ دیتے، اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نماز نہ پڑھ رہے ہوتے تو یوں ہی اجازت دے دیتے (اور سبحان اللہ کہنے کی ضرورت نہ رہتی)۔

(۸۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُسْلِمَةُ الرَّازِيُّ عَنْ أَبِي عَمْرِو الْبَجَلِيِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سُفْيَانَ الْقَفَّيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُفْتَنَ النَّوَّابَ [راجع: ۶۰۵].

(۸۱۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اس بندہ مؤمن کو پسند کرتا ہے جو آزمائش میں مبتلا ہونے کے بعد توبہ کر لے۔

(۸۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوَرَّكَانِيُّ أَبَانَا أَبُو شَهَابٍ الْحَنَاطُ عَبْدُ رَبِّهِ بْنِ نَافِعٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةٍ عَنْ أَبِي يَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا أَعْيَانِي أَمْرُ الْمَذْيِ أَمَرْتُ الْمُقَدَّادَ أَنْ يَسْأَلَ عَنْهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِيهِ الْوُضُوءُ اسْتِحْيَاءً مِنْ أَحَلِّ قَاطِمَةَ [راجع: ۶۱۸].

(۸۱۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے بکثرت مزی آتی تھی، چونکہ نبی ﷺ کی صاحبزادی میرے نکاح میں تھیں اس لئے مجھے خود یہ مسئلہ پوچھتے ہوئے شرم آتی تھی، جب میں اس سے عاجز آ گیا تو میں نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وہ نبی ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھیں، چنانچہ انہوں نے یہ مسئلہ پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ ایسا شخص وضو کر لیا کرے۔

(۸۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ الْمُتَمَتِّعَةِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ [انظر: ۵۹۲].

(۸۱۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے غزوہ خیبر کے زمانے میں ہی نکاحِ متعہ اور پالتو گدھوں کے گوشت کی ممانعت فرمادی تھی۔

(۸۱۳) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرٍّ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قِيلَ لَهُ إِنَّ قَاتِلَ الزُّبَيْرِ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ عَلِيٌّ لَيْدُ خُلْنِ قَاتِلُ ابْنِ صَفِيَّةَ النَّارِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيُّ وَإِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرِ بَيْنَ الْعَوَامِ [راجع: ۶۸۰].

(۸۱۳) زربن حبش کہتے ہیں کہ (ابن جرmoz نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت مانگی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کون ہے؟) لوگوں نے بتایا کہ ابن جرmoz اندر آنا چاہتا ہے؟ فرمایا اسے اندر آنے دو، زیر کا قاتل جہنم میں ہی داخل ہوگا، میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر نبی کا ایک خاص خواری ہوتا ہے اور میرا خواری زیر ہے۔

(۸۱۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نُفَلٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ

عَفَّانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَزَلَ قُدَيْدًا فَأَتَى بِالْحَجَلِ فِي الْجِفَانِ شَائِلَةً بَارِجُهَا فَأَرْسَلَ إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ يَضْفِرُ بَعِيرًا لَهُ فَجَاءَ وَالْحَبْطُ يَتَحَاتُّ مِنْ يَدَيْهِ فَأَمْسَكَ عَلِيٌّ وَأَمْسَكَ النَّاسُ فَقَالَ عَلِيٌّ مَنْ هَذَا مِنْ أَشْجَعِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ بِبَيْضَاتٍ نَعَامٍ وَتَتَمِيرٍ وَخُشٍ فَقَالَ أَطْعِمُهُنَّ أَهْلَكَ فَإِنَّا حُرْمٌ قَالُوا بَلَى فَتَوَرَّكَ عُثْمَانُ عَنْ سَرِيرِهِ وَنَزَلَ فَقَالَ خَبِّثْ عَلَيْنَا [راجع: ۷۸۳]

(۸۱۴) عبد اللہ بن الحارث کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ تشریف لائے تو ”قدید“ نامی جگہ میں پڑاؤ کیا، ان کی خدمت میں بڑی ہانڈیوں کے اندر گھوڑے کا گوشت لایا گیا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا، حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھوں سے گردوغبار جھاڑتے ہوئے آئے لیکن انہوں نے وہ کھانا نہیں کھایا، لوگوں نے بھی اپنے ہاتھ روک لئے، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا قبیلہ اشجع کا کوئی آدمی یہاں موجود ہے؟ کیا تم جانتے ہو کہ نبی علیہ السلام کی خدمت میں ایک دیہاتی آدمی نے شتر مرغ کے کچھ انڈے اور ایک وحشی جانور کا خشک کیا ہوا گوشت پیش کیا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ اپنے گھر والوں کو کھلا دو کیونکہ ہم محرم ہیں؟ لوگوں نے کہا کیوں نہیں۔ یہ دیکھ کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ دسترخوان سے اٹھ کر اپنے خیمے میں چلے گئے اور کہنے لگے کہ اب اس میں ہمارے لیے بھی ناپسندیدگی پیدا ہو گئی ہے۔

(۸۱۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ مُدْرِكٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَجِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ [راجع: ۶۳۲]

(۸۱۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس گھر میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں کوئی تصویر یا کتا ہو۔

(۸۱۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ سَمِعْتُ هُبَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَالْقَسِيِّ وَالْمِثْرَةِ [راجع: ۷۲۲]

(۸۱۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے سونے کی انگٹھی، ریشم اور سرخ زین پوش سے منع فرمایا ہے۔

(۸۱۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الطَّحَّانَ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ قَبْلَ الْعَتَمَةِ وَبَعْدَهَا يَغْلُطُ أَصْحَابَهُ فِي الصَّلَاةِ [راجع: ۶۶۳]

(۸۱۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص عشاء سے پہلے یا بعد میں تلاوت

کرتے ہوئے اپنی آواز کو بلند کرے، کیونکہ اس طرح اس کے دوسرے ساتھیوں کو نماز پڑھتے ہوئے مغالطہ ہو سکتا ہے۔

(۸۱۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ يُودَى الْمُكَاتَبُ بِقَدْرِ مَا أَدَّى [راجع: ۷۲۳]

(۸۱۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا عیدِ مکاتب یعنی وہ غلام جس سے ایک مقررہ

مقدار ادا کرنے پر آقا نے آزادی کا معاہدہ کر لیا ہو، نے جتنی مقدار ادا کر دی ہو، اتنی مقدار میں وہ دیت کا مستحق بھی ہو جائے گا۔

(۸۱۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا زَوَّجَهُ فَاطِمَةَ بَعَثَ مَعَهَا بِخَمِيلَةٍ وَوِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ حَشُوهَا لِبَفٍّ وَرَحِيصٍ وَسِقَاءٍ

وَحَوْرَتَيْنِ [راجع: ۶۴۳]

(۸۱۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے جہیز میں روئیں دار کپڑے، ایک مشکیزہ اور ایک

چمڑے کا تکیہ دیا تھا جس میں ”اذخر“ نامی گھاس بھری ہوئی تھی، نیز دو چکیاں اور دو مکھڑے بھی دیئے تھے۔

(۸۲۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنبَأَنَا الْحَبَّاجُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ يَحْنَسَ وَصَفِيَّةَ كَانَا

مِنْ سَبِيِ الْخُمُسِ فَرَزَتْ صَفِيَّةُ بَرَجُلٍ مِنَ الْخُمُسِ فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَأَدْعَاهُ الزَّانِي وَيُحْنَسُ فَأَخْتَصَمَا إِلَى

عُثْمَانَ فَرَفَعَهُمَا إِلَى عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ عَلِيٌّ أَقْضِي فِيهِمَا بِقَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الْوَلَدُ لِلْفَرَّاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَجَلَدَهُمَا خَمْسِينَ خَمْسِينَ [إسناده ضعيف]

(۸۲۰) سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یحْنَس اور صفیہ دونوں خنس کے قیدیوں میں سے تھے، صفیہ نے خنس کے ایک دوسرے آدمی سے

بدکاری کی، اور ایک بچے کو جنم دیا، اس زانی اور یحْنَس دونوں نے اس بچے کا دعویٰ کر دیا، اور اپنا مقدمہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے، انہوں نے ان دونوں کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں

تمہارے درمیان وہی فیصلہ کروں گا جو نبی ﷺ نے کیا تھا اور وہ یہ کہ بچہ بستر والے کا ہوگا اور بدکار کے لئے پتھر ہیں، پھر انہوں

نے دونوں کو پچاس پچاس کوڑے مارے۔

(۸۲۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غِيْلَانَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ

عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيُّ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ كُنَّا بِمَنْىَ فَإِذَا صَائِحٌ يَصِيحُ أَلَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَصُومُنَّ فَإِنَّهَا أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ قَالَتْ فَرَفَعْتُ أَطْنَابَ الْفُسْطَاطِ فَإِذَا الصَّائِحُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي

طَالِبٍ [راجع: ۵۶۷]

(۸۲۱) عمرو بن سلیم کی والدہ کہتی ہیں کہ ہم میدانِ منیٰ میں تھے کہ ایک آدمی کو یہ منادی کرتے ہوئے سنا کہ جناب رسول

اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے، یہ دن کھانے پینے کے ہیں اس لئے ان دنوں میں کوئی شخص روزہ نہ رکھے، میں نے اپنے خیمے کا

پردہ ہٹا کر دیکھا تو وہ منادی کرنے والے حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

(۸۲۲) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكْرِيَّا عَنْ حَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ حُجَيْبَةَ بِنِ عَدِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَعْجِيلِ صَدَقَتِهِ قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ فَرَخَّصَ لَهُ فِي ذَلِكَ [قال الألباني: حسن (أبو داود: ۱۶۲۴، ابن ماجه: ۱۷۹۵، الترمذی: ۶۷۸)]

(۸۲۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی علیہ السلام سے یہ مسئلہ پوچھا کہ اگر کوئی شخص سال گذرنے سے پہلے ہی زکوٰۃ دینا چاہے تو کیا حکم ہے؟ نبی علیہ السلام نے انہیں پہلے ادا کرنے کی اجازت عطا فرمادی۔

(۸۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أُرْسِلْتُ الْمَقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ الْمَذْيِ يَخْرُجُ مِنَ الْإِنْسَانِ كَيْفَ يَفْعَلُ بِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأُ وَانْضَحَ فَرَجَكَ [صححه مسلم (۳۰۳)، وابن خزيمة (۲۲)] [انظر: ۸۷۰]

(۸۲۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کو نبی علیہ السلام کی خدمت میں یہ پوچھنے کے لئے بھیجا کہ اگر انسان کے جسم سے مذی کا خروج ہو تو وہ کیا کرے؟ نبی علیہ السلام نے فرمایا وضو کرے اور اپنی شرمگاہ پر پانی کے چھینے ڈال لے۔

(۸۲۴) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا قَالَتْ بَيْنَمَا نَحْنُ بِمَنْىَ إِذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى جَمَلٍ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هَذِهِ آيَاتُ طُعْمٍ وَشُرْبٍ فَلَا يَصُومَنَّ أَحَدٌ فَاتَّبَعَ النَّاسُ [راجع: ۵۶۷]

(۸۲۴) عمرو بن سلیم کی والدہ کہتی ہیں کہ ہم میدان منی میں تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے اونٹ پر بیٹھ کر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، یہ دن کھانے پینے کے ہیں اس لئے ان دنوں میں کوئی شخص روزہ نہ رکھے، چنانچہ لوگوں نے ان کی اتباع کی۔

(۸۲۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ أَنبَأَنِي غَيْرُ مَرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَوَّلِهِ وَأَوْسَطِهِ وَآخِرِهِ وَانْتَهَى وَتَوَرَّهُ إِلَى آخِرِ اللَّيْلِ [راجع: ۵۸۰]

(۸۲۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے ابتدائی، درمیانے اور آخری ہر حصے میں وتر پڑھ لیا کرتے تھے، تاہم آخر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے آخری حصے میں اس کی پابندی فرمانے لگے تھے۔

(۸۲۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ أَنبَأَنِي قَالَ سَمِعْتُ حُجَيْبَةَ بِنِ عَدِيٍّ رَجُلًا مِنْ كِنْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا سَأَلَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنِّي اشْتَرَيْتُ هَذِهِ الْبَقْرَةَ لِلْبُضْحَى قَالَ عَنْ سَبْعَةِ قَالَ الْقُرْنُ

قَالَ لَا يَضُرُّكَ قَالَ الْعَرَجُ قَالَ إِذَا بَلَغْتَ الْمُنْسَكَ فَانْحَرْ ثُمَّ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَشِيرَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ [راجع: ۷۳۲]

(۸۲۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی نے کہا کہ میں نے یہ گائے قربانی کے لئے خریدی ہے، انہوں نے فرمایا کہ یہ سات آدمیوں کی طرف سے ہو سکتی ہے، اس نے کہا کہ اس کے سینک نہیں ہیں؟ انہوں نے فرمایا کوئی حرج نہیں، اس نے کہا کہ اس کے پاؤں میں لنگڑاپن ہے؟ انہوں نے فرمایا اگر یہ قربان گاہ تک چل کر جاسکتی ہے تو کوئی حرج نہیں، پھر فرمایا کہ نبی ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا ہے کہ قربانی کے جانوروں کی آنکھ اور کان اچھی طرح دیکھ لیں کہ کہیں ان میں کوئی عیب تو نہیں ہے۔

(۸۲۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ قَالَ تَنَازَعَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ وَحِبَّانُ بْنُ عَطِيَّةٍ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ لِحِبَّانَ قَدْ عَلِمْتُ مَا الَّذِي جَرَّأَ صَاحِبَكَ يَعْنِي عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فَمَا هُوَ لَا أَبَا لَكَ قَالَ قَوْلٌ سَمِعْتُهُ مِنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُهُ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزُّبَيْرُ وَأَبَا مَرْثَدٍ وَكُنَّا فَارِسَ قَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَبْلُغُوا رَوْضَةَ خَاسٍ فَإِنَّ فِيهَا امْرَأَةً مَعَهَا صَحِيفَةٌ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ فَأَتَوْنِي بِهَا فَأَنْطَلَقْنَا عَلَى أَفْرَاسِنَا حَتَّى أَدْرُكْنَاهَا حَيْثُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسِيرُ عَلَى بَعِيرٍ لَهَا قَالَ وَكَانَ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ بِمَسِيرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا لَهَا أَيْنَ الْكِتَابُ الَّذِي مَعَكَ قَالَتْ مَا مَعِيَ كِتَابٌ فَأَتَيْنَاهَا بِبَعِيرِهَا فَأَبْتَغَيْنَا فِي رَحْلِهَا فَلَمْ نَجِدْ فِيهِ شَيْئًا فَقَالَ صَاحِبَايَ مَا نَرَى مَعَهَا كِتَابًا فَقُلْتُ لَقَدْ عَلِمْتُمَا مَا كَذَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَلَفْتُ وَالَّذِي أَحْلِفُ بِهِ لَئِنْ لَمْ تُخْرِجِي الْكِتَابَ لَأَجْرُ ذَلِكَ فَأَهْوَتْ إِلَى حُجْزَتِهَا وَهِيَ مُحْتَجِزَةٌ بِكِسَاءٍ فَأَخْرَجْتُ الصَّحِيفَةَ فَأَتَوْا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ خَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنِينَ دَعْنِي أَضْرِبُ عَنْقَهُ قَالَ يَا حَاطِبُ مَا جَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا بِي أَنْ لَا أَكُونَ مُؤْمِنًا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَلَكِنِّي أَرَدْتُ أَنْ تَكُونَ لِي عِنْدَ الْقَوْمِ يَدٌ يَدْفَعُ اللَّهُ بِهَا عَنْ أَهْلِي وَمَالِي وَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِكَ إِلَّا لَهُ هُنَاكَ مِنْ قَوْمِهِ مَنْ يَدْفَعُ اللَّهُ تَعَالَى بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ قَالَ صَدَقْتَ فَلَا تَقُولُوا لَهُ إِلَّا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ قَدْ خَانَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ دَعْنِي أَضْرِبُ عَنْقَهُ قَالَ أَوْلَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَطْلَعَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ ااعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمْ الْجَنَّةُ فَأَعْرُورِقَتْ عَيْنَا عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ [صححه البخاری]

(۳۰۸۱)، ومسلم (۲۴۹۴) [انظر: ۱۰۸۳، ۱۰۹۰]

(۸۲۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو مرثد رضی اللہ عنہ کے ہم میں سے ہر ایک شہسوار تھا، کو ایک جگہ بھیجتے ہوئے فرمایا کہ تم لوگ روانہ ہو جاؤ، جب تم ”روضہ خاس“ میں پہنچو گے تو وہاں تمہیں

ایک عورت ملے گی جس کے پاس ایک خط ہوگا، جو حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مشرکین کے نام ہوگا، تم اس سے وہ خط لے کر واپس آ جانا، چنانچہ ہم لوگ روانہ ہو گئے، ہمارے گھوڑے ہمارے ہاتھوں سے نکلے جاتے تھے، یہاں تک کہ ہم ”روضہ خاں“ جا پہنچے، وہاں ہمیں واقعہ ایک عورت ملی، جو اپنے اونٹ پر چلی جا رہی تھی، اس خط میں اہل مکہ کو نبی ﷺ کی روائگی کی اطلاع دی گئی تھی، ہم نے اس سے کہا کہ تیرے پاس جو خط ہے وہ نکال دے، اس نے کہا کہ میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہے، ہم نے اس کا اونٹ بٹھایا، اس کے کجاوے کی تلاشی لی لیکن کچھ نہ ملا، میرے دونوں ساتھیوں نے کہا کہ اس کے پاس تو ہمارے خیال میں کوئی خط نہیں ہے، میں نے کہا آپ جانتے ہیں کہ نبی ﷺ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا، پھر میں نے قسم کھا کر کہا کہ یا تو تو خود ہی خط نکال دے ورنہ ہم تجھے برہنہ کر دیں گے۔

مجبور ہو کر اس نے اپنے بالوں کی چوٹی میں سے ایک خط نکال کر ہمارے حوالے کر دیا، ہم وہ خط لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، لوگ کہنے لگے یا رسول اللہ! اس نے اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں سے خیانت کی ہے، مجھے اس کی گردن مارنے کی اجازت دیجئے۔

نبی ﷺ نے ان سے پوچھا کہ حاطب! یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں، بات یہ ہے کہ میں قریش سے تعلق نہیں رکھتا، البتہ ان میں شامل ہو گیا ہوں، آپ کے ساتھ جتنے بھی مہاجرین ہیں، ان کے مکہ مکرمہ میں رشتہ دار موجود ہیں جن سے وہ اپنے اہل خانہ کی حفاظت کروا لیتے ہیں، میں نے سوچا کہ میرا وہاں کوئی نسبی رشتہ دار تو موجود نہیں ہے، اس لئے ان پر ایک احسان کر دوں تاکہ وہ اس کے عوض میرے رشتہ داروں کی حفاظت کریں۔

نبی ﷺ نے فرمایا تم نے سچ بیان کیا، ان کے متعلق اچھی بات ہی کہنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شدت جذبات سے مغلوب ہو کر فرمایا یا رسول اللہ! اس نے اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں سے خیانت کی ہے، مجھے اجازت دیجئے کہ اس کی گردن اڑا دوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا یہ غزوہ بدر میں شریک ہو چکے ہیں، اور تمہیں کیا خبر کہ اللہ نے آسمان سے اہل بدر کو جھانک کر دیکھا اور فرمایا تم جو کچھ کرتے رہو، میں تمہارے لیے جنت کو واجب کر چکا، اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں اور وہ فرمانے لگے کہ اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔

(۸۲۸) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ قَالَ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ هَارُونَ أَنبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْجُهَنِيُّ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرٍو بْنَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ يَا عَلِيُّ لَا تُؤَخَّرُ عَنْ الصَّلَاةِ إِذَا أَتَتْ وَالْجَنَازَةُ إِذَا حَضَرَتْ وَاللَّيْمُ إِذَا وَجَدَتْ كُفُّوا [صححه الحاكم (۱۶۲/۲-۱۶۳) وضعف إسناده ابن حجر. وقال الترمذی:

غریب حسن فی (۱۷۱) وقال فی موضع (۱۰۷۵) قال: هذا حدیث غریب وما أرى إسناده بمتصل. قال الألبانی:

موضوع ضعیف (ابن ماجه: ۱۴۸۶، الترمذی: ۱۷۱ و ۱۰۷۵) قال شعيب: إسناده ضعيف]

(۸۲۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا علی! تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان میں کسی قسم کی تاخیر نہ کرو۔

① نماز جب اس کا وقت آجائے۔

② جنازہ جب وہ حاضر ہو جائے۔

③ عورت جب اس کے جوڑ کا رشتہ مل جائے۔

(۸۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْمُبَارَكِيُّ سُلَيْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ جَارُ خَلْفِ الْبَزَارِ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْحُمْرَةِ وَعَنْ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ [راجع: ۶۱۱]

(۸۲۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے سونے کی انگٹھی، ریشمی کپڑے پہننے، رکوع کی حالت میں قرآن کریم کی تلاوت سے منع فرمایا ہے۔

(۸۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أُنِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ صَدِيدٍ وَهُوَ مُحَرَّمٌ فَلَمْ يَأْكُلْهُ [قال البوصيري: هذا إسناده ضعيف قال الألباني: صحيح (ابن ماجة: ۱۰۳۹۰) قال شعيب: حسن لغيره]

(۸۳۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ”جبکہ آپ ﷺ حالت احرام میں تھے“ شکار کا گوشت لایا گیا، لیکن آپ ﷺ نے اسے نہیں کھایا۔

(۸۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُخَارِبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَجْلَحِ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبَاسِ الْقَسِّيِّ وَالْمَبَاثِرِ وَالْمَعْصَفِرِ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَالرَّجُلُ رَاكِعٌ أَوْ سَاجِدٌ [راجع: ۶۱۱]

(۸۳۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے ریشمی کپڑے سرخ زین پوش اور عصفر سے رنگے ہوئے کپڑے پہننے اور رکوع یا سجدے کی حالت میں قرآن کریم کی تلاوت کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۸۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو مُحَمَّدٍ سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرَمِيُّ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنَ الْكُوفَةِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ

حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ تَمَارَيْنَا فِي سُورَةِ مِنَ الْقُرْآنِ فَقُلْنَا خَمْسٌ وَثَلَاثُونَ آيَةً سِتٌّ وَثَلَاثُونَ آيَةً قَالَ فَأَنْطَلَقْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْنَا عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَتَأَجِّهِ فَقُلْنَا إِنَّا اخْتَلَفْنَا فِي الْقِرَاءَةِ فَأَحْمَرَّ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَقْرَأُوا كَمَا عَلَّمْتُمْ [قال

شعيب: [إسناده حسن، أخرجه البزار: ٤٤٩٠، و أبو يعلى: ٥٣٦]

(۸۳۲) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہمیں قرآن کریم کی کسی سورت میں شک ہو گیا، بعض اس کی آیات کی تعداد ۳۵ بتاتے تھے اور بعض ۳۶۔ جب یہ بحث بڑھی تو اس کا فیصلہ کروانے کے لئے ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، وہاں پہنچے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ سے سرگوشی کرتا ہوا پایا، ہم نے اپنے آنے کے مقصد کو واضح کرتے ہوئے بتایا کہ ہمارا ایک سورت کی قراءت کے درمیان اختلاف ہو گیا ہے، یہ سن کر نبی ﷺ کے روئے انور کا رنگ سرخ ہو گیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی ﷺ فرما رہے ہیں کہ جس طرح تمہیں سکھایا گیا ہے، قرآن کریم کی تلاوت اسی طرح کیا کرو۔

(۸۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ التُّرَيْمِذِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ الْقَوَارِيرِيُّ فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ أَبِي النَّجُودِ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ أَبِي جَحِيفَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ [قال شعيب: [إسناده حسن] [انظر: ٨٣٤،

٨٣٦، ٨٣٧، ٨٧١، ٨٧٨، ٨٧٩، ٨٨٠، ٩٠٨، ٩٠٩، ٩٢٦، ٩٣٢، ٩٣٣، ١٠٣٠، ١٠٣١، ١٠٣٢، ١٠٤٠،

[١٠٥٢، ١٠٥٤، ١٠٦٠]

(۸۳۳) ابو جحیفہ ”جنہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ ”وہب الخیر“ کہا کرتے تھے“ سے مروی ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو (دوران خطبہ یہ) کہتے ہوئے سنا کہ کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ اس امت میں نبی ﷺ کے بعد سب سے بہترین شخص کون ہے؟ (ابو جحیفہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کیوں نہیں، اور میں یہ سمجھتا تھا کہ خود ان سے افضل کوئی نہیں ہے) وہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں، اور میں تمہیں بتاؤں کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بعد اس امت میں سب سے بہترین شخص کون ہے؟ وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۸۳۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ هَدِيَّةُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِيسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَهْبِ السَّوَائِيِّ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ مَنْ خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا فَقُلْتُ أَنْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ لَا خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَمَا نُبَعْدُ أَنْ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ [راجع: ٨٣٣]

(۸۳۴) وہب سوانی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دوران خطبہ یہ فرمایا اس امت میں نبی علیہ السلام کے بعد سب سے بہترین شخص کون ہے؟ میں نے کہا امیر المؤمنین! آپ ہی ہیں، انہوں نے فرمایا نہیں، نبی علیہ السلام کے بعد اس امت میں سب سے بہترین شخص حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں، اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بعد سب سے بہترین شخص حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں اور اس میں کوئی تعجب نہیں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر سیکندہ بولتا تھا۔

(۸۳۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنبَانَا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي الْغَدَانِي الْأَشْلَّ عَنْ الشَّعْبِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو جُحَيْفَةَ الَّذِي كَانَ عَلَى يَسْمِيهِ وَهْبَ الْخَيْرِ قَالَ قَالَ لِي عَلِيُّ يَا أَبَا جُحَيْفَةَ أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَفْضَلِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ وَلَمْ أَكُنْ أَرَى أَنَّ أَحَدًا أَفْضَلُ مِنْهُ قَالَ أَفْضَلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ وَبَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ وَبَعْدَهُمَا آخَرُ ثَالِثٌ وَلَمْ يَسْمِهِ [راجع: ۸۳۳]

(۸۳۵) ابو جحیفہ ”جنہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ ”وہب الخیر“ کہا کرتے تھے“ سے مروی ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دوران خطبہ یہ کہتے ہوئے سنا کہ کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ اس امت میں نبی علیہ السلام کے بعد سب سے بہترین شخص کون ہے؟ ابو جحیفہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کیوں نہیں، اور میں یہ سمجھتا تھا کہ خود ان سے افضل کوئی نہیں ہے، وہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں، اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بعد اس امت میں سب سے بہترین شخص حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں اور ان کے بعد ایک تیسرا آدمی ہے لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کا نام نہیں لیا۔

(۸۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيكَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ وَبَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَلَوْ شِئْتُ أُخْبِرُكُمْ بِالثَّالِثِ لَفَعَلْتُ [راجع: ۸۳۳]

(۸۳۶) ابو جحیفہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس امت میں نبی علیہ السلام کے بعد سب سے بہترین شخص حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں، اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں اور اگر میں چاہوں تو تیسرے آدمی کا نام بھی بتا سکتا ہوں۔

(۸۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ الزِّيَّاتُ حَدَّثَنِي عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ كَانَ أَبِي مِنْ شُرَاطِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ تَحْتَ الْمِنْبَرِ فَحَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ صَعِدَ الْمِنْبَرَ يَعْنِي عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَحَمِدَ اللَّهَ تَعَالَى وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ وَالثَّانِي عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَالَ يَجْعَلُ اللَّهُ تَعَالَى الْخَيْرَ حَيْثُ أَحَبَّ [راجع: ۸۳۳]

(۸۳۷) عون بن ابی جحیفہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میرے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حفاظی گارڈز میں سے تھے، وہ کہتے ہیں کہ ایک دن حضرت علی رضی اللہ عنہ منبر پر رونق افروز ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور نبی علیہ السلام پر درود و سلام پڑھنے کے بعد فرمایا نبی علیہ السلام کے بعد

اس امت میں سب سے بہترین شخص حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں، دوسرے نمبر پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں، اور اللہ جہاں چاہتا ہے خیر رکھ دیتا ہے۔

(۸۳۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ أُنْبَاَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا زَوَّجَهُ فَاطِمَةَ بَعَثَ مَعَهُ بِخَمِيلَةٍ وَوِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ حَشَوْهَا لَيْفٌ وَرَحِيْنٌ وَسِقَاءٍ وَجَرَّتَيْنِ فَقَالَ عَلِيٌّ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ذَاتَ يَوْمٍ وَاللَّهِ لَقَدْ سَنَوْتُ حَتَّى لَقَدْ اشْتَكَيْتُ صَدْرِي قَالَ وَقَدْ جَاءَ اللَّهُ أَبَاكَ بِسَبِيٍّ فَأَذْهَبِي فَاسْتُخْدِمِيهِ فَقَالَتْ وَأَنَا وَاللَّهِ قَدْ طَحَنْتُ حَتَّى مَجَلَّتْ يَدَايَ فَأَثَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ أَى بَنِيَّةٍ قَالَتْ جِئْتُ لَأَسْلَمَ عَلَيْكَ وَاسْتَحْيَا أَنْ تَسْأَلَهُ وَرَجَعْتُ فَقَالَ مَا فَعَلْتَ قَالَتْ اسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَهُ فَأَتَيْنَاهُ جَمِيعًا فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ لَقَدْ سَنَوْتُ حَتَّى اشْتَكَيْتُ صَدْرِي وَقَالَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَدْ طَحَنْتُ حَتَّى مَجَلَّتْ يَدَايَ وَقَدْ جَانَكَ اللَّهُ بِسَبِيٍّ وَسَعَةٍ فَأَخَذْنَاهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَا أُعْطِيكُمْ وَأَدْعُ أَهْلَ الصُّفَةِ تَطَوُّ بَطُونَهُمْ لَا أَحَدٌ مَا أَنْفَقَ عَلَيْهِمْ وَلَكِنِّي أَبِيعُهُمْ وَأَنْفِقُ عَلَيْهِمْ أَنْمَانَهُمْ فَرَجَعَا فَأَتَاهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ دَخَلَا فِي قُطَيْفَتِهِمَا إِذَا غَطَّتْ رُئُوسُهُمَا تَكَشَّفَتْ أَفْدَامُهُمَا وَإِذَا غَطَّتَا أَفْدَامَهُمَا تَكَشَّفَتْ رُئُوسُهُمَا فَفَارَا فَقَالَ مَكَانُكُمْ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَانِي قَالَا بَلَى فَقَالَ كَلِمَاتٍ عَلَّمْنِيهِنَّ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ تُسَبِّحَانِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَتُحَمِّدَانِ عَشْرًا وَتُكَبِّرَانِ عَشْرًا وَإِذَا أَوَيْتُمَا إِلَى فِرَاشِكُمَا فَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا تَرَكْنَهُنَّ مِنْذُ عَلَّمْنِيهِنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ الْكُوَّاءِ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ فَقَالَ فَاتْلُكُمْ اللَّهُ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ نَعَمْ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ [راجع: ۵۹۶، ۶۴۳]

(۸۳۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح ان سے کیا تو ان کے ساتھ جہیز کے طور پر روئیں دار کپڑے، چمڑے کا تکیہ جس میں گھاس بھری ہوئی تھی، دو چکیاں، بمشکیزہ اور دو مکے بھی روانہ کئے، ایک دن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ اللہ کی قسم! کنوئیں سے پانی کھینچ کھینچ کر میرے تویسنے میں درود شروع ہو گیا ہے، آپ کے والد صاحب کے پاس کچھ قیدی آئے ہوئے ہیں، ان سے جا کر کسی خادم کی درخواست کیجئے، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں بخدا! چکی چلا چلا کر میرے ہاتھوں میں بھی گئے پڑ گئے ہیں۔

چنانچہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے کی وجہ دریافت فرمائی، انہوں نے عرض کیا کہ سلام کرنے کے لئے حاضر ہوئی تھی، انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی درخواست پیش کرتے ہوئے شرم آئی اور وہ واپس لوٹ آئیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا ہوا؟ فرمایا مجھے تو ان سے کچھ مانگتے ہوئے شرم آئی اس لئے واپس لوٹ آئی۔

باہر نکلنے کے بعد قرآن کریم پڑھنا شروع کر دیتے تھے، اور ہمارے ساتھ گوشت بھی کھا لیا کرتے تھے، آپ کو جنابت کے علاوہ کوئی چیز قرآن کریم کی تلاوت سے نہیں روک سکتی تھی۔

(۸۴۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ شَاكِيًا فَمَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَقُولُ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ أَجَلِي قَدْ حَضَرَ فَأَرْحِنِي وَإِنْ كَانَ مُتَأَخِّرًا فَارْقِنِي وَإِنْ كَانَ بَلَاءٌ فَصَبِّرْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ فَأَعَادَ عَلَيْهِ مَا قَالَ قَالَ فَصْرَبَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ عَافِهِ أَوْ اللَّهُمَّ اشْفِهِ شَكَّ شُعْبَةُ قَالَ فَمَا اشْتَكَيْتُ وَحَيَّيْ ذَاكَ بَعْدُ [راجع: ۶۳۷]

(۸۴۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کا میرے پاس سے گذر ہوا، میں اس وقت بیمار تھا اور یہ دعاء کر رہا تھا کہ اے اللہ! اگر میری موت کا وقت قریب آ گیا ہے تو مجھے اس بیماری سے راحت عطا فرما اور مجھے اپنے پاس بلا لے، اگر اس میں دیر ہو تو مجھے اٹھالے اور اگر یہ کوئی آزمائش ہو تو مجھے صبر عطا فرما، نبی ﷺ نے فرمایا تم کیا کہہ رہے ہو؟ میں نے اپنی بات پھر دہرا دی، نبی ﷺ نے مجھے پاؤں سے ٹھوکر ماری یعنی غصہ کا اظہار کیا اور دعا فرمائی اے اللہ! اسے عافیت اور شفاء عطا فرما، حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد مجھے وہ تکلیف کبھی نہیں ہوئی۔

(۸۴۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ ضَمْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَيْسَ الْوُتْرُ بِحَتْمٍ كَالصَّلَاةِ وَلَكِنْ سُنَّةٌ فَلَا تَدْعُوهُ قَالَ شُعْبَةُ وَوَحَدْتُهُ مَكْتُوبًا عِنْدِي وَقَدْ أَوْتَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۶۵۲]

(۸۴۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وتر فرض نماز کی طرح قرآن کریم سے حتمی ثبوت نہیں رکھتے لیکن ان کا وجوب نبی ﷺ کی سنت سے ثابت ہے اس لئے تم اسے ترک نہ کیا کرو۔

(۸۴۳) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ بْنُ عَامِرٍ أَنبَأَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ حَنْشٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُضْحِيَ عَنْهُ فَأَنَا أُضْحِي عَنْهُ أَبَدًا [صححه الحاكم (۲۲۹/۴-۲۳۰) وقال الترمذی: هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من حديث شريك. قال الألبانی: ضعيف الإسناد (أبو داود: ۲۷۹۰، الترمذی: ۱۴۹۵)] [انظر: ۱۲۷۹، ۱۲۸۶]

(۸۴۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ مجھے اپنی طرف سے قربانی کرنے کا حکم دیا، چنانچہ میں آخر دم تک ان کی طرف سے قربانی کرتا رہوں گا۔

(۸۴۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ الرَّبَا وَمُوكَلَّهُ وَشَاهِدِيهِ وَكَاتِبَهُ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ لِلْحُسْنِ

وَمَنْعَ الصَّدَقَةِ وَالْمَحَلِّ لَهُ وَكَانَ يَنْهَى عَنِ التَّوْحِ [راجع: ۶۳۵]

(۸۴۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے دس قسم کے لوگوں پر لعنت فرمائی ہے، سود خور، سود کھلانے والا، سودی معاملات لکھنے والا، سودی معاملات کے گواہ، حلالہ کرنے والا، حلالہ کروانے والا، زکوٰۃ روکنے والا، جسم گودنے والی اور جسم گودوانے والی پر لعنت فرمائی ہے اور نبی ﷺ نوحہ کرنے سے منع فرماتے تھے۔

(۸۴۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُجَيْجٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ آتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّ عِدَاةٍ فَإِذَا تَنَحَّجَ دَخَلْتُ وَإِذَا سَكَتَ لَمْ أَدْخُلْ قَالَ فَخَرَجَ إِلَيَّ فَقَالَ حَدَّثَ الْبَارِحَةَ أَمْرٌ سَمِعْتُ خَشْخَشَةً فِي الدَّارِ فَإِذَا أَنَا بِجَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ مَا مَنَعَكَ مِنْ دُخُولِ الْبَيْتِ فَقَالَ فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ قَالَ فَدَخَلْتُ فَإِذَا جَرُّوهُ لِلْحَسَنِ تَحْتَ كُرْسِيِّ لَنَا قَالَ فَقَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا يَدْخُلُونَ الْبَيْتَ إِذَا كَانَ فِيهِ ثَلَاثٌ كَلْبٌ أَوْ صُورَةٌ أَوْ جُنُبٌ [إسناده ضعيف] [راجع: ۵۷۰]

(۸۴۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں روزانہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا، اگر میں نبی ﷺ کے گھر میں داخل ہوتا چاہتا اور وہ نماز پڑھ رہے ہوتے تو کھانسی دیا کرتے تھے اور جب وہ خاموش رہتے تو میں گھر میں داخل نہ ہوتا، ایک مرتبہ میں رات کے وقت حاضر ہوا تو نبی ﷺ نے باہر نکل کر فرمایا کہ آج رات عجیب واقعہ ہوا ہے، مجھے کسی کی آہٹ گھر میں محسوس ہوئی، میں گھبرا کر باہر نکلا تو سامنے حضرت جبریل علیہ السلام کھڑے تھے، میں نے ان سے پوچھا کہ آپ گھر کے اندر کیوں نہیں آ رہے؟ وہ کہنے لگے کہ آپ کے کمرے میں کہیں سے کتا آ گیا ہے اس لئے میں اندر نہیں آ سکتا، اور واقعی حسن کا کرسی کے نیچے کتے کا ایک پلہ موجود تھا، اور فرمایا کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کوئی کتا، کوئی جنبی یا کوئی تصویر ہو۔

(۸۴۶) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُؤَمَّرًا أَحَدًا مِنْ أُمَّتِي مِنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ لَأَمَرْتُ عَلَيْهِمُ ابْنَ أُمِّ عَبْدِ [راجع: ۵۶۶]

(۸۴۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر میں مسلمانوں کے مشورہ کے بغیر کسی کو امیر بناتا تو ابن ام عبد یعنی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو بناتا۔

(۸۴۷) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا رِزَامُ بْنُ سَعِيدٍ التَّيْمِيُّ عَنْ جَوَّابِ التَّيْمِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَرِيكٍ يَعْنِي التَّيْمِيَّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَدَّاءً فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِذَا حَدَّثْتَ فَاعْتَسِلْ مِنَ الْجَنَابَةِ وَإِذَا لَمْ تَكُنْ حَاضِرًا فَلَا تَغْتَسِلْ [قال شعيب: حسن لغيره]

(۸۴۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے کثرت سے خروج مذی کا عارضہ لاحق رہتا تھا، میں نے نبی ﷺ سے اس کی بابت دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر خروج منی ہو جائے تو غسل کیا کرو جس طرح جنابت کی صورت میں کیا جاتا ہے اور اگر ایسا

نہ ہو تو غسل کرنے کی ضرورت نہیں۔

(۸۴۸) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ الْوَلِيدِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ طَارِقِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ عَلِيٍّ إِلَى الْخَوَارِجِ فَقَتَلَهُمْ ثُمَّ قَالَ انْظُرُوا فَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ سَيَخْرُجُ قَوْمٌ يَتَكَلَّمُونَ بِالْحَقِّ لَا يُجَاوِزُ خَلْقَهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الْحَقِّ كَمَا يَخْرُجُ السَّهْمُ مِنَ الرُّمِيَّةِ سِيمَاهُمْ أَنَّ مِنْهُمْ رَجُلًا أَسْوَدَ مُخَدَّجَ الْيَدِ فِي يَدِهِ شَعْرَاتٌ سَوْدٌ إِنْ كَانَ هُوَ فَقَدْ قَتَلْتُمْ شَرَّ النَّاسِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَقَدْ قَتَلْتُمْ خَيْرَ النَّاسِ فَبَكَيْنَا ثُمَّ قَالَ اطْلُبُوا فَطَلَبْنَا فَوَجَدْنَا الْمُخَدَّجَ فَخَرَرْنَا سُجُودًا وَخَرَّ عَلِيٌّ مَعَنَا سَاجِدًا غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ يَتَكَلَّمُونَ بِكَلِمَةِ الْحَقِّ [قال شعيب: حسن لغيره] [انظر: ۱۲۵۵]

(۸۴۸) طارق بن زیاد کہتے ہیں کہ ہم حضرت علیؑ کے ساتھ خوارج سے جنگ کے لئے نکلے، حضرت علیؑ نے ان سے قتال کیا، اور فرمایا دیکھو! نبیؐ نے ارشاد فرمایا ہے عنقریب ایک ایسی قوم کا خروج ہوگا جو بات تو صحیح کرے گی لیکن وہ ان کے حلق سے آگے نہیں بڑھے گی، وہ لوگ حق سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے، ان کی علامت یہ ہوگی کہ ان میں ایک شخص کا ہاتھ ناتمام ہوگا، اس کے ہاتھ (تھیلی) میں کالے بال ہوں گے، اب اگر ایسا ہی ہے تو تم نے ایک بدترین آدمی کے وجود سے دنیا کو پاک کر دیا اور اگر ایسا نہ ہوا تو تم نے ایک بہترین آدمی کو قتل کر دیا، یہ سن کر ہم رونے لگے، حضرت علیؑ نے فرمایا اسے تلاش کرو، چنانچہ ہم نے اسے تلاش کیا تو ہمیں ناقص ہاتھ والا ایک آدمی مل گیا، جسے دیکھ کر ہم سجدے میں گر پڑے، حضرت علیؑ بھی ہمارے ساتھ ہی سر بسجود ہو گئے، البتہ انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ ان کی بات صحیح تھی۔

(۸۴۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ يَقُولُ شُكْرُكُمْ أَنْتُمْ تَكْذِبُونَ تَقُولُونَ مُطْرَنَا بَنَوْا كَذَا وَكَذَا يَنْجِمُ كَذَا وَكَذَا [راجع: ۶۷۷]

(۸۴۹) حضرت علیؑ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا قرآن کریم میں یہ جو فرمایا گیا ہے کہ تم نے اپنا حصہ یہ بنا رکھا کہ تم تکذیب کرتے رہو، اس کا مطلب یہ ہے کہ تم یہ کہتے ہو فلاں فلاں ستارے کے طلوع و غروب سے بارش ہوئی ہے۔

(۸۵۰) حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَفَعَهُ وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ قَالَ مُؤَمَّلٌ قُلْتُ لِسُفْيَانَ إِنَّ إِسْرَائِيلَ رَفَعَهُ قَالَ صَبِيَّانَ صَبِيَّانَ [انظر: ۶۷۷]

(۸۵۰) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۸۵۱) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ وَكَانَ رَجُلٌ صِدْقٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذْنَ وَأَنْ لَا نَضْحَى بِعُورَاءَ وَلَا مُقَابِلَةَ وَلَا مُدَابِرَةَ وَلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ قَالَ زُهَيْرٌ قُلْتُ لِأَبِي إِسْحَاقَ

أَذْكَرَ عَضْبَاءَ قَالَ لَا قُلْتُ مَا الْمَقَابَلَةُ قَالَ يَقْطَعُ طَرَفُ الْأُذُنِ قُلْتُ مَا الْمَدَابِرَةُ قَالَ يَقْطَعُ مُؤَخَّرُ الْأُذُنِ قُلْتُ مَا الشَّرْقَاءُ قَالَ تُشَقُّ الْأُذُنُ قُلْتُ مَا الْخَرْقَاءُ قَالَ تَخْرُقُ أُذُنُهَا السَّمَةُ [راجع: ۶۰۹]

(۸۵۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا تھا کہ قربانی کے جانور کے کان اور آنکھ اچھی طرح دیکھ لیں، کانے جانور کی قربانی نہ کریں، مقابلہ، مدابره، شرقاء یا خرقاء کی قربانی نہ کریں، راوی کہتے ہیں کہ میں نے ابو اسحاق سے پوچھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ”عضباء“ کا ذکر بھی کیا تھا یا نہیں؟ انہوں نے کہا نہیں!

پھر میں نے پوچھا کہ ”مقابلہ“ سے کیا مراد ہے؟ فرمایا وہ جانور جس کے کان کا ایک کنارہ کٹا ہوا ہو، میں نے پوچھا کہ ”مدابره“ سے کیا مراد ہے؟ فرمایا وہ جانور جس کا کان پیچھے سے کٹا ہوا ہو، میں نے ”شرقاء“ کا معنی پوچھا تو فرمایا جس کا کان چیرا ہوا ہو، میں نے ”خرقاء“ کا معنی پوچھا تو انہوں نے بتایا وہ جانور جس کا کان پھٹ گیا ہو۔

(۸۵۲) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُؤَمَّرًا أَحَدًا مِنْ أُمَّتِي عَنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ مِنْهُمْ لَأَمَرْتُ عَلَيْهِمْ ابْنَ أُمِّ عَبْدِ [راجع: ۵۶۶]

(۸۵۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر میں مسلمانوں کے مشورہ کے بغیر کسی کو امیر بناتا تو ابن ام عبد یعنی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو بناتا۔

(۸۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرِو قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَهَّزَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي حِمِيلٍ وَقُرْبَةٍ وَوَسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ حَشَوْهَا لَيْفٌ قَالَ مُعَاوِيَةُ إِذْ خَرَّ قَالَ أَبِي وَالْحِمِيلَةُ الْقَطِيفَةُ الْمُخَمَّلَةُ [راجع: ۶۴۳]

(۸۵۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے جہیز میں روئیں دار کپڑے، ایک مشکیزہ اور ایک چمڑے کا تکیہ دیا تھا جس میں ”اذخر“ نامی گھاس بھری ہوئی تھی۔

(۸۵۴) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ أَنَّنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْحَسَنُ أَشْبَهُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ إِلَى الرَّأْسِ وَالْحُسَيْنُ أَشْبَهُ مَا أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ [راجع: ۷۷۴]

(۸۵۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سینے سے لے کر سر تک نبی ﷺ کے مشابہہ ہیں اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ نچلے حصے میں نبی ﷺ سے مشابہہ رکھتے ہیں۔

(۸۵۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْنَا لِعَلِيِّ أَحْبَبْنَا بِشْيءٍ أَسْرَهُ إِلَيْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا أَسْرَ إِلَيَّ شَيْئًا

كَتَمَهُ النَّاسَ وَلَكِنْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَعَنَ اللَّهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ آوَى مُحَدِّثًا وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ غَيَّرَ تَحُومَ الْأَرْضِ يَعْنِي الْمَنَارَ [صححه مسلم (۱۹۷۸)] [انظر: ۸۵۸، ۹۵۴، ۱۳۰۷]

(۸۵۵) ابوالطفیل کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ہمیں کوئی ایسی بات بتائیے جو نبی ﷺ نے خصوصیت کے ساتھ آپ سے بیان کی ہو؟ فرمایا نبی ﷺ نے مجھ سے ایسی کوئی خصوصی بات نہیں کی جو دوسرے لوگوں سے چھپائی ہو، البتہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے ضرور سنا ہے کہ اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو غیر اللہ کے نام پر کسی جانور کو ذبح کرے، اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو کسی بدعتی کو ٹھکانہ دے، اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو اپنے والدین پر لعنت کرے، اور اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو زمین کے بیج بدل دے۔

(۸۵۶) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَحُلًا مَذَاءً فَإِذَا أَمْدَيْتُ اغْتَسَلْتُ فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَحَّكَ وَقَالَ فِيهِ الْوَضُوءُ [قال شعيب: صحيح لغيره]

(۸۵۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے جسم سے مزی کا اخراج بکثرت ہوتا تھا، جب ایسا ہوتا تو میں غسل کر لیتا، پھر میں نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے کہا تو انہوں نے نبی ﷺ سے اس کا حل پوچھا، آپ ﷺ نے ہنس کر فرمایا اس میں صرف وضو ہے۔

(۸۵۷) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ أَنبَأَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعْفَرٌ وَزَيْدٌ قَالَ فَقَالَ لَزَيْدٍ أَنْتَ مَوْلَايَ فَحَجَلْ قَالَ وَقَالَ لَجَعْفَرٍ أَنْتَ أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي قَالَ فَحَجَلْ وَرَاءَ زَيْدٍ قَالَ وَقَالَ لِي أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ قَالَ فَحَجَلْتُ وَرَاءَ جَعْفَرٍ [راجع: ۷۷۰]

(۸۵۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ کے پاس آئے، نبی ﷺ نے اس کا فیصلہ کرتے ہوئے فرمایا جعفر! آپ تو صورت اور سیرت میں میرے مشابہ ہیں، علی! آپ مجھ سے ہیں اور میں آپ سے ہوں اور زید! آپ ہمارے مولیٰ (آزاد کردہ غلام) ہیں، اس ترتیب میں نبی ﷺ نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا اور میرا ذکر حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے بعد فرمایا۔

(۸۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو الشَّعَثَاءِ عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ وَائِلَةَ قَالَ قِيلَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرْنَا بِشَيْءٍ أَسْرَّ إِلَيْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا أَسْرَّ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا وَكَتَمَهُ النَّاسَ وَلَكِنَّهُ سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَعَنَ اللَّهُ مَنْ سَبَّ وَالِدَيْهِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ غَيَّرَ تَحُومَ الْأَرْضِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ آوَى مُحَدِّثًا [راجع: ۷۵۵]

(۸۵۸) ابوالطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کسی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ہمیں کوئی ایسی بات بتائیے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خصوصیت کے ساتھ آپ سے کی ہو؟ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایسی کوئی خصوصی بات نہیں کی جو دوسرے لوگوں سے چھپائی ہو، البتہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے ضرور سنا ہے کہ اس شخص پر اللہ لعنت ہو جو کسی بدعتی کو ٹھکانہ دے، اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو اپنے والدین پر لعنت کرے، اور اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو زمین کے بیج بدل دے۔

(۸۵۹) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ يَعْنِي الْقُرَّاءَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ يَنْبُعٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ يُؤْمَرُ بِعَدْلِكَ قَالَ إِنْ تَوَمَّعُوا أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَجِدُوهُ أَمِينًا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا فِي الْآخِرَةِ وَإِنْ تَوَمَّعُوا عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَجِدُوهُ قَوِيًّا أَمِينًا لَا يَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَأَنَّهُمْ وَإِنْ تَوَمَّعُوا عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَلَا أَرَأَكُمْ فَأَعْلَيْنَ تَجِدُوهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا يَأْخُذُ بِكُمْ الطَّرِيقَ الْمُسْتَقِيمَ [إسناده ضعيف]

(۸۵۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ کے بعد ہم کسے اپنا امیر مقرر کریں؟ فرمایا اگر ابوبکر کو امیر بناؤ گے تو انہیں ”امین“ پاؤ گے، دنیا سے بے رغبت اور آخرت کا مشتاق پاؤ گے، اگر عمر کو امیر بناؤ گے تو انہیں طاقتور اور امین پاؤ گے، وہ اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کرتے، اور اگر تم علی کو امیر بناؤ گے ”لیکن میرا خیال ہے کہ تم ایسا نہیں کرو گے“ تو انہیں ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ پاؤ گے، جو تمہیں صراطِ مستقیم پر لے کر چلیں گے۔

(۸۶۰) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ عَنَزَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالْوُتْرِ ثَبَتَ وَتَرَهُ هَذِهِ السَّاعَةَ يَا ابْنَ النَّبَّاحِ أَذْنُ أَوْ ثَوْبٌ [راجع: ۶۸۹]

(۸۶۰) بنو اسد کے ایک صاحب کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے یہاں تشریف لائے، (لوگوں نے ان سے وتر کے متعلق سوالات پوچھے)، انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا ہے کہ اس وقت وتر ادا کر لیا کریں، ابن نباح! اٹھ کر اذان دو۔

(۸۶۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ عَنَزَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيَّ حِينَ ثَوْبِ الْمُثَوَّبِ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنَا بِوُتْرٍ فَثَبَتَ لَهُ هَذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ قَالَ أَقِمْ يَا ابْنَ النَّوَاحَةِ [إسناده ضعيف]

(۸۶۱) بنو اسد کے ایک صاحب کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے، اس وقت مؤذن نماز فجر کے لئے لوگوں کو مطلع کر رہا تھا، انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا ہے کہ اس وقت وتر ادا کر لیا کریں، ابن نواح! اٹھ کر اقامت کہو۔

(۸۶۲) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي الْهَدَيْلِ الْعَنْزِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ

رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ سُوَيْدِ بْنِ سَعِيدٍ كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ مُسَجِّى فِي ثَوْبِهِ [إسناده ضعيف] [انظر: ۸۶۷]

(۸۶۲) گزشتہ حدیث ایک اور سند سے بھی مروی ہے جو عبارت میں گزری۔

(۸۶۳) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُتَخْتَمَ فِي ذِهِ أَوْ ذِهِ الْوُسْطَى وَالسَّبَابَةِ وَقَالَ جَابِرٌ يَعْنِي الْجُعْفَى هِيَ الْوُسْطَى لَا شَكَّ فِيهَا [قال شعيب: إسناده قوي] [راجع: ۵۸۶]

(۸۶۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے درمیان یا شہادت والی انگلی میں انگلی پہننے سے منع فرمایا ہے۔

(۸۶۴) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُحَيْثٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُصْخَى بِعُضْبَاءِ الْفُرْنِ وَالْأَذْنِ [إسناده ضعيف]

(۸۶۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سینک یا کان کئے ہوئے جانور کی قربانی سے منع فرمایا ہے۔

(۸۶۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَخَافُ بِصَوْتِهِ إِذَا قَرَأَ وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَجْهَرُ بِقِرَائَتِهِ وَكَانَ عُمَارٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا قَرَأَ يَأْخُذُ مِنْ هَذِهِ السُّورَةِ وَهَذِهِ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِمَ تُخَافُ قَالَ إِنِّي لَأَسْمِعُ مَنْ أُنَاجِي وَقَالَ لِعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِمَ تَجْهَرُ بِقِرَائَتِكَ قَالَ أَفْرِغُ الشَّيْطَانَ وَأَوْقِظُ الْوَسْطَانَ وَقَالَ لِعُمَارٍ وَلِمَ تَأْخُذُ مِنْ هَذِهِ السُّورَةِ وَهَذِهِ قَالَ أَتَسْمَعُنِي أَخْلَطُ بِهِ مَا لَيْسَ مِنْهُ قَالَ لَا قَالَ فَكُلَّهُ طَيِّبٌ [إسناده ضعيف]

(۸۶۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جب قرآن کریم کی تلاوت کرتے تو آواز کو پست رکھتے، جبکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بلند آواز سے قرآن کریم پڑھتے تھے، اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ کبھی کسی سورت سے تلاوت فرماتے اور کبھی کسی سورت سے، نبی علیہ السلام کے سامنے جب اس کا تذکرہ ہوا، تو نبی علیہ السلام نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ اپنی آواز کو پست کیوں رکھتے ہیں؟ عرض کیا کہ میں جس سے مناجات کرتا ہوں اسی کو سناتا ہوں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بلند آواز کے ساتھ تلاوت کرنے کی وجہ دریافت فرمائی تو انہوں نے عرض کیا کہ میں شیطان کو بھگاتا ہوں اور سونے والوں کو جگاتا ہوں، حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ کبھی کسی سورت سے اور کبھی دوسری سورت سے تلاوت کیوں کرتے ہیں؟ عرض کیا کہ کیا آپ نے مجھے کسی سورت میں دوسری سورت کو خلط ملط کرتے ہوئے سنا ہے؟ فرمایا نہیں، سب ہی اپنی جگہ ٹھیک ہیں۔

(۸۶۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوَرَّكَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ نَجِيعُ الْمَدَنِيُّ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَضِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيْنَ الْمُنْبَرِ وَالْقُبْرِ فَجَاءَ عَلِيٌّ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَتَّى قَامَ بَيْنَ يَدَيِ الصُّفُوفِ فَقَالَ هُوَ هَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ مَا مِنْ خَلْقٍ اللَّهُ تَعَالَى أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَلْقَاهُ بِصَحِيفَتِهِ بَعْدَ صَحِيفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هَذَا الْمُسَجِّى عَلَيْهِ ثَوْبُهُ [قال شعيب: حسن لغيره]

(۸۶۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا جنازہ منبر اور روضہ مبارکہ کے درمیان لا کر رکھ دیا گیا، اس اثناء میں حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اور صفوں کے سامنے کھڑے ہو کر کہنے لگے یہ وہی ہیں (یہ جملہ انہوں نے تین مرتبہ کہا) پھر فرمایا اللہ کی رحمتوں کا نزول ہو آپ پر، نبی علیہ السلام کے نامہ اعمال کے بعد اس کپڑا اوڑھے ہوئے شخص کے علاوہ اللہ کی پوری مخلوق میں کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس کے نامہ اعمال کے ساتھ اللہ سے ملاقات کرنا مجھے محبوب ہو۔

(۸۶۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُؤْدَةُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَرَوِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي حُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ مُسَجِّى بِثَوْبِهِ قَدْ قَضَى نَحْبَهُ فَجَاءَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَكَشَفَ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ أَنَا حَفْصُ فَوَاللَّهِ مَا بَقِيَ نَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَلْقَى اللَّهَ تَعَالَى بِصَحِيفَتِهِ مِنْكَ.

(۸۶۷) ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جنازے کے قریب ہی تھا، ان کا چہرہ کپڑے سے ڈھانپ دیا گیا تھا، اسی اثناء میں حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اور ان کے چہرے سے کپڑا ہٹا کر فرمایا اے ابو حفص! اللہ کی رحمتوں کا نزول ہو آپ پر، نبی علیہ السلام کے نامہ اعمال کے بعد آپ کے علاوہ اللہ کی پوری مخلوق میں کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس کے نامہ اعمال کے ساتھ اللہ سے ملاقات کرنا مجھے محبوب ہو۔

(۸۶۸) حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ التَّمِيمِيُّ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي رُكَيْنٌ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيصَةَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَدَّاءً فَجَعَلْتُ أُغْتَسِلُ فِي الشَّتَاءِ حَتَّى تَشَقَّ ظَهْرِي قَالَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ ذَكَرَ لَهُ قَالَ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ إِذَا رَأَيْتَ الْمَذْيَ فَاغْسِلْ ذَكَرَكَ وَتَوَضَّأْ وَضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ فَإِذَا فَضَخْتَ الْمَاءَ فَاغْتَسِلْ [صححه ابن خزيمة: (۲۰) قال الألبانی: صحيح دون قوله: ((فإذا فضخت)) (أبو داود: ۲۰۶، النسائي: ۱/۱۱۱) قال شعيب: إسناده صحيح] [انظر: ۱۰۲۹، ۱۰۲۹، ۱۲۳۸].

(۸۶۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے جسم سے خروج مذی بکثرت ہوتا تھا، میں سردی میں بھی اس کی وجہ سے اتنا غسل کرتا تھا کہ میری کمر چھل گئی تھی، میں نے نبی علیہ السلام سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا ایسا نہ کرو، جب مذی دیکھو تو اپنی شرمگاہ کو دھولیا کرو اور نماز جیسا وضو کر لیا کرو، اور اگر منی خارج ہو تو غسل کر لیا کرو۔

(۸۶۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَدَّاءً فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ سِئِلَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ فِي الْمَذْيِ الْوُضُوءُ وَفِي

الْمَنْبِيُّ الْغُسْلُ [راجع: ۶۶۲].

(۸۶۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے خروجِ مذی کثرت کے ساتھ ہونے کا مرض لاحق تھا، میں نے نبی ﷺ سے اس کا حکم پوچھا تو فرمایا مذی میں صرف وضو واجب ہے اور خروجِ منی کی صورت میں غسل واجب ہوتا ہے۔

(۸۷۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي قَابِطٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَأَمَرْتُ رَجُلًا فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَقَالَ فِيهِ الْوُضُوءُ [صححه ابن خزيمة (۲۳)]. قال الألباني: صحيح (النسائي: ۱/۲۱۴). [راجع: ۸۲۳].

(۸۷۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے خروجِ مذی کثرت کے ساتھ ہونے کا مرض لاحق تھا، میں نے ایک آدمی سے کہا، اس نے نبی ﷺ سے اس کا حکم پوچھا تو فرمایا مذی میں صرف وضو واجب ہے۔

(۸۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لَوْثٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرَّ عَنْ أَبِي جَحْفَةَ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا وَبَعْدَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ عُمَرُ [راجع: ۸۲۳].

(۸۷۱) ابو جحیفہ فرمایا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (دورانِ خطبہ یہ) فرمایا کہ کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ اس امت میں نبی ﷺ کے بعد سب سے بہترین شخص کون ہے؟ وہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں، اور میں تمہیں بتاؤں کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بعد اس امت میں سب سے بہترین شخص کون ہے؟ وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۸۷۲) حَدَّثَنَا عَائِدُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ السَّمُطِ عَنْ أَبِي الْغَرِيفِ قَالَ أَتَى عَلِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْضُوءٌ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ يَدَيْهِ وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثُمَّ قَرَأَ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ قَالَ هَذَا لِمَنْ لَيْسَ بِجُنُبٍ فَأَمَّا الْجُنُبُ فَلَا وَلَا آيَةَ [قال شعيب: اسناده حسن، أخرجه ابو يعلى ۳۶۵].

(۸۷۲) ابو الغریف کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس وضو کا پانی لایا گیا، انہوں نے تین مرتبہ کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا، تین مرتبہ چہرہ دھویا، ہاتھوں اور کہنیوں کو تین تین مرتبہ دھویا، سر کا مسح کیا اور پاؤں دھو کر فرمایا میں نے نبی ﷺ کو بھی اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے، پھر قرآن کریم کے کچھ حصے کی تلاوت کی اور فرمایا یہ اس شخص کے لئے ہے جو جنبی نہ ہو، جنبی کے لئے یہ حکم نہیں ہے اور نہ ہی وہ کسی ایک آیت کی تلاوت کر سکتا ہے۔

(۸۷۳) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا رِبْعَةُ بْنُ عُبَيْدَةَ الْكِنَانِيُّ عَنْ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ مَسَحَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَأْسَهُ فِي الْوُضُوءِ حَتَّى أَرَادَ أَنْ يَقْطُرَ وَقَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ [وقد اعله ابو زرعة. قال الألباني: صحيح (ابوداؤد: ۱۱۴)].

(۸۷۳) زر بن حبیش کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دوران وضو سر کا مسح کیا اور اتنا پانی ڈالا کہ قریب تھا کہ اس کے قطرے ٹپکنا شروع ہو جاتے، اور فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۸۷۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ بْنِ عِمْرَانَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ مُخَارِقٍ عَنْ طَارِقٍ يَعْنِي ابْنَ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ مَا عِنْدَنَا كِتَابٌ نَقْرُوهُ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا فِي الْقُرْآنِ وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ صَحِيفَةٌ كَانَتْ فِي قِرَابِ سَيْفٍ كَانَ عَلَيْهِ حِلْيَتُهُ حَدِيدٌ أَخَذْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَرَائِضُ الصَّدَقَةِ [راجع: ۷۸۲]۔

(۸۷۴) طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ بخدا! ہمارے پاس قرآن کریم کے علاوہ کوئی ایسی کتاب نہیں ہے جسے ہم پڑھتے ہوں، یا پھر یہ صحیفہ ہے جو تم لوگ سے لٹکا ہوا ہے، میں نے اسے نبی ﷺ سے حاصل کیا تھا، اس میں زکوٰۃ کے حصص کی تفصیل درج ہے، مذکورہ صحیفہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اس تلوار سے لٹکا رہتا تھا جس کے حلقے لوہے کے تھے۔

(۸۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَسَدِيُّ لَوْثٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ زِيَادِ بْنِ زَيْدِ السَّوَالِيِّ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ مِنْ السُّنَّةِ فِي الصَّلَاةِ وَضْعُ الْأَكْفِ عَلَى الْأَكْفِ تَحْتَ السُّرَّةِ [قال الألبانی: ضعيف (ابوداؤد ۷۵۶۶)]۔

(۸۷۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز میں سنت یہی ہے کہ ہتھیلیوں کو ہتھیلیوں پر اور ناف کے نیچے رکھا جائے۔

(۸۷۶) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ سُلَيْمٍ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ عَلَّمَنَا عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَبَّ الْغُلَامُ عَلَى يَدَيْهِ حَتَّى أَنْقَاهُمَا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الرَّكُوعَةِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَذَرَأَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الرَّكُوعَةِ فَعَمَرَ أَسْفَلَهَا بِيَدِهِ ثُمَّ أَخْرَجَهَا فَمَسَحَ بِهَا الْأُخْرَى ثُمَّ مَسَحَ بِكَفِّهِ رَأْسَهُ مَرَّةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ اعْتَرَفَ هَنِيئَةً مِنْ مَاءٍ بِكَفِّهِ فَشَرِبَهُ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ [قال الألبانی: صحيح (ابوداؤد: ۱۱۱ و ۱۱۲ و ۱۱۳، ابن ماجة: ۴۰۴، الترمذی: ۴۹، النسائی: ۶۷/۱ و ۶۸) قال شعيب: صحيح لغيره]۔ [انظر: ۹۱۰، ۹۱۹، ۹۲۸، ۹۹۸، ۱۰۰۸، ۱۰۱۶، ۱۰۲۷، ۱۰۴۷، ۱۰۳۳، ۱۱۷۸، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۳۲۴]۔

(۸۷۶) عبد خیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں نبی ﷺ کا طریقہ وضو سکھایا، چنانچہ سب سے پہلے ایک لڑکے نے ان کے ہاتھوں پر پانی ڈالا، انہوں نے اپنے ہاتھوں کو صاف کیا، پھر انہیں برتن میں ڈالا، کلی کی، ناک میں پانی ڈالا، تین مرتبہ چہرہ دھویا، دونوں بازوؤں کو کہنیوں سمیت تین تین مرتبہ دھویا، پھر دوبارہ اپنے ہاتھوں کو برتن میں ڈالا، اور اپنے ہاتھ کو

اس کے نیچے ڈبودیا، پھر اسے باہر نکال کر دوسرے ہاتھ پر لیا اور دونوں ہتھیلیوں سے سر کا ایک مرتبہ مسح کیا، اور ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں تین تین مرتبہ دھوئے، پھر ہتھیلی سے چلو بنا کر تھوڑا سا پانی لیا اور اسے پی گئے اور فرمایا کہ نبی ﷺ اسی طرح وضو کیا کرتے تھے۔

(۸۷۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ أَوْتَرُوا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَتَرٌ يُحِبُّ الْوَتَرَ [راجع: ۶۵۲]

(۸۷۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے اہل قرآن! اور پڑھا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ طاق ہے اور طاق عدد کو پسند کرتا ہے۔

(۸۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةٍ الْوَاسِطِيُّ أَنبَأَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ بَيَّانٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ رَجُلٌ آخَرُ [راجع: ۸۳۳]

(۸۷۸) ابوجحیفہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ اس امت میں نبی ﷺ کے بعد سب سے بہترین شخص کون ہے؟ وہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں، پھر ایک اور آدمی ہے۔

(۸۷۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مَعْوَلٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ وَ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عَلِيٍّ وَ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَخَيْرُهَا بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَلَوْ شِئْتُ سَمَّيْتُ الْثَالِثَ [راجع: ۸۳۳]

(۸۷۹) ابوجحیفہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس امت میں نبی ﷺ کے بعد سب سے بہترین شخص حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں، اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں اور اگر میں چاہوں تو تیسرے آدمی کا نام بھی بتا سکتا ہوں۔

(۸۸۰) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَلَوْ شِئْتُ لَحَدَّثْتُكُمْ بِالثَّالِثِ [راجع: ۸۳۳]

(۸۸۰) ابوجحیفہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس امت میں نبی ﷺ کے بعد سب سے بہترین شخص حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں، اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں اور اگر میں چاہوں تو تیسرے آدمی کا نام بھی بتا

سکتا ہوں۔

(۸۸۱) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ الْحَكَمُ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَأَمَرَهُ أَنْ يُسَوِّيَ الْقُبُورَ [راجع: ۶۵۷]۔
(۸۸۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے انہیں مدینہ منورہ بھیجا اور انہیں یہ حکم دیا کہ تمام قبروں کو برابر کر دیں۔

(۸۸۲) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكِ عَنْ حَنْشٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَبْعَنِي إِلَى قَوْمٍ أَسَنَ مِنِّي وَأَنَا حَدِيثٌ لَا أَبْصُرُ الْقَضَاءُ قَالَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي وَقَالَ اللَّهُمَّ ثَبِّتْ لِسَانَهُ وَاهْدِ قَلْبَهُ يَا عَلِيُّ إِذَا حَلَسَ إِلَيْكَ الْخَصْمَانِ فَلَا تَقْضِ بَيْنَهُمَا حَتَّى تَسْمَعَ مِنَ الْآخِرِ كَمَا سَمِعْتَ مِنَ الْأَوَّلِ فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ تَبَيَّنَ لَكَ الْقَضَاءُ قَالَ فَمَا اخْتَلَفَ عَلِيٌّ قَضَاءَ بَعْدُ أَوْ مَا أَشْكَلَ عَلِيٌّ قَضَاءَ بَعْدُ [راجع: ۶۹۰]۔

(۸۸۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے یمن کی طرف بھیجنے کا ارادہ کیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھے ایسی قوم کی طرف بھیج رہے ہیں جو مجھ سے بڑی عمر کی ہے اور میں نوعمر ہوں، صحیح طرح فیصلہ نہیں کر سکتا، نبی ﷺ نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر رکھا اور دعاء کی کہ اے اللہ! اس کی زبان کو ثابت قدم رکھ اور اس کے دل کو ہدایت بخش، اے علی! جب تمہارے پاس دو فریق آئیں تو صرف کسی ایک کی بات سن کر فیصلہ نہ کرنا بلکہ دونوں کی بات سننا، اس طرح تمہارے لیے فیصلہ کرنا آسان ہو جائے گا، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد مجھے کبھی کسی فیصلے میں اشکال پیش نہیں آیا۔

(۸۸۳) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمُنْهَالِ عَنْ عَبَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَسَدِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ فَاجْتَمَعَ ثَلَاثُونَ فَأَكَلُوا وَشَرِبُوا قَالَ فَقَالَ لَهُمْ مَنْ يَضْمَنُ عَنِّي دِينِي وَمَوَاعِيدِي وَيَكُونُ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ وَيَكُونُ خَلِيفَتِي فِي أَهْلِي فَقَالَ رَجُلٌ لَمْ يُسَمِّهِ شَرِيكٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْتَ كُنْتَ بَحْرًا مَنْ يَقُومُ بِهَذَا قَالَ ثُمَّ قَالَ الْآخِرُ قَالَ فَعَرَضَ ذَلِكَ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَا [اسنادہ ضعیف]۔

(۸۸۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آیت ذیل کا نزول ہوا

”وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ“

تو نبی ﷺ نے اپنے خاندان والوں کو جمع کیا، میں آدمی اکٹھے ہوئے اور سب نے کھایا پیا، نبی ﷺ نے ان سے فرمایا میرے قرضوں اور وعدوں کی تکمیل کی ضمانت کون دیتا ہے کہ وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا، اور میرے اہل خانہ میں میرا نائب ہوگا؟ کسی شخص نے بعد میں نبی ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ تو سمندر تھے، آپ کی جگہ کون کھڑا ہو سکتا تھا؟ بہر حال! نبی ﷺ

نے دوسرے سے بھی یہی کہا، بالآخر اپنے اہل بیت کے سامنے یہ دعوت پیش کی، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کام میں کروں گا۔

(۸۸۴) حَدَّثَنَا أَسَدُ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ عِنْدَ الْأَذَانِ وَيُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْإِقَامَةِ [راجع: ۵۶۹]

(۸۸۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ اذان فجر کے قریب وتر ادا فرماتے تھے اور اقامت کے قریب فجر کی سنتیں پڑھتے تھے۔

(۸۸۵) حَدَّثَنَا أَسَدُ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّهَارِ سِتَّ عَشْرَةَ رَكْعَةً [راجع: ۱۶۵۰]

(۸۸۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ پورے دن میں نبی ﷺ کے نوافل کی سولہ رکعتیں ہوتی تھیں۔

(۸۸۶) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الرَّارِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَزَنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَيْرٍ الْغَفَفِيِّ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْكَبُ حِمَارًا اسْمُهُ عُفَيْرٌ [قال شعيب: حسن لغيره]

(۸۸۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جس گدھے پر سواری فرماتے تھے اس کا نام ”عفیر“ تھا۔

(۸۸۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْوَلِيدِ الْحِمَصِيُّ حَدَّثَنِي الْوَضِيعُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ مَحْفُوظِ بْنِ عُلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِدٍ الْأَزْدِيِّ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ السَّهَّ وَكَاءَ الْعَيْنِ فَمَنْ نَامَ فَلْيَتَوَضَّأْ [اسناده ضعيف، قال الألبانی: حسن (ابوداؤد: ۲۰۳، ابن ماجہ: ۴۷۷۰)]

(۸۸۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا آنکھ شرمگاہ کا بندھن ہے (یعنی انسان جب تک جاگ رہا ہوتا ہے اسے اپنا وضو ٹوٹنے کی خبر ہو جاتی ہے اور سوتے ہوئے کچھ پتہ نہیں چلتا) اس لئے جو شخص سو جائے اسے چاہئے کہ بیدار ہونے کے بعد وضو کر لیا کرے۔

(۸۸۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْأَشْقرُّ حَدَّثَنِي ابْنُ قَابُوسَ بْنِ أَبِي طَبِيَّانَ الْجَنْبِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قُتِلْتُ مَرْحَبًا جُمْتُ بِرَأْسِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۸۸۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ خیبر کے موقع پر جب میں نے ”مرحب“ کو قتل کر لیا تو اس کا سر نبی ﷺ کی خدمت میں لا کر پیش کر دیا۔

(۸۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ أَبُو مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنْبَا يُونُسَ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِأَبِيهِ لَأَبْعَثَنَّكَ فِيمَا بَعَثَنِي فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَنْ أُسَوَّى كُلَّ قَبْرٍ وَأَنْ أُطْمَسَ كُلَّ صَنْمٍ [راجع: ۶۸۳].

(۸۸۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے رفیق ”حیان“ کو مخاطب کر کے فرمایا میں تمہیں اس کام کے لئے بھیج رہا ہوں جس کام کے لئے نبی ﷺ نے مجھے بھیجا تھا، انہوں نے مجھے ہر قبر کو برابر کرنے اور ہر بت کو مٹا ڈالنے کا حکم دیا تھا۔

(۸۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِيهِ الْوُضُوءُ [راجع: ۶۶۲].

(۸۹۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے خروجِ مذی کثرت کے ساتھ ہونے کا مرض لاحق تھا، میں نے نبی ﷺ سے اس کا حکم پوچھا تو فرمایا مذی میں صرف وضو واجب ہے۔

(۸۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةٍ الْوَاسِطِيُّ أَنَا خَالِدٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِيهِ الْوُضُوءُ وَفِي الْمَنِيِّ الْغُسْلُ [راجع: ۶۶۲].

(۸۹۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے خروجِ مذی کثرت کے ساتھ ہونے کا مرض لاحق تھا، میں نے نبی ﷺ سے اس کا حکم پوچھا تو فرمایا منی میں تو غسل واجب ہے اور مذی میں صرف وضو واجب ہے۔

(۸۹۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ ابْنِ الْأَصْهَانِيِّ عَنْ جَدَّةَ لَهُ وَكَانَتْ سُرَّتَةً لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَتْ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كُنْتُ رَجُلًا نَوْمًا وَكُنْتُ إِذَا صَلَّيْتُ الْمَغْرِبَ وَعَلَيَّ ثِيَابِي نِمْتُ ثُمَّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ فَأَنَامُ قَبْلَ الْعِشَاءِ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَرَخَّصَ لِي [اسناده ضعيف].

(۸۹۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے بہت نیند آتی تھی حتیٰ کہ جب میں مغرب کی نماز پڑھ لیتا اور کپڑے مجھ پر ہوتے تو میں وہیں سو جاتا تھا، نبی ﷺ سے میں نے یہ مسئلہ پوچھا تو آپ ﷺ نے مجھے عشاء سے پہلے سونے کی اجازت دے دی (اس شرط کے ساتھ کہ نماز عشاء کے لئے آپ بیدار ہو جاتے تھے)

(۸۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ أَبُو مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ يَعْنِي أَبَا زَيْدٍ الْقُسَمِيَّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ فِي الْمَذْيِ الْوُضُوءُ وَفِي الْمَنِيِّ الْغُسْلُ [راجع: ۶۶۲].

(۸۹۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے خروجِ مذی کثرت کے ساتھ ہونے کا مرض لاحق تھا، میں نے نبی ﷺ سے اس کا

حکم پوچھا تو فرمایا منی میں تو غسل واجب ہے اور مذی میں صرف وضو واجب ہے۔

(۸۹۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ الْبَاهِلِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يُعْنِي النَّفْقِيُّ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ وَابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَهُ بِهَدْيِهِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِلُحُومِهَا وَجُلُودِهَا وَأَجَلَّتْهَا [راجع: ۵۹۳]۔

(۸۹۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ان کے ساتھ ہدی کا جانور بھیجا اور حکم دیا کہ ان اونٹوں کی کھالیں اور جھولیں بھی تقسیم کر دیں اور گوشت بھی تقسیم کر دیں۔

(۸۹۵) حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ ذَكَرَ خَلْفُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَبَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ وَفَلَّتْ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثُمَّ خَبَطْنَا أَوْ أَصَابْنَا فَنَتَنَّى يَغْفِرُ اللَّهُ عَمَّنْ يَشَاءُ قَالَ شُعَيْبٌ: صَحِيحٌ لغيره]۔

(۸۹۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سب سے پہلے تشریف لے گئے، دوسرے نمبر پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ چلے گئے اور تیسرے نمبر پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ چلے گئے، اس کے بعد ہمیں امتحانات نے گھیر لیا، اللہ جسے چاہے گا اسے معاف فرمادے گا۔

(۸۹۶) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ حَدَّثَنِي شُرَيْحُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ عُبَيْدٍ قَالَ ذَكَرَ أَهْلُ الشَّامِ عِنْدَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ بِالْعِرَاقِ فَقَالُوا لَهُمُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ لَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْإِبْدَالُ يَكُونُونَ بِالشَّامِ وَهُمْ أَرْبَعُونَ رَجُلًا كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ أَبْدَلَ اللَّهُ مَكَانَهُ رَجُلًا يُسْقَى بِهِمُ الْغَيْثُ وَيَنْتَصَرُ بِهِمُ عَلَى الْأَعْدَاءِ وَيُصْرَفُ عَنْ أَهْلِ الشَّامِ بِهِمُ الْعَذَابُ [استاده ضعیف]۔

(۸۹۶) ابن عبید کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جس وقت عراق میں تھے، ان کے سامنے اہل شام کا تذکرہ ہوا، لوگوں نے کہا امیر المؤمنین! ان کے لئے لعنت کی بددعا کیجئے، فرمایا نہیں، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ابدال شام میں ہوتے ہیں، یہ کل چالیس آدمی ہوتے ہیں، جب بھی ان میں سے کسی ایک کا انتقال ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی جگہ بدل کر کسی دوسرے کو مقرر فرمادیتے ہیں (اور اسی وجہ سے انہیں "ابدال" کہا جاتا ہے) ان کی دعاء کی برکت سے بارش برسی ہے، ان ہی کی برکت سے دشمنوں پر فتح نصیب ہوتی ہے اور اہل شام سے ان ہی کی برکت سے عذاب کوٹال دیا جاتا ہے۔

(۸۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَرَوِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَدَنِ قَالَ لَا تُعْطِ الْجَازِرَ مِنْهَا شَيْئًا [راجع: ۵۹۳]۔

(۸۹۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے قربانی کے جانوروں کے ساتھ بھیجا اور حکم دیا کہ قصاب کو ان میں سے کوئی چیز مزدوری کے طور پر نہ دوں۔

(۸۹۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ أَبِي حُسَيْنٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ وَضَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى سَرِيرِهِ فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ يَدْعُونَ وَيُصَلُّونَ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ وَأَنَا فِيهِمْ فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَجُلٌ قَدْ أَخَذَ بِمَنْكِبِي مِنْ وَرَائِي فَالْتَفَتُ فَإِذَا هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَتَرَحَّمَ عَلَيَّ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ مَا خَلَّفْتَ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللَّهَ تَعَالَى بِمَنْثِلِ عَمَلِهِ مِنْكَ وَأَيْمُ اللَّهِ إِنْ كُنْتُ لَأُظَنُّ لِيَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ وَذَلِكَ أَنِّي كُنْتُ أَكْثَرُ أَنْ أَسْمَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَذَهَبْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَدَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَخَرَجْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَإِنْ كُنْتُ لَأُظَنُّ لِيَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَهُمَا صححه البخاری (۳۶۸۵)

(۸۹۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے جسد خاکی کو چار پائی پر لا کر رکھا گیا تو لوگوں نے چاروں طرف سے انہیں گھیر لیا، ان کے لئے دعائیں کرنے لگے اور جنازہ اٹھائے جانے سے قبل ہی ان کی نماز جنازہ پڑھنے لگے، میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا، اچانک ایک آدمی نے پیچھے سے آ کر میرے کندھے پکڑ کر مجھے اپنی طرف متوجہ کیا، میں نے دیکھا تو وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے، انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے لئے دعاء رحمت کی اور انہیں مخاطب ہو کر فرمایا کہ آپ نے اپنے پیچھے کوئی ایسا شخص نہیں چھوڑا جس کے نامہ اعمال کے ساتھ مجھے اللہ سے ملنا زیادہ پسند ہو، بخدا! مجھے یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ ہی رکھے گا، کیونکہ میں کثرت سے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنتا تھا کہ میں، ابوبکر اور عمر گئے، میں، ابوبکر اور عمر داخل ہوئے ہیں، میں، ابوبکر اور عمر نکلے، اس لئے مجھے یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ان دونوں کے ساتھ ہی رکھے گا۔

(۸۹۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَنبَأَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زُحَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكُنْتُ إِذَا وَجَدْتُهُ يُصَلِّي سَبَّحَ فَدَخَلْتُ وَإِذَا لَمْ يَكُنْ يُصَلِّي أَذِنَ [راجع: ۵۹۸۰]

(۸۹۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا، اگر نبی ﷺ اس وقت کھڑے ہو کر نماز پڑھے رہے ہوتے تو ”سبحان اللہ“ کہہ دیتے، اور اگر آپ ﷺ اس وقت نماز نہ پڑھ رہے ہوتے تو یوں ہی اجازت دے دیتے (اور سبحان اللہ کہنے کی ضرورت نہ رہتی)۔

(۹۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَنبَأَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَهُ وَقَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهَا ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَقَالَ لَا تُصَلِّيَانِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَنْفُسَنَا بِيَدِ اللَّهِ فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا فَانْصَرَفَ حِينَ قُلْتُ ذَلِكَ وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُوَلِّ يَضْرِبُ فَيَحْذُهُ يَقُولُ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا [راجع: ۵۷۱].

(۹۰۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ارات کے وقت ہمارے یہاں تشریف لائے، اور کہنے لگے کہ تم لوگ نماز کیوں نہیں پڑھتے؟ میں نے جواب دیتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ! ہماری رو میں اللہ کے قبضے میں ہیں، جب وہ ہمیں اٹھانا چاہتا ہے اٹھا دیتا ہے، نبی ﷺ نے یہ سن کر مجھے کوئی جواب نہ دیا اور واپس چلے گئے، میں نے کان لگا کر سنا تو نبی ﷺ اپنی ران پر اپنا ہاتھ مارتے ہوئے کہہ رہے تھے کہ انسان بہت زیادہ جھگڑا لگاتا ہے۔

(۹۰۱) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ أَنَّ شَهَابَ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَاهُ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَهُ هُوَ وَفَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَذَكَرَ مِثْلَهُ [راجع: ۵۷۱].

(۹۰۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۹۰۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ أَبِي سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي خَلِيفَةَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ [قال شعيب: حسن في الشواهد].

(۹۰۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ نرم ہے، نرمی کو پسند کرتا ہے اور نرمی پر وہ کچھ عطا فرمادیتا ہے جو سختی پر نہیں دیتا۔

(۹۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّي حَدِيثًا بَرِيًّا أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَكْذَبُ الْكَافِرِينَ [قال الألبانی: صحيح (ابن ماجة: ۳۸ و ۴۰)].

(۹۰۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص میری طرف نسبت کر کے کوئی ایسی حدیث بیان کرے جسے وہ جھوٹ سمجھتا ہے تو وہ دو میں سے ایک جھوٹا ہے۔

(۹۰۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ وَهْشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ذَكَرَ أَهْلَ النَّهْرَوَانِ فَقَالَ فِيهِمْ رَجُلٌ مُودِنُ الْيَدِ أَوْ مَثْدُونُ الْيَدِ أَوْ مُخَدَّجُ الْيَدِ لَوْلَا أَنْ تَبْطَرُوا لَنَبَّاتُكُمْ مَا وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ يَقْتُلُونَهُمْ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِعَلِّي أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْهُ قَالَ إِي وَرَبِّ الْكُعْبَةِ [راجع: ۶۲۶].

(۹۰۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک مرتبہ خوارج کا ذکر ہوا تو فرمایا کہ ان میں ایک آدمی ناقص الخلقیت بھی ہوگا، اگر تم حد سے آگے نہ بڑھ جاؤ تو میں تم میں سے وہ وعدہ بیان کرتا جو اللہ نے نبی ﷺ کی زبانی ان کے قتل کرنے والوں سے فرما رکھا ہے، راوی کہتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا کیا آپ نے واقعی نبی ﷺ سے اس سلسلے میں کوئی فرمان سنا ہے تو انہوں نے فرمایا ہاں! رب کعبہ کی قسم۔

(۹۰۵) حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ وَرْدَانَ الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْبَحْتَرِيِّ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنْ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفِي كُلِّ عَامٍ فَسَكَّتْ فَقَالُوا أَفِي كُلِّ عَامٍ فَسَكَّتْ قَالَ ثُمَّ قَالُوا أَفِي كُلِّ عَامٍ فَقَالَ لَا وَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجِبَتْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءٍ إِنْ تَبَدَّلَ لَكُمْ تَسْأَلُكُمْ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ [قال الترمذی:

حسن غریب من هذا الوجه قال الألبانی: ضعيف (ابن ماجة: ۲۸۸۴، الترمذی: ۸۱۴ و ۳۰۵۵)]

(۹۰۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آیت ذیل کا نزول ہوا

”وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنْ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا“

تو لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا ہر سال حج کرنا فرض ہے؟ نبی ﷺ خاموش رہے، تین مرتبہ سوال اور خاموشی کے بعد نبی ﷺ نے فرمایا نہیں، اور اگر میں ”ہاں“ کہہ دیتا تو ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا اور اسی مناسبت سے یہ آیت نازل ہوئی کہ اے اہل ایمان! ایسی چیزوں کے بارے سوال مت کیا کرو جو اگر تم پر ظاہر کر دی جائیں تو وہ تمہیں ناگوار گذریں۔

(۹۰۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مَخْيِمَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ الْمَسْحِ فَقَالَتْ أَتَيْتِ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَهُوَ أَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنِّي قَالَ فَاتَّيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَسَأَلْتُهُ عَنْ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا أَنْ نَمْسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ يَوْمًا وَلَيْلَةً وَلِلْمَسَافِرِ ثَلَاثًا [راجع: ۷۴۸]

(۹۰۶) شریح بن ہانی کہتے ہیں کہ میں نے موزوں پر مسح کے حوالے سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک سوال پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ سوال تم حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھو انہیں اس مسئلے کا زیادہ علم ہوگا، چنانچہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ ہمیں ایک دن رات موزوں پر مسح کرنے کا حکم دیتے تھے جو مسافر کے لئے تین دن اور تین رات ہے۔

(۹۰۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنْبَاءًا حَجَّاجٌ رَفَعَهُ [راجع: ۷۴۸]

(۹۰۷) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۹۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ

عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا [انظر: ۸۳۳]

(۹۰۸) عبد خیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کیا میں تمہیں نبی ﷺ کے بعد اس امت میں سب سے بہترین شخص کا نام بتاؤں؟ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ۔

(۹۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ سَعِيدٍ أَخُو سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ عَلَى الْمَنْبَرِ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا قَالَ فَذَكَرَ أَنَا نَكْرٍ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِالثَّانِي قَالَ فَذَكَرَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ لَوْ شِئْتُ لَأُنَبِّئُكُمْ بِالثَّالِثِ قَالَ وَسَكَتَ فَرَأَيْنَا أَنَّهُ يَعْنِي نَفْسَهُ فَقُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ يَقُولُ هَذَا قَالَ نَعَمْ وَرَبِّ الْكُعْبَةِ وَإِلَّا صُمْنَا [قال شعيب: إسناده قوى] [راجع: ۸۳۳]

(۹۰۹) عبد خیر ہمدانی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو (دوران خطبہ یہ) کہتے ہوئے سنا کہ کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ اس امت میں نبی ﷺ کے بعد سب سے بہترین شخص کون ہے؟ وہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں، اور میں تمہیں بتاؤں کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بعد اس امت میں سب سے بہترین شخص کون ہے؟ وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر فرمایا اگر میں چاہوں تو تمہیں تیسرے آدمی کا نام بھی بتا سکتا ہوں، تاہم وہ خاموش رہے، ہم یہی سمجھتے ہیں کہ وہ خود حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی تھے، میں نے راوی سے پوچھا کیا واقعی آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے کہا رب کعبہ کی قسم ہاں! (اگر میں جھوٹ بولوں) تو یہ کان بہرے ہو جائیں۔

(۹۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُسْهِرُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سُلَيْحٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ سُلَيْحٍ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ غَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا وَمَضْمَضَ وَاسْتَشَقَّ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَقَالَ هَذَا وَضُوءُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۸۷۶]

(۹۱۰) عبد خیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (ہمیں نبی ﷺ کا طریقہ وضو سکھایا) چنانچہ سب سے پہلے انہوں نے تین مرتبہ اپنی ہتھیلیوں کو دھویا، تین مرتبہ کلی کی، ناک میں پانی ڈالا، تین مرتبہ چہرہ دھویا، اور فرمایا کہ نبی ﷺ اسی طرح وضو کیا کرتے تھے۔

(۹۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صَبِيحٍ عَنْ شَتِيرِ بْنِ شَكْلٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ شَغَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى صَلَاةَ الْعَصْرِ مَلَأَ اللَّهُ قُبُورَهُمْ وَبَيَّوَتْهُمْ نَارًا قَالَ ثُمَّ صَلَّاهَا بَيْنَ الْعِشَائَيْنِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ مَرَّةً يَعْنِي بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ [راجع: ۶۱۷]

(۹۱۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ خندق کے دن نبی ﷺ نے فرمایا اللہ ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے کہ انہوں نے ہمیں نماز عصر نہیں پڑھنے دی یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا، پھر نبی ﷺ نے عصر کی نماز مغرب اور عشاء کے درمیان ادا فرمائی۔

(۹۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا حَدَّثْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا فَلَا تَأْخِرُوا مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ وَإِذَا حَدَّثْتُمْ عَنْ غَيْرِهِ فَإِنَّمَا أَنَا رَجُلٌ مُحَارِبٌ وَالْحَرْبُ خِدْعَةٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ أَحْدَاثُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ قَوْلِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ لَا يُحَاوِرُ إِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ فَإِنَّمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَأَقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [راجع: ۶۱۶]

(۹۱۲) سوید بن غفلہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ فرمایا جب میں تم سے نبی ﷺ کے حوالے سے کوئی حدیث بیان کروں تو میرے نزدیک آسمان سے گر جانا ان کی طرف جھوٹی نسبت کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے، اور جب کسی اور کے حوالے سے کوئی بات کروں تو میں جنگجو آدمی ہوں اور جنگ تو نام ہی تدبیر اور چال کا ہے۔

میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے قریب ایسی اقوام نکلیں گی جن کی عمر تھوڑی ہوگی اور عقل کے اعتبار سے وہ بیوقوف ہوں گے، نبی ﷺ کی باتیں کریں گے، لیکن ایمان ان کے گلے سے آگے نہیں جائے گا، تم انہیں جہاں بھی پاؤ قتل کر دو، کیونکہ ان کا قتل کرنا قیامت کے دن باعث ثواب ہوگا۔

(۹۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ عَفَوْتُ لَكُمْ عَنْ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ وَلَيْسَ فِيْمَا دُونَ مَائَتَيْنِ زَكَاةٌ [راجع: ۷۱۱]

(۹۱۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں نے تم سے گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ چھوڑ دی ہے (اس لئے چاندی کی زکوٰۃ بہر حال تمہیں ادا کرنا ہوگی)، اور دو سو درہم سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۹۱۴) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِي أَرَاكَ تَنَوَّقُ فِي قُرَيْشٍ وَتَدْعُنَا قَالَ عِنْدَكَ شَيْءٌ قُلْتُ بِنْتُ حَمْزَةَ قَالَ هِيَ بِنْتُ

أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ [راجع: ۶۲۰]

(۹۱۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہمیں چھوڑ کر قریش کے دوسرے خاندانوں کو کیوں پسند کرتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے پاس بھی کچھ ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی! فرمایا کہ وہ تو میری رضاعی بھتیجی ہے (در اصل نبی ﷺ اور حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ آپس میں رضاعی بھائی بھی تھے اور چچا بھتیجے بھی)۔

(۹۱۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ أَفْضَتْ مَعَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنَ الْمَزْدَلِفَةِ فَلَمْ أَزَلْ أَسْمَعُهُ يَلْبِي حَتَّى رَمَى جُمُرَةَ الْعَقَبَةِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ أَفْضْتُ مَعَ أَبِي مِنَ الْمَزْدَلِفَةِ فَلَمْ أَزَلْ أَسْمَعُهُ يَلْبِي حَتَّى رَمَى جُمُرَةَ الْعَقَبَةِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ أَفْضْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَزْدَلِفَةِ فَلَمْ أَزَلْ أَسْمَعُهُ يَلْبِي حَتَّى رَمَى جُمُرَةَ الْعَقَبَةِ [قال شعيب: إسناده حسن، أخرجه أبو يعلى: ۳۲۱]

[انظر: ۱۳۳۴]

(۹۱۵) عکرمہ کہتے ہیں کہ میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ مزدلفہ سے واپس ہوا تو میں نے انہیں مسلسل تلبیہ پڑھتے ہوئے سنا تا آنکہ انہوں نے جمرہ عقبہ کی رمی کر لی، میں نے ان سے اس حوالے سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں اپنے والد صاحب کے ساتھ مزدلفہ سے واپس ہوا تھا تو میں نے انہیں بھی جمرہ عقبہ کی رمی تک مسلسل تلبیہ پڑھتے ہوئے سنا، میں نے ان سے اس حوالے سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مزدلفہ سے واپس ہوا تو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جمرہ عقبہ کی رمی تک مسلسل تلبیہ پڑھتے ہوئے سنا۔

(۹۱۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ مَيْسَرَةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَشْرَبُ قَائِمًا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ تَشْرَبُ قَائِمًا قَالَ إِنْ أَشْرَبُ قَائِمًا فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَإِنْ أَشْرَبُ قَاعِدًا فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَاعِدًا [راجع: ۷۹۵]

(۹۱۶) میسرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر پانی پیا، میں نے ان سے کہا کہ آپ کھڑے ہو کر پانی پی رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا اگر میں نے کھڑے ہو کر پانی پیا ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر کیا ہے، اور اگر بیٹھ کر پیا ہے تو انہیں اس طرح بھی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۹۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَرَى أَنَّ بَاطِنَ الْقَدَمَيْنِ أَحَقُّ بِالْمَسْحِ مِنْ ظَاهِرِهِمَا حَتَّى رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ ظَاهِرَهُمَا [راجع: ۷۳۷]

(۹۱۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری رائے یہ تھی کہ مسح علی الخفین کے لئے موزوں کا وہ حصہ زیادہ موزوں ہے جو زمین کے ساتھ لگتا ہے یہ نسبت اس حصے کے جو پاؤں کے اوپر رہتا ہے، حتیٰ کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اوپر کے حصے پر مسح کرتے ہوئے دیکھ لیا تو میں نے اپنی رائے کو ترک کر دیا۔

(۹۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي السَّوْدَاءِ عَنِ ابْنِ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَوَضَّأَ فَعَسَلَ ظَهْرَ قَدَمَيْهِ وَقَالَ لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ ظُهُورَ قَدَمَيْهِ لَطَنْتُ أَنْ بَطُونَهُمَا أَحَقُّ بِالْعَسْلِ [راجع: ۷۳۷]

(۹۱۸) قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَوَضَّأَ فَعَسَلَ ظَهْرَ قَدَمَيْهِ وَقَالَ لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ ظُهُورَ قَدَمَيْهِ لَطَنْتُ أَنْ بَطُونَهُمَا أَحَقُّ بِالْعَسْلِ [راجع: ۷۳۷]

(۹۱۸) عبد خیر کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت علیؑ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا، انہوں نے پاؤں کے اوپر والے حصے کو دھویا اور فرمایا اگر میں نے نبیؐ کو پاؤں کا اوپر والا حصہ دھوتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میری رائے یہ تھی کہ پاؤں کا نچلا حصہ دھوئے جانے کا زیادہ حق دار ہے (کیونکہ وہ زمین کے ساتھ زیادہ لگتا ہے)

(۹۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُقْبَةَ أَبُو كَبْرَانَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ هَذَا وَضُوءُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاءُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا [راجع: ۸۷۶]

(۹۱۹) عبد خیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علیؑ نے (ہمیں نبیؐ کا طریقہ وضو سکھایا اور) فرمایا کہ نبیؐ اسی طرح وضو کیا کرتے تھے، اس وضو میں انہوں نے ہر عضو کو تین تین مرتبہ دھویا تھا۔

(۹۲۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ عَنْ أُمِّ مُوسَى قَالَتْ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ مَسْعُودٍ فَصَعِدَ عَلَى شَجَرَةٍ أَمَرَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ مِنْهَا بِشَيْءٍ فَتَنَظَّرَ أَصْحَابُهُ إِلَى سَاقِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ حِينَ صَعِدَ الشَّجَرَةَ فَصَحَّحُوا مِنْ حُمُوشَةٍ سَاقِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصْحَحُونَ لِرَجُلٍ عَبْدُ اللَّهِ أَنْقَلُ فِي الْمِيزَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ أَحَدٍ [قال شعيب: صحيح لغيره، أخرجه ابن أبي شيبة: ۱۲/۱۱۴، والسخارى فى الأدب المفرد: ۲۳۷، و ابو يعلى: ۵۳۹]

(۹۲۰) حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبیؐ نے حضرت ابن مسعودؓ کو حکم دیا تو وہ درخت پر چڑھ گئے، نبیؐ نے انہیں کچھ لانے کا حکم دیا تھا، صحابہ کرامؓ نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو جب درخت پر چڑھتے ہوئے دیکھا تو ان کی پنڈلی پر بھی نظر پڑی، وہ ان کی پتلی پتلی پنڈلیاں دیکھ کر ہنس پڑے، نبیؐ نے فرمایا کیوں ہنس رہے ہو؟ یقیناً عبداللہ کا ایک پاؤں قیامت کے دن میزانِ عمل میں احد پہاڑ سے بھی زیادہ وزنی ہوگا۔

(۹۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ الْجَمَلِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَعْهَدْ إِلَيْنَا عَهْدًا نَأْخُذُ بِهِ فِي الْإِمَارَةِ وَلَكِنَّهُ شَيْءٌ رَأَيْنَاهُ مِنْ قَبْلِ أَنْفُسِنَا ثُمَّ اسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فَأَقَامَ وَاسْتَقَامَ ثُمَّ اسْتُخْلِفَ عُمَرُ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَى عُمَرَ فَأَقَامَ وَاسْتَقَامَ حَتَّى ضَرَبَ الدِّينُ بِجِرَانِهِ [إسناده ضعيف]

(۹۲۱) حضرت علیؑ نے جنگِ جمل کے دن فرمایا کہ امارت کے سلسلے میں نبیؐ نے ہمیں کوئی وصیت نہیں فرمائی تھی جس پر ہم عمل کرتے، بلکہ یہ تو ایک چیز تھی جو ہم نے خود سے منتخب کر لی تھی، پہلے حضرت صدیق اکبرؓ خلیفہ ہوئے، ان پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوں، وہ قائم رہے اور قائم کر گئے، پھر حضرت عمر فاروقؓ خلیفہ ہوئے، ان پر بھی اللہ کی رحمتیں نازل ہوں، وہ قائم رہے اور قائم کر گئے یہاں تک کہ دین نے اپنی گردن زمین پر ڈال دی (یعنی جم گیا اور مضبوط ہو گیا)

(۹۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةٍ الْوَاسِطِيُّ أَنْبَأَنَا خَالِدٌ عَنْ عَطَاءٍ يَعْنِي ابْنَ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ

عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرٍ هَذِهِ الْأُمَّةُ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ وَخَيْرُهَا بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ ثُمَّ
يَجْعَلُ اللَّهُ الْخَيْرَ حَيْثُ أَحَبَّ [راجع: ۸۳۳]

(۹۲۲) ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ اس امت میں نبی ﷺ کے بعد سب سے بہترین شخص
کون ہے؟ وہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں، اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بعد اس امت میں سب سے بہترین شخص حضرت عمر
فاروق رضی اللہ عنہ ہیں، اس کے بعد اللہ جہاں چاہتا ہے اپنی محبت پیدا فرما دیتا ہے۔

(۹۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَمَّنْ سَمِعَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَابْنَ مَسْعُودٍ
يَقُولَانِ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَوَارِ
(۹۲۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حق جوار پر فیصلہ فرمایا ہے۔

(۹۲۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي
طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّخْتُمِ بِالذَّهَبِ وَعَنِ لِبَاسِ الْقَسِيِّ
وَعَنِ الْقِرَاقَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَعَنِ لِبَاسِ الْمُعْصَفَرِ [راجع: ۷۱۰]

(۹۲۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے سونے کی انگوٹھی، ریشمی لباس یا عصفر سے رنگا ہوا کپڑا پہننے اور رکوع یا
سجدہ کی حالت میں قرآن کریم کی تلاوت سے منع کیا ہے۔

(۹۲۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمْ كَانَتْ لِي مِائَةُ أَوْقِيَّةٍ فَأَنْفَقْتُ مِنْهَا عَشْرَةَ أَوْاقٍ وَقَالَ
الْآخَرُ كَانَتْ لِي مِائَةُ دِينَارٍ فَتَصَدَّقْتُ مِنْهَا بِعَشْرَةِ دَنَابِيرٍ وَقَالَ الْآخَرُ كَانَتْ لِي عَشْرَةُ دَنَابِيرٍ فَتَصَدَّقْتُ
مِنْهَا بِدِينَارٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتُمْ فِي الْأَجْرِ سَوَاءٌ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْكُمْ تَصَدَّقَ بِعُشْرِ
مَالِهِ [راجع: ۷۳۴]

(۹۲۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ تین آدمی بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے، ان میں سے ایک نے کہا کہ
میرے پاس سو اوقیے تھے جن میں سے دس اوقیے میں نے راہ خدا میں خرچ کر دیئے، دوسرے نے کہا میرے پاس سو دینار تھے
جن میں سے دس دینار میں نے راہ خدا میں خرچ کر دیئے، تیسرے نے کہا میرے پاس دس دینار تھے جن میں سے ایک دینار
میں نے راہ خدا میں خرچ کر دیا، نبی ﷺ نے فرمایا تم سب اجر و ثواب میں برابر ہو، کیونکہ تم میں سے ہر ایک نے اپنے مال کا
دسواں حصہ خرچ کیا ہے۔

(۹۲۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةٍ الْوَاسِطِيُّ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ
عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَالَ خَيْرٌ هَذِهِ الْأُمَّةُ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَإِنَّا قَدْ أَحَدْنَا بَعْدَهُمْ أَحَدًا

يُقْضَى اللَّهُ تَعَالَى فِيهَا مَا شَاءَ [راجع: ۸۳۳]

(۹۲۶) ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر فرمایا اس امت میں نبی ﷺ کے بعد سب سے بہترین شخص حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں، ان کے بعد ہم نے ایسی چیزیں ایجاد کر لی ہیں جن میں اللہ جو چاہے گا فیصلہ فرمادے گا۔
(۹۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضُمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَيْسَ الْوُتْرُ بِحَتْمٍ كَهَيْئَةِ الْمَكْتُوبَةِ وَلَكِنَّهُ سُنَّةٌ سَنَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۶۵۲]
(۹۲۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وتر فرض نماز کی طرح قرآن کریم سے حتی ثبوت نہیں رکھتے لیکن ان کا وجوب نبی ﷺ کی سنت سے ثابت ہے۔

(۹۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ الْجَرُمِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا قَلِيلًا [راجع: ۸۷۶]
(۹۲۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے وضو کرتے ہوئے اعضاء وضو کو تین تین مرتبہ دھویا تھا۔
(۹۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَأَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ عِنْدَ الْأَذَانِ [راجع: ۵۶۹]

(۹۲۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ وتر کی نماز اذان فجر کے قریب پڑھتے تھے۔
(۹۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ مَرَّةً قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَاسْكُرْ ذَاكَ يَقُولُ أَخْبَرَنِي مَنْ شَهِدَ عَلِيًّا حِينَ رَكَعَ فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرَّكَابِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ فَلَمَّا اسْتَوَى قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ثُمَّ حَمِدَ ثَلَاثًا وَكَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ ثُمَّ ضَحِكَ قَالَ فَقِيلَ مَا يَضْحِكُكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ وَقَالَ مِثْلَ مَا قُلْتُ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْنَا مَا يَضْحِكُكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ الْعَبْدُ أَوْ قَالَ عَجِبْتُ لِلْعَبْدِ إِذَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا هُوَ [راجع: ۷۵۳]

(۹۳۰) علی بن ربیعہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کے پاس سواری کے لئے ایک جانور لایا گیا، جب انہوں نے اپنا پاؤں اس کی رکاب میں رکھا تو ”بسم اللہ“ کہا، جب اس پر بیٹھ گئے تو یہ دعاء پڑھی کہ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، پاک ہے وہ ذات جس نے اس جانور کو ہمارا تابع فرمان بنا دیا، ہم تو اسے اپنے تابع نہیں کر سکتے تھے اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں، پھر تین مرتبہ ”الحمد للہ“ اور تین مرتبہ ”اللہ اکبر“ کہہ کر فرمایا اے اللہ! آپ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، میں نے اپنی جان پر ظلم کیا پس مجھے معاف فرمادیجئے، کیونکہ آپ کے علاوہ کوئی بھی گناہوں کو معاف

نہیں کر سکتا، پھر مسکرا دیے۔

میں نے پوچھا کہ امیر المؤمنین! اس موقع پر مسکرانے کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو بھی اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا تھا جیسے میں نے کیا اور نبی ﷺ بھی مسکرائے تھے اور میں نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جب بندہ یہ کہتا ہے کہ پروردگار! مجھے معاف فرما دے تو مجھے خوشی ہوتی ہے کہ وہ جانتا ہے اللہ کے علاوہ اس کے گناہ کوئی معاف نہیں کر سکتا۔

(۹۳۱) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ وَهَبِيرَةَ بْنِ يَرِيمَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ ابْنَةَ حَمْزَةَ تَبِعَتْهُمْ تَنَادَى يَا عَمُّ يَا عَمُّ فَتَنَاوَلَهَا عَلِيٌّ فَأَخَذَ بِيَدِهَا وَقَالَ لِفَاطِمَةَ دُونَكَ ابْنَةُ عَمِّكَ فَحَوَّلَهَا فَاخْتَصَمَ فِيهَا عَلِيٌّ وَزَيْدٌ وَجَعَفَرٌ فَقَالَ عَلِيٌّ أَنَا أَخَذْتُهَا وَهِيَ ابْنَةُ عَمِّي وَقَالَ جَعْفَرُ ابْنَةُ عَمِّي وَخَالَتُهَا تَحْتِي وَقَالَ زَيْدُ ابْنَةُ أَخِي فَقَضَىٰ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَخَالَتِهَا وَقَالَ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ وَقَالَ لِعَجْفَرٍ أَشْهَيْتَ خَلْقِي وَخَلَقِي وَقَالَ لَزَيْدٍ أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلَانَا فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَزَوِّجُ ابْنَةَ حَمْزَةَ فَقَالَ إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ [راجع: ۷۷۰]

(۹۳۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم مکہ مکرمہ سے نکلنے لگے تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی چچا جان! چچا جان! پکارتی ہوئی ہمارے پیچھے لگ گئی، میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور اسے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے کر دیا، اور ان سے کہا کہ اپنی چچا زاد بہن کو سنبھالو، (جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تو) اس بچی کی پرورش کے سلسلے میں میرا، حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کا جھگڑا ہو گیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا تھا کہ اسے میں لے کر آیا ہوں اور یہ میرے چچا کی بیٹی ہے، حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کا موقف یہ تھا کہ یہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ یعنی حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا میرے نکاح میں ہیں، لہذا اس کی پرورش میرا حق ہے، حضرت زید رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ یہ میری بھتیجی ہے، نبی ﷺ نے اس کا فیصلہ کرتے ہوئے فرمایا جعفر! آپ تو صورت اور سیرت میں میرے مشابہہ ہیں، علی! آپ مجھ سے ہیں اور میں آپ سے ہوں اور زید! آپ ہمارے بھائی اور ہمارے مولیٰ (آزاد کردہ غلام) ہیں، بچی اپنی خالہ کے پاس رہے گی کیونکہ خالہ بھی ماں کے مرتبہ میں ہوتی ہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اس سے نکاح کیوں نہیں کر لیتے؟ فرمایا اس لئے کہ یہ میری رضاعی بھتیجی ہے۔

(۹۳۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا [راجع: ۸۳۳]

(۹۳۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس امت میں نبی ﷺ کے بعد سب سے بہترین شخص حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۹۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ

أَلَا أُتْبِكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا [راجع: ۸۳۳]

(۹۳۳) ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ اس امت میں نبی ﷺ کے بعد سب سے بہترین شخص

کون ہے؟ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ۔

(۹۳۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الصَّبِيُّ بْنُ الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ

عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَلَا أُتْبِكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ وَالثَّانِي عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَلَوْ شِئْتُ

سَمَّيْتُ الثَّالِثَ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ فَتَهَجَّاهَا عَبْدُ خَيْرٍ لَّكِي لَا تَمْتَرُونَ فِيمَا قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ [راجع: ۸۳۳]

(۹۳۴) ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ اس امت میں نبی ﷺ کے بعد سب سے بہترین شخص

کون ہے؟ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں اور اگر میں چاہوں تو تیسرے کا نام بھی بتا سکتا ہوں۔

(۹۳۵) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الصَّعْبَةِ عَنْ رَحْلٍ مِنْ هَمْدَانَ يُقَالُ لَهُ أَبُو

أَفْلَحَ عَنْ ابْنِ زُرَيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ

خَرِيرًا فَجَعَلَهُ فِي يَمِينِهِ وَأَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِي شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَيْنِ حَرَامٌ عَلَيَّ ذُكُورٍ أُمْتِي [راجع: ۷۵۰]

(۹۳۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ میں سونا اور بائیں ہاتھ میں ریشم پکڑا اور فرمایا

کہ یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔

(۹۳۶) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ يَعْنِي الْمُقْبِرِيَّ عَنْ حَمْرٍو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرْقِيِّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرٍ

عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كُنَّا

بِالْحَرَّةِ بِالسُّقْيَا الَّتِي كَانَتْ لِسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتُونِي بِوَضُوءٍ

فَلَمَّا تَوَضَّأَ قَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ عَبْدَكَ وَخَلِيلَكَ دَعَا لِأَهْلِ مَكَّةَ

بِالْبَرَكَةِ وَأَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ أَذْعُوكَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ أَنْ تَبَارِكَ لَهُمْ فِي مُدَّهِمْ وَصَاعِهِمْ مِثْلَى مَا

تَبَارَكْتَ لِأَهْلِ مَكَّةَ مَعَ الْبَرَكَةِ بِرَوَّكَيْنِ [صححه ابن خزيمة: (۲۰۹) وابن حبان (۳۷۴۶)]. وقال الترمذی، حسن

صحيح قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۳۹۱۴)

(۹۳۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ سفر پر روانہ ہوئے، جب ہم ’حرہ‘ میں اس سیراب کی

ہوئی زمین پر پہنچے جو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی ملکیت میں تھی تو نبی ﷺ نے فرمایا میرے لیے وضو کا پانی لاؤ، جب

نبی ﷺ وضو کر چکے تو قبلہ رخ ہو کر کھڑے ہو گئے اور اللہ اکبر کہہ کر فرمایا اے اللہ! ابراہیم جو آپ کے بندے اور آپ کے خلیل

تھے، انہوں نے اہل مکہ کے لئے برکت کی دعاء کی تھی اور میں محمد آپ کا بندہ اور آپ کا رسول ہوں، میں آپ سے اہل مدینہ

کے حق میں دعاء مانگتا ہوں کہ اہل مدینہ کے مدارِ صاع میں اہل مکہ کی نسبت دوگنی برکت عطا فرما۔

(۹۳۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَبْنَانَا أَبُو عَامِرٍ الْمُرَزِيُّ حَدَّثَنَا شَيْخٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَوْ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ عَضُوضٌ يَعْصُ الْمَوَسِرُ عَلَى مَا فِي يَدَيْهِ قَالَ وَلَمْ يُؤْمَرْ بِذَلِكَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَنْسُوا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ وَيَنْهَدُ الْأَشْرَارُ وَيُسْتَدَلُّ الْأَخْيَارُ وَيَبَايِعُ الْمُضْطَرُونَ قَالَ وَقَدْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمُضْطَرِّينَ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ قَبْلَ أَنْ تُدْرِكَ [إسناده ضعيف]

(۹۳۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا لوگوں پر ایک کاٹ کھانے والا زمانہ آنے والا ہے، حتیٰ کہ جسے مالی کشادگی دی گئی ہے وہ ابھی اپنے ہاتھوں کو کاٹ کھائے گا، حالانکہ اسے یہ حکم نہیں دیا گیا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اپنے درمیان حاجت مندوں کو بھول نہ جانا۔

اس زمانے میں شریروں کا مرتبہ بلند ہو جائے گا، نیک اور بہترین لوگوں کو ذلیل کیا جائے گا اور مجبوروں کو اپنی پونجی فروخت کرنے پر مجبور کیا جائے گا، حالانکہ نبی ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے، نیز اس بیع سے بھی منع فرمایا ہے جس میں کسی نوعیت کا بھی دھوکہ ہو اور پکے سے قبل یا قبضہ سے قبل بھلوں کی بیع سے بھی منع فرمایا ہے۔

(۹۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ وَخَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ [راجع: ۶۴۰]

(۹۳۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ سنا ہے بہترین عورت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں اور بہترین عورت حضرت مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا ہیں۔

(۹۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْمُبَارَكِيُّ سُلَيْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْحُمْرَاءِ وَعَنْ الْقِرَائَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ [راجع: ۶۱۱]

(۹۳۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے سونے کی انگلی، ریشمی کپڑے پہننے، رکوع کی حالت میں قرآن کریم کی تلاوت سے منع فرمایا ہے۔

(۹۴۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَبْنَانَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ الصَّغِيرِ حَتَّى يَبْلُغَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الْمُصَابِّ حَتَّى يَكْشَفَ عَنْهُ [قال الألبانی صحیح (الترمذی: ۱۴۲۳) قال شعيب: صحیح لغيره] [انظر: ۹۵۶، ۱۱۸۳]

(۹۴۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تین طرح کے لوگ مرفوع القلم ہیں۔

① بچہ، جب تک بالغ نہ ہو جائے۔

② سویا ہوا شخص، جب تک بیدار نہ ہو جائے۔

③ مصیبت زدہ شخص، جب تک اس کی پریشانی دور نہ ہو جائے۔

(۹۴۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ أُنْبِئَ عَلِيٌّ بِزَانَ مُحْصَنٍ فَجَلَدَهُ يَوْمَ الْحَمِيسِ مِائَةَ جَلْدَةٍ ثُمَّ رَجَمَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقِيلَ لَهُ جُمِعَتْ عَلَيْهِ حَدِيثَيْنِ فَقَالَ جَلَدْتُهُ بِكِتَابِ اللَّهِ وَرَجَمْتُهُ بِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۷۱۶]

(۹۴۱) ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شادی شدہ بدکار کولایا گیا، انہوں نے جمعرات کے دن اسے سو کوڑے مارے اور جمعہ کے دن اسے سنگسار کر دیا کسی نے ان سے پوچھا کہ آپ نے اس پر دوسرا کیس جمع کیوں کیوں کیا؟ انہوں نے فرمایا میں نے کوڑے قرآن کریم کی وجہ سے مارے اور سنگسار سنت کی وجہ سے کیا۔

(۹۴۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ وَأَبُو إِبْرَاهِيمَ الْمُعَقَّبُ عَنْ هُشَيْمٍ أَنَّ بَنَاتَا حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ أُنْبِئَ عَلِيٌّ بِمَوْلَاةٍ لِسَعِيدِ بْنِ قَيْسٍ مُحْصَنَةٍ قَدْ فَجَرَتْ قَالَ فَضْرَبَهَا مِائَةَ ثُمَّ رَجَمَهَا ثُمَّ قَالَ جَلَدْتُهَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَرَجَمْتُهَا بِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۷۱۶]

(۹۴۲) ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس سعید بن قیس کی ایک شادی شدہ باندی کولایا گیا جس نے بدکاری کی تھی، انہوں نے اسے سو کوڑے مارے اور پھر اسے سنگسار کر دیا اور فرمایا میں نے کوڑے قرآن کریم کی وجہ سے مارے اور سنگسار سنت کی وجہ سے کیا۔

(۹۴۳) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ عَنْ شَرِيكَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَعَا بِمَاءٍ لِيَتَوَضَّأَ فَتَمَسَّحَ بِهِ تَمَسَّحًا وَمَسَحَ عَلَى ظَهْرِ قَدَمَيْهِ ثُمَّ قَالَ هَذَا وَضُوءٌ مَنْ لَمْ يُحْدِثْ ثُمَّ قَالَ لَوْ لَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى ظَهْرِ قَدَمَيْهِ رَأَيْتُ أَنَّ بَطُونَهُمَا أَحَقُّ ثُمَّ شَرِبَ فَضْلَ وَضُوءِهِ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ آيِنَ الدِّينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَشْرَبَ قَائِمًا [صححه ابن خزيمة (۲۰۰)]

قال شعيب: حسن [انظر: ۹۷۰]

(۹۴۳) عبد خیر کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے دیکھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو کرنے کے لئے پانی منگوایا، پانی سے ہاتھ تر کیے اور اپنے پاؤں کے اوپر والے حصے پر انہیں پھیر لیا اور فرمایا کہ یہ اس شخص کا وضو ہے جو بے وضو نہ ہو، پھر فرمایا کہ اگر میں نے نبی ﷺ کو مسح علی الخفین میں پاؤں کے اوپر والے حصے پر مسح کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں یہی رائے دیتا کہ پاؤں کا نچلا حصہ مسح کا زیادہ مستحق ہے، پھر آپ نے وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پی لیا اور فرمایا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جو یہ سمجھتے ہیں کہ کسی صورت میں بھی کھڑے ہو کر پانی پینا جائز نہیں ہے؟

(۹۴۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْمَاعِيلُ ابْنُ بَنِي السُّدِّيِّ قَالَ أَبَانَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ وَصَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ عَظِيمَ الْهَامَةِ أَبْيَضَ مُشْرَبًا بِحُمْرَةِ عَظِيمِ اللَّحْيَةِ ضَخَمَ الْكَرَادِيسِ شَنَّ الْكُفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ طَوِيلَ الْمَسْرُوبَةِ كَثِيرَ الشَّعْرِ الرَّأْسِ رَاجِلَهُ يَنْكَفَأُ فِي مِشْقَتِهِ كَأَنَّمَا يَنْحَدِرُ فِي صَبَبٍ لَا طَوِيلٌ وَلَا قَصِيرٌ لَمْ أَرْ مِثْلَهُ لَا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ فِي حَدِيثِهِ وَوَصَفَ لَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ ضَخَمَ الْهَامَةِ حَسَنَ الشَّعْرِ رَاجِلَهُ [راجع: ۷۴۴]

(۹۴۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کا سرمبارک بڑا رنگ سرخی مائل سفید اور داڑھی گھنی تھی، ہڈیوں کے جوڑ بہت مضبوط تھے، ہتھیلیاں اور پاؤں بھرے ہوئے تھے، سینے سے لے کر ناف تک بالوں کی ایک لمبی سے دھاری تھی، سر کے بال گھنے اور ہلکے گھنگھریالے تھے، چلتے وقت چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے تھے، ایسا محسوس ہوتا تھا گویا کہ کسی گھائی سے اتر رہے ہیں، بہت زیادہ لمبے تھے اور نہ بہت زیادہ چھوٹے قدم، میں نے ان سے پہلے یا ان کے بعد ان جیسا کوئی نہ دیکھا، ﷺ۔

(۹۴۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ الْجَرُمِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا [راجع: ۸۷۶]

(۹۴۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وضو کرتے ہوئے نبی ﷺ نے اپنے اعضاء وضو کو تین تین مرتبہ دھویا۔

(۹۴۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ سَعِيدٍ أَوْ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَصِيرٌ وَلَا طَوِيلٌ عَظِيمَ الرَّأْسِ رَاجِلَهُ عَظِيمَ اللَّحْيَةِ مُشْرَبًا بِحُمْرَةِ طَوِيلِ الْمَسْرُوبَةِ عَظِيمَ الْكَرَادِيسِ شَنَّ الْكُفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ إِذَا مَشَى تَكْفَأُ كَأَنَّمَا يَهْبِطُ فِي صَبَبٍ لَمْ أَرْ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۷۴۴]

(۹۴۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ بہت زیادہ لمبے تھے اور نہ بہت زیادہ چھوٹے، سرمبارک بڑا، بال ہلکے گھنگھریالے اور داڑھی گھنی تھی، ہتھیلیاں اور پاؤں بھرے ہوئے تھے، چہرہ مبارک میں سرخی کی آمیزش تھی، سینے سے لے کر ناف تک بالوں کی ایک لمبی سے دھاری تھی، ہڈیوں کے جوڑ بہت مضبوط تھے، چلتے وقت چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے تھے، ایسا محسوس ہوتا تھا گویا کہ کسی گھائی سے اتر رہے ہیں، میں نے ان سے پہلے یا ان کے بعد ان جیسا کوئی نہ دیکھا، ﷺ۔

(۹۴۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو الشَّعَثَاءِ عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ حَبَّاحٍ عَنْ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْمُكَنَّى عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ عَنْ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا قَصِيرٌ وَلَا طَوِيلٌ مُشْرَبًا لَوْنُهُ حُمْرَةٌ حَسَنَ الشَّعْرِ رَجُلَهُ ضَخَمَ الْكَرَادِيسِ شَثْنُ الْكُفَّيْنِ ضَخَمَ الْهَامَةِ طَوِيلَ الْمُسْرِبَةِ إِذَا مَشَى تَكْفًا كَأَنَّمَا يُنْحَدِرُ مِنْ صَبَبٍ لَمْ أَرْ مِثْلَهُ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۷۴۴]

(۹۴۷) حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ بہت زیادہ لمبے تھے اور نہ بہت زیادہ چھوٹے، سر مبارک بڑا اور داڑھی گھنی تھی، ہتھیلیاں اور پاؤں بھرے ہوئے تھے، چہرہ مبارک میں سرخی کی آمیزش تھی، سینے سے لے کر ناف تک بالوں کی ایک لمبی سے دھاری تھی، ہڈیوں کے جوڑ بہت مضبوط تھے، چلتے وقت چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے تھے، ایسا محسوس ہوتا تھا گویا کہ کسی گھائی سے اتر رہے ہیں، میں نے ان سے پہلے یا ان کے بعد ان جیسا کوئی نہ دیکھا، ﷺ۔

(۹۴۸) حَدَّثَنَا حَبَّاجٌ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرَّبٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ أَصَبْنَا مِنْ ثَمَارِهَا فَاجْتَوَيْنَاهَا وَأَصَابْنَا بِهَا وَعُكٌ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَبَّرُ عَنْ بَدْرِ فَلَمَّا بَدَعْنَا أَنَّ الْمُشْرِكِينَ قَدْ أَقْبَلُوا سَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَدْرِ وَبَدْرُ بَشَرٍ فَسَبَقْنَا الْمُشْرِكُونَ إِلَيْهَا فَوَجَدْنَا فِيهَا رَجُلَيْنِ مِنْهُمْ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ وَمَوْلَى لِعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ قَامَا الْقُرَيْشِيُّ فَأَنْفَلَتْ وَأَمَّا مَوْلَى عُقْبَةَ فَأَخَذْنَاهُ فَجَعَلْنَا نَقُولُ لَهُ كَمْ الْقَوْمُ فَيَقُولُ هُمْ وَاللَّهِ كَثِيرٌ عَدَدُهُمْ شَدِيدٌ بِأُسُهِمُ فَجَعَلَ الْمُسْلِمُونَ إِذْ قَالَ ذَلِكَ ضَرْبُوهُ حَتَّى انْتَهَوْا بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ كَمْ الْقَوْمُ قَالَ هُمْ وَاللَّهِ كَثِيرٌ عَدَدُهُمْ شَدِيدٌ نَأْسُهُمْ فَجَهَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُخْبِرَهُ كَمْ هُمْ فَأَبَى ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهُ كَمْ يَنْحَرُونَ مِنَ الْخَزْرِ فَقَالَ عَشْرًا كُلَّ يَوْمٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَوْمُ أَلْفُ كُلِّ جَزْوٍ لِمِائَةٍ وَتَبِعَهَا ثُمَّ إِنَّهُ أَصَابَنَا مِنَ اللَّيْلِ طَشٌّ مِنْ مَطَرٍ فَأَنْطَلَقْنَا تَحْتَ الشَّجَرِ وَالْحَجَفِ نَسْتِظِلُّ تَحْتَهَا مِنَ الْمَطَرِ وَبَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّكَ إِنْ تَهْلِكَ هَذِهِ الْفِتْنَةُ لَا تَعْبُدُ قَالَ فَلَمَّا أَنْ طَلَعَ الْفَجْرُ نَادَى الصَّلَاةَ عِبَادَ اللَّهِ فَجَاءَ النَّاسُ مِنْ تَحْتِ الشَّجَرِ وَالْحَجَفِ فَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَرَّضَ عَلَى الْقِتَالِ ثُمَّ قَالَ إِنْ جَمَعَ قُرَيْشٌ تَحْتَ هَذِهِ الصُّلَعِ الْحُمْرَاءِ مِنَ الْجَبَلِ فَلَمَّا دَنَا الْقَوْمُ مِنَّا وَصَافَقْنَاهُمْ إِذَا رَجُلٌ مِنْهُمْ عَلَى جَمَلٍ لَهُ أَحْمَرٌ يَسِيرُ فِي الْقَوْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ نَادِ لِي حِمْرَةً وَكَانَ أَقْرَبَهُمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مَنْ صَاحِبُ الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ وَمَاذَا يَقُولُ لَهُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ يَكُنْ فِي الْقَوْمِ أَحَدٌ يَأْمُرُ بِخَيْرٍ فَعَسَى أَنْ يَكُونَ صَاحِبُ الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ فَجَاءَ حِمْرَةً فَقَالَ هُوَ عُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَهُوَ يَنْهَى عَنِ الْقِتَالِ وَيَقُولُ لَهُمْ يَا قَوْمُ إِنِّي أَرَى قَوْمًا مُسْتَمِيعِينَ لَا تَصِلُونَ إِلَيْهِمْ وَفِيكُمْ خَيْرٌ يَا قَوْمُ اغْصِبُوا الْيَوْمَ بِرَأْسِي وَقُولُوا جِبْنَ عُتْبَةَ بْنُ رَبِيعَةَ وَقَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي لَسْتُ بِأَجْنِكُمْ فَسَمِعَ ذَلِكَ أَبُو جَهْلٍ

فَقَالَ أَنْتَ تَقُولُ هَذَا وَاللَّهِ لَوْ غَيْرُكَ يَقُولُ هَذَا لَأَغْضَضْتُهُ قَدْ مَلَأْتُ رِثَتَكَ جَوْفَكَ رُعْبًا فَقَالَ عُتْبَةُ إِنِّي نَعِيرٌ يَا مُصَفَّرَ اسْتِهِ سَتَعْلَمُ الْيَوْمَ أَنَّنَا الْجَبَانُ قَالَ فَبَرَزَ عُتْبَةُ وَأَخُوهُ شَيْبَةُ وَابْنُهُ الْوَلِيدُ حَمِيَّةً فَقَالُوا مَنْ يَبَارِزُ فَخَرَجَ فِتْيَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ سِتَّةٌ فَقَالَ عُتْبَةُ لَا نُرِيدُ هَؤُلَاءِ وَلَكِنْ يَبَارِزُنَا مِنْ بَنِي عَمَنَا مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْ يَا عَلِيُّ وَقُمْ يَا حَمْزَةُ وَقُمْ يَا عُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَتَلَ اللَّهُ تَعَالَى عُتْبَةَ وَشَيْبَةَ ابْنَيْ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدَ بْنَ عُتْبَةَ وَجُرَحَ عُبَيْدَةَ فَقَتَلْنَا مِنْهُمْ سَبْعِينَ وَأَسْرَنَا سَبْعِينَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ قَصِيرٌ بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَسِيرًا فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا وَاللَّهِ مَا أَسْرَنِي لَقَدْ أَسْرَنِي رَجُلٌ أَجْلَحُ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ وَجْهًا عَلَى فَرَسٍ أَبْلَقَ مَا أَرَاهُ فِي الْقَوْمِ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ أَنَا أَسْرَتُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ اسْكُتْ فَقَدْ آيَدَكَ اللَّهُ تَعَالَى بِمَمْلَكٍ كَرِيمٍ فَقَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَسْرَنَا وَأَسْرَنَا مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْعَبَّاسُ وَعَقِيلًا وَنَوْفَلُ بْنُ الْحَارِثِ [قال الألباني: صحيح مختصر (أبو داود: ٢٦٦٥)]

(۹۴۸) حضرت علیؑ سے مروی ہے کہ جب ہم لوگ مدینہ منورہ ہجرت کر کے آئے اور ہم نے یہاں کے پھل کھائے تو ہمیں پیٹ کی بیماری لاحق ہو گئی جس سے بڑھتے بڑھتے ہم شدید قسم کے بخار میں مبتلا ہو گئے، نبی ﷺ ”بدر“ کے حالات معلوم کرتے رہتے تھے، جب ہمیں معلوم ہوا کہ مشرکین مقام بدر کی طرف بڑھ رہے ہیں تو نبی ﷺ بھی بدر کی طرف روانہ ہو گئے، جو کہ ایک کنوئیں کا نام تھا، ہم مشرکین سے پہلے وہاں پہنچ گئے، وہاں ہمیں دو آدمی ملے، ایک قریش کا اور دوسرا عقبہ بن ابی معیط کا غلام، قریشی تو ہمیں دیکھتے ہی بھاگ گیا اور عقبہ کے غلام کو ہم نے پکڑ لیا۔

ہم نے اس سے پوچھا کہ ان کے لشکر کی تعداد کتنی ہے؟ ان نے کہا بخدا! ان کی تعداد بہت زیادہ اور ان کا سامان حرب بہت مضبوط ہے، جب اس نے یہ کہا تو مسلمانوں نے اسے مارنا شروع کر دیا اور مارتے مارتے اسے نبی ﷺ کے پاس لے آئے، نبی ﷺ نے بھی اس سے مشرکین مکہ کی تعداد پوچھی، اس نے نبی ﷺ کو بھی وہی جواب دیا جو پہلے دیا تھا، نبی ﷺ نے اس سے ان کی صحیح تعداد معلوم کرنے کی پوری کوشش کی لیکن اس نے بتانے سے انکار کر دیا، بالآخر نبی ﷺ نے اس سے پوچھا کہ وہ لوگ روزانہ کتنے اونٹ ذبح کرتے ہیں؟ اس نے جواب دیا روزانہ دس اونٹ ذبح کرتے ہیں، نبی ﷺ نے اسی وقت فرمایا ان کی تعداد ایک ہزار ہے، کیونکہ ایک اونٹ کم از کم سو آدمیوں کو کفایت کر جاتا ہے۔

رات ہوئی تو ہلکی ہلکی بارش ہونے لگی، ہم بارش سے بچنے کے لئے درختوں اور ڈھالوں کے نیچے چلے گئے، اور نبی ﷺ اسی حال میں ساری رات اپنے پروردگار سے یہ دعا کرتے رہے کہ اے اللہ! اگر یہ گروہ ختم ہو گیا تو آپ کی عبادت نہیں ہو سکے گی، بہر حال! طلوع فجر کے وقت نبی ﷺ نے نداء کروائی کہ اللہ کے بندو! نماز تیار ہے، لوگوں نے درختوں اور سائبانوں کو چھوڑا اور نبی ﷺ کے پاس جمع ہو گئے، نبی ﷺ نے نماز پڑھائی اور اس کے بعد جہاد کی ترغیب دینے لگے، پھر فرمایا کہ قریش کا لشکر اس پہاڑ کی سرخ ڈھلوان میں ہے۔

جب لشکر قریش ہمارے قریب آ گیا اور ہم نے بھی صف بندی کر لی، تو اچانک ان میں سے ایک آدمی سرخ اونٹ پر سوار ہو کر نکلا اور اپنے لشکر میں چکر لگانے لگا، نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا علی! حمزہ سے پکار کر کہو ”جو کہ مشرکین کے سب سے زیادہ قریب تھے“ یہ سرخ اونٹ والا کون ہے اور کیا کہہ رہا ہے؟

پھر نبی ﷺ نے فرمایا اگر لشکر قریش میں کوئی آدمی بھلائی کا حکم دے سکتا ہے تو وہ یہ سرخ اونٹ پر سوار ہی ہو سکتا ہے، اتنی دیر میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ آ گئے اور فرمانے لگے کہ یہ عتبہ بن ربیعہ ہے جو کہ لوگوں کو جنگ سے روک رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ اے میری قوم! میں ایسے لوگوں کو دیکھ رہا ہوں جو ڈھیلے پڑ چکے ہیں، اگر تم میں ذرا سی بھی صلاحیت ہو تو یہ تم تک کبھی نہیں پہنچ سکیں گے، اے میری قوم! آج کے دن میرے سر پر پٹی باندھ دو، اور کہہ دو کہ عتبہ بن ربیعہ بزدل ہو گیا حالانکہ تم جانتے ہو کہ میں بزدل نہیں ہوں۔

ابو جہل نے جب یہ بات سنی تو کہنے لگا کہ یہ بات تم کہہ رہے ہو؟ بخدا! اگر یہ بات تمہارے علاوہ کسی اور نے کہی ہوتی تو میں اس سے کہتا کہ جا کر اپنے باپ کی شرمگاہ چوس (گالی دیتا) تمہارے پیچھے ہڑوں نے تمہارے پیٹ میں رعب بھر دیا ہے، عتبہ کہنے لگا کہ اوپیلے سرین والے! تو مجھے عار دلاتا ہے، آج تجھے پتہ چل جائے گا کہ ہم میں سے بزدل کون ہے؟

اس کے بعد جوش میں آ کر عتبہ، اس کا بھائی شیبہ اور اس کا بیٹا ولید میدان جنگ میں نکل کر مبارز طلبی کرنے لگے، ان کے مقابلے میں چھ انصاری نوجوان نکلے، عتبہ کہنے لگا کہ ہم ان سے نہیں لڑنا چاہتے، ہمارے مقابلے میں ہمارے بنو نمکھیں جن کا تعلق بنو عبدالمطلب سے ہو، یہ سن کر نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبیدہ بن جراح بن مطلب کو اٹھنے اور مقابلہ کرنے کا حکم دیا، اس مقابلے میں عتبہ، شیبہ اور ولید تینوں مارے گئے اور مسلمانوں میں حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے۔

اس طرح ہم نے ان کے ستر آدمی مارے اور ستر ہی کو قیدی بنا لیا، اسی اثناء میں ایک چھوٹے قد کا انصاری نوجوان عباس بن عبدالمطلب کو ”جو بعد میں صحابی بنے“ قیدی بنا کر لے آیا، عباس کہنے لگے یا رسول اللہ! بخدا! اس نے مجھے قیدی نہیں بنایا، مجھے تو اس شخص نے قید کیا ہے جس کے سر کے دونوں جانب بال نہ تھے، وہ بڑا خوبصورت چہرہ رکھتا تھا اور ایک چتکبرے گھوڑے پر سوار تھا، جو مجھے اب آپ لوگوں میں نظر نہیں آ رہا، اس پر انصاری نے کہا یا رسول اللہ! انہیں میں نے ہی گرفتار کیا ہے، نبی ﷺ نے انہیں خاموشی کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک معزز فرشتے کے ذریعے اللہ نے تمہاری مدد کی ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بنو عبدالمطلب میں سے ہم نے عباس، عقیل اور نوفل بن حارث کو گرفتار کیا تھا۔

(۹۴۹) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْمُقَدِّمِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقُلْتُ

أَخْبِرِينِي بِرَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَتْ أَنْتِ عَلِيًّا

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَسَلُّهُ فَإِنَّهُ كَانَ يَلْزِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاتَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَسَأَلْتُهُ

فَقَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَسْحِ عَلَى خِفَافِنَا إِذَا سَافَرْنَا [راجع: ۷۴۸]

(۹۴۹) شریح بن ہانی کہتے ہیں کہ میں نے موزوں پر مسح کے حوالے سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کسی مرد صحابی کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ سوال تم حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھو کیونکہ وہ نبی علیہ السلام کے ساتھ سفر میں بھی رہتے تھے، چنانچہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی علیہ السلام نے ہمیں حکم دیا ہے کہ جب سفر پر جائیں تو اپنے موزوں پر مسح کر لیا کریں۔

(۹۵۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ أَنبَأَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ يَثِيعٍ قَالَا نَشَدَ عَلِيُّ النَّاسَ فِي الرَّحْبَةِ مَنْ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ إِلَّا قَامَ قَالَ فَقَامَ مِنْ قِبَلِ سَعِيدِ سِتَّةٌ وَمِنْ قِبَلِ زَيْدِ سِتَّةٌ فَشَهِدُوا أَنَّهُمْ سَمِعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِعَلِّي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ أَلَيْسَ اللَّهُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ قَالُوا بَلَى قَالَ اللَّهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ [قال شعيب: صحيح لغيره]

(۹۵۰) سعید بن وہب اور زید بن یثیع کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے محن کوفہ میں لوگوں کو قسم دے کر فرمایا کہ جس شخص نے غدیر خم کے موقع پر نبی علیہ السلام کا میرے حوالے سے کوئی ارشاد سنا ہو تو وہ کھڑا ہو جائے، اس پر سعید کی رائے کے مطابق بھی چھ آدمی کھڑے ہو گئے اور زید کی رائے کے مطابق بھی چھ آدمی کھڑے ہو گئے، اور ان سب نے اس بات کی گواہی دی کہ انہوں نے نبی علیہ السلام کو غدیر خم کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ کیا اللہ کو مؤمنین پر کوئی حق نہیں ہے؟ سب نے عرض کیا کیوں نہیں! فرمایا اے اللہ! جس کا میں مولی ہوں، علی بھی اس کا مولی ہیں، اے اللہ! جو علی سے دوستی کرے تو اس سے دوستی فرما اور جو اس سے دشمنی کرے تو اس سے دشمنی فرما۔

(۹۵۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ أَنبَأَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو ذِي مَرٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي إِسْحَاقَ يَعْنِي عَنْ سَعِيدٍ وَزَيْدٍ وَزَادَ فِيهِ وَأَنْصَرُ مَنْ أَنْصَرَهُ وَأَخَذْتُ مِنْ خَدْلِهِ [إسناده ضعيف] [انظر: ۹۵۲]

(۹۵۱) گذشتہ روایت ایک دوسری سند سے بھی مروی ہے جس کے آخر میں یہ اضافہ بھی ہے کہ جو علی کی مدد کرے تو اس کی مدد فرما اور جو انہیں تنہا چھوڑ دے تو اسے تنہا فرما۔

(۹۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ أَنبَأَنَا شَرِيكٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ [صححه الحاكم (۱۰۹/۳) قال الترمذی: حسن غریب. قال الألبانی: صحيح مختصراً (الترمذی: ۳۷۱۳) قال شعيب: صحيح لغيره] [راجع: ۹۵۱]

(۹۵۲) گذشتہ روایت اس دوسری سند سے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

(۹۵۳) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا وَلَدَ الْحَسَنُ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرُونِي ابْنِي مَا سَمَّيْتُمُوهُ قُلْتُ سَمَّيْتُهُ حَرْبًا قَالَ بَلْ هُوَ حَسَنٌ فَلَمَّا وَلَدَ الْحُسَيْنُ قَالَ أَرُونِي ابْنِي مَا سَمَّيْتُمُوهُ قُلْتُ سَمَّيْتُهُ حَرْبًا قَالَ بَلْ هُوَ حُسَيْنٌ فَلَمَّا وَلَدْتُ

الثَّالِثُ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرُونِي ابْنِي مَا سَمَّيْتُمُوهُ قُلْتُ حَرْبًا قَالَ بَلْ هُوَ مُحَسِّنٌ ثُمَّ قَالَ سَمَّيْتُمُوهُ بِأَسْمَاءٍ وَلَدَ هَارُونَ شَبْرٌ وَشَبِيرٌ وَمُشَبَّرٌ [راجع: ۷۶۹]

(۹۵۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حسن کی پیدائش ہوئی تو نبی ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کہ مجھے میرا بیٹا تو دکھاؤ، تم نے اس کا کیا نام رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا حرب، فرمایا نہیں، اس کا نام ”حسن“ ہے، پھر جب حسین پیدا ہوئے تو نبی ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کہ مجھے میرا بیٹا تو دکھاؤ، تم نے اس کا کیا نام رکھا ہے؟ میں نے پھر عرض کیا حرب، فرمایا نہیں اس کا نام ”حسین“ ہے، تیسرے بیٹے کی پیدائش پر بھی اسی طرح ہوا، اور نبی ﷺ نے اس کا نام بدل کر ”محسن“ رکھ دیا، پھر فرمایا کہ میں نے ان بچوں کے نام حضرت ہارون علیہ السلام کے بچوں کے نام پر رکھے ہیں جن کے نام شبر، شبیر اور مشبر تھے۔

(۹۵۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ أَبِي بَزَّةٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ سُلِّ عَلَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَلْ خَصَّكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ فَقَالَ مَا خَصَّنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ لَمْ يَغْمَّ بِهِ النَّاسَ كَافَّةً إِلَّا مَا كَانَ فِي قِرَابِ سَيْفِي هَذَا قَالَ فَأُخْرِجَ صَحِيفَةً مَكْتُوبٌ فِيهَا لَعْنُ اللَّهِ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ وَلَعْنُ اللَّهِ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْأَرْضِ وَلَعْنُ اللَّهِ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ وَلَعْنُ اللَّهِ مَنْ آوَى مُحِدًا [راجع: ۸۵۵]

(۹۵۴) ابوالطفیل کہتے ہیں کہ کسی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ہمیں کوئی ایسی بات بتائیے جو نبی ﷺ نے خصوصیت کے ساتھ آپ سے کی ہو؟ فرمایا نبی ﷺ نے مجھ سے ایسی کوئی خصوصی بات نہیں کی جو دوسرے لوگوں سے چھپائی ہو، البتہ میری اس تلوار کے نیام میں ایک چیز ہے، یہ کہہ کر انہوں نے اس میں سے ایک صحیفہ نکالا جس میں لکھا تھا اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو غیر اللہ کے نام پر کسی جانور کو ذبح کرے، اس شخص پر اللہ لعنت ہو جو کسی بدعتی کو ٹھکانہ دے، اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو اپنے والدین پر لعنت کرے، اور اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو زمین کے بیج چوری کرے۔

(۹۵۵) حَدَّثَنَا بِهِزُ وَعَقَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ عَقَّانُ قَالَ أَنْبَأَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ أَنَّهُ عَادَ حَسَنًا وَعِنْدَهُ عَلِيٌّ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اتَّعَوْدُ حَسَنًا وَفِي النَّفْسِ مَا فِيهَا قَالَ نَعَمْ إِنَّكَ لَسْتَ بِرَبِّ قَلْبِي فَتَصْرِفُهُ حَيْثُ شِئْتَ فَقَالَ أَمَا إِنَّ ذَلِكَ لَا يَمْنَعُنِي أَنْ أُؤَدَّى إِلَيْكَ النَّصِيحَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُودُ مُسْلِمًا إِلَّا ابْتِغَتْ لَهُ سَاعَةٌ يَصْلُوْنَ عَلَيْهِ أَيْ سَاعَةٌ مِنَ النَّهَارِ كَانَتْ حَتَّى يُمْسِيَ وَأَيَّ سَاعَةٍ مِنَ اللَّيْلِ كَانَتْ حَتَّى يُصْبِحَ [راجع: ۷۵۴]

(۹۵۵) عبد اللہ بن یسار کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ عمرو بن حرث حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے آئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ یوں تو آپ حسن کی بیمار پرسی کے لئے آئے ہیں اور اپنے دل میں جو کچھ چھپا رکھا ہے اس کا کیا ہوگا؟ عمرو

نے کہا کہ آپ میرے رب نہیں ہیں کہ جس طرح چاہیں میرے دل میں تصرف کرنا شروع کر دیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا لیکن اس کے باوجود ہم تم سے نصیحت کی بات کہنے سے نہیں رکیں گے، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو مسلمان اپنے کسی بھائی کی عیادت کے لئے جاتا ہے، اللہ اس کے لئے ستر ہزار فرشتے مقرر فرمادیتا ہے جو شام تک ان کے ہر لمحے میں اس کے لئے دعاء مغفرت کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کو گیا ہو تو صبح تک رات کی ہر گھڑی اس کے لئے دعاء کرتے رہتے ہیں۔ (۹۵۶) حَدَّثَنَا بَهْزٌ وَحَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَا حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَفَعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنْ الْمُعْتَرِهِ أَوْ قَالَ الْمَجْنُونِ حَتَّى يَعْقِلَ وَعَنْ الصَّغِيرِ حَتَّى يَشِبَّ [راجع: ۹۴۰]

(۹۵۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تین طرح کے لوگ مرفوع القلم ہیں۔

① سویا ہوا شخص جب تک بیدار نہ ہو جائے۔

② مجنون، جب تک اس کی عقل لوٹ نہ آئے۔

③ بچہ، جب تک بالغ نہ ہو جائے۔

(۹۵۷) حَدَّثَنَا بَهْزٌ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ بَهْزٌ قَالَ أَنْبَاَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو الْفَزَارِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ الْمُخْزُومِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي آخِرِ تَرْتِيلِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ وَلَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ [راجع: ۷۵۱]

(۹۵۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کو تر کے آخر میں یوں فرماتے تھے کہ اے اللہ! میں تیری رضا کے ذریعے تیری ناراضگی سے پناہ مانگتا ہوں، تیری درگزر کے ذریعے تیری سزا سے اور تیری ذات کے ذریعے تجھ سے پناہ مانگتا ہوں، میں تیری تعریف کا احاطہ نہیں کر سکتا، تو اسی طرح ہے جس طرح تو نے اپنی تعریف خود کی ہے۔

(۹۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَمْرٍو بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي أَبُو بَشِيرٍ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَيْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُلَّةٍ خَرِيرٍ فَبَعَثَ بِهَا إِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا فَرَأَيْتُ الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِهِ فَأَمَرَنِي فَأَطَرْتُهَا خُمْرًا بَيْنَ النِّسَاءِ [قال شعيب: صحيح لغيره]

(۹۵۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں کہیں سے ہدیہ کے طور پر ایک ریشمی جوڑا آیا، نبی ﷺ نے وہ میرے پاس بھیج دیا، میں نے اسے زیب تن کر لیا، لیکن جب نبی ﷺ کے روئے انور پر ناراضگی کے اثرات دیکھے تو میں نے اسے اپنی عورتوں میں دوپٹے کے طور پر تقسیم کر دیا۔

(۹۵۹) حَدَّثَنَا بَهْزُ حَدَّثَنَا هَمَامُ أُنْبَأَنَا قَنَادَةُ عَنْ أَبِي حَسَّانَ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَأْمُرُ بِالْأَمْرِ فَيُوتَى فَيَقَالُ قَدْ فَعَلْنَا كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَقَالَ لَهُ الْأَشْتَرُ إِنَّ هَذَا الَّذِي يَقُولُ قَدْ تَفَشَّغَ فِي النَّاسِ أَفْشَى عَهْدِهِ إِلَيْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا عَهْدٌ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا خَاصَّةً دُونَ النَّاسِ إِلَّا شَيْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْهُ فَهُوَ فِي صَحِيفَةٍ فِي قِرَابٍ سَيْفِي قَالَ فَلَمْ يَزَالُوا بِهِ حَتَّى أَخْرَجَ الصَّحِيفَةَ قَالَ فَإِذَا فِيهَا مَنْ أَحَدْتُ حَدَّثًا أَوْ آوَى مُحَدِّثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ قَالَ وَإِذَا فِيهَا إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي أَحَرَّمُ الْمَدِينَةَ حَرَامَ مَا بَيْنَ حَرَّتَيْهَا وَحِمَاهَا كُلُّهُ لَا يُخْتَلَى خِلَافَهَا وَلَا يَنْفَرُ صَيْدُهَا وَلَا تُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمَنْ أَشَارَ بِهَا وَلَا تُقَطَّعُ مِنْهَا شَجَرَةٌ إِلَّا أَنْ يَعْلِفَ رَجُلٌ بَعِيرَهُ وَلَا يُحْمَلُ فِيهَا السَّلَاحُ لِقِتَالٍ قَالَ وَإِذَا فِيهَا الْمُؤْمِنُونَ تَنَكَّافًا دِمَاؤُهُمْ وَيَسْعَى بِدِمَتِهِمْ أَذْنَاهُمْ وَهُمْ يَدُّ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ أَلَا لَا يَقْتُلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ [قال الألساني: صحيح مختصر (النسائي ۲۰/۸ و ۲۴، أبو داود ۲۰۳۵)] قال شعب: صحيح

[غيره] [انظر: ۹۹۱]

(۹۵۹) ابوسان کہتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ جب بھی کوئی حکم دیتے اور لوگ آ کر کہتے کہ ہم نے اس اس طرح کر لیا تو وہ کہتے کہ اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا، ایک دن ”اشتر“ نامی ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ جو یہ جملہ کہتے ہیں، لوگوں میں بہت پھیل چکا ہے، کیا یہ کوئی ایسی چیز ہے جس کی رسول اللہ ﷺ نے آپ کو وصیت کی ہے؟ فرمایا نبی ﷺ نے لوگوں کو چھوڑ کر خصوصیت کے ساتھ مجھے کوئی وصیت نہیں فرمائی، البتہ میں نے نبی ﷺ سے جو کچھ سنا ہے وہ ایک صحیفہ میں لکھ کر اپنی تلوار کے میان میں رکھ لیا ہے۔

لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے وہ صحیفہ دکھانے پر اصرار کیا، انہوں نے وہ نکالا تو اس میں لکھا تھا کہ جو شخص کوئی بدعت ایجاد کرے یا کسی بدعتی کو ٹھکانہ دے اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اس کا کوئی فرض یا نقل قبول نہ ہوگا، نیز اس میں یہ بھی لکھا تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم قرار دیا تھا اور میں مدینہ منورہ کو حرم قرار دیتا ہوں، اس کے دونوں کونوں کے درمیان کی جگہ قائل احترام ہے، اس کی گھاس نہ کاٹی جائے، اس کے شکار کو نہ بھگایا جائے اور یہاں کی گری پڑی چیز کو نہ اٹھایا جائے، البتہ وہ شخص اٹھا سکتا ہے جو مالک کو اس کا پتہ بتا دے، یہاں کا کوئی درخت نہ کاٹا جائے البتہ اگر کوئی آدمی اپنے جانور کو چارہ کھلائے تو بات جدا ہے، اور یہاں لڑائی کے لئے اسلحہ نہ اٹھایا جائے۔

نیز اس میں یہ بھی لکھا تھا کہ مسلمانوں کی جانیں آپس میں برابر ہیں، ان میں سے اگر کوئی ادنیٰ بھی کسی کو امان دے دے تو اس کی امان کا لحاظ کیا جائے، اور مسلمان اپنے علاوہ لوگوں پر پید و احد کی طرح ہیں، خبردار! کسی کافر کے بدلے میں کسی مسلمان کو قتل نہ کیا جائے اور نہ ہی کسی ذمی کو اس وقت تک قتل کیا جائے جب تک کہ وہ معاہدے کی مدت میں ہو اور اس کی شرائط

پر برقرار ہو۔

(۹۶۰) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَكَعَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ أَنْتَ رَبِّي خَشَعَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُتَعَيَّ وَعَظْمِي وَعَصَبِي وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهِ قَدَمِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ [راجع: ۷۱۷]

(۹۶۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب رکوع میں جاتے تو یہ دعاء پڑھتے کہ الہی! میں نے تیرے لئے رکوع کیا، تجھ پر ایمان لایا، تیرا تابع فرمان ہوا، تو ہی میرا رب ہے، میرے کان، آنکھیں، دماغ، ہڈیاں اور پٹھے تیرے سامنے جھکے ہوئے ہیں اور میرے قدم بھی اللہ رب العالمین کی خاطر جھے ہوئے ہیں۔

(۹۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَرْقَمٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ شَهِدْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الرَّحْبَةِ يَنْشُدُ النَّاسَ أَنْشُدُ اللَّهَ مَنْ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلَيَّْ مَوْلَاهُ لَمَّا قَامَ فَشَهِدَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقَامَ اثْنَا عَشَرَ بَدْرِيًّا كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَحَدِهِمْ فَقَالُوا نَشْهَدُ أَنَّا سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ أَلَسْتُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَأَزْوَاجِي أُمَّهَاتِهِمْ فَقُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلَيَّْ مَوْلَاهُ اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ [قال شعيب: حسن لغيره، أخرجه البزار: ۶۳۲، و أبو يعلى: ۵۶۷] [انظر: ۹۶۴]

(۹۶۱) عبدالرحمن بن ابی لیلی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے محن کوفہ میں لوگوں کو قسم دے کر فرمایا جس نے غدیر خم کے موقع پر نبی ﷺ کا یہ ارشاد سنا ہو تو وہ کھڑا ہو جائے، کہ میں جس کا مولی ہوں، علی بھی اس کے مولی ہیں اس پر بارہ بدری صحابہ رضی اللہ عنہم کھڑے ہو گئے، اور ان سب نے اس بات کی گواہی دی کہ ہم سب نے نبی ﷺ کو غدیر خم کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ کیا اللہ کو مؤمنین پر کوئی حق نہیں ہے؟ سب نے عرض کیا کیوں نہیں! فرمایا جس کا میں مولی ہوں، علی بھی اس کا مولی ہیں، اے اللہ! جو علی سے دوستی کرے تو اس سے دوستی فرما اور جو اس سے دشمنی کرے تو اس سے دشمنی فرما۔

(۹۶۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ مُخَارِقٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شَهَابٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ وَعَلَيْهِ سَيْفٌ حَلِيئَةٌ حَدِيدٌ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ وَاللَّهِ مَا عِنْدَنَا كِتَابٌ نَقْرُؤُهُ عَلَيْكُمْ إِلَّا كِتَابُ اللَّهِ تَعَالَى وَهَذِهِ الصَّحِيفَةُ أُعْطَانِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَرَائِضُ الصَّدَقَةِ قَالَ لِصَاحِبَةِ مَعْلَقَةٍ فِي سَيْفِهِ [راجع: ۷۸۲]

(۹۶۲) طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ بخدا! ہمارے پاس قرآن کریم

کے علاوہ کوئی ایسی کتاب نہیں ہے جسے ہم پڑھتے ہوں، یا پھر یہ صحیفہ ہے جو تلوار سے لٹکا ہوا ہے، جو نبی ﷺ نے مجھے دیا تھا، اس میں زکوٰۃ کے حصص کی تفصیل درج ہے، مذکورہ صحیفہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اس تلوار سے لٹکا رہتا تھا جس کے حلقے لوہے کے تھے۔

(۹۶۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ أَنبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سُمَيْعٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فَجَاءَ صَعْصَعَةُ بْنُ صُوحَانَ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّهَا عَمَّا نَهَاكَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَهَانَا عَنْ الذُّبَابِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمَرْقَاتِ وَالنَّقِيرِ وَنَهَانَا عَنْ الْقَسِيِّ وَالْمِشْرَةِ الْحُمْرَاءِ وَعَنْ الْحَرِيرِ وَالْحَلَقِ الذَّهَبِ ثُمَّ قَالَ كَسَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً مِنْ حَرِيرٍ فَخَرَجْتُ فِيهَا لِيَرَّ النَّاسُ عَلَيَّ كِسْوَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرَأَيْتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنِي بِنَزْعِهِمَا فَأَرْسَلَ بِأَحَدَاهُمَا إِلَى فَاطِمَةَ وَشَقَّ الْأُخْرَى بَيْنَ نِسَائِهِ [قال الألبانی: صحيح مختصراً (أبو داود: ۳۶۹۷، النسائی ۱۶۶/۸ و ۳۰۲) قال شعيب: صحيح لغيره] [انظر: ۱۱۶۲، ۱۱۶۳]

(۹۶۳) مالک بن عمیر کہتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا، اچانک صَعْصَعَةُ بْنُ صُوحَانَ آ گئے، اور سلام کر کے کہنے لگے امیر المؤمنین! نبی ﷺ نے جن چیزوں سے آپ لوگوں کو روکا تھا، ہمیں بھی ان سے روکیے، انہوں نے فرمایا نبی ﷺ نے ہمیں کدو کی تو نبی، سبز مٹکے، لک کے برتن، لکڑی کو کھود کر بنائے گئے برتن کو استعمال کرنے سے منع فرمایا (کیونکہ ان میں شراب کشید کی جاتی تھی) نیز ریشم، سرخ زین پوش، خالص ریشم اور سونے کے حلقوں سے منع فرمایا۔

پھر فرمایا کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھے ایک ریشمی جوڑا عنایت فرمایا، میں وہ پہن کر باہر نکلتا کہ لوگ دیکھ لیں کہ نبی ﷺ نے مجھے جو جوڑا دیا تھا وہ میں نے پہن لیا ہے، نبی ﷺ نے جب مجھے دیکھا تو اسے اتارنے کا حکم دیا اور اس کا ایک حصہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بھجوا دیا اور دوسرا حصہ پھاڑ کر اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

(۹۶۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ الْوُكَيْعِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ بْنِ زَرَّارٍ الْعَنْسِيُّ حَدَّثَنِي سِمَاكُ بْنُ عُبَيْدٍ بْنِ الْوَلِيدِ الْعَبْسِيُّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى فَحَدَّثَنِي أَنَّهُ شَهِدَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الرَّحِيَةِ قَالَ أَنْشَدُ اللَّهَ رَجُلًا سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدَهُ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ إِلَّا قَامَ وَلَا يَقُومُ إِلَّا مَنْ قَدْ رَأَاهُ فَقَامَ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَقَالُوا قَدْ رَأَيْنَاهُ وَسَمِعْنَاهُ حَيْثُ أَخَذَ بِيَدِهِ يَقُولُ اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ فَقَامَ إِلَّا ثَلَاثَةٌ لَمْ يَقُومُوا فَقَدَعَا عَلَيْهِمْ فَأَصَابَتْهُمْ دَعْوَتُهُ [راجع: ۹۶۱]

(۹۶۴) عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے صحن کوفہ میں لوگوں کو قسم دے کر فرمایا جس نے غدیر خم کے موقع پر نبی ﷺ کا میرے حوالے سے کوئی ارشاد سنا ہو تو وہ کھڑا ہو جائے، اور وہی کھڑا ہو جس نے نبی ﷺ کو دیکھا ہو، اس پر بارہ آدمی کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے کہ ہم نے خود دیکھا کہ نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور ہم نے انہیں یہ فرماتے

ہوئے سنا، اے اللہ! جو علی سے دوستی کرے تو اس سے دوستی فرما اور جو اس سے دشمنی کرے تو اس سے دشمنی فرما، جو علی کی مدد کرے تو اس کی مدد فرما اور جو اسے تنہا چھوڑے تو اسے تنہا فرما، اس موقع پر تین آدمی ایسے بھی تھے جو کھڑے نہیں ہوئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں بددعا دی اور وہ اس کا شکار ہو گئے۔

(۹۶۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ أَحُو مُحْجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يُؤَذِّنُ قَالَ كَمَا يَقُولُ فَإِذَا قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَأَنَّ الْبَيْنَ جَعَدُوا مُحَمَّدًا هُمُ الْكَاذِبُونَ [إسناده ضعيف]

(۹۶۵) عبد الرحمن بن ابی لیلی کہتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنتے تو وہی کلمات دہراتے جو مؤذن کہتا، اور اُشہدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ کے جواب میں اُشہدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ کہنے کے بعد یہ بھی فرماتے کہ جو لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرتے ہیں وہ جھوٹے ہیں۔

(۹۶۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ شَرِيحِ بْنِ هَانٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ الْمَسِيحِ عَلَى الْخُفَيْنِ قَالَتْ سَلْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لِلْمَسَافِرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ وَلِلْمَقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ قَالَ يَحْيَى وَكَانَ يَرْفَعُهُ يَعْني شُعْبَةَ ثُمَّ تَرَكَهُ [انظر: ۷۴۸]

(۹۶۶) شرح بن ہانی کہتے ہیں کہ میں نے موزوں پر مسح کے حوالے سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک سوال پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ سوال تم حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھو انہیں اس مسئلے کا زیادہ علم ہوگا کیونکہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں بھی رہتے تھے، چنانچہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسافر کے لئے تین دن اور تین رات موزوں پر مسح کرنے کی اجازت ہے اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات۔

(۹۶۷) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ عَطَاءٍ مَوْلَى أُمِّ صَبِيَّةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَيَّ أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسَّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَلَا خَرْتُ عِشَاءَ الْآخِرَةِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ فَإِنَّهُ إِذَا مَضَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ هَبَطَ اللَّهُ تَعَالَى إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَلَمْ يَزَلْ هُنَاكَ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ فَيَقُولُ قَائِلٌ أَلَا سَائِلٌ يُعْطَى أَلَا دَاعٍ يُجَابُ أَلَا سَقِيمٌ يَسْتَشْفِي فَيُشْفَى أَلَا مُذْنِبٌ يَسْتَغْفِرُ فَيُغْفَرُ لَهُ [انظر: ۱۰۶۲۶]

(۹۶۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اگر مجھے اپنی امت پر

مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا، اور عشاء کی نماز تہائی رات تک مؤخر کرتا کیونکہ رات کی جب پہلی تہائی گزر جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ (اپنی شان کے مطابق) آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور طلوع فجر تک وہیں رہتے ہیں اور ایک منادی نداء لگا تا رہتا ہے کہ ہے کوئی مانگنے والا، کہ اسے دیا جائے؟ ہے کوئی دعا کرنے والا، کہ اس کی دعا قبول کی جائے؟ ہے کوئی بیمار جو شفاء حاصل کرنا چاہتا ہو، کہ اسے شفاء مل جائے؟ ہے کوئی گناہگار جو اپنے گناہوں کی معافی مانگے کہ اسے بخش دیا جائے؟

(۹۶۸) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عُمَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ [راجع: ۶۰۷]

(۹۶۸) گزشتہ حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے، اس کے الفاظ یہی ہیں لیکن سند مختلف ہے۔

(۹۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سُنِّلَ عَنِ النَّبِيِّ أَوْاجِبٌ هُوَ قَالَ أَمَّا كَالْفَرِيضَةِ فَلَا وَلَكِنَّهَا سُنَّةٌ صَنَعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ حَتَّى مَضَوْا عَلَى ذَلِكَ [راجع: ۶۵۲]

(۹۶۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کسی شخص نے وتر کے متعلق پوچھا کہ آیا یہ فرض ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ وتر فرض نماز کی طرح قرآن کریم سے حتمی ثبوت نہیں رکھتے لیکن ان کا وجوب نبی علیہ السلام اور ان کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی سنت سے ثابت ہے، اور انہوں نے اسے ہمیشہ ادا کیا ہے۔

(۹۷۰) حَدَّثَنَا ابْنُ الْأَشَجِيِّ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ سُفْيَانَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ دَعَا بِكُوزٍ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ قَالَ آيْنَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ يَكْرَهُونَ الشُّرْبَ قَائِمًا قَالَ فَأَخَذَهُ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَضُوءًا خَفِيفًا وَمَسَحَ عَلَى نَعْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا وَضُوءُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلظَّاهِرِ مَا لَمْ يُحْدِثْ [راجع: ۹۴۳]

(۹۷۰) عبد خیر کہتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو کرنے کے لئے پانی منگوایا، اور فرمایا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جو یہ سمجھتے ہیں کہ کسی صورت میں بھی کھڑے ہو کر پانی پینا جائز نہیں ہے؟ پھر انہوں نے وہ برتن لے کر کھڑے کھڑے اس کا پانی پی لیا، پھر ہلکا سا وضو کیا، جو تلوں پر مسح کیا اور فرمایا اس ظاہر آدمی کا جو بے وضو نہ ہو، یہی وضو ہے جو نبی علیہ السلام اسی طرح کرتے تھے۔

(۹۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَيَّةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَشَرِبَ فَضْلَ وَضُوئِهِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ [قال

الألبانی: صحيح (أبو داود: ۱۱۶، ابن ماجه: ۴۳۶، الترمذی: ۴۴ و ۴۸) قال شعيب: [إسناده حسن] [انظر: ۱۰۲۵،

[۱۰۴۶، ۱۰۵۰، ۱۲۰۵، ۱۲۷۳، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۴، ۱۳۶۰، ۱۳۸۰]

(۹۷۱) ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو کرتے ہوئے اعضاء وضو کو تین تین مرتبہ دھویا اور وضو سے بچا ہوا پانی پی لیا، پھر فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۹۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عِيسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَلْيَقُلْ مَنْ حَوْلَهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ وَلْيَقُلْ هُوَ يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ [قال

الأساني: صحيح (ابن ماجة: ۳۷۱۵، الترمذی: ۲۷۴۱) قال شعيب: حسن لغيره] [انظر: ۹۷۳، ۹۹۵]

(۹۷۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کسی شخص کو چھینک آئے تو اسے چاہئے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے، اس کے آس پاس جو لوگ ہوں وہ یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہیں اور چھینکنے والا انہیں یہ جواب دے یَهْدِیْکُمْ اللّٰہ وَيُصْلِحُ بَالْکُمْ

(۹۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الضَّيَّيُّ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْحَكَمِ أَوْ عِيسَى شَكَّ مَنْصُورٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَلْيَقُلْ لَهُ مَنْ عِنْدَهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ وَيَرُدُّ عَلَيْهِمْ يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ [راجع: ۹۷۲]

(۹۷۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کسی شخص کو چھینک آئے تو اسے چاہئے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ علیٰ کُلِّ حال کہے، اس کے آس پاس جو لوگ ہوں وہ یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہیں اور چھینکنے والا انہیں یہ جواب دے یَهْدِیْکُمْ اللّٰہ وَيُصْلِحُ بَالْکُمْ

(۹۷۴) حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْرَائِيلَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَنَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ آيِنَ السَّائِلُ عَنْ الْوُتْرِ فَمَنْ كَانَ مِنَّا فِي رَكْعَةٍ شَفَعَ إِلَيْهَا أُخْرَى حَتَّى اجْتَمَعْنَا إِلَيْهِ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ ثُمَّ أُوتِرَ فِي وَسْطِهِ ثُمَّ أُتِبَتِ الْوُتْرُ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ قَالَ وَذَلِكَ عِنْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ [قال شعيب: حسن لغيره، الخرجه الزوار: ۷۹۰]

(۹۷۴) عبد خیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے، اور فرمایا کہ وتر کے متعلق سوال کرنے والا کہاں ہے؟ ہم میں سے جس شخص نے ایک رکعت پڑھ لی تھی، اس نے جلدی سے دوسری رکعت ملائی اور ہم سب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس اکٹھے ہو گئے، انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ ابتداء رات کے پہلے جھے میں وتر پڑھتے تھے، پھر درمیان والے جھے میں پڑھنے لگے، پھر اس وقت مستقل پڑھنے لگے، اس وقت طلوع فجر ہونے والی تھی۔

(۹۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ عَادَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَغَائِدًا جِئْتُ أَمْ زَائِرًا فَقَالَ أَبُو مُوسَى بَلْ جِئْتُ عَائِدًا فَقَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ عَادَ مَرِيضًا بَكْرًا شِيعَةً سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ كُلُّهُمْ يَسْتَغْفِرُ لَهُ حَتَّى يُمْسِيَ وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ وَإِنْ عَادَهُ مَسَاءً شِيعَةً سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ كُلُّهُمْ يَسْتَغْفِرُ لَهُ حَتَّى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ [انظر: ۹۷۶]

(۹۷۵) عبد اللہ بن نافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے آئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا عیادت کی نیت سے آئے ہو یا ملاقات کے لئے آئے ہو؟ انہوں نے کہا کہ میں تو عیادت کی نیت سے آیا ہوں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب کوئی شخص صبح کے وقت اپنے کسی مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کی مشایعت کرتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک اس کے لئے شام تک بخشش کی دعائیں کرتا ہے اور جنت میں اس کا ایک باغ مقرر ہو جاتا ہے، اور اگر شام کو عیادت کرے تب بھی ستر ہزار فرشتے اس کی مشایعت کرتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک اس کے لیے صبح تک بخشش کی دعائیں کرتا ہے اور جنت میں اس کا ایک باغ مقرر ہو جاتا ہے۔

(۹۷۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ عَادَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ بَنِي أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَغَائِدًا جِئْتُ أَمْ زَائِرًا قَالَ لَا بَلْ جِئْتُ عَائِدًا قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمَا إِنَّهُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُودُ مَرِيضًا إِلَّا خَرَجَ مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ كُلُّهُمْ يَسْتَغْفِرُ لَهُ إِنْ كَانَ مُصْبِحًا حَتَّى يُمْسِيَ وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مُمَسِيًّا خَرَجَ مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ كُلُّهُمْ يَسْتَغْفِرُ لَهُ حَتَّى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ [قال الألبانی: صحيح موقوف و

مرفوع (أبو داود: ۳۰۹۸ و ۳۱۰) قال شعيب: حسن إلا أن الصحيح وقفه] [راجع: ۱۹۷۵]

(۹۷۶) عبد اللہ بن نافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے آئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا عیادت کی نیت سے آئے ہو یا ملاقات کے لئے آئے ہو؟ انہوں نے کہا کہ میں تو عیادت کی نیت سے آیا ہوں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب کوئی شخص صبح کے وقت اپنے کسی مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کی مشایعت کرتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک اس کے لئے شام تک بخشش کی دعائیں کرتا ہے اور جنت میں اس کا ایک باغ مقرر ہو جاتا ہے، اور اگر شام کو عیادت کرے تب بھی ستر ہزار فرشتے اس کی مشایعت کرتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک اس کے لیے صبح تک بخشش کی دعائیں کرتا ہے اور جنت میں اس کا ایک باغ مقرر ہو جاتا ہے۔

(۹۷۷) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ أَبُو مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ يَعْنِي أَبَا زَيْدٍ الْقُسَمِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ فِي الْمَذْيِ الْوُضُوءُ وَفِي الْمَنِيِّ الْغُسْلُ [راجع: ۶۶۲]

(۹۷۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے خروج مذی کثرت کے ساتھ ہونے کا مرض لاحق تھا، میں نے نبی ﷺ سے اس کا حکم پوچھا تو فرمایا منی میں تو غسل واجب ہے اور مذی میں صرف وضو واجب ہے۔

(۹۷۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُجَالِدٍ حَدَّثَنَا عَامِرٌ قَالَ كَانَ لِشَرَاخَةَ زَوْجٍ غَائِبٍ بِالشَّامِ وَإِنَّهَا حَمَلَتْ فَجَاءَ بِهَا مَوْلَاهَا إِلَى عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ زَنْتٌ فَاعْتَرَفَتْ فَجَلَدَهَا يَوْمَ الْخَمِيسِ مِائَةً وَرَجَمَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَحَفَرُوا لَهَا إِلَى السُّرَّةِ وَأَنَا شَاهِدٌ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الرَّجْمَ سُنَّةٌ سَنَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ كَانَ شَهِدَ عَلَى هَذِهِ أَحَدٌ لَكَانَ أَوَّلَ مَنْ يَرْمِي الشَّاهِدُ يَشْهَدُ ثُمَّ يُتَّبَعُ شَهَادَتُهُ حَجَرُهُ وَلَكِنَّهَا أَقْرَبَتْ فَأَنَا أَوَّلُ مَنْ رَمَاهَا فَرَمَاهَا بِحَجَرٍ ثُمَّ رَمَى النَّاسُ وَأَنَا فِيهِمْ قَالَ فَكُنْتُ وَاللَّهِ فِيمَنْ قَتَلَهَا [راجع: ۷۱۶]

(۹۷۸) عامر کہتے ہیں کہ ”شراحہ“ نامی ایک عورت کا شوہر اس کے پاس موجود نہ تھا، وہ شام گیا ہوا تھا، یہ عورت امید سے ہو گئی، اس کا آقا اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ اس عورت نے بدکاری کی ہے، اس عورت نے بھی اعتراف کر لیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے پہلے پچاس کوڑے لگائے، پھر جمعہ کے دن اس پر حدِ رم جاری فرمائی، اور اس کے لئے ناف تک ایک گڑھا کھدوایا، میں بھی اس وقت موجود تھا۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رجم نبی ﷺ کی سنت ہے، اگر اس کا یہ جرم کسی گواہ کی شہادت سے ثابت ہوتا تو اسے پتھر مارنے کا آغاز وہی کرتا کیونکہ گواہ پہلے گواہی دیتا ہے اور اس کے بعد پتھر مارتا ہے لیکن چونکہ اس کا یہ جرم اس کے اقرار سے ثابت ہوا ہے اس لئے اب میں اسے سب سے پہلے پتھر ماروں گا، چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کا آغاز کیا، بعد میں لوگوں نے اسے پتھر مارنا شروع کیے، ان میں میں بھی شامل تھا اور بخدا! اس عورت کو اللہ کے پاس بھیجنے والوں میں میں بھی تھا۔

(۹۷۹) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ أَنبَأَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّهِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسُئِلَ يَرْكَبُ الرَّجُلُ هَدْيَهُ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ قَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُرُّ بِالرِّجَالِ يَمْشُونَ فَيَأْمُرُهُمْ بِرُكُوبِ هَدْيِهِ وَهَدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلَا تَتَّبِعُونَ شَيْئًا أَفْضَلَ مِنْ سُنَّةِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [قال شعيب: حسن لغيره]

(۹۷۹) ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ کیا آدمی حج کے موقع پر قربانی کا جو جانور لے کر جا رہا ہو جسے ہدی کہتے ہیں، اس پر سوار ہو سکتا ہے؟ فرمایا کوئی حرج نہیں، نبی ﷺ کا جب پیدل چلنے والوں کے پاس سے گذر ہوتا تو نبی ﷺ انہیں ہدی

کے جانور پر سوار ہونے کا حکم دیتے اور تم اپنی نبی ﷺ کی سنت سے زیادہ افضل کسی چیز کی پیروی نہ کر سکو گے۔

(۹۸۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنْ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ الرَّبَا وَمُطْعَمَهُ وَشَاهِدِيهِ وَكَاتِبَهُ وَمَانِعَ الصَّدَقَةِ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَالْحَالَ وَالْمَحَلَّ لَهُ قَالَ وَكَانَ يَنْهَى عَنِ النَّوْحِ [راجع: ۶۳۵]

(۹۸۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے دس قسم کے لوگوں پر لعنت فرمائی ہے، سودخور، سود کھلانے والا، سودی معاملات لکھنے والا، سودی معاملات کے گواہ، حلالہ کرنے والا، حلالہ کروانے والا، زکوٰۃ روکنے والا، جسم گودنے والی اور جسم گودوانے والی پر لعنت فرمائی ہے اور نبی ﷺ نوحہ کرنے سے منع فرماتے تھے۔

(۹۸۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنْبَاءُ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى عَنْ مِثَاثِ الرُّجُوانِ وَنُبْسِ الْقَسِيِّ وَخَاتِمِ الذَّهَبِ قَالَ مُحَمَّدٌ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَخِي يَحْيَى بْنِ سِيرِينَ فَقَالَ أَوَلَمْ تَسْمَعْ هَذَا نَعَمْ وَكَفَافِ الدِّيَارِجِ [قال الألبانی: صحيح (النسائی: ۱۶۹/۸) قال شعيب: إسناده صحيح]

(۹۸۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرخ رنگ کے پھول دار کپڑوں، ریشمی کپڑوں اور سونے کی انگوٹھی سے منع کیا گیا ہے۔
(۹۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ أَنْبَاءُ أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ قَالَ ذَكَرَ عَلِيٌّ أَهْلَ النَّهْرَوَانَ فَقَالَ فِيهِمْ رَجُلٌ مُودُنُ الْيَدِ أَوْ مَثْدُونُ الْيَدِ أَوْ مُخَدَّجُ الْيَدِ لَوْلَا أَنْ تَبْطَرُوا لَنَبَّاتُكُمْ بِمَا وَعَدَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِينَ يَقْتُلُونَهُمْ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَ مِنْهُ قَالَ إِي وَرَبِّ الْكُعْبَةِ [راجع: ۶۲۶]

(۹۸۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک مرتبہ خوارج کا ذکر ہوا تو فرمایا کہ ان میں ایک آدمی ناقص الخلقیت بھی ہوگا، اگر تم حد سے آگے نہ بڑھ جاتے تو میں تم میں سے وہ وعدہ بیان کرتا جو اللہ نے نبی ﷺ کی زبانی ان کے قتل کرنے والوں سے فرما رکھا ہے، راوی کہتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا کیا آپ نے واقعی نبی ﷺ سے اس سلسلے میں کوئی فرمان سنا ہے تو انہوں نے فرمایا ہاں! رب کعبہ کی قسم۔

(۹۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ يَحْيَى الْأَبَحِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ قَالَ لَمَّا قَتَلَ عَلِيٌّ أَهْلَ النَّهْرَوَانَ قَالَ التَّمِسُّوهُ فَوَجَدُوهُ فِي حُفْرَةٍ تَحْتَ الْقَتْلَى فَاسْتَحْرَجُوهُ وَأَقْبَلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ لَوْلَا أَنْ تَبْطَرُوا لَأُنْبِئْتُكُمْ مَا وَعَدَ اللَّهُ مَنْ يَقْتُلُ هَؤُلَاءِ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِي وَرَبِّ الْكُعْبَةِ [راجع: ۶۲۶]

(۹۸۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب اہل نہروان سے قتال کیا تو ایک مخصوص آدمی کے متعلق حکم دیا کہ اسے تلاش کرو، لوگوں کو وہ

مقتولین میں ایک گڑھے میں مل گیا، انہوں نے اسے باہر نکالا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کی متوجہ ہو کر فرمایا اگر تم حد سے آگے نہ بڑھ جاتے تو میں تم میں سے وہ وعدہ بیان کرتا جو اللہ نے نبی ﷺ کی زبانی ان کے قتل کرنے والوں سے فرما رکھا ہے، راوی کہتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا کیا آپ نے واقعی نبی ﷺ سے اس سلسلے میں کوئی فرمان سنا ہے تو انہوں نے فرمایا ہاں! رب کعبہ کی قسم۔

(۹۸۴) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَفَوْتُ لَكُمْ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ وَفِي الرِّقَّةِ رُبْعُ عَشْرَ هَا [قال الألبانی:

حسن و صحيح (ابن ماجة: ۱۷۹۰ و ۱۸۱۳) قال شعيب: صحيح لغيره] [انظر: ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰۴، ۱۸۰۵، ۱۸۰۶، ۱۸۰۷، ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰، ۱۸۱۱، ۱۸۱۲، ۱۸۱۳، ۱۸۱۴، ۱۸۱۵، ۱۸۱۶، ۱۸۱۷، ۱۸۱۸، ۱۸۱۹، ۱۸۲۰، ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۱۸۲۶، ۱۸۲۷، ۱۸۲۸، ۱۸۲۹، ۱۸۳۰، ۱۸۳۱، ۱۸۳۲، ۱۸۳۳، ۱۸۳۴، ۱۸۳۵، ۱۸۳۶، ۱۸۳۷، ۱۸۳۸، ۱۸۳۹، ۱۸۴۰، ۱۸۴۱، ۱۸۴۲، ۱۸۴۳، ۱۸۴۴، ۱۸۴۵، ۱۸۴۶، ۱۸۴۷، ۱۸۴۸، ۱۸۴۹، ۱۸۵۰، ۱۸۵۱، ۱۸۵۲، ۱۸۵۳، ۱۸۵۴، ۱۸۵۵، ۱۸۵۶، ۱۸۵۷، ۱۸۵۸، ۱۸۵۹، ۱۸۶۰، ۱۸۶۱، ۱۸۶۲، ۱۸۶۳، ۱۸۶۴، ۱۸۶۵، ۱۸۶۶، ۱۸۶۷، ۱۸۶۸، ۱۸۶۹، ۱۸۷۰، ۱۸۷۱، ۱۸۷۲، ۱۸۷۳، ۱۸۷۴، ۱۸۷۵، ۱۸۷۶، ۱۸۷۷، ۱۸۷۸، ۱۸۷۹، ۱۸۸۰، ۱۸۸۱، ۱۸۸۲، ۱۸۸۳، ۱۸۸۴، ۱۸۸۵، ۱۸۸۶، ۱۸۸۷، ۱۸۸۸، ۱۸۸۹، ۱۸۹۰، ۱۸۹۱، ۱۸۹۲، ۱۸۹۳، ۱۸۹۴، ۱۸۹۵، ۱۸۹۶، ۱۸۹۷، ۱۸۹۸، ۱۸۹۹، ۱۹۰۰، ۱۹۰۱، ۱۹۰۲، ۱۹۰۳، ۱۹۰۴، ۱۹۰۵، ۱۹۰۶، ۱۹۰۷، ۱۹۰۸، ۱۹۰۹، ۱۹۱۰، ۱۹۱۱، ۱۹۱۲، ۱۹۱۳، ۱۹۱۴، ۱۹۱۵، ۱۹۱۶، ۱۹۱۷، ۱۹۱۸، ۱۹۱۹، ۱۹۲۰، ۱۹۲۱، ۱۹۲۲، ۱۹۲۳، ۱۹۲۴، ۱۹۲۵، ۱۹۲۶، ۱۹۲۷، ۱۹۲۸، ۱۹۲۹، ۱۹۳۰، ۱۹۳۱، ۱۹۳۲، ۱۹۳۳، ۱۹۳۴، ۱۹۳۵، ۱۹۳۶، ۱۹۳۷، ۱۹۳۸، ۱۹۳۹، ۱۹۴۰، ۱۹۴۱، ۱۹۴۲، ۱۹۴۳، ۱۹۴۴، ۱۹۴۵، ۱۹۴۶، ۱۹۴۷، ۱۹۴۸، ۱۹۴۹، ۱۹۵۰، ۱۹۵۱، ۱۹۵۲، ۱۹۵۳، ۱۹۵۴، ۱۹۵۵، ۱۹۵۶، ۱۹۵۷، ۱۹۵۸، ۱۹۵۹، ۱۹۶۰، ۱۹۶۱، ۱۹۶۲، ۱۹۶۳، ۱۹۶۴، ۱۹۶۵، ۱۹۶۶، ۱۹۶۷، ۱۹۶۸، ۱۹۶۹، ۱۹۷۰، ۱۹۷۱، ۱۹۷۲، ۱۹۷۳، ۱۹۷۴، ۱۹۷۵، ۱۹۷۶، ۱۹۷۷، ۱۹۷۸، ۱۹۷۹، ۱۹۸۰، ۱۹۸۱، ۱۹۸۲، ۱۹۸۳، ۱۹۸۴، ۱۹۸۵، ۱۹۸۶، ۱۹۸۷، ۱۹۸۸، ۱۹۸۹، ۱۹۹۰، ۱۹۹۱، ۱۹۹۲، ۱۹۹۳، ۱۹۹۴، ۱۹۹۵، ۱۹۹۶، ۱۹۹۷، ۱۹۹۸، ۱۹۹۹، ۲۰۰۰، ۲۰۰۱، ۲۰۰۲، ۲۰۰۳، ۲۰۰۴، ۲۰۰۵، ۲۰۰۶، ۲۰۰۷، ۲۰۰۸، ۲۰۰۹، ۲۰۱۰، ۲۰۱۱، ۲۰۱۲، ۲۰۱۳، ۲۰۱۴، ۲۰۱۵، ۲۰۱۶، ۲۰۱۷، ۲۰۱۸، ۲۰۱۹، ۲۰۲۰، ۲۰۲۱، ۲۰۲۲، ۲۰۲۳، ۲۰۲۴، ۲۰۲۵، ۲۰۲۶، ۲۰۲۷، ۲۰۲۸، ۲۰۲۹، ۲۰۳۰، ۲۰۳۱، ۲۰۳۲، ۲۰۳۳، ۲۰۳۴، ۲۰۳۵، ۲۰۳۶، ۲۰۳۷، ۲۰۳۸، ۲۰۳۹، ۲۰۴۰، ۲۰۴۱، ۲۰۴۲، ۲۰۴۳، ۲۰۴۴، ۲۰۴۵، ۲۰۴۶، ۲۰۴۷، ۲۰۴۸، ۲۰۴۹، ۲۰۵۰، ۲۰۵۱، ۲۰۵۲، ۲۰۵۳، ۲۰۵۴، ۲۰۵۵، ۲۰۵۶، ۲۰۵۷، ۲۰۵۸، ۲۰۵۹، ۲۰۶۰، ۲۰۶۱، ۲۰۶۲، ۲۰۶۳، ۲۰۶۴، ۲۰۶۵، ۲۰۶۶، ۲۰۶۷، ۲۰۶۸، ۲۰۶۹، ۲۰۷۰، ۲۰۷۱، ۲۰۷۲، ۲۰۷۳، ۲۰۷۴، ۲۰۷۵، ۲۰۷۶، ۲۰۷۷، ۲۰۷۸، ۲۰۷۹، ۲۰۸۰، ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴، ۲۰۸۵، ۲۰۸۶، ۲۰۸۷، ۲۰۸۸، ۲۰۸۹، ۲۰۹۰، ۲۰۹۱، ۲۰۹۲، ۲۰۹۳، ۲۰۹۴، ۲۰۹۵، ۲۰۹۶، ۲۰۹۷، ۲۰۹۸، ۲۰۹۹، ۲۱۰۰، ۲۱۰۱، ۲۱۰۲، ۲۱۰۳، ۲۱۰۴، ۲۱۰۵، ۲۱۰۶، ۲۱۰۷، ۲۱۰۸، ۲۱۰۹، ۲۱۱۰، ۲۱۱۱، ۲۱۱۲، ۲۱۱۳، ۲۱۱۴، ۲۱۱۵، ۲۱۱۶، ۲۱۱۷، ۲۱۱۸، ۲۱۱۹، ۲۱۲۰، ۲۱۲۱، ۲۱۲۲، ۲۱۲۳، ۲۱۲۴، ۲۱۲۵، ۲۱۲۶، ۲۱۲۷، ۲۱۲۸، ۲۱۲۹، ۲۱۳۰، ۲۱۳۱، ۲۱۳۲، ۲۱۳۳، ۲۱۳۴، ۲۱۳۵، ۲۱۳۶، ۲۱۳۷، ۲۱۳۸، ۲۱۳۹، ۲۱۴۰، ۲۱۴۱، ۲۱۴۲، ۲۱۴۳، ۲۱۴۴، ۲۱۴۵، ۲۱۴۶، ۲۱۴۷، ۲۱۴۸، ۲۱۴۹، ۲۱۵۰، ۲۱۵۱، ۲۱۵۲، ۲۱۵۳، ۲۱۵۴، ۲۱۵۵، ۲۱۵۶، ۲۱۵۷، ۲۱۵۸، ۲۱۵۹، ۲۱۶۰، ۲۱۶۱، ۲۱۶۲، ۲۱۶۳، ۲۱۶۴، ۲۱۶۵، ۲۱۶۶، ۲۱۶۷، ۲۱۶۸، ۲۱۶۹، ۲۱۷۰، ۲۱۷۱، ۲۱۷۲، ۲۱۷۳، ۲۱۷۴، ۲۱۷۵، ۲۱۷۶، ۲۱۷۷، ۲۱۷۸، ۲۱۷۹، ۲۱۸۰، ۲۱۸۱، ۲۱۸۲، ۲۱۸۳، ۲۱۸۴، ۲۱۸۵، ۲۱۸۶، ۲۱۸۷، ۲۱۸۸، ۲۱۸۹، ۲۱۹۰، ۲۱۹۱، ۲۱۹۲، ۲۱۹۳، ۲۱۹۴، ۲۱۹۵، ۲۱۹۶، ۲۱۹۷، ۲۱۹۸، ۲۱۹۹، ۲۲۰۰، ۲۲۰۱، ۲۲۰۲، ۲۲۰۳، ۲۲۰۴، ۲۲۰۵، ۲۲۰۶، ۲۲۰۷، ۲۲۰۸، ۲۲۰۹، ۲۲۱۰، ۲۲۱۱، ۲۲۱۲، ۲۲۱۳، ۲۲۱۴، ۲۲۱۵، ۲۲۱۶، ۲۲۱۷، ۲۲۱۸، ۲۲۱۹، ۲۲۲۰، ۲۲۲۱، ۲۲۲۲، ۲۲۲۳، ۲۲۲۴، ۲۲۲۵، ۲۲۲۶، ۲۲۲۷، ۲۲۲۸، ۲۲۲۹، ۲۲۳۰، ۲۲۳۱، ۲۲۳۲، ۲۲۳۳، ۲۲۳۴، ۲۲۳۵، ۲۲۳۶، ۲۲۳۷، ۲۲۳۸، ۲۲۳۹، ۲۲۴۰، ۲۲۴۱، ۲۲۴۲، ۲۲۴۳، ۲۲۴۴، ۲۲۴۵، ۲۲۴۶، ۲۲۴۷، ۲۲۴۸، ۲۲۴۹، ۲۲۵۰، ۲۲۵۱، ۲۲۵۲، ۲۲۵۳، ۲۲۵۴، ۲۲۵۵، ۲۲۵۶، ۲۲۵۷، ۲۲۵۸، ۲۲۵۹، ۲۲۶۰، ۲۲۶۱، ۲۲۶۲، ۲۲۶۳، ۲۲۶۴، ۲۲۶۵، ۲۲۶۶، ۲۲۶۷، ۲۲۶۸، ۲۲۶۹، ۲۲۷۰، ۲۲۷۱، ۲۲۷۲، ۲۲۷۳، ۲۲۷۴، ۲۲۷۵، ۲۲۷۶، ۲۲۷۷، ۲۲۷۸، ۲۲۷۹، ۲۲۸

(۹۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَبِي يُوْبَ وَهْشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ذَكَرَ أَهْلَ النَّهْرَوَانِ فَقَالَ فِيهِمْ رَجُلٌ مُودُنُ الْيَدِ أَوْ مَثْدُونُ الْيَدِ أَوْ مُجَدِّجُ الْيَدِ لَوْلَا أَنْ تَبْطُرُوا لَنَبَّاتَكُمْ مَا وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ يَقْتُلُونَهُمْ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِعَلِّيَ أَنْتَ سَمِعْتَهُ قَالَ إِي وَرَبِّ الْكُعْبَةِ [راجع: ۶۲۶]

(۹۸۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک مرتبہ خوارج کا ذکر ہوا تو فرمایا کہ ان میں ایک آدمی ناقص الخلقیت بھی ہوگا، اگر تم حد سے آگے نہ بڑھ جاؤ تو میں تم میں سے وہ وعدہ بیان کرتا جو اللہ نے نبی ﷺ کی زبانی ان کے قتل کرنے والوں سے فرما رکھا ہے، راوی کہتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا کیا آپ نے واقعی نبی ﷺ سے اس سلسلے میں کوئی فرمان سنا ہے تو انہوں نے فرمایا ہاں! رب کعبہ کی قسم۔

(۹۸۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ عَرَفَةَ سَمِعْتُ عَبْدَ خَيْرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عَلِيٍّ فَأَتَى بِكُرْسِيِّ وَتَوَرَّ قَالَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا وَوَجْهَهُ ثَلَاثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَصَفَّ يَحْيَى قَبْلَهُ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ إِلَى مُؤَخَّرِهِ وَقَالَ وَلَا أَذْرى أَرَدَ يَدَهُ أَمْ لَا وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى وَضُوءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَذَا وَضُوءُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ الْقُطَيْبِيُّ قَالَ لَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا أَخْطَأَ فِيهِ شُعْبَةُ إِنَّمَا هُوَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ [راجع: ۸۷۶]

(۹۸۹) عبد خیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، ان کی خدمت میں ایک کرسی اور ایک برتن پیش کیا گیا، انہوں نے اپنی ہتھیلیوں کو تین مرتبہ دھویا تین مرتبہ چہرہ دھویا، دونوں بازوؤں کو کہنیوں سمیت تین تین مرتبہ دھویا، اور دونوں ہتھیلیوں سے سر کا ایک مرتبہ مسح کیا، اور ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھوئے، پھر فرمایا کہ جو شخص نبی ﷺ کا وضو دیکھنا چاہتا تو یہ ہے نبی ﷺ کا وضو۔

(۹۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عُبَيْدَةَ السَّلْمَانِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَرَاهَا الْفَجْرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ صَلَاةُ الْعَصْرِ يَعْنِي صَلَاةَ الْوُسْطَى [قال شعيب: صحيح] [راجع: ۵۹۱]

(۹۹۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نماز فجر کو ”صلاة وسطیٰ“ سمجھتے تھے لیکن نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس سے مراد نماز عصر ہے۔

(۹۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَبِي حَزْمٍ حَدَّثَنَا

عُمَرُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُونَ تَكَافَأَ دِمَاؤُهُمْ وَهُمْ يَدُّ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ يَسْعَى يَدِمَتِهِمْ أَذْنَاهُمْ أَلَا لَا يَقْتُلُ مُؤْمِنٌ بَكَافِرٍ وَلَا ذُو

عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ [راجع: ۹۵۹]

(۹۹۱) حضرت علیؑ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مسلمانوں کی جانیں آپس میں برابر ہیں، ان میں سے اگر کوئی ادنیٰ بھی کسی کو امان دے دے تو اس کی امان کا لحاظ کیا جائے، اور مسلمان اپنے علاوہ لوگوں پر پید و احد کی طرح ہیں، خبردار! کسی کافر کے بدلے میں کسی مسلمان کو قتل نہ کیا جائے اور نہ ہی کسی ذمی کو قتل کیا جائے گا جب تک کہ وہ معاہدے کی مدت میں ہو اور اس کی شرائط پر برقرار ہو۔

(۹۹۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَسْعَدٍ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا مَرَّ بِهِمْ عَلَى بَعْضِ يَوْضِعِهِ بِمَنْى فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ إِنَّهَا أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ فَسَأَلَتْ عَنْهُ فَقَالُوا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ [راجع: ۵۶۷]

(۹۹۲) یوسف بن مسعود کی دادی کہتی ہیں کہ ایک آدمی اپنے اونٹ پر ان کے پاس سے گزرا جو منی کے میدان میں ایام تشریق میں اپنا اونٹ دوڑا رہا ہے اور کہتا جا رہا ہے یہ تو کھانے پینے اور ذکر کے دن ہیں، میں نے لوگوں سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ یہ حضرت علی بن ابی طالبؑ ہیں۔

(۹۹۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ قَبَسِ بْنِ عَدَادٍ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَالْأَشْترُ إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقُلْنَا هَلْ عَهْدٌ إِلَيْكَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْهُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً قَالَ لَا إِلَّا مَا فِي كِتَابِي هَذَا قَالَ وَكِتَابٌ فِي قِرَابِ سَيْفِهِ فَإِذَا فِيهِ الْمُؤْمِنُونَ تَكَافَأُوا دِمَاؤُهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ وَيَسْعَى بِدِمَتِهِمْ أَذْنَاهُمْ أَلَا لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ مَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ [قال الألساني: صحيح (أبو داود: ۴۵۳۰، النسائي: ۱۹/۸)]

(۹۹۳) قیس بن عباد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اور اشتر حضرت علیؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے پوچھا کیا کوئی ایسی چیز ہے جس کی رسول اللہ ﷺ نے آپ کو وصیت کی ہو اور عام لوگوں کو اس میں شامل نہ کیا ہو؟ فرمایا نبی ﷺ نے لوگوں کو چھوڑ کر خصوصیت کے ساتھ مجھے کوئی وصیت نہیں فرمائی، البتہ میں نے نبی ﷺ سے جو کچھ سنا ہے وہ ایک صحیفہ میں لکھ کر اپنی تلوار کے میان میں رکھ لیا ہے۔

انہوں نے وہ نکالا تو اس میں لکھا تھا کہ مسلمانوں کی جانیں آپس میں برابر ہیں، ان میں سے اگر کوئی ادنیٰ بھی کسی کو امان دے دے تو اس کی امان کا لحاظ کیا جائے، اور مسلمان اپنے علاوہ لوگوں پر پید و احد کی طرح ہیں، خبردار! کسی کافر کے بدلے میں کسی مسلمان کو قتل نہ کیا جائے اور نہ ہی کسی ذمی کو قتل کیا جائے گا جب تک کہ وہ معاہدے کی مدت میں ہو اور اس کی شرائط پر برقرار ہو، نیز یہ کہ جو شخص کوئی بدعت ایجاد کرے یا کسی بدعت کو ٹھکانہ دے تو اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

(۹۹۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ شَغَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ أَوْ كَادَتْ الشَّمْسُ أَنْ تَغْرُبَ مَلَأَ اللَّهُ

أَجْوَأَهُمْ أَوْ قُبُورَهُمْ نَارًا [راجع: ۵۹۱]

(۹۹۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ خندق کے دن نبی ﷺ نے فرمایا اللہ ان (مشرکین) کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے کہ انہوں نے ہمیں نماز عصر نہیں پڑھنے دی یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔

(۹۹۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلى حَدَّثَنِى أَخِي عَنْ أَبِي عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَلْيَقُلْ لَهُ بِرَحْمَتِ اللَّهِ وَلْيَقُلْ هُوَ يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصْلِحْ بَالَكُمْ فَقُلْتُ لَهُ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ [راجع: ۹۷۲]

(۹۹۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کسی شخص کو چھینک آئے تو اسے چاہئے کہ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ کہے، اس کے آس پاس جو لوگ ہوں وہ بِرَحْمَتِ اللَّهِ کہیں اور چھینکنے والا نہیں یہ جواب دے يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصْلِحْ بَالَكُمْ

(۹۹۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِى أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اشْتَكَيْتُ إِلَى فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَجَلَّ يَدَيْهَا مِنْ الطَّحْنِ فَاتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاطِمَةُ تَشْتَكِي إِلَيْكَ مَجَلَّ يَدَيْهَا مِنَ الطَّحْنِ وَتَسْأَلُكَ خَادِمًا فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ خَادِمٍ فَأَمَرْنَا عِنْدَ مَنَايِمِنَا بِثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ وَثَلَاثِينَ وَأَرْبَعٍ وَثَلَاثِينَ مِنْ تَسْبِيحٍ وَتَحْمِيدٍ وَتَكْبِيرٍ [قال الترمذی: حسن غریب من حدیث ابن عون قال

الأسانی: صحيح (الترمذی: ۳۴۰۸ و ۳۴۰۹) قال شعيب: إسناده قوى]

(۹۹۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے شکایت کی کہ چکی چلا کر ہاتھوں میں گئے پڑ گئے ہیں، چنانچہ ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! فاطمہ آپ کے پاس چکی چلانے کی وجہ سے ہاتھوں میں پڑ جانے والے گٹوں کی شکایت لے کر آئی ہیں، اور آپ سے ایک خادم کی درخواست کر رہی ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تم دونوں کے لئے خادم سے بہتر ہو؟ پھر نبی ﷺ نے ہمیں سوتے وقت ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر پڑھنے کا حکم دیا۔

(۹۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي قَالَ أُخْبِرْتُ عَنْ سِنَانِ بْنِ هَارُونَ حَدَّثَنَا بَيَّانٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلى عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ لَوْ وَضَعَ قَدَحًا مِنْ مَاءٍ عَلَى ظَهْرِهِ لَمْ يَهَرَأَفِ [إسناده ضعيف]

(۹۹۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ اس طرح رکوع فرماتے تھے کہ اگر پانی سے بھرا ہوا کوئی پیالہ بھی نبی ﷺ کی پشت پر رکھ دیا جاتا تو وہ نہ گرتا۔

(۹۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَوَضَّأَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَمَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا مِنْ كَفِّ وَاحِدٍ وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الرُّكُوعَةِ فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ هَذَا وَضُوءُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۸۷۶]

(۹۹۸) عبد خیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو کیا تو اس میں ایک ہی کف سے تین مرتبہ کلی کی، اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا، تین مرتبہ چہرہ دھویا، پھر اس برتن میں ہاتھ ڈال کر سر کا مسح کیا اور پاؤں دھولے، پھر فرمایا کہ تمہارے نبی ﷺ کا وضو یہی ہے۔

(۹۹۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عَمَّارًا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الطَّيِّبُ الْمُطَيَّبُ [راجع: ۷۷۹]

(۹۹۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ آ کر اجازت طلب کرنے لگے، نبی ﷺ نے فرمایا کہ یہ پاکیزہ ہے اور پاکیزگی کا حامل ہے۔

(۱۰۰۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا حَجَّاجُ أُنْبَاكَ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ رَبِيعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ يَكْذِبْ عَلَيَّ يَلِجْ النَّارَ قَالَ حَجَّاجُ قُلْتُ لِشُعْبَةَ هَلْ أَدْرَكَ عَلِيًّا قَالَ نَعَمْ حَدَّثَنِي عَنْ عَلِيٍّ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعَ [راجع: ۹۲۹]

(۱۰۰۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میری طرف جھوٹی بات کی نسبت نہ کرو، کیونکہ جو شخص میری طرف کسی بات کی جھوٹی نسبت کرے گا وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

(۱۰۰۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَخْطُبُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَرِهْتُ مِثْلَهُ [راجع: ۶۲۹]

(۱۰۰۱) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۰۰۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ وَعَبْدُ الْكَرِيمِ أَنَّ مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُمَا أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يَقُومَ عَلَى بُدْنِهِ وَأَمَرَهُ أَنْ يَقْسِمَ بُدْنَهُ كُلَّهَا لِحُومِهَا وَجُلُودِهَا وَجِلَالِهَا وَلَا يُعْطَى فِي جِزَارَتِهَا مِنْهَا شَيْئًا [راجع: ۵۹۳]

(۱۰۰۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ قربانی کے موقع پر آپ کے ساتھ موجود رہوں، اور یہ کہ ان اونٹوں کی کھالیں اور جھولیں بھی تقسیم کر دوں اور گوشت بھی تقسیم کر دوں، اور یہ بھی حکم دیا کہ قصاب کو ان میں سے کوئی چیز

مزدوری کے طور پر نہ دوں۔

(۱۰۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ نَحْنُ نُعْطِيهِ مِنْ عِنْدِنَا الْآخِرَ [راجع: ۵۹۳]

(۱۰۰۳) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۰۰۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتِمِ الذَّهَبِ وَأَنْ أَقْرَأَ وَأَنَا رَاكِعٌ وَعَنْ الْقَسِيِّ وَالْمُعْصَفَرِ [راجع: ۶۱۱]

(۱۰۰۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے رکوع کی حالت میں قرآن کریم کی تلاوت، سونے کی انگوٹیں، ریشمی کپڑے اور عصفر سے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے منع فرمایا ہے۔

(۱۰۰۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ النَّزَالِ بْنِ سَبْرَةَ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا صَلَّى الظُّهْرَ دَعَا بِكُوزٍ مِنْ مَاءٍ فِي الرَّحْبَةِ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَحَالًا يَكْرَهُونَ هَذَا وَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّ كَالَّذِي رَأَيْتُمُونِي فَعَلْتُ ثُمَّ تَمَسَّحَ بِفَضْلِهِ وَقَالَ هَذَا وَضُوءٌ مَنْ لَمْ يُحْدِثْ [راجع: ۵۸۳]

(۱۰۰۵) نزال بن سبرہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نماز ظہر کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک کوزے میں پانی لایا گیا، وہ مسجد کے صحن میں تھے، انہوں نے کھڑے کھڑے وہ پانی پی لیا اور فرمایا کہ کچھ لوگ اسے ناپسند سمجھتے ہیں حالانکہ میں نے نبی ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے جیسے تم نے مجھے کرتے ہوئے دیکھا ہے، پھر انہوں نے باقی پانی سے مسح کر لیا اور فرمایا جو آدمی بے وضو نہ ہو بلکہ پہلے سے اس کا وضو موجود ہو، یہ اس شخص کا وضو ہے۔

(۱۰۰۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ [قال

الألماني: صحيح (أبو داود: ۶۱۰ و ۶۱۸، ابن ماجة: ۲۷۵، الترمذی: ۳۰) قال شعيب: صحيح لغيره] [انظر: ۱۰۷۲]

(۱۰۰۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا نماز کی کئی طہارت ہے، نماز میں حلال چیزوں کو حرام کرنے والی چیز تکبیر تحریمہ ہے اور انہیں حلال کرنے والی چیز تسلیم پھیرنا ہے۔

(۱۰۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُقْبَةَ أَبُو كَبْرَانَ الْمُرَادِيُّ سَمِعْتُ عَبْدَ خَيْرٍ يَقُولُ قَالَ عَلِيٌّ أَلَا أُرِيكُمْ وَضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا [راجع: ۸۷۶]

(۱۰۰۷) عبد خیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں نبی ﷺ کی طرح وضو کر کے نہ دکھاؤں؟ پھر انہوں نے اپنے اعضاء وضو کو تین تین مرتبہ دھویا۔

(۱۰۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُسْهِرُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَلْعٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ سَلْعٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ خَيْرٍ يَوْمَنَا فِي الْفَجْرِ فَقَالَ صَلَّيْنَا يَوْمًا الْفَجْرَ خَلَفَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ وَقُمْنَا مَعَهُ فَجَاءَ يَمْشِي حَتَّى انْتَهَى إِلَى الرَّحْبَةِ فَجَلَسَ وَأَسْنَدَ ظَهْرَهُ إِلَى الْحَائِطِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ يَا قَبْرُ ابْنَتِي بِالرَّكْوَةِ وَالطَّسْتِ ثُمَّ قَالَ لَهُ صَبَّ فَصَبَّ عَلَيْهِ فَعَسَلَ كَفَّهُ ثَلَاثًا وَأَدْخَلَ كَفَّهُ الْيُمْنَى فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ كَفَّهُ فَعَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ كَفَّهُ الْيُمْنَى فَعَسَلَ ذِرَاعَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا ثُمَّ عَسَلَ ذِرَاعَهُ الْيُسْرَى ثَلَاثًا فَقَالَ هَذَا وَضُوءُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۸۷۶]

(۱۰۰۸) ابو عبد الملك کہتے ہیں کہ نماز فجر میں عبد خیر ہماری امامت کرتے تھے، ایک دن ہمیں نماز فجر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے پڑھنے کا موقع ملا، سلام پھیر کر جب وہ کھڑے ہوئے تو ہم بھی کھڑے ہو گئے، یہاں تک کہ وہ چلتے ہوئے صحن مسجد میں آ گئے اور بیٹھ کر دیوار سے ٹیک لگالی، پھر سر اٹھا کر اپنے غلام سے کہا قبیر اڈول اور طشت لاؤ، پھر فرمایا کہ پانی ڈالو، اس نے پانی ڈالنا شروع کیا، چنانچہ پہلے انہوں نے اپنی ہتھیلی کو تین مرتبہ دھویا، پھر دایاں ہاتھ برتن میں ڈالا اور پانی نکال کر کئی کی اور تین ہی مرتبہ ناک میں پانی ڈالا، پھر دونوں ہاتھ ڈال کر پانی نکالا، ۳ مرتبہ چیزہ دھویا، پھر دایاں ہاتھ ڈال کر پانی نکالا اور تین مرتبہ دائیں ہاتھ کو دھویا پھر بائیں ہاتھ کو تین مرتبہ دھویا اور فرمایا کہ یہ ہے نبی ﷺ کا وضو۔

(۱۰۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ كُنْتُ رَجُلًا مَذَاءً وَكُنْتُ أَسْتَحِي أَنْ أَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَانِ ابْنَتِهِ فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ يَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَأَنْفِيهِ وَيَتَوَضَّأُ قَالَ الْأَسْنَانِيُّ: صَحِيحٌ (أبو داود: ۲۰۹۰، النسائي: ۹۶/۱) [انظر: ۱۰۳۵]

(۱۰۰۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے بکثرت مذی آتی تھی، چونکہ نبی ﷺ کی صاحبزادی میرے نکاح میں تھیں اس لئے مجھے خود یہ مسئلہ پوچھتے ہوئے شرم آتی تھی، میں نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وہ نبی ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھیں، چنانچہ انہوں نے یہ مسئلہ پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ ایسا شخص اپنی شرمگاہ کو دھو کر وضو کر لیا کرے۔

(۱۰۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُبْدِرِ أَبِي يَعْلى عَنْ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمَرَ الْمِقْدَادَ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْمَذْيِ فَقَالَ يَتَوَضَّأُ [راجع: ۶۰۶]

(۱۰۱۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وہ نبی ﷺ سے مذی کا حکم پوچھیں، تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ ایسا شخص وضو کر لیا کرے۔

(۱۰۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي الْحَاجَةَ فَيَأْكُلُ مَعَنَا اللَّحْمَ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَلَمْ يَكُنْ يَحْجِزُهُ أَوْ يَحْجُبُهُ إِلَّا الْجَنَابَةُ [راجع: ۶۲۷]

(۱۰۱۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ قضاء حاجت کے بعد وضو کیے بغیر باہر تشریف لا کر قرآن کریم کی تلاوت شروع کر دیتے، آپ ﷺ ہمارے ساتھ گوشت بھی تناول فرمایا کرتے تھے اور آپ کو جنابت کے علاوہ کوئی چیز قرآن سے نہیں روکتی تھی۔

(۱۰۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى كُلِّ أَثَرِ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ رَكَعَتَيْنِ إِلَّا الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ [صححه ابن خزيمة: (۱۱۹۶) قال الألباني: ضعيف (أبو داود: ۱۲۷۵)]

قال شعيب: [إسناده قوي] [انظر: ۱۲۱۷، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷]

(۱۰۱۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ فجر اور عصر کے علاوہ ہر فرض نماز کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔
(۱۰۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَأَبُو خَيْثَمَةَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ أَرَى أَنَّ بَاطِنَ الْقَدَمَيْنِ أَحَقُّ بِالْمَسْحِ مِنْ ظَاهِرِهِمَا حَتَّى رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ ظَاهِرَهُمَا [راجع: ۷۳۷]

(۱۰۱۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری رائے یہ تھی کہ مسح علی الخفین کے لئے موزوں کا وہ حصہ زیادہ موزوں ہے جو زمین کے ساتھ لگتا ہے بہ نسبت اس حصے کے جو پاؤں کے اوپر رہتا ہے، حتیٰ کہ میں نے نبی ﷺ کو جب اوپر کے حصے پر مسح کرتے ہوئے دیکھ لیا تو میں نے اپنی رائے کو ترک کر دیا۔

(۱۰۱۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي السَّوْدَاءِ عَنْ ابْنِ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ ظُهُورَ قَدَمَيْهِ وَقَالَ لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ ظُهُورَ قَدَمَيْهِ لَطَنْتُ أَنْ بَطُونَهُمَا أَحَقُّ بِالْغَسْلِ [راجع: ۷۳۷]

(۱۰۱۴) عبد خیر کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا، انہوں نے پاؤں کے اوپر والے حصے کو دھویا اور فرمایا اگر میں نے نبی ﷺ کو پاؤں کا اوپر والا حصہ دھوتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میری رائے یہ تھی کہ پاؤں کا نچلا حصہ دھوئے جانے کا زیادہ حق دار ہے (کیونکہ وہ زمین کے ساتھ زیادہ لگتا ہے)

(۱۰۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ مَرَّةً أُخْرَى قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ ظُهُورَهُمَا [راجع: ۷۳۷]

(۱۰۱۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے جس میں ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا، انہوں نے پاؤں کے اوپر والے حصے پر مسح کیا۔

(۱۰۱۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُقْبَةَ أَبُو كَبْرَانَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَعْنِي هَذَا وَضُوءُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَوَضَّأَ قَلْبًا [راجع: ۸۷۶]

(۱۰۱۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وضو کرتے ہوئے نبی ﷺ نے اپنے اعضاء وضو کو تین تین مرتبہ دہرایا۔

(۱۰۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَدِّى أَحَدًا بِأَبَوَيْهِ إِلَّا سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَهُ يَوْمَ أُحُدٍ اِرْمِ سَعْدُ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي [راجع: ۷۰۹]

(۱۰۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَدِّى أَحَدًا بِأَبَوَيْهِ إِلَّا سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَهُ يَوْمَ أُحُدٍ اِرْمِ سَعْدُ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي [راجع: ۷۰۹]

(۱۰۱۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو کبھی کسی کے لئے ”سوائے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے“ اپنے والدین کو جمع کرتے ہوئے نہیں سنا، غزوہ احد کے دن آپ ﷺ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے فرما رہے تھے کہ سعد! تیرے بچپن کو، تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔

(۱۰۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْمَعُوا لَهُ وَيُطِيعُوا قَالَ فَأَغْضَبُوهُ فِي شَيْءٍ فَقَالَ اجْمَعُوا لِي حَطَبًا فَجَمَعُوا حَطَبًا ثُمَّ قَالَ أَوْقِدُوا نَارًا فَأَوْقَدُوا لَهُ نَارًا فَقَالَ أَلَمْ يَأْمُرْكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَسْمَعُوا لِي وَتُطِيعُوا قَالُوا بَلَى قَالَ فَأَدْخُلُوهَا قَالَ فَظَنَرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالُوا إِنَّمَا فَرَرْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ النَّارِ فَكَانُوا كَذَلِكَ إِذْ سَكَنَ غَضَبُهُ وَطَفِفَتْ النَّارُ قَالَ فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَوْ دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ [راجع: ۶۲۲]

(۱۰۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْمَعُوا لَهُ وَيُطِيعُوا قَالَ فَأَغْضَبُوهُ فِي شَيْءٍ فَقَالَ اجْمَعُوا لِي حَطَبًا فَجَمَعُوا حَطَبًا ثُمَّ قَالَ أَوْقِدُوا نَارًا فَأَوْقَدُوا لَهُ نَارًا فَقَالَ أَلَمْ يَأْمُرْكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَسْمَعُوا لِي وَتُطِيعُوا قَالُوا بَلَى قَالَ فَأَدْخُلُوهَا قَالَ فَظَنَرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالُوا إِنَّمَا فَرَرْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ النَّارِ فَكَانُوا كَذَلِكَ إِذْ سَكَنَ غَضَبُهُ وَطَفِفَتْ النَّارُ قَالَ فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَوْ دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ [راجع: ۶۲۲]

(۱۰۱۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک لشکر روانہ فرمایا، اور ایک انصاری کو ان کا امیر مقرر کر دیا، اور لوگوں کو اس کی بات سننے اور اطاعت کرنے کا حکم دیا، جب وہ لوگ روانہ ہوئے تو راستے میں اس انصاری کو کسی بات پر غصہ آ گیا، اس نے کہا کہ لکڑیاں اکٹھی کرو، اس کے بعد اس نے آگ منگو کر لکڑیوں میں آگ لگا دی اور کہا کیا نبی ﷺ نے تمہیں میری بات سننے اور اطاعت کرنے کا حکم نہیں دیا تھا؟ لوگوں نے کہا کیوں نہیں، اس نے کہا پھر اس آگ میں داخل ہو جاؤ۔

لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے اور کہنے لگے کہ آگ ہی سے تو بھاگ کر ہم نبی ﷺ کے دامن سے وابستہ ہوئے ہیں، تھوڑی دیر بعد اس کا غصہ بھی ٹھنڈا ہو گیا اور آگ بجھ گئی، جب وہ لوگ واپس آئے تو نبی ﷺ کو سارا واقعہ بتایا، نبی ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم اس میں ایک مرتبہ داخل ہو جاتے تو پھر کبھی اس میں سے نکل نہ سکتے، یاد رکھو! اطاعت کا تعلق تو صرف نیکی کے کاموں سے ہے۔

(۱۰۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَّ سَفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ يَعْنِي ابْنَ كَلْبٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَجْعَلَ الْخَاتَمَ فِي هَذِهِ أَوْ فِي هَذِهِ قَالَ

(۱۰۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَّ سَفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ يَعْنِي ابْنَ كَلْبٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَجْعَلَ الْخَاتَمَ فِي هَذِهِ أَوْ فِي هَذِهِ قَالَ

عَبْدُ الرَّزَّاقِ لِأُصْبُعِيهِ السَّبَابَةَ وَالْوُسْطَى [راجع: ۵۸۶]

(۱۰۱۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے درمیان یا شہادت والی انگلی میں انگلی پھنسنے سے منع فرمایا ہے۔

(۱۰۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْقَاسِمِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ قَيْسِ الْخَارِفِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَبَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ وَتِلْكَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثُمَّ خَبَطْنَا أَوْ أَصَابَتْنَا فِتْنَةٌ فَمَا شَاءَ اللَّهُ جَلَّ جَلَالُهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ أَبِي قَوْلُهُ ثُمَّ خَبَطْنَا فِتْنَةً أَرَادَ أَنْ يَتَوَاضَعَ بِذَلِكَ [قال شعيب: إسناده حسن] [انظر: ۱۱۰۷، ۱۲۵۹]

(۱۰۲۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سب سے پہلے تشریف لے گئے، دوسرے نمبر پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ چلے گئے اور تیسرے نمبر پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ چلے گئے، اس کے بعد ہمیں امتحانات نے گھیر لیا، اللہ جسے چاہے گا اسے معاف فرماوے گا۔

(۱۰۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ كُهِلٍ عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْبَقَرَةِ فَقَالَ عَنْ سَبْعَةٍ قَالَ الْقَرْنُ قَالَ لَا يَضُرُّكَ قَالَ فَالْعَرُجَاءُ قَالَ إِذَا بَلَغَتْ الْمُنْسَنَكَ قَالَ وَأَمَرْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ [راجع: ۷۳۲]

(۱۰۲۱) ایک آدمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے گائے کی قربانی کے حوالے سے سوال کیا، انہوں نے فرمایا کہ ایک گائے سات آدمیوں کی طرف سے کفایت کر جاتی ہے، اس نے پوچھا کہ اگر اس کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو تو؟ فرمایا کوئی حرج نہیں، اس نے کہا کہ اگر وہ لنگڑی ہو؟ فرمایا اگر قربان گاہ تک خود چل کر جا سکے تو اسے ذبح کر لو، نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ جانور کے آنکھ اور کان اچھی طرح دیکھ لیں۔

(۱۰۲۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهِلٍ قَالَ سَمِعْتُ حُجَيَّةَ بْنَ عَدِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَلَذَكَرَ الْحَدِيثَ [راجع: ۷۳۲]

(۱۰۲۲) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۰۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرَّبٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا كَانَ فِينَا فَارِسٌ يَوْمَ بَدْرٍ غَيْرَ الْمُقْدَادِ وَلَقَدْ رَأَيْنَا وَمَا فِينَا إِلَّا نَائِمٌ إِلَّا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ يُصَلِّي وَيُنْكِي حَتَّى أَصْبَحَ [صححه ابن خزيمة: (۸۹۹) قال شعيب: إسناده صحيح] [انظر: ۱۱۳۱]

(۱۰۲۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر کے موقع پر حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کے علاوہ ہم میں گھڑ سوار کوئی نہ تھا، اور ہمارے درمیان ہر شخص سو جاتا تھا، سوائے نبی ﷺ کے جو ایک درخت کے نیچے نماز پڑھتے جاتے تھے اور روتے جاتے تھے

یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔

(۱۰۲۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ أَقَمْتُ عَلَيْهِ حَدًّا فَمَاتَ فَأَجِدُ فِي نَفْسِي إِلَّا الْحَمْرَ فَإِنَّهُ لَوْ مَاتَ لَوَدِدْتُه لَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْنَهُ [صححه البخاری (۶۷۷۸)، ومسلم (۱۷۰۷)] [انظر: ۱۰۸۴]

(۱۰۲۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص پر بھی میں نے کوئی شرعی سزا نافذ کی ہو، اس کے متعلق مجھے اپنے دل میں کوئی کھٹک محسوس نہیں ہوتی، سوائے شراب کے، کہ اگر اس کی سزا اسی کوڑے جاری کرنے کے بعد کوئی شخص مر جائے تو میں اس کی دیہت ادا کرتا ہوں، کیونکہ نبی ﷺ نے اس کی کوئی حد مقرر نہیں فرمائی (کہ چالیس کوڑے مارے جائیں یا اسی)

(۱۰۲۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَيَّةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ ثَلَاثًا [راجع: ۹۷۱]

(۱۰۲۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ وضو کرتے ہوئے اعضاء وضو کو تین تین مرتبہ دھویا۔

(۱۰۲۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ زَائِدَةَ بِنْتِ قَدَامَةَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ الْأَسَدِيِّ وَابْنِ أَبِي بَكِيْرٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ ابْنُ أَبِي حَصِينٍ الْأَسَدِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَدَّاءً وَكَانَتْ تَحِيَّ ابْنَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرْتُ رَجُلًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ تَوَضَّأَ وَاغْتَسَلَهُ [صححه البخاری (۲۶۹) وابن حزيمة: (۱۸)] [انظر: ۱۰۷۱]

(۱۰۲۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے بکثرت مذی آتی تھی، چونکہ نبی ﷺ کی صاحبزادی میرے نکاح میں تھیں اس لئے مجھے خود یہ مسئلہ پوچھتے ہوئے شرم آتی تھی، میں نے ایک آدمی سے کہا کہ وہ نبی ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھیں، چنانچہ انہوں نے یہ مسئلہ پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ ایسا شخص اپنی شرمگاہ کو دھو کر وضو کر لیا کرے۔

(۱۰۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوَرَّكَانِيُّ أُنْبَأَنَا شَرِيكٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ صَلَّيْنَا الْغَدَاةَ فَأَتَيْنَاهُ فَبَجَلَسْنَا إِلَيْهِ فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَأَتَانِي بِرُكُوفَةٍ فِيهَا مَاءٌ وَطَسْتُ قَالَ فَأَفْرَغَ الرُّكُوفَةَ عَلَى يَدَيْهِ الْيُمْنَى فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا وَتَمَضَّضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَرَ ثَلَاثًا بِكَفِّ كَفِّ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَذَرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ فِي الرُّكُوفَةِ فَمَسَحَ بِهَا رَأْسَهُ بِكَفِّهِ جَمِيعًا مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَقَابًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هَذَا وَضُوءُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْلَمُوهُ [راجع: ۸۷۶]

(۱۰۲۷) عبد خیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم فجر کی نماز پڑھ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر بیٹھ گئے، انہوں نے وضو کا پانی منگوا یا چنانچہ ایک ڈول میں پانی اور ایک طشت لایا گیا، پھر انہوں نے دائیں ہاتھ پر ڈول سے پانی بہایا اور اپنی ہتھیلی کو تین مرتبہ دھویا، پھر دایاں ہاتھ برتن میں ڈالا اور پانی نکال کر کھلی کی اور تین ہی مرتبہ ناک میں پانی ڈالا، پھر ۳ مرتبہ چہرہ دھویا، تین تین

مرتبہ دونوں بازوؤں کو دھویا، پھر دایاں ہاتھ ڈال کر پانی نکالا اور دونوں ہتھیلیوں سے ایک ہی مرتبہ سر کا مسح کر لیا، پھر تین تین مرتبہ دونوں پاؤں دھوئے اور فرمایا کہ یہ ہے نبی ﷺ کا وضو، اسے خوب سمجھ لو۔

(۱۰۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيصَةَ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَدَاءً فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتَ الْمَدَى فَتَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ وَإِذَا رَأَيْتَ فَضَخَ الْمَاءِ فَاغْتَسِلْ فَذَكَرْتُهُ لِسُفْيَانَ فَقَالَ قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ رُكَيْنٍ [راجع: ۸۶۸]

(۱۰۲۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے جسم سے خروج مزی بکثرت ہوتا تھا، میں نے نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا جب مزی دیکھو تو اپنی شرمگاہ کو دھولیا کرو اور نماز جیسا وضو کر لیا کرو، اور اگر مزی خارج ہو تو غسل کر لیا کرو۔

(۱۰۲۹) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ وَابْنُ أَبِي بُكَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا الرُّكَيْنُ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ عَمِيْلَةَ الْفَزَارِيُّ قَدْ كَوَّرَ مِثْلَهُ وَقَالَا فَضَخَ الْمَاءِ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ وَقَالَ فَضَخَ أَيْضًا [راجع: ۸۶۸]

(۱۰۲۹) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۰۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةٍ أَنبَأَنَا خَالِدٌ عَنْ عَطَاءٍ يَخْنِي ابْنَ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ خَيْرُهَا بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثُمَّ يَجْعَلُ اللَّهُ الْخَيْرَ حَيْثُ أَحَبَّ [راجع: ۸۳۳]

(۱۰۳۰) ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ اس امت میں نبی ﷺ کے بعد سب سے بہترین شخص کون ہے؟ وہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں، اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بعد اس امت میں سب سے بہترین شخص حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں، اس کے بعد اللہ جہاں چاہتا ہے اپنی محبت پیدا فرما دیتا ہے۔

(۱۰۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ عَبْدُ الْوَاحِدِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا فَرَّغَ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ إِنَّ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ وَبَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ وَأَحَدُنَا أَحَدًا يَصْنَعُ اللَّهُ فِيهَا مَا شَاءَ [راجع: ۸۳۳]

(۱۰۳۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ جب اہل بصرہ سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ اس امت میں نبی ﷺ کے بعد سب سے بہترین شخص حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تھے ان کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تھے، اس کے بعد ہم نے ایسی چیزیں ایجاد کر لی ہیں جن میں اللہ جو چاہے گا سو کرے گا۔

(۱۰۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةٍ الْوَاسِطِيُّ أَنبَأَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَامَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَإِنَّا قَدْ أَحَدُنَا بَعْدَ أَحَدًا يَقْضِي اللَّهُ فِيهَا مَا شَاءَ [راجع: ۸۳۳]

(۱۰۳۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس امت میں نبی ﷺ کے بعد سب سے بہترین شخص حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تھے ان کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تھے، اس کے بعد ہم نے ایسی چیزیں ایجاد کر لی ہیں جن میں اللہ جو چاہے گا سو کرے گا۔

(۱۰۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ عَمَّارٌ يَسْتَأْذِنُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذِنُوا لَهُ مَرَحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيِّبِ [راجع: ۷۷۹]

(۱۰۳۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا) اتنی دیر میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ آ کر اجازت طلب کرنے لگے، نبی ﷺ نے فرمایا کہ انہیں اجازت دے دو، خوش آمدید اس شخص کو جو پاکیزہ ہے اور پاکیزگی کا حامل ہے۔

(۱۰۳۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ ذِي الْحَدَّانِ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرَبَ خُلْدَةً [راجع: ۶۹۶]

(۱۰۳۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جنگ کو 'چال' قرار دیا ہے۔

(۱۰۳۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِلْمِقْدَادِ سَلْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الرَّجُلِ يَذْنُو مِنَ الْمَرْأَةِ فِيمُدِّي فَإِنِّي أَسْتَحْيِي مِنْهُ لَأَنَّ ابْنَتَهُ عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَأُنْثِيَّهِ وَيَتَوَضَّأُ [راجع: انظر: ۱۰۰۹]

(۱۰۳۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وہ نبی ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھیں، کہ اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کے قریب جائے اور اس سے مذی خارج ہو تو کیا حکم ہے؟ مجھے خود یہ مسئلہ پوچھتے ہوئے شرم آتی ہے کیونکہ ان کی صاحبزادی میرے نکاح میں ہیں، چنانچہ انہوں نے یہ مسئلہ پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ ایسا شخص اپنی شرمگاہ کو دھو کر وضو کر لیا کرے۔

(۱۰۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ شَتِيرِ بْنِ شَكْلٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ شَغَلُونَا يَوْمَ الْأَحْزَابِ عَنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتَّى سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ شَغَلُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى صَلَاةِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللَّهُ قُبُورَهُمْ وَبُيُوتَهُمْ أَوْ أَجَوَّافَهُمْ نَارًا [راجع: ۷۱۶]

(۱۰۳۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ خندق کے دن مشرکین نے ہمیں نماز عصر پڑھنے کا موقع نہیں دیا حتیٰ کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا اللہ ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے کہ انہوں نے ہمیں نماز عصر نہیں پڑھنے دی یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔

(۱۰۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ إِلَّا كِتَابُ اللَّهِ تَعَالَى وَهَذِهِ الصَّحِيفَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ حَرَامٌ مَا بَيْنَ عَائِرٍ إِلَى ثَوْرٍ مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى مُحِدًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ وَقَالَ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ

أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَمَنْ تَوَلَّى قَوْمًا بَغِيرَ إِذْنِ مَوْلَاهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا [راجع: ۶۱۵]

(۱۰۳۷) ایک مرتبہ سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ہمارے پاس کتاب اللہ اور اس صحیفے کے علاوہ کچھ نہیں ہے، اس صحیفے میں یہ بھی لکھا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے ثور تک مدینہ منورہ حرم ہے، جو شخص اس میں کوئی بدعت ایجاد کرے یا کسی بدعتی کو ٹھکانہ دے، اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، قیامت کے دن اللہ اس سے کوئی فرض یا نقلی عبادت قبول نہ کرے گا، اور تمام مسلمانوں کی ذمہ داری ایک جیسی ہے، جو شخص کسی مسلمان کی پناہ کو توڑ لے اس پر اللہ کی، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اور اس کا کوئی فرض یا نقل قبول نہیں ہوگا۔

اور غلام اپنے آقا کے علاوہ کسی اور کو اپنا آقا کہنا شروع کر دے، اس پر بھی اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، قیامت کے دن اس کا بھی کوئی فرض یا نقل قبول نہیں کیا جائے گا۔

(۱۰۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِي أَرَاكَ تَتَوَقَّ فِي قَرْيَةٍ وَتَدْعُنَا أَنْ تَرْوَجَ إِلَيْنَا قَالَ وَعِنْدَكَ شَيْءٌ قَالَ قُلْتُ ابْنَةُ حَمْزَةَ قَالَ إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ [راجع: ۶۲۰]

(۱۰۳۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہمیں چھوڑ کر قریش کے دوسرے خاندانوں کو کیوں پسند کرتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے پاس بھی کچھ ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی! فرمایا کہ وہ تو میری رضاعی بھتیجی ہے (در اصل نبی ﷺ اور حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ آپس میں رضاعی بھائی بھی تھے اور چچا بھتیجے بھی)

(۱۰۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَحْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ قَالَ قَالَ عَلِيُّ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا فَظَنُّوا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْيَاهُ وَأَهْدَاهُ وَأَتَقَاهُ [راجع: ۹۸۵]

(۱۰۳۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تمہارے سامنے نبی ﷺ کی کوئی حدیث بیان کی جائے تو اس کے بارے وہ گمان کرو جو راہ راست پر ہو، جو اس کے مناسب ہو اور جو تقویٰ پر مبنی ہو۔

(۱۰۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي قَابِطٍ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ [راجع: ۸۳۳]

(۱۰۴۰) ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ اس امت میں نبی ﷺ کے بعد سب سے بہترین شخص کون ہے؟ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ۔

(۱۰۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُطْلِبُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ فِي قَوْلِهِ إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُنْذِرُ وَالْهَادِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي

هَاشِمٍ [إسناده ضعيف وفي متنه نكارة]

(۱۰۴۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قرآن کریم میں یہ جو فرمایا گیا ہے ”کہ آپ تو صرف ڈرانے والے ہیں اور ہر قوم میں ایک ہادی آیا ہے“ نبی ﷺ نے اس آیت کے متعلق فرمایا ڈرانے والا اور رہنمائی کرنے والا بنو ہاشم کا ایک آدمی ہے۔

(۱۰۴۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرَّبٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا حَضَرَ النَّاسُ يَوْمَ بَدْرٍ اتَّقَيْنَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ مَا كَانَ أَوْ لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَقْرَبَ إِلَيَّ الْمُشْرِكِينَ مِنْهُ [راجع: ۶۵۴]

(۱۰۴۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر کے دن جب جنگ شروع ہوئی تو ہم لوگ نبی ﷺ کی پناہ میں آ جاتے تھے، نبی ﷺ ہماری نسبت دشمن سے زیادہ قریب تھے، اور اس دن نبی ﷺ نے سب سے زیادہ سخت جنگ کی تھی۔

(۱۰۴۳) قَالَ قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ عِيْسَى أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ قَالَ إِسْحَاقُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْقَسِيِّ وَالْمَعْصَفِ وَعَنْ تَخْتِمْ الذَّهَبَ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوعِ [راجع: ۷۱۰]

(۱۰۴۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے سونے کی انگوٹھی، ریشمی لباس یا عصفر سے رنگا ہوا کپڑا پہننے اور رکوع کی حالت میں قرآن کریم کی تلاوت سے منع کیا ہے۔

(۱۰۴۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي وَأَبُو خَيْثَمَةَ قَالََا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَنبَأَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ فُلَانٍ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْقَسِيِّ وَالْمَعْصَفِ وَعَنْ خَاتِمِ الذَّهَبِ وَعَنْ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ قَالَ أَيُّوبُ أَوْ قَالَ أَنُ أَقْرَأُ وَأَنَا رَاكِعٌ قَالَ أَبُو خَيْثَمَةَ فِي حَدِيثِهِ حَدَّثْتُ أَنَّ إِسْمَاعِيلَ رَجَعَ عَنْ جَدِّهِ حُنَيْنٍ [راجع: ۷۱۰]

(۱۰۴۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے سونے کی انگوٹھی، ریشمی لباس یا عصفر سے رنگا ہوا کپڑا پہننے اور رکوع کی حالت میں قرآن کریم کی تلاوت سے منع کیا ہے۔

(۱۰۴۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ الْحَكَمِ بْنِ عَتِيبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَبِيعَ غُلَامَيْنِ أَخَوَيْنِ فَبِعْتُهُمَا فَفَرَّقْتُ بَيْنَهُمَا فَلَمْ تَكُنْ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَدْرِكُهُمَا فَارْتَجِعْهُمَا وَلَا تَبِعْهُمَا إِلَّا جَمِيعًا وَلَا تَفَرِّقْ بَيْنَهُمَا [راجع: ۷۶۰]

(۱۰۴۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ مجھے دو غلاموں کو بیچنے کا حکم دیا، وہ دونوں آپس میں بھائی تھے،

میں نے ان دونوں کو دو الگ الگ آدمیوں کے ہاتھ فروخت کر دیا، اور آن کر نبی ﷺ کو اس کی اطلاع دی، نبی ﷺ نے فرمایا واپس جا کر ان دونوں کو واپس لو اور اکٹھا ایک ہی آدمی کے ہاتھ ان دونوں کو فروخت کرو (تاکہ دونوں کو ایک دوسرے سے کچھ تو قرب اور انس رہے)

(۱۰۴۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَيَّةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَتَوَضَّأُ فَعَسَلَ كَفَّيْهِ حَتَّى انْقَاهُمَا ثُمَّ مَضَمَضَ ثَلَاثًا ثُمَّ اسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَغَسَلَ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ وَأَخَذَ فَضْلَ طَهُورِهِ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ أَحَبُّتُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ كَانَ طَهُورُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۹۷۱]

(۱۰۴۶) ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا، پہلے انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھو کر صاف کیا، پھر تین مرتبہ کلی کی، تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا، تین مرتبہ چہرہ دھویا، تین مرتبہ کہنیوں سمیت ہاتھ دھوئے، سر کا مسح کیا اور ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھوئے، اور وضو کا بچا ہوا پانی لے کر کھڑے کھڑے پی گئے اور فرمایا کہ میں تمہیں نبی ﷺ کا طریقہ وضو دکھانا چاہتا تھا۔

(۱۰۴۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ وَذَكَرَ عَبْدُ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي حَيَّةَ إِلَّا أَنَّ عَبْدَ خَيْرٍ قَالَ كَانَ إِذَا فَرَعَ مِنْ طَهُورِهِ أَخَذَ بِكَفَّيْهِ مِنْ فَضْلِ طَهُورِهِ فَشَرِبَ [راجع: ۸۷۶]

(۱۰۴۷) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے البتہ اس کے آخر میں وضو کا پانی دونوں ہاتھوں سے لینے کا ذکر ہے۔
(۱۰۴۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْأَعْصَبِ هَلْ يُضَحِّي بِهِ فَأَخْبَرَنَا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جُرَيْجِ بْنِ كَلْبٍ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُضَحِّيَ بِأَعْصَبِ الْقُرْنِ وَالْأُذُنِ قَالَ قَتَادَةُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ الْعَصَبُ النَّصْفُ فَأَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ [راجع: ۶۳۳]

(۱۰۴۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے سینگ یا کان کٹے ہوئے جانور کی قربانی سے منع فرمایا ہے۔
(۱۰۴۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هُبَيْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ التَّخْتِمِ بِالذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَمِيصِ وَالْمِصْبَرِ [راجع: ۷۲۲]

(۱۰۴۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے سونے کی انگوٹھی، ریشمی لباس پہننے اور سرخ زین پوش سے منع فرمایا ہے۔
(۱۰۵۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَيَّةَ الْوَادِعِيِّ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ أَبِي حَيَّةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا بَالَ فِي الرَّحْبَةِ وَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ فَعَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا وَمَضَمَضَ

وَأَسْتَنْشَقُ ثَلَاثًا وَغَسِّلُ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسِّلُ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ مِنْ فَضْلِ وَضُوئِهِ ثُمَّ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّ كَأَلَدِي رَأَيْتُمُونِي فَعَلْتُ فَأَرَدْتُ أَنْ أُرِيكُمْوه [راجع: ۹۷۱]

(۱۰۵۰) ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو صحن میں پیشاب کرتے ہوئے دیکھا، پھر انہوں نے پانی منگوا یا اور پہلے انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھو کر صاف کیا، پھر تین مرتبہ کلی کی، تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا، تین مرتبہ چہرہ دھویا، تین مرتبہ کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھوئے، سر کا مسح کیا اور ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھوئے، اور وضو کا بچا ہوا پانی لے کر کھڑے کھڑے پی گئے اور فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے جیسے تم نے مجھے کرتے ہوئے دیکھا ہے اور میں تمہیں نبی ﷺ کا طریقہ وضو دکھانا چاہتا تھا۔

(۱۰۵۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ خِرَاشٍ حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ قَالَ صَرَبَ عَلْقَمَةُ بْنُ قَيْسٍ هَذَا الْمِنْبَرَ وَقَالَ خَطْبَنَا عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى هَذَا الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَتْنَى عَلَيْهِ وَذَكَرَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَذْكُرَ وَقَالَ إِنَّ خَيْرَ النَّاسِ كَانَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ثُمَّ أَحَدُنَا بَعْدَهُمَا أَحَدًا يَقْضِي اللَّهُ فِيهَا [قال شعيب: إسناده قوى]

(۱۰۵۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک دن برسر منبر خطبہ دیتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی، اور جو اللہ کو منظور ہوا، وہ کہا، پھر فرمایا کہ اس امت میں نبی ﷺ کے بعد سب سے بہترین شخص حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تھے ان کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تھے، اس کے بعد ہم نے ایسی چیزیں ایجاد کر لی ہیں جن میں اللہ جو چاہے گا سو کرے گا۔

(۱۰۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ خِرَاشٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ خَبَابٍ عَنْ الْمُسَيَّبِ بْنِ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ إِنَّ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا [راجع: ۸۳۳]

(۱۰۵۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس امت میں نبی ﷺ کے بعد سب سے بہترین شخص حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تھے ان کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تھے۔

(۱۰۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا مُجَمِّعُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِمْرَانَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَلِيٍّ وَالْمَسْعُودِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُرْمُزٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالْقَصِيرِ وَلَا بِالطَّوِيلِ ضَخَمَ الرَّأْسِ وَاللَّحْيَةُ شَتْنُ الْكُفَّينِ وَالْقَدَمَيْنِ ضَخَمَ الْكَرَادِيسِ مُشْرَبًا وَجْهَهُ حُمْرَةً طَوِيلَ الْمَسْرُوبَةِ إِذَا مَشَى تَكْفَأُ تَكْفَأُوا كَأَنَّمَا يَتَقَلَّعُ مِنْ صَخْرٍ لَمْ أَرْ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ أَبُو النَّضْرِ الْمُسْرَبَةُ وَقَالَ كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبٍّ وَ قَالَ أَبُو قَطَنِ الْمُسْرَبَةُ وَ قَالَ يَزِيدُ الْمُسْرَبَةُ [راجع: ۷۴۴]

(۱۰۵۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ بہت زیادہ لمبے تھے اور نہ بہت زیادہ چھوٹے، سر مبارک بڑا اور داڑھی گھنی تھی، ہتھیلیاں اور پاؤں بھرے ہوئے تھے، چہرہ مبارک میں سرخی کی آمیزش تھی، سینے سے لے کر ناف تک بالوں کی ایک لمبی سے دھاری تھی، ہڈیوں کے جوڑ بہت مضبوط تھے، چلتے وقت چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے تھے، ایسا محسوس ہوتا تھا گویا کہ کسی گھاٹی سے اتر رہے ہیں، میں نے ان سے پہلے یا ان کے بعد ان جیسا کوئی نہ دیکھا، اللہ اعلم۔

(۱۰۵۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَهَابُ بْنُ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ كُنْتُ أَرَى أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَفْضَلُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ الْحَدِيثَ قُلْتُ لَا وَاللَّهِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي لَمْ أَكُنْ أَرَى أَنَّ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ مِنْكَ قَالَ أَفَلَا أُحَدِّثُكَ بِأَفْضَلِ النَّاسِ كَانَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ بَلَى فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ أَفَلَا أُخْبِرُكَ بِخَيْرِ النَّاسِ كَانَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَكْرٍ قُلْتُ بَلَى قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ [راجع: ۸۳۳]

(۱۰۵۴) ابو جحیفہ سے مروی ہے کہ میں نبی ﷺ کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تمام لوگوں میں سب سے افضل سمجھتا تھا، میں نے کہا نہیں بخدا اے امیر المؤمنین! میں نہیں سمجھتا کہ نبی ﷺ کے بعد مسلمانوں میں آپ سے افضل بھی کوئی ہوگا، انہوں نے فرمایا کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ اس امت میں نبی ﷺ کے بعد سب سے افضل شخص کون ہے؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں؟ انہوں نے فرمایا وہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں، اور میں تمہیں بتاؤں کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بعد اس امت میں سب سے بہترین شخص کون ہے؟ میں نے کہا کیوں نہیں، انہوں نے فرمایا وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۱۰۵۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ الْفَزَارِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ سَلْعٍ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَامَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَعَمِلَ بِعَمَلِهِ وَسَارَ بِسِيرَتِهِ حَتَّى قَبِضَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ اسْتُخْلِفَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى ذَلِكَ فَعَمِلَ بِعَمَلِهِمَا وَسَارَ بِسِيرَتِهِمَا حَتَّى قَبِضَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى ذَلِكَ [قال شعيب: إسناده حسن] [راجع: ۱۰۵۹]

(۱۰۵۵) ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے، انہوں نے نبی ﷺ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ نبی ﷺ کا انتقال ہوا تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کر دیا گیا، وہ نبی ﷺ کے طریقے اور ان کی سیرت پر چلتے ہوئے کام کرتے رہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی اپنے پاس بلا لیا، پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے اور وہ ان دونوں حضرات کے

طریقے اور سیرت پر چلتے ہوئے کام کرتے رہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی اپنے پاس بلا لیا۔

(۱۰۵۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ كُنْتُ رَدَفْتُ عَلِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرَّكَابِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ فَلَمَّا اسْتَوَى قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقَرَّرِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ ثُمَّ حَمِدَ اللَّهُ ثَلَاثًا وَاللَّهُ أَكْبَرُ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى حَدِيثٍ وَكِيعٌ سُبْحَانَكَ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ ثُمَّ ضَحِكَ قُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ قَالَ كُنْتُ رَدَفًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَعَلَ كَالَّذِي رَأَيْتَنِي فَعَلْتُ ثُمَّ ضَحِكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يُضْحِكُكَ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَارَكَ وَتَعَالَى عَجَبٌ لِعَبْدِي يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ غَيْرِي [راجع: ۷۵۳]

(۱۰۵۶) علی بن ربیعہ کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ردیف تھا، جب انہوں نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا تو ”بسم اللہ“ کہا، جب اس پر بیٹھ گئے تو یہ دعاء پڑھی کہ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، پاک ہے وہ ذات جس نے اس جانور کو ہمارا تابع فرمان بنا دیا، ہم تو اسے اپنے تابع نہیں کر سکتے تھے اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ پھر تین مرتبہ ”الحمد للہ“ اور تین مرتبہ ”اللہ اکبر“ کہہ کر فرمایا اے اللہ! آپ پاک ہیں، آپ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، میں نے اپنی جان پر ظلم کیا پس مجھے معاف فرما دیجئے، پھر مسکرا دیئے۔

میں نے پوچھا کہ امیر المؤمنین! اس موقع پر مسکرانے کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو بھی اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا تھا جیسے میں نے کیا اور نبی ﷺ بھی مسکرائے تھے اور میں نے بھی ان سے اس کی وجہ پوچھی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جب بندہ یہ کہتا ہے کہ پروردگار! مجھے معاف فرما دے تو پروردگار کو خوشی ہوتی ہے اور وہ کہتا ہے کہ میرا بندہ جانتا ہے میرے علاوہ اس کے گناہ کوئی معاف نہیں کر سکتا۔

(۱۰۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اشْتَكَيْتُ فَأَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّ كَأَنِّي أَجْلِي قَدْ حَضَرَ فَأَرْحَمَنِي وَإِنْ كَانَ مُتَأَخِّرًا فَاشْفِنِي أَوْ عَافِنِي وَإِنْ كَانَ بَلَاءً فَصَبِّرْنِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ قَالَ فَمَسَحَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اشْفِهِ أَوْ عَافِهِ قَالَ فَمَا اشْتَكَيْتُ وَجَعِي ذَاكَ بَعْدُ [راجع: ۶۳۷]

(۱۰۵۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کا میرے پاس سے گزر ہوا، میں اس وقت بیمار تھا اور یہ دعاء کر رہا تھا کہ اے اللہ! اگر میری موت کا وقت قریب آ گیا ہے تو مجھے اس بیماری سے راحت عطا فرما اور مجھے اپنے پاس بلا لے، اگر اس میں دیر ہو تو شفاء عطا فرما دے اور اگر یہ کوئی آزمائش ہو تو مجھے صبر عطا فرما، نبی ﷺ نے فرمایا تم کیا کہہ رہے ہو؟ میں نے اپنی بات دہرا دی، نبی ﷺ نے مجھ پر ہاتھ پھیر کر دعا فرمائی اے اللہ! اسے عافیت اور شفاء عطا فرما، حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

کہ اس کے بعد مجھے وہ تکلیف کبھی نہیں ہوئی۔

(۱۰۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هُبَيْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوقِظُ أَهْلَهُ فِي الْعَشْرِ [راجع: ۷۶۲]

(۱۰۵۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اپنے اہل خانہ کو بھی رات جاگنے کے لئے اٹھایا کرتے تھے۔

(۱۰۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَبَضَ اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خَيْرِ مَا قَبِضَ عَلَيْهِ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ثُمَّ اسْتَخْلَفَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَعَمِلَ بِعَمَلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُنَّةِ نَبِيِّهِ وَعَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَذَلِكَ [قال شعيب: إسناده حسن] [راجع: ۱۰۵۵]

(۱۰۵۹) ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ تمام انبیاء میں سب سے زیادہ بہترین طریقے سے نبی ﷺ کا انتقال ہوا ہے، ان کے بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کر دیا گیا، وہ نبی ﷺ کے طریقے اور ان کی سیرت پر چلتے ہوئے کام کرتے رہے، پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے اور وہ ان دونوں حضرات کے طریقے اور سیرت پر چلتے ہوئے کام کرتے رہے۔

(۱۰۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى رَحِمَوْنِي حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَاشِبٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّيَ الثَّالِثَ لَسَمَّيْتُهُ فَقَالَ رَجُلٌ لِأَبِي إِسْحَاقَ إِنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّكَ تَقُولُ أَفْضَلُ فِي الشَّرِّ فَقَالَ أَخْرُورِي [راجع: ۸۳۳]

(۱۰۶۰) عبد خیر کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو (دوران خطبہ یہ) کہتے ہوئے سنا کہ اس امت میں نبی ﷺ کے بعد سب سے بہترین شخص حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں اور اگر میں چاہوں تو تیسرے آدمی کا نام بھی بتا سکتا ہوں۔

(۱۰۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ وَعَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأَذْنَ وَلَا نَضْحَى بِشَرْفَاءٍ وَلَا حَرْفَاءٍ وَلَا مُقَابَلَةٍ وَلَا مُدَابَرَةٍ [راجع: ۶۰۹]

(۱۰۶۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ قربانی کے جانور کی آنکھ اور کان اچھی طرح دیکھ لیں اور ایسے جانور کی قربانی سے منع فرمایا ہے جس کا کان آگے یا پیچھے سے کٹا ہوا ہو، یا اس میں سوراخ ہو یا وہ پھٹ

گیا ہو، یا جسم کے دیگر اعضاء کئے ہوئے ہوں۔

(۱۰۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زُرَّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عَهْدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يَبْغُضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ [راجع: ۶۴۲]

(۱۰۶۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھ سے یہ بات ذکر فرمائی تھی کہ تم سے بغض کوئی منافق ہی کر سکتا ہے اور تم سے محبت کوئی مؤمن ہی کر سکتا ہے۔

(۱۰۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سَمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ حَنْشِ الْكِنَانِيِّ أَنَّ قَوْمًا بِالْيَمَنِ حَفَرُوا زُبِيَّةً لَأَسَدٍ فَوَقَعَ فِيهَا فَتَكَابَتِ النَّاسُ عَلَيْهِ فَوَقَعَ فِيهَا رَجُلٌ فَتَعَلَّقَ بِأَخْرَجَتْهُمُ تَعَلَّقَ الْآخَرُ بِأَخْرَجَتْهُ حَتَّى كَانُوا فِيهَا أَرْبَعَةً فَنَزَّاعٌ فِي ذَلِكَ حَتَّى أَخَذَ السَّلَاحَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ فَقَالَ لَهُمْ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اتَّقُوا مَا تَعْنُونَ مَا تَعْنُونَ فِي أَرْبَعَةٍ وَلَكِنْ سَأُقْضَى بَيْنَكُمْ بِقَضَاءٍ إِنْ رَضِيتُمْوهُ لِلْأَوَّلِ رُبْعَ الدِّيَةِ وَلِلثَانِي ثُلُثُ الدِّيَةِ وَلِلثَالِثِ نِصْفُ الدِّيَةِ وَلِلرَّابِعِ الدِّيَةُ فَلَمْ يَرْضَوْا بِقَضَائِهِ فَاتُّوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَأُقْضَى بَيْنَكُمْ بِقَضَاءٍ قَالَ فَأُخْبِرَ بِقَضَاءٍ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَحَارَهُ [انظر: ۵۷۳]

(۱۰۶۳) حنش کنانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یمن میں ایک قوم نے شیر کو شکار کرنے کے لئے ایک گڑھا کھود کر اسے ڈھانپ رکھا تھا، شیر اس میں گر پڑا اچانک ایک آدمی بھی اس گڑھے میں گر پڑا، اس کے پیچھے دوسرا، تیسرا حتیٰ کہ چار آدمی گر پڑے، (اس گڑھے میں موجود شیر نے ان سب کو زخمی کر دیا، یہ دیکھ کر ایک آدمی نے جلدی سے نیزہ پکڑا اور شیر کو دے مارا چنانچہ شیر ہلاک ہو گیا اور وہ چاروں آدمی بھی اپنے اپنے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دنیا سے چلے گئے۔)

مقتولین کے اولیاء اسلحہ نکال کر جنگ کے لئے ایک دوسرے کے آئے سامنے آ گئے، اتنی دیر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ آ پہنچے اور کہنے لگے کہ کیا تم چار آدمیوں کے بدلے دو سو آدمیوں کو قتل کرنا چاہتے ہو؟ میں تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہوں، اگر تم اس پر راضی ہو گئے تو سمجھو کہ فیصلہ ہو گیا، فیصلہ یہ ہے کہ جو شخص پہلے گر کر گڑھے میں شیر کے ہاتھوں زخمی ہوا، اس کے ورثاء کو چوتھائی دیت دے دو، اور جو تھے کو مکمل دیت دے دو، دوسرے کو ایک تہائی اور تیسرے کو نصف دیت دے دو، ان لوگوں نے یہ فیصلہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا (کیونکہ ان کی سمجھ میں ہی نہیں آیا)

چنانچہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، نبی ﷺ نے فرمایا میں تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہوں، اتنی دیر میں ایک آدمی کہنے لگا یا رسول اللہ! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمارے درمیان یہ فیصلہ فرمایا تھا، نبی ﷺ نے اسی کو نافذ کر دیا۔

(۱۰۶۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي الْهَيَّاجِ قَالَ قَالَ لِي عَلِيٌّ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ إِنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِأَبِي الْهَيَّاجِ أَبْعَثْكَ عَلَيَّ مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَدْعَ قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ وَلَا تِمْنًا إِلَّا طَمَسْتَهُ [راجع: ۷۴۱]

(۱۰۶۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے رفیق ”ابوالہیاج“ کو مخاطب کر کے فرمایا میں تمہیں اس کام کے لئے بھیج رہا ہوں جس کام کے لئے نبی ﷺ نے مجھے بھیجا تھا، انہوں نے مجھے ہر قبر کو برابر کرنے اور ہر بت کو مٹا ڈالنے کا حکم دیا تھا۔

(۱۰۶۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا طَاعَةَ لِبَشَرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ [راجع: ۶۲۲]

(۱۰۶۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ کی نافرمانی میں کسی انسان کی اطاعت جائز نہیں ہے۔

(۱۰۶۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ جُرَيْجَ بْنَ كَلْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَصَبِ الْأُذُنِ وَالْقُرْنِ قَالَ فَسَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ مَا الْعَصَبُ فَقَالَ النِّصْفُ فَمَا فَوْقَ ذَلِكَ [راجع: ۶۲۳]

(۱۰۶۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے سینک یا کان کے ہوئے جانور کی قربانی سے منع فرمایا ہے۔

(۱۰۶۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ جَنَازَةٍ فِي بَقِيعِ الْغَرْقَدِ فَأَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ يَنْكُتُ بِهَا ثُمَّ رَفَعَ بَصَرَهُ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ نَفْسٍ مَنُفُوسَةٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ إِلَّا قَدْ كُتِبَتْ شَقِيَّةٌ أَوْ سَعِيدَةٌ فَقَالَ الْقَوْمُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نَمُكُّ عَلَى كِتَابِنَا وَنَدْعُ الْعَمَلَ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى السَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقْوَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى الشَّقْوَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ اْعْمَلُوا فِكُلُّ مَيَسَّرٍ أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقْوَةِ فَإِنَّهُ يُيسَّرُ لِعَمَلِ الشَّقْوَةِ وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَإِنَّهُ يُيسَّرُ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أُعْطِيَ وَاتَّقَى إِلَى قَوْلِهِ فَسَيُيسَّرُ لِلْعُسْرَى [راجع: ۶۲۱]

(۱۰۶۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن ہم لوگ کسی جنازے کے ساتھ بقیع میں تھے کہ نبی ﷺ تشریف لے آئے اور بیٹھ گئے، ہم بھی ان کے گرد بیٹھ گئے، آپ ﷺ کے دست مبارک میں ایک لکڑی تھی جس سے آپ ﷺ زمین کو کرید رہے تھے، تھوڑی دیر بعد سراٹھا کر فرمایا تم میں سے ہر شخص کا ٹھکانہ ”خواہ جنت ہو یا جہنم“ اللہ کے علم میں موجود اور متعین ہے، اور یہ لکھا جا چکا ہے کہ وہ شقی ہے یا سعیدی؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! پھر ہم اپنی کتاب پر بھروسہ کر کے عمل کو چھوڑ نہ دیں؟ کیونکہ جو اہل سعادت میں سے ہوگا وہ سعادت حاصل کر لے گا اور جو اہل شقاوت میں سے ہوگا وہ شقاوت پالے گا، نبی ﷺ نے فرمایا عمل کرتے رہو کیونکہ ہر ایک کے لئے وہی اعمال آسان کیے جائیں گے جن کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہوگا، پھر

آپ ﷺ نے قرآن کی یہ آیت تلاوت فرمائی کہ جس شخص نے دیا، تقویٰ اختیار کیا اور اچھی بات کی تصدیق کی اسباب پیدا کر دیں گے۔

(۱۰۶۸) حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبُكَائِيُّ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ جَنَازَةٍ فِي بَقِيعِ الْغَرْقَدِ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ [راجع: ۶۲۱]

(۱۰۶۸) گزشتہ حدیث ایک دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۰۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ جَابِرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَيَأْمُرُ بِهِ [قال شعيب: حسن لغيره، أخرجه الزراري: ۶۰۰]

(۱۰۶۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ خود بھی یومِ عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے اور دوسروں کو بھی اس کا ترغیبی حکم دیتے تھے۔

(۱۰۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ وَحَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَارُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَذَبَ عَلَى عَيْنَيْهِ كُفَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَقْدًا بَيْنَ طَرَفَيْ شَعِيرَةٍ [راجع: ۵۶۸]

(۱۰۷۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص جھوٹا خواب بیان کرتا ہے، اسے قیامت کے دن بھوکے دانے میں گرہ لگانے کا مکلف بنایا جائے گا (حکم دیا جائے گا)

(۱۰۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو بَحْرٍ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ الْبَصْرِيُّ وَحَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍ وَسُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَيُّوبَ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّ ابْنَتَهُ كَانَتْ عِنْدِي فَأَمَرْتُ رَجُلًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ مِنْهُ الْوُضُوءُ [راجع: ۱۰۲۶]

(۱۰۷۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے بکثرت مزی آتی تھی، چونکہ نبی ﷺ کی صاحبزادی میرے نکاح میں تھیں اس لئے مجھے خود یہ مسئلہ پوچھتے ہوئے شرم آتی تھی، میں نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وہ نبی ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھیں، چنانچہ انہوں نے یہ مسئلہ پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ ایسا شخص وضو کر لیا کرے۔

(۱۰۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الْوُضُوءُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ [راجع: ۱۰۰۶]

(۱۰۷۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا نماز کی کبھی طہارت ہے، نماز میں حلال چیزوں کو حرام کرنے والی چیز تکبیر تحریمہ ہے اور انہیں حلال کرنے والی چیز سلام پھیرنا ہے۔

(۱۰۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ الْأَجْدَعِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تَصَلُّوا بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَّا أَنْ تَصَلُُّوا وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةً [راجع: ۶۱۰]

(۱۰۷۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہ پڑھو ہاں! اگر سورج صاف ستھرا دکھائی دے رہا ہو تو جائز ہے۔

(۱۰۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى رَحْمَتُهُ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَبُو مَعْمَرٍ وَسَرِيحُ بْنُ يُونُسَ قَالُوا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَزِيدَ الْأَصَمُّ قَالَ أَبُو مَعْمَرٍ مَوْلَى قُرَيْشٍ قَالَ أَخْبَرَنِي السُّدِّيُّ وَقَالَ رَحْمَتُهُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ سَمِعْتُ السُّدِّيَّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا تَوَفَّى أَبُو طَالِبٍ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ عَمَلَكَ الشَّيْخُ قَدْ مَاتَ قَالَ أَذْهَبُ فَوَارِدِهِ وَلَا تُحَدِّثُ مِنْ أَمْرِ شَيْئًا حَتَّى تَأْتِيَنِي فَوَارِدُهُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ أَذْهَبُ فَاغْتَسِلْ وَلَا تُحَدِّثُ شَيْئًا حَتَّى تَأْتِيَنِي فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَدَعَا لِي بِدَعَوَاتٍ مَا يَسُرُّنِي بِهِنَّ حُمُرُ النَّعَمِ وَسُودُهَا وَقَالَ ابْنُ بَكَّارٍ فِي حَدِيثِهِ قَالَ السُّدِّيُّ وَكَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا غَسَلَ مِيثًا اغْتَسَلَ [راجع: ۸۰۷]

(۱۰۷۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب خواجہ ابوطالب کی وفات ہو گئی تو میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ کا بوڑھا چچا مر گیا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا جا کر انہیں کسی گڑھے میں چھپا دو، اور میرے پاس آنے سے پہلے کوئی دوسرا کام نہ کرنا، چنانچہ جب میں انہیں کسی گڑھے میں اتار کر نبی ﷺ کے پاس واپس آیا تو مجھ سے فرمایا کہ جا کر غسل کرو، اور میرے پاس آنے سے پہلے کوئی دوسرا کام نہ کرنا، چنانچہ میں غسل کر کے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا تو نبی ﷺ نے مجھے اتنی دعائیں دیں کہ مجھے ان کے بدلے سرخ یا سیاہ اونٹ ملنے پر اتنی خوشی نہ ہوتی، راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب بھی کسی میت کو غسل دیا تو خود بھی غسل کر لیا۔

(۱۰۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ [قال شعيب: صحيح لغيره]

(۱۰۷۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کسی جھوٹی بات کی نسبت کرے، اسے جہنم میں اپنا ٹھکانہ تیار کر لینا چاہئے۔

(۱۰۷۹) قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تَصَلُّوا بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَّا أَنْ تَصَلُُّوا وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ قَالَ سَفِيَانُ فَمَا أَذْرَى بِمَكَّةَ يَعْنِي أَوْ بِغَيْرِهَا [صححه ابن خزيمة: (۱۲۸۷) قال شعيب: إسناده صحيح]

(۱۰۷۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہ پڑھو ہاں! اگر سورج صاف ستھرا دکھائی دے رہا ہو تو جائز ہے۔

(۱۰۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا مُسْعَرٌ عَنْ أَبِي عَوْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْحَنَفِيُّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أُكَيْدَرَ دُومَةَ أَهْدَى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً أَوْ ثَوْبَ حَرِيرٍ قَالَ فَأَعْطَانِيهِ وَقَالَ شَقَّقْهُ خُمْرًا بَيْنَ النَّسْوَةِ [صححه مسلم (۲۰۷۱)] [انظر: (۱۱۷۱)]

(۱۰۷۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دومتہ الجندل ”جو شام اور مدینہ کے درمیان ایک علاقہ ہے“ کے بادشاہ ”اکیدر“ نے نبی ﷺ کی خدمت میں ایک ریشمی جوڑا بطور ہدیہ کے بھیجا، نبی ﷺ نے وہ مجھے عطاء کر کے فرمایا کہ اس کے دوپٹے بنا کر عورتوں میں تقسیم کر دو۔

(۱۰۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَبْعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ لَنُخْضِبَنَّ هَذِهِ مِنْ هَذَا فَمَا يَنْتَظِرُ بِي الْأَشَقِيُّ قَالُوا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَأَخْبَرَنَا بِهِ نُبَيْرُ عِتْرَتِهِ قَالَ إِذَا تَأَلَّلَ تَقْتُلُونَ بِي غَيْرَ قَاتِلِي قَالُوا فَاسْتَخْلِفْ عَلَيْنَا قَالَ لَا وَلَكِنْ أَتْرُكُكُمْ إِلَى مَا تَرَكُكُمْ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا فَمَا تَقُولُ لِرَبِّكَ إِذَا أَتَيْتَهُ وَقَالَ وَكِيعٌ مَرَّةً إِذَا لَقِيْتَهُ قَالَ أَقُولُ اللَّهُمَّ تَرَكْتَنِي فِيهِمْ مَا بَدَا لَكَ ثُمَّ قَبَضْتَنِي إِلَيْكَ وَأَنْتَ فِيهِمْ فَإِنْ شِئْتَ أَصْلَحْتَهُمْ وَإِنْ شِئْتَ أَفْسَدْتَهُمْ [قال شعيب: حسن لغيره] [انظر: (۱۳۴)]

(۱۰۷۸) عبد اللہ بن سبیح کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ یہ داڑھی اس سر کے خون سے رنگین ہو کر رہے گی، وہ شقی ”جو مجھے قتل کرے گا“ نجانے کس چیز کا انتظار کر رہا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ امیر المؤمنین! ہمیں اس کا نام پتہ بتائیے، ہم اس کی نسل تک مٹا دیں گے، فرمایا بخدا اس طرح تو تم میرے قاتل کے علاوہ کسی اور کو قتل کر دو گے، لوگوں نے عرض کیا کہ پھر ہم پر اپنا نائب ہی مقرر کر دیجئے، فرمایا نہیں، میں تمہیں اسی کیفیت پر چھوڑ کر جاؤں گا جس پر نبی ﷺ نے چھوڑا تھا۔

لوگوں نے عرض کیا کہ پھر آپ جب اپنے رب سے ملیں گے تو اسے کیا جواب دیں گے (کہ آپ نے کسے خلیفہ مقرر کیا؟) فرمایا میں عرض کروں گا کہ اے اللہ! جب تک آپ کی مشیت ہوئی، آپ نے مجھے ان میں چھوڑے رکھا، پھر آپ نے مجھے اپنے پاس بلا لیا تب بھی آپ ان میں موجود تھے، اب اگر آپ چاہیں تو ان میں اصلاح رکھیں اور اگر آپ چاہیں تو ان میں پھوٹ ڈال دیں۔

(۱۰۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ عَمَّارٌ فَاسْتَأْذَنَ فَقَالَ ائْذِنُوا لَهُ مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطِيبِ [راجع: ۷۷۹]

(۱۰۷۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا، اتنی دیر میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ آ کر اجازت طلب کرنے لگے، نبی ﷺ نے فرمایا کہ انہیں اجازت دے دو، خوش آمدید اس شخص کو جو پاکیزہ ہے اور پاکیزگی کا حامل ہے۔

(۱۰۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِذَا حَدَّثْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا فَظُنُّوا بِهِ الْيَدَى هُوَ أَهْيَا وَالْيَدَى هُوَ أَهْدَى وَالْيَدَى هُوَ أَتَقَى [راجع: ۹۸۵]

(۱۰۸۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تمہارے سامنے نبی ﷺ کی کوئی حدیث بیان کی جائے تو اس کے بارے وہ گمان کرو جو راہ راست پر ہو، جو اس کے مناسب ہو اور جو تقویٰ پر مبنی ہو۔

(۱۰۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِثْلَهُ [راجع: ۹۸۵]

- (۱۰۸۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۰۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ إِذَا حَدَّثْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثٍ فَظُنُّوا بِهِ الْيَدَى هُوَ أَهْدَى وَالْيَدَى هُوَ أَتَقَى وَالْيَدَى هُوَ أَهْيَا [راجع: ۹۸۵]

(۱۰۸۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تمہارے سامنے نبی ﷺ کی کوئی حدیث بیان کی جائے تو اس کے بارے وہ گمان کرو جو راہ راست پر ہو، جو اس کے مناسب ہو اور جو تقویٰ پر مبنی ہو۔

(۱۰۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا مَرْثَدٍ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ وَكُنَّا فَارِسَ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ كَذَا قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ خَاخٍ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ رَوْضَةَ كَذَا وَكَذَا وَحَدَّثَنَا هُ عَقَّانُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حُصَيْنٍ مِثْلَهُ قَالَ رَوْضَةُ خَاخٍ [راجع: ۸۲۷]

(۱۰۸۳) حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کے خط سے متعلق یہ روایت مختلف رواۃ سے مروی ہے جو اس جگہ کا نام کبھی روضہ خاخ بتاتے ہیں، بعض صرف خاخ بتاتے ہیں اور بعض ”روضہ کذا وکذا“ کہتے ہیں۔

(۱۰۸۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ وَسُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا

كُنْتُ لِأَقِيمَ عَلَى رَجُلٍ حَدًّا فَيَمُوتَ فَأَجِدُ فِي نَفْسِي مِنْهُ إِلَّا صَاحِبَ الْحَمْرِ فَلَوْ مَاتَ وَذِيئُهُ وَزَادَ سُفْيَانٌ
وَذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْنَهُ [راجع: ۱۰۲۴]

(۱۰۸۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص پر بھی میں نے کوئی شرعی سزا نافذ کی ہو، اس کے متعلق مجھے اپنے دل میں کوئی
کھٹک محسوس نہیں ہوتی، سوائے شرابی کے، کہ اگر اس کی سزا اسی کوڑے جاری کرنے کے بعد کوئی شخص مر جائے تو میں اس کی
دیت ادا کرتا ہوں، کیونکہ نبی ﷺ نے اس کی کوئی حد مقرر نہیں فرمائی (کہ چالیس کوڑے مارے جائیں یا اسی)

(۱۰۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ
عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْتَغْفِرُ لِأَبَوَيْهِ وَهُمَا مُشْرِكَانِ فَقُلْتُ تَسْتَغْفِرُ لِأَبَوَيْكَ وَهُمَا
مُشْرِكَانِ فَقَالَ أَلَيْسَ قَدْ اسْتَغْفَرَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ وَهُوَ مُشْرِكٌ قَالَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَنَزَلَتْ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ إِلَى آخِرِ الْآيَتِينَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ
وَمَا كَانَ اسْتَغْفَارُ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ إِلَّا عَنْ مَوْعِدَةٍ وَعَدَهَا إِيَّاهُ [راجع: ۷۷۱]

(۱۰۸۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ایک آدمی کو اپنے مشرک والدین کے لئے دعاء مغفرت کرتے ہوئے سنا تو
میں نے کہا کہ کیا تم اپنے مشرک والدین کے لئے دعاء مغفرت کر رہے ہو؟ اس نے کہا کہ کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے مشرک
باپ کے لئے دعاء مغفرت نہیں کرتے تھے؟ میں نے یہ بات نبی ﷺ سے ذکر کی تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ پیغمبر اور اہل
ایمان کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ مشرکین کے لئے دعاء مغفرت کریں۔

(۱۰۸۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ
قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا فَلَا تُخَرِّجُوا مِنْ السَّمَاءِ
أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ فَإِنَّ الْحَرْبَ خَدْعَةٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَخْرُجُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أَحْدَاثُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَسْفَاهُ
الْأَحْلَامُ يَقُولُونَ مِنْ قَوْلِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ لَا يُجَاوِزُ
إِيمَانَهُمْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَإِذَا لَقِيَتْهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنْ قَتَلْتُمْ
أَجْرًا لِمَنْ قَتَلْتُمْ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَإِذَا لَقِيَتْهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنْ قَتَلْتُمْ أَجْرًا لِمَنْ
قَتَلْتُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [راجع: ۶۱۶]

(۱۰۸۶) سويد بن غفله کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ فرمایا جب میں تم سے نبی ﷺ کے حوالے سے کوئی حدیث
بیان کروں تو میرے نزدیک آسمان سے گرجانا ان کی طرف جھوٹی نسبت کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے، اور جب کسی اور کے
حوالے سے کوئی بات کروں تو میں جنگجو آدمی ہوں اور جنگ تو نام ہی تدبیر اور چال کا ہے۔

میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے قریب ایسی اقوام نکلیں گی جن کی عمر تھوڑی ہوگی اور عقل کے اعتبار سے وہ بیوقوف ہوں گے، نبی ﷺ کی باتیں کریں گے، لیکن ایمان ان کے گلے سے آگے نہیں جائے گا، تم انہیں جہاں بھی پاؤ قتل کر دو، کیونکہ ان کا قتل کرنا قیامت کے دن باعث ثواب ہوگا۔

(۱۰۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ قَالَ شُكْرُكُمْ أَنْتُمْ تُكَذِّبُونَ قَالَ تَقُولُونَ مُطِرْنَا بِنُوءٍ كَذًا وَكَذًا [راجع: ۶۷۷]

(۱۰۸۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قرآن کریم میں یہ جو فرمایا گیا ہے کہ تم نے اپنا حصہ یہ بنا رکھا کہ تم تکذیب کرتے رہو، اس کا مطلب یہ ہے کہ تم یہ کہتے ہو فلاں فلاں ستارے کے طلوع و غروب سے بارش ہوئی ہے۔

(۱۰۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَرَاهُ رَفَعَهُ قَالَ مَنْ كَذَبَ فِي حُلْمِهِ كُفِّرَ عَقْدُ شَعِيرَةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [راجع: ۵۶۸]

(۱۰۸۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ جو شخص جھوٹا خواب بیان کرتا ہے، اسے قیامت کے دن جو کے دانے میں گرہ لگانے کا مکلف بنایا جائے گا (حکم دیا جائے گا)

(۱۰۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُقْرِئُ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَذَبَ فِي الرُّؤْيَا مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِرْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ [راجع: ۵۶۸]

(۱۰۸۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ جو شخص جان بوجھ کر جھوٹا خواب بیان کرتا ہے، اسے جہنم میں اپنا ٹھکانہ بنالینا چاہئے۔

(۱۰۹۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزُّبَيْرُ وَأَبَا مَرْثَدٍ وَكُنَّا فَارِسَ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَبْلُغُوا رَوْضَةَ خَاحٍ كَذًا قَالَ أَبُو عَوَانَةَ فَإِنَّ فِيهَا امْرَأَةً مَعَهَا صَحِيفَةٌ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ [راجع: ۸۲۷]

(۱۰۹۰) حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کے خط والی روایت اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۰۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالَّذِينَ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَأَنْتُمْ تَقْرَأُونَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةِ يُوْصَى بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَإِنَّ أَعْيَانَ بَنِي الْأُمِّ يَتَوَارَثُونَ دُونَ بَنِي الْعَلَاتِ [راجع: ۵۹۵]

(۱۰۹۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ میت کے قرض کی ادائیگی اجراء و نفاذ وصیت سے پہلے ہو

گی، جبکہ قرآن میں وصیت کا ذکر فرض سے پہلے ہے اور یہ کہ اخیا فی بھائی تو وارث ہوں گے لیکن علاقائی بھائی وارث نہ ہوں گے۔
فائدہ: ماں شریک بھائی کو اخیا فی اور باپ شریک کو علاقائی کہتے ہیں۔

(۱۰۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ إِذَا حَدَّثْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا فَظَنُّوا بِهِ الَّذِي هُوَ أَهْيَا وَالَّذِي هُوَ أَهْدَى وَالَّذِي هُوَ أَتَقَى [راجع: ۹۸۵]

(۱۰۹۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تمہارے سامنے نبی ﷺ کی کوئی حدیث بیان کی جائے تو اس کے بارے وہ گمان کرو جو راہ راست پر ہو، جو اس کے مناسب ہو اور جو تقویٰ پر مبنی ہو۔

(۱۰۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ نَاجِيَةَ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا مَاتَ أَبُو طَالِبٍ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ عَمَّكَ الشَّيْخَ الصَّالِّ قَدْ مَاتَ فَقَالَ انْطَلِقْ فَوَارِهِ وَلَا تُحَدِّثْ شَيْئًا حَتَّى تَأْتِيَنِي قَالَ فَاِنْطَلَقْتُ فَوَارَيْتُهُ فَأَمَرَنِي فَأَغْتَسَلْتُ ثُمَّ دَعَانِي بِدَعَوَاتٍ مَا أَحَبُّ أَنْ لِي بِهِنَّ مَا عَرُضَ مِنْ شَيْءٍ [راجع: ۷۵۹]

(۱۰۹۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب خواجہ ابوطالب کا انتقال ہو گیا تو میں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ کا بوڑھا اور گمراہ چچا مر گیا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا جا کر اسے کسی گڑھے میں چھپا دو، اور میرے پاس آنے سے پہلے کسی سے کوئی بات نہ کرنا، چنانچہ میں گیا اور اسے ایک گڑھے میں چھپا دیا، نبی ﷺ نے اس کے بعد مجھے غسل کرنے کا حکم دیا اور مجھے اتنی دعائیں دیں کہ ان کے مقابلے میں کسی وسیع و عریض چیز کی میری نگاہوں میں کوئی حیثیت نہیں۔

(۱۰۹۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْجَنَازَةِ فَقُمْنَا ثُمَّ جَلَسَ فَجَلَسْنَا [راجع: ۶۲۳]

(۱۰۹۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ پہلے جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جاتے تھے تو ہم بھی کھڑے ہو جاتے تھے، پھر بعد میں آپ ﷺ بیٹھے رہنے لگے تو ہم بھی بیٹھنے لگے۔

(۱۰۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ [راجع: ۶۲۲]

(۱۰۹۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ کی نافرمانی میں کسی انسان کی اطاعت جائز نہیں ہے۔

(۱۰۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا

أَدُلُّكَ عَلَى أَجْمَلِ فَنَاءٍ فِي قُرَيْشٍ قَالَ وَمَنْ هِيَ قُلْتُ ابْنَةُ حَمْزَةَ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا حَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ [راجع: ۹۸۴]

(۱۰۹۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ کو قریش کی ایک خوبصورت ترین دوشیزہ کے بارے نہ بتاؤں؟ نبی ﷺ نے پوچھا وہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی، فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ وہ میری رضاعی بیٹی ہے اور اللہ تعالیٰ نے رضاعت کی وجہ سے بھی وہ تمام رشتے حرام قرار دیئے ہیں جو نسب کی وجہ سے حرام قرار دیئے ہیں۔

(۱۰۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَفَوْتُ لَكُمْ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ وَلَكِنْ هَاتُوا رُبْعَ الْعُشُورِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا [راجع: ۹۸۴]

(۱۰۹۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں نے تم سے گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ چھوڑ دی ہے اس لئے چاندی کی زکوٰۃ بہر حال تمہیں ادا کرنا ہوگی، جس کا نصاب یہ ہے کہ ہر چالیس پر ایک درہم واجب ہوگا۔

(۱۰۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ وَكِيعٌ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ حُنَيْنٍ وَقَالَ عُثْمَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَقُولُ نَهَاكُمْ عَنْ الْمَعْصُفَرِ وَالنَّخَعِ بِالذَّهَبِ [راجع: ۷۱۰]

(۱۰۹۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے ”میں یہ نہیں کہتا کہ تمہیں“ سونے کی انگوٹھی اور عصفر سے رنگا ہوا کپڑا پہننے سے منع کیا ہے۔

(۱۰۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِي أَرَاكَ تَتَوَقَّ فِي قُرَيْشٍ وَتَدْعُنَا قَالَ عِنْدَكَ شَيْءٌ قُلْتُ ابْنَةُ حَمْزَةَ قَالَ هِيَ ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ [راجع: ۶۲۰]

(۱۰۹۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہمیں چھوڑ کر قریش کے دوسرے خاندانوں کو کیوں پسند کرتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے پاس بھی کچھ ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی! فرمایا کہ وہ تو میری رضاعی بیٹی ہے (دراصل نبی ﷺ اور حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ آپس میں رضاعی بھائی بھی تھے اور چچا بیٹھے بھی)

(۱۱۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَكِّيُّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَحَرَ الْبَدَنَ أَمَرَنِي أَنْ أَتَصَدَّقَ بِلُحُومِهَا وَجُلُودِهَا وَجَلَالِهَا [راجع: ۵۹۳]

(۱۱۰۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے جب اونٹ ذبح کیے تو مجھے حکم دیا کہ ان اونٹوں کی کھالیں اور جھولیں بھی تقسیم کر دوں اور گوشت بھی تقسیم کر دوں۔

(۱۱۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ رَأَى سَفِيَّانُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سَفِيَّانَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا أُعْطِيَ الْجَازِرَ مِنْهَا عَلَى جِزَارَتِهَا شَيْئًا [راجع: ۵۹۳]

(۱۱۰۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے حکم دیا قصاب کو ان میں سے کوئی چیز مزدوری کے طور پر نہ دوں۔

(۱۱۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هُبَيْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتِمِ الذَّهَبِ وَعَنْ الْمِثْرَةِ وَعَنْ الْقَسِيِّ وَعَنْ الْجِجَعَةِ [راجع: ۷۲۲]

(۱۱۰۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے سونے کی انگوٹھی، ریشم اور سرخ زین پوش اور جو کی ٹیڈ سے منع فرمایا ہے۔

(۱۱۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هُبَيْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ أَبْقَطَ أَهْلَهُ وَرَفَعَ الْمِنْزَرَ قَبْلَ لَيْلِي بَكْرِ مَا رَفَعَ الْمِنْزَرَ قَالَ اعْتَزَلَ النِّسَاءَ [راجع: ۷۶۲]

(۱۱۰۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رمضان کا آخری عشرہ شروع ہوتا تو نبی ﷺ اپنے اہل خانہ کو بھی جگاتے اور تہہ بند کس لیتے، کسی نے راوی سے پوچھا کہ تہہ بند کس لینے سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ ازواج مطہرات سے جدا رہتے۔

(۱۱۰۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سَفِيَّانَ وَشُعْبَةَ وَإِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هُبَيْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوقِظُ أَهْلَهُ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ [راجع: ۷۶۲]

(۱۱۰۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اپنے اہل خانہ کو بھی رات جاگنے کے لئے اٹھایا کرتے تھے۔

(۱۱۰۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ الْيَمَانِ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ وَسَفِيَّانَ بْنِ وَكِيعٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ الْآخِرُ شَدَّ الْمِنْزَرَ وَأَبْقَطَ نِسَاءَهُ قَالَ ابْنُ وَكِيعٍ رَفَعَ الْمِنْزَرَ [راجع: ۷۶۲]

(۱۱۰۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رمضان کا آخری عشرہ شروع ہوتا تو نبی ﷺ اپنے اہل خانہ کو بھی جگاتے اور تہہ بند کس لیتے تھے۔

(۱۱۰۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو وَكِيعٍ الْحَرَّاجُ بْنُ مَلِيحٍ عَنْ أَبِي

إِسْحَاقُ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَشِيرَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ فَصَاعِدًا [قال شعيب: إسناده حسن]

(۱۱۰۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ قربانی کے جانوروں کی آنکھ اور کان اچھی طرح دیکھ لیں کہ کہیں ان میں کوئی عیب تو نہیں ہے۔

(۱۱۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ قَيْسِ الْخَارَفِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَبَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ وَكُلْتُ عُمَرُ ثُمَّ خَبَطْنَا فَنُتِنَ فَهُوَ مَا شَاءَ اللَّهُ [راجع: ۱۰۲۰]

(۱۱۰۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سب سے پہلے تشریف لے گئے، دوسرے نمبر پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ چلے گئے اور تیسرے نمبر پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ چلے گئے، اس کے بعد ہمیں امتحانات نے گھیر لیا، اب اللہ جو چاہے گا وہ ہو گا۔

(۱۱۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ الثَّقَفِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُنْزِيَ جِمَارًا عَلَى فَرْسٍ [راجع: ۷۳۸]

(۱۱۰۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ہمیں گھوڑوں پر گدھوں کو کودانے سے (جفتی کروانے سے) منع فرمایا ہے۔

(۱۱۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ وَخَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ [راجع: ۶۴۰]

(۱۱۰۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بہترین عورت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں اور بہترین عورت حضرت مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا ہیں۔

(۱۱۱۰) وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ أَرَاهُ قَالَ يَبْقِي الْعَرْقُ قَالَ فَتَنَكَّتْ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نَتَكَلَّلُ قَالَ لَا اْعْمَلُوا فَكُلُّ مُيَسَّرٌ ثُمَّ قَرَأَ قَائِمًا مَنْ أُعْطِيَ وَاتَّقَى إِلَى قَوْلِهِ فَسَيُسَرُّهُ لِلْعُسْرَى [راجع: ۶۲۱]

(۱۱۱۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن ہم لوگ نبی ﷺ کے ہمراہ ایک جنازے کے انتظار میں بیٹھے تھے (آپ ﷺ کے دست مبارک میں ایک لکڑی تھی) جس سے آپ ﷺ زمین کو کرید رہے تھے، تھوڑی دیر بعد سر اٹھا کر فرمایا تم میں سے ہر شخص کا ٹھکانہ خواہ جنت ہو یا جہنم، اللہ کے علم میں موجود اور متعین ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا ہم اسی پر بھروسہ نہ کر لیں؟ فرمایا عمل کرتے رہو کیونکہ ہر ایک کے لئے وہی اعمال آسان کیے جائیں گے جن کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہوگا، پھر آپ ﷺ نے قرآن کی یہ آیت تلاوت فرمائی کہ جس شخص نے دیا، تقویٰ اختیار کیا اور اچھی بات کی تصدیق کی تو

(۱۱۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ الْحَسَنِ الْهَلَالِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اطْلُبُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَإِنْ غُلِبْتُمْ فَلَا تَغْلِبُوا عَلَى السَّبْعِ الْبَوَاقِي [قال شعيب: صحيح لغيره]

(۱۱۱۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کیا کرو، اگر پورے عشرے میں نہ کر سکو تو آخری سات راتوں میں اس کی تلاش سے مغلوب نہ ہو جانا (آخری سات راتوں میں اسے ضرور تلاش کرنا)

(۱۱۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعٍ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يُؤْمِنَ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ بِأَرْبَعٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَأَنَّ اللَّهَ بَعَثَنِي بِالْحَقِّ وَيُؤْمِنُ بِالْبُعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَيُؤْمِنُ بِالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ [انظر: ۷۵۸]

(۱۱۱۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک چار چیزوں پر ایمان نہ لے آئے، اللہ ایمان لائے، اور یہ کہ اس نے مجھے برحق نبی بنا کر بھیجا ہے، مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان لائے اور اچھی بری تقدیر پر ایمان رکھے۔

(۱۱۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبَادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ هُبَيْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِيِّ وَعَنْ الْمِيشَرَةِ [راجع: ۷۲۲]

(۱۱۱۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے سونے کی انگوٹھی، ریشم اور سرخ زین پوش سے منع فرمایا ہے۔

(۱۱۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوقِظُ أَهْلَهُ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ وَيَرْفَعُ الْمِئْزَرَ [راجع: ۷۶۲]

(۱۱۱۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رمضان کا آخری عشرہ شروع ہوتا تو نبی ﷺ اپنے اہل خانہ کو بھی جگاتے اور تہہ بند کس لیتے تھے۔

(۱۱۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سَلَمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ شُعْبَةَ وَإِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوقِظُ أَهْلَهُ فِي الْعَشْرِ [راجع: ۷۶۲]

(۱۱۲۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اپنے اہل خانہ کو بھی رات

جاگنے کے لئے اٹھایا کرتے تھے۔

(۱۱۱۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ قَالَ كُنَّا مَعَ عَلِيٍّ فَلَدَعَا ابْنًا لَهُ يُقَالُ لَهُ عُثْمَانُ لَهُ ذُوَابَةٌ [إسناده ضعيف]

(۱۱۱۶) ہمیرہ بن یریم کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، انہوں نے اپنے ایک بیٹے کو بلایا جس کا نام ”عثمان“ تھا، اس کے بالوں کی مینڈھیاں بنی ہوئی تھیں۔

(۱۱۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْمُنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ أَبِي يَسْمُرُ مَعَ عَلِيٍّ فَكَانَ عَلِيٌّ يَلْبَسُ ثِيَابَ الصَّيْفِ فِي الشَّتَاءِ وَثِيَابَ الشَّتَاءِ فِي الصَّيْفِ فَقِيلَ لَهُ لَوْ سَأَلْتَهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلَيَّ وَأَنَا أَرْمَدُ يَوْمَ خَيْبَرَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَمِدٌ فَتَقَلَّ فِي عَيْنِي وَقَالَ اللَّهُمَّ أَذْهَبْ عَنْهُ الْحَرَّ وَالْبُرْدَ فَمَا وَجَدْتُ حَرًّا وَلَا بُرْدًا بَعْدُ قَالَ وَقَالَ لَأَنْعَشَنَّ رَجُلًا يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَيُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ لَيْسَ بِفَرَارٍ قَالَ فَتَشَرَّفَتْ لَهَا النَّاسُ قَالَ فَبَعَثَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ [راجع ۷۷۸]

(۱۱۱۷) عبد الرحمن بن ابی لیلی کہتے ہیں کہ میرے والد صاحب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رات کے وقت مختلف امور پر بات چیت کیا کرتے تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عجیب عادت تھی کہ وہ سردی کے موسم میں گرمی کے کپڑے اور گرمی کے موسم میں سردی کے کپڑے پہن لیا کرتے تھے، کسی نے میرے والد صاحب سے کہا کہ اگر آپ اس چیز کے متعلق سوال پوچھیں تو شاید وہ جواب دے دیں؟ چنانچہ والد صاحب کے سوال کرنے پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ غزوہ خیبر کے دن نبی ﷺ نے میرے پاس ایک قاصد بھیجا، مجھے آشوب چشم کی بیماری لاحق تھی، اس لئے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے تو آشوب چشم ہوا ہے، نبی ﷺ نے یہ سن کر میری آنکھوں میں اپنا لعاب دھن ڈال دیا اور یہ دعاء کی کہ اے اللہ! اس کی گرمی سردی دور فرما، اس دن سے آج تک مجھے کبھی گرمی اور سردی کا احساس ہی نہیں ہوا۔

اس موقع پر نبی ﷺ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ میں یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوگا اور خود اللہ اور اس کے رسول کی نگاہوں میں محبوب ہوگا، وہ بھاگنے والا نہ ہوگا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس مقصد کے لئے اپنے آپ کو نمایاں کرنے لگے لیکن نبی ﷺ نے وہ جھنڈا مجھے عنایت فرمادیا۔

(۱۱۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو السَّرِيِّ هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ أَنَّ شَرِيكًا عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هُبَيْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ فِي حَدِيثِهِ أَمَا تَعَارُونَ أَنَّ يَخْرُجَ نِسَاؤُكُمْ وَقَالَ هَنَادُ فِي حَدِيثِهِ أَلَا تَسْتَحْيُونَ أَوْ تَعَارُونَ فَإِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ نِسَائَكُمْ يَخْرُجْنَ فِي الْأَسْوَاقِ يَزَاحِمْنَ الْعُلُوجَ [إسناده ضعيف]

(۱۱۱۸) ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا تمہیں شرم یا غیرت نہیں آتی کہ تمہاری عورتیں گھروں سے

باہر نکلیں، مجھے پتہ چلا ہے کہ تمہاری عورتیں بازاروں میں نکل کر طاقتور لوگوں کے رش میں گھس جاتی ہیں، (ان کا جسم مردوں سے ٹکراتا ہے اور انہیں کچھ خبر نہیں ہوتی کہ ان کے جسم کا کون سا ”حصہ“ مرد کے جسم کے کون سے ”حصے“ سے ٹکراتا ہے؟)

(۱۱۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُخَيْمِرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِيٍّ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَتْ سَلْ عَنْ ذَلِكَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَإِنَّهُ كَانَ يَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لِلْمَسَافِرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلِكَالِبِهِنَّ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ قِيلَ لِمُحَمَّدٍ كَانَ يَرْفَعُهُ فَقَالَ إِنَّهُ كَانَ يَرَى أَنَّهُ مَرْفُوعٌ وَلَكِنَّهُ كَانَ يَهَابُهُ [انظر: ۷۴۸]

(۱۱۱۹) شریح بن ہانی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے موزوں پر مسح کے حوالے سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک سوال پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ سوال تم حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھو انہیں اس مسئلے کا زیادہ علم ہوگا کیونکہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں بھی رہتے تھے، چنانچہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسافر کے لئے تین دن اور تین رات موزوں پر مسح کرنے کی اجازت ہے اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات۔

(۱۱۲۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَعَنَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ الرَّبَا وَمُوكَلَّهُ وَكَاتِبَهُ وَشَاهِدَهُ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُتَوَشِّمَةَ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ قُلْتُ إِلَّا مِنْ دَاءٍ قَالَ نَعَمْ وَالْحَالَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ وَمَانَعَ الصَّدَقَةِ وَقَالَ وَكَانَ يَنْهَى عَنِ النَّوْحِ وَلَمْ يَقُلْ لَعَنَ فَقُلْتُ مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ الْحَارِثُ الْأَعْوَرُ الْهُمْدَانِيُّ [إسناده ضعيف]

(۱۱۲۰) امام شعبی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دس قسم کے لوگوں پر لعنت فرمائی ہے، سود خور، سود کھلانے والا، سودی معاملات لکھنے والا، سودی معاملات کے گواہ، حلالہ کرنے والا، حلالہ کروانے والا، زکوٰۃ روکنے والا، جسم گودنے والی اور جسم گودوانے والی پر لعنت فرمائی ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نوحہ کرنے سے منع فرماتے تھے۔

(۱۱۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ النَّاجِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ بْنِ عِمْرَانَ الْوَاسِطِيُّ قَالَا تَنَا حَدَّثَنَا عَنْ سَلَمَةَ وَهَذَا لَفْظُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَادَانَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِنْ جَنَابَةِ لَمْ يُصِبْهَا الْمَاءُ فَعِلَ بِهِ كَذًا وَكَذًا مِنَ النَّارِ قَالَ عَلِيٌّ فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ شَعْرِي كَمَا تَرَوْنَ [راجع: ۷۲۷]

(۱۱۲۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص جنابت کی حالت میں غسل کرتے ہوئے ایک بال کے برابر بھی جگہ خالی چھوڑ دے جہاں پانی نہ پہنچا ہو، اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ جہنم میں ایسا ایسا معاملہ کریں گے، بس اسی وقت سے میں نے اپنے بالوں کے ساتھ دشمنی پال لی۔

(۱۱۲۲) حَدَّثَنَا أُسُودُ بْنُ غَامِرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ ابْنِ عَمِيرٍ قَالَ شَرِيكٌ قُلْتُ لَهُ عَمَّنْ يَا أَبَا عَمِيرٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ قَالَ

عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَحْمَ الْهَامَةِ مُشْرَبًا حُمْرَةً شَتْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ صَحْمَ اللَّحْيَةِ طَوِيلَ الْمَسْرِبَةِ صَحْمَ الْكَرَادِيسِ يَمْشِي فِي صَبَبٍ يَتَكَفَّأُ فِي الْمِشْيَةِ لَا قَصِيرٌ وَلَا طَوِيلٌ لَمْ أَرِ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۷۴۴]

(۱۱۲۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کا سر مبارک بڑا رنگ سرخی مائل سفید اور داڑھی گھنی تھی، ہڈیوں کے جوڑ بہت مضبوط تھے، ہتھیلیاں اور پاؤں بھرے ہوئے تھے، سینے سے لے کر ناف تک بالوں کی ایک لمبی سے دھاری تھی، سر کے بال گھنے اور ہلکے گھنگھریالے تھے، چلتے وقت چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے تھے، ایسا محسوس ہوتا تھا گویا کہ کسی گھاٹی سے اتر رہے ہیں، بہت زیادہ لمبے تھے اور نہ بہت زیادہ چھوٹے قدم تھے، میں نے ان سے پہلے یا ان کے بعد ان جیسا کوئی نہ دیکھا، رضی اللہ عنہ۔

(۱۱۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَا لَمْ يَكُنْ جُنُبًا [راجع: ۶۲۷]

(۱۱۲۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہمیں مستقل قرآن پڑھاتے رہتے تھے الایہ کہ جنبی ہو جاتے۔

(۱۱۲۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ الْجَرُمِيُّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي فَجَاءَ عَلِيٌّ فَقَامَ عَلَيْنَا فَسَلَّمَ ثُمَّ أَمَرَ أَبَا مُوسَى بِأُمُورٍ مِنْ أُمُورِ النَّاسِ قَالَ ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلِ اللَّهَ الْهَدَى وَأَنْتَ تَعْنِي بِذَلِكَ هِدَايَةَ الطَّرِيقِ وَاسْأَلِ اللَّهَ السَّدَادَ وَأَنْتَ تَعْنِي بِذَلِكَ تَسْدِيدَكَ السَّهْمَ وَنَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَجْعَلَ خَاتِمِي فِي هَذِهِ أَوْ هَذِهِ السَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى قَالَ فَكَانَ قَائِمًا فَمَا أَذْرِي فِي أَيْتِهْمَا قَالَ وَنَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْمِثْرَةِ وَعَنْ الْقَسِيَّةِ قُلْنَا لَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَأَيُّ شَيْءٍ الْمِثْرَةُ قَالَ شَيْءٌ يَصْنَعُهُ النِّسَاءُ لِبُعُولَتِهِنَّ عَلَى رِحَالِهِنَّ قَالَ قُلْنَا وَمَا الْقَسِيَّةُ قَالَ ثِيَابٌ تَأْتِينَا مِنْ قَبْلِ الشَّامِ مُصْلَعَةٌ فِيهَا أَمْثَالُ النَّارِ قَالَ قَالَ أَبُو بُرْدَةَ فَلَمَّا رَأَيْتُ السَّبِيحَةَ عَرَفْتُ أَنَّهَا هِيَ [صححه مسلم (۲۰۷۸)] [راجع: ۵۸۶] [راجع: ۶۶۴]

(۱۱۲۴) حضرت ابو بردہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اپنے والد کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے، انہوں نے آ کر ہمیں سلام کیا اور میرے والد صاحب کو لوگوں کا کوئی معاملہ سپرد فرمایا اور فرمانے لگے کہ مجھ سے جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا اللہ سے ہدایت کی دعاء مانگا کرو اور ہدایت سے ہدایت طریق مراد لے لیا کرو اور اللہ سے درنگی اور سداد کی دعاء کیا کرو اور آپ اس سے تیر کی درنگی مراد لے لیا کرو۔

نیز نبی ﷺ نے مجھے شہادت یا درمیان والی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے، راوی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تھے اس لئے انگلیوں کا اشارہ میں صحیح طور پر سمجھ نہ سکا، پھر انہوں نے فرمایا نبی ﷺ نے مجھے سرخ دھاری دار اور ریشمی کپڑوں سے منع فرمایا ہے، ہم نے پوچھا امیر المؤمنین! ”میسرہ“ (یہ لفظ حدیث میں استعمال ہوا ہے) سے کیا مراد ہے؟ یہ

کیا چیز ہوتی ہے؟ فرمایا عورتیں اپنے شوہروں کی سواری کے کجاوے پر رکھنے کے لئے ایک چیز بناتی تھیں (جسے زین پوش کہا جاتا ہے) اس سے وہ مراد ہے، پھر ہم نے پوچھا کہ ”تسیہ“ سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا شام کے وہ کپڑے جن میں ”اترج“ جیسے نقش و نگار بنے ہوتے تھے، ابو بردہ کہتے ہیں کہ جب میں نے کتان کے بنے ہوئے کپڑے دیکھے تو میں سمجھ گیا کہ یہ وہی ہیں۔

(۱۱۲۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ مَيْسَرَةَ وَزَادَ أَنْ قَالَا شَرِبَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَائِمًا ثُمَّ قَالَ إِنْ أَشْرَبُ قَائِمًا فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَإِنْ أَشْرَبُ جَالِسًا فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ جَالِسًا [قال شعيب: حسن لغيره] [راجع: ۷۹۵]

(۱۱۲۵) ميسره بن ميسرة اور زاذان کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر پانی پیا، اور فرمایا اگر میں نے کھڑے ہو کر پانی پیا ہے تو نبی ﷺ کو دیکھ کر کیا ہے، اور اگر بیٹھ کر پیا ہے تو انہیں اس طرح بھی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۱۱۲۶) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُثَيْمٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُثَيْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مُخَيَّمَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلِيَالِيَهُنَّ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً [راجع: ۷۴۸]

(۱۱۲۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی ﷺ نے مسافر کے لئے تین دن اور تین رات اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات مسح کی اجازت دی ہے۔

(۱۱۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا فَلَا تَقْعُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُولَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ وَلَكِنَّ الْحَرْبَ خَدَعَةٌ

(۱۱۲۷) ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ فرمایا جب میں تم سے نبی ﷺ کے حوالے سے کوئی حدیث بیان کروں تو میرے نزدیک آسمان سے گر جانا ان کی طرف جھوٹی نسبت کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے، اور جنگ تو نام ہی تدبیر اور چال کا ہے۔

(۱۱۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي إِبرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَادَانَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ شَرِبَ قَائِمًا فَتَنَظَرَ النَّاسُ فَأَنْكَرُوا ذَلِكَ عَلَيْهِ فَقَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا تَنْظُرُونَ إِنْ أَشْرَبُ قَائِمًا فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَإِنْ أَشْرَبُ قَاعِدًا فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَاعِدًا [راجع: ۷۹۵]

(۱۱۲۸) زاذان کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر پانی پیا، لوگ ان کی طرف تعجب سے دیکھنے لگے، انہوں نے فرمایا کہ مجھے کیوں گھور گھور کر دیکھ رہے ہو؟ اگر میں نے کھڑے ہو کر پانی پیا ہے تو نبی علیہ السلام کو دیکھ کر کیا ہے، اور اگر بیٹھ کر پیا ہے تو انہیں اس طرح بھی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۱۱۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ أَخْبَرَنِي وَرَقَاءُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ

[راجع: ۶۹۲]

(۱۱۲۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی علیہ السلام نے اپنے جسم مبارک کی رگ سے زائد خون نکلوا یا اور یہ کام کرنے والے کو ”جسے حجام کہا جاتا تھا“ اس کی مزدوری دے دی۔

(۱۱۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو حَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا وَرَقَاءُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَنِي فَأَعْطَيْتُ الْحَجَّامَ أَجْرَهُ [راجع: ۶۹۲]

(۱۱۳۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی علیہ السلام نے اپنے جسم مبارک کی رگ سے زائد خون نکلوا یا اور مجھے حکم دیا کہ یہ کام کرنے والے کو ”جسے حجام کہا جاتا تھا“ اس کی مزدوری دے دوں۔

(۱۱۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ زَادَانَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ خَدِيجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَلَدَيْنِ مَاذَا لَهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمَا فِي النَّارِ قَالَ فَلَمَّا رَأَى الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهَهَا قَالَ لَوْ رَأَيْتُ مَكَانَهُمَا لَأَبْغَضْتَهُمَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَوَلَدِي مِنْكَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ وَأَوْلَادَهُمْ فِي الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْمُشْرِكِينَ وَأَوْلَادَهُمْ فِي النَّارِ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ [إسناده ضعيف]

(۱۱۳۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے نبی علیہ السلام سے اپنے ان دو بچوں کے متعلق پوچھا جو زمانہ جاہلیت میں فوت ہو گئے تھے، نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ دونوں جہنم میں ہیں، پھر جب نبی علیہ السلام نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چہرے پر اس کے ناخوشگوار اثرات دیکھے تو فرمایا کہ اگر تم ان دونوں کا ٹھکانہ دیکھ لیتیں تو تمہیں بھی ان سے نفرت ہو جاتی۔

انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر میرے ان بچوں کا کیا ہوگا جو آپ سے ہوئے ہیں؟ فرمایا وہ جنت میں ہیں، پھر فرمایا کہ مؤمنین اور ان کی اولاد جنت میں ہوگی اور مشرکین اور ان کی اولاد جہنم میں ہوگی، اس کے بعد نبی علیہ السلام نے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور اس ایمان لانے میں ان کی اولاد نے بھی ان کی پیروی کی، ہم انہیں ان کی اولاد

سے ملا دیں گے۔

(۱۱۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَرَّارٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ قَاعِدًا يَوْمَ الْخَنْدَقِ عَلَى فُرْصَةٍ مِنْ فُرُضِ الْخَنْدَقِ فَقَالَ شَغُلُونَا عَنْ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ مَلَأَ اللَّهُ بُطُونَهُمْ وَيُوتَهُمْ نَارًا [صححه مسلم (۶۲۷)] [انظر: ۱۳۰۶]

(۱۱۳۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ خندق کے دن نبی ﷺ خندق کے کسی کنارے پر بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے کہ انہوں نے ہمیں نماز عصر نہیں پڑھنے دی یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔

(۱۱۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ خَيْرٍ قَالَ جَلَسَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّحْبَةِ ثُمَّ قَالَ لِغُلَامِيهِ ابْنَتِي بِطَهْرٍ فَأَتَاهُ الْغُلَامُ بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ وَطَسْتٌ قَالَ عَبْدُ خَيْرٍ وَنَحْنُ جُلُوسٌ نَنْظُرُ إِلَيْهِ فَأَخَذَ بِيَمِينِهِ الْإِنَاءَ فَكَفَّاهُ عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى ثُمَّ غَسَلَ كَفَّيْهِ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى الْإِنَاءَ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى ثُمَّ غَسَلَ كَفَّيْهِ فَعَلَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ عَبْدُ خَيْرٍ كُلُّ ذَلِكَ لَا يَدْخُلُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى فِي الْإِنَاءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَنَشَرَّ بِيَدِهِ الْيُسْرَى فَعَلَّ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى فِي الْإِنَاءِ فَعَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِلَى الْمِرْفَقِ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى فِي الْإِنَاءِ حَتَّى غَمَرَهَا الْمَاءَ ثُمَّ رَفَعَهَا بِمَا حَمَلَتْ مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ مَسَحَهَا بِبِيَدِهِ الْيُسْرَى ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ كَلَسَتْهُمَا مَرَّةً ثُمَّ صَبَّ بِيَدِهِ الْيُمْنَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ عَلَى قَدَمَيْهِ الْيُمْنَى ثُمَّ غَسَلَهَا بِبِيَدِهِ الْيُسْرَى ثُمَّ صَبَّ بِيَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى قَدَمَيْهِ الْيُسْرَى ثُمَّ غَسَلَهَا بِبِيَدِهِ الْيُسْرَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى فَغَرَفَ بِكَفِّهِ فَشَرِبَ ثُمَّ قَالَ هَذَا طَهُورُ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى طَهُورِ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَذَا طَهُورُهُ [راجع: ۸۷۶]

(۱۱۳۳) عبد خیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فجر کی نماز پڑھ کر ”رحبہ“ کے پاس بیٹھ گئے، پھر اپنے غلام سے وضو کا پانی لانے کے لئے فرمایا، وہ ایک برتن لایا جس میں پانی تھا اور ایک طشت، انہوں نے دائیں ہاتھ سے برتن پکڑا، اور بائیں ہاتھ پر پانی انڈیلنے لگے، پھر دونوں ہتھیلیوں کو دھویا (پھر دائیں ہاتھ سے اسی طرح کیا) تین مرتبہ اس طرح کرنے کے بعد داہنا ہاتھ برتن میں داخل کر کے کٹی کی، ناک میں پانی ڈالا اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کی، تین مرتبہ اس طرح کرنے کے بعد داہنا ہاتھ برتن میں داخل کر کے تین مرتبہ چہرہ دھویا، پھر تین مرتبہ داہنا ہاتھ کہنی سمیت دھویا، پھر بائیں ہاتھ تین مرتبہ کہنی سمیت دھویا، پھر داہنا ہاتھ برتن میں اچھی طرح ڈبو کر باہر نکالا اور اس پر جو پانی لگ گیا تھا بائیں ہاتھ پر مل کر دونوں ہاتھوں سے ایک مرتبہ سرکا

مسح کیا، پھر دائیں ہاتھ سے دائیں پاؤں پر تین مرتبہ پانی بہایا اور بائیں ہاتھ سے اسے مل کر دھویا، پھر بائیں ہاتھ سے بائیں پاؤں پر تین مرتبہ پانی بہایا اور بائیں ہاتھ سے اسے مل کر دھویا تین مرتبہ اسی طرح کیا، پھر داہنا ہاتھ برتن میں ڈال کر چلو بھر پانی نکالا اور اسے پی کر فرمایا یہ ہے نبی ﷺ کا وضو، جو شخص نبی ﷺ کا طریقہ وضو دیکھنا چاہتا ہے تو وہ یہی ہے۔

(۱۱۳۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانٍ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدَةَ السَّلْمَانِيِّ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ اللَّهُمَّ اْمْلَأْ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى آتَتْ الشَّمْسُ [راجع: ۵۹۱]

(۱۱۳۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ خندق کے دن نبی ﷺ نے فرمایا اللہ! ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے کہ انہوں نے ہمیں نماز عصر نہیں پڑھنے دی یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔

(۱۱۳۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنبَأَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حُتَّتْ مَرَّةً بِالْمَدِينَةِ جُوعًا شَدِيدًا فَخَرَجْتُ أَطْلُبُ الْعَمَلَ فِي عَوَالِي الْمَدِينَةِ فَإِذَا أَنَا بِامْرَأَةٍ قَدْ حَمَعَتْ مَدْرًا فَظَنَنْتُهَا تَرِيدُ بَلَاءً فَأَتَيْتُهَا فَقَاطَعْتُهَا كُلَّ ذَنْبٍ عَلَى تَمْرَةٍ فَمَدَدْتُ سِتَّةَ عَشَرَ ذَنْبًا حَتَّى مَجَلَّتْ يَدَايَ ثُمَّ أَتَيْتُ الْمَاءَ فَأَصَبْتُ مِنْهُ ثُمَّ أَتَيْتُهَا فَقُلْتُ بِكَفَى هَكَذَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَبَسَطَ إِسْمَاعِيلُ يَدَيْهِ وَجَمَعَهُمَا فَعَدْتُ لِي سِتَّةَ عَشَرَ تَمْرَةً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَأَكَلَ مَعِيَ مِنْهَا [راجع: ۶۸۷]

(۱۱۳۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ بھوک کی شدت سے تنگ آ کر میں اپنے گھر سے نکلا میں ایک عورت کے پاس گذرا جس نے کچھ گارا اکٹھا کر رکھا تھا، میں سمجھ گیا کہ یہ اسے پانی سے ترہتر کرنا چاہتی ہے، میں نے اس کے پاس آ کر اس سے یہ معاہدہ کیا کہ ایک ڈول کھینچنے کے بدلے تم مجھے ایک کھجور دو گی، چنانچہ میں نے سولہ ڈول کھینچے یہاں تک کہ میرے ہاتھ تھک گئے پھر میں نے پانی کے پاس آ کر پانی پیا، اس کے بعد اس عورت کے پاس آ کر اپنے دونوں ہاتھوں کو پھیلا دیا اور اس نے گن کر سولہ کھجوریں میرے ہاتھ پر رکھ دیں میں وہ کھجوریں لے کر نبی ﷺ کے پاس آیا اور انہیں یہ سارا واقعہ بتایا اور کچھ کھجوریں میں نے نبی ﷺ کو کھلا دیں اور کچھ خود کھالیں۔

(۱۱۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي جَنَابٍ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ الطُّهَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ احْتَجَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِلْحَجَّامِ حِينَ فَرَّغَ كَمْ خَرَجْتُكَ قَالَ صَاعَانِ فَوَضَعَ عَنْهُ صَاعًا وَأَمَرَنِي فَأَعْطَيْتُهُ صَاعًا [راجع: ۶۹۲]

(۱۱۳۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے حج پھنے لگوانے، فراغت کے بعد پھنے لگانے والے سے اس کی مزدوری پوچھی، اس نے دو صاع بتائے، نبی ﷺ نے اس سے ایک صاع کم کر دیا، اور مجھے ایک صاع اس کے حوالے کرنے کا حکم دیا۔

(۱۱۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ وَحَدَّثَنِي أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى التَّعَلَّبِيُّ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ خَادِمًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَرَتْ فَأَمَرَنِي أَنْ أَقِيمَ عَلَيْهَا الْحَدَّ فَوَجَدْتُهَا لَمْ تَجِفَّ مِنْ دِمِهَا فَأَتَيْتُهُ فَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ إِذَا جَفَّتْ مِنْ دِمِهَا فَأَقِمَّ عَلَيْهَا الْحَدَّ أَقِيمُوا الْحُدُودَ عَلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ إِسْحَاقَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ [راجع: ۶۷۹]

(۱۱۳۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی ایک خادمہ سے بدکاری کا گناہ سرزد ہو گیا، نبی ﷺ نے مجھے اس پر حد جاری کرنے کا حکم دیا، میں نے دیکھا کہ اس کا تو خون ہی بند نہیں ہو رہا، میں نے آ کر نبی ﷺ سے یہ بات ذکر کی، تو نبی ﷺ نے فرمایا جب اس کا خون بند ہو جائے تب اس پر حد جاری کر دینا، یاد رکھو! اپنے غلاموں اور باندیوں پر بھی حد جاری کیا کرو۔

(۱۱۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَمَةٍ لَهُ فَجَرَتْ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [راجع: ۶۷۹]

(۱۱۳۸) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۱۳۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ قَالَ شَهِدْتُ عَلِيًّا وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَعُثْمَانُ يَنْهَى عَنِ الْمُنْعَةِ وَأَنْ يُجْمَعَ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَهْلًا بِهِمَا فَقَالَ لَبَيْكَ بِعُمَرَةَ وَحَجَّ مَعًا فَقَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَرَانِي أَنْهَى النَّاسَ عَنْهُ وَأَنْتَ تَفْعَلُهُ قَالَ لَمْ أَكُنْ أَدْعُ سَنَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ [راجع: ۷۳۳]

(۱۱۳۹) مروان بن حکم سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں مکہ اور مدینہ کے درمیان حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھا، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ حج تمتع یعنی حج اور عمرہ کو ایک ہی سفر میں جمع کرنے سے منع فرماتے تھے، یہ دیکھ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دونوں کا احرام باندھ لیا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ کیا آپ کے علم میں نہیں ہے کہ میں نے اس کی ممانعت کا حکم جاری کر دیا ہے اور آپ پھر بھی اس طرح کر رہے ہیں؟ فرمایا لیکن کسی کی بات کے آگے میں نبی ﷺ کی بات کو نہیں چھوڑ سکتا۔

(۱۱۴۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي وَإِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ وَحَدَّثَنِي سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ جَمِيعًا عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ مَيْسَرَةَ رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ شَرِبَ قَائِمًا فَقُلْتُ تَشْرَبُ وَأَنْتَ قَائِمٌ قَالَ إِنْ أَشْرَبَ قَائِمًا فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَإِنْ أَشْرَبُ قَاعِدًا فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَاعِدًا [راجع: ۷۹۵]

(۱۱۴۰) میسرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے دیکھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر پانی پیا، میں نے ان سے کہا کہ آپ کھڑے ہو کر پانی پی رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا اگر میں نے کھڑے ہو کر پانی پیا ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر کیا ہے، اور اگر بیٹھ کر پیا ہے تو انہیں اس طرح بھی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۱۱۴۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى حَدَّثَنَا عَلِيُّ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا اشْتَكَتْ مَا تَلْقَى مِنْ أَثَرِ الرَّحَى فِي يَدِهَا وَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبِيًّا فَانْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْهُ وَلَقِيَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَأَخْبَرَتْهَا فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ بِمَجِيئِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِلَيْهَا فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَخَذْنَا مَصَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا لِنَقُومَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ مَكَانِكُمَا فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتَّى وَجَدْتُ بُرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِي فَقَالَ أَلَا أَعْلَمُكُمْ خَيْرًا مِمَّا سَأَلْتُمَا إِذَا أَخَذْتُمَا مَصَاجِعَكُمَا أَنْ تُكَبِّرَا اللَّهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ وَتُسَبِّحَاهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُحَمِّدَاهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ خَادِمٍ [راجع: ۶۰۴]

(۱۱۴۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے یہ شکایت کی کہ آٹا پیس پیس کر ہاتھوں میں نشان پڑ گئے ہیں، اس دوران نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہیں سے کچھ قیدی آئے، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پتہ چلا تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک خادم کی درخواست لے کر حاضر ہوئیں لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ ملے، تو وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتا کر واپس آ گئیں۔

جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم واپس آئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے آنے کی اطلاع دی، چنانچہ رات کو جب ہم اپنے بستر پر لیٹ چکے تھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، ہم نے کھڑا ہونا چاہا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی جگہ رہو، یہ کہہ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس بیٹھ گئے، حتیٰ کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کی ٹھنڈک محسوس کی، اور فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تمہارے لئے خادم سے بہتر ہو؟ جب تم اپنے بستر پر لیٹا کرو تو ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر کہہ لیا کرو۔

(۱۱۴۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ الزُّهْرَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو وَكَيْعٍ الْجَرَّاحُ بْنُ مَلِيحٍ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى الثَّعْلَبِيِّ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَالَ أَبُو الرَّبِيعِ فِي حَدِيثِهِ عَنْ مَيْسَرَةَ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ أُرْسِلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُمِّهِ لَهُ سَوْدَاءُ زَنْتٌ لِأَجْلِذِهَا الْحَدَّ قَالَ فَوَجَدْتُهَا فِي دِمَائِهَا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ فَقَالَ لِي إِذَا تَعَالَتْ مِنْ نَفْسِهَا فَاجْلِذْهَا خَمْسِينَ وَقَالَ أَبُو الرَّبِيعِ فِي حَدِيثِهِ قَالَ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِذَا جَفَّتْ مِنْ دِمَائِهَا فَحَدِّثْهَا ثُمَّ قَالَ أَقِيمُوا الْحُدُودَ [راجع: ۶۷۹]

(۱۱۴۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی ایک سیاہ قام خادمہ سے بدکاری کا گناہ سرزد ہو گیا، نبی ﷺ نے مجھے اس پر حد جاری کرنے کا حکم دیا، میں نے دیکھا کہ اس کا تو خون ہی بند نہیں ہو رہا، میں نے آکر نبی ﷺ سے یہ بات ذکر کی، تو نبی ﷺ نے فرمایا جب اس کا خون بند ہو جائے تب اس پر حد جاری کر دینا، یا درکھو! اپنے غلاموں اور باندیوں پر بھی حد جاری کیا کرو۔

(۱۱۴۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَسِيرُ حَتَّى إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَأَظْلَمَ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ عَلَى أَقْرَبِهَا ثُمَّ يَقُولُ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ [قال الألبانی: صحيح]

صحیح (ابو داؤد: ۱۲۳۴)۔ قال شعب: اسنادہ حید

(۱۱۴۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ (جب سفر پر روانہ ہوتے تو) چلتے رہتے تھے یہاں تک کہ جب سورج غروب ہو جاتا اور اندھیرا چھا جاتا تو وہ اتر کر مغرب کی نماز اس کے آخر وقت میں ادا کرتے اور اس کے فوراً بعد ہی عشاء کی نماز اس کے اوّل وقت میں ادا کر لیتے اور فرماتے کہ میں نے نبی ﷺ کو بھی اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۱۱۴۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا شَكَّتْ إِلَيَّ أَبِيهَا مَا تَلَقَى مِنْ يَدَيْهَا مِنَ الرَّحَى فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ [راجع: ۶۰۴]

(۱۱۴۴) حدیث نمبر (۱۱۴۱) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۱۴۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْبُحْتَرِيِّ الطَّائِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ لَمَّا بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ تَبْعَنِي وَأَنَا رَجُلٌ حَدِيثُ السِّنِّ وَلَيْسَ لِي عِلْمٌ بِكَثِيرٍ مِنَ الْقَضَاءِ قَالَ فَضَرَبَ صَدْرِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اذْهَبْ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ سَيَبِّتُ لِسَانَكَ وَيَهْدِي قَلْبَكَ قَالَ فَمَا أَعْيَانِي قَضَاءُ بَيْنَ اثْنَيْنِ [قال

شعب: صحيح لغيره، أخرجه الطيالسي: ۹۸ [راجع: ۶۳۶]۔

(۱۱۴۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جب مجھے یمن کی طرف بھیجا تو میں اس وقت نو خیز تھا، میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ میں نو عمر ہوں اور مجھے فیصلہ کرنے کا قطعاً کوئی علم نہیں ہے؟ نبی ﷺ نے میرے سینے پر اپنا ہاتھ مار کر فرمایا اللہ تمہاری زبان کو صحیح راستے پر چلائے گا اور تمہارے دل کو مضبوط رکھے گا، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد کبھی بھی دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرنے میں مجھے کوئی شک نہیں ہوا۔

(۱۱۴۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اجْتَمَعَ عَلِيٌّ وَعُثْبَانُ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بَعْثَانِ فَكَانَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَنْهَى عَنْ الْمُتَعَةِ وَالْعُمَرَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا تُرِيدُ إِلَى أَمْرِ فَعَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنْهَى عَنْهَا فَقَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَعَا مِنْكَ [صححه البخارى (۱۵۶۹)، ومسلم (۱۲۲۳)]. [راجع: ۴۰۲].

(۱۱۳۶) حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ مقام عسفان میں اکٹھے ہو گئے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حج تمتع سے روکتے تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کام کو کیا ہو، اس سے روکنے میں آپ کا کیا مقصد ہے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ مسئلہ رہنے ہی دیجئے۔ (کیونکہ میں نے اس کا حکم نہیں دیا، صرف مشورہ کے طور پر یہ بات کہی ہے)

(۱۱۴۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَحَجَّاجٌ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ شَدَّادٍ يَقُولُ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَعَ أَبُوَيْهِ لِأَحَدٍ غَيْرِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَإِنَّ يَوْمَ أُحُدٍ جَعَلَ يَقُولُ أَرُمُ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي [قال شعيب: اسنادہ صحیح]. [راجع: ۱۷۰۹]

(۱۱۳۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی کسی کے لئے "سوائے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے" اپنے والدین کو جمع کرتے ہوئے نہیں سنا، غزوہ احد کے دن آپ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے فرما رہے تھے کہ سعد! تیر پھیٹگو، تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ (۱۱۴۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدِّمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ قَالُوا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ وَحَدَّثَنِي أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ وَمُعَاذُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَرْبٍ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ وَقَالَ أَبُو خَيْثَمَةَ فِي حَدِيثِهِ ابْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَوْلُ الْغُلَامِ الرَّضِيعِ يَنْضَحُ وَبَوْلُ الْجَارِيَةِ يُغْسَلُ قَالَ قَتَادَةُ وَهَذَا مَا لَمْ يَطْعَمَا الطَّعَامَ فَإِذَا طَعِمَا الطَّعَامَ غُسِلَا جَمِيعًا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو خَيْثَمَةَ فِي حَدِيثِهِ قَوْلَ قَتَادَةَ [راجع: ۵۶۳].

(۱۱۳۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بچے کے پیشاب پر پانی کے چھینے مارنا بھی کافی ہے اور بچی کا پیشاب جس چیز پر لگ جائے اسے دھویا جائے گا، قتادہ کہتے ہیں کہ یہ حکم اس وقت تک ہے جب انہوں نے کھانا پینا شروع نہ کیا ہو اور جب وہ کھانا پینا شروع کر دیں تو دونوں کا پیشاب جس چیز کو لگ جائے اسے دھونا ہی پڑے گا۔

(۱۱۴۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَرْبٍ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ الدَّيْلِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الرَّضِيعِ يَنْضَحُ بَوْلُ الْغُلَامِ وَيُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ قَالَ قَتَادَةُ وَهَذَا مَا لَمْ يَطْعَمَا الطَّعَامَ فَإِذَا طَعِمَا غُسِلَا جَمِيعًا [راجع: ۵۶۳].

(۱۱۳۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شیر خوار بچے کے متعلق ارشاد فرمایا بچے کے پیشاب پر پانی

کے چھینے مارنا بھی کافی ہے اور بچی کا پیشاب جس چیز پر لگ جائے اسے دھویا جائے گا، قتادہ کہتے ہیں کہ یہ حکم اس وقت تک ہے جب انہوں نے کھانا پینا شروع نہ کیا ہو اور جب وہ کھانا پینا شروع کر دیں تو دونوں کا پیشاب جس چیز کو لگ جائے اسے دھونا ہی پڑے گا۔

(۱۱۵۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانَ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ شَغَلُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى آتَى الشَّمْسُ مَلَأَ اللَّهُ قُبُورَهُمْ نَارًا أَوْ بَيُوتَهُمْ أَوْ بَطُونَهُمْ شَكَّ شُعْبَةُ فِي الْبُيُوتِ وَالْبُطُونِ [راجع: ۵۹۱]

(۱۱۵۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ خندق کے دن نبی ﷺ نے فرمایا اللہ ان (مشرکین) کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے کہ انہوں نے ہمیں نماز عصر نہیں پڑھنے دی یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔

(۱۱۵۱) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَسَّانَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ شَغَلُونَا عَنْ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى آتَى الشَّمْسُ مَلَأَ اللَّهُ قُبُورَهُمْ وَبُيُوتَهُمْ أَوْ بَطُونَهُمْ نَارًا شَكَّ فِي الْبُيُوتِ وَالْبُطُونِ فَأَمَّا الْقُبُورُ فَلَيْسَ فِيهِ شَكٌّ [راجع: ۵۹۱]

(۱۱۵۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ خندق کے دن نبی ﷺ نے فرمایا اللہ ان (مشرکین) کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے کہ انہوں نے ہمیں نماز عصر نہیں پڑھنے دی یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔

(۱۱۵۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ أَوْتَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَوَّلِهِ وَأَوْسَطِهِ وَآخِرِهِ وَأَنْتَهَى وَتَرَهُ إِلَى آخِرِهِ [راجع: ۵۸۰]

(۱۱۵۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ رات کے ابتدائی، درمیانے اور آخری حصے میں وتر پڑھ لیا کرتے تھے، تاہم آخر میں آپ ﷺ رات کے آخری حصے میں اس کی پابندی فرمانے لگے تھے۔

(۱۱۵۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هُبَيْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوقِظُ أَهْلَهُ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ [راجع: ۷۶۲]

(۱۱۵۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اپنے اہل خانہ کو بھی رات جاگنے کے لئے اٹھایا کرتے تھے۔

(۱۱۵۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هُبَيْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْدَيْتَ لَهُ حُلَّةً مِنْ حَرِيرٍ فَكَسَانِيهَا قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَخَرَجْتُ فِيهَا فَقَالَ النَّبِيُّ

(۱۱۵۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے سونے کی انگوٹھی، ریشم اور سرخ زین پوش سے منع فرمایا ہے۔

(۱۱۶۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عَمَّارًا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الطَّيِّبُ الْمُطِيبُ انْذَنْ لَهُ [راجع: ۷۷۹]۔

(۱۱۶۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا، اتنی دیر میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ آ کر اجازت طلب کرنے لگے، نبی ﷺ نے فرمایا کہ انہیں اجازت دے دو، خوش آمدید اس شخص کو جو پاکیزہ ہے اور پاکیزگی کا حامل ہے۔

(۱۱۶۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ مُضَرَّبٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا لَيْلَةَ بَدْرِ وَمَا مِنَّا إِنْسَانٌ إِلَّا نَأْتِمُّ إِلَّا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ كَانَ

بُصَلَّى إِلَى شَجَرَةٍ وَيَدْعُو حَتَّى أَصْبَحَ وَمَا كَانَ مِنَّا فَارِسٌ يَوْمَ بَدْرِ غَيْرَ الْمُقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ [راجع: ۱۰۲۳]۔

(۱۱۶۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر کے موقع پر ہم نے دیکھا ہے کہ ہمارے درمیان ہر شخص سو جاتا تھا، سوائے نبی ﷺ کے جو ایک درخت کے نیچے نماز پڑھتے جاتے تھے اور روتے جاتے تھے یہاں تک کہ صبح ہوگئی، اور غزوہ بدر کے دن حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کے علاوہ ہم میں کوئی گھر سوار نہ تھا۔

(۱۱۶۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمِيعٍ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ عَمِيرٍ قَالَ جَاءَ زَيْدُ بْنُ صُوحَانَ إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ حَدَّثَنِي مَا نَهَاكَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَهَانِي

عَنِ الْخَنَازِيرِ وَالْذَّبَابِ وَالنَّقِيرِ وَالْجَعَةِ وَعَنِ خَاتَمِ الذَّهَبِ أَوْ قَالَ حَلَقَةِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْحَرِيرِ وَالْقَسِيِّ وَالْمَيْشَرَةِ الْحُمْرَاءِ قَالَ وَأُهِدِيْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً حَرِيرٍ فَكَسَانِيهَا فَخَرَجْتُ فِيهَا

فَأَخَذَهَا فَأَعْطَاهَا فَاطِمَةَ أَوْ عَمَّتَهُ إِسْمَاعِيلُ يَقُولُ ذَلِكَ [راجع: ۹۶۳]۔

(۱۱۶۲) مالک بن عمیر کہتے ہیں کہ ایک دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں زید بن صوحان آ گئے، اور سلام کر کے کہنے لگے امیر المؤمنین! نبی ﷺ نے جن چیزوں سے آپ لوگوں کو روکا تھا، ہمیں بھی ان سے روکیے، فرمایا نبی ﷺ نے ہمیں کدو کی تو نبی، سبز

مٹکے، لگ کے برتن، لکڑی کو کھود کر بنائے گئے برتن کو استعمال کرنے اور جو کی نیب سے منع فرمایا (کیونکہ ان میں شراب کشید کی جاتی تھی) نیز ریشم، سرخ زین پوش، خالص ریشم اور سونے کے حلقوں سے منع فرمایا۔

پھر فرمایا کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھے ایک ریشمی جوڑا عنایت فرمایا، میں وہ پہن کر باہر نکلا، نبی ﷺ نے یہ دیکھ کر وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ان کی پھوپھی کو بھیجوا دیا۔

(۱۱۶۳) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَدْ كَرِهَ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ جَاءَ صَعْصَعَةُ بْنُ صُوحَانَ إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ [راجع: ۹۶۳]۔

(۱۱۶۳) گذشتہ حدیث ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۱۶۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا جَبَانُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ ضَرَّارِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ حُصَيْنِ الْمُرَزِيِّ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ إِلَّا الْ حَدَّثُ لَا اسْتَحْيَاكُمْ مِمَّا لَا يَسْتَحْيِي مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالْحَدَّثُ أَنْ يَقْسُو أَوْ يَضُرَّ ط

(۱۱۶۳) ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے منبر پر لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا لوگو! میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نماز ”حدث“ کے علاوہ کسی اور چیز سے نہیں ٹوٹتی اور میں تم سے اس چیز کو بیان کرنے میں شرم نہیں کروں گا جس سے نبی ﷺ نے شرم محسوس نہیں فرمائی، حدث کا مطلب یہ ہے کہ آدمی کی ہوا نکل جائے۔

(۱۱۶۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي فَطَنُ بْنُ نُسَيْرٍ أَبُو عَبَّادٍ الدَّارِيُّ حَدَّثَنَا حَافِرُ بْنُ سَلِيمَانَ حَدَّثَنَا عُثَيْبَةُ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا بَرْنَدُ بْنُ أَصْرَمَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ مَاتَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ وَتَرَكَ دِينَارًا وَدِرْهَمًا فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَرَكَ دِينَارًا وَدِرْهَمًا فَقَالَ كَيْتَانِ صَلُّوا عَلَيَّ صَاحِبِكُمْ [راجع: ۱۷۸۸]

(۱۱۶۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اہل صفہ میں سے ایک صاحب کا انتقال ہو گیا، کسی شخص نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! انہوں نے ترکہ میں ایک دینار اور ایک درہم چھوڑے، نبی ﷺ نے فرمایا یہ جہنم کے دو انگارے ہیں جن سے داغا جائے گا، تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ خود پڑھ لو۔

(۱۱۶۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الْحَسَامِ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا مَشَى فِي خِرَافِ الْجَنَّةِ فَإِذَا جَلَسَ عِنْدَهُ اسْتَنْقَعَ فِي الرَّحْمَةِ فَإِذَا خَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ وَكَلَّ بِهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ

(۱۱۶۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی مریض کی عیادت کے لئے جاتا ہے گویا وہ جنت کے باغات میں چلتا ہے، جب وہ بیمار کے پاس بیٹھتا ہے تو اللہ کی رحمت کے سمندر میں غوطے کھاتا ہے، اور جب وہاں سے واپس روانہ ہوتا ہے تو اس کے لئے ستر ہزار فرشتے مقرر کر دیئے جاتے ہیں جو اس دن اس کے لئے بخشش کی دعاء مانگتے رہتے ہیں۔

(۱۱۶۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَحَجَّاجُ بْنُ أَنبَاسٍ شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ مَسْعُودَ بْنَ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَجَّاجُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي جَنَازَةٍ فَقُمْنَا وَرَأَيْنَاهُ قَعَدَ فَقَعَدْنَا [راجع: ۶۲۳]

(۱۱۶۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ پہلے جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جاتے تھے تو ہم بھی کھڑے ہو

جاتے تھے، پھر بعد میں آپ ﷺ خود بھی بیٹھے رہنے لگے تو ہم بھی بیٹھنے لگے۔

(۱۱۶۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالسَّدَادَ وَادُّكُ بِالْهُدَى هِدَايَتَكَ الطَّرِيقَ وَادُّكُ بِالسَّدَادِ تَسْدِيدَكَ السَّهْمَ قَالَ وَنَهَى أَوْ نَهَايَ عَنِ الْقَسَى وَالْمِشْرَةِ وَعَنِ الْخَاتَمِ فِي السَّبَابَةِ أَوْ الْوُسْطَى [راجع: ۵۸۶].

(۱۱۶۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ دعاء پڑھا کرو اے اللہ! میں تجھ سے ”ہدایت“ اور ”سداد“ کا سوال کرتا ہوں، اور ہدایت کا لفظ بولتے وقت راستے کی رہنمائی کو ذہن میں رکھا کرو، اور سداد کا لفظ بولتے وقت تیر کی درستگی کو ذہن میں رکھا کرو، نیز حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے ریشم، سرخ زین پوش اور سباہ یا وسطی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے۔

(۱۱۶۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ دَكْرُتِ ابْنَةَ حَمْرَةَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ [قال شعيب: اسنادہ صحیح] (۱۱۶۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے سامنے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کا تذکرہ کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا وہ میری رضاعی بیٹی ہے۔

(۱۱۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ الْمُبَارَكِيُّ سُلَيْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي الْمَوَرِّعِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَقَالَ مَنْ يَأْتِي الْمَدِينَةَ فَلَا يَدْعُ قَبْرًا إِلَّا سَوَاهُ وَلَا صُورَةً إِلَّا طَلَحَهَا وَلَا وَثَنًا إِلَّا كَسَرَهُ قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ أَنَا نُمُّ هَابِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَجَلَسَ قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَنْطَلَقْتُ ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ أَدْعُ بِالْمَدِينَةِ قَبْرًا إِلَّا سَوِيئُهُ وَلَا صُورَةً إِلَّا طَلَحْتُهَا وَلَا وَثَنًا إِلَّا كَسَرْتُهُ قَالَ فَقَالَ مَنْ عَادَ فَصَنَعَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ يَا عَلِيُّ لَا تَكُونَنَّ فِتْنًا أَوْ قَالَ مُخْتَلًا وَلَا تَاجِرًا إِلَّا تَاجَرَ الْخَيْرِ فَإِنَّ أَوْلَيْكَ هُمُ الْمُسَوِّفُونَ فِي الْعَمَلِ [راجع: ۶۵۷].

(۱۱۷۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہم لوگ ایک جنازے میں شریک تھے، اس موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کون شخص مدینہ منورہ جائے گا کہ وہاں جا کر کوئی بت ایسا نہ چھوڑے جسے اس نے توڑ نہ دیا ہو، کوئی قبر ایسی نہ چھوڑے جسے برابر نہ کر دے، اور کوئی تصویر ایسی نہ دیکھے جس پر گارا اور کچھ نہ مل دے؟ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں یہ کام کروں گا، چنانچہ وہ آدمی روانہ ہو گیا، لیکن جب مدینہ منورہ پہنچا تو وہ اہل مدینہ سے مرعوب ہو کر واپس لوٹ آیا۔

یہ دیکھ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں جانتا ہوں، نبی ﷺ نے انہیں اجازت دے دی، چنانچہ جب وہ واپس آئے تو عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے جہاں بھی کسی نوعیت کا بت پایا اسے توڑ دیا، جو قبر بھی نظر آئی اسے برابر کر دیا، اور جو تصویر بھی دکھائی دی اس پر کیچڑ ڈال دیا، اس کے بعد نبی ﷺ نے فرمایا اب جو شخص ان کاموں میں سے کوئی کام دوبارہ کرے گا گویا وہ محمد بن عبد اللہ پر نازل کردہ وحی کا انکار کرتا ہے، نیز یہ بھی فرمایا کہ اے علی! تم لوگوں کو فتنہ میں ڈالنے والے یا شیخی خورے مت بنا، صرف خیر ہی کے تاجر بننا، کیونکہ یہ وہی لوگ ہیں جن پر صرف عمل کے ذریعے ہی سبقت لے جانا ممکن ہے۔

(۱۱۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةٌ سِرَاءُ فَبَعَثَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَتْ فِيهَا فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى رَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أُعْطِهَا لِتَلْبَسَهَا قَالَ فَأَمَرَنِي فَأَطَرْتُهَا نَيْنَ نِسَائِي [راجع: ۱۰۷۷]

(۱۱۷۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں کہیں سے ہدیہ کے طور پر ایک ریشمی جوڑا آیا، نبی ﷺ نے وہ میرے پاس بھیج دیا، میں اسے پہن کر باہر نکلا تو نبی ﷺ غصہ میں آ گئے حتیٰ کہ میں نے نبی ﷺ کے روئے انور پر ناراضگی کے اثرات دیکھے پھر نبی ﷺ نے فرمایا میں نے تمہیں یہ پہننے کے لئے نہیں دیا تھا، پھر مجھے حکم دیا تو میں نے اسے اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

(۱۱۷۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَجِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَلَائِكَةُ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا جُنُبٌ وَلَا كَلْبٌ [راجع: ۶۳۲]

(۱۱۷۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس گھر میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں کوئی جنبی ہو، یا تصویر یا کتا ہو۔

(۱۱۷۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ النَّزَالِ بْنِ سَبْرَةَ أَنَّهُ شَهِدَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ جَلَسَ فِي الرَّحْبَةِ فِي حَوَائِجِ النَّاسِ فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ أَتَى بِتَوْرٍ فَأَخَذَ حَفَنَةً مَاءٍ فَمَسَحَ يَدَيْهِ وَذِرَاعَيْهِ وَوَجْهَهُ وَرَأْسَهُ وَرَجُلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ فَضْلَهُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ إِنَّ نَاسًا يَكْرَهُونَ أَنْ يَشْرَبُوا وَهُمْ قِيَامٌ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ وَهَذَا وَضُوءٌ مَنْ لَمْ يُحْدِثْ [راجع: ۵۸۳]

(۱۱۷۳) نزال بن سبرہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ان کے سامنے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ظہر کی نماز پڑھی، پھر مسجد کے صحن میں بیٹھ گئے تاکہ لوگوں کے مسائل حل کریں، جب نماز عصر کا وقت آیا تو انہوں نے چلو بھر کر پانی لیا اور اپنے ہاتھوں، بازوؤں، چہرے، سر

اور پاؤں پر پانی کا گلیا ہاتھ پھیرا، پھر کھڑے کھڑے وہ پانی پی لیا اور فرمایا کہ کچھ لوگ کھڑے ہو کر پانی پینے کو ناپسند سمجھتے ہیں حالانکہ نبی ﷺ نے بھی اسی طرح کیا ہے جیسے میں نے کیا ہے اور جو آدمی بے وضو نہ ہو بلکہ پہلے سے اس کا وضو موجود ہو، یہ اس شخص کا وضو ہے۔

(۱۱۷۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّزَّالَ بْنَ سَبْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدْ ذَكَرَ مَعْنَاهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ أَنِّي بِكُوزٍ [مكرر ماقبله].

(۱۱۷۴) گزشتہ حدیث ایک دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۱۷۵) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ غَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ الْحَكَمُ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَأَمَرَهُ أَنْ يُسَوِّيَ الْقُبُورَ [راجع: ۶۵۷].

(۱۱۷۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ انہیں مدینہ منورہ بھیجا اور تمام قبریں برابر کرنے کا حکم دیا۔

(۱۱۷۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي شَيْبَانُ أَبُو مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ أَنْبَأَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاقَةَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُنَيْبَةَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْهَذَلِيِّ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَنْ يُسَوِّيَ كُلَّ قَبْرٍ وَأَنْ يُلْطَخَ كُلُّ صَنَمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَدْخُلَ بَيُوتَ قَوْمِي قَالَ فَأَرْسَلَنِي فَلَمَّا جِئْتُ قَالَ يَا عَلِيُّ لَا تَكُونَنَّ قَتَانًا وَلَا مُخْتَلًا وَلَا تَاجِرًا إِلَّا تَاجِرَ خَيْرٍ فَإِنَّ أَوْلَيْكَ مُسَوِّفُونَ أَوْ مُسَبِّحُونَ فِي الْعَمَلِ [راجع: ۶۵۷].

(۱۱۷۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک انصاری آدمی کو بھیجا اور اسے حکم دیا کہ ہر قبر برابر کر دو اور ہر بت پرگار اٹل دو، اس نے کہا یا رسول اللہ! میں اپنی قوم کے گھروں میں داخل نہیں ہونا چاہتا، پھر نبی ﷺ نے مجھے بھیجا، جب میں واپس آیا تو فرمایا کہ تم لوگوں کو قفنہ میں ڈالنے والے یا شیخی خورے مت بننا، صرف خیر ہی کے تاجر بننا، کیونکہ یہ وہی لوگ ہیں جن پر صرف عمل کے ذریعے ہی سبقت لے جانا ممکن ہے۔

(۱۱۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ قَالَ وَأَهْلُ الْبَصْرَةِ يَكُونُونَ أَبَا مُورِّجٍ قَالَ وَكَانَ أَهْلُ الْكُوفَةِ يَكُونُونَ بَابِي مُحَمَّدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَذَكَرْنَا نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي دَاوُدَ عَنْ أَبِي شَهَابٍ [راجع: ۶۵۷].

(۱۱۷۷) گزشتہ حدیث ایک دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۱۷۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَجَّاجُ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ عُرْفُطَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ خَيْرٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنِّي بِكُرْسِيِّ فَقَعَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَنِّي بِكُوزٍ قَالَ حَجَّاجُ بِتَوَرٍّ مِنْ مَاءٍ قَالَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا وَمَضْمَضَ ثَلَاثًا مَعَ الْاسْتِنْشَاقِ بِمَاءٍ وَاحِدٍ وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا قَالَ

حَجَّاجٌ ثَلَاثًا ثَلَاثًا بِيَدٍ وَاحِدَةٍ وَوَضَعَ يَدَيْهِ فِي التَّوْرِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ قَالَ حَجَّاجٌ فَأَشَارَ بِيَدَيْهِ مِنْ مَقْدَمِ رَأْسِهِ إِلَى مُؤَخَّرِ رَأْسِهِ قَالَ وَلَا أَدْرِي أَرَدَهَا إِلَى مَقْدَمِ رَأْسِهِ أَمْ لَا وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا قَالَ حَجَّاجٌ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى طُهُورِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَذَا طُهُورُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۸۷۶].

(۱۱۷۸) عبد خیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس کرسی لائی گئی، میں نے انہیں اس پر بیٹھے ہوئے دیکھا، پھر ایک برتن لایا گیا، انہوں نے اپنے ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا، پھر ایک ہی پانی سے تین مرتبہ کلی کی، ناک میں پانی ڈالا، تین مرتبہ چہرہ دھویا، دونوں بازوؤں کو کہنیوں سمیت تین تین مرتبہ دھویا، پھر دوبارہ اپنے ہاتھوں کو برتن میں ڈالا، اور دونوں ہتھیلیوں سے سر کا ایک مرتبہ آگے سے پیچھے کی طرف مسح کیا، اور ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں تین تین مرتبہ دھوئے، پھر فرمایا کہ نبی ﷺ اسی طرح وضو کیا کرتے تھے، جو شخص نبی ﷺ کا طریقہ وضو دیکھنا چاہے تو وہ یہی ہے۔

(۱۱۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا جَمِيلُ بْنُ مُرَّةٍ عَنْ أَبِي الْوَضِيِّ قَالَ شَهِدْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَيْثُ قَتَلَ أَهْلَ النَّهْرَوَانِ قَالَ التَّمِسُوا إِلَى الْمُخْدَجِ فَطَلَبُوهُ فِي الْقَتْلَى فَقَالُوا لَيْسَ نَجِدُهُ فَقَالَ ارْجِعُوا فَالتَّمِسُوا فَوَاللَّهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِّبْتُ فَرَجَعُوا فَطَلَبُوهُ فَرَدَّدَ ذَلِكَ مِرَارًا كُلُّ ذَلِكَ يَحْلِفُ بِاللَّهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِّبْتُ فَانْطَلَقُوا فَوَجَدُوهُ تَحْتَ الْقَتْلَى فِي طِينٍ فَاسْتَخْرَجُوهُ فَجِئِيَ بِهِ فَقَالَ أَبُو الْوَضِيِّ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ حَبَشِيٍّ عَلَيْهِ ثَدْيٌ قَدْ طَبِقَ إِحْدَى يَدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ عَلَيْهَا شَعْرَاتٌ مِثْلُ شَعْرَاتِ تَكُونُ عَلَى ذَنْبِ الْيَرْبُوعِ [قال الألباني: صحيح الاسناد (ابوداود: ۴۷۶۹)]. [انظر:

۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۶].

(۱۱۷۹) ابوالوضی کہتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ اہل نہروان کے ساتھ جنگ میں مشغول تھے تو میں وہاں موجود تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا مقتولین میں ایک ایسا آدمی تلاش کرو جس کا ہاتھ ناقص اور ناکمل ہو، لوگوں نے اسے لاشوں میں تلاش کیا لیکن وہ نہیں ملا اور لوگ کہنے لگے کہ ہمیں نہیں مل رہا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا دوبارہ جا کر تلاش کرو، بخدا! میں تم سے جھوٹ بول رہا ہوں اور نہ مجھ سے جھوٹ بولا گیا۔

کئی مرتبہ اسی طرح ہوا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ہر مرتبہ لوگوں کو تلاش کرنے کے لیے دوبارہ بھیجتے رہے اور ہر مرتبہ قسم کھا کر یہ فرماتے رہے کہ نہ میں تم سے جھوٹ بول رہا ہوں اور نہ مجھ سے جھوٹ بولا گیا، آخری مرتبہ جب لوگوں نے اسے تلاش کیا تو وہ انہیں مقتولین کی لاشوں کے نیچے مٹی میں پڑا ہوا مل گیا، انہوں نے اسے نکالا اور لا کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ ابوالوضی کہتے ہیں کہ مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے گویا میں اب بھی اسے اپنی نگاہوں کے سامنے دیکھ رہا ہوں، وہ ایک حبشی تھا جس کے ہاتھ پر عورت کی چھاتی جیسا نشان بنا ہوا تھا اور اس چھاتی پر اسی طرح کے بال تھے جیسے کسی جنگلی چوہے کی دم پر ہوتے ہیں۔

(۱۱۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الدُّبَاءِ وَالْمُرْقَاتِ [راجع: ۶۳۴]

(۱۱۸۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے کدو کی تو نبی اور لک سے بنے ہوئے برتن کو استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۱۱۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ فِي جَنَازَةٍ فَأَخَذَ عَوْدًا يَنْكُتُ فِي الْأَرْضِ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا قَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ أَوْ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نَتَكَلَّمُ قَالَ اْعْمَلُوا فَكُلُّ مُبْسِرٍ قَامًا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَسَنِيْسِرُهُ لِلْيُسْرَى وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى فَسَنِيْسِرُهُ لِلْعُسْرَى قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِي بِهِ مَنُصُّورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ فَلَمْ أَنْكُرْ مِنْ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ شَيْئًا [راجع: ۶۲۱]

(۱۱۸۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی ﷺ ایک جنازے کے انتظار میں بیٹھے تھے (آپ ﷺ کے دست مبارک میں ایک لکڑی تھی) جس سے آپ ﷺ زمین کو کرید رہے تھے، تھوڑی دیر بعد سراٹھا کر فرمایا تم میں سے ہر شخص کا ٹھکانہ ”خواہ جنت ہو یا جہنم“ اللہ کے علم میں موجود اور متعین ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا ہم اسی پر بھروسہ نہ کر لیں؟ فرمایا عمل کرتے رہو کیونکہ ہر ایک کے لئے وہی اعمال آسان کیے جائیں گے جن کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہوگا، پھر آپ ﷺ نے قرآن کی یہ آیت تلاوت فرمائی کہ جس شخص نے دیا، تقویٰ اختیار کیا اور اچھی بات کی تصدیق کی تو

(۱۱۸۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ يُحَدِّثُ عَنِ الْمُنْذِرِ الثَّوْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ مِنْ أَجْلِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَأَمَرْتُ الْمُقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ فَسَأَلَ عَنْ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِيهِ الْوُضُوءُ [راجع: ۶۰۶]

(۱۱۸۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے بکثرت مذی آتی تھی، چونکہ نبی ﷺ کی صاحبزادی میرے نکاح میں تھیں اس لئے مجھے خود یہ مسئلہ پوچھتے ہوئے شرم آتی تھی، میں نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وہ نبی ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھیں، چنانچہ انہوں نے یہ مسئلہ پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ ایسا شخص وضو کر لیا کرے۔

(۱۱۸۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَرَادَ أَنْ يَرْجُمَ مَجْنُونَةً فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ مَا لَكَ ذَلِكَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الطِّفْلِ حَتَّى يَحْتَلِمَ وَعَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يَبْرَأَ أَوْ يَعْقِلَ فَأَدْرَأَ عَنْهَا عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ [راجع: ۹۴۰]

(۱۱۸۳) حسن رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک دیوانی عورت کو رجم کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تین طرح کے لوگ مرفوع القلم ہیں۔

① سویا ہوا شخص جب تک بیدار نہ ہو جائے۔

② بچہ، جب تک بالغ نہ ہو جائے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی سزا معطل کر دی۔

③ مجنون، جب تک اس کی عقل لوٹ نہ آئے۔

(۱۱۸۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الدَّانَاجِ عَنْ حُضَيْنٍ قَالَ شَهِدَ عَلَى الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ عِنْدَ عُثْمَانَ أَنَّهُ شَرِبَ الْخَمْرَ فَكَلَّمَ عَلِيَّ عُمَانٌ فِيهِ فَقَالَ دُونَكَ ابْنُ عَمِّكَ فَاجْلِدْهُ فَقَالَ قُمْ يَا حَسَنُ فَقَالَ مَا لَكَ وَلِهَذَا وَلَ هَذَا غَيْرَكَ فَقَالَ بَلَى عَجَزْتُ وَوَهَنْتُ وَضَعُفْتُ قُمْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ فَجَلَدَهُ وَعَدَّ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَمَّا كَمَلَ أَرْبَعِينَ قَالَ حَسْبُكَ أَوْ أَمْسِكْ جَلَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعِينَ وَأَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ وَكَمَلَهَا عُمَرُ ثَمَانِينَ وَكُلُّ سُنَّةٍ [راجع: ۶۲۴]

(۱۱۸۴) حُضَيْنٌ کہتے ہیں کہ کوفہ سے کچھ لوگ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ولید کی شراب نوشی کے حوالے سے کچھ خبریں بتائیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی ان سے اس حوالے سے گفتگو کی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ آپ کا چچا زاد بھائی آپ کے حوالے سے، آپ اس پر سزا جاری فرمائیے، انہوں نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ حسن! کھڑے ہو کر اسے کوڑے مارو، اس نے کہا کہ آپ یہ کام نہیں کر سکتے، کسی اور کو اس کا حکم دیجئے، فرمایا اصل میں تم کمزور اور عاجز ہو گئے ہو، اس لئے عبداللہ بن جعفر! تم کھڑے ہو کر اس پر سزا جاری کرو۔

چنانچہ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کوڑے مارتے جاتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ گتے جاتے تھے، جب چالیس کوڑے ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا بس کرو، نبی علیہ السلام نے شرابی کو چالیس کوڑے مارے تھے، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بھی چالیس کوڑے مارے تھے، لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی مارے تھے اور دونوں ہی سنت ہیں۔

(۱۱۸۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الشَّعْبِيِّ أَنَّ شَرَاخَةَ الْهُمْدَانِيَّةَ أَتَتْ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَتْ إِنِّي زَنَيْتُ فَقَالَ لَعَلَّكَ غَيْرِي لَعَلَّكَ رَأَيْتِ فِي مَنَامِكَ لَعَلَّكَ اسْتَكْرَهْتَ فَكُلُُّ تَقُولُ لَا فَجَلَدَهَا يَوْمَ الْخَيْبِيسِ وَرَجَمَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ جَلَدْتُهَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَرَجَمْتُهَا بِسُنَّةِ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۷۱۶]۔

(۱۱۸۵) امام شعبی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ شراحہ ہمدانیہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ مجھ سے بدکاری کا ارتکاب ہو گیا ہے اس لئے مجھے سزا دیجئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہو سکتا ہے تو نے خواب میں اس طرح کرتے ہوئے دیکھا ہو، شاید تجھے زبردستی اس کام پر مجبور کیا گیا ہو؟ لیکن وہ ہر بات کے جواب میں ”نہیں“ کہتی رہی، چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جمعرات کے دن

اسے کوڑے مارے، اور جمعہ کے دن اس پر حد رجم جاری فرمائی اور فرمایا کہ میں نے کتاب اللہ کی روشنی میں اسے کوڑے مارے ہیں اور سنت رسول اللہ ﷺ کی روشنی میں اسے رجم کیا ہے۔

(۱۱۸۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ شَهِدْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى أَنْ يُمَسِكَ أَحَدٌ مِنْ نُسُكِهِ شَيْئًا فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ [راجع: ۴۳۵]۔

(۱۱۸۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت اپنے پاس رکھنے سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے۔

(۱۱۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو عَيْشَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَسُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ بْنُ الْجَرَّاحِ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْمُنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ نَعِيمٍ بْنِ دَجَاجَةَ الْأَسَدِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو مَسْعُودٍ فَقَالَ لَهُ يَا فَرُّوخُ أَنْتَ الْقَائِلُ لَا يَأْتِي عَلَى النَّاسِ مِائَةُ سَنَةٍ وَعَلَى الْأَرْضِ عَيْنٌ تَطُرُفُ أَخْطَأَتْ اسْتُكَ الْحُفْرَةَ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْتِي عَلَى النَّاسِ مِائَةُ سَنَةٍ وَعَلَى الْأَرْضِ عَيْنٌ تَطُرُفُ مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ حَيٌّ وَإِنَّمَا رَحَاءُ هَذِهِ وَفَرَجُهَا بَعْدَ الْمِائَةِ [راجع: ۷۱۴]۔

(۱۱۸۷) نعیم بن دجاجہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ابوسعود انصاری رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا آپ ہی نے یہ بات فرمائی ہے کہ لوگوں پر سو سال نہیں گزریں گے کہ زمین پر کوئی آنکھ ایسی باقی نہ بچے گی جس کی پلکیں جھپکتی ہوں یعنی سب لوگ مر جائیں گے؟ آپ سے اس میں خطا ہوئی، نبی ﷺ نے جو بات فرمائی تھی، وہ یہ ہے کہ آج جو لوگ زندہ ہیں سو سال گزرنے پر ان میں سے کسی کی آنکھ ایسی نہ رہے گی جس کی پلکیں جھپکتی ہوں، یعنی قیامت مراد نہیں ہے، بخدا! اس امت کو سو سال کے بعد تو سہولیات ملیں گی۔

(۱۱۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا جَمِيلُ بْنُ مُرَّةٍ عَنْ أَبِي الْوَضِيِّ قَالَ شَهِدْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ قَتَلَ أَهْلَ النَّهْرَوَانِ قَالَ التَّمِسُوا الْمُخَدَجَ فِي الْقَتْلِ قَالُوا لَمْ نَجِدْهُ قَالَ أَطْلُبُوهُ قَوْلَ اللَّهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِّبْتُ حَتَّى اسْتَخْرَجُوهُ مِنْ تَحْتِ الْقَتْلِ قَالَ أَبُو الْوَضِيِّ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ حَبَشِيٍّ إِحْدَى يَدَيْهِ مِثْلُ قُدِّي الْمَرْأَةِ عَلَيْهَا شَعْرَاتٌ مِثْلُ ذَنْبِ الْيَرُبُوعِ [راجع: ۱۱۷۹]۔

(۱۱۸۸) ابوالوضی کہتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ اہل نہروان کے ساتھ جنگ میں مشغول تھے تو میں وہاں موجود تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا مقتولین میں ایک ایسا آدمی تلاش کرو جس کا ہاتھ ناقص ہو، لوگوں نے اسے لاشوں میں تلاش کیا لیکن وہ نہیں ملا اور لوگ کہنے لگے کہ ہمیں نہیں مل رہا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا دوبارہ جا کر تلاش کرو، بخدا! میں تم سے جھوٹ بول رہا ہوں اور نہ مجھ سے جھوٹ بولا گیا۔

آخری مرتبہ جب لوگوں نے اسے تلاش کیا تو وہ انہیں مقتولین کی لاشوں کے نیچے مٹی میں پڑا ہوا مل گیا، انہوں نے اسے نکالا اور لا کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کر دیا۔

ابو الوضی کہتے ہیں کہ مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے گویا میں اب بھی اسے اپنی نگاہوں کے سامنے دیکھ رہا ہوں، وہ ایک حبشی تھا جس کے ہاتھ پر عورت کی چھاتی جیسا نشان بنا ہوا تھا اور اس چھاتی پر اسی طرح کے بال تھے جیسے کسی جنگلی چوہے کی دم پر ہوتے ہیں۔

(۱۱۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ يُوسُفَ الشَّاعِرُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ أَنَّ أَبَا الْوَضِيِّ عَبْدًا حَدَّثَهُ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا عَامِدِينَ إِلَى الْكُوفَةِ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَمَّا بَلَّغْنَا مَسِيرَةَ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثٍ مِنْ حُرُورَاءَ شَدَّ مِنَّا نَاسٌ كَثِيرٌ فَقَدَرْنَا ذَلِكَ لِعَلِّيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ لَا يَهْوِلَنَّكُمْ أَمْرُهُمْ فَإِنَّهُمْ سَيَرَجِعُونَ فَلَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ قَالَ فَحَمِدَ اللَّهُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَالَ إِنَّ خَلِيلِي أَخْبَرَنِي أَنَّ قَائِدَهُ هُوَ لَأَرْجُلٌ مُخَدَّجٌ الْبِدَ عَلَى حَلْمَةٍ تَذِيهِ شَعْرَاتٍ كَأَنَّهُنَّ ذَنَبُ الْيَرْبُوعِ فَالْتَمَسُوهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَاتَيْنَاهُ فَقُلْنَا إِنَّا لَمْ نَجِدْهُ فَقَالَ فَالْتَمَسُوهُ فَوَاللَّهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِّبْتُ ثَلَاثًا فَقُلْنَا لَمْ نَجِدْهُ فَجَاءَ عَلِيٌّ بِنَفْسِهِ فَجَعَلَ يَقُولُ اقْبَلُوا ذَا اقْبَلُوا ذَا حَتَّى جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْكُوفَةِ فَقَالَ هُوَ ذَا قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا يَأْتِيَكُمْ أَحَدٌ يُخْبِرُكُمْ مِنْ أَبَوِهِ فَجَعَلَ النَّاسُ يَقُولُونَ هَذَا مَلِكٌ هَذَا مَلِكٌ يَقُولُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ابْنُ مَنْ هُوَ [راجع: ۱۱۷۹].

(۱۱۸۹) ابو الوضی کہتے ہیں کہ ہم کوفہ کے ارادے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ روانہ ہوئے، جب ہم ”حُروراء“ نامی جگہ سے دو یا تین راتوں کے فاصلے کے برابر رہ گئے تو ہم سے بہت سارے لوگ جدا ہو کر چلے گئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہم نے اس کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا کہ تم گھبراؤ مت، عنقریب یہ لوگ واپس لوٹ آئیں گے، اس کے بعد راوی نے مکمل حدیث ذکر کی اور آخر میں کہا کہ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اللہ کا شکر ادا کیا اور فرمایا کہ میرے خلیل رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا تھا کہ ان لوگوں کا قائد ایک ایسا آدمی ہوگا جس کا ہاتھ نامکمل ہوگا اور اس کے ہاتھ پر عورت کی چھاتی جیسی گھنڈی بھی ہوگی جس پر اس طرح کے بال ہوں گے جیسے جنگلی چوہے کی دم ہوتی ہے، تم مقتولین میں اس کی لاش تلاش کرو۔

لوگوں نے اس کی تلاش شروع کی لیکن نہ مل سکی، ہم نے آ کر عرض کر دیا کہ ہمیں تو اس کی لاش نہیں مل رہی، تین مرتبہ اسی طرح ہوا، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ خود بنفس نفیس اسے تلاش کرنے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمانے لگے اے پلٹو، اے پلٹو، اتنی دیر میں کوفہ کا ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ یہ رہا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھ کر ”اللہ اکبر“ کا نعرہ لگایا اور فرمایا تم میں سے کسی کو یہ معلوم نہیں ہے کہ اس کا باپ کون ہے؟ لوگ کہنے لگے کہ اس کا نام مالک ہے، اس کا نام مالک ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ کس کا بیٹا ہے؟ (تو اس کا کوئی جواب نہ مل سکا)

(۱۱۹۰) حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَبَانَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِشَرَاخَةَ

لَعَلَّكَ اسْتَكْرَهْتَ لَعَلَّ زَوْجَكَ أَنَاكَ لَعَلَّكَ لَعَلَّكَ قَالَتْ لَا قَالَ فَلَمَّا وَضَعَتْ مَا فِي بَطْنِهَا جَلَدَهَا ثُمَّ رَجَمَهَا
فَقِيلَ لَهُ جَلَدْتَهَا ثُمَّ رَجَمْتَهَا قَالَ جَلَدْتُهَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَرَجَمْتُهَا بِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ [راجع: ۷۱۶].

(۱۱۹۰) امام شعبی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ (شراح ہدایہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ مجھ سے بدکاری کا ارتکاب ہو گیا
ہے اس لئے سزا دیجئے) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہو سکتا ہے تجھے زبردستی اس کام پر مجبور کیا گیا ہو؟ شاید وہ تمہارا شوہر ہی ہو،
لیکن وہ ہر بات کے جواب میں ”نہیں“ کہتی رہی، چنانچہ وضع حمل کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے کوڑے مارے، اور اس پر
حد رجم جاری فرمائی کسی شخص نے ان سے پوچھا کہ آپ نے اسے کوڑے بھی مارے اور رجم بھی کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے
کتاب اللہ کی روشنی میں اسے کوڑے مارے ہیں اور سنت رسول اللہ ﷺ کی روشنی میں اسے رجم کیا ہے۔

(۱۱۹۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنْبَاءَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ عَنْ حَبَّةِ الْعُرَيْنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَنَا
أَوَّلُ رَجُلٍ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۷۷۶]

(۱۱۹۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے ساتھ سب سے پہلا نماز پڑھنے والا آدمی میں ہی ہوں۔
(۱۱۹۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَحجاج عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ حَبَّةَ الْعُرَيْنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ
عَلِيًّا يَقُولُ أَنَا أَوَّلُ مَنْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [اسنادہ ضعیف]۔ [سقط من الميمنية]۔

(۱۱۹۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے ساتھ سب سے پہلا نماز پڑھنے والا آدمی میں ہی ہوں۔
(۱۱۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَاءَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ ثُمَّ شَهِدْتُهُ
مَعَ عَلِيٍّ فَصَلَّى قَبْلَ أَنْ يَخْطُبَ بَلَا أَذَانَ وَلَا إِقَامَةً ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَى أَنْ تَأْكُلُوا نُسُكَكُمْ بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ فَلَا تَأْكُلُوهَا بَعْدُ [راجع: ۴۳۵]۔

(۱۱۹۳) ابو عبید کہتے ہیں کہ عبد الفطر اور عید الاضحیٰ دونوں موقعوں پر مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک ہونے کا موقع ملا ہے،
انہوں نے خطبہ سے پہلے بغیر اذان اور اقامت کے نماز پڑھائی، پھر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا لوگو! نبی ﷺ نے قربانی کا گوشت
تین دن کے بعد کھانے سے منع فرمایا ہے لہذا تین دن کے بعد اسے مت کھایا کرو۔

(۱۱۹۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ الْأَجْدَعِ عَنْ عَلِيٍّ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تَصَلُّوا بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَّا أَنْ تَصَلُُّوا وَالشَّمْسُ
مُتَرَفِعَةٌ [راجع: ۶۱۰]۔

(۱۱۹۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہ پڑھو ہاں! اگر سورج
صاف تھرا دکھائی دے رہا ہو تو جائز ہے۔

(۱۱۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوَصِّلُ مِنَ السَّحْرِ إِلَى السَّحْرِ

(۱۱۹۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سحری سے سحری تک روزہ ملا تے تھے (غروب آفتاب کے وقت افطار نہ فرماتے تھے)

(۱۱۹۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَاءُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْفَةَ عَنْ مُنْذِرِ الثَّوْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ جَاءَ إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ فَشَكَّوْا سُعَاةَ عُثْمَانَ قَالَ فَقَالَ لِي أَبِي اذْهَبْ بِهَذَا الْكِتَابِ إِلَى عُثْمَانَ فَقُلْ لَهُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ شَكَّوْا سُعَاتَكَ وَهَذَا أَمْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّدَقَةِ فَمَرُّهُمْ فَلَا تُخْذِلُوا بِهِ قَالَ فَاتَيْتُ عُثْمَانَ فَلَمْ أَكُنْ ذَلِكَ لَهُ قَالَ فَلَوْ كَانَ ذَاكِرًا عُثْمَانَ بِشَيْءٍ لَذَكَرَهُ يَوْمَئِذٍ يَعْنِي بِسُوْفَةَ [صححه البخاری (۳۱۱۱)].

(۱۱۹۶) محمد بن علی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ کچھ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مقرر کردہ کچھ گورنروں کی شکایت لے کر آئے، مجھ سے والد صاحب نے کہا کہ یہ خط حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس لے جاؤ اور ان سے کہو کہ لوگ آپ کے گورنروں کی شکایت لے کر آئے ہیں، زکوٰۃ کی وصولی میں نبی ﷺ کے احکام اس خط میں درج ہیں، آپ اپنے گورنروں کو حکم جاری کر دیجئے کہ لوگوں سے اسی کے مطابق زکوٰۃ وصول کریں، چنانچہ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کے سامنے ساری بات دہرا دی، راوی کہتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا غیر مناسب انداز میں تذکرہ کرنا چاہتا تو اس دن کے حوالے سے کرتا۔

(۱۱۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ صَالِحٍ أَنَّ أَبَا الْوَضِئِ عَبَادًا حَدَّثَهُ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا عَامِدِينَ إِلَى الْكُوفَةِ مَعَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَمْ يَكُنْ حَدِيثُ الْمُخَدَّجِ قَالَ عَلِيٌّ فَوَاللَّهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كَذَبْتُ ثَلَاثًا فَقَالَ عَلِيٌّ أَمَا إِنَّ خَلِيلِي أَخْبَرَنِي ثَلَاثَةَ إِخْوَةٍ مِنَ الْجَنِّ هَذَا أَكْبَرُهُمُ وَالثَّانِي لَهُ جَمْعٌ كَثِيرٌ وَالثَّلَاثُ فِيهِ ضَعْفٌ [راجع: (۱۱۸۹)].

(۱۱۹۷) ابوالوضی کہتے ہیں کہ ہم کوفہ کے ارادے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ روانہ ہوئے، پھر انہوں نے حدیث نمبر (۱۱۸۹) ذکر کی اور اس کے آخر میں یہ بھی کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا یا درکھو! میرے خلیل ﷺ نے مجھے بتا رکھا ہے کہ جنات میں تین بھائی ہیں، یہ ان میں سب سے بڑا ہے، دوسرے کے پاس بھی جم غفیر ہے اور تیسرا کمزور ہے۔

(۱۱۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ يَحْيَى رَحِمَهُمَا حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ صَلَّيْنَا الْغَدَاةَ فَجَلَسْنَا إِلَى عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَعَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا وَمَضْمَضَ مَرَّتَيْنِ مِنْ كَفِّ وَاحِدٍ ثُمَّ عَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ عَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ عَسَلَ قَدَمَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هَذَا وَضُوءُ

نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْلَمُوا [راجع: ۸۷۶].

(۱۱۹۸) عبد خیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ فجر کی نماز پڑھ کر ہم ان کے پاس ہی بیٹھ گئے انہوں نے وضو کا پانی منگوا یا تین مرتبہ اپنے ہاتھوں کو دھویا، پھر ایک ہی کف سے دو مرتبہ کلی کی، تین مرتبہ چہرہ دھویا، دونوں بازوؤں کو کہنیوں سمیت تین مرتبہ دھویا، اور ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں تین مرتبہ دھوئے، اور فرمایا کہ نبی ﷺ اسی طرح وضو کیا کرتے تھے، اسے خوب سمجھ لو۔

(۱۱۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ أَتَيْنَا عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَدْ صَلَّى قَدَعًا بِكَوْزٍ ثُمَّ تَمَضَّمَصَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا تَمَضَّمَصَ مِنَ الْكَفِّ الَّذِي يَأْخُذُ وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا وَيَدَهُ الشَّمَالِ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَعْلَمَ وَضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ هَذَا [راجع: ۸۷۶].

(۱۱۹۹) عبد خیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، وہ فجر کی نماز پڑھ چکے تھے، انہوں نے وضو کا پانی منگوا یا تین مرتبہ اپنے ہاتھوں کو دھویا، پھر ایک ہی کف سے تین مرتبہ کلی کی، تین مرتبہ چہرہ دھویا، دونوں بازوؤں کو کہنیوں سمیت تین مرتبہ دھویا، اور فرمایا کہ جو شخص نبی ﷺ کا طریقہ وضو معلوم کرنا چاہتا ہے تو وہ یہی ہے۔

(۱۲۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَمَرَّ بِهِ جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا نَاسٌ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَنْ أَفْتَاكُمْ هَذَا فَقَالُوا أَبُو مُوسَى قَالَ إِنَّمَا فَعَلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً فَكَانَ يَنْشَبُهُ بِأَهْلِ الْكِتَابِ فَلَمَّا نَهَى انْتَهَى [قال الألبانی: صحيح (النسائی: ۴/۴۶)، الطيالسی: ۱۶۲، عبدالرزاق: ۶۳۱۱، الحمیدی: ۵۰].

(۱۲۰۰) ابو معمر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھے، وہاں سے ایک جنازہ گذرا، لوگ اسے دیکھ کر کھڑے ہو گئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تمہیں یہ مسئلہ کس نے بتایا ہے؟ لوگوں نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا نام لیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے اس طرح صرف ایک مرتبہ کیا تھا اور وہ بھی اس لئے کہ نبی ﷺ اہل کتاب کی مشابہت اختیار فرماتے تھے، لیکن جب اس کی ممانعت کر دی گئی تو آپ ﷺ ہر کس گئے۔

(۱۲۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ أَصَبْتُ شَارِفًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ وَأَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَارِفًا أُخْرَى فَأَخْتَهُمَا يَوْمًا عِنْدَ بَابِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُحْمِلَ عَلَيْهِمَا إِذْ خَرَا لِأَيِّعُهُ وَمَعِيَ صَائِغٌ مِنْ بَنِي قَيْنِقَاعَ لَأَسْتَعِينَ بِهِ عَلَى وَلِيمَةِ فَاطِمَةَ وَحَمْرَةَ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَشْرَبُ فِي ذَلِكَ الْبَيْتِ فَتَارَ إِلَيْهِمَا حَمْرَةٌ بِالسَّيْفِ فَجَبَّ

أَسْنِمَتْهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا ثُمَّ أَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا قُلْتُ لِابْنِ شِهَابٍ وَمِنْ السَّنَامِ قَالَ جَبَّ أَسْنِمَتْهُمَا
فَدَهَبَ بِهَا قَالَ فَتَنَظَرْتُ إِلَى مَنْظَرٍ أَفْطَعْنِي فَأَتَيْتُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ
فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ فَخَرَجَ وَمَعَهُ زَيْدٌ فَأَنْطَلَقَ مَعَهُ فَدَخَلَ عَلَى حَمْزَةَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ فَرَفَعَ حَمْزَةُ بَصْرَهُ فَقَالَ هَلْ
أَنْتُمْ إِلَّا عِبِيدٌ لِلْأَبِيِّ فَرَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْهَقُرُ حَتَّى خَرَجَ عَنْهُمْ وَذَلِكَ قَبْلَ تَجْرِيمِ
الْخُمْرِ [صححه البخاری (۲۳۷۵)، ومسلم (۱۹۷۹)، وابن حبان (۳۵۳۶)].

(۱۲۰۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر کے مال غنیمت سے مجھے ایک عمر رسیدہ اونٹنی حاصل ہوئی تھی اور ایک ایسی ہی
اونٹنی مجھے نبی علیہ السلام نے دی تھی، ایک دن میں نے ان دونوں کو ایک انصاری کے گھر کے دروازے پر بٹھایا، میرا ارادہ تھا کہ ان پر
اؤخر نامی گھاس کو لا کر بازار لے جاؤں گا اور اسے بیچ دوں گا، میرے ساتھ بنو قریظہ کا ایک سار بھی تھا، جس سے میں حضرت
فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے میں کام لینا چاہتا تھا۔

اور اس انصاری کے گھر میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شراب پی رہے تھے (کیونکہ اس وقت تک شراب کی حرمت کا حکم نازل
نہیں ہوا تھا)، اونٹیوں کو دیکھ کر وہ اپنی تلوار لے کر ان پر پل پڑے، ان کے کوہان کاٹ ڈالے اور ان کی کونھیں پھاڑ ڈالیں اور
جگر نکال لیے اور انہیں اندر لے گئے، میں نے جب یہ منظر دیکھا تو میں بہت پریشان ہوا، میں نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا،
اس وقت نبی علیہ السلام کے پاس حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، میں نے نبی علیہ السلام کو ساری بات بتائی، نبی علیہ السلام میرے
ساتھ نکلے، حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی ساتھ تھے، نبی علیہ السلام حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور ان سے خوب ناراضگی کا اظہار
کیا، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے آنکھیں اٹھا کر دیکھا اور فرمایا کہ تم سب میرے باپ کے غلام ہی تو ہو، یہ دیکھ کر نبی علیہ السلام اٹھے پاؤں
واپس چلے آئے اور یہ واقعہ حرمت شراب کا حکم نازل ہونے سے پہلے کا ہے۔

(۱۲۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ
قَالَ قَالَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ عَلِيِّ لِعَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَلَا تُحَدِّثُنَا بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالنَّهَارِ وَاللَّيْلِ فَقَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّكُمْ وَاللَّهِ لَا تُطِيقُونَهَا فَقَالُوا لَهُ أَخْبِرْنَا بِهَا نَأْخُذَ مِنْهَا مَا أَطَقْنَا
فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ [راجع: ۶۵۰].

(۱۲۰۲) حدیث نمبر ۶۵۰ یہاں اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۲۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ فَضِيلُ بْنُ الْحُسَيْنِ إِمْلَاءً عَلَيَّ مِنْ كِتَابِهِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهَارِ فَقَالَ كَانَ يُصَلِّي سِتَّ عَشْرَةَ رَكْعَةً قَالَ يُصَلِّي إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هَاهُنَا كَهَيْئَتِهَا
مِنْ هَاهُنَا كَصَلَاةِ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هَاهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هَاهُنَا كَصَلَاةِ

الظُّهْرِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَكَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَبَعْدَ الظُّهْرِ رَكَعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ [راجع: ۶۵۰].

(۱۲۰۳) عاصم بن ضمرہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ کسی شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی علیہ السلام دن کے وقت کس طرح نوافل پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی علیہ السلام کل سولہ رکعتیں پڑھتے تھے، فجر کی نماز پڑھ کر تھوڑی دیر انتظار فرماتے، جب سورج مشرق سے اس مقدار میں نکل آتا جتنا عصر کی نماز کے بعد مغرب کی طرف ہوتا ہے، تو آپ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پڑھتے، پھر تھوڑی دیر انتظار فرماتے اور جب سورج مشرق سے اتنی مقدار میں نکل آتا جتنا ظہر کی نماز کے بعد مغرب کی طرف ہوتا ہے، تو آپ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر چار رکعت نماز پڑھتے۔

(۱۲۰۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أُنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ وَبَلَّغَهُ أَنَّهُ رَخَّصَ فِي مُتْعَةِ النِّسَاءِ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَى عَنْهَا يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ النَّاهِلِيَّةِ [راجع: ۵۹۲].

(۱۲۰۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ نبی علیہ السلام نے غزوہ خیبر کے زمانے میں ہی نکاح متعہ اور پالتو گدھوں کے گوشت کی ممانعت فرمادی تھی، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا تھا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ عورتوں سے متعہ کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔

(۱۲۰۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَيَّةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ ثُمَّ شَرِبَ فَضْلَ وَضُوئِهِ ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى وَضُوءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا [راجع: ۹۷۱].

(۱۲۰۵) ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو کرتے ہوئے اعضاء وضو کو تین تین مرتبہ دھویا اور وضو سے بچا ہوا پانی پی لیا، پھر فرمایا کہ جو شخص نبی علیہ السلام کا طریقہ وضو دیکھنا چاہے وہ اسے دیکھ لے۔

(۱۲۰۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أُنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنْ شَيْخٍ لَهُمْ يَقُولُ لَهُ سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُلَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أُعْطِيَ كُلُّ نَبِيٍّ سَبْعَةَ نَجَبَاءٍ مِنْ أُمَّتِهِ وَأُعْطِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةَ عَشَرَ نَجِيبًا مِنْ أُمَّتِهِ مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا [انظر: ۶۶۵].

(۱۲۰۶) عبداللہ بن ملیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جتنے بھی انبیاء کرام علیہم السلام تشریف لائے ہیں، ان میں سے ہر ایک کو سات نجباء، وزراء، نجباء دیئے گئے جب کہ نبی علیہ السلام کو خصوصیت کے ساتھ چودہ وزراء، نجباء، نجباء دیئے گئے جن میں حضرات شیخین بھی ہیں۔

(۱۲۰۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أُنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَكَانَ إِذَا شَهِدَ مَشْهَدًا أَوْ أَشْرَفَ عَلَى أَكْمَةٍ أَوْ هَبَطَ وَادِيًا قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَقُلْتُ لِرَجُلٍ مِنْ بَنِي يَشْكُرَ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ حَتَّى نَسْأَلَهُ عَنْ قَوْلِهِ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَاَنْطَلَقْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ رَأَيْتَكَ إِذَا شَهِدْتَ مَشْهَدًا أَوْ هَبَطْتَ وَادِيًا أَوْ أَشْرَفْتَ عَلَى أَكْمَةٍ قُلْتَ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَهَلْ عَهْدَ رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكَ شَيْئًا فِي ذَلِكَ قَالَ فَأَعْرَضَ عَنَّا وَالْحَحُّنَا عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَالَ وَاللَّهِ مَا عَهْدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدًا إِلَّا شَيْئًا عَهْدُهُ إِلَى النَّاسِ وَلَكِنَّ النَّاسَ وَقَعُوا عَلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَتَلُوهُ فَكَانَ غَيْرِي فِيهِ أَسْوَأَ حَالًا وَفِعْلًا مِنِّي ثُمَّ إِنِّي رَأَيْتُ أَنِّي أَحَقُّهُمْ بِهَذَا الْأَمْرِ فَوُثِّقْتُ عَلَيْهِ فَاللَّهُ أَعْلَمُ أَصَبْنَا أَمْ أَخْطَأْنَا قَالَ الْإِبْرَاهِيمِيُّ: صحيح الإسناد (ابوداود: ۴۶۶۶). قال

شعيب: اسنادہ ضعیف [انظر: ۱۲۷۱]

(۱۲۰۷) قیس بن عباد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت علیؑ کے ساتھ تھے، وہ جب بھی لوگوں کے کسی مجمع کو دیکھتے، یا کسی ٹیلے پر چڑھتے، یا کسی وادی میں اترتے تو فرماتے ”سبحان اللہ، صدق اللہ ورسولہ“ میں نے بنو یسکر کے ایک آدمی سے کہا کہ آؤ، ذرا امیر المؤمنین سے یہ بات پوچھتے ہیں کہ ”صدق اللہ ورسولہ“ سے ان کی کیا مراد ہوتی ہے؟ چنانچہ ہم دونوں ان کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور عرض کیا امیر المؤمنین! ہم دیکھتے ہیں کہ جب آپ کسی مجمع کو دیکھیں، کسی وادی میں اتریں یا کسی ٹیلے پر چڑھیں تو آپ صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ کہتے ہیں، کیا نبی ﷺ نے اس حوالے سے آپ کو کچھ بتا رکھا ہے؟

حضرت علیؑ نے ہمارا سوال سن کر اعراض فرمایا، لیکن ہم نے بہت اصرار کیا جب انہوں نے ہمارا اصرار دیکھا تو فرمایا کہ اگر نبی ﷺ نے مجھے کوئی بات بتائی ہے تو وہ لوگوں کو بھی بتائی ہے، لیکن لوگ حضرت عثمان غنیؓ کے پیچھے پڑ گئے یہاں تک کہ انہیں شہید کر کے ہی دم لیا، اب میرے علاوہ دوسرے لوگوں کا حال بھی کچھ بہتر نہ تھا اور کام بھی، پھر میں نے یہ بھی محسوس کیا کہ مجھے خلافت کا حق بھی پہنچتا ہے اس لئے میں اس سواری پر سوار ہو گیا، اب اللہ جانتا ہے کہ ہم نے صحیح کیا یا غلط؟

(۱۲۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَأَبُو خَيْثَمَةَ قَالََا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ح قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَإِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ سَأَلْنَا عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ تَطَوُّعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهَارِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ تِلْكَ بَسْتِ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهَارِ وَقَالَ مَنْ يُدَاوِمُ عَلَيْهَا [راجع: ۶۵۰].

(۱۲۰۸) عاصم بن ضمرہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے حضرت علیؑ سے پوچھا کہ نبی ﷺ دن کے وقت کس طرح نوافل پڑھتے تھے؟ فرمایا پورے دن میں نبی ﷺ کے نوافل کی سولہ رکعتیں ہوتی تھیں لیکن ان پر دوام کرنے والے بہت کم ہیں۔

(۱۲۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ وَقَالَ أَبِي قَالَ حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ يَا أَبَا إِسْحَاقَ مَا أَحَبُّ أَنْ لِي بِحَدِيثِكَ هَذَا مِلَّةً

مَسْجِدَكَ هَذَا ذَهَبًا

(۱۲۰۸) حبیب بن ابی ثابت نے گذشتہ حدیث بیان کر کے فرمایا اے ابواسحاق! مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ آپ کی اس حدیث کے عوض مجھے یہ مسجد سونے سے بھر کر دی جائے۔

(۱۲۰۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقُومَ عَلَى بَدَنِهِ وَأَنْ أَتَصَدَّقَ بِجُلُودِهَا وَجِلَالِهَا [راجع: ۵۹۳]۔

(۱۲۰۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ قربانی کے موقع پر آپ کے ساتھ موجود رہوں، اور یہ کہ ان اونٹوں کی کھالیں اور جھولیں بھی تقسیم کر دوں۔

(۱۲۱۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ أَخْبَرَنَا مُجَاهِدٌ عَنْ عَامِرٍ قَالَ حَمَلْتُ شُرَاحَةً وَكَانَ زَوْجُهَا غَائِبًا فَأَنْطَلَقَ بِهَا مَوْلَاهَا إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَ لَهَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَعَلَّ زَوْجَكَ جَائِكَ أَوْ لَعَلَّ أَحَدًا اسْتَكْرَهَكَ عَلَى نَفْسِكَ قَالَتْ لَا وَأَقَرْتُ بِالزَّوْنِ فَجَلَدَهَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَ الْخَمِيسِ أَنَا شَاهِدُهُ وَرَجَمَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَأَنَا شَاهِدُهُ فَأَمَرَ بِهَا فَحُفِرَ لَهَا إِلَى السَّرَّةِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الرَّجْمَ سُنَّةٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ كَانَتْ نَزَلَتْ آيَةُ الرَّجْمِ فَهَلْكَ مَنْ كَانَ يَقْرَأُهَا وَآيَا مِنْ الْقُرْآنِ بِالْيَمَامَةِ [راجع: ۷۱۶]۔

(۱۲۱۰) امام شعبی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ شراحہ ہمدانیہ بچے کی امید سے ہو گئی حالانکہ اس کا شوہر موجود نہیں تھا، چنانچہ اس کا آقا سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لے کر آیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہو سکتا ہے وہ تمہارا شوہر ہی ہو، شاید تجھے زبردستی اس کام پر مجبور کیا گیا ہو؟ لیکن وہ ہر بات کے جواب میں ”نہیں“ کہتی رہی، چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جمعرات کے دن اسے کوڑے مارے، اور جمعہ کے دن اس پر حد رجم جاری فرمائی اور میں دونوں موقعوں پر موجود تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ناف تک اس کے لئے گڑھا کھودنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ رجم سنت رسول اللہ ﷺ ہے اور آیت رجم کا نزول بھی ہوا تھا، بعد میں یمامہ کے وہ لوگ جو آیت رجم اور قرآن کی دیگر آیات پڑھتے تھے، وہ ہلاک ہو گئے۔

(۱۲۱۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ حَنْشٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَقَاضَى إِلَيْكَ رَجُلَانِ فَلَا تَقْضِ لِلأَوَّلِ حَتَّى تَسْمَعَ مَا يَقُولُ الْآخَرُ تَرَى كَيْفَ تَقْضِي قَالَ فَمَا زِلْتُ بَعْدُ قَاضِيًا [راجع: ۶۹۰]۔

(۱۲۱۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا جب تمہارے پاس دو فریق آئیں تو صرف کسی ایک کی بات سن کر فیصلہ نہ کرنا بلکہ دونوں کی بات سننا، تم دیکھو گے کہ تم کس طرح فیصلہ کرتے ہو، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں مسلسل عہدہ قضا پر فائز رہا۔

(۱۲۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ نِسَائِهَا مَرِيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ [راجع: ۶۴۰].

(۱۲۱۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے بہترین عورت حضرت مریم بنت عمران علیہا السلام ہیں اور بہترین عورت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

(۱۲۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ يَعْنِي الصَّنْعَانِيَّ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُمَدَّ لَهُ فِي عُمُرِهِ وَيُوسَعَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَيُدْفَعَ عَنْهُ مِيتَةُ السُّوءِ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ وَلْيَصِلْ رَحِمَهُ [قال شعيب: اسناده قوى، اخرجہ البزار: ۶۹۳]

(۱۲۱۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ اس کی عمر لمبی ہو، اس کے رزق میں کشادگی ہو اور اسے بری موت سے محفوظ رکھا جائے، اسے چاہئے کہ اللہ سے ڈرے اور صلہ رحمی کرے۔

(۱۲۱۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَتَرِيحُ الْوُتَرِ فَأَوْتِرُوا يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ [راجع: ۶۵۲].

(۱۲۱۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے اہل قرآن! وتر پڑھا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ طاق ہے اور طاق عدد کو پسند کرتا ہے۔

(۱۲۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَنْ كُلَّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَوَّلِهِ وَأَوْسَطِهِ وَآخِرِهِ وَانْتَهَى وَتَرَهُ إِلَى آخِرِ اللَّيْلِ [راجع: ۵۸۰].

(۱۲۱۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ رات کے ابتدائی، درمیانی اور آخری ہر حصے میں وتر پڑھ لیا کرتے تھے، تاہم آخر میں آپ ﷺ رات کے آخری حصے میں اس کی پابندی فرمانے لگے تھے۔

(۱۲۱۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَتِيْبَةَ عَنْ رَجُلٍ يُدْعَى حَنْشَا عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَسَفَتْ الشَّمْسُ فَصَلَّى عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِلنَّاسِ فَقَرَأَ يَسَ أَوْ نَحْوَهَا ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِنْ قَدْرِ السُّورَةِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَامَ قَدَرَ السُّورَةِ يَدْعُو وَيَكْبِّرُ ثُمَّ رَكَعَ قَدَرَ قِرَائَتِهِ أَيْضًا ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَامَ أَيْضًا قَدَرَ السُّورَةِ ثُمَّ رَكَعَ قَدَرَ ذَلِكَ أَيْضًا حَتَّى صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَفَعَلَ كَفِعْلِهِ فِي

الرَّكْعَةُ الْاُولَى ثُمَّ جَلَسَ يَدْعُو وَيَرْغَبُ حَتَّى انْكَشَفَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَلِكَ فَعَلَّ [اسناده ضعيف. صححه ابن خزيمة: (۱۳۸۸ و ۱۳۹۴)].

(۱۲۱۶) حنبل کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ سورج گرہن ہوا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز کو پڑھانے کے لئے کھڑے ہوئے، انہوں نے سورہ یس یا اس جیسی کوئی سورت تلاوت فرمائی، پھر سورت کے بقدر رکوع کیا، پھر سر اٹھا کر ”سمیع اللہ لمن حمدہ“ کہا اور سورت کی تلاوت کے بقدر کھڑے رہے اور دعا کرتے رہے، پھر تکبیر کہہ کر دوبارہ اتنا ہی طویل رکوع کیا جو سورت کی تلاوت کے بقدر تھا، پھر ”سمیع اللہ لمن حمدہ“ کہہ کر مزید اتنی ہی دیر کھڑے رہے، اس طرح انہوں نے چار رکوع کیے، پھر سجدہ کیا اور دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوئے اور پہلی رکعت کی طرح یہ دوسری رکعت بھی پڑھی، پھر بیٹھ کر دعا کرتے رہے یہاں تک کہ سورج گرہن ختم ہو گیا پھر فرمایا کہ نبی علیہ السلام نے بھی ایک مرتبہ اسی طرح کیا تھا۔

(۱۲۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي صَلَاةً إِلَّا صَلَّى بَعْدَهَا رَكَعَتَيْنِ [قال شعيب: اسناده قوى]. [راجع: ۱۰۱۲].

(۱۲۱۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام (فجر اور عصر کے علاوہ) ہر فرض نماز کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔

(۱۲۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْثِرُ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ وَفِي أَوْسَطِهِ وَفِي آخِرِهِ ثُمَّ ثَبَتَ لَهُ الْوُتْرُ فِي آخِرِهِ [راجع: ۵۸۰].

(۱۲۱۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے ابتدائی، درمیانے اور آخری ہر حصے میں وتر پڑھ لیا کرتے تھے، تاہم آخر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے آخری حصے میں اس کی پابندی فرمانے لگے تھے۔

(۱۲۱۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا جَلَسَ فِي مُصَلَّاهُ بَعْدَ الصَّلَاةِ صَلَّاتُ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ وَصَلَاتُهُمْ عَلَيْهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ وَإِنْ جَلَسَ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ صَلَّاتُ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ وَصَلَاتُهُمْ عَلَيْهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ [انظر: ۱۲۵۱، أخرجه البزار: ۵۹۶].

(۱۲۱۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص نماز کے بعد اپنی جائے نماز پر بیٹھا رہتا ہے تو فرشتے اس پر ”صلوٰۃ“ پڑھتے رہتے ہیں اور فرشتوں کی ”صلوٰۃ“ یہ دعا ہے کہ اے اللہ! اسے معاف فرما دے، اے اللہ! اس پر رحم فرما دے، اسی طرح اگر وہ بیٹھ کر اگلی نماز کا انتظار کرتا رہے تو فرشتے اس پر بھی ”صلوٰۃ“ پڑھتے ہیں اور ان کی صلوٰۃ یہی دعا ہے کہ اے اللہ! اسے معاف فرما دے، اے اللہ! اس پر رحم فرما دے۔

(۱۲۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ أَنَّنَا شَرِيكَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ الْوَتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ وَلَكِنَّهُ سُنَّةٌ سَنَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۶۵۲].

(۱۲۲۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وتر فرض نماز کی طرح قرآن کریم سے حتی ثبوت نہیں رکھتے لیکن ان کا وجوب نبی علیہ السلام کی سنت سے ثابت ہے۔

(۱۲۲۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنَّنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ مَا لَهُمْ مَلَأَ اللَّهُ بَيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا كَمَا حَبَسُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ [راجع: ۵۹۱].

(۱۲۲۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ خندق کے دن نبی علیہ السلام نے فرمایا اللہ ان (مشرکین) کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے کہ انہوں نے ہمیں نماز عصر نہیں پڑھنے دی یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔

(۱۲۲۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنَّنَا زَكْرِيَّا عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّكُمْ تَقْرَأُونَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةِ يُوْصَى بِهَا أَوْ دِينَ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالَّذِينَ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَإِنَّ أَهْلَانَ بَنِي الْأُمِّ يَتَوَارَثُونَ دُونَ بَنِي الْعَلَاتِ يَرِثُ الرَّجُلُ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمَّهُ دُونَ أَخِيهِ لِأَبِيهِ [راجع: ۵۹۵].

(۱۲۲۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے یہ فیصلہ فرمایا کہ میت کے قرض کی ادائیگی اجراء و نفاذ وصیت سے پہلے ہو گی، جبکہ قرآن میں وصیت کا ذکر قرض سے پہلے ہے اور یہ کہ اخیانی بھائی تو وارث ہوں گے لیکن علانی بھائی وارث نہ ہوں گے، انسان کا حقیقی بھائی تو اس کا وارث ہوگا لیکن صرف باپ شریک بھائی وارث نہ ہوگا۔

فائدہ: ماں شریک بھائی کو اخیانی اور باپ شریک کو علانی کہتے ہیں۔

(۱۲۲۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنَّنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ النَّزَالِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ أُنِيَ عَلِيٌّ بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ أَقْوَامًا يَكْرَهُونَ أَنْ يَشْرَبَ أَحَدُهُمْ وَهُوَ قَائِمٌ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ ثُمَّ أَخَذَ مِنْهُ فَتَمَسَّحَ ثُمَّ قَالَ هَذَا وَضُوءٌ مَنْ لَمْ يُحْدِثْ [راجع: ۵۸۳].

(۱۲۲۳) نزال بن سبرہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نماز ظہر کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک کوزے میں پانی لایا گیا، وہ مسجد کے صحن میں تھے، انہوں نے کھڑے کھڑے وہ پانی پی لیا اور فرمایا کہ کچھ لوگ اسے ناپسند سمجھتے ہیں حالانکہ میں نے نبی علیہ السلام کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے جیسے تم نے مجھے کرتے ہوئے دیکھا ہے، پھر انہوں نے باقی پانی سے مسح کر لیا اور فرمایا جو آدمی بے وضو نہ ہو بلکہ پہلے سے اس کا وضو موجود ہو، یہ اس شخص کا وضو ہے۔

(۱۲۲۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنَّنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ لِأَهْلِ النَّهْرَوَانِ مِنْهُمْ رَجُلٌ مَثْدُونُ الْيَدِ أَوْ مُودِنُ الْيَدِ أَوْ مُخَدَّجُ الْيَدِ لَوْلَا أَنْ تَبْطَرُوا لَأَنْبَأْتُكُمْ مَا قَضَى اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَنْ

قَتَلَهُمْ قَالَ عَبِيدَةُ فَقُلْتُ لِعَلِّي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ قَالَ نَعَمْ وَرَبِّ الْكُعْبَةِ يَحْلِفُ عَلَيْهَا ثَلَاثًا [راجع: ۶۲۶]

(۱۲۲۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک مرتبہ خواجہ کا ذکر ہوا تو فرمایا کہ ان میں ایک آدمی ناقص الخلق بھی ہوگا، اگر تم حد سے آگے نہ بڑھ جاتے تو میں تم میں سے وہ وعدہ بیان کرتا جو اللہ نے نبی ﷺ کی زبانی ان کے قتل کرنے والوں سے فرما رکھا ہے، راوی کہتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا کیا آپ نے واقعی نبی ﷺ سے اس سلسلے میں کوئی فرمان سنا ہے تو انہوں نے تین مرتبہ فرمایا ہاں! رب کعبہ کی قسم۔

(۱۲۲۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ وَتَرَّ يُحِبُّ الْوَتَرَ فَأَوْتِرُوا يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ [راجع: ۶۵۲]

(۱۲۲۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے اہل قرآن! وتر پڑھا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ طاق ہے اور طاق عدد کو پسند کرتا ہے۔

(۱۲۲۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ السَّلُولِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى أَثَرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ رُكْعَتَيْنِ إِلَّا الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ [راجع: ۱۰۱۲]

(۱۲۲۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ فجر اور عصر کے علاوہ ہر فرض نماز کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔

(۱۲۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ بْنُ غَزْوَانَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي صَلَاةً يُصَلِّي بَعْدَهَا إِلَّا صَلَّى بَعْدَهَا رُكْعَتَيْنِ [راجع: ۱۰۱۲]

(۱۲۲۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ فجر اور عصر کے علاوہ ہر فرض نماز کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔

(۱۲۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ وَتَرَّ يُحِبُّ الْوَتَرَ فَأَوْتِرُوا يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ [راجع: ۶۵۲]

(۱۲۲۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے اہل قرآن! وتر پڑھا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ طاق ہے اور طاق عدد کو پسند کرتا ہے۔

(۱۲۲۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنْبَاءُ الْعَوَّامُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتَّى وَضَعَ قَدَمَهُ بَيْنِي وَبَيْنَ فَاطِمَةَ فَعَلَّمَنَا مَا نَقُولُ إِذَا أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَسْبِيحَةً وَثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَحْمِيدَةً وَأَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ تَكْبِيرَةً قَالَ عَلِيُّ فَمَا تَرَكَتُهَا بَعْدُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَلَا لَيْلَةَ صَفِينٍ قَالَ وَلَا لَيْلَةَ صَفِينٍ [راجع: ۶۰۴].

(۱۲۲۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رات کو جب ہم اپنے بستر پر لیٹ چکے تھے تو نبی ﷺ تشریف لائے، اور میرے اور فاطمہ کے درمیان قدم مبارک رکھ کر ہمیں بستر پر لیٹنے کے بعد یہ کلمات پڑھنے کے لئے سکھائے ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر، حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر میں نے ان کلمات کو کبھی ترک نہیں کیا، کسی نے پوچھا صفین کی رات میں بھی نہیں؟ فرمایا ہاں!۔

(۱۲۳۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَّنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الدَّانَاجِ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ وَغَلَةَ أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ عُقْبَةَ صَلَّى بِالنَّاسِ الصُّبْحَ أَرْبَعًا ثُمَّ اتَّفَقَتْ إِلَيْهِمْ فَقَالَ أَرِيدُكُمْ فَرَفَعَ ذَلِكَ إِلَى عُثْمَانَ فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُجْلَدَ فَقَالَ عَلِيُّ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قُمْ يَا حَسَنُ فَاجْلِدْهُ قَالَ وَفِيمَ أَنْتَ وَذَلِكَ فَقَالَ عَلِيُّ بَلْ عَجَزْتَ وَوَهَنْتَ قُمْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ فَاجْلِدْهُ فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ فَجَلَدَهُ وَعَلِيُّ يَبْعُدُ فَلَمَّا بَلَغَ أَرْبَعِينَ قَالَ لَهُ أَمْسِكْ ثُمَّ قَالَ ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ أَرْبَعِينَ وَضَرَبَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ وَعُمَرُ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهِ ثُمَّ أَتَمَّهَا عُمَرُ ثَمَانِينَ وَكُلُّ سُنَّةٍ [راجع: ۶۲۴].

(۱۲۳۰) حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ولید بن عقبہ نے لوگوں کو فجر کی نماز میں دو کی بجائے چار رکعتیں پڑھا دیں، پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ شاید میں نے نماز کی رکعتوں میں اضافہ کر دیا ہے؟ یہ معاملہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش ہوا تو انہوں نے ولید پر شراب نوشی کی سزا جاری کرنے کا حکم دے دیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ حسن! کھڑے ہو کر اسے کوڑے مارو، اس نے کہا کہ آپ یہ کام نہیں کر سکتے، کسی اور کو اس کا حکم دیجئے، فرمایا اصل میں تم کمزور اور عاجز ہو گئے ہو، اس لئے عبد اللہ بن جعفر! تم کھڑے ہو کر اس پر سزا جاری کرو۔

چنانچہ حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کوڑے مارتے جاتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ گنتے جاتے تھے، جب چالیس کوڑے ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا بس کرو، نبی ﷺ نے شرابی کو چالیس کوڑے مارے تھے، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بھی چالیس کوڑے مارے تھے، لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی مارے مارے تھے اور دونوں ہی سنت ہیں۔

(۱۲۳۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنْبَاءًا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى التَّعْلَبِيِّ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ جَارِيَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَسَتْ مِنَ الزَّنَا فَأَرْسَلَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَقِيمَ عَلَيْهِمَا الْحَدَّ فَوَجَدْتُهُمَا فِي الدَّمِ لَمْ يَحِفَّ عَنْهَا فَرَجَعْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ لِي إِذَا جَفَّ الدَّمُ عَنْهَا فَاجْلِدْهَا الْحَدَّ ثُمَّ قَالَ أَقِيمُوا الْحُدُودَ عَلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ [راجع: ۶۷۹].

(۱۲۳۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی ایک خادمہ سے بدکاری کا گناہ سرزد ہو گیا، نبی ﷺ نے مجھے اس پر حد جاری کرنے کا حکم دیا، میں نے دیکھا کہ اس کا تو خون ہی بند نہیں ہو رہا، میں نے آ کر نبی ﷺ سے یہ بات ذکر کی، تو نبی ﷺ نے فرمایا جب اس کا خون بند ہو جائے تب اس پر حد جاری کر دینا، یاد رکھو! اپنے غلاموں اور باندیوں پر بھی حد جاری کیا کرو۔

(۱۲۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَنْ عَمْرِو بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ بَكْرِ النَّاقِدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ الْخَرِيبِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ الْوَتَرَ لَيْسَ بِحَتَمٍ وَلَكِنَّهُ سُنَّةٌ سَنَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَوْتِرُوا يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ [راجع: ۶۵۲]۔

(۱۲۳۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وتر فرض نماز کی طرح قرآن کریم سے حتمی ثبوت نہیں رکھتے لیکن ان کا وجوب نبی ﷺ کی سنت سے ثابت ہے، اس لئے اہل قرآن! وتر پڑھا کرو۔

(۱۲۳۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي الْعَاسُ بْنُ الْوَلِيدِ التَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَفَوْتُ لَكُمْ عَنْ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ فَأَذُوا صَدَقَةَ الرِّقَّةِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا وَلَيْسَ فِي تِسْعِينَ وَمِائَةٍ شَيْءٌ فَإِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيهَا خُمُسَةٌ دَرَاهِمٍ [راجع: ۷۱۱]۔

(۱۲۳۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں نے تم سے گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ چھوڑ دی ہے اس لئے چاندی کی زکوٰۃ بہر حال تمہیں ادا کرنا ہوگی، جس کا نصاب یہ ہے کہ ہر چالیس پر ایک درہم واجب ہوگا، ایک سو نوے درہم تک کچھ واجب نہ ہوگا، لیکن جب ان کی تعداد دو سو تک پہنچ جائے تو اس پر پانچ درہم واجب ہوں گے۔

(۱۲۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي الْعَاسُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ سُئِلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ سِتَّ عَشْرَةَ رَكْعَةً [انظر: ۱۲۴۱]۔

(۱۲۳۷) عاصم بن ضمرہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ کسی شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی ﷺ کس طرح نوافل پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ پوری رات میں نبی ﷺ کے نوافل کی سولہ رکعتیں ہوتی تھیں۔

(۱۲۳۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنْبَاةُ إِسْرَائِيلُ بْنُ يُونُسَ عَنْ ثَوْبَانَ بْنِ أَبِي فَاخِشَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَهْدَى كَسْرَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبِلَ مِنْهُ وَأَهْدَى قَيْصَرٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبِلَ مِنْهُ وَأَهْدَتْ الْمُلُوكُ فَقَبِلَ مِنْهُمْ [راجع: ۷۴۷]۔

(۱۲۳۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کسری نے نبی ﷺ کی خدمت میں ہدیہ بھیجا، آپ ﷺ نے قبول فرمایا، اسی طرح قیصر نے ہدیہ بھیجا تو وہ بھی قبول فرمایا اور دیگر بادشاہوں نے بھیجا تو وہ بھی قبول فرمایا۔

(۱۲۳۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنْبَاءًا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ النَّابِغَةِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ وَعَنْ الْأَوْعِيَةِ وَأَنْ تُحْبَسَ لُحُومُ الْأَصَاحِي بَعْدَ ثَلَاثِ نَمَّ قَالَ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا فَإِنَّهَا تُدْغِرُكُمْ الْآخِرَةَ وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ الْأَوْعِيَةِ فَأَشْرَبُوا فِيهَا وَاجْتَنِبُوا كُلَّ مَا أَسْكَرَ وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَصَاحِي أَنْ تَحْبِسُوهَا بَعْدَ ثَلَاثِ فَاخْبِسُوا مَا بَدَا لَكُمْ [قال

شعيب: صحيح لغيره، أخرجه ابن أبي شيبة: ۱۱۱/۸، و أبو يعلى: ۲۷۸، [انظر: ۱۲۳۷].

(۱۲۳۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ابتداء قبرستان جانے سے، مخصوص برتنوں کے استعمال سے اور تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت اپنے پاس رکھنے سے منع فرما دیا تھا، اس کے بعد فرمایا کہ میں نے پہلے تمہیں قبرستان جانے سے روکا تھا، اب اجازت دیتا ہوں اس لئے قبرستان جایا کرو کیونکہ اس سے آخرت کی یاد آتی ہے، میں نے تمہیں مخصوص برتن استعمال کرنے سے بھی روکا تھا، اب انہیں پینے کے لئے استعمال کر لیا کرو لیکن نشہ آور چیزوں سے بچتے رہو، اور میں نے تمہیں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے سے بھی منع کیا تھا اب تمہیں اجازت ہے کہ جب تک چاہو رکھو۔

(۱۲۳۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ النَّابِغَةِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَإِيَّاكُمْ وَكُلَّ مُسْكِرٍ [مكرر ماقبله].

(۱۲۳۷) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۲۳۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنْبَاءًا شَرِيكُ عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيصَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ ابْنَتِهِ فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْمَذَى فَقَالَ ذَلِكَ مَاءُ الْفَحْلِ وَلِكُلِّ فَحْلٍ مَاءٌ فَلْيَغْسِلْ ذَكَرَهُ وَأَنْثِيَّهِ وَلْيَتَوَضَّأْ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ [راجع: ۷۶۷].

(۱۲۳۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے جسم سے خروج مذی بکثرت ہوتا تھا، مجھے خود سے یہ مسئلہ نبی ﷺ سے پوچھتے ہوئے شرم آتی تھی کہ ان کی صاحبزادی میرے نکاح میں تھیں، چنانچہ میں نے مقداد سے کہا، انہوں نے نبی ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ تو مرد کا پانی ہے اور ہر طاقتور مرد کا پانی ہوتا ہے اس لئے جب مذی دیکھو تو اپنی شرمگاہ کو دھولیا کرو اور نماز جیسا وضو کر لیا کرو۔

(۱۲۳۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنْبَاءًا أَشْعَثُ بْنُ سَوَّارٍ عَنْ ابْنِ أَشْوَعَ عَنْ حَنْشِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعَثَ صَاحِبَ شُرْطَتِهِ فَقَالَ أَبْعَثْكَ لِمَا بَعَثَنِي لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُ قَبْرًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ وَلَا تَمْتَلَا إِلَّا وَضَعْتَهُ [قال شعيب: صحيح لغيره، أخرجه أبو يعلى: ۵۰۷، وابن أبي شيبة: ۳/۳۴۱، [انظر: ۱۲۸۴].

(۱۲۳۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے رفیق ”حیان“ کو مخاطب کر کے فرمایا میں تمہیں اس کام کے

لے بھیج رہا ہوں جس کام کے لئے نبی ﷺ نے مجھے بھیجا تھا، کوئی قبر برابر کیے بغیر نہ چھوڑنا، اور کوئی تصویر مٹائے بغیر نہ چھوڑنا۔
(۱۲۴۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا سَقَتْ السَّمَاءُ فِيهِ الْعُشْرُ وَمَا سَقَى بِالْغُرْبِ وَالذَّالِيَةَ فِيهِ نِصْفُ الْعُشْرِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَحَدَّثْتُ أَبِي بِحَدِيثِ عُثْمَانَ عَنْ جَرِيرٍ فَأَنْكَرَهُ وَكَانَ أَبِي لَا يُحَدِّثُنَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ لِضَعْفِهِ عِنْدَهُ وَإِنْكَارِهِ لِحَدِيثِهِ قَالَ شُعَيْبٌ: صَحِيحٌ، وَاسْنَادُ هَذَا مَرْفُوعًا ضَعِيفٌ.

(۱۲۴۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو زمین بارش کے پانی سے سیراب ہوتی ہو اس میں عشر واجب ہے اور جو زمین ڈول یا رہٹ سے سیراب ہوتی ہو، اس میں نصف عشر واجب ہے۔
(۱۲۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ الرَّازِيُّ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ سِتَّ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْمَكْتُوبَةِ [راجع: ۱۲۳۴]
(۱۲۴۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ فرماؤں کے علاوہ رات کو سولہ رکعتیں پڑھتے تھے۔

(۱۲۴۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ الرَّازِيُّ عَنْ زَكْرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ وَالْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ أَتَيْنَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقُلْنَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَلَا تُحَدِّثُنَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَطَوُّعَهُ فَقَالَ وَابْتِكُمُ يُطِيقُهُ قَالُوا نَأْخُذُ مِنْهُ مَا أَطَقْنَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ النَّهَارِ سِتَّ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْمَكْتُوبَةِ [راجع: ۶۵۰].

(۱۲۴۲) عاصم بن ضمرہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی ﷺ دن کے وقت کس طرح نوافل پڑھتے تھے؟ فرمایا تم اس طرح پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتے، ہم نے عرض کیا آپ بتا دیجئے، ہم اپنی طاقت اور استطاعت کے بقدر اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے، فرمایا کہ نبی ﷺ فرماؤں کے علاوہ دن کو سولہ رکعتیں پڑھتے تھے۔

(۱۲۴۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَفَوْتُ لَكُمْ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ فَأَذُوا رُبْعَ الْعُشْرِ [راجع: ۹۸۴].

(۱۲۴۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں نے تم سے گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ چھوڑ دی ہے اس لئے چاندی کی زکوٰۃ بہر حال تمہیں ادا کرنا ہوگی، جس کا نصیب یہ ہے کہ ہر چالیس پر ایک درہم واجب ہوگا۔

(۱۲۴۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ إِنِّي أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِي وَأُكْرَهُ لَكَ مَا أُكْرَهُ لِنَفْسِي لَا تَقْرَأُ وَأَنْتَ رَاكِعٌ وَلَا وَأَنْتَ سَاجِدٌ وَلَا تَصِلُ وَأَنْتَ عَاقِصٌ شَعْرَكَ فَإِنَّهُ كَفَلَ الشَّيْطَانُ وَلَا تُفْعَلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَلَا تَعْبَثُ بِالْحَصَى وَلَا تَفْتَرِشُ ذِرَاعَيْكَ وَلَا تَفْتَحَ عَلَى الْإِمَامِ وَلَا تَتَخَتَّمُ بِالذَّهَبِ وَلَا تَلْبَسُ الْقَسِّيَّ وَلَا تَرْكَبَ عَلَى الْمَيْثَرِ [راجع: ۶۱۹].

(۱۲۳۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا علی! میں تمہارے لیے وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں اور تمہارے لیے وہی چیز نا پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے نا پسند کرتا ہوں، رکوع یا سجدے کی حالت میں قرآن کریم کی تلاوت نہ کیا کرو، بالوں کی مینڈھیاں بنا کر نماز نہ پڑھو، کیونکہ یہ شیطان کا طریقہ ہے، دو سجدوں کے درمیان اپنی سرین پر مت بیٹھو، کنکریوں کے ساتھ دوران نماز مت کھیلو، سجدے میں اپنے بازو زمین پر مت بچھاؤ، امام کو لقمہ مت دو، سونے کی انگوٹھی مت پہنو، ریشمی لباس مت پہنو، اور سرخ زین پوش پر مت سوار ہوا کرو۔

(۱۲۴۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مَخِيْمَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانَ قَالَ أَتَيْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَسْأَلُهَا عَنْ الْحَقِيقِ فَقَالَتْ عَلَيْكَ يَا بَنِي أَبِي طَالِبٍ فَاسْأَلْهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمَقِيمِ [راجع: ۷۴۸].

(۱۲۴۵) شریح بن ہانی کہتے ہیں کہ میں نے موزوں پر مسح کے حوالے سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک سوال پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ سوال تم حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھو انہیں اس مسئلے کا زیادہ علم ہوگا کیونکہ وہ نبی ﷺ کے ساتھ سفر میں بھی رہتے تھے، چنانچہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا مسافر کے لئے تین دن اور تین رات موزوں پر مسح کرنے کی اجازت ہے اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات۔

(۱۲۴۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ شُعْبَةَ بْنِ شَكْلٍ الْعُبَيْسِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْأَحْزَابِ صَلَّيْنَا الْعَصْرَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَغَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى صَلَاةَ الْعَصْرِ مَنَّا اللَّهُ قُبُورُهُمْ وَأَجُورُ أَفْهَمُ نَارًا [راجع: ۶۱۷].

(۱۲۴۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ خندق کے دن ہم نے عصر کی نماز مغرب اور عشاء کے درمیان پڑھی، جس پر نبی ﷺ نے فرمایا اللہ ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے کہ انہوں نے ہمیں نماز عصر نہیں پڑھنے دی یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔

(۱۲۴۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ أَبُو مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيَّ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَدْخُلَ قَالَ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا بَوْلٌ [انظر: ۱۲۷۰، ۱۲۴۸]

(۱۲۳۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جبریل میرے پاس آئے لیکن گھر میں داخل نہیں ہوئے، نبی ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اندر کیوں نہیں آئے؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کوئی تصویر ہو یا پیشاب ہو۔

(۱۲۴۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ مَرَّةً أُخْرَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ عَنْ حَبَّةَ بْنِ أَبِي حَبَّةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ صُمْرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُسَلِّمُ عَلَيَّ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ مِثْلَهُ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَكَانَ أَبِي لَا يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ يَعْنِي كَانَ حَدِيثُهُ لَا يَسُورِي عَنْهُ شَيْئًا [راجع: ۱۲۴۷]

(۱۲۳۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۲۴۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنِي يَزِيدُ أَبُو خَالِدٍ الْبَيْسَرِيُّ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ صُمْرَةَ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْرُزْ فِخْذَكَ وَلَا تَنْظُرْ إِلَى فِخْذِ حَيٍّ وَلَا مَيِّتٍ [قال الألباني: إضعيف جداً] (ابوداؤد: ۴۰۱۵ و ۳۱۴۰، ابن ماجہ: ۱۴۶۰) قال ابوداؤد: فيه نكارة. قال شعيب: صحيح لغيره.

(۱۲۳۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا علی! اپنی ران کسی کے سامنے ظاہر نہ کرو، اور کسی زندہ یا مردہ شخص کی ران پر نگاہ مت ڈالو۔

(۱۲۵۰) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ غَامِرٍ وَحُسَيْنٌ وَأَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِفَاطِمَةَ لَوْ أَتَيْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتِهِ خَادِمًا فَقَدْ أَجْهَدَكَ الطَّحْنَ وَالْعَمَلُ قَالَ حُسَيْنٌ إِنَّهُ قَدْ جَهِدَكَ الطَّحْنُ وَالْعَمَلُ وَكَذَلِكَ قَالَ أَبُو أَحْمَدَ قَالَتْ فَانْطَلِقْ مَعِيَ قَالَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهَا فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ ذَلِكَ إِذَا أَوَيْتُمَا إِلَى فِرَاشِكُمَا فَسَبَّحَا اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَاحْمَدَاهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبَّرَاهُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَبَلَكَ مِائَةً عَلَى اللِّسَانِ وَالْفُ فِي الْمِيزَانِ فَقَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا تَرَكْتُهَا بَعْدَ مَا سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ قَالَ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ [قال شعيب: صحيح وهذا اسناد حسن].

(۱۲۵۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آتا ہیں میں کر تمہارے ہاتھوں میں نشان پڑ گئے ہیں، اگر تم نبی ﷺ کے پاس جا کر ان سے ایک خادم کی درخواست کرتیں (تو شاید کچھ بہتر ہو جاتا) انہوں نے کہا

کہ آپ بھی میرے ساتھ چلیں، چنانچہ میں ان کے ساتھ چلا گیا اور ہم نے نبی ﷺ کے سامنے درخواست پیش کر دی۔
کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تمہارے لئے خادم سے بہتر ہو؟ جب تم اپنے بستر پر لیٹا کرو تو ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ،
۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر کہہ لیا کرو، کہنے کو تو یہ سوہوں گے لیکن میزانِ عمل میں ایک ہزار کے برابر ہوں گے، چنانچہ
اس دن کے بعد سے میں نے انہیں کبھی ترک نہیں کیا، ایک سائل نے پوچھا کہ جنگ صفین کی رات بھی نہیں؟ فرمایا ہاں! جنگ
صفین کی رات بھی نہیں۔

(۱۲۵۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ
السُّلَمِيِّ وَقَدْ صَلَّى الْفَجْرَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْمَجْلِسِ فَقُلْتُ لَوْ قُمْتَ إِلَى فِرَاشِكَ كَانَ أَوْطَأَ لَكَ فَقَالَ
سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ
جَلَسَ فِي مُصَلَّاهُ صَلَّاتٍ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ وَصَلَّاهُمْ عَلَيْهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ وَمَنْ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ
صَلَّاتٍ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ وَصَلَّاهُمْ عَلَيْهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ [راجع: ۱۲۱۹]۔

(۱۲۵۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص نماز کے بعد اپنی جائے نماز پر
بیٹھا رہتا ہے تو فرشتے اس پر ”صلوٰۃ“ پڑھتے رہتے ہیں اور فرشتوں کی ”صلوٰۃ“ یہ دعاء ہے کہ اے اللہ! اسے معاف فرما دے،
اے اللہ! اس پر رحم فرما دے، اسی طرح اگر وہ بیٹھ کر اگلی نماز کا انتظار کرتا رہے تو فرشتے اس پر بھی ”صلوٰۃ“ پڑھتے ہیں اور ان کی
صلوٰۃ یہی دعاء ہے کہ اے اللہ! اسے معاف فرما دے، اے اللہ! اس پر رحم فرما دے۔

(۱۲۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ فَضِيلِ بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ
أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الضُّحَى حِينَ كَانَتْ الشَّمْسُ مِنَ الْمَشْرِقِ مِنْ مَكَانِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ صَلَاةُ الْعَصْرِ [راجع: ۶۵۰]۔

(۱۲۵۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ چاشت کی نماز اس وقت پڑھتے تھے جب سورج مشرق سے اتنا نکل آتا جتنا
عصر کے وقت مغرب سے قریب ہوتا۔

(۱۲۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ أَبِي سَمِينَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ
ذَكْوَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ مَسْأَلَةً عَنْ ظَهْرٍ غَنَى اسْتَكْفَرَ بِهَا مِنْ رَضْفِ جَهَنَّمَ قَالُوا مَا ظَهْرُ غَنَى قَالَ عَشَاءُ
لَيْلَةٍ [اسنادہ ضعیف جداً]۔

(۱۲۵۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص ”ظہر غنی“ کی موجودگی میں کسی سے
سوال کرتا ہے تو وہ اپنے پیٹ میں جہنم کے انگاروں کی تعداد بڑھاتا ہے، لوگوں نے پوچھا کہ ”ظہر غنی“ سے کیا مراد ہے؟ تو فرمایا

رات کا کھانا۔

(۱۲۵۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبْعِ وَكُلِّ ذِي مَخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ وَعَنْ ثَمَنِ الْمَيْتَةِ وَعَنْ لَحْمِ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ وَعَنْ مَهْرِ الْبَغِيِّ وَعَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ وَعَنْ الْمَيَاثِرِ الْأَرْجَوَانِ [إسناده ضعيف جداً].

(۱۲۵۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہر اس درندے کو کھانے سے منع فرمایا ہے جو کچلی والے دانتوں سے شکار کرتا ہو اور ہر وہ پرندہ جو اپنے پنجوں سے شکار کرتا ہو، نیز مردار کی قیمت کھانے سے، پالتو گدھوں کے گوشت سے، فاحشہ عورت کی کمائی سے، سائڈ کو جھتی پر دے کر اس سے حاصل ہونے والی کمائی سے اور سرخ زین پوشوں سے منع فرمایا ہے۔

(۱۲۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ طَارِقِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ سَأَرَ عَلِيُّ إِلَى النَّهْرَوَانِ فَقَتَلَ الْخَوَارِجَ فَقَالَ اطْلُبُوا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيَجِيءُ قَوْمٌ يَتَكَلَّمُونَ بِكَلِمَةِ الْحَقِّ لَا يُجَاوِزُ خُلُوقَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرِّمِيَّةِ سِيَمَاهُمْ أَوْ فِيهِمْ رَجُلٌ أَسْوَدُ مُخَدَّجُ الْبَيْدِ فِي يَدِهِ شَعْرَاتٌ سَوْدٌ إِنْ كَانَ فِيهِمْ فَقَدْ قَتَلْتُمْ شَرَّ النَّاسِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِمْ فَقَدْ قَتَلْتُمْ خَيْرَ النَّاسِ قَالَ ثُمَّ إِنَّا وَجَدْنَا الْمُخَدَّجَ قَالَ فَخَرَرْنَا سُجُودًا وَخَرَّ عَلِيٌّ سَاجِدًا مَعَنَا [راجع: ۸۴۸].

(۱۲۵۵) طارق بن زیاد کہتے ہیں کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ خوارج سے جنگ کے لئے نکلے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے قتال کیا، اور فرمایا دیکھو! نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے عنقریب ایک ایسی قوم کا خروج ہوگا جو بات تو صحیح کرے گی لیکن وہ ان کے حلق سے آگے نہیں بڑھے گی، وہ لوگ حق سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے، ان کی علامت یہ ہوگی کہ ان میں ایک شخص کا ہاتھ ناتمام ہوگا، اس کے ہاتھ (تھیلی) میں کالے بال ہوں گے، اب اگر ایسا ہی ہے تو تم نے ایک بدترین آدمی کے وجود سے دنیا کو پاک کر دیا اور اگر ایسا نہ ہوا تو تم نے ایک بہترین آدمی کو قتل کر دیا، یہ سن کر ہم رونے لگے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسے تلاش کرو، چنانچہ ہم نے اسے تلاش کیا تو ہمیں ناقص ہاتھ والا ایک آدمی مل گیا، جسے دیکھ کر ہم سجدے میں گر پڑے، حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی ہمارے ساتھ ہی سر بسجود ہو گئے۔

(۱۲۵۶) حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُفْيَانَ قَالَ خَطَبَ رَجُلٌ يَوْمَ الْبُصْرَةِ حِينَ ظَهَرَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ عَلِيُّ هَذَا الْخَطِيبُ الشَّحْشَحُ سَبَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ وَتَلَّتْ عُمَرُ ثُمَّ خَبَطْنَا فَنُنَّةٌ بَعْدَهُمْ يُصْنَعُ اللَّهُ فِيهَا مَا شَاءَ [حسن لغیره وهذا اسناد ضعيف].

(۱۲۵۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سب سے پہلے تشریف لے گئے، دوسرے نمبر پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ چلے گئے اور تیسرے نمبر پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ چلے گئے، اس کے بعد ہمیں امتحانات نے گھیر لیا، اب اللہ جو

چاہے گا سو کرے گا۔

(۱۲۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ أَبِي عَوْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْحَنَفِيُّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قِيلَ لِعَلِيٍّ وَلِأَبِي بَكْرٍ يَوْمَ بَدْرٍ مَعَ أَحَدِكُمَا جَبْرِيلُ وَمَعَ الْآخَرِ مِيكَائِيلُ وَإِسْرَافِيلُ مَلَكٌ عَظِيمٌ يَشْهَدُ الْقِتَالَ أَوْ قَالَ يَشْهَدُ الصَّفَّ [قال شعيب: اسنادہ صحیح]۔

(۱۲۵۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو غزوہ بدر کے موقع پر بتایا گیا کہ آپ میں سے ایک کے ساتھ حضرت جبریل علیہ السلام اور دوسرے کے ساتھ میکائیل علیہ السلام ہیں اور اسرافیل علیہ السلام بھی ”جو ایک عظیم فرشتہ ہیں“ میدان کارزار میں موجود ہیں۔

(۱۲۵۸) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى أَرْبَعًا قَلَّ الظُّهْرُ [راجع: ۶۵۰]۔

(۱۲۵۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھی ہیں۔

(۱۲۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ كَثِيرٍ أَبِي هَاشِمٍ بَيَّاعِ السَّابِرِيِّ عَنْ قَيْسِ الْخَارِ فِي قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ عَلَى هَذَا الْمَنْبَرِ سَقَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَلَّتْ عُمَرُ ثُمَّ خَبَطْنَا فِتْنَةً أَوْ أَصَابْنَا فِتْنَةً فَكَانَ مَا شَاءَ اللَّهُ [راجع: ۱۰۲۰]۔

(۱۲۵۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سب سے پہلے تشریف لے گئے، دوسرے نمبر پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ چلے گئے اور تیسرے نمبر پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ چلے گئے، اس کے بعد ہمیں امتحانات نے گھیر لیا، اب اللہ جو چاہے گا سو کرے گا۔

(۱۲۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ وَهَّابٍ أَبُو مُحَمَّدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَوَّلِهِ وَأَوْسَطِهِ وَآخِرِهِ وَانْتَهَى وَتَوَرَّهَ إِلَى آخِرِ اللَّيْلِ [راجع: ۵۷۰]۔

(۱۲۶۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ رات کے ابتدائی، درمیانے اور آخری ہر حصے میں وتر پڑھ لیا کرتے تھے، تاہم آخر میں آپ ﷺ رات کے آخری حصے میں اس کی پابندی فرمانے لگے تھے۔

(۱۲۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ حُثَيْمٍ أَبُو مَعْمَرٍ الْهَلَالِيُّ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ مَرْزُوقٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ التَّطَوُّعِ ثَمَانِي رَكَعَاتٍ وَبِالنَّهَارِ ثِنْتِي عَشْرَةَ رَكَعَةً [راجع: ۶۵۰]۔

(۱۲۶۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ آٹھ رکعت نفل پڑھتے تھے اور دن میں بارہ رکعتیں پڑھتے تھے۔

(۱۲۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَنْدَلٍ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا فِي سَنَةِ سِتٍّ وَعِشْرِينَ وَمِائَتَيْنِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ السَّلُولِيِّ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَلَا إِنَّ الْوُتْرَ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَصَلَابَتِكُمُ الْمَكْتُوبَةِ وَلَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْتَرْتُمْ قَالُوا أَوْتَرُوا يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ أَوْتَرُوا فَإِنَّ اللَّهَ وَتَرٍ يُحِبُّ الْوُتْرَ وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَنْدَلٍ وَمَعْنَاهُمَا وَاحِدٌ رَاجِعٌ: ۶۵۲]

(۱۲۶۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وتر فرض نماز کی طرح یقینی نہیں ہیں (قرآن سے اس کا ثبوت نہیں) البتہ نبی علیہ السلام نے چونکہ وتر پڑھے ہیں اس لیے اہل قرآن! تم بھی وتر پڑھا کرو، کیونکہ اللہ بھی وتر ہے اور طاق عدد ہی کو پسند کرتا ہے۔

(۱۲۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا فِطْرٌ عَنْ كَثِيرِ بْنِ نَافِعٍ النَّوَّاءِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَلِكٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ قَبْلِي نَبِيٌّ إِلَّا قَدْ أُعْطِيَ سَعَةً رُقَقَاءَ نَجَبَاءَ وَزُرَّاءَ وَإِنِّي أُعْطِيتُ أَرْبَعَةَ عَشَرَ حَمْزَةً وَجَعْفَرٌ وَعَلِيٌّ وَحَسَنٌ وَحُسَيْنٌ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَالْمِقْدَادُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَأَبُو ذَرٍّ وَحَذِيفَةُ وَسَلْمَانُ وَعُمَارُ وَبِلَالٌ رَاجِعٌ: ۶۶۵]

(۱۲۶۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھ سے پہلے ہر نبی کو سات رفقاء، نجباء اور وزراء دیئے گئے ہیں جبکہ مجھے چودہ دیئے گئے ہیں۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ، جعفر رضی اللہ عنہ، علی رضی اللہ عنہ، حسن رضی اللہ عنہ، حسین رضی اللہ عنہ، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، عمر فاروق رضی اللہ عنہ، مقداد رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، حذیفہ رضی اللہ عنہ، سلمان رضی اللہ عنہ، عمار رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ۔

(۱۲۶۴) طَحَّيْنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى النَّعْلَيْنِ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلْتُ كَمَا رَأَيْتُمُونِي فَعَلْتُ لَرَأَيْتُ أَنَّ بَاطِنَ الْقَدَمَيْنِ هُوَ أَحَقُّ بِالْمَسْحِ مِنْ ظَاهِرِهِمَا رَاجِعٌ: ۷۳۷]

(۱۲۶۴) عبد خیر کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا انہوں نے نعلین پر مسح کیا، اور فرمایا اگر میں نے نبی علیہ السلام کو پاؤں کا اوپر والا حصہ دھوتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میری رائے یہ تھی کہ پاؤں کا نچلا حصہ دھوئے جانے کا زیادہ حق دار ہے (کیونکہ وہ زمین کے ساتھ زیادہ لگتا ہے)۔

(۱۲۶۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَيْسَ فِي مَالٍ زَكَاةٌ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ [قَالَ شَيْبَةُ: صَحِيحٌ]

(۱۲۶۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انسان کے مال پر اس وقت تک زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی جب تک اس پر پورا سال نہ گزر جائے۔

(۱۲۶۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ إِنَّ الشَّيْعَةَ يَزْعُمُونَ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَرْجِعُ قَالَ كَذَبَ أَوْلَيْكَ الْكَذَّابُونَ لَوْ

عَلِمْنَا ذَاكَ مَا تَزَوَّجَ نِسَاؤُهُ وَلَا قَسَمْنَا مِيرَاثَهُ [قال شعيب: حسن لغيره].

(۱۲۶۶) عاصم بن ضمرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ شیعوں کا یہ خیال ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ دوبارہ واپس آئیں گے؟ فرمایا یہ کذاب لوگ جھوٹ بولتے ہیں، اگر ہمیں اس بات کا یقین ہوتا تو ان کی بیویاں دوسرے شوہروں سے نکاح نہ کرتیں اور ہم ان کی میراث تقسیم نہ کرتے۔

(۱۲۶۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي قَدْ عَفَوْتُ لَكُمْ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ وَلَا صَدَقَةَ فِيهِمَا [راجع: ۷۱۱].

(۱۲۶۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے تم سے گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ چھوڑ دی ہے اس لئے ان میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۱۲۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ أَبُو عَمَرَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَادَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَاسْتَظْهَرَهُ شُفِّعَ فِي عَشْرَةٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ قَدْ وَجَبَتْ لَهُمُ النَّارُ [قال الترمذی: غریب وليس له اسناد صحيح قال الألبانی: ضعيف الاسناد (ابن ماجه: ۲۱۶، الترمذی: ۲۹۰۵)]. [انظر: ۱۲۷۸]

(۱۲۶۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے قرآن پڑھا اور وہ اس پر غالب آ گیا تو قیامت کے دن اس کے اہل خانہ میں سے دس ایسے افراد کے حق میں اس کی سفارش قبول کی جائے گی جن کے لئے جہنم واجب ہو چکی ہوگی۔

(۱۲۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْكَابٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَفَوْتُ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ فِي الصَّدَقَةِ [راجع: ۷۱۱].

(۱۲۶۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے تم سے گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ چھوڑ دی ہے۔

(۱۲۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمٍ خَلِيلُ بْنُ سَلَمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ عَمْرُو بْنِ خَالِدٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ جَبْرِيلَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ أَوْ كَلْبٌ وَكَانَ الْكَلْبُ لِلْحَسَنِ فِي الْبَيْتِ [راجع: ۱۲۴۷].

(۱۲۷۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم اس گھر

میں داخل نہیں ہوتے جہاں کوئی تصویر یا کتا ہو، اس وقت گھر میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا ایک چھوٹا سا کتا تھا۔

(۱۲۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ قُلْتُ لِعَلِّي أَرَأَيْتَ مَسِيرَكَ هَذَا عَهْدَ عَهْدِهِ إِلَيْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْ رَأَى رَأَيْتَهُ قَالَ مَا تُرِيدُ إِلَيَّ هَذَا قُلْتُ دِينَنَا دِينَنَا قَالَ مَا عَهْدُ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ شَيْئًا وَلَكِنْ رَأَى رَأَيْتَهُ [راجع: ۱۲۰۷]۔

(۱۲۷۱) قیس بن عباد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک سفر کے دوران پوچھا کہ یہ تو بتائیے، کیا نبی ﷺ نے آپ کو اس سفر کی وصیت کی تھی یا یہ آپ کی رائے پر مبنی ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ اس سوال سے تمہارا مقصد کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ صرف دین، فرمایا نبی ﷺ نے مجھے اس کی کوئی وصیت نہیں کی تھی، یہ تو ایک رائے ہے۔

(۱۲۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ لِلْمُفِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رُمَحٌ فَكُنَّا إِذَا خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ خَرَجَ بِهِ مَعَهُ فَيَرْكُزُهُ فَيَمُرُّ النَّاسُ عَلَيْهِ فَيَحْمِلُونَهُ فَقُلْتُ لَيْتُنِي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأُخْبِرَنَّهُ فَقَالَ إِنَّكَ إِنِ فَعَلْتَ لَمْ تَرْفَعْ ضَالَّةً [قال البوصيري: هذا اسناد فيه مقال. قال الألباني: ضعيف الاسناد (ابن ماجه: ۲۸۰۹ و ابن

ابی شیبہ: ۳۵۰/۱۳، و ابو یعلیٰ: ۳۱۱)۔ قال شعيب: اسنادہ حسن]۔

(۱۲۷۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک نیزہ تھا، ہم جب بھی نبی ﷺ کے ساتھ کسی غزوے کے لئے نکلتے تو وہ اس نیزے کو بھی اپنے ساتھ لے کر جاتے تھے، وہ اسے گاڑ دیتے، لوگ وہاں سے گزرتے تو انہیں اٹھا کر پکڑا دیتے، میں نے یہ دیکھ کر اپنے دل میں سوچا کہ نبی ﷺ کے پاس پہنچ کر آپ کو یہ ساری صورت حال ضرور بتاؤں گا، (چنانچہ جب میں نے ذکر کیا تو) نبی ﷺ نے فرمایا اگر تم ایسا کرنے لگے تو کوئی گمشدہ چیز اس کے مالک تک پہنچانے کے لیے نہیں اٹھائی جائے گی۔

(۱۲۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَيَّةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ تَوَضَّأَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ شَرِبَ فَضَلَ وَضُوءِهِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ [راجع: ۹۷۱]۔

(۱۲۷۳) ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو کرتے ہوئے اعضاء وضو کو تین تین مرتبہ دھویا اور وضو سے بچا ہوا پانی پی لیا، پھر فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۱۲۷۴) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ قَالَ بَلَغَنِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُلَيْلٍ فَغَدَوْتُ إِلَيْهِ فَوَجَدْتُهُمْ فِي جَنَازَةٍ فَحَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُلَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أُعْطِيَ كُلُّ نَبِيٍّ سَبْعَةَ نَجَبَاءَ وَأُعْطِيَ نَبِيُّكُمْ أَرْبَعَةَ عَشَرَ نَجِيًّا مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ

مَسْعُودٌ وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ [راجع: ۶۶۵].

(۱۲۷۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھ سے پہلے ہر نبی کو سات رفقاء، نجباء، وزراء دیئے گئے ہیں جبکہ مجھے چودہ دیئے گئے ہیں۔ جن میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، عمر فاروق رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، اور عمار رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں۔

(۱۲۷۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ عَنْ إِسْحَاقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ وَكَانَ رَجُلٌ صِدْقٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ وَأَنْ لَا نُضَحِّيَ بَعُورَاءَ وَلَا مُقَابِلَةً وَلَا مَذَاهِرَةً وَلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ قَالَ زُهَيْرٌ فَقُلْتُ لِأَبِي إِسْحَاقَ أَذَكَرَ عَضْبَاءَ قَالَ لَا قُلْتُ مَا الْمُقَابِلَةُ قَالَ هِيَ الَّتِي يُقَطِّعُ طَرَفُ أُذُنِهَا قُلْتُ فَالْمَذَاهِرَةُ قَالَ الَّتِي يُقَطِّعُ مُوْخَرُ الْأُذُنِ قُلْتُ مَا الشَّرْقَاءُ قَالَ الَّتِي يُشَقُّ أُذُنُهَا قُلْتُ فَمَا الْخَرْقَاءُ قَالَ الَّتِي تَخْرُقُ أُذُنُهَا السَّيِّئَةُ [راجع: ۶۰۹].

(۱۲۷۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا تھا کہ قربانی کے جانور کے کان اور آنکھ اچھی طرح دیکھ لیں، کانے جانور کی قربانی نہ کریں، مقابلہ، مداہرہ، شرقاء یا خرقاء کی قربانی نہ کریں، راوی کہتے ہیں کہ میں نے ابو اسحاق سے پوچھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ”عضباء“ کا ذکر بھی کیا تھا یا نہیں؟ انہوں نے کہا نہیں!

پھر میں نے پوچھا کہ ”مقابلہ“ سے کیا مراد ہے؟ فرمایا وہ جانور جس کے کان کا ایک کنارہ کٹا ہوا ہو، میں نے پوچھا کہ ”مداہرہ“ سے کیا مراد ہے؟ فرمایا وہ جانور جس کا کان پیچھے سے کٹا ہوا ہو، میں نے ”شرقاء“ کا معنی پوچھا تو فرمایا جس کا کان چیرا ہوا ہو، میں نے ”خرقاء“ کا معنی پوچھا تو انہوں نے بتایا وہ جانور جس کا کان پھٹ گیا ہو۔

(۱۲۷۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَحْبِسُوا لِحُومَ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ [راجع: ۴۳۵].

(۱۲۷۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت اپنے پاس رکھنے سے منع فرمایا تھا۔

(۱۲۷۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخَفَيْنِ فَقَالَتْ سَلْ عَلِيًّا فَهُوَ أَعْلَمُ بِهَذَا مِنِّي هُوَ كَانَ يُسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلِكُلِّهِنَّ [راجع: ۷۴۸].

(۱۲۷۷) شریح بن ہانی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے موزوں پر مسح کے حوالے سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک سوال پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ سوال تم حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھو انہیں اس مسئلے کا زیادہ علم ہوگا کیونکہ وہ نبی ﷺ کے ساتھ سفر میں بھی

رہتے تھے، چنانچہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا مسافر کے لئے تین دن اور تین رات موزوں پر مسح کرنے کی اجازت ہے اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات۔

(۱۲۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ يَعْنِي أَبَا عُمَرَ الْقَارِءَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَادَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ فَاسْتَظْهَرَهُ وَحَفِظَهُ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَشَفَعَهُ فِي عَشْرَةٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُمُ النَّارُ [راجع: ۱۲۶۸]۔

(۱۲۷۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے قرآن پڑھا اور وہ اس پر غالب آگیا تو قیامت کے دن اس کے اہل خانہ میں سے دس ایسے افراد کے حق میں اس کی سفارش قبول کی جائے گی جن کے لئے جہنم واجب ہو چکی ہوگی۔

(۱۲۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ حَنْشٍ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَصْحِيَ عَنْهُ بِكَبْشَيْنِ فَإِنَّا أَحَبُّ أَنْ أَفْعَلَهُ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ فِي حَدِيثِهِ صَحَّ عَنْهُ بِكَبْشَيْنِ وَاحِدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخِرُ عَنْهُ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ إِنَّهُ أَمَرَنِي فَلَا أَدْعُهُ [راجع: ۱۸۴۳]۔

(۱۲۷۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ مجھے اپنی طرف سے دو مینڈھوں کی قربانی کرنے کا حکم دیا، چنانچہ میں آخردم تک ان کی طرف سے قربانی کرتا رہا۔

(۱۲۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَرَّرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ أَبِي عَوْنٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكِ عَنْ حَنْشٍ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاضِيًا فَقَالَ إِذَا جَاءَكَ الْخَصْمَانِ فَلَا تَقْضِ عَلَى أَحَدِهِمَا حَتَّى تَسْمَعَ مِنَ الْآخَرِ فَإِنَّهُ يَبِينُ لَكَ الْقَضَاءُ [راجع: ۶۹۰]۔

(۱۲۸۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے قاضی بنا کر بھیجا اور ارشاد فرمایا جب تمہارے پاس دو فریق آئیں تو صرف کسی ایک کی بات سن کر فیصلہ نہ کرنا بلکہ دونوں کی بات سننا، تم دیکھو گے کہ تم کس طرح فیصلہ کرتے ہو۔

(۱۲۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوَرَّكَانِيُّ وَحَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ يَحْيَى رَحْمَتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ بْنُ زُرَّارَةَ الْحَضْرَمِيُّ وَحَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الصَّبِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكِ عَنْ حَنْشٍ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ قَاضِيًا فَقُلْتُ تَبْعَنِي إِلَى قَوْمٍ وَأَنَا حَدَّثُ السَّنَّ وَلَا عَلِمَ لِي بِالْقَضَاءِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي فَقَالَ ثَبَتَكَ اللَّهُ وَسَدَّدَكَ إِذَا جَاءَكَ الْخَصْمَانِ فَلَا تَقْضِ لِلْأَوَّلِ حَتَّى تَسْمَعَ مِنَ الْآخَرِ فَإِنَّهُ

(۱۲۸۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے دس قسم کے لوگوں پر لعنت فرمائی ہے، سودخور، سود کھلانے والا، سودی معاملات لکھنے والا، سودی معاملات کے گواہ، حلالہ کرنے والا، حلالہ کروانے والا، زکوٰۃ روکنے والا، جسم گودنے والی اور جسم گودوانے والی پر لعنت فرمائی ہے اور نبی ﷺ انہوں کو نہ کرنے سے منع فرماتے تھے۔

(۱۲۹۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ نُجَيْيٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ لِي سَاعَةٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ يَنْفَعُنِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا شَاءَ أَنْ يَنْفَعَنِي بِهَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَابِغَةَ بَيْنًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ وَلَا جُنْبٌ قَالَ فَتَنَظَرْتُ فَإِذَا جَرُّوهُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ تَحْتَ السَّرِيرِ فَأَخْرَجْتُهُ [انظر: ۶۰۸]

(۱۲۹۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رات کو ایک مخصوص وقت میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا، جس سے اللہ مجھے خوب فائدہ پہنچاتا تھا، ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جہاں کوئی کتا، کوئی جنبی یا کوئی تصویر اور مورتی ہو، میں نے دیکھا تو چار پائی کے نیچے کتے کا ایک پلہ نظر آیا جو حسن کا تھا، میں نے اسے باہر نکال دیا۔

(۱۲۹۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَضَعَ الْخَاتَمَ فِي الْوُسْطَى [انظر: ۵۸۶]

(۱۲۹۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے درمیان والی انگلی میں انگٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے۔

(۱۲۹۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَخْطُبُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ يَكْذِبْ عَلَيَّ يَلِجَ النَّارَ [راجع: ۶۲۹]

(۱۲۹۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میری طرف جھوٹی بات کی نسبت نہ کرو، کیونکہ جو شخص میری طرف کسی بات کی جھوٹی نسبت کرے گا وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

(۱۲۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ سَمِعَ جُرَيْجَ بْنَ كَلْبٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَضْبَاءِ الْقُرْنِ وَالْأُذُنِ [راجع: ۶۳۳]

(۱۲۹۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے سینک یا کان کٹے ہوئے جانور کی قربانی سے منع فرمایا ہے۔

(۱۲۹۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو حَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جُرَيْجِ بْنِ كَلْبٍ النَّهْدِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُضْحَى بِأَعْضَابِ الْقُرْنِ وَالْأُذُنِ [راجع: ۶۳۳]

(۱۲۹۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے سینک یا کان کٹے ہوئے جانور کی قربانی سے منع فرمایا ہے۔

رہتے تھے، چنانچہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا مسافر کے لئے تین دن اور تین رات موزوں پر مسح کرنے کی اجازت ہے اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات۔

(۱۲۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ يَعْنِي أَبَا عُمَرَ الْقَارِءَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَادَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ فَاسْتَظْهَرَهُ وَحَفِظَهُ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَشَفَعَهُ فِي عَشْرَةِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُمُ النَّارُ [راجع: ۱۲۶۸]۔

(۱۲۷۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے قرآن پڑھا اور وہ اس پر غالب آ گیا تو قیامت کے دن اس کے اہل خانہ میں سے دس ایسے افراد کے حق میں اس کی سفارش قبول کی جائے گی جن کے لئے جہنم واجب ہو چکی ہوگی۔

(۱۲۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْحُسَيْنِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ حَنْشٍ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَصْحِيَ عَنْهُ بِكَبْشَيْنِ فَإِنَّا أَحَبُّ أَنْ أَفْعَلَهُ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ فِي حَدِيثِهِ صَحِيحٌ عَنْهُ بِكَبْشَيْنِ وَاحِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخِرُ عَنْهُ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ إِنَّهُ أَمَرَنِي فَلَا أَدْعُهُ أَبَدًا [راجع: ۸۴۳]۔

(۱۲۷۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ مجھے اپنی طرف سے دو مینڈھوں کی قربانی کرنے کا حکم دیا، چنانچہ میں آخردم تک ان کی طرف سے قربانی کرتا رہوں گا۔

(۱۲۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَرَّرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ أَبِي عَوْنٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكِ عَنْ حَنْشٍ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاضِيًا فَقَالَ إِذَا جَاءَكَ الْخَصْمَانِ فَلَا تَقْضِ عَلَى أَحَدِهِمَا حَتَّى تَسْمَعَ مِنَ الْآخِرِ فَإِنَّهُ يَبِينُ لَكَ الْقَضَاءُ [راجع: ۱۶۹۰]۔

(۱۲۸۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے قاضی بنا کر بھیجا اور ارشاد فرمایا جب تمہارے پاس دو فریق آئیں تو صرف کسی ایک کی بات سن کر فیصلہ نہ کرنا بلکہ دونوں کی بات سننا، تم دیکھو گے کہ تم کس طرح فیصلہ کرتے ہو۔

(۱۲۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزُّهْرَانِيُّ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوُرْكَانِيُّ وَحَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى رَحْمَتُهُ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ بْنُ زُرَّارَةَ الْحَضْرَمِيُّ وَحَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الصَّبِّيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكِ عَنْ حَنْشٍ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ قَاضِيًا فَقُلْتُ تَبْعَنِي إِلَى قَوْمٍ وَأَنَا حَدَّثُ السَّنَّ وَلَا عَلِمَ لِي بِالْقَضَاءِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي فَقَالَ ثَبَتَكَ اللَّهُ وَسَدَّدَكَ إِذَا جَاءَكَ الْخَصْمَانِ فَلَا تَقْضِ لِلأَوَّلِ حَتَّى تَسْمَعَ مِنَ الْآخِرِ فَإِنَّهُ

أَجْدَرُ أَنْ يَسِينَنَّ لَكَ الْقَضَاءُ قَالَ فَمَا زِلْتُ قَاضِيًا وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ دَاوُدَ بْنِ عَمْرٍو الصَّبِيِّ وَبَعْضُهُمْ أَمَّ كَلَامًا مِنْ بَعْضٍ [راجع: ۶۹۰].

(۱۲۸۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جب مجھے یمن کی طرف بھیجا تو میں اس وقت نوخیز تھا، میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ میں نو عمر ہوں اور مجھے فیصلہ کرنے کا قطعاً کوئی علم نہیں ہے؟ نبی ﷺ نے میرے سینے پر اپنا ہاتھ مار کر فرمایا اللہ تمہاری زبان کو صحیح راستے پر چلائے گا اور تمہارے دل کو مضبوط رکھے گا، جب تمہارے پاس دو فریق آئیں تو دوسرے فریق کی بات سنے بغیر پہلے کے حق میں فیصلہ نہ کرنا، اس طرح تمہارے لیے فیصلہ کرنا آسان ہو جائے گا، وہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں مسلسل قاضی بنا رہا۔

(۱۲۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُؤَيْيٌّ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ سِمَاكِ عَنْ حَنْشٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاضِيًا إِلَى الْيَمَنِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ مُثَبِّتٌ قَلْبَكَ وَهَادٍ فُؤَادَكَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [راجع: ۶۹۰].

(۱۲۸۲) گزشتہ حدیث ایک دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۲۸۳) حَدَّثَنَا شَرِيكَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ حَنْشٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ [راجع: ۶۹۰].

(۱۲۸۳) گزشتہ حدیث ایک دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۲۸۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا السَّكَنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ بْنُ سَوَّادٍ عَنِ ابْنِ أَشْوَجٍ عَنْ حَنْشٍ الْكِنَانِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ بَعَثَ عَامِلَ شَرْطِيَّةٍ فَقَالَ لَهُ أَتَدْرِي عَلَى مَا أْبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَنْجَحَ كُلَّ يَغْنَى صُورَةً وَأَنْ أُسَوِّيَ كُلَّ قَبْرِ [راجع: ۱۲۳۹].

(۱۲۸۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے رفیق ”حیان“ کو مخاطب کر کے فرمایا کیا تم جانتے ہو میں تمہیں اس کام کے لئے بھیج رہا ہوں جس کام کے لئے نبی ﷺ نے مجھے بھیجا تھا؟ انہوں نے مجھے ہر قبر کو برابر کرنے اور ہر بت کو مٹا ڈالنے کا حکم دیا تھا۔

(۱۲۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ حَنْشٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَقَاضَى إِلَيْكَ رَجُلَانِ فَلَا تَقْضِ لِلأَوَّلِ حَتَّى تَسْمَعَ مَا يَقُولُ الْآخَرُ فَإِنَّكَ سَوْفَ تَرَى كَيْفَ تَقْضِي [راجع: ۶۹۰].

(۱۲۸۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا جب تمہارے پاس دو فریق آئیں تو صرف کسی ایک

کی بات سن کر فیصلہ نہ کرنا بلکہ دونوں کی بات سننا، تم دیکھو گے کہ تم کس طرح فیصلہ کرتے ہو۔

(۱۲۸۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْحُسَيْنِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ حَنْشٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُصْحَى بِكَبْشَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ مَا هَذَا فَقَالَ أَوْصَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَصْحَى عَنْهُ [راجع: ۸۴۳].

(۱۲۸۶) حنش کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت علیؑ کو دو مینڈھے ذبح کرتے ہوئے دیکھا، میں نے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا کہ نبیؐ نے ایک مرتبہ مجھے اپنی طرف سے قربانی کرنے کا حکم دیا، (چنانچہ میں آخردم تک ان کی طرف سے قربانی کرتا رہوں گا۔)

(۱۲۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَمَّادٍ عَنْ أُسْبَاطِ بْنِ نَصْرِ عَنْ سِمَاكِ عَنْ حَنْشٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَعَثَهُ بِرَأْسِهِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي لَسْتُ بِاللَّسِينِ وَلَا بِالْخَطِيبِ قَالَ مَا بُدَّ أَنْ أَذْهَبَ بِهَا أَنَا أَوْ تَذْهَبَ بِهَا أَنْتَ قَالَ فَإِنْ كَانَ وَلَا بُدَّ فَسَافِهُنَّ أَنَا قَالَ فَانْطَلِقْ فَإِنَّ اللَّهَ يُثَبِّتُ لِسَانَكَ وَيَهْدِي قَلْبَكَ قَالَ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى فَمِهِ.

(۱۲۸۷) حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ جب نبیؐ نے انہیں مشرکین سے اعلانِ براءت کے لئے حضرت صدیق اکبرؑ کے پیچھے بھیجا تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں تو کوئی فصیح و بلیغ آدمی نہیں ہوں اور نہ ہی کوئی خطیب ہوں؟ نبیؐ نے فرمایا اس کے علاوہ کوئی چارہ کار نہیں ہے کہ یا تم چلے جاؤ یا میں چلا جاؤں، حضرت علیؑ نے عرض کیا کہ اگر یہی ضروری ہے تو پھر میں ہی چلا جاتا ہوں، فرمایا تم جاؤ، اللہ تعالیٰ تمہاری زبان کو جمادے گا اور تمہارے دل کو صحیح راہ پر رکھے گا، پھر نبیؐ نے اپنا ہاتھ ان کے منہ پر رکھا۔

(۱۲۸۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ عَاصِمَ بْنَ يَهْدَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ زُرَّارًا يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ أُحُدٍ شَغَلُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى آتَتِ الشَّمْسُ مَلَأَ اللَّهُ قُبُورَهُمْ وَبَيُوتَهُمْ وَبَطُونَهُمْ نَارًا [صححه ابن خزيمة: (۱۳۳۶)]. قال الألباني: حسن صحيح (ابن ماجه: ۶۸۴). قال شعيب: صحيح لغيره.

(۱۲۸۸) حضرت علیؑ سے مروی ہے کہ غزوہٴ احد کے دن نبیؐ نے فرمایا اللہ ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے کہ انہوں نے ہمیں نماز عصر نہیں پڑھنے دی یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔

(۱۲۸۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكِلَ الرَّبَا وَمُوكِلَهُ وَشَاهِدِيهِ وَكَاتِبَهُ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمَتَوَشِّمَةَ وَالْمُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ وَمَنَعَ الصَّدَقَةَ وَنَهَى عَنِ النَّوْحِ [راجع: ۶۳۵].

(۱۲۸۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے دس قسم کے لوگوں پر لعنت فرمائی ہے، سودخور، سود کھلانے والا، سودی معاملات لکھنے والا، سودی معاملات کے گواہ، حلالہ کرنے والا، حلالہ کروانے والا، زکوٰۃ روکنے والا، جسم گودنے والی اور جسم گودوانے والی پر لعنت فرمائی ہے اور نبی ﷺ انہوں نے منع فرماتے تھے۔

(۱۲۹۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ نَجِيٍّ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ لِي سَاعَةٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ يَنْفَعُنِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا شَاءَ أَنْ يَنْفَعَنِي بِهَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَايِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ وَلَا حُنْتُ قَالَ فَتَنْظَرْتُ فَإِذَا جَرُّوهُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ تَحْتَ السَّرِيرِ فَأَخْرَجْتُهُ [انظر: ۶۰۸]

(۱۲۹۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رات کو ایک مخصوص وقت میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا، جس سے اللہ مجھے خوب فائدہ پہنچاتا تھا، ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جہاں کوئی کتا، کوئی جھنسی یا کوئی تصویر اور مورتی ہو، میں نے دیکھا تو چار پائی کے نیچے کتے کا ایک پلہ نظر آیا جو حسن کا تھا، میں نے اسے باہر نکال دیا۔

(۱۲۹۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَضَعَ الْخَاتَمَ فِي الْوُسْطَى [انظر: ۵۸۶]

(۱۲۹۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے درمیان والی انگلی میں انگلی پہننے سے منع فرمایا ہے۔

(۱۲۹۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَخْطُبُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ يَكْذِبْ عَلَيَّ يَلِجِ النَّارَ [راجع: ۶۲۹]

(۱۲۹۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میری طرف جھوٹی بات کی نسبت نہ کرو، کیونکہ جو شخص میری طرف کسی بات کی جھوٹی نسبت کرے گا وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

(۱۲۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ سَمِعَ جُرَيْجَ بْنَ كَلْبٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَضْبَاءِ الْقُرْنِ وَالْأُذُنِ [راجع: ۶۳۳]

(۱۲۹۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے سینگ یا کان کٹے ہوئے جانور کی قربانی سے منع فرمایا ہے۔

(۱۲۹۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو خَيْشَمَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جُرَيْجِ بْنِ كَلْبٍ التَّهْدِي عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُضْحَى بِأَعْضَابِ الْقُرْنِ وَالْأُذُنِ [راجع: ۶۳۳]

(۱۲۹۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے سینگ یا کان کٹے ہوئے جانور کی قربانی سے منع فرمایا ہے۔

(۱۲۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَّاجِ النَّاجِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو الْفَزَارِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي آخِرِ وَتَرِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ [راجع ۱۷۵۱]

(۱۲۹۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ وتر کے آخر میں یوں فرماتے تھے کہ اے اللہ! میں تیری رضا کے ذریعے تیری ناراضگی سے پناہ مانگتا ہوں، تیری درگزر کے ذریعے تیری سزا سے اور تیری ذات کے ذریعے تجھ سے پناہ مانگتا ہوں، میں تیری تعریف کا احاطہ نہیں کر سکتا، تو اسی طرح ہے جس طرح تو نے اپنی تعریف خود کی ہے۔

(۱۲۹۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَزْدِيُّ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مُسْلِمٍ بْنِ سَلَامٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ طُيَّانٍ عَنْ حُكَيْمِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا قَالَ اللَّهُمَّ بِكَ أَصُولُ وَبِكَ أَحْوَالُ وَبِكَ أَسِيرُ [راجع ۱۶۹۱]

(۱۲۹۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام جب کسی سفر پر روانہ ہونے کا ارادہ فرماتے تو یہ دعاء پڑھتے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے اللہ! میں آپ ہی کے نام کی برکت سے حملہ کرتا ہوں، آپ ہی کے نام کی برکت سے حرکت کرتا ہوں اور آپ ہی کے نام کی برکت سے چلتا ہوں۔

(۱۲۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لَوْيْنٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ سَمَّاكِ عَنْ حَنْشٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ عَشْرُ آيَاتٍ مِنْ بَرَاءَةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَبَعَثَهُ بِهَا لِيَقْرَأَهَا عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ ثُمَّ دَعَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي أَدْرِكْ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَحَيْثُمَا لَحِقْتَهُ فَخُذْ الْكِتَابَ مِنْهُ فَأَذْهَبْ بِهِ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ فَاقْرَأْهُ عَلَيْهِمْ فَلَحِقْتَهُ بِالْجُحْفَةِ فَأَخَذْتُ الْكِتَابَ مِنْهُ وَرَجَعْتُ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَزَلَ فِيَّ شَيْءٌ قَالَ لَا وَلَكِنَّ جَبْرِيلَ جَاءَنِي فَقَالَ لَنْ يُؤَدِّيَ عَنْكَ إِلَّا أَنْتَ أَوْ رَجُلٌ مِنْكَ [إسناده ضعيف]

(۱۲۹۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب سورہ براءۃ کی ابتدائی دس آیات نازل ہوئیں تو نبی ﷺ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہیں اہل مکہ کی طرف بھیجا تا کہ وہ انہیں یہ پڑھ کر سنا دیں، ان کے جانے کے بعد نبی ﷺ نے مجھے بلایا اور فرمایا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے جاؤ، وہ تمہیں جہاں بھی ملیں، ان سے وہ خط لے کر تم اہل مکہ کے پاس جاؤ اور انہیں وہ خط پڑھ کر سناؤ، چنانچہ میں نے مقام جحفہ میں انہیں جالیا، اور ان سے وہ خط وصول کر لیا۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جب نبی ﷺ کے پاس واپس پہنچے تو عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میرے بارے کوئی حکم نازل ہوا

ہے؟ فرمایا نہیں، اصل بات یہ ہے کہ میرے پاس جبریل آئے تھے اور انہوں نے یہ کہا تھا کہ یہ پیغام آپ خود پہنچائیں یا آپ کے خاندان کا کوئی فرد، (اس لئے مجبوراً مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس خدمت پر مامور کرنا پڑا۔)

(۱۲۹۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ قِيلَ لِعَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ رَسُولَكُمْ كَانَ يَخْصُكُمْ بِشَيْءٍ ذُوْنَ النَّاسِ عَامَّةً قَالَ مَا خَصَّنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ لَمْ يَخْصْ بِهِ النَّاسَ إِلَّا بِشَيْءٍ فِي قُرَابِ سِنْفِي هَذَا فَأَخْرَجَ صَحِيفَةً فِيهَا شَيْءٌ مِنْ أَسْنَانِ الْإِبِلِ وَفِيهَا أَنَّ الْمَدِينَةَ حَرَمٌ مِنْ بَيْنِ ثَوْرٍ إِلَى عَائِرٍ مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى مُحَدِّثًا فَإِنَّ عَلَيْهِ لَعْنَةَ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَقَلْبُهُ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَمَنْ تَوَلَّى مَوْلًى بَغِيْرٍ إِذْنِهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ [قال شعيب: إسناده صحيح]

(۱۲۹۸) حارث بن سويد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ کسی شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا نبی علیہ السلام نے عام لوگوں کو چھوڑ کر خصوصیت کے ساتھ آپ سے کوئی بات بیان فرمائی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی علیہ السلام نے دوسرے لوگوں کو چھوڑ کر خصوصیت سے ہمیں کوئی بات نہیں بتائی، البتہ میری تلوار کے اس نیام میں جو کچھ ہے وہی ہے، پھر انہوں نے اس میں سے ایک صحیفہ نکالا جس میں اونٹوں کی عمریں درج تھیں اور لکھا تھا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے ثور تک مدینہ منورہ حرم ہے، جو شخص اس میں کوئی بدعت ایجاد کرے یا کسی بدعتی کو ٹھکانہ دے، اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، قیامت کے دن اللہ اس سے کوئی فرض یا نفلی عبادت قبول نہ کرے گا۔

اور جو غلام اپنے آقا کے علاوہ کسی اور کو اپنا آقا کہنا شروع کر دے، اس پر بھی اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، قیامت کے دن اللہ اس کا بھی کوئی فرض یا نفلی قبول نہیں کرے گا اور تمام مسلمانوں کی ذمہ داری ایک جیسی ہے، ایک عام آدمی بھی اگر کسی کو امان دے دے تو اس کا لحاظ کیا جائے گا، جو شخص کسی مسلمان کی ذمہ داری کو پامال کرتا ہے، اس پر اللہ کی، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اور قیامت کے دن اس کا بھی کوئی فرض یا نفلی قبول نہیں ہوگا۔

(۱۲۹۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الصُّحَيْ عَنِ شُعْبَةَ بْنِ شَكْلٍ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ حَبَسُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى صَلَاةَ الْعَصْرِ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ مَلَأَ اللَّهُ قُبُورَهُمْ وَيُوتَهُمْ أَوْ قُبُورَهُمْ وَبُطُونُهُمْ نَارًا قَالَ شُعْبَةُ مَلَأَ اللَّهُ قُبُورَهُمْ وَيُوتَهُمْ أَوْ قُبُورَهُمْ وَبُطُونُهُمْ نَارًا لَا أَدْرِي أَفِي الْحَدِيثِ هُوَ أَمْ لَيْسَ فِي الْحَدِيثِ أَشْكُ فِيهِ [راجع: ۶۱۷]

(۱۲۹۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ خندق کے دن نبی علیہ السلام نے فرمایا اللہ ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر

دے کہ انہوں نے ہمیں نماز عصر نہیں پڑھنے دی یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔

(۱۳۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَارِزٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أُنَعْتُ لَنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِفَهُ لَنَا فَقَالَ كَانَ لَيْسَ بِالذَّاهِبِ طَوْلًا وَفَوْقَ الرَّبْعَةِ إِذَا جَاءَ مَعَ الْقَوْمِ عَمَرَهُمْ أَبْيَضَ شَدِيدَةَ الْوَضِيعِ حَنَحَمَ الْهَامَةَ أَغْرَأَ أَبْلَجَ هَدَبَ الْأَشْفَارِ شُنَّ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ إِذَا مَشَى يَتَقَلَّعُ كَأَنَّمَا يَنْحَدِرُ فِي صَبَبٍ كَانَ الْعَرَقُ فِي وَجْهِهِ اللَّوْلُو لَمْ أَرِ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ بِأَبِي وَأُمِّي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [انظر: ۱۳۰۱]

(۱۳۰۰) یوسف بن مازن کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت علیؑ سے درخواست کی کہ امیر المؤمنین! ہمارے سامنے نبی علیہ السلام کا حلیہ مبارک بیان کیجئے، فرمایا نبی علیہ السلام بہت زیادہ لمبے قد کے نہ تھے، درمیانے قد سے تھوڑے اونچے تھے، لیکن جب لوگوں کے ساتھ آ رہے ہوتے تو سب سے اونچے محسوس ہوتے، سفید کھلتا ہوا رنگ تھا، سر مبارک بڑا تھا، روشن کشادہ پیشانی تھی، پلکوں کے بال لمبے تھے، ہتھیلیاں اور پاؤں مبارک بھرے ہوئے تھے، جب چلتے تو پاؤں اٹھا کر چلتے، ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے کسی گھائی میں اتر رہے ہوں، پسینہ کے قطرات روئے انور پر موتیوں کی مانند محسوس ہوتے تھے، میں نے ان جیسا نہ ان سے پہلے دیکھا اور نہ ان کے بعد، میرے ماں باپ ان پر قربان ہوں، علیؑ علیہ السلام۔

(۱۳۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَارِزٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قِيلَ لَهُ أُنَعْتُ لَنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ لَيْسَ بِالذَّاهِبِ طَوْلًا قَدْ كَرَّ مِثْلُهُ سَوَاءً [راجع: ۱۳۰۰]

(۱۳۰۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۳۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ نَعِيمِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عَلَى الْكُعْبَةِ أَصْنَامٌ فَلَذَهَبْتُ لِأَحْمِلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهَا فَلَمْ أَسْتَطِعْ فَحَمَلَنِي فَجَعَلْتُ أَقْطَعُهَا وَلَوْ شِئْتُ لَنَلْتُ السَّمَاءَ [راجع: ۶۴۴]

(۱۳۰۲) حضرت علیؑ سے مروی ہے کہ خانہ کعبہ پر بہت سے بت پڑے تھے، نبی علیہ السلام نے مجھ سے بیٹھنے کے لئے فرمایا اور خود میرے کندھوں پر چڑھ گئے، میں نے کھڑا ہونا چاہا لیکن نہ ہوسکا، نبی علیہ السلام مجھے لے کر کھڑے ہو گئے اور میں بتوں کو توڑنے لگا اس وقت مجھے ایسا محسوس ہوا تھا کہ اگر میں چاہوں تو افاق کو چھو لوں۔

(۱۳۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّادٍ حَدَّثَنِي نَعِيمُ بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنِي أَبُو مَرْيَمَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ قَوْمًا يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَةِ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ طَوْبَى لِمَنْ قَتَلَهُمْ وَقَتْلُوهُ عَلامَتُهُمْ رَجُلٌ

مُخَدَّجُ الْيَدِ [قال شعيب: حسن لغيره. وهذا إسناده ضعيف، أخرجه الطيالسي ١٦٥٠، و أبو يعلى ١٣٥٨]

(۱۳۰۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک قوم ایسی آئے گی جو اسلام سے ایسے نکل جائے گی جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے، یہ لوگ قرآن تو پڑھتے ہوں گے لیکن وہ ان کے طلق سے نیچے نہیں اتر سکے گا، اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جو انہیں قتل کرے یا ان کے ہاتھوں جام شہادت نوش کر لے، ان کی علامت وہ آدمی ہے جس کا ہاتھ نامکمل ہوگا۔

(۱۳۰۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ نَعِيمِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةَ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْوَلِيدَ يَضْرِبُهَا وَقَالَ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ فِي حَدِيثِهِ تَشْكُوهُ قَالَ قُولِي لَهُ قَدْ أَجَارَنِي قَالَ عَلِيٌّ فَلَمْ تَلْبَثِ إِلَّا بِسِيرًا حَتَّى رَجَعَتْ فَقَالَتْ مَا زَادَنِي إِلَّا ضَرْبًا فَأَخَذَ هُدْبَةً مِنْ ثَوْبِهِ فَدَفَعَهَا إِلَيْهَا وَقَالَ قُولِي لَهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَارَنِي فَلَمْ تَلْبَثِ إِلَّا بِسِيرًا حَتَّى رَجَعَتْ فَقَالَتْ مَا زَادَنِي إِلَّا ضَرْبًا فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ عَلَيكَ الْوَلِيدُ ائْتِمِ بِي مَرَّتَيْنِ وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ الْقَوَارِيرِيِّ وَمَعْنَاهُمَا وَاحِدٌ [إسناده ضعيف، أخرجه الزراري: ٧٦٧، و أبو يعلى: ٢٩٤] [انظر: ١٣٠٥]

(۱۳۰۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ولید بن عقبہ کی بیوی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! ولید مجھے مارتا ہے، نبی ﷺ نے اس سے فرمایا اس سے جا کر کہنا کہ نبی ﷺ نے مجھے پناہ دی ہے، کچھ ہی عرصے بعد وہ دوبارہ آگئی اور کہنے لگی کہ اب تو اس نے مجھے اور زیادہ مارنا پینٹنا شروع کر دیا ہے، نبی ﷺ نے کپڑے کا ایک کونہ پکڑ کر اسے دیا اور فرمایا اسے جا کر کہنا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے پناہ دی ہے لیکن تھوڑے ہی عرصے بعد وہ پھر واپس آگئی، اور کہنے لگی کہ یا رسول اللہ! اس نے مجھے اور زیادہ مارنا شروع کر دیا ہے، اس پر نبی ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا الہی! ولید سے سمجھ لے، اس نے دو مرتبہ میری نافرمانی کی ہے۔

(۱۳۰۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو خَيْثَمَةَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى أَنَا نَعِيمُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ امْرَأَةَ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْتَكِي الْوَلِيدَ أَنَّهُ يَضْرِبُهَا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [راجع: ١٣٠٤]

(۱۳۰۵) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۳۰۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكِيمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَزَّارِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ عَلَى فُرْصَةٍ مِنْ فُرْصِ الْخَنْدَقِ فَقَالَ شَغَلُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ مَلَأَ اللَّهُ قُبُورَهُمْ وَيُوتَهُمْ أَوْ بَطُونَهُمْ وَيُوتَهُمْ نَارًا [راجع: ١١٣٢]

(۱۳۰۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ خندق کے دن نبی ﷺ خندق کے کسی کنارے پر بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ

نے فرمایا اللہ ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے کہ انہوں نے ہمیں نماز عصر نہیں پڑھنے دی یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔

(۱۳۰۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ أَبِي بَرَّةٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ سُلِّ عَلَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَلْ خَصَّكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ فَقَالَ مَا خَصَّنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ لَمْ يَغْمُ بِهِ النَّاسَ كَمَا كَفَّ إِلَّا مَا كَانَ فِي قِرَابٍ سَفِيهِ هَذَا قَالَ فَأَخْرَجَ صَحِيفَةً فِيهَا مَكْتُوبٌ لَعَنَ اللَّهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ لَعَنَ اللَّهُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْأَرْضِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ آوَى مُحِدًا [راجع: ۸۵۵]

(۱۳۰۷) ابو الطفیل کہتے ہیں کہ کسی شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ہمیں کوئی ایسی بات بتائیے جو نبی ﷺ نے خصوصیت کے ساتھ آپ سے کی ہو؟ فرمایا نبی ﷺ نے مجھ سے ایسی کوئی خصوصی بات نہیں کی جو دوسرے لوگوں سے چھپائی ہو، البتہ میری تلوار کے نیام میں جو کچھ ہے وہ ہے، یہ کہہ کر انہوں نے ایک صحیفہ نکالا جس میں لکھا تھا کہ اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو غیر اللہ کے نام پر کسی جانور کو ذبح کرے، اس شخص پر اللہ لعنت ہو جو کسی بدعت کو ٹھکانہ دے، اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو اپنے والدین پر لعنت کرے، اور اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو زمین کے بیج بدل دے۔

(۱۳۰۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ اللَّهُمَّ اْمْلَأْ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى آبَتْ الشَّمْسُ [راجع: ۵۹۱]

(۱۳۰۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ خندق کے دن نبی ﷺ نے فرمایا اے اللہ! ان (مشرکین) کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے کہ انہوں نے ہمیں نماز عصر نہیں پڑھنے دی یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔

(۱۳۰۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ حُجَّةَ بْنَ عَدِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ الْبَقَرَةِ فَقَالَ عَنْ سَبْعَةٍ وَسَأَلَهُ عَنْ الْأَعْرَجِ فَقَالَ إِذَا بَلَغَتْ الْمُنْسَكَ وَسُئِلَ عَنْ الْقَرَنِ فَقَالَ لَا يَضُرُّهُ وَقَالَ عَلِيُّ أَمَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ [راجع: ۷۳۲]

(۱۳۰۹) ایک آدمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے گائے کی قربانی کے حوالے سے سوال کیا، انہوں نے فرمایا کہ ایک گائے سات آدمیوں کی طرف سے کفایت کر جاتی ہے، اس نے پوچھا کہ اگر اس کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو تو؟ فرمایا کوئی حرج نہیں، اس نے کہا کہ اگر وہ لنگڑی ہو؟ فرمایا اگر قربان گاہ تک خود چل کر جاسکے تو اسے ذبح کر لو، نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ جانور کے آنکھ اور کان اچھی طرح دیکھ لیں۔

(۱۳۱۰) حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ وَهْبٍ وَعَقَّانُ الْمَعْنِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا سِمَاكُ عَنْ حَنْشِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ بِالْيَمَنِ فَاحْتَفَرُوا زُبَيْئَةَ لِلْأَسَدِ فَجَاءَ حَتَّى وَقَعَ فِيهَا رَجُلٌ وَتَعَلَّقَ بِأُخْرَى وَتَعَلَّقَ الْآخَرُ بِأُخْرَى وَتَعَلَّقَ الْآخَرُ بِأُخْرَى حَتَّى صَارُوا أَرْبَعَةً فَجَزَّحَهُمُ الْأَسَدُ فِيهَا فَمِنْهُمْ مَنْ مَاتَ فِيهَا وَمِنْهُمْ مَنْ أُخْرِجَ فَمَاتَ قَالَ فَتَنَازَعُوا فِي ذَلِكَ حَتَّى اخْتَلَفُوا السَّلَاحَ قَالَ فَاتَّاهُمْ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ وَيْلَكُمْ تَقْتُلُونَ مَا تَنَى إِنْسَانٌ فِي شَأْنِ أَرْبَعَةِ أَنْاسٍ تَعَالَوْا أَقْضِ بَيْنَكُمْ بِقَضَائِهِ فَإِنْ رَضِيتُمْ بِهِ وَإِلَّا فَارْتَفِعُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَضَى لِلْأَوَّلِ رُبْعَ دِيَّةٍ وَلِلثَّانِي ثُلُثَ دِيَّةٍ وَلِلثَّلَاثِ نِصْفَ دِيَّةٍ وَلِلرَّابِعِ الدِّيَّةَ كَامِلَةً قَالَ فَارَضِيَ بَعْضُهُمْ وَكَرِهَ بَعْضُهُمْ وَجَعَلَ الدِّيَّةَ عَلَى قَبَائِلِ الَّذِينَ ارْتَدَحُمُوهَا قَالَ فَارْتَفَعُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَهْزُ قَالَ حَمَّادُ أَحْسَبُهُ قَالَ كَانَ مُتَكِنًا فَاحْتَبَى قَالَ سَأَقْضِي بَيْنَكُمْ بِقَضَائِهِ قَالَ فَأُخْبِرَ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَضَى بِكَذَا وَكَذَا قَالَ فَأَمَضَى قَضَائَهُ قَالَ عَقَّانُ سَأَقْضِي بَيْنَكُمْ [راجع ۵۷۳]

(۱۳۱۰) حنشل کنانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یمن میں ایک قوم نے شیر کو شکار کرنے کے لئے ایک گڑھا کھود کر اسے ڈھانپ رکھا تھا، شیر اس میں گر پڑا اچانک ایک آدمی بھی اس گڑھے میں گر پڑا، اس کے پیچھے دوسرا تیسرا حتیٰ کہ چار آدمی گر پڑے، (اس گڑھے میں موجود شیر نے ان سب کو زخمی کر دیا، یہ دیکھ کر ایک آدمی نے جلدی سے نیزہ پکڑا اور شیر کو دے مارا چنانچہ شیر ہلاک ہو گیا اور وہ چاروں آدمی بھی اپنے اپنے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دنیا سے چل بسے۔)

مقتولین کے اولیاء اسلحہ نکال کر جنگ کے لئے ایک دوسرے کے آمنے سامنے آ گئے، اتنی دیر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ آ پہنچے اور کہنے لگے کہ کیا تم چار آدمیوں کے بدلے دوسو آدمیوں کو قتل کرنا چاہتے ہو؟ میں تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہوں، اگر تم اس پر راضی ہو گئے تو سمجھو کہ فیصلہ ہو گیا، فیصلہ یہ ہے کہ جو شخص پہلے گر کر گڑھے میں شیر کے ہاتھوں زخمی ہوا، اس کے ورثاء کو چوتھائی دیت دے دو، اور چوتھے کو مکمل دیت دے دو، دوسرے کو ایک تہائی اور تیسرے کو نصف دیت دے دو، ان لوگوں نے یہ فیصلہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا (کیونکہ ان کی سمجھ میں ہی نہیں آیا)

چنانچہ وہ نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے، نبی علیہ السلام نے فرمایا میں تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہوں، اتنی دیر میں ایک آدمی کہنے لگا یا رسول اللہ! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمارے درمیان یہ فیصلہ فرمایا تھا، نبی علیہ السلام نے اسی کو نافذ کر دیا۔

(۱۳۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنِي نُعَيْمُ بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنِي أَبُو مَرْيَمَ وَرَجُلٌ مِنْ جُلَسَاءِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ عَدِيرِ خُمٍ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلَيْ مَوْلَاهُ قَالَ فَرَادَ النَّاسُ بَعْدُ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادَ مَنْ عَادَاهُ

(۱۳۱۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے عذیر خم کے موقع پر یہ فرمایا تھا کہ جس کا میں مولی ہوں، علی بھی اس کے مولی ہیں، بعد میں لوگوں نے اس پر یہ اضافہ کر لیا کہ اے اللہ! جس کا یہ دوست ہو تو اس کا دوست بن جا، اور جس کا یہ دشمن ہو تو اس کا

دشمن بن جا۔

(۱۳۱۲) حَدَّثَنَا يَهُزُّ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنبَأَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنْ حُجَيْبَةَ بِنِ عَدِيٍّ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سِئَلَ عَنِ الْبَقَرَةِ فَقَالَ عَنْ سَبْعَةٍ وَسِئَلَ عَنِ الْمَكْسُورَةِ الْقُرْنِ فَقَالَ لَا بَأْسَ وَسِئَلَ عَنِ الْعَرَجِ فَقَالَ مَا بَلَغَتْ الْمُنْسَكُ ثُمَّ قَالَ أَمَرْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَشِيرَ الْعَيْنِينَ وَالْأَذْنَيْنِ [راجع: ۷۳۲]

(۱۳۱۲) ایک آدمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے گائے کی قربانی کے حوالے سے سوال کیا، انہوں نے فرمایا کہ ایک گائے سات آدمیوں کی طرف سے کفایت کر جاتی ہے، اس نے پوچھا کہ اگر اس کا سینک ٹوٹا ہوا ہو تو؟ فرمایا کوئی حرج نہیں، اس نے کہا کہ اگر وہ لنگڑی ہو؟ فرمایا اگر قربان گاہ تک خود چل کر جائے تو اسے ذبح کر لو، نبی علیہ السلام نے ہمیں حکم دیا ہے کہ جانور کے آنکھ اور کان اچھی طرح دیکھ لیں۔

(۱۳۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي الْقَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْجَرِيرِيُّ عَنْ أَبِي الْوَرْدِ عَنْ ابْنِ أَعْبَدٍ قَالَ قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا ابْنَ أَعْبَدٍ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الطَّعَامِ قَالَ قُلْتُ وَمَا حَقُّهُ يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ تَقُولُ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِمَا رَزَقْتَنَا قَالَ وَتَدْرِي مَا شُكْرُهُ إِذَا فَرَعْتَ قَالَ قُلْتُ وَمَا شُكْرُهُ قَالَ تَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا ثُمَّ قَالَ آلا أُخْبِرُكَ عَنِّي وَعَنْ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَتْ ابْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مِنْ أَكْرَمِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَكَانَتْ زَوْجَتِي فَجَرَتْ بِالرَّحَى حَتَّى أَثَرُ الرَّحَى بِيَدِهَا وَأَسْقَتْ بِالْقُرْبَةِ حَتَّى أَثَرُ الْقُرْبَةِ بِنَحْرِهَا وَقَمَّتِ الْبَيْتَ حَتَّى اغْبَرَّتْ نِيَابَهَا وَأَوْقَدَتْ تَحْتَ الْقِدْرِ حَتَّى دَنَسَتْ نِيَابَهَا فَأَصَابَهَا مِنْ ذَلِكَ ضَرْبٌ فَقَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبِيٍّ أَوْ خَدَمٍ قَالَ فَقُلْتُ لَهَا انْطَلِقِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْأَلِيهِ خَادِمًا يَبْقِيكَ خَرًّا مَا أَنْتِ فِيهِ فَانْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُ عِنْدَهُ خَدَمًا أَوْ خَدَمًا فَرَجَعْتُ وَلَمْ تَسْأَلْهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَقَالَ آلا أَذُكُّكَ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكَ مِنْ خَادِمٍ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ سَبَّحِي ثَلَاثًا وَتَلَّيْنِ وَاحْمَدِي ثَلَاثًا وَتَلَّيْنِ وَكَبَّرِي أَرْبَعًا وَتَلَّيْنِ قَالَ فَأَخْرَجَتْ رَأْسَهَا فَقَالَتْ رَضِيتُ عَنْ اللَّهِ وَرَسُولِهِ مَرَّتَيْنِ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ عُثَيْبَةَ عَنِ الْجَرِيرِيِّ أَوْ نَحْوَهُ [قال الألباني: ضعيف]

(ابوداؤد: ۲۹۸۸)

(۱۳۱۳) ابن اعبد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا ابن اعبد! تمہیں معلوم ہے کہ کھانے کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا آپ ہی بتائیے کہ اس کا حق کیا ہے؟ فرمایا کھانے کا حق یہ ہے کہ اس کے آغاز میں یوں کہو بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِمَا رَزَقْتَنَا کہ اللہ کے نام سے شروع کر رہا ہوں، اے اللہ! تو نے ہمیں جو عطا فرما رکھا ہے اس میں برکت پیدا فرما۔ پھر مجھ سے فرمایا کہ کھانے سے فراغت کے بعد اس کا شکر کیا ہے، تمہیں معلوم ہے؟ میں نے عرض کیا کہ آپ ہی بتائیے

کہ اس کا شکر کیا ہے؟ فرمایا تم یوں کہو الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا اس اللہ کا شکر جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا، پھر فرمایا کہ کیا میں تمہیں اپنی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ایک بات نہ بتاؤں؟

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی علیہ السلام کی صاحبزادی بھی تھیں، نبی علیہ السلام کی نگاہوں میں تمام بچوں سے زیادہ قابل عزت بھی تھیں، اور میری رفیقہ حیات بھی تھیں، انہوں نے اتنی چمکی چلائی کہ ان کے ہاتھوں میں اس کے نشان پڑ گئے اور اتنے مشکیزے ڈھوئے کہ ان کی گردن پر اس کے نشان پڑ گئے، گھر کو اتنا سنوارا کہ اپنے کپڑے غبار آلود ہو گئے، ہانڈی کے نیچے اتنی آگ جلائی کہ کپڑے بیکار ہو گئے جس سے انہیں جسمانی طور پر شدید اذیت ہوئی۔

اتفاقاً انہی دنوں نبی علیہ السلام کے پاس کچھ قیدی یا خادم آئے ہوئے تھے، میں نے ان سے کہا کہ جا کر نبی علیہ السلام سے ایک خادم کی درخواست کرو تا کہ اس گرمی سے توبیج جاؤ، چنانچہ وہ نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں، انہوں نے دیکھا کہ نبی علیہ السلام کے پاس ایک یا کئی خادم موجود ہیں، لیکن وہ اپنی درخواست پیش نہ کر سکیں اور واپس آ گئیں۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی اور آخر میں نبی علیہ السلام کا یہ فرمان ذکر کیا کہ کیا میں تمہیں خادم سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ جب تم اپنے بستر پر لیٹو تو ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو، اس پر انہوں نے چادر سے اپنا سر نکال کر کہا کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے راضی ہوں، پھر راوی نے مکمل حدیث ذکر کی۔

(۱۳۱۴) حَدَّثَنَا بِهِزُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانَ عَنْ عُبَيْدَةَ قَالَ كُنَّا نَرَى أَنَّ صَلَاةَ الْوُسْطَى صَلَاةُ الصُّبْحِ قَالَ فَحَدَّثَنَا عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُمْ يَوْمَ الْأَحْزَابِ اقْتَلَوْا وَحَسُّونَا عَنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اْمْلَأُوا قُبُورَهُمْ نَارًا أَوْ اْمْلَأُوا بُطُونَهُمْ نَارًا كَمَا حَسُّونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى قَالَ فَعَرَفْنَا يَوْمَئِذٍ أَنَّ صَلَاةَ الْوُسْطَى صَلَاةُ الْعَصْرِ [راجع: ۵۹۱]

(۱۳۱۴) عبیدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم صلوٰۃ وسطیٰ فجر کی نماز کو سمجھتے تھے، پھر ایک دن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی کہ انہوں نے غزوہ احزاب کے موقع پر جنگ شروع کی تو مشرکین نے ہمیں نماز عصر پڑھنے سے روک دیا، اس موقع پر نبی علیہ السلام نے فرمایا اے اللہ ان کے پیٹوں اور قبروں کو آگ سے بھر دے کہ انہوں نے ہمیں نماز عصر نہیں پڑھنے دی یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا، اس دن ہمیں پتہ چلا کہ صلوٰۃ وسطیٰ سے مراد نماز عصر ہے۔

(۱۳۱۵) حَدَّثَنَا بِهِزُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلَيْهِ حُلَّةً سَبْرَاءَ فَلَبَسَهَا وَخَرَجَ عَلَى الْقَوْمِ فَعَرَفَ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَأَمَرَهُ أَنْ يُشَقِّقَهَا بَيْنَ نِسَائِهِ [راجع: ۶۹۸]

(۱۳۱۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی علیہ السلام نے ایک ریشمی جوڑا میرے پاس بھیج دیا، میں نے اسے زیب تن کر لیا، لیکن جب نبی علیہ السلام کے روئے انور پر ناراضگی کے اثرات دیکھے تو میں نے نبی علیہ السلام کے حکم پر اسے اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

(۱۳۱۶) حَدَّثَنَا يَهُزُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّزَّالَ بْنَ سَبْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ لِحَوَانِجِ النَّاسِ فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ أَتَى بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ فَأَخَذَ مِنْهُ كَفًّا فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَأْسَهُ وَرَجُلَيْهِ ثُمَّ أَخَذَ فَضْلَهُ فَشَرِبَ قَائِمًا وَقَالَ إِنَّ نَاسًا يَكْرَهُونَ هَذَا وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ وَهَذَا وَضَوْءٌ مَنْ لَمْ يُحَدِّثْ [راجع: ۶۸۳]

(۱۳۱۶) نزال بن سبرہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ان کے سامنے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ظہر کی نماز پڑھی، پھر مسجد کے صحن میں بیٹھ گئے تاکہ لوگوں کے مسائل حل کریں، جب نماز عصر کا وقت آیا تو ان کے پاس پانی کا ایک برتن لایا گیا، انہوں نے چلو بھر کر پانی لیا اور اپنے ہاتھوں، بازوؤں، چہرے، سر اور پاؤں پر پانی کا گیلایا ہاتھ پھیرا، پھر کھڑے کھڑے وہ پانی پی لیا اور فرمایا کہ کچھ ٹوٹ کھڑے ہو کر پانی پینے کو ناپسند سمجھتے ہیں حالانکہ نبی ﷺ نے بھی اسی طرح کیا ہے جیسے میں نے کیا ہے اور جو آدمی بے وضو نہ ہو بلکہ پہلے سے اس کا وضو موجود ہو، یہ اس شخص کا وضو ہے۔

(۱۳۱۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهْمَلٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِمَسْرَاحَةَ لَعَلَّكَ اسْتَكْرِهْتَ لَعَلَّ رَوْحَكَ أَتَاكَ لَعَلَّكَ قَالَتْ لَا فَلَمَّا وَضَعَتْ جَلَدَهَا ثُمَّ رَجَمَهَا فَقِيلَ لَهُ لِمَ جَلَدْتَهَا ثُمَّ رَجَمْتَهَا قَالَ جَلَدْتُهَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَرَجَمْتُهَا بِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۷۱۶]

(۱۳۱۷) امام شعیبی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ شراح ہمدانیہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہو سکتا ہے تجھے زبردستی اس کام پر مجبور کیا گیا ہو شاید وہ تمہارا شوہر ہی ہو؟ لیکن وہ ہر بات کے جواب میں ”نہیں“ کہتی رہی، چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضع حمل کے بعد اسے کوڑے مارے، اور پھر اس پر حد رجم جاری فرمائی کسی نے پوچھا کہ آپ نے اسے دونوں سزائیں کیوں دیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے کتاب اللہ کی روشنی میں اسے کوڑے مارے ہیں اور سنت رسول اللہ ﷺ کی روشنی میں اسے رجم کیا ہے۔

(۱۳۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ الْحُسَيْنِ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حَسَابٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِيَارُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ [قال الألبانی: صحيح بما قبله (الترمذی): ۲۹۰۹]

(۱۳۱۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سب سے بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

(۱۳۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ الْقُرَشِيِّ عَنْ سَيَّارِ أَبِي الْحَكَمِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ أَتَى عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي عَجَزْتُ عَنْ مُكَاتِبَتِي فَأَعِنِّي فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَلَا أَعَلَّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيهِنَّ رَسُولُ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلٍ صِيرَ دَنَابِيرَ لَدَّاهُ اللَّهُ عَنْكَ قُلْتُ بَلَى قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ قَالَ الترمذی: حسن غریب. قال الألبانی: حسن (الترمذی: ۳۵۶۳). قال شعيب: اسناده ضعیف.]

(۱۳۱۹) ابو وائل کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ امیر المؤمنین! میں بدل کتابت ادا کرنے سے عاجز آ گیا ہوں، آپ میری مدد فرمائیے، انہوں نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ کلمات نہ سکھا دوں جو نبی ﷺ نے مجھے سکھائے تھے؟ اگر تم پر ”جبل صیر“ کے برابر بھی دینا قرض ہوگا تو اللہ اسے ادا کروادے گا، اس نے کہا کیوں نہیں، فرمایا یہ دعاء پڑھتے رہا کرو۔

”اللَّهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ“

”اے اللہ! آپ اپنے حلال کے ذریعے حرام سے میری کفایت فرمائیے اور اپنی مہربانی سے مجھے اپنے علاوہ ہر ایک سے بے نیاز فرما دیجئے۔“

(۱۳۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرِ الْمُقَدَّمِيُّ وَرَوْحُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْمُقَرِّيُّ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حَسَابٍ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لِمَا مَنَى فِي بُكُورِهَا قَالَ شعيب: حسن لغيره وهذا اسناد ضعيف. [انظر: ۱۳۲۳، ۱۳۲۹، ۱۳۳۱، ۱۳۳۹].

(۱۳۲۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے دعاء کرتے ہوئے فرمایا اے اللہ! میری امت کے صبح کے اوقات میں برکت عطا فرما۔

(۱۳۳۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي مُوسَى فَاتَانَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَامَ عَلِيٌّ أَبِي مُوسَى فَأَمَرَهُ بِأَمْرٍ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلِ اللَّهُمَّ اهْدِنِي وَسَدِّدْنِي وَادْكُرْ بِالْهَدَى هِدَايَتَكَ الطَّرِيقَ وَادْكُرْ بِالسَّادَةِ تَسْدِيدَهُ السَّهْمِ وَنَهَانِي أَنْ أَجْعَلَ خَاتَمِي فِي هَذِهِ وَأَهْوَى أَبُو بُرْدَةَ إِلَى السَّبَابَةِ أَوْ الْوُسْطَى قَالَ عَاصِمٌ أَنَا الَّذِي اشْتَبَهَ عَلِيٌّ ابْتِهَامًا عَنِّي وَنَهَانِي عَنِ الْمِثْرَةِ وَالْقَسِيَّةِ قَالَ أَبُو بُرْدَةَ فَقُلْتُ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مَا الْمِثْرَةُ وَمَا الْقَسِيَّةُ قَالَ أَمَّا الْمِثْرَةُ شَيْءٌ كَانَتْ تَصْنَعُهُ النِّسَاءُ لِبُعُولَتِهِنَّ يَجْعَلُونَهُ عَلَى رِحَالِهِمْ وَأَمَّا الْقَسِيَّةُ فَبَيَابُ كَانَتْ تَأْتِينَا مِنَ الشَّامِ أَوْ الْيَمَنِ شَكَّ عَاصِمٌ فِيهَا حَرِيرٌ فِيهَا أَمْثَالُ التُّرُجِّ قَالَ أَبُو بُرْدَةَ فَلَمَّا رَأَيْتُ السَّبِيحَةَ عَرَفْتُ أَنَّهَا هِيَ [راجع، ۵۸۶].

(۱۳۲۱) حضرت ابو بردہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اپنے والد کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے، انہوں نے آ کر ہمیں سلام کیا اور میرے والد صاحب کو لوگوں کا کوئی معاملہ سپرد فرمایا اور فرمانے لگے کہ مجھ سے جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا اللہ سے ہدایت کی دعاء مانگا کرو اور ہدایت سے ہدایت طریق مراد لیا کرو اور اللہ سے درستی اور سدا کی دعاء کیا کرو اور اس سے تیر کی درستی مراد لیا کرو۔

نیز نبی ﷺ نے مجھے شہادت یا درمیان والی انگلی میں انگلی پھنسنے سے منع فرمایا ہے، راوی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تھے اس لئے انگلیوں کا اشارہ میں صحیح طور پر سمجھ نہ سکا، پھر انہوں نے فرمایا نبی ﷺ نے مجھے سرخ دھاری دار اور ریشمی کپڑوں سے منع فرمایا ہے، ہم نے پوچھا امیر المؤمنین! ”میٹھ“ (یہ لفظ حدیث میں استعمال ہوا ہے) سے کیا مراد ہے؟ یہ کیا چیز ہوتی ہے؟ فرمایا عورتیں اپنے شوہروں کی سواری کے کجاوے پر رکھنے کے لئے ایک چیز بناتی تھیں (جسے زین پوش کہا جاتا ہے) اس سے وہ مراد ہے، پھر ہم نے پوچھا کہ ”قسیہ“ سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا شام کے وہ کپڑے جن میں ”اترج“ جیسے نقش و نگار بنے ہوتے تھے، ابو بردہ کہتے ہیں کہ جب میں نے کتان کے بنے ہوئے کپڑے دیکھے تو میں سمجھ گیا کہ یہ وہی ہیں۔

(۱۳۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْهَالِ أَخُو حَجَّاجٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدُ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِعَلِيٍّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَيُّ شَهْرٍ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصُومَ بَعْدَ رَمَضَانَ فَقَالَ مَا سَمِعْتُ أَحَدًا سَأَلَ عَنْ هَذَا بَعْدَ رَجُلٍ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ شَهْرٍ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصُومَ بَعْدَ رَمَضَانَ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ صَائِمًا شَهْرًا بَعْدَ رَمَضَانَ فَصُمْ الْمُحَرَّمَ فَإِنَّهُ شَهْرُ اللَّهِ وَفِيهِ يَوْمٌ تَابَ عَلَى قَوْمٍ وَيَتُوبُ فِيهِ عَلَى قَوْمٍ [إسناده ضعيف. قال الألباني: ضعيف (الترمذی: ۷۴۱)، والدارمی: ۱۷۶۳، والبزار: ۶۶۹، و ابویعلی: ۲۶۷۰]. [انظر: ۱۳۳۵].

(۱۳۲۳) نعمان بن سعد کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا امیر المؤمنین! رمضان کے بعد آپ مجھے کس مہینے کے روزے رکھنے کی تاکید کرتے ہیں؟ فرمایا کہ میں نے صرف ایک آدمی کو نبی ﷺ سے ایسا سوال کرتے ہوئے سنا تھا، اس کے بعد یہ واحد آدمی ہے جس سے میں یہ سوال سن رہا ہوں، اس کے جواب میں نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر تم رمضان کے بعد کسی مہینے کے روزے رکھنا چاہتے ہو تو ماہ محرم کے روزے رکھو، کیونکہ یہ اللہ کا مہینہ ہے، اس میں ایک دن ایسا ہے جس میں اللہ نے ایک قوم کی توبہ قبول کی تھی اور ایک قوم کی توبہ قبول کرے گا۔

(۱۳۲۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدُ بْنُ زِيَادٍ وَ حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَأَمَّتِي فِي بُكُورِهَا [راجع: ۱۳۲۰].

بدکاری کی ہے، اس وقت یہ اپنے ہوش میں نہ ہو اور دیوانی ہو، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بھی! مجھے تو نہیں پتہ، انہوں نے کہا کہ پھر مجھے بھی نہیں پتہ، تاہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر اس پر حد رجم جاری نہیں فرمائی۔

(۱۳۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَحَدَّثَنِي رَوْحُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَأُمِّي فِي بُكُورِهَا [راجع: ۱۳۲۰]۔

(۱۳۲۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے دعا کرتے ہوئے فرمایا اے اللہ! میری امت کے صبح کے اوقات میں برکت عطا فرما۔

(۱۳۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَفَعَهُ أَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ وَهُوَ رَاكِعٌ وَقَالَ إِذَا رَكَعْتُمْ فَعِظْمُوا اللَّهَ وَإِذَا سَجَدْتُمْ فَأَدْعُوا فَقَمِينٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ [قال شعيب: حسن لغيره وهذا اسناد ضعيف]۔ [انظر: ۱۳۳۷]۔

(۱۳۳۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے رکوع کی حالت میں قرآن کریم کی تلاوت سے منع کیا ہے اور فرمایا ہے کہ جب تم رکوع میں جاؤ تو اللہ کی عظمت بیان کیا کرو اور جب سجدہ میں جاؤ تو اس سے دعا کیا کرو، امید ہے کہ تمہاری دعا قبول ہوگی۔

(۱۳۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو مَعْصَرٍ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَأُمِّي فِي بُكُورِهَا [راجع: ۱۳۲۰]۔

(۱۳۳۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے دعا کرتے ہوئے فرمایا اے اللہ! میری امت کے صبح کے اوقات میں برکت عطا فرما۔

(۱۳۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ عُبَيْدَةُ لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْهُ قَالَ مُحَمَّدٌ فَخَلَفَ لَنَا عُبَيْدَةُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَخَلَفَ لَهُ عَلِيُّ لَوْلَا أَنْ تَبَطَّرُوا لَنَبَأْتَكُمْ مَا وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ يَقْتُلُونَهُمْ عَنْ لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْهُ قَالَ إِي وَرَبِّ الْكُعْبَةِ إِي وَرَبِّ الْكُعْبَةِ فِيهِمْ رَجُلٌ مُخَدَّجُ الْيَدِ أَوْ مَثْدُونُ الْيَدِ أَحْسَبُهُ قَالَ أَوْ مَوْدُنُ الْيَدِ [راجع: ۶۲۶]۔

(۱۳۳۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک مرتبہ خوارج کا ذکر ہوا تو فرمایا کہ ان میں ایک آدمی ناقص الخلق بھی ہوگا، اگر تم حد سے آگے نہ بڑھ جاتے تو میں تم سے وہ وعدہ بیان کرتا جو اللہ نے نبی ﷺ کی زبانی ان کے قتل کرنے والوں سے فرما رکھا ہے،

راوی کہتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا کیا آپ نے واقعی نبی ﷺ سے اس سلسلے میں کوئی فرمان سنا ہے؟ تو انہوں نے تین مرتبہ فرمایا ہاں! رب کعبہ کی قسم۔

(۱۳۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا النُّعْمَانُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمَنِ وَفْدًا قَالَ لَا وَاللَّهِ مَا عَلَى أَرْجُلِهِمْ يُحْشَرُونَ وَلَا يُحْشَرُ الْوَفْدُ عَلَى أَرْجُلِهِمْ وَلَكِنْ عَلَى نُوقٍ لَمْ تَرَ الْخَلَائِقُ مِثْلَهَا عَلَيْهَا رَحَائِلٌ مِنْ ذَهَبٍ فَيَرُكِبُونَ عَلَيْهَا حَتَّى يَصْرُبُوا أَبْوَابَ الْجَنَّةِ

(۱۳۳۳) نعمان بن سعد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے اس آیت کی تلاوت کی کہ قیامت کا دن وہ ہوگا جس میں ہم متقیوں کو رحمان کی بارگاہ میں ایک وفد کی صورت میں جمع کریں گے، اور فرمایا کہ بخدا! انہیں پاؤں کے بل چلا کر جمع نہیں کیا جائے گا، بلکہ انہیں ایسی اونٹنیوں پر سوار کیا جائے گا جن کی مثل اس سے قبل مخلوق نے نہ دیکھی ہوگی، ان پر سونے کے کچاوے ہوں گے اور وہ اس پر سوار ہوں گے یہاں تک کہ جنت کے دروازے کھٹکھٹائیں گے۔

(۱۳۳۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي أَبَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ وَقَفْتُ مَعَ الْحُسَيْنِ فَلَمْ أَزَلْ أَسْمَعُهُ يَقُولُ لَبَّيْكَ حَتَّى رَمَى الْجُمُرَةَ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ مَا هَذَا الْإِهْلَالُ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَهْلُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى الْجُمُرَةِ وَحَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهَا [راجع: ۹۱۵]۔

(۱۳۳۴) عکرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ مزدلفہ سے واپس ہوا تو میں نے انہیں مسلسل تلبیہ پڑھتے ہوئے سنا تا آنکہ انہوں نے جمرہ عقبہ کی رمی کر لی، میں نے ان سے اس حوالے سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں اپنے والد صاحب کے ساتھ مزدلفہ سے واپس ہوا تھا تو میں نے انہیں بھی جمرہ عقبہ کی رمی تک مسلسل تلبیہ پڑھتے ہوئے سنا تھا، اور انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ مزدلفہ سے واپس ہوا تو میں نے نبی ﷺ کو جمرہ عقبہ کی رمی تک مسلسل تلبیہ پڑھتے ہوئے سنا۔

(۱۳۳۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِشَهْرِ أَصُومُهُ بَعْدَ رَمَضَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كُنْتُ صَائِمًا شَهْرًا بَعْدَ رَمَضَانَ فَصُمُ الْمُحَرَّمَ فَإِنَّهُ شَهْرُ اللَّهِ وَفِيهِ يَوْمٌ تَابَ فِيهِ عَلَى قَوْمٍ وَيَتَابُ فِيهِ عَلَى آخَرِينَ [راجع: ۱۳۲۲]۔

(۱۳۳۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! رمضان کے علاوہ مجھے کوئی ایسا مہینہ بتائیے جس کے میں روزے رکھ سکوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم رمضان کے بعد کسی مہینے کے روزے رکھنا

چاہتے ہو تو ماہِ محرم کے روزے رکھو، کیونکہ یہ اللہ کا مہینہ ہے، اس میں ایک دن ایسا ہے جس میں اللہ نے ایک قوم کی توبہ قبول کی تھی اور ایک قوم کی توبہ قبول کرے گا۔

(۱۳۳۶) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ غَامِرٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالُوا يَا مُحَمَّدُ إِنَّا جِيرَانُكَ وَحُلَفَاؤُكَ وَإِنَّ نَاسًا مِنْ عِبِيدِنَا قَدْ أَتَوْكَ لَيْسَ بِهِمْ رَغْبَةٌ فِي الدِّينِ وَلَا رَغْبَةٌ فِي الْفَقْهِ إِنَّمَا قَرُّوا مِنْ ضِيَاعِنَا وَأَمْوَالِنَا فَأَرَدُّهُمْ إِلَيْنَا فَقَالَ لَأَبَى بَكَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا تَقُولُ قَالَ صَدَقُوا إِنَّهُمْ جِيرَانُكَ قَالَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا تَقُولُ قَالَ صَدَقُوا إِنَّهُمْ لَجِيرَانُكَ وَحُلَفَاؤُكَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْنَاهُ

ضعيف قال الألبانی: ضعف الاسناد نحوه (ابوداؤد: ۲۷۰۰، الترمذی: ۳۷۱۵۰)

(۱۳۳۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ قریش کے کچھ لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم آپ کے پڑوسی اور اور آپ کے حلیف ہیں، ہمارے کچھ غلام آپ کے پاس آ گئے ہیں، انہیں دین سے رغبت ہے اور نہ ہی اس کی سمجھ بوجھ سے کوئی دلچسپی ہے، اصل میں وہ ہماری جائیداد اور مال و دولت اپنے قبضہ میں کر کے فرار ہو گئے ہیں، اس لئے آپ انہیں ہمارے خوالے کر دیں، نبی ﷺ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ ان کی یہ بات تو صحیح ہے کہ یہ آپ کے پڑوسی ہیں، اس پر نبی ﷺ کے رخ انور کا رنگ بدل گیا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان کی رائے پوچھی تو انہوں نے بھی یہی کہا کہ یہ آپ کے پڑوسی اور حلیف تو واقعہ ہیں، اس پر نبی ﷺ کے چہرے کا رنگ تبدیل ہو گیا۔ (کیونکہ فی الجملہ اس سے مشرکین کی بات کی تائید ہوتی تھی)

(۱۳۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ سَنَةَ سِتٍّ وَعِشْرِينَ وَمِائَتَيْنِ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلَهُ رَجُلٌ أَقْرَأُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي نَهَيْتُ أَنْ أَقْرَأُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ فَإِذَا رَكَعْتُمْ فَعُظِّمُوا اللَّهَ وَإِذَا سَجَدْتُمْ فَاجْتَهِدُوا فِي الْمَسْأَلَةِ فَقِيمُوا أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ [راجع: ۱۱۳۳۰]

(۱۳۳۷) نعمان بن سعد کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا میں رکوع اور سجدہ میں قراءت کر سکتا ہوں؟ انہوں نے کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے مجھے رکوع اور سجدہ کی حالت میں تلاوت قرآن سے منع کیا گیا ہے، جب تم رکوع کرو تو اللہ کی عظمت بیان کرو، اور جب سجدہ کرو تو خوب توجہ سے دعاء مانگو، امید ہے کہ تمہاری دعاء قبول ہوگی۔

(۱۳۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ الْأَسَدِيُّ أَبُو مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَعُرْفًا يَرَى بَطُونَهَا مِنْ ظُهُورِهَا وَظُهُورَهَا مِنْ بَطُونِهَا فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَنْ هِيَ قَالَ لِمَنْ

أَطَابَ الْكَلَامَ وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ وَصَلَّى لِلَّهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامُ صَحِيحُهُ ابْنُ حَزِيمَةَ: (۲۱۳۶) قَالَ التِّرْمِذِيُّ:

غَرِيبٌ. قَالَ الْأَلَسَانِيُّ: حَسَنٌ (التِّرْمِذِيُّ: ۱۹۸۴ وَ ۲۵۲۷) قَالَ شُعَيْبٌ: حَسَنٌ لَغِيرِهِ وَهَذَا اسْنَادٌ ضَعِيفٌ |

(۱۳۳۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت میں ایسے بالا خانے بھی ہیں جن کا اندرونی حصہ باہر سے ہی نظر آتا ہے اور بیرونی حصہ اندر سے نظر آتا ہے، ایک دیہاتی نے پوچھا یا رسول اللہ! یہ کس کے لئے ہیں؟ فرمایا اس شخص کے لئے جو اچھی بات کرے، ضرورت مندوں کو کھانا کھلائے اور جب لوگ رات کو سو رہے ہوں تو صرف رضاء الہی کے لئے نماز تہجد ادا کرے۔

(۱۳۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي رَوْحُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْمُقَرَّرُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَأُمِّي فِي نُكُورِهَا رَاجِعٌ ۱۳۲۰

(۱۳۳۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے دعا کرتے ہوئے فرمایا اے اللہ! میری امت کے صبح کے اوقات میں برکت عطا فرما۔

(۱۳۴۰) حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ عَامِرٍ أَنبَأَنَا أَبُو بَكْرِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَبْعٍ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأ النَّسَمَةَ لَتُحْصَنَ هَذِهِ مِنْ هَذِهِ قَالَ قَالَ النَّاسُ فَأَعْلَمْنَا مَنْ هُوَ وَاللَّهُ لَنُبَيِّنَنَّ عِزَّتَهُ قَالَ أَنْشَدُكُمْ بِاللَّهِ أَنْ يُقْتَلَ غَيْرُ قَاتِلِي قَالُوا إِنْ كُنْتَ قَدْ عَلِمْتَ ذَلِكَ اسْتَخْلِفْ إِذَا قَالَ لَا وَلَكِنْ أَكَلَكُمْ إِلَى مَا وَكَلَكُمْ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاجِعٌ ۱۱۰۷۸

(۱۳۴۰) عبد اللہ بن سبع کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا اس ذات کی قسم جو دالنے کو پھاڑتی اور جاندار کو پیدا کرتی ہے یہ داڑھی اس سر کے خون سے رنگین ہو کر رہے گی، لوگوں نے کہا کہ امیر المؤمنین! ہمیں اس کا نام پتہ بتائیے، ہم اس کی نسل تک مٹا دیں گے، فرمایا میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہیں میرے قاتل کے علاوہ کسی اور کو قتل نہ کر دینا، لوگوں نے عرض کیا کہ جب آپ کو یہ بات معلوم ہے تو پھر ہم پر اپنا نائب ہی مقرر کر دیجئے، فرمایا نہیں، میں تمہیں اسی کیفیت پر چھوڑ کر جاؤں گا جس پر نبی ﷺ نے چھوڑا تھا۔

(۱۳۴۱) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَنبَأَنَا زَائِدَةُ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلَمِيِّ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَقِيمُوا عَلَى أَرْقَائِكُمُ الْحُدُودَ مَنْ أَحْصَيْنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ يُحْصَنْ فَإِنَّ أُمَّةً لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَنْتٌ فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقِيمَ عَلَيْهَا الْحَدَّ فَاتَيْتُهَا فَإِذَا هِيَ حَدِيثٌ عَهْدٍ بِنَفَاسٍ فَخَشِيتُ إِنْ أَنَا جَلَدْتُهَا أَنْ تَمُوتَ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ أَحْسَنْتَ [صَحِيحُهُ مُسْلِمٌ (۱۷۰۵) وَ الطَّبَايِئِيُّ: ۱۱۲، وَ ابُو بَعْلَى: ۱۳۲۶]

(۱۳۳۱) ابو عبد الرحمن سلمی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا لوگو! اپنے غلاموں باندیوں پر بھی حدود جاری کیا کرو، خواہ وہ شادی شدہ ہوں یا غیر شادی شدہ، کیونکہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی ایک باندی سے بدکاری کا ارتکاب ہو گیا تھا، نبی ﷺ نے مجھے اس پر سزا جاری کرنے کا حکم دیا، جب میں اس پر حد جاری کرنے لگا تو پتہ چلا کہ ابھی اس کا نفاس کا زمانہ تازہ ہے، مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں کوڑے لگنے سے یہ مر ہی نہ جائے، چنانچہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا معاملہ ذکر کر دیا، نبی ﷺ نے فرمایا تم نے اچھا کیا۔

(۱۳۴۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرَّبٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ إِنَّكَ تَبْعُنِي إِلَى قَوْمٍ وَهُمْ أَسَنُّ مِنِّي لِأَقْضِيَ بَيْنَهُمْ فَقَالَ أَذْهَبُ فَإِنَّ اللَّهَ سَيَهْدِي قَلْبَكَ وَيُثَبِّتَ لِسَانَكَ [راجع: ۶۶۶]۔

(۱۳۳۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جب مجھے یمن کی طرف بھیجا تو میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ آپ مجھے ایک ایسی قوم کی طرف فیصلہ کرنے کے لئے بھیج رہے ہیں جو مجھ سے بڑی عمر کے ہیں فرمایا اللہ تمہاری زبان کو صحیح راستے پر چلائے گا اور تمہارے دل کو مضبوط رکھے گا۔

(۱۳۴۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ سُوقًا مَا فِيهَا بَيْعٌ وَلَا شُرَاءٌ إِلَّا الصُّورُ مِنَ النِّسَاءِ وَالرِّجَالِ فَإِذَا اشْتَهَى الرَّجُلُ صُورَةً دَخَلَ فِيهَا وَإِنَّ فِيهَا لَمُجْتَمَعًا لِلْحُورِ الْعِينِ يَرْفَعْنَ أَصْوَاتًا لَمْ يَرَ الْخَلَائِقُ مِثْلَهَا يَقُلْنَ نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَبِيدُ وَنَحْنُ الرَّاحِيَّاتُ فَلَا نَسْخَطُ وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبُؤُسُ فَطُوبَى لِمَنْ كَانَ لَنَا وَكُنَّا لَهُ [قال الترمذی: غریب. قال الألبانی: ضعیف (الترمذی: ۲۵۵۰ و ۲۵۶۴) وابن ابی شیبہ: ۱۳/۱۰۰]. [انظر: ۱۳۴۴]۔

(۱۳۳۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت میں ایک بازار ہوگا لیکن اس میں خرید و فروخت نہ ہوگی، اس میں صرف مردوں اور عورتوں کی صورتیں ہوں گی، جس آدمی کو جو صورت پسند ہوگی وہ اس میں داخل ہو جائے گا، نیز جنت میں حور عین کا ایک مجمع لگتا ہے جہاں وہ کہہ ان جیسا حسین خلائق عالم نے نہ دیکھا ہوگا، اپنی آوازیں بلند کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں، ہم کبھی فناء نہ ہوں گی، ہم ہمیشہ راضی رہنے والی ہیں، ہم کبھی ناراض نہ ہوں گی، ہم تازہ نعم میں پلے ہوئی ہیں اس لئے ہم تنگی میں نہیں رہیں گی، اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جو ہمارا ہے اور جس کے ہم ہیں۔

(۱۳۴۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ أَبُو حَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ سُوقًا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فَإِذَا اشْتَهَى الرَّجُلُ صُورَةً دَخَلَ فِيهَا مُجْتَمِعُ الْحُورِ الْعِينِ يَرْفَعْنَ أَصْوَاتًا فَذَكَرَ مِثْلَهُ [انظر ما قبله]۔

(۱۳۴۴) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۳۴۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَيَّةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ شَرِبَ فَضَلَّ وَضُوءَهُ ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى وَضُوءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا [راجع: ۹۷۱]۔

(۱۳۴۵) ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو کرتے ہوئے اعضاء وضو کو تین تین مرتبہ دھویا، سر کا مسح کیا اور وضو سے بچا ہوا پانی پی لیا، پھر فرمایا کہ جو شخص نبی علیہ السلام کا طریقہ وضو دیکھنا چاہتا ہے تو وہ یہ دیکھ لے۔

(۱۳۴۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ غَقْلَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَوَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَةِ قَاتِلُهُمْ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ [قال شعيب: صحيح لغيره]

(۱۳۴۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک قوم ایسی آئے گی جو اسلام سے ایسے نکل جائے گی جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے، یہ لوگ قرآن تو پڑھتے ہوں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اتر سکے گا، ان سے قتال کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

(۱۳۴۷) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ الْمُضَرَّبِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (ح) وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ وَأَبُو النَّضْرِ قَالَا حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ الْمُضَرَّبِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِذَا احْمَرَّ الْبَاسُ وَلَقِيَ الْقَوْمَ اتَّقِينَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يَكُونُ مِنَّا أَحَدٌ أَدْنَى مِنَ الْقَوْمِ مِنْهُ [راجع: ۶۵۴]۔

(۱۳۴۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر کے دن ہم لوگ نبی علیہ السلام کی پناہ میں آ جاتے تھے، اس دن نبی علیہ السلام کے علاوہ ہم میں سے کوئی بھی دشمن کے اتنا قریب نہ تھا۔

(۱۳۴۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عِيَّاشٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ فَقَالَ هَذَا الْمَوْقِفُ وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ ثُمَّ أَرْدَفَ أَسَامَةَ فَجَعَلَ يُعْنِقُ عَلَى نَاقَتِهِ وَالنَّاسُ يَضْرِبُونَ الْإِبِلَ يَمِينًا وَشِمَالًا لَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهِمْ وَيَقُولُ السَّكِينَةُ أَيُّهَا النَّاسُ وَدَفَعَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ فَأَتَى جَمْعًا فَصَلَّى بِهَا الصَّلَاتَيْنِ يَعْنِي الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ثُمَّ بَاتَ بِهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ وَقَفَ عَلَى قَرْحٍ فَقَالَ هَذَا قَرْحٌ وَهُوَ الْمَوْقِفُ وَجَمْعُ كُلِّهَا مَوْقِفٌ قَالَ لَمْ سَارَ فَلَمَّا أَتَى مُحَسَّرًا قَرَعَهَا فَخَبَّتْ حَتَّى جَارَ الْوَادِي ثُمَّ حَبَسَهَا وَأَرْدَفَ الْفَضْلُ ثُمَّ سَارَ حَتَّى أَتَى الْجُمُرَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ أَتَى الْمَنْحَرَ فَقَالَ هَذَا الْمَنْحَرُ وَمِنَى كُلُّهَا مَنْحَرٌ ثُمَّ أَتَتْهُ امْرَأَةٌ شَابَّةٌ مِنْ خَثْعَمٍ

فَقَالَتْ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ قَدْ أَفْنَدَ وَقَدْ أَدْرَكْتُهُ قَرِيبَةً لِلَّهِ فِي الْحَجِّ فَهَلْ يُجْزِئُ أَنْ أُحْجَّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ فَأَدَّى عَنْ أَبِيكَ قَالَ وَلَوْ عُنِيَ الْفَضْلُ فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ لَوَيْتَ عُنُقَ ابْنِ عَمِّكَ قَالَ رَأَيْتُ شَابًا وَشَابَةً فَخَفْتُ الشَّيْطَانَ عَلَيْهِمَا قَالَ وَأَنَا هَ رَجُلٌ فَقَالَ أَفَضْتُ قَبْلَ أَنْ أُحْلِقَ قَالَ فَاحْلِقْ أَوْ قَصِّرْ وَلَا حَرَجَ قَالَ وَأَتَى زَمْزَمَ فَقَالَ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ سَقَايَتَكُمْ لَوْلَا أَنْ يَغْلِبَكُمْ النَّاسُ عَلَيْهَا لَنَزَعْتُ [راجع: ۵۶۲]

(۱۳۴۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر میدانِ عرفات میں وقوف کیا اور فرمایا کہ یہ وقوف کی جگہ ہے اور پورا عرفہ ہی وقوف کی جگہ ہے، پھر غروبِ شمس کے بعد آپ ﷺ روانہ ہوئے، اپنے پیچھے حضرت اسامہ کو بٹھالیا اور اپنی سواری کی رفتار تیز کر دی، لوگ دائیں بائیں بھاگنے لگے، نبی ﷺ ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے لوگو! سکون اور اطمینان اختیار کرو۔

پھر آپ مزدلفہ پہنچے تو مغرب اور عشاء کی نمازیں اکٹھی پڑھیں، اور رات بھر وہیں رہے، صبح ہوئی تو آپ ﷺ جبلِ قُزَح پر تشریف لائے، وہاں وقوف کیا اور فرمایا کہ یہ وقوف کی جگہ ہے اور پورا مزدلفہ ہی وقوف کی جگہ ہے، پھر آپ ﷺ چلتے ہوئے وادیِ حُسر پہنچے، وہاں ایک لمحے کے لئے رکے پھر اپنی اونٹنی کو سر پٹ دوڑا دیا تا آنکہ اس وادی سے نکل گئے (کیونکہ یہ عذاب کی جگہ تھی)

پھر سواری روک کر اپنے پیچھے حضرت فضل رضی اللہ عنہ کو بٹھالیا، اور چلتے چلتے منی پہنچ کر حجرہ عقبہ آئے اور اسے کنکریاں ماریں، پھر قربان گاہ تشریف لائے اور فرمایا کہ یہ قربان گاہ ہے اور منی پورا ہی قربان گاہ ہے، اتنی دیر میں بنو شعم کی ایک نوجوان عورت کوئی مسئلہ پوچھنے کے لئے نبی ﷺ کے پاس آئی، اور کہنے لگی کہ میرے والد بہت بوڑھے ہیں، وہ تقریباً ختم ہو چکے ہیں لیکن ان پر حج بھی فرض ہے، کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! تم اپنے والد کی طرف سے حج کر سکتی ہو، یہ کہتے ہوئے نبی ﷺ نے حضرت فضل رضی اللہ عنہ کی گردن موڑ دی (کیونکہ وہ اس عورت کو دیکھنے لگے تھے)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھ کر پوچھا یا رسول اللہ! آپ نے اس کی گردن کس حکمت کی بناء پر موڑی؟ نبی ﷺ نے فرمایا میں نے دیکھا کہ دونوں نوجوان ہیں، مجھے ان کے بارے شیطان سے امن نہ ہوا اس لئے دونوں کا رخ پھیر دیا، بہر حال! تھوڑی دیر بعد ایک اور آدمی آیا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ! میں نے قربانی کرنے سے پہلے بال کٹوا لیے، اب کیا کروں؟ فرمایا اب قربانی کرلو، کوئی حرج نہیں، ایک اور شخص نے آ کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے حلق سے پہلے طواف زیارت کر لیا، فرمایا کوئی بات نہیں، اب حلق یا قصر کرلو۔

اس کے بعد نبی ﷺ طواف زیارت کے لئے حرم شریف پہنچے، طواف کیا، زمزم پیا اور فرمایا بنو عبدالمطلب! حاجیوں کو پانی پلانے کی ذمہ داری پوری کرتے رہو، اگر لوگ تم پر غالب نہ آ جاتے تو میں بھی اس میں سے ڈول کھینچ کر نکالتا۔

(۱۳۴۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ يَعْنِي ابْنَ الْبَرِيدِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْحَنْفِيِّ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي

عَبْدُ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ قَالَ أَخَذَ بِيَدِي عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأُطْلِقُنَا نَمْشِي حَتَّى جَلَسْنَا عَلَى شَطِّ الْفُرَاتِ فَقَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ إِلَّا قَدْ سَبَقَ لَهَا مِنَ اللَّهِ شَقَاءٌ أَوْ سَعَادَةٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِيمَ إِذَا نَعْمَلُ قَالَ اْعْمَلُوا فَكُلُّ مُيَسَّرٍ لِمَا خُلِقَ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ آيَةَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى إِلَى قَوْلِهِ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى [راجع: ۶۲۱]

(۱۳۴۹) ابو عبد الرحمن سلمی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک دن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور ہم چہل قدمی کرتے ہوئے چلتے رہے، حتیٰ کہ فرات کے کنارے جا کر بیٹھ گئے، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک دن نبی ﷺ نے فرمایا تم میں سے ہر شخص کا شقی یا سعید ہونا اللہ کے علم میں موجود اور متعین ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! پھر ہم عمل کیوں کریں؟ فرمایا عمل کرتے رہو کیونکہ ہر ایک کے لئے وہی اعمال آسان کیے جائیں گے جن کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہوگا، پھر آپ ﷺ نے قرآن کی یہ آیت تلاوت فرمائی کہ جس شخص نے دیا، تقویٰ اختیار کیا اور اچھی بات کی تصدیق کی تو ہم اس کے لئے آسانی کے اسباب پیدا کر دیں گے اور جو شخص بخل اختیار کرے، اپنے آپ کو مستغنی ظاہر کرے اور اچھی بات کی تکذیب کرے تو ہم اس کے لئے تنگی کے اسباب پیدا کر دیں گے۔

(۱۳۵۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَيَّةَ الْوَادِعِيِّ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَالَ فِي الرَّحْبَةِ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ فَعَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا وَتَمَضَّضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ كَالَّذِي رَأَيْتُمُونِي فَعَلْتُ [راجع: ۹۷۱]

(۱۳۵۰) ابوجہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گھن میں پیشاب کرتے ہوئے دیکھا، پھر انہوں نے پانی منگوایا اور پہلے انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھو کر صاف کیا، پھر تین مرتبہ کلی کی، تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا، تین مرتبہ چہرہ دھویا، تین مرتبہ کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھوئے، سر کا مسح کیا اور ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھوئے، اور وضو کا بچا ہوا پانی لے کر کھڑے کھڑے پی گئے اور فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے جیسے تم نے مجھے کرتے ہوئے دیکھا ہے اور میں تمہیں نبی ﷺ کا طریقہ وضو دکھانا چاہتا تھا۔

(۱۳۵۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي زُهَيْرٌ أَبُو حَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَيَّةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا [راجع: ۹۷۱]

(۱۳۵۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے وضو کرتے ہوئے اعضاء وضو کو تین تین مرتبہ دھویا۔

(۱۳۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَيَّةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَوَضَّأَ فَأَنْفَقَى كَفَّيْهِ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ

قَدَمِهِ إِلَى الْكُعْبَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضْلَ وَضُوئِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أُرِيَكُمْ طُهُورَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۹۷۱].

(۱۳۵۲) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا، انہوں نے پہلے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو صاف کیا، پھر تین مرتبہ چہرہ اور تین مرتبہ دونوں بازو دھوئے، سر کا مسح کیا، پھر ٹخنوں تک دونوں پاؤں دھوئے، پھر کھڑے ہو کر وضو سے بچا ہوا پانی پی لیا اور فرمایا میں تمہیں نبی علیہ السلام کا طریقہ وضو دکھانا چاہتا تھا۔

(۱۳۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ الْفَزَارِيُّ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ نَافِعٍ حَدَّثَنِي أَبُو مَطَرٍ الْبَصْرِيُّ وَكَانَ قَدْ أَذْرَكَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عَلِيًّا اشْتَرَى ثَوْبًا بِثَلَاثَةِ دَرَاهِمَ فَلَمَّا لَبَسَهُ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَزَقَنِي مِنَ الرِّيَاشِ مَا أَتَجَمَّلُ بِهِ فِي النَّاسِ وَأُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي ثُمَّ قَالَ هَكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ [أخرجه عند بن حميد: ۹۶، و ابو يعلى: ۲۹۵، [انظر: ۱۳۵۵]

(۱۳۵۳) ابو مطر بصری "جنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پایا تھا" سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تین درہم کا ایک کپڑا خریدا، جب اسے پہنا تو یہ دعاء پڑھی کہ اس اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے یہ لباس عطا فرمایا جس سے میں لوگوں میں خوبصورت لگتا ہوں اور اپنا ستر چھپاتا ہوں، پھر فرمایا کہ میں نے نبی علیہ السلام کو بھی یہ دعاء پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

(۱۳۵۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَيَّةَ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى وَضُوءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَنْظُرْ إِلَيَّ قَالَ فَتَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ شَرِبَ فَضْلَ وَضُوئِهِ [راجع: ۹۷۱]

(۱۳۵۴) ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص نبی علیہ السلام کا وضو دیکھنا چاہتا ہے وہ میری طرف دیکھے، پھر انہوں نے وضو کرتے ہوئے اعضاء وضو کو تین تین مرتبہ دھویا، سر کا مسح کیا اور وضو سے بچا ہوا پانی پی لیا۔

(۱۳۵۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُخْتَارُ بْنُ نَافِعٍ الثَّمَارِيُّ عَنْ أَبِي مَطَرٍ أَنَّهُ رَأَى عَلِيًّا أَتَى غُلَامًا حَدَّثَنَا فَاشْتَرَى مِنْهُ قَمِيصًا بِثَلَاثَةِ دَرَاهِمَ وَلَبَسَهُ إِلَى مَا بَيْنَ الرُّسُفَيْنِ إِلَى الْكُعْبَيْنِ يَقُولُ وَلَبَسَهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَزَقَنِي مِنَ الرِّيَاشِ مَا أَتَجَمَّلُ بِهِ فِي النَّاسِ وَأُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي فَقِيلَ هَذَا شَيْءٌ تَرَوِيهِ عَنْ نَفْسِكَ أَوْ عَنْ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذَا شَيْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ عِنْدَ الْكُسُوفَةِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَزَقَنِي مِنَ الرِّيَاشِ مَا أَتَجَمَّلُ بِهِ فِي النَّاسِ وَأُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي [راجع: ۱۳۵۳]

(۱۳۵۵) ابو مطر بصری "جنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پایا تھا" سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تین درہم کا ایک کپڑا خریدا، جب اسے پہنا تو یہ دعاء پڑھی کہ اس اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے یہ لباس عطا فرمایا جس سے میں لوگوں میں خوبصورت لگتا ہوں اور اپنا ستر چھپاتا ہوں، پھر فرمایا کہ میں نے نبی علیہ السلام کو بھی یہ دعاء پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

(۱۳۵۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُخْتَارٌ عَنْ أَبِي مَطَرٍ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ مَعَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى بَابِ الرَّحِيَةِ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ أَرِنِي وُضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عِنْدَ الزَّوَالِ قَدَعَا قَنْبَرًا فَقَالَ ائْتِنِي بِكُوزٍ مِنْ مَاءٍ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ وَوَجْهَهُ ثَلَاثًا وَتَمَضَّمْ ثَلَاثًا فَأَدْخَلَ بَعْضَ أَصَابِعِهِ فِيهِ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ رَأْسَهُ وَاحِدَةً فَقَالَ دَاخِلُهُمَا مِنَ الْوَجْهِ وَخَارِجُهُمَا مِنَ الرَّأْسِ وَرَجُلِيهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثًا وَلَحِيَّتُهُ تَهْطُلُ عَلَى صَدْرِهِ ثُمَّ حَسَا حَسَوَةً بَعْدَ الْوُضُوءِ ثُمَّ قَالَ آيْنَ السَّائِلُ عَنْ وُضُوءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا كَانَ وُضُوءُ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [إسناده ضعيف، أخرجه عبد بن حميد: ۹۵].

(۱۳۵۶) ابو مطر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ زوال کے وقت مسجد میں باب الرحبہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ مجھے نبی ﷺ جیسا وضو کر کے دکھائیے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام قنبر کو بلا کر فرمایا ایک کٹورے میں پانی لے کر آؤ، پھر انہوں نے اپنے ہاتھوں اور چہرے کو تین مرتبہ دھویا، ۳ مرتبہ کلی کی اور اپنی ایک انگلی منہ میں ڈالی، ناک میں تین مرتبہ پانی ڈالا، تین مرتبہ بازوؤں کو دھویا، ایک مرتبہ سر کا مسح کیا، چہرہ کی طرف سے اندر کے حصے کا اور سر کی طرف سے باہر کے حصے کا اور تین مرتبہ ٹخنوں سمیت پاؤں دھوئے، اس وقت ان کی ڈاڑھی سینے پر لٹک رہی تھی، پھر انہوں نے وضو کے بعد ایک گھونٹ پانی پیا اور فرمایا کہ نبی ﷺ کے وضو کے متعلق سوال کرنے والا کہاں ہے؟ نبی ﷺ اس طرح وضو فرماتے تھے۔

(۱۳۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ وَأَبُو نَعِيمٍ قَالَا حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ لِأَحَدٍ إِلَّا لِسَعْدٍ قَالَ أَبُو نَعِيمٍ أَبُو يَهُْيَ لِأَحَدٍ [راجع: ۷۰۹].

(۱۳۵۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو کبھی کسی کے لئے ”سوائے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے“ اپنے والدین کو جمع کرتے ہوئے نہیں سنا، غزوہ احد کے دن آپ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے فرما رہے تھے کہ سعد! تیرے بھینکو، تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔

(۱۳۵۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ تَتَوَقَّعُ فِي قُرَيْشٍ وَلَا تَزُوجُ إِلَيْنَا قَالَ وَعِنْدَكَ شَيْءٌ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ ابْنَةُ حَمْزَةَ قَالَ تِلْكَ ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ [راجع: ۶۲۰].

(۱۳۵۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہمیں چھوڑ کر قریش کے دوسرے خاندانوں کو کیوں پسند کرتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے پاس بھی کچھ ہے؟ میں نے عرض کیا

جی ہاں! حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی! فرمایا کہ وہ تو میری رضاعی بھتیجی ہے (در اصل نبی علیہ السلام اور حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ آپس میں رضاعی بھائی بھی تھے اور چچا بھی تھے)

(۱۳۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَهْدَيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً فَرَكَبَهَا فَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ لَوْ اتَّخَذْنَا مِثْلَ هَذَا قَالَ أَتُرِيدُونَ أَنْ تَنْزِلُوا الْحَمِيرَ عَلَى الْخَيْلِ إِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ [راجع: ۱۷۸۵]

(۱۳۵۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی علیہ السلام کی خدمت میں بطور ہدیہ کے ایک فخر پیش کیا گیا، نبی علیہ السلام اس پر سوار ہوئے، کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے پوچھا اگر ہم بھی یہ جانور حاصل کرنا چاہیں؟ نبی علیہ السلام نے فرمایا کیا تم گھوڑوں پر گدھوں کو کدوانا چاہتے ہو؟ یہ وہ لوگ کرتے ہیں جو جاہل ہوں۔

(۱۳۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ بَكْرِ بْنِ الْبَقْدِ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ هَالَلٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَبِيبَةَ قَالَ قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَلَا أُرِيكُمْ كَيْفَ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَاتَوَرَّيْتُ بِطُسْتٍ وَتَوَرَّ مِنْ مَاءٍ فَعَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَاسْتَشْرَّ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثَلَاثًا وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا [راجع: ۹۷۱]

(۱۳۶۰) ابو حبیہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں نبی علیہ السلام کی طرح وضو کر کے نہ دکھاؤں؟ ہم نے عرض کیا کیوں نہیں، انہوں نے فرمایا پھر میرے پاس ایک طشت اور پانی کا ایک برتن لے کر آؤ، چنانچہ پہلے انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھویا، پھر تین مرتبہ کلی کی، تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا، تین مرتبہ چہرہ دھویا، تین مرتبہ کہنیوں سمیت ہاتھ دھوئے، سر کا مسح کیا اور تین مرتبہ ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھوئے۔

(۱۳۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي طَلْحَانَ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِعُمَرَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنْ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنْ الصَّغِيرِ حَتَّى يَكْبُرَ وَعَنْ الْمَبْتَلَى حَتَّى يَعْقِلَ [راجع: ۱۳۲۸]

(۱۳۶۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا اے امیر المؤمنین! کیا آپ نے نہیں سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے تین طرح کے لوگ مرفوع القلم ہیں؟

① سویا ہوا شخص جب تک بیدار نہ ہو جائے۔

② بچہ، جب تک بالغ نہ ہو جائے۔

۵۳) مجنون، جب تک اس کی عقل لوٹ نہ آئے۔

(۱۳۶۲) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ أَبِي الْحَسَامِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْأَكْبَرِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيتُ أَرْبَعًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ مِنْ أَنْبِيَاءِ اللَّهِ أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ وَسُمِّيتُ أَحْمَدَ وَجُعِلَ التُّرَابُ لِي طَهُورًا وَجُعِلَتْ أُمَّتِي خَيْرَ الْأُمَمِ [راجع: ۷۶۳]۔

(۱۳۶۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے چار چیزیں ایسی دی گئی ہیں، جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں، مجھے زمین کے خزانے دیئے گئے ہیں، میرا نام "احمد" رکھا گیا ہے، مٹی کو میرے لیے پانی کی طرح پاک کرنے والا قرار دیا گیا ہے اور میری امت کو بہترین امت کا خطاب دیا گیا ہے۔

(۱۳۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ إِذَا قُلْتَهُنَّ غُفِرَ لَكَ عَلَى أَنَّكَ مَغْفُورٌ لَكَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ [قال شعيب: حسن لغيره، أخرجه الزوار: ۶۲۷، والنسائي في عمل اليوم والليلة: ۶۳۷]۔

(۱۳۶۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھا دوں کہ جب تم انہیں زبان سے ادا کر لو تو تمہارے گناہ معاف کر دیئے جائیں حالانکہ تمہارے گناہ معاف ہو چکے، یہ کلمات کہہ لیا کرو جن کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، وہ حلیم و کریم ہے، اللہ ہر عیب اور نقص سے پاک ہے، وہ عرش عظیم کا رب ہے، تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے۔

(۱۳۶۴) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ أَكَلَ الرِّبَا وَمُوكَلَّهُ وَشَاهِدِيهِ وَكَاتِبَهُ وَالْمُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَمَانِعَ الصَّدَقَةِ وَنَهَى عَنِ النَّوْحِ [راجع: ۶۳۵]۔

(۱۳۶۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے دس قسم کے لوگوں پر لعنت فرمائی ہے، سودخور، سود کھلانے والا، سودی معاملات لکھنے والا، سودی معاملات کے گواہ، حلالہ کرنے والا، حلالہ کروانے والا، زکوٰۃ روکنے والا، جسم گودنے والی اور جسم گودوانے والی پر لعنت فرمائی ہے اور نبی ﷺ انہیں گود کرنے سے منع فرماتے تھے۔

(۱۳۶۵) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي جَعْفَرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَذْنَبَ فِي الدُّنْيَا ذَنْبًا فَعُوقِبَ بِهِ فَإِنَّهُ أَعْدَلَ مِنْ أَنْ يُثْنَى عُقُوبَتُهُ عَلَى عَبْدِهِ وَمَنْ أَذْنَبَ ذَنْبًا فِي الدُّنْيَا فَسَتَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَفَا عَنْهُ فَإِنَّهُ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يَعُودَ فِي شَيْءٍ قَدْ

عَفَا عَنْهُ [راجع: ۷۷۵].

(۱۳۶۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص دنیا میں کسی گناہ کا ارتکاب کر بیٹھے اور اسے اس کی سزا بھی مل جائے تو اللہ تعالیٰ اس سے بہت عادل ہے کہ اپنے بندے کو دوبارہ سزا دے، اور جو شخص دنیا میں کوئی گناہ کر بیٹھے اور اللہ اس کی پردہ پوشی کرتے ہوئے اسے معاف فرما دے تو اللہ تعالیٰ اس سے بہت کریم ہے کہ جس چیز کو وہ معاف کر چکا ہو اس کا معاملہ دوبارہ کھولے۔

(۱۳۶۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو حَيْثَمَةَ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ النَّزَالِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الظُّهْرَ فَأَنْطَلَقَ إِلَيَّ مَجْلِسٌ لَهُ يَجْلِسُهُ فِي الرَّحْبَةِ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ ثُمَّ حَضَرَتِ الْعَصْرُ فَأَتَانِي بِإِنَاءٍ فَأَخَذَ مِنْهُ كَفًّا فَتَمَضَّضَ وَاسْتَنْشَقَ وَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَذَرَأَعِهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَمَسَحَ بِرِجْلَيْهِ ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضَلَّ إِنَائِهِ ثُمَّ قَالَ إِنِّي حَدَّثْتُ أَنَّ رَجُلًا يَكْهَرُونَ أَنْ يَشْرَبَ أَحَدُهُمْ وَهُوَ قَائِمٌ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّ كَمَا فَعَلْتُ [راجع: ۵۸۳].

(۱۳۶۷) نزال بن سبرہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی، پھر وہ اپنی نشست پر تشریف لے گئے جہاں وہ باب الرحبہ کے قریب بیٹھتے تھے، وہ بیٹھے تو ہم بھی ان کے ارد گرد بیٹھ گئے، جب عصر کی نماز کا وقت آیا تو ان کے پاس ایک برتن لایا گیا، انہوں نے اس سے ایک چلو بھرا کُلی کی، ناک میں پانی ڈالا، چہرے اور ہاتھوں پر پھیرا، سر اور پاؤں پر پھیرا، اور کھڑے ہو کر بچا ہوا پانی پی لیا اور فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ کچھ لوگ کھڑے ہو کر پانی پینے کو مکروہ سمجھتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے جیسے میں نے کیا ہے۔

(۱۳۶۸) حَدَّثَنَا حَبَّاحُ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُثَيْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي لَأَرْبِطُ الْحَجَرَ عَلَى بَطْنِي مِنَ الْجُوعِ وَإِنَّ صَدَقَتِي الْيَوْمَ لَأَرْبَعُونَ أَلْفًا [انظر: ۱۳۶۸].

(۱۳۶۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کے ساتھ مجھ پر ایسا وقت بھی گزرا ہے کہ بھوک کی شدت سے میں اپنے پیٹ پر پتھر باندھتا تھا، اور آج میرے مال کی صرف زکوٰۃ چالیس ہزار دینار بنتی ہے۔

(۱۳۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو سُوْدٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُثَيْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدْ كَرَّ الْحَدِيثُ وَقَالَ فِيهِ وَإِنَّ صَدَقَةَ مَالِي لَتَبْلُغُ أَرْبَعِينَ أَلْفَ دِينَارٍ [اسنادہ ضعیف].

(۱۳۷۱) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۳۷۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ

سَلَمَةُ بْنُ أَبِي الطَّفِيلِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَّبِعِ النَّظَرَ
النَّظَرَ فَإِنَّ الْأَوَّلَى لَكَ وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ قَالَ شُعَيْبٌ: حَسَنٌ لَغِيرِهِ، أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۲۶/۴، وَالدَّارِمِيُّ:
[۲۷۱۲]. [النظر: ۱۳۷۳].

(۱۳۶۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا علی! پہلی نظر کسی نامحرم پر پڑنے کے بعد اس
پر دوسری نظر نہ ڈالنا کیونکہ پہلی نظر تو تمہیں معاف ہوگی، دوسری نہیں ہوگی۔

(۱۳۷۰) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ أَنبَأَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ
عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا وَلَدَ الْحَسَنُ سَمَاهُ حَمْرَةً فَلَمَّا وَلَدَ الْحُسَيْنُ سَمَاهُ بَعْمَهُ جَعْفَرٍ قَالَ
قَدْ عَانَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَمَرْتُ أَنْ أُغَيَّرَ اسْمُ هَذَيْنِ فَقُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ
فَسَمَاهُمَا حَسَنًا وَحُسَيْنًا قَالَ شُعَيْبٌ: اسناده حسن، أَخْرَجَهُ الزَّيْطِيُّ: ۶۵۷، وَابُو يَعْلَى: ۴۹۸.

(۱۳۷۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حسن کی پیدائش ہوئی تو ان کا نام حمزہ رکھا گیا اور جب حسین کی پیدائش ہوئی تو ان کا
نام ان کے چچا کے نام پر جعفر رکھا گیا، بعد میں نبی ﷺ نے مجھے بلایا اور فرمایا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ ان دونوں کے نام بدل دوں،
میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، چنانچہ نبی ﷺ نے ان کا نام علی الترتیب حسن اور حسین رکھ دیا۔

(۱۳۷۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِي صَادِقٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ نَاجِدٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي عَبْدِ
الْمُطَّلِبِ فِيهِمْ رَهْطٌ كُلُّهُمْ يَأْكُلُ الْجَذْعَةَ وَيَشْرَبُ الْفَرْقَ قَالَ فَصَنَعَ لَهُمْ مَدًّا مِنْ طَعَامٍ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا
قَالَ وَبَقِيَ الطَّعَامُ كَمَا هُوَ كَأَنَّهُ لَمْ يُمْسَ ثُمَّ دَعَا بِغُفْرٍ فَشَرِبُوا حَتَّى رَوَوْا وَبَقِيَ الشَّرَابُ كَأَنَّهُ لَمْ يُمْسَ أَوْ
لَمْ يُشْرَبْ فَقَالَ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنِّي بُعِثْتُ لَكُمْ خَاصَّةً وَإِلَى النَّاسِ بَعَامَةً وَقَدْ رَأَيْتُمْ مِنْ هَذِهِ الْآيَةِ مَا
رَأَيْتُمْ فَأَيُّكُمْ يَأْبِئُنِي عَلَى أَنْ يَكُونَ أَخِي وَصَاحِبِي قَالَ فَلَمْ يَقُمْ إِلَيْهِ أَحَدٌ قَالَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ وَكُنْتُ أَصْغَرَ
الْقَوْمِ قَالَ فَقَالَ اجْلِسْ قَالَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذَلِكَ أَقُومُ إِلَيْهِ فَيَقُولُ لِي اجْلِسْ حَتَّى كَانَ فِي الثَّلَاثَةِ ضَرْبٌ
بِيَدِهِ عَلَى يَدِي

(۱۳۷۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے بنو عبد المطلب کو دعوت پر جمع فرمایا، ان میں سے کچھ لوگ تو ایسے
تھے کہ پورا پورا بکری کا بچہ کھا جاتے اور سولہ رطل کے برابر پانی پی جاتے، نبی ﷺ نے ان سب کی دعوت میں صرف ایک مد
(آسانی کے لئے ایک کلو فرض کر لیں) کھانا تیار کروایا، ان لوگوں نے کھانا شروع کیا تو اتنے سے کھانے میں وہ سب لوگ سیر
ہو گئے اور کھانا ویسے ہی بچا رہا، محسوس ہوتا تھا کہ اسے کسی نے چھوا تک نہیں ہے، پھر نبی ﷺ نے تھوڑا سا پانی منگوایا، وہ ان سب
نے سیراب ہو کر پیا لیکن پانی اسی طرح بچا رہا اور ایسا محسوس ہوتا تھا کہ اسے کسی نے ہاتھ تک نہیں لگایا۔

ان تمام مراحل سے فراغت پا کر نبی ﷺ نے ان سے مخاطب ہو کر فرمایا اے بنو عبدالمطلب! مجھے خصوصیت کے ساتھ تمہاری طرف اور عمومیت کے ساتھ پوری انسانیت کی طرف مبعوث کیا گیا ہے، اور تم نے کھانے کا یہ معجزہ تو دیکھ ہی لیا ہے، اب تم میں سے کون مجھ سے اس بات پر بیعت کرتا ہے کہ وہ میرا بھائی اور میرا ساتھی بنے؟ اس پر کوئی بھی کھڑا نہ ہوا، یہ دیکھ کر کہ اگرچہ میں سب سے چھوٹا ہوں، میں کھڑا ہو گیا، نبی ﷺ نے مجھے بیٹھ جانے کا حکم دیا اور تین مرتبہ اپنی بات کو دہرایا اور تینوں مرتبہ اسی طرح ہوا کہ میں کھڑا ہو جاتا اور نبی ﷺ مجھے بیٹھنے کا حکم دے دیتے، یہاں تک کہ تیسری مرتبہ نبی ﷺ نے اپنا ہاتھ میرا ہاتھ پر مارا (بیعت فرمالیا)

(۱۳۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ النَّزَالِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ شَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۵۸۳]

(۱۳۷۲) نزال بن سبرہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پیا اور فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۱۳۷۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا عَلِيُّ إِنَّ لَكَ كَنْزًا مِنَ الْجَنَّةِ وَإِنَّكَ ذُو قُرْنَيْهَا فَلَا تَتَّبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّمَا لَكَ الْأُولَى وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ [راجع: ۱۳۶۹]

(۱۳۷۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا اے علی! جنت میں تمہارے لیے ایک خزانہ رکھا گیا ہے اور تم اس کے دو سینگوں والے ہو (کھل مالک ہو) اس لئے اگر کسی نامحرم پر نظر پڑ جائے تو دوبارہ اس پر نظر مت ڈالو کیونکہ پہلی نظر تو تمہیں معاف ہو جائے گی لیکن دوسری معاف نہیں ہوگی۔

(۱۳۷۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَحَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَنَهُ نَحَرَ بِيَدِهِ ثَلَاثِينَ وَأَمَرَنِي فَتَحَرْتُ سَائِرَهَا وَقَالَ اقْسِمُ لِحُومِهَا بَيْنَ النَّاسِ وَجُلُودَهَا وَجِلَالُهَا وَلَا تُعْطِينَ جَازِرًا مِنْهَا شَيْئًا [راجع: ۵۹۳]

(۱۳۷۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی ﷺ نے قربانی شروع کی تو اپنے دست مبارک سے تیس اونٹ ذبح کیے اور مجھے حکم دیا تو باقی کے اونٹ میں نے ذبح کیے اور نبی ﷺ نے فرمایا ان اونٹوں کی کھالیں اور جھولیں بھی تقسیم کر دوں اور گوشت بھی تقسیم کر دوں، اور یہ کہ قصاب کو ان میں سے کوئی چیز مزدوری کے طور پر نہ دوں۔

(۱۳۷۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ ضَمْرَةَ يَقُولُ سَأَلْنَا عَلِيًّا

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ صَلَاحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ النَّهَارِ فَقَالَ إِنَّكُمْ لَا تُطِيقُونَ ذَلِكَ قُلْنَا مَنْ أَطَاقَ مِمَّا ذَلِكَ قَالَ إِذَا كَانَتْ الشَّمْسُ مِنْ هَاهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هَاهُنَا عِنْدَ الْعَصْرِ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَإِذَا كَانَتْ الشَّمْسُ مِنْ هَاهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هَاهُنَا عِنْدَ الظُّهْرِ صَلَّى أَرْبَعًا وَيُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا وَيَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَالنَّبِيِّينَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ [راجع: ۶۵۰].

(۱۳۷۵) عاصم بن ضمرہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی ﷺ دن کے وقت کس طرح نوافل پڑھتے تھے؟ فرمایا تم اس طرح پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتے، ہم نے عرض کیا آپ بتا دیجئے، ہم اپنی طاقت اور استطاعت کے بقدر اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے، فرمایا کہ نبی ﷺ فجر کی نماز پڑھ کر تھوڑی دیر انتظار فرماتے، جب سورج مشرق سے اس مقدار میں نکل آتا جتنا عصر کی نماز کے بعد مغرب کی طرف ہوتا ہے، تو آپ ﷺ کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پڑھتے۔

پھر تھوڑی دیر انتظار فرماتے اور جب سورج مشرق سے اتنی مقدار میں نکل آتا جتنا ظہر کی نماز کے بعد مغرب کی طرف ہوتا ہے، تو آپ ﷺ کھڑے ہو کر چار رکعت نماز پڑھتے، پھر سورج ڈھلنے کے بعد چار رکعتیں ظہر سے پہلے، دو رکعتیں ظہر کے بعد اور چار رکعتیں عصر سے پہلے پڑھتے تھے اور ہر دو رکعتوں میں ملائکہ مقربین، انبیاء کرام بیٹے اور ان کی پیروی کرنے والے مسلمانوں اور مومنین کے لئے سلام کے کلمات کہتے (تشہد پڑھتے)۔

(۱۳۷۶) قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ أَبُو الْحَارِثِ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ الْأَثَارِيُّ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَصِيرَةَ عَنْ أَبِي صَادِقٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ نَاجِدٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيكَ مَثَلٌ مِنْ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ الْيَهُودِيِّ حَتَّى نَهْتُوا أُمَّهُ وَأَحَبَّتَهُ النَّصَارَى حَتَّى أَنْزَلُوهُ بِالْمَنْزِلَةِ الَّتِي لَيْسَ بِهِ نُمْ قَالَ يَهْلِكُ فِي رَجُلَانِ مُحِبٌّ مُفْرَطٌ يَقْرَظُنِي بِمَا لَيْسَ فِيَّ وَمُبْغِضٌ يَحْمِلُهُ شَتَائِي عَلَى أَنْ يَبْهَتَنِي [استناده ضعيف، أخرجه الزار: ۷۵۸، و ابو يعلى: ۵۳۴۰]. [انظر: ۱۳۷۷].

(۱۳۷۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ تمہارے معاملہ میں وہی ہوگا جیسا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہوا، یہودیوں نے ان سے بغض کیا یہاں تک کہ ان کی والدہ پر گناہ کا بہتان باندھا، اور عیسائیوں نے ان سے اتنی محبت کی کہ انہیں اس مقام پر پہنچا دیا جو ان کا مقام و مرتبہ نہ تھا۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے متعلق دو قسم کے لوگ ہلاک ہوں گے، ایک وہ محبت میں حد سے آگے بڑھ جانے والے جو مجھے اس مقام پر فائز کر دیں گے جو میرا مقام نہیں ہے، اور دوسرے وہ بغض رکھنے والے جو میری عداوت میں آ کر مجھ پر ایسے بہتان باندھیں گے جن کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

(۱۳۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو مُحَمَّدٍ سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ بْنُ الْجَرَّاحِ بْنِ مَلِيحٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا

أَبُو عَبْدَانَ الشَّيْبَانِيُّ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَصِيْمَةَ عَنْ أَبِي صَادِقٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ نَاجِدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ فِيتِكَ مِنْ عَيْسَى مَثَلًا أَبْغَضْتَهُ يَهُودٌ حَتَّى بَهْتُوا أُمَّهُ وَأَحْبَبْتَهُ النَّصَارَى حَتَّى أَنْزَلُوهُ بِالْمَنْزِلِ الَّذِي لَيْسَ بِهِ إِلَّا وَائِهِ يَهْلِكُ فِيَّ اثْنَانِ مُحِبٌّ يُقَرِّطُنِي بِمَا لَيْسَ فِيَّ وَمُبْغِضٌ يَحْمِلُهُ شَتَائِي عَلَى أَنْ يَبْهَتَنِي إِلَّا إِنِّي لَسْتُ بِنَبِيِّ وَلَا يُوحَى إِلَيَّ وَلَكِنِّي أَعْمَلُ بِكِتَابِ اللَّهِ وَسُنَّةِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اسْتَطَعْتُ فَمَا أَمَرْتُكُمْ مِنْ طَاعَةِ اللَّهِ فَحَقُّ عَلَيْكُمْ طَاعَتِي فِيمَا أَحْبَبْتُمْ وَكَرِهْتُمْ [مكرر ما قبله].

(۱۳۷۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھے بلا کر فرمایا کہ تمہارے معاملہ میں وہی ہوگا جیسا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہوا، یہودیوں نے ان سے بغض کیا یہاں تک کہ ان کی والدہ پر گناہ کا بہتان باندھا، اور عیسائیوں نے ان سے اتنی محبت کی کہ انہیں اس مقام پر پہنچا دیا جو ان کا مقام و مرتبہ نہ تھا۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے متعلق دو قسم کے لوگ ہلاک ہوں گے، ایک وہ محبت میں حد سے آگے بڑھ جانے والے جو مجھے اس مقام پر فائز کر دیں جو میرا مقام نہیں ہے، اور دوسرے وہ بغض رکھنے والے جو میری عداوت میں آ کر مجھ پر ایسے بہتان باندھیں جن کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

خبردار! میں نبی نہیں ہوں اور نہ ہی مجھ پر وحی آتی ہے، میں تو حسب استطاعت صرف کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ پر عمل پیرا ہوں، اس لئے اللہ کی اطاعت کے حوالے سے میں تمہیں جو حکم دوں ”خواہ وہ تمہیں اچھا لگے یا برا“ اس میں تم پر میری اطاعت کرنا میرا حق بنتا ہے۔

(۱۳۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُرْنَبُتِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنِّي دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ عِنْدَهُ أَحَدٌ إِلَّا عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَ يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ كَيْفَ أَنْتَ وَقَوْمُكَ كَذَا قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ قَوْمٌ يَخْرُجُونَ مِنَ الْمَشْرِقِ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مَرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَةِ فَمِنْهُمْ رَجُلٌ مُخْدَجٌ الْيَدُ كَأَنَّ يَدَيْهِ تُدْيُ حَبَشِيَّةٌ [قال ابن كثير اسناده جيد. قال

شعيب: اسناده جيد، أخرجه الزوار: ۸۷۲، و أبو يعلى: ۴۷۲]. [انظر ۱۳۷۹].

(۱۳۷۸) کلب کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت سوائے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے نبی ﷺ کے پاس کوئی اور نہ تھا، نبی ﷺ نے مجھ دیکھ کر فرمایا اے ابن ابی طالب! تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب ایسی ایسی قوم سے تمہارا پالا پڑے گا؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جانتے ہیں، فرمایا ایک قوم ہوگی جو مشرق سے نکلے گی، وہ لوگ قرآن تو پڑھتے ہوں گے لیکن وہ ان کے حلق سے آگے نہ جاسکے گا، وہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے سے نکل جاتا ہے، ان میں ایک آدمی

ایسا بھی ہوگا جس کا ہاتھ ناقص ہوگا، اور اس کے ہاتھ ایک جیٹی عورت کی چھاتی کی طرح محسوس ہوں گے۔

(۱۳۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابُ السَّفَرِ فَاسْتَأْذَنَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ يَكَلِّمُ النَّاسَ فَشَغِلَ عَنْهُ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنِّي دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَ لِي كَيْفَ أَنْتَ وَقَوْمُكَ كَذَا وَكَذَا فَقُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ثُمَّ عَادَ فَقُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَقَالَ قَوْمٌ يَخْرُجُونَ مِنْ قَبْلِ الْمَشْرِقِ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَةِ فِيهِمْ رَجُلٌ مُخَذَّجٌ الْيَدِ كَانَ يَدُهُ تُدْئِي حَبَشِيَّةً أَنْشَدَكُمْ بِاللَّهِ هَلْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ فِيهِمْ قَدْ كَرَّ الْحَدِيثُ بِطَوِيلِهِ [مكرر ما قبله]۔

(۱۳۷۹) کلاب کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی ان کے پاس آیا جس پر سفر کے کپڑے تھے، اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ”جو کہ لوگوں سے گفتگو فرما رہے تھے“ اندر آنے کی اجازت لی، حضرت علی رضی اللہ عنہ اس سے منہ پھیرنے کے بعد فرمانے لگے کہ ایک مرتبہ میں نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت سوائے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے نبی علیہ السلام کے پاس کوئی اور نہ تھا، نبی علیہ السلام نے مجھے دیکھ کر فرمایا اے ابن ابی طالب! تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب ایسی ایسی قوم سے تمہارا پالا پڑے گا؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جانتے ہیں، دو مرتبہ اسی طرح ہوا، پھر فرمایا ایک قوم ہوگی جو مشرق سے نکلے گی، وہ لوگ قرآن تو پڑھتے ہوں گے لیکن وہ ان کے حلق سے آگے نہ جاسکے گا، وہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے، ان میں ایک آدمی ایسا بھی ہوگا جس کا ہاتھ ناقص ہوگا، اور اس کے ہاتھ ایک جیٹی عورت کی چھاتی کی طرح محسوس ہوں گے۔ اس کے بعد انہوں نے مکمل حدیث ذکر کی۔

(۱۳۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَيَّةٍ الْوَادِعِيِّ عَنْ عَمْرِو ذِي مَرٍّ قَالَ أَبْصَرْنَا عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَوَضَّأَ فَعَسَلَ يَدَيْهِ وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ قَالَ وَأَنَا أَشْكُ فِي الْمَضْمَضَةِ وَالْإِسْتِنْشَاقِ ثَلَاثًا ذَكَرَهَا أَمْ لَا وَعَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ ثَلَاثًا كُلٌّ وَاحِدَةٌ مِنْهُمَا ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ قَالَ أَحَدُهُمَا ثُمَّ أَخَذَ عَرْفَةَ فَمَسَحَ بِهَا رَأْسَهُ ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضْلَ وَضُوئِهِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ آخِرُ مُسْنَدِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَاجِعٌ: [۹۷۱]۔

(۱۳۸۰) عبد خیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں نبی علیہ السلام کا طریقہ وضو سکھایا، چنانچہ سب سے پہلے انہوں نے اپنے ہاتھوں کو دھویا، کلی کی، ناک میں پانی ڈالا، تین مرتبہ چہرہ دھویا، دونوں بازوؤں کو کہنیوں سمیت تین مرتبہ دھویا، پھر دوبارہ اپنے ہاتھوں کو برتن میں ڈالا، اور اپنے ہاتھ کو اس کے نیچے ڈبو دیا، پھر اسے باہر نکال کر دوسرے ہاتھ پر مل لیا اور دونوں ہتھیلیوں سے سر کا ایک مرتبہ مسح کیا، اور ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں تین تین مرتبہ دھوئے، پھر ہتھیلی سے چلو بنا کر تھوڑا سا پانی لیا اور اسے پی گئے اور فرمایا کہ نبی علیہ السلام اسی طرح وضو کیا کرتے تھے۔

مسند العشرة المبشرين بالجنة

مُسْنَدُ أَبِي مُحَمَّدٍ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۱۳۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ الْحَكَّارِ بْنُ وَرْدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نِعَمَ أَهْلُ الْبَيْتِ عَبْدُ اللَّهِ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَأُمُّ عَبْدِ اللَّهِ اسناد ضعيف حرجا - يعني ۶۵۰ |

(۱۳۸۱) حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عبد اللہ، ابو عبد اللہ اور ام عبد اللہ کیا خوب گھرانے والے ہیں۔

(۱۳۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ الْحَكَّارِ بْنُ وَرْدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ لَا أُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ صَالِحِي قُرَيْشٍ قَالَ وَزَادَ عَبْدُ الْحَكَّارِ بْنُ وَرْدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ طَلْحَةَ قَالَ نِعَمَ أَهْلُ الْبَيْتِ عَبْدُ اللَّهِ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَأُمُّ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ الْأَلْبَانِيُّ: ضَعِيفُ الْإِسْنَادِ (الترمذی: ۳۸۴۵) |

(۱۳۸۲) حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یوں تو نبی ﷺ کے حوالے سے احادیث بیان کرنا میری عادت نہیں ہے البتہ میں نے انہیں یہ فرماتے ہوئے ضرور سنا ہے کہ عمرو بن العاص قریش کے نیک لوگوں میں سے ہیں اور عبد اللہ، ابو عبد اللہ اور ام عبد اللہ کیا خوب گھرانے والے ہیں۔

(۱۳۸۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُسْمانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَنَحْنُ حُرَمٌ فَأَهْدَى لَهُ طَيْرٌ وَطَلْحَةُ رَافِدٌ فَمِنَّا مَنْ أَكَلَ وَمِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ فَلَمْ يَأْكُلْ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ طَلْحَةُ وَفَقَّ مَنْ أَكَلَهُ وَقَالَ أَكَلْنَاهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صححه مسلم (۱۱۹۷)، وابن خزيمة (۲۶۳۸)، والحاكم (۳۵۰/۱-۳۵۱)] [انظر: ۱۳۹۲] |

(۱۳۸۳) عبد الرحمن بن عثمان کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، ہم لوگوں نے احرام باندھ

رکھا تھا، تھوڑی دیر بعد کوئی شخص ان کی خدمت میں ایک پرندہ بطور ہدیہ کے لایا، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اس وقت سو رہے تھے، ہم میں سے کچھ لوگوں نے اسے کھالیا اور کچھ لوگوں نے اجتناب کیا، جب حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے تو انہوں نے ان لوگوں کی تصویب فرمائی جنہوں نے اسے کھالیا تھا اور فرمایا کہ ہم نے بھی حالت احرام میں دوسرے کا شکار نبی ﷺ کی موجودگی میں کھالیا تھا۔

(۱۳۸۴) حَدَّثَنَا اُسْبَاطُ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ عَنْ عَامِرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَى عُمَرَ طَلْحَةَ بْنَ عَبِيدِ اللَّهِ ثَقِيلًا فَقَالَ مَا لَكَ يَا أَبَا فَلَانٍ لَعَلَّكَ سَأَلْتَنِي امْرَأَةً ابْنِ عَمَّتِكَ يَا أَبَا فَلَانٍ قَالَ لَا إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا مَا مَنَعَنِي أَنْ أَسْأَلَهُ عَنْهُ إِلَّا الْقُدْرَةُ عَلَيْهِ حَتَّى مَاتَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَا يَقُولُهَا عَبْدٌ عِنْدَ مَوْتِهِ إِلَّا أَشْرَقَ لَهَا لَوْنُهُ وَنَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَتَهُ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنِّي لَأَعْلَمُ مَا هِيَ قَالَ وَمَا هِيَ قَالَ تَعْلَمُ كَلِمَةً أَعْظَمَ مِنْ كَلِمَةِ أَمْرِ بِهَا عَمَّهُ عِنْدَ الْمَوْتِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ طَلْحَةُ صَدَقْتَ هِيَ وَاللَّهِ هِيَ [صححه ابن حبان (۲۰۵) قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۳۷۹۵) || النظر: ۱۳۸۶]

(۱۳۸۴) یحییٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو براگندہ حال دیکھا تو پوچھا کہ کیا بات ہے، نبی ﷺ کے وصال مبارک کے بعد سے آپ براگندہ حال اور غبار آلود رہنے لگے ہیں؟ کیا آپ کو اپنے چچا زاد بھائی یعنی میری خلافت اچھی نہیں لگی؟ انہوں نے فرمایا بات یہ نہیں ہے، اصل بات یہ ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر کوئی شخص نزع کی حالت میں وہ کلمہ کہے تو قیامت کے دن وہ اس کے لیے باعث نور ہو اور اللہ اس کی پریشانیاں دور کرے (مجھے افسوس ہے کہ میں نبی ﷺ سے اس کلمے کے بارے پوچھ نہیں سکا، اور خود نبی ﷺ نے بھی نہیں بتایا، میں اس وجہ سے پریشان ہوں۔)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں وہ کلمہ جانتا ہوں، حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ وہ کیا کلمہ ہے؟ فرمایا وہی کلمہ جو نبی ﷺ نے اپنے چچا کے سامنے پیش کیا تھا یعنی ”لا الہ الا اللہ“ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ آپ نے سچ فرمایا بخدا وہی ایسا کلمہ ہو سکتا ہے۔

(۱۳۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ قَالَ قَيْسٌ رَأَيْتُ طَلْحَةَ يَدُهُ شَلَاءٌ وَقَى بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ [صححه البخاری: (۳۷۲۴)، وابن حبان (۶۹۸۱)]

(۱۳۸۵) قیس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے اس ہاتھ کا دیدار کیا ہے جو شل ہو گیا تھا، یہ وہی مبارک ہاتھ تھا جس کے ذریعے انہوں نے غزوہ احد کے موقع پر نبی ﷺ کی حفاظت میں اپنے ہاتھ پر مشرکین کے تیروں کے تھے۔

(۱۳۸۶) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عُمَرَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عَبِيدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَأَاهُ كَنِيئًا فَقَالَ مَا لَكَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ كَنِيئًا لَعَلَّهُ سَأَلْتَنِي امْرَأَةً ابْنِ عَمَّتِكَ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ قَالَ لَا وَأَنْتَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَلَكِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

كَلِمَةً لَا يَقُولُهَا عَبْدٌ عِنْدَ مَوْتِهِ إِلَّا فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَتَهُ وَأَشْرَقَ لَوْنُهُ فَمَا مَنَعَنِي أَنْ أَسْأَلَهُ عَنْهَا إِلَّا الْقُدْرَةُ عَلَيْهَا حَتَّى مَاتَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنِّي لَأَعْلَمُهَا فَقَالَ لَهُ طَلْحَةُ وَمَا هِيَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَلْ تَعْلَمُ كَلِمَةً هِيَ أَكْثَرُ مِنْ كَلِمَةٍ أَمَرَ بِهَا عَمَّةٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ طَلْحَةُ هِيَ وَاللَّهِ هِيَ إِرَاجَعُ:

[۱۳۸۴]

(۱۳۸۶) یحییٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو پراگندہ حال دیکھا تو پوچھا کہ کیا بات ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد سے آپ پراگندہ حال اور غبار آلود رہنے لگے ہیں؟ کیا آپ کو اپنے چچا زاد بھائی یعنی میری خلافت اچھی نہیں لگی؟ انہوں نے فرمایا بات یہ نہیں ہے، اصل بات یہ ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر کوئی شخص نزع کی حالت میں وہ کلمہ کہہ لے تو قیامت کے دن وہ اس کے لیے باعث نور ہو اور اللہ اس کی پریشانیاں دور کرے (مجھے افسوس ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کلمے کے بارے پوچھ نہیں سکا، اور خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نہیں بتایا، میں اس وجہ سے پریشان ہوں۔)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں وہ کلمہ جانتا ہوں، حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ وہ کیا کلمہ ہے؟ فرمایا وہی کلمہ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا کے سامنے پیش کیا تھا یعنی ”لا الہ الا اللہ“ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ آپ نے سچ فرمایا بخدا وہی ایسا کلمہ ہو سکتا ہے۔

(۱۳۸۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ الْغِفَارِيُّ أَخْبَرَنِي دَاوُدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ مَرَّ هُوَ وَرَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو يُونُسَ مِنْ بَنِي تَيْمٍ عَلَى رِبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لَهُ أَبُو يُونُسَ إِنَّا لَنَجِدُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنَ الْحَدِيثِ مَا لَا نَجِدُهُ عِنْدَكَ فَقَالَ أَمَا إِنَّ عِنْدِي حَدِيثًا كَثِيرًا وَلَكِنَّ رِبِيعَةَ بْنَ الْهَدَيْرِ قَالَ وَكَانَ يَلْزِمُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ إِنَّهُ لَمْ يَسْمَعْ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا قَطُّ غَيْرَ حَدِيثٍ وَاحِدٍ قَالَ رِبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قُلْتُ لَهُ وَمَا هُوَ قَالَ قَالَ لِي طَلْحَةُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَشْرَفْنَا عَلَى حَرَّةٍ وَاقِفٍ قَالَ قَدْ نَوْنَا مِنْهَا فَإِذَا قُبُورٌ بِمَحْنِيَةٍ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قُبُورُ إِخْوَانِنَا هَذِهِ قَالَ قُبُورُ أَصْحَابِنَا ثُمَّ خَرَجْنَا حَتَّى إِذَا جِئْنَا قُبُورَ الشُّهَدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ قُبُورُ إِخْوَانِنَا قَالَ الْأَلْبَانِيُّ: صَحِيحٌ (ابن داود: ۲۰۴۳، والبيهقي: ۹۵۵) قال شعيب: اسناده حسن.

(۱۳۸۷) داؤد بن خالد بن دینار کہتے ہیں کہ ان کا اور بنو تیم کے ایک شخص کا ”جس کا نام ابو یوسف تھا“ ربیعہ بن ابی عبد الرحمن کے پاس سے گذر ہوا، ابو یوسف نے ان سے کہا کہ ہمیں آپ کے علاوہ دیگر حضرات کے پاس ایسی احادیث مل جاتی ہیں جو آپ کے پاس نہیں ملتیں؟ انہوں نے فرمایا کہ احادیث تو میرے پاس بھی بہت زیادہ ہیں لیکن میں نے ربیعہ بن ہدیہ کو ”جو کہ

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ چپے رہتے تھے، یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کے حوالے سے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو سوائے ایک حدیث کے کوئی اور حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سنا، میں نے ان سے پوچھا کہ وہ ایک حدیث کون سی ہے؟ تو بقول ربیعہ کے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ نکلے، جب ہم ”حرہ واقم“ نامی جگہ پر (جو کہ مدینہ منورہ میں ایک ٹیلہ ہے) پہنچے اور اس کے قریب ہوتے تو ہمیں کمان کی طرح خمدار کچھ قبریں دکھائی دیں، ہم نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! ہمارے بھائیوں کی قبریں یہی ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا یہ ہمارے اصحاب کی قبریں ہیں، پھر ہم وہاں سے نکل کر جب شہداء کی قبروں پر پہنچے تو نبی ﷺ نے فرمایا ہمارے بھائیوں کی قبریں یہ ہیں۔

(۱۳۸۸) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نَصَلِّي وَالذَّوَابُ تَمُرُّ بَيْنَ أَيْدِينَا فَلَدَّ كَرْنَا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مِثْلُ مُؤَخَّرَةِ الرَّحْلِ تَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ أَحَدِكُمْ ثُمَّ لَا يَصُرُّهُ مَا مَرَّ عَلَيْهِ وَقَالَ عُمَرُ مَرَّةً بَيْنَ يَدَيْهِ [صححه مسلم (۴۹۹)، وابن خزيمة (۸۰۵ و ۸۴۲ و ۸۴۳)، وابن حبان (۲۳۸۰)]. [انظر: ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۸].

(۱۳۸۸) موسیٰ بن طلحہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ جب ہم لوگ نماز پڑھ رہے ہوتے تھے تو جانور ہمارے سامنے سے گذرتے رہتے تھے، ہم نے یہ بات نبی ﷺ سے ذکر کی تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ اگر تمہارے سامنے کجادے کے پچھلے حصے کی طرح کوئی چیز ہو (جو بطور سترہ کے گاڑ لی گئی ہو) تو پھر جو مرضی چیز گذرتی رہے، تمہاری نماز میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔

*(۹۳۸۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ نَزَلَ رَجُلَانِ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ عَلَى طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَقَتِلَ أَحَدُهُمَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَكَتَ الْآخَرُ بَعْدَهُ سَنَةً ثُمَّ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ فَأَرَى طَلْحَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ الْأَدَى مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْآخَرِ بِحِينٍ فَلَدَّ كَرْنَا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ مَكَتَ فِي الْأَرْضِ بَعْدَهُ قَالَ حَوْلًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى أَلْفًا وَتَمَانٍ مِائَةِ صَلَاةٍ وَصَامَ رَمَضَانَ [قال شعيب: حسن لغيره]. [انظر: ۱۴۰۱، ۱۴۰۳].

(۱۳۸۹) ابوسلمہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ یمن کے دو آدمی حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے یہاں مہمان بنے، ان میں سے ایک صاحب تو نبی ﷺ کے ساتھ جہاد کرتے ہوئے شہید ہو گئے اور دوسرے صاحب ان کے بعد ایک سال حریذ زندہ رہے اور بالآخر طبعی موت سے رخصت ہو گئے، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ اپنی طبعی موت مرنے والا اپنے دوسرے ساتھی سے کافی عرصہ قبل ہی جنت میں داخل ہو گیا ہے، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے یہ خواب نبی ﷺ سے ذکر کیا، نبی ﷺ نے ان سے پوچھا کہ یہ دوسرا آدمی اپنے پہلے ساتھی کے بعد کتنا عرصہ تک زمین پر زندہ رہا؟ انہوں نے بتایا کہ ایک سال تک، نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس نے ایک ہزار آٹھ سو نمازیں پڑھیں اور ماہ رمضان کے روزے الگ رکھے۔ (آخر ان کا ثواب بھی تو ہوگا)۔

(۱۳۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمِّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ يَقُولُ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْإِسْلَامُ قَالَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ قَالَ هَلْ عَلَى غَيْرُهَا قَالَ لَا وَسَأَلَهُ عَنِ الصَّوْمِ فَقَالَ صِيَامُ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَى غَيْرِهِ قَالَ لَا قَالَ وَذَكَرَ الزَّكَاةَ قَالَ هَلْ عَلَى غَيْرِهَا قَالَ لَا قَالَ وَاللَّهِ لَا أَزِيدُ عَلَيْهِنَّ وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ [صححه البخارى (۴۶)، ومسلم (۱۱)، وابن خزيمة (۳۰۶)، وابن حبان (۱۷۲۴)].

(۱۳۹۰) حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اسلام کیا ہے؟ فرمایا دن رات میں پانچ نمازیں، اس نے پوچھا کہ ان کے علاوہ بھی کوئی نماز مجھ پر فرض ہے؟ فرمایا نہیں، پھر اس نے روزہ کی بابت پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ ماہ رمضان کے روزے فرض ہیں، اس نے پوچھا کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر کوئی روزے فرض ہیں؟ فرمایا نہیں، پھر زکوٰۃ کا تذکرہ ہوا اور اس نے پھر یہی پوچھا کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر کوئی چیز فرض ہے؟ فرمایا نہیں۔ اس پر اس نے کہا اللہ کی قسم! میں ان چیزوں میں کسی قسم کی کمی بیشی نہ کروں گا، نبی ﷺ نے فرمایا کہ اگر یہ سچ کہہ رہا ہے اور اس نے اس بات کو سچ کر دکھایا تو یہ کامیاب ہو گیا۔

(۱۳۹۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ نَشَدْتُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي تَقُومُ بِهِ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً أَلَدَى يَأْذِنِهِ تَقُومُ أَعْلِمْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّا لَا نُورِثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ [راجع: ۱۷۲].

(۱۳۹۱) ایک مرتبہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا میں تمہیں اس اللہ کی قسم اور واسطہ دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں، کیا آپ کے علم میں یہ بات ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ہمارے مال میں وراثت جاری نہیں ہوتی، ہم جو کچھ چھوڑ جاتے ہیں وہ سب صدقہ ہوتا ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔

(۱۳۹۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ النَّخَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَنَحْنُ حُرْمٌ فَأَهْدَى لَهُ طَيْرٌ وَطَلْحَةُ رَاقِدٌ فَمِنَّا مَنْ أَكَلَ وَمِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ طَلْحَةُ وَفَقِيَ مَنْ أَكَلَهُ وَقَالَ أَكَلْنَاهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۱۳۸۳].

(۱۳۹۲) عبدالرحمن بن عثمان کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، ہم لوگوں نے احرام باندھ رکھا تھا، تھوڑی دیر بعد کوئی شخص ان کی خدمت میں ایک پرندہ بطور ہدیہ کے لایا، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اس وقت سو رہے تھے، ہم میں سے کچھ لوگوں نے اسے کھا لیا اور کچھ لوگوں نے اجتناب کیا، جب حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے تو انہوں نے ان لوگوں کی تصویب

فرمائی جنہوں نے اسے کھالیا تھا اور فرمایا کہ ہم نے بھی حالت احرام میں دوسرے کا شکار نبی ﷺ کی موجودگی میں کھالیا تھا۔

(۱۳۹۳) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَسْتُرُ الْمُصَلِّيَ قَالَ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ [راجع: ۱۳۸۸]۔

(۱۳۹۳) حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ سے یہ سوال پوچھا گیا کہ نمازی کس چیز کو سترہ بنائے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا کجاوے کے پچھلے حصے کی مانند کسی بھی چیز کو بنا لے۔

(۱۳۹۴) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ [راجع: ۱۳۸۸]۔

(۱۳۹۴) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۳۹۵) حَدَّثَنَا يَهُزُّ وَعَفَّانُ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ مُوسَى عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَوْمٍ فِي رُئُوسِ النَّخْلِ فَقَالَ مَا بَصَنُ هَؤُلَاءِ قَالُوا يَلْقَحُونَهُ يَحْعَلُونَ الذَّكَرَ فِي الْأُنْثَى قَالَ مَا أَظُنُّ ذَلِكَ يُغْنِي شَيْئًا فَأَخْبَرُوا بِذَلِكَ فَتَرَكُوهُ فَأَخْبَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ كَانَ يَنْفَعُهُمْ فَلْيَصْنَعُوهُ فَإِنِّي إِنَّمَا طَنَسْتُ طَنًّا فَلَا تَوَاحِدُونِي بِالطَّنِّ وَلَكِنْ إِذَا أَخْبَرْتُكُمْ عَنْ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِشَيْءٍ فَخُذُوهُ فَإِنِّي لَنْ أَكْذِبَ عَلَى اللَّهِ شَيْئًا [صححه مسلم (۲۳۶۱)]۔ [انظر: ۱۳۹۹، ۱۴۰۰]۔

(۱۳۹۵) حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا جو کھجوروں کے باغات میں تھے، نبی ﷺ نے پوچھا کہ یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ زکھجور کو مادہ کھجور میں ملا رہے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا کہ میرا خیال نہیں ہے کہ اس سے کچھ فائدہ ہوتا ہو، ان لوگوں کو جب یہ بات معلوم ہوئی تو انہوں نے اس سال یہ عمل نہیں کیا، نبی ﷺ کو یہ خبر معلوم ہوئی تو فرمایا کہ اگر انہیں اس سے کچھ فائدہ ہوتا ہو تو انہیں یہ کام کر لینا چاہئے، میں نے تو صرف ایک گمان اور خیال ظاہر کیا ہے اس لئے میرے گمان پر عمل کرنا تمہارے لئے ضروری نہیں ہے، ہاں! البتہ جب میں تمہیں اللہ کے حوالے سے کوئی بات بتاؤں تو تم اس پر عمل کرو کیونکہ میں اللہ پر کسی صورت جھوٹ نہیں باندھ سکتا۔

(۱۳۹۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا مُجَمِّعُ بْنُ يَحْيَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَوْهَبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ [قال الألبانی: صحيح (النسائی: ۴۸/۳) وابن ابی شیبہ: ۵۰۷/۲] قال شعيب: اسنادہ قوی [

(۱۳۹۶) حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ! آپ پر درود کس طرح پڑھا جائے، فرمایا یوں کہا کرو، اے اللہ! محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر اسی طرح درود نازل فرما جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر نازل کیا،

بیشک تو قابل تعریف اور بزرگ والا ہے، اور محمد ﷺ و آل محمد ﷺ پر اس طرح برکتوں کا نزول فرما جیسے ابراہیم علیہ السلام پر کیا، بیشک تو قابل تعریف اور بزرگی والا ہے۔

(۱۳۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَفْيَانَ الْمَدَائِنِيُّ حَدَّثَنِي بِلَالُ بْنُ يَحْيَى بْنُ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْهَلَالَ قَالَ اللَّهُمَّ أَهْلُهُ عَلَيْنَا بِالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ [صحيحه الحاكم (۲۸۵/۴)]. قال الترمذی: حسن غریب. وحسنه ابن حجر فی ((تتائج الأفكار)). قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۳۴۵۱). قال شعيب: حسن لشواهده.

(۱۳۹۷) حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب بھی نیا چاند دیکھتے تو یہ دعاء پڑھتے اے اللہ! اس چاند کو ہم پر برکت اور ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ طلوع فرما، اے چاند! میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔

(۱۳۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَحْجَلُ أَخَذُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤَخَّرَةِ الرَّحْلِ ثُمَّ يُصَلِّي [راجع: ۱۳۸۸]

(۱۳۹۸) حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا انسان کجاوے کے پچھلے حصے کی مانند کسی بھی چیز کو سترہ بنا لے پھر نماز پڑھے۔

(۱۳۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَأَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرَرْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَحْلِ الْمَدِينَةِ فَرَأَى أَقْوَامًا فِي رُئُوسِ النَّحْلِ يُلْقِحُونَ النَّحْلَ فَقَالَ مَا يَصْنَعُ هَؤُلَاءِ قَالَ يَأْخُذُونَ مِنَ الذَّكَرِ فَيَحْطُونَ فِي الْأُنثَى يُلْقِحُونَ بِهِ فَقَالَ مَا أَظُنُّ ذَلِكَ يُغْنِي شَيْئًا قَبْلَهُمْ فَتَرْكُوهُ وَتَزَلُّوا عَنْهَا فَلَمْ تَحْمِلْ تِلْكَ السَّنَةُ شَيْئًا قَبْلَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ ظَنُّ طَنَنْتُهُ إِنْ كَانَ يُغْنِي شَيْئًا فَاصْنَعُوا فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ وَالظَّنُّ يُخْطِئُ وَيُصِيبُ وَلَكِنْ مَا قُلْتُ لَكُمْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَلَنْ أَكْذِبَ عَلَى اللَّهِ [راجع: ۱۳۹۵].

(۱۳۹۹) حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا جو کھجوروں کے باغات میں تھے، نبی ﷺ نے پوچھا کہ یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ زکھجور کو مادہ کھجور میں ملا رہے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا کہ میرا خیال نہیں ہے کہ اس سے کچھ فائدہ ہوتا ہو، ان لوگوں کو جب یہ بات معلوم ہوئی تو انہوں نے اس سالی یہ عمل نہیں کیا، نبی ﷺ کو یہ خبر معلوم ہوئی تو فرمایا کہ اگر انہیں اس سے کچھ فائدہ ہوتا ہو تو انہیں یہ کام کر لینا چاہئے، میں نے تو صرف ایک گمان اور خیال ظاہر کیا ہے اس لئے میرے گمان پر عمل کرنا تمہارے لئے ضروری نہیں ہے، ہاں! البتہ جب میں تمہیں اللہ کے حوالے سے کوئی بات بتاؤں تو تم اس پر عمل کرو کیونکہ میں اللہ پر کسی صورت جھوٹ نہیں باندھ سکتا۔

(۱۴۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا سِمَاكِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَدْ كَرِهَ [راجع: ۱۳۹۵].

(۱۴۰۰) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۴۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ أَنَّ نَفَرًا مِنْ بَنِي عُذْرَةَ ثَلَاثَةٌ أَتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْلَمُوا قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَكْفِيهِمْ قَالَ طَلْحَةُ أَنَا قَالَ فَكَانُوا عِنْدَ طَلْحَةَ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثًا فَخَرَجَ أَحَدُهُمْ فَاسْتُشْهِدَ قَالَ ثُمَّ بَعَثَ بَعَثًا فَخَرَجَ فِيهِمْ آخَرُ فَاسْتُشْهِدَ قَالَ ثُمَّ مَاتَ الثَّالِثُ عَلَى فِرَاشِهِ قَالَ طَلْحَةُ فَرَأَيْتُ هَؤُلَاءِ الثَّلَاثَةَ الَّذِينَ كَانُوا عِنْدِي فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ الْمَيِّتَ عَلَى فِرَاشِهِ أَمَامَهُمْ وَرَأَيْتُ الَّذِي اسْتُشْهِدَ آخِرًا بِلَيْهِ وَرَأَيْتُ الَّذِي اسْتُشْهِدَ أَوَّلَهُمْ آخِرَهُمْ قَالَ فَدَخَلَنِي مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَاتَّيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا أَنْكَرْتَ مِنْ ذَلِكَ لَيْسَ أَحَدٌ أَفْضَلَ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ مُؤْمِنٍ يُعَمِّرُ فِي الْإِسْلَامِ لِتُسَبِّحَهُ وَتُكَبِّرَهُ وَتَهْلِيلِهِ قَالَ شُعَيْبٌ: حَسَنٌ لَغَيْرِهِ، أَخْرَجَهُ

عبد بن حمد: ۱۰۴، والنزار: ۹۵۴ [راجع: ۱۳۸۹]

(۱۴۰۱) حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بنو عذرہ کے تین آدمیوں کی ایک جماعت نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا، نبی ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ ان کی کفالت کون کرے گا؟ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو پیش کر دیا، چنانچہ یہ لوگ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس رہتے رہے، اس دوران نبی ﷺ نے ایک لشکر روانہ فرمایا تو ان میں سے بھی ایک آدمی اس میں شریک ہو گیا اور وہیں پر جام شہادت نوش کر لیا۔

کچھ عرصہ کے بعد نبی ﷺ نے ایک اور لشکر روانہ فرمایا تو دوسرا آدمی بھی شریک ہو گیا اور اسی دوران وہ بھی شہید ہو گیا، جبکہ تیسرے شخص کا انتقال طبعی موت سے ہو گیا، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں ان تینوں کو جو میرے پاس رہتے تھے، جنت میں دیکھا، ان میں سے جس کی موت طبعی ہوئی تھی وہ ان دونوں سے آگے تھا، بعد میں شہید ہونے والا دوسرے درجے پر تھا اور سب سے پہلے شہید ہونے والا سب سے آخر میں تھا، مجھے اس پر بڑا تعجب ہوا، میں نے نبی ﷺ سے اس چیز کا تذکرہ کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں اس پر تعجب کیونکر ہوا؟ اللہ کی بارگاہ میں اس مؤمن سے افضل کوئی نہیں ہے جسے حالت اسلام میں لمبی عمر دی گئی ہو، اس کی تسبیح و تکبیر اور تہلیل کی وجہ سے۔

(۱۴۰۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُجَبَّرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ عُمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَشْرَفَ عَلَى الَّذِينَ حَصَرُوهُ فَسَلَّمُوا عَلَيْهِمْ فَلَمْ يَرُدُّوا عَلَيْهِ فَقَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَفَى الْقَوْمِ طَلْحَةُ قَالَ طَلْحَةُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ أَسَلَّمُ عَلَى قَوْمٍ أَنْتَ فِيهِمْ فَلَا تَرُدُّونَ قَالَ قَدْ رَدَدْتُ قَالَ مَا هَكَذَا الرَّدُّ أَسْمِعُكَ وَلَا تَسْمِعْنِي يَا طَلْحَةُ أَنْشُدُكَ اللَّهُ أَسَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يُحِلُّ دَمَ الْمُسْلِمِ إِلَّا وَاحِدَةً مِنْ ثَلَاثٍ أَنْ يَكْفُرَ بَعْدَ إِيْمَانِهِ أَوْ يَزْنِيَ بَعْدَ إِحْصَانِهِ

أَوْ يَقْتُلُ نَفْسًا فَيُقْتَلَ بِهَا قَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ فَكَبَّرَ عُثْمَانُ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا أَنْكَرْتُ اللَّهَ مُنْذُ عَرَفْتُهُ وَلَا زَنْيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ وَقَدْ تَرَكْتُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَكْرُهًا وَفِي الْإِسْلَامِ تَعَفُّفًا وَمَا قُتِلْتُ نَفْسًا يَحِلُّ بِهَا قَتْلِي [قال شعيب: حسن لغيره].

(۱۴۰۲) ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنے بالا خانے سے ان لوگوں کو جھانک کر دیکھا جنہوں نے ان کا محاصرہ کر رکھا تھا اور انہیں سلام کیا، لیکن انہوں نے اس کا کوئی جواب نہ دیا، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا اس گروہ میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ موجود ہیں؟ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں! میں موجود ہوں، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ”انا للہ“ کہا اور فرمایا میں ایسے گروہ کو سلام کر رہا ہوں جس میں آپ بھی موجود ہیں، پھر بھی سلام کا جواب نہیں دیتے، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے جواب دیا ہے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا اس طرح جواب دیا جاتا ہے کہ میری آواز تو آپ تک پہنچ رہی ہے لیکن آپ کی آواز مجھ تک نہیں پہنچ رہی۔

طلحہ! میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، کیا تم نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ کسی مسلمان کا خون بہانا ”ان تین وجوہات کے علاوہ“ کسی وجہ سے بھی جائز نہیں، یا تو وہ ایمان لانے کے بعد مرتد ہو جائے، یا شادی شدہ ہونے کے باوجود بدکاری کا ارتکاب کرے، یا کسی کو قتل کرے اور بدلے میں اسے قتل کر دیا جائے؟ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے ان کی تصدیق کی جس پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ”اللہ اکبر“ کہہ کر فرمایا بخدا! میں نے اللہ کو جب سے پہچانا ہے کبھی اس کا انکار نہیں کیا، اسی طرح میں نے زمانہ جاہلیت یا اسلام میں کبھی بدکاری نہیں کی، میں نے اس کام کو جاہلیت میں طبعی ناپسند کی وجہ سے چھوڑ رکھا تھا، اور اسلام میں اپنی عفت کی حفاظت کے لئے اس سے اپنا دامن بچائے رکھا، نیز میں نے کسی انسان کو بھی قتل نہیں کیا جس کے بدلے میں مجھے قتل کرنا حلال ہو۔

(۱۷۰۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا نُكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلَيْنِ قَدِمَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ إِسْلَامُهُمَا جَمِيعًا وَكَانَ أَحَدُهُمَا أَشَدَّ اجْتِهَادًا مِنْ صَاحِبِهِ فَغَرَا الْمُجْتَهِدُ مِنْهُمَا فَاسْتُشْهِدَ ثُمَّ مَكَتَ الْآخَرُ بَعْدَهُ سَنَةً ثُمَّ تَوَفَّى قَالَ طَلْحَةُ فَرَأَيْتُ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ كَأَنِّي عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ إِذَا أَنَا بِهِمَا وَقَدْ خَرَجَ خَارِجٌ مِنَ الْجَنَّةِ فَأَذِنَ لِلَّذِي تَوَفَّى الْآخَرَ مِنْهُمَا ثُمَّ خَرَجَ فَأَذِنَ لِلَّذِي اسْتُشْهِدَ ثُمَّ رَجَعَا إِلَيَّ فَقَالَا لِي ارْجِعْ فَإِنَّهُ لَمْ يَأْنِ لَكَ نَعْدُ فَأَصْبَحَ طَلْحَةُ يُحَدِّثُ بِهِ النَّاسَ فَعَجِبُوا لِذَلِكَ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مِنْ أَيْ ذَلِكَ تَعَجَّبُونَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا كَانَ أَشَدَّ اجْتِهَادًا ثُمَّ اسْتُشْهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدَخَلَ هَذَا الْجَنَّةَ قَبْلَهُ فَقَالَ أَلَيْسَ قَدْ مَكَتَ هَذَا بَعْدَهُ سَنَةً قَالُوا بَلَى وَأَذْرَكَ رَمَضَانَ فَصَامَهُ قَالُوا بَلَى وَصَلَّى كَذَا وَكَذَا سَجَدَهُ فِي السَّنَةِ قَالُوا بَلَى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ فَلَمَّا بَيْنَهُمَا أَبْعَدُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ [صححه ابن حبان]

(۲۹۸۲). قال الألبانی: صحیح (ابن ماجہ: ۳۹۲۵) قال شعيب: حسن لغيره. [راجع: ۱۳۸۹]

(۱۴۰۳) حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ دو آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان دونوں نے اکٹھے ہی

اسلام قبول کیا، ان میں سے ایک اپنے دوسرے ساتھی کے مقابلے میں بہت محنت کرتا تھا، یہ شخص ”جو بہت محنت کرتا تھا“ ایک غزوہ میں شریک ہو کر شہید ہو گیا، دوسرا شخص اس کے بعد ایک سال تک زندہ رہا، پھر طبعی وفات سے انتقال کر گیا۔

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میں جنت کے دروازے کے قریب ہوں، اچانک وہ دونوں مجھے دکھائی دیتے ہیں، جنت سے ایک آدمی باہر نکلتا ہے اور بعد میں فوت ہونے والے کو اندر داخل ہونے کی اجازت دے دیتا ہے، تھوڑی دیر بعد باہر آ کر وہ شہید ہونے والے کو بھی اجازت دے دیتا ہے، پھر وہ دونوں میرے پاس آتے ہیں اور مجھ سے کہتے ہیں کہ آپ ابھی واپس چلے جائیں ابھی آپ کا ”وقت“ نہیں آیا۔

جب صبح ہوئی اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے سامنے یہ خواب ذکر کیا تو لوگوں کو بہت تعجب ہوا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں کس بات پر تعجب ہو رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ شخص زیادہ محنت کرتا تھا، پھر راہ خدا میں شہید بھی ہوا، اس کے باوجود دوسرا آدمی جنت میں پہلے داخل ہو گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ اس کے بعد ایک سال تک زندہ نہیں رہا تھا؟ لوگوں نے کہا کیوں نہیں، پھر فرمایا کیا اس نے رمضان کا مہینہ پا کر اس کے روزے نہیں رکھے تھے؟ لوگوں نے کہا کیوں نہیں، پھر فرمایا کیا اس نے سال میں اتنے سجدے نہیں کیے؟ لوگوں نے کہا کیوں نہیں، اس پر فرمایا کہ اسی وجہ سے تو ان دونوں کے درمیان زمین آسمان کا فاصلہ ہے۔

(۱۷۰۴) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ أَبُو النَّضْرِ قَالَ جَلَسَ إِلَى شَيْخٍ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فِي مَسْجِدِ الْبَصْرَةِ وَمَعَهُ صَحِيفَةٌ لَهُ فِي يَدِهِ قَالَ وَفِي زَمَانِ الْحَجَّاجِ فَقَالَ لِي يَا عَبْدَ اللَّهِ أَتَرَى هَذَا الْكِتَابَ مُغَيَّبًا عَنِّي شَيْئًا عِنْدَ هَذَا السُّلْطَانِ قَالَ فَقُلْتُ وَمَا هَذَا الْكِتَابُ قَالَ هَذَا كِتَابٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَهُ لَنَا أَنْ لَا يَتَعَدَّى عَلَيْنَا فِي صَدَقَاتِنَا قَالَ فَقُلْتُ لَا وَاللَّهِ مَا أَظُنُّ أَنْ يُغَيَّبَ عَنْكَ شَيْئًا وَكَيْفَ كَانَ شَأْنُ هَذَا الْكِتَابِ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ مَعَ أَبِي وَأَنَا غُلَامٌ شَابٌّ يَابِلٌ لَنَا نَبِيعُهَا وَكَانَ أَبِي صَدِيقًا لِطَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ التَّمِيمِيِّ فَنَزَلْنَا عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ أَبِي أَخْرِجْ مَعِيَ فَبِعَ لِي إِبِلِي هَذِهِ قَالَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَى أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَكِنْ سَأَخْرِجُ مَعَكَ فَأَجْلِسْ وَتَعْرِضْ إِيَّاكَ فَإِذَا رَضِيتُ مِنْ رَجُلٍ وَفَاءً وَصِدْقًا مِمَّنْ سَاوَمَكَ أَمْرُكَ بَبَيْعِهِ قَالَ فَخَرَجْنَا إِلَى السُّوقِ فَوَقَفْنَا ظَهْرَنَا وَجَلَسَ طَلْحَةُ قَرِيبًا فَسَاوَمَنَا الرَّجَالُ حَتَّى إِذَا أُعْطَانَا رَجُلٌ مَا نَرْضَى قَالَ لَهُ أَبِي أَبَايَعُهُ قَالَ نَعَمْ رَضِيتُ لَكُمْ وَفَاتَهُ فَبَايَعُوهُ فَبَايَعْنَاهُ فَلَمَّا قَبَضْنَا مَا لَنَا وَفَرَعْنَا مِنْ حَاجَتِنَا قَالَ أَبِي لِطَلْحَةَ خُذْ لَنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا أَنْ لَا يَتَعَدَّى عَلَيْنَا فِي صَدَقَاتِنَا قَالَ فَقَالَ هَذَا لَكُمْ وَلِكُلِّ مُسْلِمٍ قَالَ عَلَى ذَلِكَ إِنِّي أَحِبُّ أَنْ يَكُونَ عِنْدِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابٌ فَخَرَجَ حَتَّى جَاءَ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ صَدِيقٌ لَنَا وَقَدْ أَحَبَّ أَنْ تَكْتُبَ لَهُ كِتَابًا لَا يَتَعَدَّى عَلَيْهِ فِي صَدَقَتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا لَهُ وَلِكُلِّ مُسْلِمٍ قَالَ

يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ أَحْبَبْتُ أَنْ يَكُونَ عِنْدِي مِنْكَ كِتَابٌ عَلَى ذَلِكَ قَالَ فَكَتَبَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْكِتَابَ آخِرُ حَدِيثِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ [قال الألبانی: ضعيف الاسناد مختصراً (ابوداؤد: ۳۴۴۱۔ والنزار: ۹۵۶، والبیہقی: ۶۴۳، قال شعيب: اسنادہ حسن)].

(۱۴۰۴) ابوالنضر کہتے ہیں کہ حجاج بن یوسف کے زمانے میں بصرہ کی ایک مسجد میں بنو تمیم کے ایک بزرگ میرے پاس آ کر بیٹھ گئے، ان کے ہاتھ میں ایک صحیفہ بھی تھا، وہ مجھ سے کہنے لگے کہ اے بندہ خدا! تمہارا کیا خیال ہے، کیا یہ خط اس بادشاہ کے سامنے مجھے کوئی فائدہ پہنچا سکتا ہے؟ میں نے پوچھا کہ یہ خط کیسا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ یہ نبی ﷺ کا فرمان ہے جو آپ ﷺ نے ہمارے لیے لکھوایا تھا کہ زکوٰۃ کی وصولی میں ہم پر زیادتی نہ کی جائے، میں نے کہا کہ بخدا! مجھے تو نہیں لگتا کہ اس خط سے آپ کو کوئی فائدہ ہو سکے گا (کیونکہ حجاج بہت ظالم ہے) البتہ یہ بتائیے کہ اس خط کا کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے بتایا کہ میں اپنے والد کے ساتھ ایک مرتبہ مدینہ منورہ آیا ہوا تھا، اس وقت میں نوجوان تھا، ہم لوگ اپنا ایک اونٹ فروخت کرنا چاہتے تھے، میرے والد حضرت طلحہ بن عبید بن جحش کے دوست تھے، اس لئے ہم انہی کے یہاں جا کر ٹھہرے۔

میرے والد صاحب نے ان سے کہا کہ میرے ساتھ چل کر اس اونٹ کو بیچنے میں میری مدد کیجئے، انہوں نے کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کے لئے خرید و فروخت کرے، البتہ میں آپ کے ساتھ چلتا ہوں اور آپ کے ساتھ بیٹھ جاؤں گا، آپ اپنا اونٹ لوگوں کے سامنے پیش کریں، جس شخص کے متعلق مجھے یہ اطمینان ہوگا کہ یہ قیمت ادا کر دے گا اور سچا ثابت ہوگا، میں آپ کو اس کے ہاتھ فروخت کرنے کا کہہ دوں گا۔

چنانچہ ہم نکل کر بازار میں پہنچے، اور ایک جگہ پہنچ کر رک گئے، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ قریب ہی بیٹھ گئے، کئی لوگوں نے آ کر بھاؤ تاؤ کیا، حتیٰ کہ ایک آدمی آیا جو ہماری منہ ماگنی قیمت دینے کے لئے تیار تھا، میرے والد صاحب نے ان سے پوچھا کہ اس کے ساتھ معاملہ کر لو؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا، اور فرمایا کہ مجھے اطمینان ہے کہ یہ تمہاری قیمت پوری پوری ادا کر دے گا، اس لئے تم یہ اونٹ اس کے ہاتھ فروخت کر دو، چنانچہ ہم نے اس کے ہاتھ وہ اونٹ فروخت کر دیا۔

جب ہمارے قبضے میں پیسے آ گئے اور ہماری ضرورت پوری ہو گئی تو میرے والد صاحب نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نبی ﷺ سے اس مضمون کا ایک خط لکھوا کر ہمیں دے دیں کہ زکوٰۃ کی وصولی میں ہم پر زیادتی نہ کی جائے، اس پر انہوں نے فرمایا کہ یہ تمہارے لیے بھی ہے اور ہر مسلمان کے لئے بھی ہے، راوی کہتے ہیں کہ میں اسی وجہ سے چاہتا تھا کہ نبی ﷺ کا کوئی خط میرے پاس ہوتا چاہیے۔

بہر حال! حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ ہمارے ساتھ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ صاحب ”جن کا تعلق ایک دیہات سے ہے“ ہمارے دوست ہیں، ان کی خواہش ہے کہ آپ انہیں اس نوعیت کا ایک مضمون لکھوادیں کہ زکوٰۃ کی وصولی میں ان پر زیادتی نہ کی جائے، فرمایا یہ ان کے لئے بھی ہے اور ہر مسلمان کے لئے بھی، میرے والد نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری خواہش ہے کہ آپ کا کوئی خط اس مضمون پر مشتمل میرے پاس ہو، اس پر نبی ﷺ نے ہمیں یہ خط لکھوا کر دیا تھا۔

مُسْنَدُ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۱۴۰۵) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ قَالَ الزُّبَيْرُ أَيْ رَسُولَ اللَّهِ مَعَ خُصُومَتِنَا فِي الدُّنْيَا قَالَ نَعَمْ وَلَمَّا نَزَلَتْ ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ قَالَ الزُّبَيْرُ أَيْ رَسُولَ اللَّهِ أَيْ نَعِيمٍ نُسْأَلُ عَنْهُ وَإِنَّمَا يَعْنِي هُمَا الْأَسْوَدَانِ الثَّمَرُ وَالْمَاءُ قَالَ أَمَّا إِنْ ذَلِكَ سَيَكُونُ قَالَ الترمذی فی حدیث (۳۲۳۶) حسن صحيح، وفي الشانئ (۳۳۵۶): حسن قال الألبانی: حسن (ابن ماجة: ۴۱۵۸، الترمذی: ۳۲۳۶ و (۳۳۵۶) [النظر: ۱۴۳۴].

(۱۴۰۵) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ پھر قیامت کے دن تم اپنے رب کے پاس جھگڑا کرو گے، تو انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ! اس جھگڑنے سے دنیا میں اپنے مد مقابل لوگوں سے جھگڑنا مراد ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں، پھر جب یہ آیت نازل ہوئی کہ قیامت کے دن تم سے نعمتوں کے بارے سوال ضرور ہوگا تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ! ہم سے کن نعمتوں کے بارے سوال ہوگا، جبکہ ہمارے پاس تو صرف کھجور اور پانی ہے، نبی ﷺ نے فرمایا خبردار! یہ نعمتوں کا زمانہ بھی عنقریب آنے والا ہے۔

(۱۴۰۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ نَشَدْتُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي تَقُومُ بِهِ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً الْبُذَى يَأْذُنُهُ تَقُومُ أَعْلَمْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّا لَا نُورِثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةً قَالَ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ [راجع: ۱۷۲].

(۱۴۰۶) ایک مرتبہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا میں تمہیں اس اللہ کی قسم اور واسطہ دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں، کیا آپ کے علم میں یہ بات ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ہمارے مال میں وراثت جاری نہیں ہوتی، ہم جو کچھ چھوڑ جاتے ہیں وہ سب صدقہ ہوتا ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔

(۱۴۰۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ لَأَنْ يَحْمِلَ الرَّجُلُ حَبْلًا فَيَحْتَضِبَ بِهِ ثُمَّ يَجِيءَ فَيَضَعُهُ فِي السُّوقِ فَيَبِيعُهُ ثُمَّ يَسْتَعِينِي بِهِ فَيُنْفِقَهُ عَلَى نَفْسِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ أَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوهُ [صححه البخاری (۱۴۷۱)] . [انظر: ۱۴۲۹] .

(۱۳۰۷) حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا انسان کے لئے یہ زیادہ بہتر ہے کہ وہ اپنی رسی اٹھائے، اس سے لکڑیاں باندھے، بازار میں لاکرائیں رکھے اور انہیں بیچ کر اس سے غناء بھی حاصل کرے اور اپنے اوپر خرچ بھی کرے، بہ نسبت اس کے کہ وہ لوگوں سے مانگتا پھرے خواہ لوگ اسے دیں یا نہ دیں۔

(۱۴۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُوهُ يَوْمَ أُحُدٍ [قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۱۷۲۳)] [انظر: ۱۴۲۹] .

(۱۳۰۸) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ احد کے دن نبی ﷺ نے میرے لیے اپنے والدین کو جمع فرمایا (یعنی مجھ سے یوں فرمایا کہ میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں)

(۱۴۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ أَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ كُنْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فِي الْأُطَمِ الَّذِي فِيهِ نِسَاءُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُطَمٌ حَسَنٌ فَكَانَ يَرْفَعُنِي وَأَرْفَعُهُ فَإِذَا رَفَعَنِي عَرَفْتُ أَبِي حِينَ يَمُرُّ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ وَكَانَ يُقَاتِلُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَقَالَ مَنْ يَا بَنِي قُرَيْظَةَ فَيَقَاتِلُهُمْ فَقُلْتُ لَهُ حِينَ رَجَعَ يَا أَبَتِ تَالَلِهِ إِنْ كُنْتُ لَأَعْرِفُكَ حِينَ تَمُرُّ ذَاهِبًا إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ فَقَالَ يَا بُنَيَّ أَمَا وَاللَّهِ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَجْمَعَ لِي أَبُوهُ جَمِيعًا يُقَدِّمُنِي بِهِمَا يَقُولُ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي [صححه البخاری (۳۷۲۰)، ومسلم (۲۴۱۶)، وابن حبان (۶۹۸۴)] . [انظر: ۱۴۰۹، ۱۴۲۳] . [راجع: ۱۴۰۸]

(۱۳۰۹) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ خندق کے دن میں اور عمر بن ابی سلمہ ”اظم حسان“ نامی اس ٹیلے پر تھے جس میں نبی ﷺ کی ازواج مطہرات موجود تھیں، کبھی وہ مجھے اٹھا کر اونچا کرتے اور کبھی میں انہیں اٹھا کر اونچا کرتا، جب وہ مجھے اٹھا کر اونچا کرتے تو میں اپنے والد صاحب کو پہچان لیا کرتا تھا جب وہ بنو قریظہ کے پاس سے گذرتے تھے، وہ نبی ﷺ کے ساتھ غزوہ خندق کے موقع پر جہاد میں شریک تھے، اور نبی ﷺ فرما رہے تھے کہ بنو قریظہ کے پاس پہنچ کر ان سے کون قتال کرے گا؟

واپسی پر میں نے اپنے والد صاحب سے عرض کیا کہ ابا جان! بخدا! میں نے اس وقت آپ کو پہچان لیا تھا جب آپ بنو قریظہ کی طرف جا رہے تھے، انہوں نے فرمایا کہ بیٹے! نبی ﷺ اس موقع پر میرے لیے اپنے والدین کو جمع کر کے یوں فرما رہے تھے کہ میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔

(۱۴۱۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي التَّمِيمِيَّ عَنْ أَبِي عُمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ أَنَّ رَجُلًا حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ يُقَالُ لَهَا عَمْرَةٌ أَوْ عَمْرَاءُ وَقَالَ فَوَجَدَ فَرَسًا أَوْ مُهْرًا يُبَاعُ فَسَبَّتْ إِلَى

تِلْكَ الْفَرَسِ فَنَهَى عَنْهَا قَالَ الْبُصَيْرِيُّ: هَذَا اسناد صحيح قال الألبانى: ضعيف (ابن ماجه: ۲۳۹۳). قال شعيب: اسناده صحيح.]

(۱۳۱۰) حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کسی آدمی کو نبیل اللہ ایک گھوڑے پر سوار کرایا یعنی اس کا مالک بنا دیا جس کا نام غمرہ یا غمراء تھا، کچھ عرصے بعد وہی گھوڑا یا اس کا کوئی بچہ فروخت ہوتا ہوا ملا، چونکہ اس کی نسبت اسی گھوڑے کی طرف تھی جسے انہوں نے صدقہ کر دیا تھا اس لئے اسے دوبارہ خریدنے سے انہیں منع کر دیا گیا۔

(۱۴۱۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنْبَاءُ ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَصْرِفُ فَنَبْتَدِرُ الْأَجَامَ فَلَا نَجِدُ إِلَّا قَدَرًا مَوْضِعِ أَقْدَامِنَا قَالَ يَزِيدُ الْأَجَامُ هِيَ الْأَطَامُ [صححه ابن خزيمة (۱۷۴۰)، والحاكم (۲۹۱/۱)] [انظر: ۱۴۳۶]

(۱۳۱۱) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھتے تھے اور واپس آ کر ٹیلوں میں بیچ بکھیرنے لگ جاتے تھے، اس موقع پر ہمیں سوائے اپنے قدموں کی جگہ کے کہیں سایہ نہ ملتا تھا۔

(۱۴۱۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنْبَاءُ هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ يَعِيشَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ هِشَامٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ يَعِيشَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ هِشَامٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَبَّ إِلَيْكُمْ دَاءُ الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ الْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ وَالْبَغْضَاءُ هِيَ الْحَالِقَةُ حَالِقَةُ الدِّينِ لَا حَالِقَةَ الشَّعْرِ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا أَفَلَا أُبَيِّنُكُمْ بِشَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ [انظر: ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲].

(۱۳۱۲) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم سے پہلے جو امتیں گزر چکی ہیں ان کی بیماریاں یعنی حسد اور بغض تمہارے اندر بھی سرایت کر گئی ہیں اور بغض تو موٹہ دینے والی چیز ہے، بالوں کو نہیں بلکہ دین کو موٹہ دیتی ہے، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے تم اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ آپس میں ایک دوسرے سے محبت نہ کرنے لگو، کیا میں تمہیں ایک ایسا طریقہ نہ بتاؤں جسے اگر تم اختیار کر لو تو ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو، آپس میں سلام کو رواج دو۔

(۱۴۱۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِلزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا لِي لَا أَسْمَعُكَ تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَسْمَعُ ابْنَ مَسْعُودٍ وَفُلَانًا وَفُلَانًا قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَفَارِقْهُ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَكِنِّي سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً مِنْ كَذَبٍ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلَيْتَبَوَّأَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ [صححه البخاری (۱۰۷)، وابن حبان (۶۹۸۲)]. [انظر: ۱۴۲۸].

(۱۳۱۳) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جس طرح حضرت ابن

مسعود بنی شیبہ اور دیگر حضرات کو میں حدیث بیان کرتا ہوا سنتا ہوں، آپ کو نہیں سنتا، اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا کہ جب سے میں نے اسلام قبول کیا، نبی ﷺ سے کبھی جدا نہیں ہوا لیکن میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹی بات کی نسبت کرے، اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لینا چاہئے۔ (اس لئے میں ڈرتا ہوں)

(۱۴۱۴) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا شَدَّادُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا غِيلَانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ قُلْنَا لِلزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ مَا جَاءَ بِكُمْ صَيِّعَتُمُ الْخَلِيفَةَ حَتَّى قُتِلَ ثُمَّ جِئْتُمْ تَطْلُبُونَ بِدَمِهِ قَالَ الزُّبَيْرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّا قَرَأْنَاهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَاتَّفَقُوا فِتْنَةً لَا تُصَيِّبُ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً لَمْ نَكُنْ نَحْسِبُ أَنَا أَهْلُهَا حَتَّى وَقَعَتْ مِتًّا حَيْثُ وَقَعَتْ قَالَ شُعَيْبٌ اسناده جيد، أخرجه المزاري: ٩٧٦ [انظر: ١٤٣٨]

(۱۴۱۴) مطرف کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے حضرت زبیر بنی شیبہ سے کہا کہ اے ابو عبد اللہ! آپ لوگ کس مقصد کی خاطر آئے ہیں، آپ لوگوں نے ایک خلیفہ کو ضائع کر دیا یہاں تک کہ وہ شہید ہو گئے، اب آپ ان کے قصاص کا مطالبہ کر رہے ہیں؟ حضرت زبیر بنی شیبہ نے فرمایا کہ ہم نبی ﷺ، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں قرآن کریم کی یہ آیت پڑھتے تھے کہ اس آزمائش سے بچو جو خاص طور پر صرف ان لوگوں کی نہیں ہوگی جنہوں نے تم میں سے ظلم کیا ہوگا (بلکہ عمومی ہوگی) لیکن ہم یہ نہیں سمجھتے تھے کہ اس کا اطلاق ہم پر ہی ہوگا، یہاں تک کہ ہم پر یہ آزمائش آگئی۔

(۱۴۱۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كُنَاسَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ قَالَ السَّائِلُ: صَحِيحٌ (النسائي: ۱۳۷/۸) و ابو يعلى: ۶۸۱۔

(۱۴۱۵) حضرت زبیر بنی شیبہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم اپنے بالوں کی سفیدی کو تبدیل کر سکتے ہو لیکن یہودیوں کی مشابہت اس موقع پر بھی اختیار کرنے سے بچو۔

(۱۴۱۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ مَخْرُومِي حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْنِ سَانَ قَالَ وَأَتْنِي عَلَيْهِ خَيْرًا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ لَيْلَةٍ حَتَّى إِذَا كُنَّا عِنْدَ السَّدْرَةِ وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَرَفِ الْقَرْنِ الْأَسْوَدِ حَدَّوْهَا فَاسْتَقْبَلَ نَحْبًا بِبَصَرِهِ يَعْنِي وَادِيًا وَقَفَ حَتَّى اتَّفَقَ النَّاسُ كُلُّهُمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ صَيْدَ وَجٍّ وَعِصَاهُ حَرَمٌ مُحَرَّمٌ لِلَّهِ وَذَلِكَ قَبْلَ نَزُولِهِ الطَّائِفَ وَحِصَارِهِ ثَقِيفَ [والحديث سكت عنه ابوداود وكذا عبد الحق وتعقب بما نقل عن البخاري انه لم يصح، وكذا قال الأزدي، وذكر الذهبي ان الشافعي صححه، وأشار لضعفه ابن حبان، وضعف اسناده النووي واحمد ضعفه. قال الألباني: ضعيف (ابوداود: ۲۰۳۲)۔]

(۱۳۱۶) حضرت زبیرؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے ساتھ ہم لوگ ”لیہ“ نامی جگہ سے آرہے تھے، جب ہم لوگ بیری کے درخت کے قریب پہنچے تو نبی ﷺ ”قرن اسود“ نامی پہاڑ کی ایک جانب اس کے سامنے کھڑے ہو گئے اور وادی نخب کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھا اور کچھ دیر کھڑے رہے، لوگ بھی سب کے سب وہیں رک گئے، اس کے بعد نبی ﷺ نے فرمایا کہ ”وج“ جو کہ طائف کی ایک وادی کا نام ہے، کاشکار اور ہرکانے دار درخت حرم میں داخل ہے اور اسے شکار کرنا یا کٹنا اللہ کے حکم کی تعمیل کے لئے حرام ہے، یہ بات نبی ﷺ نے طائف پہنچنے اور بنو ثقیف کا محاصرہ کرنے سے پہلے فرمائی۔

(۱۴۱۷) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنِ الرَّبِيعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَئِذٍ أَوْجَبَ طَلْحَةُ حِينَ صَنَعَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا صَنَعَ يَعْنِي حِينَ بَرَكَ لَهُ طَلْحَةُ فَصَعِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ظَهْرِهِ [صححه ابن حبان (۶۹۷۹)، والحاكم (۳۷۳/۳)] وقال الترمذی: حسن غریب لا نعرفه الا من حديث ابن اسحاق قال الألبانی: حسن (الترمذی: ۱۶۹۲)

(۱۳۱۷) حضرت زبیرؓ سے مروی ہے کہ میں نے اس دن ”جبکہ حضرت طلحہؓ نے نبی ﷺ کی وہ خدمت کی جو انہوں نے کی، یعنی نبی ﷺ کے سامنے جھک کر بیٹھ گئے اور نبی ﷺ ان کی کمر پر سوار ہو گئے“ نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ طلحہ نے اپنے لیے جنت کو واجب کر لیا۔

(۱۴۱۸) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ أَنبَأَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي الرَّبِيعُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ أَقْبَلْتُ امْرَأَةً تَسْعَى حَتَّى إِذَا كَادَتْ أَنْ تُشْرِفَ عَلَى الْقَتْلِ قَالَ فَكَّرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَرَاهُمْ فَقَالَ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةُ قَالَ الرَّبِيعُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَتَوَسَّمْتُ أَنَّهَا أُمِّي صَفِيَّةُ قَالَ فَخَرَجْتُ أَسْعَى إِلَيْهَا فَأَدْرَسْتُهَا قَبْلَ أَنْ تَنْتَهِيَ إِلَى الْقَتْلِ قَالَ فَلَدَمْتُ فِي صَدْرِي وَكَانَتْ امْرَأَةً جَلْدَةً قَالَتْ إِلَيْكَ لَا أَرْضَ لَكَ قَالَ فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزَمَ عَلَيْكَ قَالَ فَوَقَفْتُ وَأَخْرَجْتُ ثَوْبَيْنِ مَعَهَا فَقَالَتْ هَذَانِ ثَوْبَانِ جِئْتُ بِهِمَا لِأَخِي حَمْزَةَ فَقَدْ بَلَغَنِي مَقْتَلُهُ فَكَفَّنُوهُ فِيهِمَا قَالَ فَجِئْنَا بِالثَّوْبَيْنِ لِنُكْفِنَ فِيهِمَا حَمْزَةَ فَإِذَا إِلَى جَنْبِهِ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ قَتِيلٌ قَدْ فُعِلَ بِهِ كَمَا فُعِلَ بِحَمْزَةَ قَالَ فَوَجَدْنَا غَضَاضَةً وَحَيَاءً أَنْ نَكْفِنَ حَمْزَةَ فِي ثَوْبَيْنِ وَالْأَنْصَارِيُّ لَا كَفْنَ لَهُ فَقُلْنَا لِحَمْزَةَ ثَوْبٌ وَلِلْأَنْصَارِيِّ ثَوْبٌ فَقَدَرْنَا هُمَا فَكَانَ أَحَدُهُمَا أَكْبَرَ مِنَ الْآخَرِ فَأَقْرَعْنَا بَيْنَهُمَا فَكَفَّنَا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِي الثَّوْبِ الَّذِي صَارَ لَهُ [قال شعيب: إسناده حسن، أخرجه البزار: ۹۸۰، وأبو يعلى: ۶۸۶].

(۱۳۱۸) حضرت زبیرؓ سے مروی ہے کہ غزوہ احد کے دن اختتام پر ایک عورت سامنے سے بڑی تیزی کے ساتھ آتی ہوئی دکھائی دی، قریب تھا کہ وہ شہداء کی لاشیں دیکھ لیتی، نبی ﷺ اس چیز کو اچھا نہیں سمجھتے تھے کہ وہ خاتون انہیں دیکھ سکے، اس لئے

فرمایا کہ اس عورت کو روکو، اس عورت کو روکو، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے اندازہ ہو گیا کہ یہ میری والدہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا ہیں، چنانچہ میں ان کی طرف دوڑتا ہوا گیا اور شہداء کی لاشوں تک ان کے پہنچنے سے قبل ہی میں نے انہیں جالیا۔ انہوں نے مجھے دیکھ کر میرے سینے پر دو ہتھ مار کر مجھے پیچھے کودھکیل دیا، وہ ایک مضبوط خاتون تھیں اور کہنے لگیں کہ پرے ہٹو، میں تم سے نہیں بولتی، میں نے عرض کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو قسم دلائی ہے کہ ان لاشوں کو مت دیکھیں، یہ سنتے ہی وہ رک گئیں اور اپنے پاس موجود دو کپڑے نکال کر فرمایا یہ دو کپڑے ہیں جو میں اپنے بھائی حمزہ کے لئے لائی ہوں، کیونکہ مجھے ان کی شہادت کی خبر مل چکی ہے، تم انہیں ان کپڑوں میں کفن دے دینا۔

جب ہم حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو ان دو کپڑوں میں کفن دینے لگے تو دیکھا کہ ان کے پہلو میں ایک انصاری شہید ہوئے پڑے ہیں، ان کے ساتھ بھی وہی سلوک کیا گیا تھا جو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا گیا تھا، ہمیں اس بات پر شرم محسوس ہوئی کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو دو کپڑوں میں کفن دے دیں اور اس انصاری کو کفن کا ایک کپڑا بھی میسر نہ ہو، اس لئے ہم نے یہ طے کیا کہ ایک کپڑے میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو اور دوسرے میں اس انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کو کفن دیں گے، اندازہ کرنے پر ہمیں معلوم ہوا کہ ان دونوں حضرات میں سے ایک زیادہ لمبے قد کا تھا، ہم نے قرعہ اندازی کی اور جس کے نام جو کپڑا نکل آیا اسے اسی کپڑے میں کفن دے دیا۔

(۱۴۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ الزُّبَيْرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّهُ خَاصَمَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَرَاكِ الْحَرَّةِ كَانَا يَسْتَقِيمَانِ بَهَا كِلَاهُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اسْقِ ثُمَّ أَرْسِلْ إِلَى جَارِكَ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ كَانَ ابْنُ عَمَّتِكَ قَتَلَوْنَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِلزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اسْقِ ثُمَّ أَحْبِسُ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ فَاسْتَوْعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينِيذٍ لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ ذَلِكَ أَشَارَ عَلَى الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِرَأْيٍ أَرَادَ فِيهِ سَعَةً لَهُ وَلِلْأَنْصَارِيِّ فَلَمَّا أَحْفَظَ الْأَنْصَارِيُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوْعَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ فِي صَرِيحِ الْحُكْمِ قَالَ عُرْوَةُ فَقَالَ الزُّبَيْرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَاللَّهِ مَا أَحْسِبُ هَذِهِ الْآيَةَ أَنْزَلْتَ إِلَّا فِي ذَلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يَوْمُؤُونَ حَتَّى يَحْكُمُوا فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا [صححه البخاری (۲۷۰۸)، والحاكم (۳/۲۶۴)].

(۱۴۱۹) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بیان فرمایا کرتے تھے کہ ایک مرتبہ ان کا ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ سے ”جو غزوہ بدر کے شرکاء میں سے تھے“ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں پانی کی اس نالی میں اختلاف رائے ہو گیا جس سے وہ دونوں اپنے اپنے کھیت کو سیراب کرتے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بات کو ختم کرتے ہوئے فرمایا زبیر! تم اپنے کھیت کو سیراب کر کے اپنے پڑوسی کے لئے پانی چھوڑ دو، انصاری کو

اس پر ناگواری ہوئی اور وہ کہنے لگے کہ یا رسول اللہ! یہ آپ کے بھوپ بھی زاد ہیں ناں اس لئے آپ یہ فیصلہ فرما رہے ہیں؟ اس پر نبی ﷺ کے روئے انور کا رنگ بدل گیا اور آپ ﷺ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اب تم اپنے کھیت کو سیراب کرو، اور جب تک پانی منڈیر تک نہ پہنچ جائے اس وقت تک پانی روکے رکھو، گویا اب نبی ﷺ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو ان کا پورا حق دلوا دیا، جبکہ اس سے پہلے نبی ﷺ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو ایک ایسا مشورہ دیا تھا جس میں ان کے لئے اور انصاری کے لئے گنجائش اور وسعت کا پہلو تھا، لیکن جب انصاری نے نبی ﷺ کے سامنے اپنے تحفظات کا اظہار کیا تو نبی ﷺ نے صریح حکم کے ساتھ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو ان کا پورا حق دلوایا۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بخدا! میں یہ سمجھتا ہوں کہ مندرجہ ذیل آیت اسی واقعے سے متعلق نازل ہوئی ہے کہ آپ کے رب کی قسم! یہ اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ آپس کے اختلافات میں آپ کو ثالث مقرر نہ کر لیں، پھر اس فیصلے کے متعلق اپنے دل میں کسی قسم کی تنگی محسوس نہ کریں اور اسے مکمل طور پر تسلیم نہ کریں۔

(۱۴۶۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنِي جُبَيْرُ بْنُ عَمْرٍو الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو سَعْدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِي يَحْيَى مَوْلَى آلِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِلَادُ بِلَادُ اللَّهِ وَالْعِبَادُ عِبَادُ اللَّهِ فَحَيْثُمَا أَصَبْتَ خَيْرًا فَأَقِمِ [اسناده ضعيف].

(۱۴۶۰) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا شہر بھی اللہ کے ہیں اور بندے بھی اللہ کے ہیں، اس لئے جہاں تمہیں خیر دکھائی دے، وہیں پر قیام پذیر ہو جاؤ۔

(۱۴۶۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنِي جُبَيْرُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي يَحْيَى مَوْلَى آلِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بَعْرَفَةَ يَقْرَأُ هَذِهِ آيَةَ شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُوا الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ وَأَنَا عَلَى ذَلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ يَا رَبِّ [اسناده ضعيف].

(۱۴۶۱) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو میدان عرفات میں اس آیت کی تلاوت کرتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ اس بات پر گواہ ہیں کہ ان کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اور فرشتے اور اہل علم بھی انصاف کو قائم رکھتے ہوئے اس بات پر گواہ ہیں، اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ غالب حکمت والا ہے، نبی ﷺ فرما رہے تھے کہ پروردگار! میں بھی اس بات پر گواہ ہوں۔

(۱۴۶۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى مَوْلَى آلِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ هَذِهِ آيَةَ شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُوا الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ وَأَنَا عَلَى ذَلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ يَا رَبِّ [اسناده ضعيف].

یہ [اسنادہ ضعیف]۔

(۱۴۲۲) ام عطاء وغیرہ کہتی ہیں کہ بخدا! ہمیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گویا ہم اب بھی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو دیکھ رہے ہیں جبکہ وہ ہمارے پاس اپنے ایک سفید خچر پر سوار ہو کر آئے تھے اور فرمایا تھا کہ اے ام عطاء! نبی ﷺ نے مسلمانوں کو اس بات سے منع فرمایا ہے کہ وہ اپنی قربانی کے گوشت کو تین دن سے زیادہ کھائیں، میں نے کہا کہ میرے باپ آپ پر قربان ہوں، اگر ہمیں ہدیہ کے طور پر کہیں سے قربانی کا گوشت آ جائے تو اس کا کیا کریں؟ انہوں نے فرمایا کہ ہدیہ کے طور پر جو چیز آ جائے اس میں تمہیں اختیار ہے۔

(۱۴۲۳) حَدَّثَنَا عَتَابُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ أَنبَأَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ يَوْمَ الْأَحْزَابِ جُعِلْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ مَعَ النَّسَاءِ فَنَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِالزُّبَيْرِ عَلَى فَرَسِهِ يَخْتَلِفُ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً فَلَمَّا رَجَعَ قُلْتُ يَا أَبَتِ رَأَيْتَكَ تَخْتَلِفُ قَالَ وَهَلْ رَأَيْتَنِي يَا بَنِي قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَأْتِيَ بَنِي قُرَيْظَةَ فَبَاتِيَنِي بِخَيْرِهِمْ فَأَنْطَلَقْتُ فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ فَقَالَ فَذَلِكَ أَبِي وَأُمِّي [راجع: ۱۴۰۸، ۱۴۰۹]۔

(۱۴۲۳) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ خندق کے دن میں اور عمر بن ابی سلمہ ”اٹم حسان“ نامی اس ٹیلے پر تھے جس میں نبی ﷺ کی ازواج مطہرات موجود تھیں، (کبھی وہ مجھے اٹھا کر اونچا کرتے اور کبھی میں انہیں اٹھا کر اونچا کرتا، جب وہ مجھے اٹھا کر اونچا کرتے) تو میں اپنے والد صاحب کو پہچان لیا کرتا تھا جب وہ بنو قریظہ کے پاس سے گذرتے تھے۔

والہی پر میں نے اپنے والد صاحب سے عرض کیا کہ ابا جان! میں نے اس وقت آپ کو پہچان لیا تھا جب آپ گھوم رہے تھے، انہوں نے فرمایا کہ بیٹے! کیا واقعی تم نے مجھے دیکھا تھا؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! انہوں نے کہا نبی ﷺ نے فرمایا تھا بنو قریظہ کے پاس جا کر ان کی خبر میرے پاس کون لائے گا؟ میں چلا گیا اور جب واپس آیا تو نبی ﷺ اس موقع پر میرے لیے اپنے والدین کو جمع کر کے یوں فرما رہے تھے کہ میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔

(۱۴۲۴) حَدَّثَنَا عَتَابُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُقْبَةَ وَهُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَهِيْعَةَ بْنِ عُقْبَةَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَمَّنْ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْمُغِيرَةِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ سَفِيَّانَ بْنَ وَهْبٍ الْخَوْلَانِيَّ يَقُولُ لَمَّا افْتَتَحْنَا مَصْرَ بِغَيْرِ عَهْدٍ قَامَ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ أَقْسِمُهَا فَقَالَ عَمْرُو لَا أَقْسِمُهَا فَقَالَ الزُّبَيْرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَاللَّهِ لَتَقْسِمَنَّهَا كَمَا قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ قَالَ عَمْرُو وَاللَّهِ لَا أَقْسِمُهَا حَتَّى أَكْتُبَ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَكُتِبَ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَكُتِبَ إِلَيْهِ عُمَرُ أَنْ أَقْرَئَهَا حَتَّى يَغْزَوْ مِنْهَا حَبْلُ الْحَبَلَةِ [اسنادہ ضعیف]۔

(۱۳۲۳) سفیان بن وہب خولانی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب ہم نے ملک مصر کو بزورِ شمشیر فتح کر لیا تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے ”جو فاتح مصر اور لشکرِ اسلام کے سپہ سالار تھے“ کہا کہ اے عمرو بن العاص! اسے تقسیم کر دیجئے، انہوں نے کہا کہ میں تو اسے ابھی تقسیم نہیں کروں گا، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے قسم کھا کر فرمایا کہ آپ کو یہ اسی طرح تقسیم کرنا پڑے گا جیسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو تقسیم فرمایا تھا، انہوں نے کہا کہ امیر المؤمنین سے خط و کتابت کرنے سے قبل میں اسے تقسیم نہیں کر سکتا، چنانچہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اس نوعیت کا ایک عریضہ لکھ بھیجا، وہاں سے جواب آیا کہ ابھی اسے برقرار رکھو (جوں کا توں ہی رہنے دو) یہاں تک کہ اگلی نسل جنگ میں شریک ہو جائے۔

(۱۴۲۵) حَدَّثَنَا عَتَّابٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى الزُّبَيْرَ سَهْمًا وَأُمَّهُ سَهْمًا وَفَرَسَهُ سَهْمَيْنِ إِنْ قَالَ الْإِلَهَانِي: حسن الإسناد (النسائی ۲۲۸/۶) قال شعيب: صحيح، وهذا اسناد ضعيف

(۱۳۲۵) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غزوہ سے فراغت کے بعد مالِ غنیمت میں سے انہیں ایک حصہ دیا تھا۔ ان کی والدہ کو بھی ایک حصہ دیا تھا اور گھوڑے کے دو حصے مقرر فرمائے تھے (یعنی ہر گھڑ سوار کو دو حصے اور ہر پیاد کو ایک حصہ دیا تھا)

(۱۴۲۶) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا مُبَارَكٌ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فَقَالَ أَقْتُلْ لَكَ عَلِيًّا قَالَ لَا وَكَيْفَ تَقْتُلُهُ وَمَعَهُ الْجُنُودُ قَالَ الْحَقُّ بِهِ فَأَفْتِكَ بِهِ قَالَ لَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْإِيمَانَ قَيْدُ الْفِتَنِ لَا يَفْتِكُ مُؤْمِنٌ إِنْ قَالَ شعيب: صحيح، أخرجه عبد الرزاق: ۹۶۷۶، وابن أبي شيبة: ۱۵/۱۲۳. [انظر: ۱۴۲۷، ۱۴۳۳]

(۱۳۲۶) خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا، اور کہنے لگا کہ کیا میں علی کا کام تمام نہ کر دوں؟ فرمایا ہرگز نہیں! اور ویسے بھی ان کے ساتھ اتنا بڑا لشکر ہے کہ تم انہیں قتل کر ہی نہیں سکتے؟ اس نے کہا کہ پھر آپ ان کے پاس جا کر خلافت کے معاملے میں جھگڑا کریں؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ بھی نہیں ہو سکتا کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے ایمان نے جھگڑے کے پاؤں میں بیڑی ڈال دی ہے، اس لئے مومن جھگڑنے والا نہیں ہوتا۔

(۱۴۲۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنْبَأَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ فَقَالَ أَلَا أَقْتُلْ لَكَ عَلِيًّا قَالَ وَكَيْفَ تَسْتَطِيعُ قَتْلَهُ وَمَعَهُ النَّاسُ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ [انظر: ۱۴۲۷، ۱۴۳۳]

(۱۳۲۷) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۴۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا لَكَ لَا تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَا فَارَقْتُهُ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَكِنِّي سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ [راجع: ۱۴۱۳].

(۱۳۲۸) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کیوں نہیں بیان کرتے؟ فرمایا کہ جب سے میں نے اسلام قبول کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی جدا نہیں ہوا لیکن میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹی بات کی نسبت کرے، اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالینا چاہئے۔ (اس لئے میں ڈرتا ہوں)

(۱۴۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَن يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ أَحَبَّهُ فَيَأْتِيَ الْجَبَلَ فَيَجِيءَ بِحُزْمَةٍ مِنْ حَطَبٍ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبِيعَهَا فَيَسْتَعِينُ بِثَمَنِهَا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ أَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوهُ [راجع: ۱۴۰۷]

(۱۳۲۹) حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انسان کے لئے یہ زیادہ بہتر ہے کہ وہ اپنی رسی اٹھائے، اس سے لکڑیاں باندھے، بازار میں لاکرائیں رکھے اور انہیں بیچ کر اس سے غناء بھی حاصل کرے اور اپنے اوپر خرچ بھی کرے، بہ نسبت اس کے کہ وہ لوگوں سے مانگتا پھرے خواہ لوگ اسے دیں یا نہ دیں۔

(۱۴۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ يَعِيشَ بْنَ الْوَلِيدِ حَدَّثَهُ أَنَّ مَوْلَى لَالِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَبَّ إِلَيْكُمْ دَاءُ الْأَمَمِ قَبْلَكُمْ الْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ وَالْبَغْضَاءُ هِيَ الْحَالِقَةُ لَا أَقُولُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ وَلَكِنْ تَحْلِقُ الدِّينَ وَاللَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ أَوْ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا أَفَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِمَا يُبْهَتُ ذَلِكَ لَكُمْ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ [إسناده ضعيف. قال الألباني: حسن (الترمذی: ۲۵۱۰) وابو یعلی: ۶۶۹]. [راجع: ۱۴۱۲].

(۱۳۳۰) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم سے پہلے جو امتیں گزر چکی ہیں ان کی بیماریاں یعنی حسد اور بغض تمہارے اندر بھی سراپت کر گئی ہیں اور بغض تو موٹہ دینے والی چیز ہے، بالوں کو نہیں بلکہ دین کو موٹہ دیتی ہے، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے تم اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک کامل مومن نہ ہو جاؤ، اور تم اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ آپس میں ایک دوسرے سے محبت نہ کرنے لگو، کیا میں تمہیں ایک ایسا طریقہ نہ بتاؤں جسے اگر تم اختیار کر لو تو ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو، آپس میں سلام کو رواج دو۔ (۱۴۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ يَعِيشَ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّ مَوْلَى لَالِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ الزُّبَيْرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَبَّ إِلَيْكُمْ فَذَكَّرُوا [راجع: ۱۴۱۲].

(۱۴۳۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۴۳۲) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا رَبَاحٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ يَعِيشَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ مَوْلَى لَالِ الزُّبَيْرِ أَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَبَّ إِلَيْكُمْ فَلَذَّكَرَهُ [اسناده ضعیف: [راجع: ۱۴۱۲].

(۱۴۳۲) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۴۳۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلزُّبَيْرِ أَلَا أَفْتُلُ لَكَ عَلِيًّا قَالَ كَيْفَ تَقْتُلُهُ قَالَ أَفْتِكُ بِهِ قَالَ لَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِيمَانُ قَيْدُ الْفِتْلِ لَا يَفْتِكُ مُؤْمِنٌ [راجع: ۱۴۲۶].

(۱۴۳۳) خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا، اور کہنے لگا کہ کیا میں علی کا کام تمام نہ کر دوں؟ فرمایا تم انہیں کس طرح قتل کر سکتے ہو؟ اس نے کہا کہ پھر آپ ان کے پاس جا کر خلافت کے معاملے میں جھگڑا کریں؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ بھی نہیں ہو سکتا کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے ایمان نے جھگڑے کے پاؤں میں بیڑی ڈال دی ہے، اس لئے مومن جھگڑنے والا نہیں ہوتا۔

(۱۴۳۴) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ السُّورَةُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ قَالَ الزُّبَيْرُ أَيْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَجَرَّرُ عَلَيْهَا مَا كَانَ بَيْنَنَا فِي الدُّنْيَا مَعَ خَوَاصِّ الدُّنْيَا قَالَ نَعَمْ لَيَجَرَّرَنَّ عَلَيْكُمْ حَتَّى يُوَدَّى إِلَى كُلِّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللَّهِ إِنَّ الْأَمْرَ لَشَدِيدٌ [راجع: ۱۴۰۵].

(۱۴۳۴) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ پھر قیامت کے دن تم اپنے رب کے پاس جھگڑا کرو گے، تو انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ! گناہوں کے ساتھ ساتھ دنیا میں اپنے مد مقابل لوگوں سے جھگڑنا مراد ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں، یہی جھگڑا دوبارہ ہوگا یہاں تک کہ حقدار کو اس کا حق مل جائے، اس پر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا بخدا یہ تو بہت سخت بات ہے۔

(۱۴۳۵) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٍو وَسَمِعْتُ عِكْرِمَةَ وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ وَقَرَأَ عَلَى سُفْيَانَ عَنِ الزُّبَيْرِ نَفَرًا مِنَ الْجَنِّ يَسْتَمِعُونَ الْقُرْآنَ قَالَ بَنَخْلَةٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لَبَدًا قَالَ سُفْيَانُ كَانَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ كَاللَّبَدِ بَعْضُهُ عَلَى بَعْضٍ [قال شعيب: حسن لغيره].

(۱۴۳۵) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جنات کے قرآن کریم سننے کا جوتذکرہ قرآن شریف میں آیا ہے، وہ وادی نخل سے متعلق ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء پڑھ رہے تھے، اور آیت قرآنی ”کادوا یكونون علیہ لبدا“ کا ترجمہ بیان کرتے ہوئے سفیان کہتے ہیں کہ ایک دوسرے پر چڑھے چلے آ رہے تھے (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عبادت میں مصروف دیکھ کر مشرکین بھیڑ لگا کر اس

طرح اکٹھے ہو جاتے تھے کہ اب حملہ کیا اور اب حملہ کیا، ایسا محسوس ہوتا تھا)

(۱۴۳۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ جُنْدُبٍ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كُنَّا نَصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نُبَادِرُ فَمَا نَجِدُ مِنَ الظَّلِّ إِلَّا مَوْضِعَ أَقْدَامِنَا أَوْ قَالَ فَلَا نَجِدُ مِنَ الظَّلِّ مَوْضِعَ أَقْدَامِنَا [راجع: ۱۵۱۱].

(۱۴۳۶) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھتے تھے (اور واپس آ کر ٹیلوں میں بیچ بکھیرنے لگ جاتے تھے) اس موقع پر ہمیں سوائے اپنے قدموں کی جگہ کے کہیں سایہ نہ ملتا تھا۔

(۱۴۳۷) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ أَوْ مَسْلَمَةَ قَالَ كَثِيرٌ وَحَفْطِيُّ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ أَوْ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا فَيَذْكُرُنَا بِأَيَّامِ اللَّهِ حَتَّى نَعْرِفَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ وَكَأَنَّهُ نَذِيرٌ قَوْمٍ يَصْبَحُهُمُ الْأَمْرُ غُدُوَّةً وَكَانَ إِذَا كَانَ حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَبْرِيلَ لَمْ يَتَسَمَّ صَاحِبًا حَتَّى يَرْتَفِعَ عَنْهُ قَالَ شُعَيْبٌ اسنادہ حسن، أخرجه أبو يعلى ۶۷۷۰.

(۱۴۳۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ یا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب ہمیں نصیحت فرماتے تھے اور اللہ کے عذاب سے ڈراتے تھے تو اس کے اثرات آپ ﷺ کے چہرہ مبارک پر دکھائی دیتے تھے اور ایسا محسوس ہوتا تھا کہ آپ اس قوم کو ڈرا رہے ہیں جن کا معاملہ صبح ہی طے ہو جائے گا اور جب حضرت جبریل علیہ السلام سے عنقریب ملاقات ہوئی ہوتی تو نبی ﷺ اس وقت تک نہ ہنستے تھے جب تک وحی کی کیفیت کے اثرات ختم نہ ہو جاتے۔

(۱۴۳۸) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ قَالَ قَالَ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَنَحْنُ مُتَوَافِرُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً فَجَعَلْنَا نَقُولُ مَا هَذِهِ الْفِتْنَةُ وَمَا نَشْعُرُ أَنَّهَا تَقَعُ حَيْثُ وَقَعَتْ آخِرُ حَدِيثِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ [قال شعيب: صحيح لغيره] [راجع: ۱۴۱۴]. (۱/۱۶۸)

(۱۴۳۸) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو نبی ﷺ کے ساتھ ہم لوگوں کی اچھی خاصی تعداد تھی کہ اس آزمائش سے بچو جو خاص طور پر صرف ان لوگوں کی نہیں ہوگی جنہوں نے تم میں سے ظلم کیا ہوگا (بلکہ عمومی ہوگی) تو ہم کہنے لگے کہ یہ کون سی آزمائش ہوگی؟ لیکن ہم یہ نہیں سمجھتے تھے کہ اس کا اطلاق ہم پر ہی ہوگا، یہاں تک کہ ہم پر یہ آزمائش آگئی۔

مُسْنَدُ أَبِي إِسْحَاقَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۱۴۳۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ قَالَ سَأَلْتُ طَاوُسًا عَنْ رَجُلٍ رَمَى الْجُمُرَةَ بِسِتٍّ حَصِيَّاتٍ فَقَالَ لِيُطْعِمَ قَبْضَةً مِنْ طَعَامٍ قَالَ فَلَقِيتُ مُجَاهِدًا فَسَأَلْتُهُ وَذَكَرْتُ لَهُ قَوْلَ طَاوُسٍ فَقَالَ رَحِمَ اللَّهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَمَا بَلَغَهُ قَوْلُ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَمَيْنَا الْجِمَارَ أَوْ الْجُمُرَةَ فِي حَجَّتِنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسْنَا نَتَذَكَّرُ فَمِنَّا مَنْ قَالَ رَمَيْتُ بِسِتٍّ وَمِنَّا مَنْ قَالَ رَمَيْتُ بِسَبْعٍ وَمِنَّا مَنْ قَالَ رَمَيْتُ بِثَمَانٍ وَمِنَّا مَنْ قَالَ رَمَيْتُ بِتِسْعٍ فَلَمْ يَرَوْا بِذَلِكَ بِأَسَاسًا قَالَ الطَّحَاوِيُّ فِي ((أَحْكَامِ الْقُرْآنِ)) حَدِيثٌ مَنْقُطَعٌ لَا يَثْبُتُ أَهْلُ الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. قَالَ الْأَلْبَانِيُّ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ (النَّسَائِيُّ: ۲۷۵/۵). قَالَ شُعَيْبٌ: إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ [انظر: ۱۶۰۳]

(۱۴۳۹) ابن ابی نجیح کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے طاؤس سے پوچھا کہ اگر کوئی آدمی جمرات کی رمی کرتے ہوئے کسی جمرہ کو سات کی بجائے چھ کنکریاں مار دے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے کہا کہ ایک مٹھی کے برابر گندم صدقہ کر دے، اس کے بعد میں مجاہد سے ملا تو ان سے بھی یہی سوال کیا اور طاؤس کا جواب بھی ذکر کر دیا، انہوں نے کہا کہ اللہ ان پر رحم کرے، کیا انہیں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث نہیں پہنچی کہ نبی ﷺ کے ساتھ ہم نے جوج کیا تھا، اس میں جمرات کی رمی کرنے کے بعد جب ہم لوگ بیٹھے اور آپس میں بات چیت ہونے لگی تو کسی نے کہا کہ میں نے چھ کنکریاں ماری ہیں کسی نے سات کہا، کسی نے آٹھ اور کسی نے نو کہا، لیکن انہوں نے اس میں کوئی حرج محسوس نہیں کیا۔

(۱۴۴۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وَهَبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَمْعِيِّ عَنْ ثَلَاثَةٍ مِنْ وَلَدِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهِ يَوْمَهُ وَهُوَ مَرِيضٌ وَهُوَ بِمَكَّةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ خَشِيتُ أَنْ أَمُوتَ بِالْأَرْضِ الَّتِي هَاجَرْتُ مِنْهَا كَمَا مَاتَ سَعْدُ ابْنُ خَوْلَةَ فَأَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَشْفِيَنِي قَالَ اللَّهُمَّ اشْفِ سَعْدًا اللَّهُمَّ اشْفِ سَعْدًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا وَلَيْسَ لِي وَارِثٌ إِلَّا ابْنَةُ أَقَاوِصٍ بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ لَا قَالَ أَقَاوِصٍ بِثَلَاثَةِ قَالَ لَا قَالَ أَقَاوِصٍ بِنُصْفِهِ قَالَ لَا قَالَ أَقَاوِصٍ بِالثُلُثِ قَالَ الثُلُثُ وَالثُلُثُ كَثِيرٌ إِنَّ نَفَقَتَكَ مِنْ مَالِكَ لَكَ صَدَقَةٌ وَإِنَّ نَفَقَتَكَ عَلَى

عِيَالِكَ لَكَ صَدَقَةٌ وَإِنَّ نَفَقَتَكَ عَلَى أَهْلِكَ لَكَ صَدَقَةٌ وَإِنَّكَ أَنْ تَدَعَ أَهْلَكَ بَعِيشٍ أَوْ قَالَ بِخَيْرٍ خَيْرٍ مِنْ أَنْ تَدَعَهُمْ يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ [صححه مسلم (۱۶۲۸)، وابن خزيمة (۲۳۵۵)]. [انظر: ۱۴۷۴، ۱۴۷۹، ۱۴۸۲، ۱۴۸۸، ۱۵۰۱].

(۱۳۳۰) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ مکہ مکرمہ میں بیمار ہو گئے، نبی ﷺ ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں میں اس سرزمین میں ہی نہ مر جاؤں جہاں سے میں ہجرت کر کے چاچکا تھا اور جیسے سعد بن خولہ کے ساتھ ہوا تھا، اس لئے آپ اللہ سے میری صحت کے لئے دعاء کیجئے، نبی ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا اے اللہ! سعد کو شفاء عطا فرما۔

پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس بہت سامان ہے، میری وارث صرف ایک بیٹی ہے، کیا میں اپنے سارے مال کو راہ خدا میں دینے کی وصیت کر سکتا ہوں؟ فرمایا نہیں، انہوں نے دو تہائی مال کی وصیت کے بارے پوچھا، نبی ﷺ نے پھر منع فرمادیا، انہوں نے نصف کے متعلق پوچھا تب بھی منع فرمادیا، پھر جب ایک تہائی مال کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! ایک تہائی مال کی وصیت کر سکتے ہو، اور یہ ایک تہائی بھی بہت زیادہ ہے، یاد رکھو! تم اپنا مال جو اپنے اوپر خرچ کرتے ہو، یہ بھی صدقہ ہے، اپنے اہل و عیال پر جو خرچ کرتے ہو، یہ بھی صدقہ ہے، اپنی بیوی پر جو خرچ کرتے ہو، وہ بھی صدقہ ہے، نیز یہ کہ تم اپنے اہل خانہ کو اچھی حالت میں چھوڑ کر جاؤ، یہ اس سے بہت بہتر ہے کہ تم انہیں اس حال میں چھوڑ جاؤ کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائے پر مجبور ہو جائیں۔

(۱۴۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْخَنَفِيُّ عَبْدُ الْكَبِيرِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا بَكِيرُ بْنُ مِسْمَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أَخَاهُ عُمَرَ انْطَلَقَ إِلَى سَعْدٍ فِي غَنَمٍ لَهُ خَارِجًا مِنَ الْمَدِينَةِ فَلَمَّا رَأَاهُ سَعْدٌ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ هَذَا الرَّأِيبِ فَلَمَّا أَتَاهُ قَالَ يَا أَبَتِ أَرْضَيْتَ أَنْ تَكُونَ أَعْرَابِيًّا فِي غَنَمِكَ وَالنَّاسُ يَتَنَازَعُونَ فِي الْمُلْكِ بِالْمَدِينَةِ فَضَرَبَ سَعْدٌ صَدْرَ عُمَرَ وَقَالَ اسْكُتْ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ [صححه مسلم (۲۹۶۵) و ابو یعلیٰ: ۷۳۷]. [انظر: ۱۵۲۹].

(۱۳۳۱) عامر بن سعد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ان کے بھائی عمر مدینہ منورہ سے باہر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے بکریوں کے فارم میں چلے گئے، جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھا (تو وہ پریشان ہو گئے کہ اللہ خیر کرے، کوئی اچھی خبر لے کر آیا ہو) اور کہنے لگے کہ اس سوار کے پاس اگر کوئی بری خبر ہے تو میں اس سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں، جب وہ ان کے قریب پہنچے تو کہنے لگے ابا جان! لوگ مدینہ منورہ میں حکومت کے بارے جھگڑ رہے ہیں اور آپ دیہاتیوں کی طرح اپنی بکریوں میں گن ہیں؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان کے سینے پر ہاتھ مار کر فرمایا خاموش رہو، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بندے کو پسند فرماتے ہیں جو متقی ہو، بے نیاز ہو اور اپنے آپ کو مخفی رکھنے والا ہو۔

(۱۴۴۲) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ أَمِيرٌ عَلَى الْمَدِينَةِ أَنَّ سَعْدًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ مِنْ بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ عَلَى الرَّبِيقِ لَمْ يَضُرَّهُ يَوْمَهُ ذَلِكَ شَيْءٌ حَتَّى يُمَسِيَ قَالَ فُلَيْحٌ وَأُظْنُّهُ قَالَ وَإِنْ أَكَلَهَا حِينَ يُمَسِي لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتَّى يُصْبِحَ فَقَالَ عُمَرُ انْظُرْ يَا عَامِرُ مَا تَحَدَّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَشْهَدُ مَا كَذَبْتُ عَلَى سَعْدٍ وَمَا كَذَبَ سَعْدٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صححه البخارى (۵۴۴۵)، ومسلم (۲۰۴۷)]. [انظر: ۱۵۲۸، ۱۵۷۲].

(۱۳۳۲) ابن عمر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ عامر بن سعد نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کو ”جبکہ وہ گورنر مدینہ تھے“ اپنے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث سنائی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص صبح نہار منہ مدینہ منورہ کے دونوں اطراف میں کہیں سے بھی عجوہ کھجور کے سات دانے لے کر کھائے تو اس دن شام تک اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی، راوی کا گمان ہے کہ انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ اگر شام کو کھالے تو صبح تک اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی، حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا عامر! اچھی طرح سوچ لو کہ تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کیا حدیث بیان کر رہے ہو؟ انہوں نے کہا کہ میں اس بات پر گواہ ہوں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ پر جھوٹ نہیں باندھ رہا اور یہ کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ نہیں باندھا۔

(۱۴۴۳) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ سَعْدًا رَكِبَ إِلَى قَصْرِهِ بِالْعَقِيقِ فَوَجَدَ غُلَامًا يَخِيطُ شَجْرًا أَوْ يَقْطَعُهُ فَسَلَبَهُ فَلَمَّا رَجَعَ سَعْدٌ جَاءَهُ أَهْلُ الْغُلَامِ فَكَلَّمُوهُ أَنْ يَرُدَّ مَا أَخَذَ مِنْ غُلَامِهِمْ فَقَالَ مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ أَرُدَّ شَيْئًا نَفَلَنِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ [صححه مسلم (۱۳۶۴)، والحاكم (۴۸۶/۱-۴۸۷)]. [انظر: ۱۴۶۰].

(۱۳۳۳) عامر بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنی سواری پر سوار ہو کر وادی عقیق میں اپنے محل کی طرف جا رہے تھے، وہاں پہنچے تو ایک غلام کو درخت کاٹتے ہوئے دیکھا، انہوں نے اس سے وہ ساری لکڑیاں وغیرہ چھین لیں (جو اس نے کاٹی تھیں) جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ واپس آئے تو غلام کے مالکان ان کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ انہوں نے غلام سے جو کچھ لیا ہے وہ واپس کر دیں، انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چیز مجھے عطا فرمائی ہے، میں اسے واپس لوٹا دوں؟ خدا کی پناہ، اور یہ کہہ کر انہوں نے وہ چیزیں واپس لوٹائے سے انکار کر دیا۔

فائدہ: اس کی وضاحت عنقریب حدیث نمبر ۱۳۶۰ میں آرہی ہے۔

(۱۴۴۴) حَدَّثَنَا رَوْحُ أَمْلَاهُ عَلَيْنَا بَعْدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي وَقَاصٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ اسْتِخَارَتَهُ اللَّهُ وَمِنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ رِصَاهُ بِمَا قَضَاهُ اللَّهُ وَمِنْ شِقْوَةِ ابْنِ آدَمَ تَرْكُهُ اسْتِخَارَةَ اللَّهِ وَمِنْ

شِقْوَةُ ابْنِ آدَمَ سَخَطُهُ بِمَا قَضَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ [قال الترمذی: غریب، صححه الحاكم (۵۱۸/۵)]. قال الألبانی: ضعیف (الترمذی: ۲۱۵۲).

(۱۴۴۴) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ابن آدم کی سعادت ہے کہ وہ ہر معاملے میں اللہ سے استخارہ کرے، اور اس کے فیصلے پر راضی رہے اور ابن آدم کی بد نصیبی ہے کہ وہ اللہ سے استخارہ کرنا چھوڑ دے اور اللہ کے فیصلے پر ناگواری کا اظہار کرے۔

(۱۴۴۵) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ ثَلَاثَةٌ وَمِنْ شِقْوَةِ ابْنِ آدَمَ ثَلَاثَةٌ مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ وَالْمُسْكِنُ الصَّالِحُ وَالْمَرْكَبُ الصَّالِحُ وَمِنْ شِقْوَةِ ابْنِ آدَمَ الْمَرْأَةُ السُّوءُ وَالْمُسْكِنُ السُّوءُ وَالْمَرْكَبُ السُّوءُ [صححه ابن حبان (۴۰۳۲)، والحاكم (۱۶۲/۲)]، قال شعب: صحيح، وهذا اسناد ضعيف [

(۱۴۴۵) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تین چیزیں ابن آدم کی سعادت مندی کی علامت ہیں اور تین چیزیں اس کی بد نصیبی کی علامت ہیں، ابن آدم کی خوش نصیبی تو یہ ہے کہ اسے نیک بیوی ملے، اچھی رہائش ملے اور عمدہ سواری ملے جبکہ اس کی بد نصیبی یہ ہے کہ اسے بری بیوی ملے، بری رہائش ملے اور بری سواری ملے۔

(۱۴۴۶) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ أَنَّهُ سَمِعَ حُسَيْنَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَتَكُونُ فِتْنَةُ الْقَاعِدِ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَيَكُونُ الْمَاشِي فِيهَا خَيْرًا مِنَ السَّاعِي قَالَ وَأَرَاهُ قَالَ وَالْمُضْطَجِعُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَاعِدِ [صححه الحاكم (۴۴۱/۴)]، قال الألبانی: صحيح (ابوداود: ۴۲۵۷)، قال شعب: صحيح لغيره [، انظر: ۱۶۰۹].

(۱۴۴۶) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا غنقریب فتنوں کا دور آئے گا، اس دور میں بیٹھے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا، کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا اور شاید یہ بھی فرمایا کہ لیٹے والا بیٹھے والے سے بہتر ہوگا۔

(۱۴۴۷) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ ابْنِ أَخِي لَسَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَبَنِي نَاجِيَةٌ أَنَا مِنْهُمْ وَهُمْ مِنِّي [اسناده ضعيف، أخرجه الطيالسي: ۲۲۲]، [انظر: ۱۴۴۸].

(۱۴۴۷) حضرت سعدؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ (کے سامنے ایک مرتبہ بنو ناجیہ کا تذکرہ ہوا تو) فرمایا کہ میں ان سے ہوں اور وہ مجھ سے ہیں۔

(۱۴۴۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِقِصَّةٍ فِيهِ فَقَالَ ابْنُ أَخِي سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ قَدْ ذَكَرُوا بَنِي نَاجِيَةَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُمْ حَتَّى مَنَى وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ سَعْدٌ [إسناده ضعيف] [راجع: ۱۴۴۷] (۱۳۳۸) حضرت سعد بن عبد الله سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ (کے سامنے ایک مرتبہ بنو ناجیہ کا تذکرہ ہوا تو) فرمایا کہ میں ان سے ہوں اور وہ مجھ سے ہیں۔

(۱۴۴۹) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَامِرٍ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ مَا يُقَالُ ظَفَرٌ مِمَّا فِي الْجَنَّةِ بَدَأَ لَتَزَحْرَفَتْ لَهُ مَا بَيْنَ خَوَافِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَطْلَعَ فَبَدَأَ سِوَارَهُ لَطَمَسَ ضَوْؤُهُ ضَوْءَ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمَسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُومِ [قال الترمذی: غریب قال الأسانی: صحیح (الترمذی: ۲۵۳۸، والبخاری: ۱۱۹۹)] [انظر: ۱۴۶۷]

(۱۳۳۹) حضرت سعد بن عبد الله سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر جنت کی ٹاخن سے بھی کم کوئی چیز دنیا میں ظاہر ہو جائے تو زمین و آسمان کی چاروں سمتیں مزین ہو جائیں، اور اگر کوئی جنتی مرد دنیا میں بھانک کر دیکھ لے اور اس کا لنگن نمایاں ہو جائے تو اس کی روشنی سورج کی روشنی کو اس طرح مات کر دے جیسے سورج کی روشنی ستاروں کی روشنی کو مات کر دیتی ہے۔

(۱۴۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْخَزَاعِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَامِرٍ بْنِ سَعْدِ عَنْ سَعْدِ قَالَ الْخَدُّوا لِي لَحْدًا وَانْصِبُوا عَلَيَّ اللَّبْنَ نَصْبًا كَمَا صَنَعَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صححه مسلم (۹۶۶) وابن ماجه: ۱۵۵۶، والبخاری: ۱۱۹۹، والترمذی: ۱۶۰۲، ۱۶۰۱، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰۴، ۱۸۰۵، ۱۸۰۶، ۱۸۰۷، ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰، ۱۸۱۱، ۱۸۱۲، ۱۸۱۳، ۱۸۱۴، ۱۸۱۵، ۱۸۱۶، ۱۸۱۷، ۱۸۱۸، ۱۸۱۹، ۱۸۲۰، ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۱۸۲۶، ۱۸۲۷، ۱۸۲۸، ۱۸۲۹، ۱۸۳۰، ۱۸۳۱، ۱۸۳۲، ۱۸۳۳، ۱۸۳۴، ۱۸۳۵، ۱۸۳۶، ۱۸۳۷، ۱۸۳۸، ۱۸۳۹، ۱۸۴۰، ۱۸۴۱، ۱۸۴۲، ۱۸۴۳، ۱۸۴۴، ۱۸۴۵، ۱۸۴۶، ۱۸۴۷، ۱۸۴۸، ۱۸۴۹، ۱۸۵۰، ۱۸۵۱، ۱۸۵۲، ۱۸۵۳، ۱۸۵۴، ۱۸۵۵، ۱۸۵۶، ۱۸۵۷، ۱۸۵۸، ۱۸۵۹، ۱۸۶۰، ۱۸۶۱، ۱۸۶۲، ۱۸۶۳، ۱۸۶۴، ۱۸۶۵، ۱۸۶۶، ۱۸۶۷، ۱۸۶۸، ۱۸۶۹، ۱۸۷۰، ۱۸۷۱، ۱۸۷۲، ۱۸۷۳، ۱۸۷۴، ۱۸۷۵، ۱۸۷۶، ۱۸۷۷، ۱۸۷۸، ۱۸۷۹، ۱۸۸۰، ۱۸۸۱، ۱۸۸۲، ۱۸۸۳، ۱۸۸۴، ۱۸۸۵، ۱۸۸۶، ۱۸۸۷، ۱۸۸۸، ۱۸۸۹، ۱۸۹۰، ۱۸۹۱، ۱۸۹۲، ۱۸۹۳، ۱۸۹۴، ۱۸۹۵، ۱۸۹۶، ۱۸۹۷، ۱۸۹۸، ۱۸۹۹، ۱۹۰۰، ۱۹۰۱، ۱۹۰۲، ۱۹۰۳، ۱۹۰۴، ۱۹۰۵، ۱۹۰۶، ۱۹۰۷، ۱۹۰۸، ۱۹۰۹، ۱۹۱۰، ۱۹۱۱، ۱۹۱۲، ۱۹۱۳، ۱۹۱۴، ۱۹۱۵، ۱۹۱۶، ۱۹۱۷، ۱۹۱۸، ۱۹۱۹، ۱۹۲۰، ۱۹۲۱، ۱۹۲۲، ۱۹۲۳، ۱۹۲۴، ۱۹۲۵، ۱۹۲۶، ۱۹۲۷، ۱۹۲۸، ۱۹۲۹، ۱۹۳۰، ۱۹۳۱، ۱۹۳۲، ۱۹۳۳، ۱۹۳۴، ۱۹۳۵، ۱۹۳۶، ۱۹۳۷، ۱۹۳۸، ۱۹۳۹، ۱۹۴۰، ۱۹۴۱، ۱۹۴۲، ۱۹۴۳، ۱۹۴۴، ۱۹۴۵، ۱۹۴۶، ۱۹۴۷، ۱۹۴۸، ۱۹۴۹، ۱۹۵۰، ۱۹۵۱، ۱۹۵۲، ۱۹۵۳، ۱۹۵۴، ۱۹۵۵، ۱۹۵۶، ۱۹۵۷، ۱۹۵۸، ۱۹۵۹، ۱۹۶۰، ۱۹۶۱، ۱۹۶۲، ۱۹۶۳، ۱۹۶۴، ۱۹۶۵، ۱۹۶۶، ۱۹۶۷، ۱۹۶۸، ۱۹۶۹، ۱۹۷۰، ۱۹۷۱، ۱۹۷۲، ۱۹۷۳، ۱۹۷۴، ۱۹۷۵، ۱۹۷۶، ۱۹۷۷، ۱۹۷۸، ۱۹۷۹، ۱۹۸۰، ۱۹۸۱، ۱۹۸۲، ۱۹۸۳، ۱۹۸۴، ۱۹۸۵، ۱۹۸۶، ۱۹۸۷، ۱۹۸۸، ۱۹۸۹، ۱۹۹۰، ۱۹۹۱، ۱۹۹۲، ۱۹۹۳، ۱۹۹۴، ۱۹۹۵، ۱۹۹۶، ۱۹۹۷، ۱۹۹۸، ۱۹۹۹، ۲۰۰۰، ۲۰۰۱، ۲۰۰۲، ۲۰۰۳، ۲۰۰۴، ۲۰۰۵، ۲۰۰۶، ۲۰۰۷، ۲۰۰۸، ۲۰۰۹، ۲۰۱۰، ۲۰۱۱، ۲۰۱۲، ۲۰۱۳، ۲۰۱۴، ۲۰۱۵، ۲۰۱۶، ۲۰۱۷، ۲۰۱۸، ۲۰۱۹، ۲۰۲۰، ۲۰۲۱، ۲۰۲۲، ۲۰۲۳، ۲۰۲۴، ۲۰۲۵، ۲۰۲۶، ۲۰۲۷، ۲۰۲۸، ۲۰۲۹، ۲۰۳۰، ۲۰۳۱، ۲۰۳۲، ۲۰۳۳، ۲۰۳۴، ۲۰۳۵، ۲۰۳۶، ۲۰۳۷، ۲۰۳۸، ۲۰۳۹، ۲۰۴۰، ۲۰۴۱، ۲۰۴۲، ۲۰۴۳، ۲۰۴۴، ۲۰۴۵، ۲۰۴۶، ۲۰۴۷، ۲۰۴۸، ۲۰۴۹، ۲۰۵۰، ۲۰۵۱، ۲۰۵۲، ۲۰۵۳، ۲۰۵۴، ۲۰۵۵، ۲۰۵۶، ۲۰۵۷، ۲۰۵۸، ۲۰۵۹، ۲۰۶۰، ۲۰۶۱، ۲۰۶۲، ۲۰۶۳، ۲۰۶۴، ۲۰۶۵، ۲۰۶۶، ۲۰۶۷، ۲۰۶۸، ۲۰۶۹، ۲۰۷۰، ۲۰۷۱، ۲۰۷۲، ۲۰۷۳، ۲۰۷۴، ۲۰۷۵، ۲۰۷۶، ۲۰۷۷، ۲۰۷۸، ۲۰۷۹، ۲۰۸۰، ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴، ۲۰۸۵، ۲۰۸۶، ۲۰۸۷، ۲۰۸۸، ۲۰۸۹، ۲۰۹۰، ۲۰۹۱، ۲۰۹۲، ۲۰۹۳، ۲۰۹۴، ۲۰۹۵، ۲۰۹۶، ۲۰۹۷، ۲۰۹۸، ۲۰۹۹، ۲۱۰۰، ۲۱۰۱، ۲۱۰۲، ۲۱۰۳، ۲۱۰۴، ۲۱۰۵، ۲۱۰۶، ۲۱۰۷، ۲۱۰۸، ۲۱۰۹، ۲۱۱۰، ۲۱۱۱، ۲۱۱۲، ۲۱۱۳، ۲۱۱۴، ۲۱۱۵، ۲۱۱۶، ۲۱۱۷، ۲۱۱۸، ۲۱۱۹، ۲۱۲۰، ۲۱۲۱، ۲۱۲۲، ۲۱۲۳، ۲۱۲۴، ۲۱۲۵، ۲۱۲۶، ۲۱۲۷، ۲۱۲۸، ۲۱۲۹، ۲۱۳۰، ۲۱۳۱، ۲۱۳۲، ۲۱۳۳، ۲۱۳۴، ۲۱۳۵، ۲۱۳۶، ۲۱۳۷، ۲۱۳۸، ۲۱۳۹، ۲۱۴۰، ۲۱۴۱، ۲۱۴۲، ۲۱۴۳، ۲۱۴۴، ۲۱۴۵، ۲۱۴۶، ۲۱۴۷، ۲۱۴۸، ۲۱۴۹، ۲۱۵۰، ۲۱۵۱، ۲۱۵۲، ۲۱۵۳، ۲۱۵۴، ۲۱۵۵، ۲۱۵۶، ۲۱۵۷، ۲۱۵۸، ۲۱۵۹، ۲۱۶۰، ۲۱۶۱، ۲۱۶۲، ۲۱۶۳، ۲۱۶۴، ۲۱۶۵، ۲۱۶۶، ۲۱۶۷، ۲۱۶۸، ۲۱۶۹، ۲۱۷۰، ۲۱۷۱، ۲۱۷۲، ۲۱۷۳، ۲۱۷۴، ۲۱۷۵، ۲۱۷۶، ۲۱۷۷، ۲۱۷۸، ۲۱۷۹، ۲۱۸۰، ۲۱۸۱، ۲۱۸۲، ۲۱۸۳، ۲۱۸۴، ۲۱۸۵، ۲۱۸۶، ۲۱۸۷، ۲۱۸۸، ۲۱۸۹، ۲۱۹۰، ۲۱۹۱، ۲۱۹۲، ۲۱۹۳، ۲۱۹۴، ۲۱۹۵، ۲۱۹۶، ۲۱۹۷، ۲۱۹۸، ۲۱۹۹، ۲۲۰۰، ۲۲۰۱، ۲۲۰۲، ۲۲۰۳، ۲۲۰۴، ۲۲۰۵، ۲۲۰۶، ۲۲۰۷، ۲۲۰۸، ۲۲۰۹، ۲۲۱۰، ۲۲۱۱، ۲۲۱۲، ۲۲۱۳، ۲۲۱۴، ۲۲۱۵، ۲۲۱۶، ۲۲۱۷، ۲۲۱۸، ۲۲۱۹، ۲۲۲۰، ۲۲۲۱، ۲۲۲۲، ۲۲۲۳، ۲۲۲۴، ۲۲۲۵، ۲۲۲۶، ۲۲۲۷، ۲۲۲۸، ۲۲۲۹، ۲۲۳۰، ۲۲۳۱، ۲۲۳۲، ۲۲۳۳، ۲۲۳۴، ۲۲۳۵، ۲۲۳۶، ۲۲۳۷، ۲۲۳۸، ۲۲۳۹، ۲۲۴۰، ۲۲۴۱، ۲۲۴۲، ۲۲۴۳، ۲۲۴۴، ۲۲۴۵، ۲۲۴۶، ۲۲۴۷، ۲۲۴۸، ۲۲۴۹، ۲۲۵۰، ۲۲۵۱، ۲۲۵۲، ۲۲۵۳، ۲۲۵۴، ۲۲۵۵، ۲۲۵۶، ۲۲۵۷، ۲۲۵۸، ۲۲۵۹، ۲۲۶۰، ۲۲۶۱، ۲۲۶۲، ۲۲۶۳، ۲۲۶۴، ۲۲۶۵، ۲۲۶۶، ۲۲۶۷، ۲۲۶۸، ۲۲۶۹، ۲۲۷۰، ۲۲۷۱، ۲۲۷۲، ۲۲۷۳، ۲۲۷۴، ۲۲۷۵، ۲۲۷۶، ۲۲۷۷، ۲۲۷۸، ۲۲۷۹، ۲۲۸۰، ۲۲۸۱، ۲۲۸۲، ۲۲۸۳، ۲۲۸۴، ۲۲۸۵، ۲۲۸۶، ۲۲۸۷، ۲۲۸۸، ۲۲۸۹، ۲۲۹۰، ۲۲۹۱، ۲۲۹۲، ۲۲۹۳، ۲۲۹۴، ۲۲۹۵، ۲۲۹۶، ۲۲۹۷، ۲۲۹۸، ۲۲۹۹، ۲۳۰۰، ۲۳۰۱، ۲۳۰۲، ۲۳۰۳، ۲۳۰۴، ۲۳۰۵، ۲۳۰۶، ۲۳۰۷، ۲۳۰۸، ۲۳۰۹، ۲۳۱۰، ۲۳۱۱، ۲۳۱۲، ۲۳۱۳، ۲۳۱۴، ۲۳۱۵، ۲۳۱۶، ۲۳۱۷، ۲۳۱۸، ۲۳۱۹، ۲۳۲۰، ۲۳۲۱، ۲۳۲۲، ۲۳۲۳، ۲۳۲۴، ۲۳۲۵، ۲۳۲۶، ۲۳۲۷، ۲۳۲۸، ۲۳۲۹، ۲۳۳۰، ۲۳۳۱، ۲۳۳۲، ۲۳۳۳، ۲۳۳۴، ۲۳۳۵، ۲۳۳۶، ۲۳۳۷، ۲۳۳۸، ۲۳۳۹، ۲۳۴۰، ۲۳۴۱، ۲۳۴۲، ۲۳۴۳، ۲۳۴۴، ۲۳۴۵، ۲۳۴۶، ۲۳۴۷، ۲۳۴۸، ۲۳۴۹، ۲۳۵۰، ۲۳۵۱، ۲۳۵۲، ۲۳۵۳، ۲۳۵۴، ۲۳۵۵، ۲۳۵۶، ۲۳۵۷، ۲۳۵۸، ۲۳۵۹، ۲۳۶۰، ۲۳۶۱، ۲۳۶۲، ۲۳۶۳، ۲۳۶۴، ۲۳۶۵، ۲۳۶۶، ۲۳۶۷، ۲۳۶۸، ۲۳۶۹، ۲۳۷۰، ۲۳۷۱، ۲۳۷۲، ۲۳۷۳، ۲۳۷۴، ۲۳۷۵، ۲۳۷۶، ۲۳۷۷، ۲۳۷۸، ۲۳۷۹، ۲۳۸۰، ۲۳۸۱، ۲۳۸۲، ۲۳۸۳، ۲۳۸۴، ۲۳۸۵، ۲۳۸۶، ۲۳۸۷، ۲۳۸۸، ۲۳۸۹، ۲۳۹۰، ۲۳۹۱، ۲۳۹۲، ۲۳۹۳، ۲۳۹۴، ۲۳۹۵، ۲۳۹۶، ۲۳۹۷، ۲۳۹۸، ۲۳۹۹، ۲۴۰۰، ۲۴۰۱، ۲۴۰۲، ۲۴۰۳، ۲۴۰۴، ۲۴۰۵، ۲۴۰۶، ۲۴۰۷، ۲۴۰۸، ۲۴۰۹، ۲۴۱۰، ۲۴۱۱، ۲۴۱۲، ۲۴۱۳، ۲۴۱۴، ۲۴۱۵، ۲۴۱۶، ۲۴۱۷، ۲۴۱۸، ۲۴۱۹، ۲۴۲۰، ۲۴۲۱، ۲۴۲۲، ۲۴۲۳، ۲۴۲۴، ۲۴۲۵، ۲۴۲۶، ۲۴۲۷، ۲۴۲۸، ۲۴۲۹، ۲۴۳۰، ۲۴۳۱، ۲۴۳۲، ۲۴۳۳، ۲۴۳۴، ۲۴۳۵، ۲۴۳۶، ۲۴۳۷، ۲۴۳۸، ۲۴۳۹، ۲۴۴۰، ۲۴۴۱، ۲۴۴۲، ۲۴۴۳، ۲۴۴۴، ۲۴۴۵، ۲۴۴۶، ۲۴۴۷، ۲۴۴۸، ۲۴۴۹، ۲۴۵۰، ۲۴۵۱، ۲۴۵۲، ۲۴۵۳، ۲۴۵۴، ۲۴۵۵، ۲۴۵۶، ۲۴۵۷، ۲۴۵۸، ۲۴۵۹، ۲۴۶۰، ۲۴۶۱، ۲۴۶۲، ۲۴۶۳، ۲۴۶۴، ۲۴۶۵، ۲۴۶۶، ۲۴۶۷، ۲۴۶۸، ۲۴۶۹، ۲۴۷۰، ۲۴۷۱، ۲۴۷۲، ۲۴۷۳، ۲۴۷۴، ۲۴۷۵، ۲۴۷۶، ۲۴۷۷، ۲۴۷۸، ۲۴۷۹، ۲۴۸۰، ۲۴۸۱، ۲۴۸۲، ۲۴۸۳، ۲۴۸۴، ۲۴۸۵، ۲۴۸۶، ۲۴۸۷، ۲۴۸۸، ۲۴۸۹، ۲۴۹۰، ۲۴۹۱، ۲۴۹۲، ۲۴۹۳، ۲۴۹۴، ۲۴۹۵، ۲۴۹۶، ۲۴۹۷، ۲۴۹۸، ۲۴۹۹، ۲۵۰۰، ۲۵۰۱، ۲۵۰۲، ۲۵۰۳، ۲۵۰۴، ۲۵۰۵، ۲۵۰۶، ۲۵۰۷، ۲۵۰۸، ۲۵۰۹، ۲۵۱۰، ۲۵۱۱، ۲۵۱۲، ۲۵۱۳، ۲۵۱۴، ۲۵۱۵، ۲۵۱۶، ۲۵۱۷، ۲۵۱۸، ۲۵۱۹، ۲۵۲۰، ۲۵۲۱، ۲۵۲۲، ۲۵۲۳، ۲۵۲۴، ۲۵۲۵، ۲۵۲۶، ۲۵۲۷، ۲۵۲۸، ۲۵۲۹، ۲۵۳۰، ۲۵۳۱، ۲۵۳۲، ۲۵۳۳، ۲۵۳۴، ۲۵۳۵، ۲۵۳۶، ۲۵۳۷، ۲۵۳۸، ۲۵۳۹، ۲۵۴۰، ۲۵۴۱، ۲۵۴۲، ۲۵۴۳، ۲۵۴۴، ۲۵۴۵، ۲۵۴۶، ۲۵۴۷، ۲۵۴۸، ۲۵۴۹، ۲۵۵۰، ۲۵۵۱، ۲۵۵۲، ۲۵۵۳، ۲۵۵۴، ۲۵۵۵، ۲۵۵۶، ۲۵۵۷، ۲۵۵۸، ۲۵۵۹، ۲۵۶۰، ۲۵۶۱، ۲۵۶۲، ۲۵۶۳، ۲۵۶۴، ۲۵۶۵، ۲۵۶۶، ۲۵۶۷، ۲۵۶۸، ۲۵۶۹، ۲۵۷۰، ۲۵۷۱، ۲۵۷۲، ۲۵۷۳، ۲۵۷۴، ۲۵۷۵، ۲۵۷۶، ۲۵۷۷، ۲۵۷۸، ۲۵۷۹، ۲۵۸۰، ۲۵۸۱، ۲۵۸۲، ۲۵۸۳، ۲۵۸۴، ۲۵۸۵، ۲۵۸۶، ۲۵۸۷، ۲۵۸۸، ۲۵۸۹، ۲۵۹۰، ۲۵۹۱، ۲۵۹۲، ۲۵۹۳، ۲۵۹۴، ۲۵۹۵، ۲۵۹۶، ۲۵۹۷، ۲۵۹۸، ۲۵۹۹، ۲۶۰۰، ۲۶۰۱، ۲۶۰۲، ۲۶۰۳، ۲۶۰۴، ۲۶۰۵، ۲۶۰۶، ۲۶۰۷، ۲۶۰۸، ۲۶۰۹، ۲۶۱۰، ۲۶۱۱، ۲۶۱۲، ۲۶۱۳، ۲۶۱۴، ۲۶۱۵، ۲۶۱۶، ۲۶۱۷، ۲۶۱۸، ۲۶۱۹، ۲۶۲۰، ۲۶۲۱، ۲۶۲۲، ۲۶۲۳، ۲۶۲۴، ۲۶۲۵، ۲۶۲۶، ۲۶۲۷، ۲۶۲۸، ۲۶۲۹، ۲۶۳۰، ۲۶۳۱، ۲۶۳۲، ۲۶۳۳، ۲۶۳۴، ۲۶۳۵، ۲۶۳۶، ۲۶۳۷، ۲۶۳۸، ۲۶۳۹، ۲۶۴۰، ۲۶۴۱، ۲۶۴۲، ۲۶۴۳، ۲۶۴۴، ۲۶۴۵، ۲۶۴۶، ۲۶۴۷، ۲۶۴۸، ۲۶۴۹، ۲۶۵۰، ۲۶۵۱، ۲۶۵۲، ۲۶۵۳، ۲۶۵۴، ۲۶۵۵، ۲۶۵۶، ۲۶۵۷، ۲۶۵۸، ۲۶۵۹، ۲۶۶۰، ۲۶۶۱، ۲۶۶۲، ۲۶۶۳، ۲۶۶۴، ۲۶۶۵، ۲۶۶۶، ۲۶۶۷، ۲۶۶۸، ۲۶۶۹، ۲۶۷۰، ۲۶۷۱، ۲۶۷۲، ۲۶۷۳، ۲۶۷۴، ۲۶۷۵، ۲۶۷۶، ۲۶۷۷، ۲۶۷۸، ۲۶۷۹، ۲۶۸۰، ۲۶۸۱، ۲۶۸۲، ۲۶۸۳، ۲۶۸۴، ۲۶۸۵، ۲۶۸۶، ۲۶۸۷، ۲۶۸۸، ۲۶۸۹، ۲۶۹۰، ۲۶۹۱، ۲۶۹۲، ۲۶۹۳، ۲۶۹۴، ۲۶۹۵، ۲۶۹۶، ۲۶۹۷، ۲۶۹۸، ۲۶۹۹، ۲۷۰۰، ۲۷۰۱، ۲۷۰۲، ۲۷۰۳، ۲۷۰۴، ۲۷۰۵، ۲۷۰۶، ۲۷۰۷، ۲۷۰۸، ۲۷۰۹، ۲۷۱۰، ۲۷۱۱، ۲۷۱۲، ۲۷۱۳، ۲۷۱۴، ۲۷۱۵، ۲۷۱۶، ۲۷۱۷، ۲۷۱۸، ۲۷۱۹، ۲۷۲۰، ۲۷۲۱، ۲۷۲۲، ۲۷۲۳، ۲۷۲۴، ۲۷۲۵، ۲۷۲۶، ۲۷۲۷، ۲۷۲۸، ۲۷۲۹، ۲۷۳۰، ۲۷۳۱، ۲۷۳۲، ۲۷۳۳، ۲۷۳۴، ۲۷۳۵، ۲۷۳۶، ۲۷۳۷، ۲۷۳۸، ۲۷۳۹، ۲۷۴۰، ۲۷۴۱، ۲۷۴۲،

ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۴۵۳) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنِي مَالِكٌ يَعْنِي ابْنَ أَنَسٍ عَنْ سَالِمِ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِحَيٍّ مِنَ النَّاسِ يَمْشِي إِنَّهُ فِي الْجَنَّةِ إِلَّا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ [صححه البخاری (۳۸۱۲)، ومسلم (۲۴۸۳)، وابن حبان (۷۱۶۳)]. [انظر: ۱۵۳۳].

(۱۳۵۳) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو کسی زندہ انسان کے حق میں یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ یہ زمین پر چلتا پھرتا جنتی ہے، سوائے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے۔

(۱۴۵۴) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَنبَأَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ لَمَّا أَدْعَى زِيَادٌ لَقِيْتُ أَبَا بَكْرَةَ قَالَ فَقُلْتُ مَا هَذَا الَّذِي صَنَعْتُمْ إِنِّي سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ سَمِعَ أَفْرَبِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ مَنْ أَدْعَى أَبَا فِي الْإِسْلَامِ غَيْرَ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ فَقَالَ أَبُو بَكْرَةَ وَأَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [انظر: ۱۴۹۷، ۱۴۹۹، ۱۵۰۴، ۱۵۵۳].

(۱۳۵۴) ابو عثمان کہتے ہیں کہ جب زیاد کی نسبت کا مسئلہ بہت بڑھا تو ایک دن میری ملاقات حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی، میں نے ان سے پوچھا کہ یہ آپ لوگوں نے کیا کیا؟ میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نبی ﷺ سے یہ بات میرے ان کانوں نے سنی ہے کہ جو شخص حالت اسلام میں اپنے باپ کے علاوہ کسی اور شخص کو اپنا باپ قرار دیتا ہے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ شخص اس کا باپ نہیں ہے تو اس پر جنت حرام ہے، حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے بھی نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔

(۱۴۵۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ وَهْبٍ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَقَطَّعَ الْيَدُ فِي تَمَنِ الْمَجَنِّ [قال الألبانی: ضعيف (ابن ماجه: ۲۵۸۶ والبزار: ۱۱۲۸)، وابن ابی شیبہ: ۴۶۹/۹]. قال شعيب: صحيح لغيره. وهذا اسناد ضعيف].

(۱۳۵۵) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک ڈھال کی قیمت کے برابر کوئی چیز چوری کرنے پر چور کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔

(۱۴۵۶) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُنَادِيَ أَيَّامَ مِنِّي إِنَّهَا أَيَّامُ أَكْلِ وَشُرْبٍ فَلَا صَوْمَ فِيهَا يَعْنِي أَيَّامَ التَّشْرِيقِ [قال شعيب: صحيح لغيره، وهذا اسناد ضعيف]. [انظر: ۱۵۰۰].

(۱۳۵۶) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایام مئی میں نبی ﷺ نے مجھے یہ منادی کرنے کا حکم دیا کہ ایام تشریق کھانے

پینے کے دن ہیں اس لئے ان میں روزہ نہیں ہے۔

(۱۴۵۷) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَحْيَى عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ مَا بَيْنَ لَابَتْنَى الْمَدِينَةِ حَرَامٍ قَدْ حَرَّمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ الْبَرَكَةَ فِيهَا بَرَكَتَيْنِ وَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ [قال شعيب: صحيح، وهذا اسناده حسن]. [انظر: ۱۵۷۳، ۱۵۹۳، ۱۶۰۶].

(۱۴۵۷) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ کے دونوں کناروں کے درمیان کی جگہ حرم ہے، نبی ﷺ نے اسے حرم قرار دیا ہے جیسے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ کو حرم قرار دیا تھا، اے اللہ! اہل مدینہ کو دو گنی برکتیں عطا فرما اور ان کے صاع اور مد میں برکت عطا فرما۔

(۱۴۵۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِقِصْعَةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا فَفَضَلَتْ فَضَلَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيءُ رَجُلٌ مِنْ هَذَا الْفَجِّ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَأْكُلُ هَذِهِ الْفَضْلَةَ قَالَ سَعْدٌ وَكُنْتُ تَرَكْتُ أَخِي عُمَيْرًا يَتَوَصَّأُ قَالَ فَقُلْتُ هُوَ عُمَيْرٌ قَالَ فَجَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَأَكَلَهَا [صححه ابن حبان (۷۱۶۴)، والحاكم (۴۱۶/۳)]. وعبد بن حميد: ۱۵۲، قال شعيب: اسناده حسن. [انظر: ۱۵۹۱، ۱۵۹۲].

(۱۴۵۸) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک پیالہ لایا گیا، نبی ﷺ نے اس میں موجود کھانا تناول فرمایا، اس میں سے کچھ بچ گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا اس راہداری سے ابھی ایک جنتی آدمی آئے گا جو یہ بچا ہوا کھانا کھائے گا، حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اپنے بھائی عمیر کو وضو کرتا ہوا چھوڑ کر آیا تھا، میں نے اپنے دل میں سوچا کہ یہاں سے عمیر ہی آئے گا، لیکن وہاں سے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے وہ کھانا کھایا۔

(۱۴۵۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا النَّضْرِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ حَدِيثًا رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْوُضْوءِ عَلَى الْخُفَّيْنِ أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ [راجع: ۱۴۵۲].

(۱۴۵۹) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے موزوں پر مسح کرنے کے حوالے سے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۴۶۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَارِثٍ حَدَّثَنِي يَعْلَى بْنُ حَكِيمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَأَيْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ أَخَذَ رَجُلًا يَصِيدُ فِي حَرَمِ الْمَدِينَةِ الَّذِي حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَبَهُ نِيَابَهُ فَجَاءَ مَوْلَاهُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ هَذَا الْحَرَمَ وَقَالَ مَنْ رَأَيْتُمُوهُ يَصِيدُ فِيهِ شَيْئًا

فَلَهُ سَلْبُهُ فَلَا أَرُدُّ عَلَيْكُمْ طُعْمَةً أَطْعَمَنيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ إِنْ شِئْتُمْ أُعْطِيْتُكُمْ ثَمَنَهُ
وَقَالَ عَفَّانُ مَرَّةً إِنْ شِئْتُمْ أَنْ أُعْطِيْتُكُمْ ثَمَنَهُ أُعْطِيْتُكُمْ قَالَ الترمذی: حسن غریب. قال الألبانی: حسن (ابوداود):

(۲۰۳۷) قال شعيب: صحيح.

(۱۳۶۰) سليمان بن ابی عبد اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے ایک آدمی کو پکڑ رکھا ہے جو حرمِ مدینہ میں شکار کر رہا تھا، انہوں نے اس سے اس کے کپڑے چھین لیے، تھوڑی دیر بعد اس کے مالکان آگئے اور ان سے کپڑوں کا مطالبہ کرنے لگے، حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس شہرِ مدینہ کو جناب رسول اللہ ﷺ نے حرم قرار دیا ہے، اور فرمایا ہے کہ جس شخص کو تم یہاں شکار کرتے ہوئے دیکھو، اس سے اس کا سامان چھین لو، اس لئے اب میں تمہیں وہ لقمہ واپس نہیں کر سکتا جو نبی ﷺ نے مجھے کھلایا ہے، البتہ اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس کی قیمت دے سکتا ہوں۔

(۱۴۶۱) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَصِينِ أَنَّهُ حَدَّثَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيُ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يُؤْتِرُ بِوَاحِدَةٍ لَا يَزِيدُ عَلَيْهَا قَالَ فَيَقَالُ لَهُ أَتُؤْتِرُ بِوَاحِدَةٍ لَا تَزِيدُ عَلَيْهَا يَا أَبَا إِسْحَاقَ فَيَقُولُ نَعَمْ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْإِدَى لَا يَنَامُ حَتَّى يُؤْتِرَ حَازِمٌ قَالَ شعيب: حسن لغيره.

(۱۳۶۱) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ عشاء کی نماز مسجد نبوی میں پڑھتے تھے اور ایک رکعت وتر پڑھ کر اس پر کوئی اضافہ نہ کرتے تھے، کسی نے ان سے پوچھا کہ اے ابواسحاق! آپ ایک رکعت وتر پڑھنے کے بعد کوئی اضافہ نہیں کرتے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص وتر پڑھے بغیر نہ سوئے، وہ عظیم ہے۔

(۱۴۶۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي وَالِدِي مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ قَالَ مَرَرْتُ بِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فِي الْمَسْجِدِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَمَلَأَ عَيْنِيهِ مِنِّي ثُمَّ لَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَأَتَيْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَلْ حَدَّثَ فِي الْإِسْلَامِ شَيْءٌ مَرَّتَيْنِ قَالَ لَا وَمَا ذَاكَ قَالَ قُلْتُ لَا إِلَّا أَنِّي مَرَرْتُ بِعُثْمَانَ أَنْفًا فِي الْمَسْجِدِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَمَلَأَ عَيْنِيهِ مِنِّي ثُمَّ لَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ قَالَ فَأَرْسَلَ عُمَرُ إِلَى عُثْمَانَ فَدَعَاهُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ لَا تَكُونَ رَدَدْتَ عَلَى أَخِيكَ السَّلَامَ قَالَ عُثْمَانُ مَا فَعَلْتُ قَالَ سَعْدٌ قُلْتُ بَلَى قَالَ حَتَّى حَلَفَ وَحَلَفْتُ قَالَ ثُمَّ إِنَّ عُثْمَانَ ذَكَرَ فَقَالَ بَلَى وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ إِنَّكَ مَرَرْتَ بِي أَنْفًا وَأَنَا أُحَدِّثُ نَفْسِي بِكَلِمَةٍ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَاللَّهِ مَا ذَكَرْتُهَا قَطُّ إِلَّا تَغَشَّى بَصْرِي وَقَلْبِي غِشَاوَةٌ قَالَ قَالَ سَعْدٌ فَأَنَا أَتَيْنَكَ بِهَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ لَنَا أَوَّلَ دَعْوَةٍ ثُمَّ جَاءَ أَعْرَابِي فَشَغَلَهُ حَتَّى قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّبَعْتُهُ فَلَمَّا أَشْفَقْتُ أَنْ يَسْبِقَنِي إِلَى مَنْزِلِهِ ضَرَبْتُ بِقَدَمِي الْأَرْضَ

کوئی بھی مسلمان جب بھی کسی معاملے میں اِن الفاظ کے ساتھ اپنے پروردگار سے دعاء کرے، وہ دعاء ضرور قبول ہوگی۔

(۱۴۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا الْجُعَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهَا أَنَّ عَلِيًّا خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَاءَتْ ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ وَعَلَى يَمِينِي يَقُولُ تَخَلَّفْنِي مَعَ الْخَوَالِفِ فَقَالَ أَوْ مَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا النَّبُوءَةَ قَالَ شَعِيبُ:

[انظر: ۱۴۹۰، ۱۵۰۵، ۱۵۰۹، ۱۵۳۲، ۱۵۳۲، ۱۵۴۷، ۱۶۰۰، ۱۶۰۸، ۱۶۰۸].

(۱۴۶۳) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے، جب ثنیۃ الوداع تک پہنچے تو وہ رونے لگے، اور کہنے لگے کہ آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑے جا رہے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے حاصل تھی، صرف نبوت کا فرق ہے۔

(۱۴۶۴) حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَا تَعْجِزُ أُمَّتِي عِنْدَ رَبِّي أَنْ يُؤَخَّرَهَا نِصْفَ يَوْمٍ وَسَأَلْتُ رَاشِدًا هَلْ بَلَغَكَ مَاذَا النَّصْفُ يَوْمٍ قَالَ خُمْسُ مِائَةِ سَنَةٍ [صححه الحاكم (۴/۲۲۴)] قَالَ الْأَلْبَانِيُّ: صحيح (ابوداود: ۴۳۵۰). وقال الألباني: صحيح. قال شعيب: حسن لغيره. حسن لغيره. وهذا اسناد ضعيف.

(۱۴۶۴) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے امید ہے کہ میری امت اپنے رب کے پاس اتنی عاجز نہیں ہوگی کہ اللہ تعالیٰ ان کا حساب کتاب نصف دن تک مؤخر کر دے، کسی نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ”نصف دن“ سے کیا مراد ہے؟ فرمایا پانچ سو سال۔

(۱۴۶۵) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ لَا يَعْجِزَ أُمَّتِي عِنْدَ رَبِّي أَنْ يُؤَخَّرَهُمْ نِصْفَ يَوْمٍ فَقِيلَ لِسَعْدٍ وَكَمْ نِصْفُ يَوْمٍ قَالَ خُمْسُ مِائَةِ سَنَةٍ [مكرر ماقبله].

(۱۴۶۵) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے امید ہے کہ میری امت اپنے رب کے پاس اتنی عاجز نہیں ہوگی کہ اللہ تعالیٰ ان کا حساب کتاب نصف دن تک مؤخر کر دے، کسی نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ”نصف دن“ سے کیا مراد ہے؟ فرمایا پانچ سو سال۔

(۱۴۶۶) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ سَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هَذِهِ الْأَيَّةِ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ قَوْفِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا إِنَّهَا كَانَتْ وَلَمْ يَأْتِ تَأْوِيلُهَا بَعْدُ قَالَ الْأَلْبَانِيُّ: ضعيف الاسناد (الترمذی: ۳۰۶۶).

(۱۴۶۶) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ سے اس آیت کا مطلب پوچھا گیا کہ اللہ اس بات پر قادر ہے کہ تم پر

تمہارے اوپر سے یا پاؤں کے نیچے سے عذاب بھیج دے، تو نبی ﷺ نے فرمایا ابھی اس کی تاویل ظاہر ہونے کا وقت نہیں آیا۔

(۱۴۶۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَامِرٍ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ مَا يَقُلُّ ظَفَرٌ مِمَّا فِي الْجَنَّةِ بَدَأَ لَتَرَخَّرَفَتْ لَهُ خَوَافِقُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَ فَبَدَتْ أَسَاوِرُهُ لَطَمَسَ ضَوْؤُهُ ضَوْءَ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمِسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُومِ [راجع: ۱۴۴۹]

(۱۴۶۷) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر جنت کی ناخن سے بھی کم کوئی چیز دنیا میں ظاہر ہو جائے تو زمین و آسمان کی چاروں سمتیں مزین ہو جائیں، اور اگر کوئی جنتی مرد دنیا میں جھانک کر دیکھ لے اور اس کا نگن نمایاں ہو جائے تو اس کی روشنی سورج کی روشنی کو اس طرح مات کر دے جیسے سورج کی روشنی ستاروں کی روشنی کو مات کر دیتی ہے۔

(۱۴۶۸) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ أَنَا ابْنُ إِبرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ يَسَارِهِ يَوْمَ أُحُدٍ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بَيْضٌ يُقَاتِلَانِ عَنْهُ كَأَشَدِّ الْقِتَالِ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ [صححه البخاری (۴۰۵۴)، ومسلم (۲۳۰۶)]. [انظر: ۱۴۷۱، ۱۵۳۰]

(۱۴۶۸) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے غزوہ احد کے دن نبی ﷺ کے دائیں بائیں دو آدمیوں کو دیکھا جنہوں نے سفید کپڑے پہن رکھے تھے اور وہ بڑی سخت جنگ لڑ رہے تھے، میں نے انہیں اس سے پہلے دیکھا تھا اور نہ بعد میں۔

(۱۴۶۹) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنِي إِبرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُعَاذِ التَّيْمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ صَلَاتَانِ لَا يُصَلِّي بَعْدَهُمَا الصُّبْحُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَالْعَصْرُ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ [صححه ابن حبان (۱۵۴۹) وابو يعلى (۷۷۳) قال شعيب: صحيح لغيره].

(۱۴۶۹) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دو نمازیں ایسی ہیں جن کے بعد کوئی نفل نماز نہ پڑھی جائے، نماز فجر، جب تک کہ سورج طلوع نہ ہو جائے اور نماز عصر، جب تک سورج غروب نہ ہو جائے۔

(۱۴۷۰) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا إِبرَاهِيمُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي تَيْمٍ يُقَالُ لَهُ مُعَاذٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَرَّمَهُ [راجع: ۱۴۶۹].

(۱۴۷۰) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۴۷۱) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَسَعْدٌ قَالَا حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَعْدٌ عَنْ إِبرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ لَقَدْ رَأَيْتُ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ يَسَارِهِ يَوْمَ أُحُدٍ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بَيْضٌ يُقَاتِلَانِ عَنْهُ كَأَشَدِّ الْقِتَالِ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ [راجع: ۱۴۶۸].

(۱۳۷۱) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ میں نے غزوہ احد کے دن نبی ﷺ کے دائیں بائیں دو آدمیوں کو دیکھا جنہوں نے سفید کپڑے پہن رکھے تھے اور وہ بڑی سخت جنگ لڑ رہے تھے، میں نے انہیں اس سے پہلے دیکھا تھا اور نہ بعد میں۔

(۱۴۷۳) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسَاءٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَكْلُمْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَ عَالِيَهُ أَصَوَاتُهُنَّ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ قُمْنَ يَتَدَرْنَ الْحِجَابَ فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي فَدَخَلَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ عُمَرُ أَضْحَكَكَ اللَّهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبْتُ مِنْ هَؤُلَاءِ اللَّائِي كُنَّ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ قَالَ عُمَرُ فَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنْتَ أَحَقُّ أَنْ يَهَيَّئَ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ أَيُّ عَدَوَاتٍ أَنْفُسِهِنَّ أَتَهَيَّئُ وَلَا تَهَيَّئَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ نَعَمْ أَنْتَ أَغْلَطَ وَأَقْطَعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقَيْكَ الشَّيْطَانُ قَطُّ سَالِكًا فَجًّا إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ وَقَالَ يَعْقُوبُ مَا أَحْصَى مَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ حَدَّثَنَا صَالِحٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ [صححه البخاری (۳۲۹۴)، ومسلم (۲۳۹۶)]. [انظر: (۱۰۵۸۱، ۱۶۲۴)].

(۱۳۷۲) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے نبی ﷺ سے گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کی، اس وقت نبی ﷺ کے پاس قریش کی کچھ عورتیں (ازواج مطہراتؓ) بیٹھی ہوئی باتیں کر رہی تھیں، وہ نبی ﷺ سے اضافہ کا مطالبہ کر رہی تھیں اور ان کی آوازیں اونچی ہو رہی تھیں، لیکن جب حضرت عمرؓ نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو ان سب نے جلدی جلدی اپنے دوپٹے سنبھال لیے، نبی ﷺ نے انہیں اندر آنے کی اجازت دے دی، جب وہ اندر آئے تو نبی ﷺ مسکرا رہے تھے، حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ آپ کو اسی طرح ہنسا مسکراتا ہوا رکھے۔

نبی ﷺ نے فرمایا مجھے تو تعجب ان عورتوں پر ہے جو پہلے میرے پاس بیٹھی ہوئیں تھیں، لیکن جیسے ہی انہوں نے تمہاری آواز سنی، جلدی سے پردہ کر لیا، حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ یہ آپ سے ڈریں، پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا اے اپنی جان کی دشمن عورتو! تم مجھ سے ڈرتی ہو اور نبی ﷺ سے نہیں ڈرتی ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہاں! کیونکہ تم نبی ﷺ سے زیادہ سخت اور ترش ہو، نبی ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، شیطان جب تمہیں کسی راستے سے گزرتا ہوا دیکھ لیتا ہے، تو اس راستے کو چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔

(۱۴۷۳) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَسَعْدٌ قَالَا حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ جَارِيَةَ أَنَّ يَوْسَفَ بْنَ الْحَكَمِ أَبَا الْحَجَّاجِ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يَرِدْ هَؤُلَاءِ قُرَيْشٍ أَهَانَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ [صححه الحاكم (۷۴/۴)]. قال شعيب، حديث حسن.

[انظر: ۱۵۸۷، ۱۵۸۶، ۱۵۲۱]

(۱۳۷۳) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص قریش کو ذلیل کرنا چاہے، اللہ اسے ذلیل کر دے گا۔

(۱۴۷۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْجَعْدِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَائِشَةُ بِنْتُ سَعْدٍ قَالَتْ قَالَ سَعْدٌ اشْتُكَيْتُ شُكْرِي لِي بِمَكَّةَ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ مَالًا وَلَيْسَ لِي إِلَّا ابْنَةٌ وَاحِدَةٌ أَفَأَوْصِي بِثَلَاثِي مَالِي وَأَتْرُكُ لَهَا الثُّلُثَ قَالَ لَا قَالَ أَفَأَوْصِي بِالنِّصْفِ وَأَتْرُكُ لَهَا النِّصْفَ قَالَ لَا قَالَ أَفَأَوْصِي بِالثُّلُثِ وَأَتْرُكُ لَهَا الثُّلُثَيْنِ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ فَمَسَحَ وَجْهِي وَصَدْرِي وَبَطْنِي وَقَالَ اللَّهُمَّ اشْفِ سَعْدًا وَأَتِمَّ لَهُ هِجْرَتَهُ فَمَا زِلْتُ يُخَيِّرُ إِلَيَّ بِأَنِّي أَجِدُ بَرْدَ يَدِهِ عَلَيَّ كَيْدِي حَتَّى السَّاعَةِ [صححه البخاري (۵۶۵۹)] [راجع: ۱۴۴۰]

(۱۳۷۴) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں مکہ مکرمہ میں بیمار ہو گیا، نبی ﷺ میری عیادت کے لئے تشریف لائے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس بہت سامان ہے، میری وارث صرف ایک بیٹی ہے، کیا میں اپنے دو تہائی مال کو راہ خدا میں دینے کی وصیت کر سکتا ہوں؟ فرمایا نہیں، میں نے نصف کے متعلق پوچھا تب بھی منع فرما دیا، پھر جب ایک تہائی مال کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! ایک تہائی مال کی وصیت کر سکتے ہو، اور یہ ایک تہائی بھی بہت زیادہ ہے، (تین مرتبہ فرمایا) پھر اپنا ہاتھ پیشانی پر رکھ کر میرے چہرے، سینے اور پیٹ پر پھیرا اور یہ دعاء کی کہ اے اللہ! سعد کو شفاء دے، اور اس کی ہجرت کو تام فرما، مجھے آج تک نبی ﷺ کے ہاتھوں کی ٹھنڈک اپنے جگر میں محسوس ہوتی ہے۔

(۱۴۷۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ سَعْدًا سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ لَيْلِكَ ذَا الْمَعَارِجِ فَقَالَ إِنَّهُ لَذُو الْمَعَارِجِ وَلَكِنَّا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَقُولُ ذَلِكَ [إسناده ضعيف]

(۱۳۷۵) ایک مرتبہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنا "لیلیک ذال معارج" تو فرمایا کہ (جس کی پکار پر تم لبیک کہہ رہے ہو) وہ بلند یوں والا ہوگا لیکن ہم نے نبی ﷺ کی موجودگی میں کبھی یہ لفظ نہیں کہا۔

(۱۴۷۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ حَسَّانٍ الْمُخَزُومِيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَهْيٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَعَنَّ بِالْقُرْآنِ قَالَ وَكِيعٌ يَعْنِي يَسْتَعْنِي بِهِ [صححه الحاكم (۵۶۹/۱)] قال شعيب: صحيح لغيره. [انظر: ۱۵۱۲، ۱۵۴۹]

(۱۳۷۶) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ شخص ہم میں سے نہیں جو قرآن کریم کو عمدہ آواز کے ساتھ نہ پڑھے، وکیع نے اس کا معنی یہ بیان کیا ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت خوش آوازی سے نہ کرنے والا ہم میں سے نہیں ہے۔

(۱۴۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَبِيَّةٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الذِّكْرِ الْخَفِيُّ وَخَيْرُ الرِّزْقِ مَا يَكْفِي [صححه ابن حبان (۸۰۹)، قال شعيب: اسناده ضعيف]. [انظر: ۱۴۷۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۶۲۳].

(۱۴۷۷) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بہترین ذکر وہ ہے جو خفی ہو اور بہترین رزق وہ ہے جو کفایت کر سکے۔

(۱۴۷۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ أُسَامَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنُ عُثْمَانَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَبِيَّةٍ أَخْبَرَهُ قَالَ أَبِي وَقَالَ يَحْيَى يَعْنِي الْقَطَّانَ ابْنُ أَبِي لَبِيَّةٍ أَيْضًا إِلَّا أَنَّهُ قَالَ عَنْ أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنُ لَبِيَّةٍ [راجع: ۱۴۷۷].

(۱۴۷۸) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے جو یہاں مذکور ہوئی۔

(۱۴۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهِ يَوْمَهُ وَهُوَ مَرِيضٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَوْصِي بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ لَا قَالَ فَبِالشُّطْرِ قَالَ لَا قَالَ فَبِالثَّلْثِ قَالَ الثَّلْثُ وَالثَّلْثُ كَثِيرٌ أَوْ كَبِيرٌ [قال شعيب: صحيح لغيره]. [راجع: ۱۴۴۰].

(۱۴۷۹) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ بیمار ہو گئے تو نبی ﷺ ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں اپنے سارے مال کی راہ خدا میں وصیت نہ کر دوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا نہیں، عرض کیا کہ نصف مال کی وصیت کر دوں؟ فرمایا نہیں، عرض کیا کہ ایک تہائی کی وصیت کر دوں؟ فرمایا ہاں! ایک تہائی کی وصیت کر دو، اور ایک تہائی بھی بہت ہے۔

(۱۴۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ إِنَّكَ مَهْمَا أَنْفَقْتَ عَلَى أَهْلِكَ مِنْ نَفَقَةٍ فَإِنَّكَ تُؤْجَرُ فِيهَا حَتَّى اللَّقْمَةُ تَرْفَعَهَا إِلَيَّ فِي أَمْرَاتِكَ [انظر: ۱۴۸۲، ۱۴۸۸، ۱۵۲۴، ۱۵۴۶، ۱۵۹۹].

(۱۴۸۰) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم اپنے اہل خانہ پر جو کچھ بھی خرچ کرو گے، تمہیں اس پر ثواب ملے گا، حتیٰ کہ وہ لقمہ جو تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالو گے، تمہیں اس پر بھی ثواب ملے گا۔

(۱۴۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً قَالَ الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الصَّالِحُونَ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَأَتَمُّهُمُ مِنَ النَّاسِ يَتَكَلَّى الرَّجُلُ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ فَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ صَلَافَةٌ زِيدَ فِي بَلَاءِهِ وَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ رِقَّةٌ خُفِّفَ عَنْهُ وَمَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ لَيْسَ عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ [صححه الحاكم (۴/۱)، قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح].

حسن صحیح (ابن ماجہ: ۴۰۲۳، الترمذی: ۲۳۹۸) قال شعيب: استنادہ حسن۔ [انظر: ۱۴۹۴، ۱۵۵۵، ۱۶۰۷]۔

(۱۳۸۱) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! سب سے زیادہ سخت مصیبت کن لوگوں پر آتی ہے؟ فرمایا انبیاء کرام علیہم السلام پر، پھر صالحین پر، پھر درجہ بدرجہ عام لوگوں پر، انسان پر آزمائش اس کے دین کے اعتبار سے آتی ہے، اگر اس کے دین میں پختگی ہو تو اس کے مصائب میں مزید اضافہ کر دیا جاتا ہے اور اگر اس کے دین میں کمزوری ہو تو اس کے مصائب میں تخفیف کر دی جاتی ہے، اور انسان پر مسلسل مصائب آتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب وہ زمین پر چلتا ہے تو اس کا کوئی گناہ نہیں ہوتا۔

(١٤٨٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ وَسُفْيَانٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سُفْيَانٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ وَقَالَ مِسْعَرٌ عَنْ بَعْضِ آلِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهِ يَعُودُهُ وَهُوَ مَرِيضٌ بِمَكَّةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِ بِمَا لِي كَلِّهِ قَالَ لَا قُلْتُ فَبِالشَّطْرِ قَالَ لَا قُلْتُ فَبِالثَّلْثِ قَالَ الثَّلْثُ وَالثَّلْثُ كَبِيرٌ أَوْ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَدَعَ وَارِثَكَ غَنِيًّا خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدَعَهُ فَقِيرًا يَتَكَفَّفُ النَّاسُ وَإِنَّكَ مِنْهُمَا أَنْفَقْتَ عَلَى أَهْلِكَ مِنْ نَفَقَةٍ فَإِنَّكَ تَوَجَّرَ فِيهَا حَتَّى النُّقْمَةُ تَرْفَعُهَا إِلَيَّ فِي أَمْرَاتِكَ قَالَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ يَوْمٌ إِلَّا ابْنَةُ سَعْدٍ فَذَكَرَ سَعْدُ الْهَجْرَةَ فَقَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ ابْنَ عَفْرَاءٍ وَلَعَلَّ اللَّهَ يَرْفَعُكَ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ قَوْمٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ [صححه

(۱۴۸۲) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ مکہ مکرمہ میں بیمار ہو گئے، نبی ﷺ ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں اپنے سارے مال کو راہ خدا میں دینے کی وصیت کر سکتا ہوں؟ فرمایا نہیں، میں نے نصف کے متعلق پوچھا تب بھی منع فرمادیا، پھر جب ایک تہائی مال کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! ایک تہائی مال کی وصیت کر سکتے ہو، اور یہ ایک تہائی بھی بہت زیادہ ہے، یاد رکھو! کہ تم اپنے اہل خانہ کو اچھی حالت میں چھوڑ کر جاؤ، یہ اس سے بہت بہتر ہے کہ تم انہیں اس حال میں چھوڑ جاؤ کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانے پر مجبور ہو جائیں، تم اپنا مال جو اپنے اوپر خرچ کرتے ہو، یہ بھی صدقہ ہے، اپنے اہل عیال پر جو خرچ کرتے ہو، یہ بھی صدقہ ہے، اپنی بیوی پر جو خرچ کرتے ہوئے بھی صدقہ ہے، نیز راوی کہتے ہیں کہ اس وقت حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی صرف ایک بیٹی ہی تھی، پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ہجرت کا ذکر کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ابن عفراء پر رحم فرمائے، ہو سکتا ہے کہ اللہ تمہیں اتنی بلندی عطاء کرے کہ ایک قوم کو تم سے فائدہ ہو اور دوسروں کو نقصان ہو۔

(١٤٨٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زَيْدِ بْنِ مَخْرَاقٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبَّاسٍ عَنْ مَوْلَى لِسَعْدِ أَنَّ سَعْدًا سَمِعَ ابْنَهُ يَدْعُو وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعِيمَهَا وَإِسْتَبْرَقَهَا وَنَحْوًا مِنْ هَذَا وَأَعُوذُ

بِكَ مِنَ النَّارِ وَسَلَّاسِلَهَا وَأَغْلَالَهَا فَقَالَ لَقَدْ سَأَلْتُ اللَّهَ خَيْرًا كَثِيرًا وَتَعَوَّذْتُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ كَثِيرٍ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ سَيَكُونُ قَوْمٌ يَعْتَدُونَ فِي الدُّعَاءِ وَقَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ وَإِنْ حَسِبَكَ أَنْ تَقُولَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ [انظر: ۱۵۸۴].

(۱۴۸۳) ایک مرتبہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک بیٹے کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا کہ اے اللہ! میں تجھ سے جنت، اس کی نعمتوں اور اس کے رہیشی کپڑوں اور فلاں فلاں چیز کی دعا کرتا ہوں، اور جہنم کی آگ، اس کی زنجیروں اور بیڑیوں سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں، تو انہوں نے فرمایا کہ تم نے اللہ سے بڑی خیر مانگی اور بڑے شر سے اللہ کی پناہ چاہی، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب ایک ایسی قوم آئے گی جو دعاء میں حد سے آگے بڑھ جائے گی، اور یہ آیت تلاوت فرمائی کہ تم اپنے رب کو عاجزی کے ساتھ اور چپکے سے پکارا کرو، بیشک وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا، تمہارے لیے اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ اے اللہ! میں آپ سے جنت کا اور اس کے قریب کرنے والے قول و عمل کا سوال کرتا ہوں اور جہنم اور اس کے قریب کرنے والے قول و عمل سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔

(۱۴۸۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَأَبُو سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ [صححه مسلم (۵۸۲)، وابن خزيمة (۷۲۶ و ۷۲۷ و ۱۷۱۲)]. [انظر: ۱۶۱۹، ۱۵۶۴].

(۱۴۸۴) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب دائیں جانب سلام پھیرتے تو آپ ﷺ کا دایاں رخسار اپنی چمک کے ساتھ نظر آتا اور جب بائیں جانب سلام پھیرتے تو آپ ﷺ کے بائیں رخسار کی سفیدی دکھائی دیتی۔ (۱۴۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهِ بِمَكَّةَ وَهُوَ مَرِيضٌ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ لِي إِلَّا ابْنَةٌ وَاحِدَةٌ فَأَوْصِي بِمَا لِي كُلُّهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَالَ فَأَوْصِي بِنُصْفِهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَالَ فَأَوْصِي بِثُلَاثِهِ قَالَ الثُّلُثُ وَالْثُلُثُ كَبِيرٌ [قال الألبانی: صحيح الإسناد (النسائی: ۲۴۴/۶ والدارمی: ۳۱۹۸)]. [انظر: ۱۴۸۲]. (۱۴۸۵) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ مکہ مکرمہ میں بیمار ہو گئے، نبی ﷺ ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس بہت سامان ہے، میری وارث صرف ایک بیٹی ہے، کیا میں

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں اپنے سارے مال کو راہ خدا میں دینے کی وصیت کر سکتا ہوں؟ فرمایا نہیں، انہوں نے نصف کے متعلق پوچھا تب بھی منع فرمادیا، پھر جب ایک تہائی مال کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا ہاں!

ایک تہائی مال کی وصیت کر سکتے ہو، اور یہ ایک تہائی بھی بہت زیادہ ہے، تم اپنے اہل خانہ کو اچھی حالت میں چھوڑ کر جاؤ، یہ اس سے بہتر ہے کہ تم انہیں اس حال میں چھوڑ کر جاؤ کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائے پر مجبور ہو جائیں، اور تم جو کچھ بھی خرچ کرو گے اس پر تمہیں صدقہ کا ثواب ملے گا، حتیٰ کہ اس لقمے پر بھی جو تم اٹھا کر اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتے ہو، اور ہو سکتا ہے کہ اللہ تمہیں رفعتیں عطا فرمائے اور تمہارے ذریعے بہت سے لوگوں کو نفع پہنچائے اور بہت سے لوگوں (کافروں) کو نقصان۔

(۱۴۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لِيَحْدَا وَانْصَبُوا عَلَيَّ كَمَا فَعَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۱۴۵۱]۔

(۱۳۸۹) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اپنی آخری وصیت میں فرمایا تھا کہ میری قبر کو لحد کی صورت میں بنانا اور اس پر کچی اینٹیں نصب کرنا جیسے نبی ﷺ کے ساتھ کیا گیا تھا۔

(۱۴۹۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ أَبَانَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قُلْتُ لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ حَدِيثٍ وَأَنَا أَهَابُكَ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْهُ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ يَا ابْنَ أَخِي إِذَا عَلِمْتَ أَنَّ عِنْدِي عِلْمًا فَسَلِّبْنِي عَنْهُ وَلَا تَهْنِئْ قَالَ فَقُلْتُ قَوْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ حِينَ خَلَفَهُ بِالْمَدِينَةِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَقَالَ سَعْدٌ خَلَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا بِالْمَدِينَةِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَخَلَّفُنِي فِي الْخَالِفَةِ فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ فَقَالَ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَأَذْبَرَ عَلِيٌّ مُسْرِعًا كَأَنِّي أَنْظَرُ إِلَى غُبَارٍ قَدَمَيْهِ يَسْطَعُ وَقَدْ قَالَ حَمَّادٌ فَرَجَعَ عَلِيٌّ مُسْرِعًا [صححه مسلم (۲۴۰۴)]۔ [انظر: ۱۵۰۹، ۱۵۳۲، ۱۵۴۷]۔

(۱۳۹۰) حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ میں آپ سے ایک حدیث کے متعلق سوال کرنا چاہتا ہوں لیکن مجھے آپ سے پوچھتے ہوئے ڈر لگتا ہے، انہوں نے فرمایا بھتیجے! ایسا نہ کرو، جب تمہیں پتہ ہے کہ مجھے ایک بات کا علم ہے تو تم مجھ سے بے تکلف ہو کر سوال کرو اور مت ڈرو، میں نے پوچھا کہ جب نبی ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر اپنے نائب کے طور پر مدینہ منورہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو چھوڑا تھا تو ان سے کیا فرمایا تھا؟

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو غزوہ تبوک کے موقع پر مدینہ منورہ میں اپنا نائب مقرر کر کے وہاں چھوڑ دیا تو وہ کہنے لگے یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے بچوں اور عورتوں کے پاس چھوڑ جائیں گے؟ نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہو سوائے نبوت کے، جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی، انہوں نے کہا کیوں نہیں، یا رسول اللہ! یہ کہہ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ تیزی سے واپس چلے گئے، مجھے آج بھی ان کے قدموں سے اڑنے والا غبار اپنی آنکھوں کے سامنے محسوس ہوتا ہے۔

(۱۴۹۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذُكِرَ

الطَّاعُونَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ أُصِيبَ بِهِ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَإِذَا كَانَ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُهَا وَإِذَا كَانَ بِهَا وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا قَالَ شَعْبٌ: صَحِيحٌ، أَخْرَجَهُ الطَّيَالَسِيُّ: ۲۰۳، وَابُو يَعْلَى: [۶۹۰]. [انظر: ۱۵۲۷، ۱۵۰۸].

(۱۳۹۱) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی موجودگی میں ”طاعون“ کا ذکر چھڑ گیا، نبی ﷺ نے فرمایا کہ یہ ایک عذاب ہے جو تم سے پہلی امتوں پر آیا تھا، اس لئے جس علاقے میں یہ وبا پھیلی ہوئی ہو تم وہاں مت جاؤ، اور اگر تم کسی علاقے میں ہو اور وہاں یہ وبا پھیل جائے تو وہاں سے نہ نکلو۔

(۱۴۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْعِزَّارِ بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبْتُ لِلْمُؤْمِنِ إِذَا أَصَابَهُ خَيْرٌ حَمِدَ اللَّهَ وَشَكَرَ وَإِنْ أَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ حَمِدَ اللَّهَ وَصَبَرَ فَالْمُؤْمِنُ يُؤْخَرُ فِي كُلِّ أَمْرِهِ حَتَّى يُؤْجَرَ فِي اللُّقْمَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى فِيهِ أَمْرًا لَهُ [رَبِيع: ۱۴۸۷].

(۱۳۹۲) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بندہ مومن کے متعلق اللہ کی تقدیر اور فیصلے پر مجھے تعجب ہوتا ہے کہ اگر اسے کوئی بھلائی حاصل ہوتی ہے تو وہ اپنے پروردگار کا شکر ادا کرتا ہے، اور اگر کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ اس پر بھی ”الحمد للہ“ کہہ کر صبر کرتا ہے، (اور صبر و شکر دونوں اللہ کو پسند ہیں) مومن کو تو ہر چیز کے بدلے ثواب ملتا ہے حتیٰ کہ اس لئے پر بھی جو وہ اٹھا کر اپنی بیوی کے منہ میں دیتا ہے۔

(۱۴۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ يَكُونُ حَامِيَةَ الْقَوْمِ أَيْ كُونَ سَهْمَهُ وَسَهْمُ غَيْرِهِ سَوَاءً قَالَ تَكَلُّنَكَ أُمَّكَ يَا ابْنَ أُمِّ سَعْدٍ وَهَلْ تُرْزَقُونَ وَتَنْصَرُونَ إِلَّا بِضَعْفَانِكُمْ

(۱۳۹۳) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! ایک آدمی جو اپنی قوم میں کم حیثیت شمار ہوتا ہو، کیا اس کا اور دوسرے آدمی کا حصہ برابر ہو سکتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا تم پر افسوس ہے، کیا کمزوروں کے علاوہ بھی کسی اور کے ذریعے تمہیں رزق ملتا اور تمہاری مدد ہوتی ہے؟

(۱۴۹۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً فَقَالَ الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ فَيَتَلَى الرَّجُلُ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ فَإِنْ كَانَ رَفِيقَ الدِّينِ ابْتُلِيَ عَلَى حَسَبِ ذَلِكَ وَإِنْ كَانَ صُلْبَ الدِّينِ ابْتُلِيَ عَلَى حَسَبِ ذَلِكَ قَالَ فَمَا تَرَالُ الْبَلَاءُ بِالرَّجُلِ حَتَّى يَمْشِيَ فِي الْأَرْضِ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ [رَاجِع: ۱۴۸۱].

(۱۳۹۴) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! سب

سے زیادہ سخت مصیبت کن لوگوں پر آتی ہے؟ فرمایا انبیاء کرام علیہم السلام پر، پھر درجہ بدرجہ عام لوگوں پر، انسان پر آزمائش اس کے دین کے اعتبار سے آتی ہے، اگر اس کے دین میں پختگی ہو تو اس کے مصائب میں مزید اضافہ کر دیا جاتا ہے اور اگر اس کے دین میں کمزور ہو تو اس کے مصائب میں تخفیف کر دی جاتی ہے، اور انسان پر مسلسل مصائب آتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب وہ زمین پر چلتا ہے تو اس کا کوئی گناہ نہیں ہوتا۔

(۱۴۹۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُوهُ يَوْمَ أُحُدٍ [صححه البخاری (۳۷۲۵)، ومسلم (۲۴۱۲)] [انظر: ۱۵۶۲].

(۱۴۹۵) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ احد کے دن نبی ﷺ نے میرے لیے اپنے والدین کو جمع فرمایا (یعنی مجھ سے یوں فرمایا کہ میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں)

(۱۴۹۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى حُثَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَيْعِزُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْسِبَ فِي الْيَوْمِ أَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ وَمَنْ يُطِيقُ ذَلِكَ قَالَ يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ وَتُمَحَّى عَنْهُ أَلْفُ سَيِّئَةٍ [صححه مسلم (۲۶۹۸) والترمذی: ۳۴۶۳، والحمیدی: ۸۰]. [انظر: ۱۵۶۳، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳]

(۱۴۹۶) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے مخاطب ہو کر فرمایا کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات سے عاجز ہے کہ دن میں ایک ہزار نیکیاں کمالے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کی طاقت کس میں ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا سو مرتبہ ”سبحان اللہ“ کہہ لیا کرے، اس کے نامہ اعمال میں ایک ہزار نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور ایک ہزار گناہ مٹا دیے جائیں گے۔

(۱۴۹۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ رَمَى بِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَبَا بَكْرَةَ تَسَوَّرَ حِصْنَ الطَّائِفِ فِي نَاسٍ فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمِعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ مَنْ ادَّعَى إِلَى أَبِي غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ [صححه البخاری (۴۳۲۶)، ومسلم (۶۳)] [راجع: ۱۴۵۴]. [انظر: ۱۴۹۹، ۱۵۰۴، ۲۰۷۴۰، ۲۰۶۶۷، ۱۵۵۳]

(۱۴۹۷) ابو عثمان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ ”جو راہِ خدا میں سب سے پہلا تیر پھٹنے والے تھے“ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ”جو قلعہ طائف کی شہر پناہ پر چڑھنے والے تھے“ دونوں سے یہ سنا ہے کہ ہم نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص اپنے باپ کے علاوہ کسی اور شخص کو اپنا باپ قرار دیتا ہے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ شخص اس کا باپ نہیں ہے تو اس پر جنت

حرام ہے۔

(۱۴۹۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ أَبِي حَارِمٍ قَالَ قَالَ سَعْدٌ لَقَدْ رَأَيْتُنِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابِعَ سَبْعَةٍ وَمَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقَ الْحُبْلَةِ حَتَّى إِنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَا يُخَالِطُهُ شَيْءٌ ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ يُعْزِّرُونِي عَلَى الْإِسْلَامِ لَقَدْ خَسِرْتُ إِذَا وَضِلَّ سَعْيِي [صححه البخاری (۵۴۱۲)، وسلم (۲۹۶۶)، وابن حبان (۶۹۸۹)]. [انظر: ۱۵۶۶، ۱۶۱۸].

(۱۴۹۸) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ اپنے آپ کو سات میں کاسا تو اس آدمی پایا ہے (جس نے اسلام قبول کیا ہو) اس وقت ہمارے پاس کھانے کے لئے سوائے انگور کی شاخوں اور پتوں کے کوئی دوسری چیز نہ ہوتی تھی، اور ہم میں سے ہر ایک اس طرح بیگنی کرتا تھا جیسے بکری بیگنی کرتی ہے، اس کے ساتھ کوئی اور چیز نہ ملتی تھی، اور آج بنو اسد کے لوگ مجھ ہی کو میرے اسلام پر ملامت کرتے ہیں، تب تو میں بڑے خسارے میں رہا اور میری ساری محنت برباد ہو گئی۔

(۱۴۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقُ أَنْبَأَنَا سَفْيَانُ عَنْ عَصِمٍ حَدَّثَنِي أَبُو عَثْمَانَ النَّهْدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ [راجع: ۱۴۹۷].

(۱۴۹۹) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے باپ کے علاوہ کسی اور شخص کو اپنا باپ قرار دیتا ہے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ شخص اس کا باپ نہیں ہے تو اس پر جنت حرام ہے۔

(۱۵۰۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَعْدُ قُمْ فَأَدِّنْ بِيَمْنِي إِنَّهَا أَيَّامٌ أَكُلِي وَشُرْبِي وَلَا صَوْمَ فِيهَا [راجع: ۱۴۵۶].

(۱۵۰۰) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایام مئی میں نبی ﷺ نے مجھے یہ منادی کرنے کا حکم دیا کہ ایام تشریق کھانے پینے کے دن ہیں اس لئے ان میں روزہ نہیں ہے۔

(۱۵۰۱) حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ قَالَ قَالَ سَعْدٌ فِي سَنَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثُّلُثُ أَتَانِي يَعُودُنِي قَالَ فَقَالَ لِي أَوْصَيْتُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ جَعَلْتُ مَالِي كُلَّهُ فِي الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ قَالَ لَا تَفْعَلْ قُلْتُ إِنَّ وَرَثَتِي أَغْنِيَاءُ قُلْتُ الثُّلُثِينَ قَالَ لَا قُلْتُ فَالْشُّطْرَ قَالَ لَا قُلْتُ الثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالْثُلُثُ كَثِيرٌ [قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۹۷۵، النسائی: ۲۴۳/۶)]. قال شعيب: اسنادہ حسن. [راجع: ۱۴۴۰].

(۱۵۰۱) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وصیت میں ایک تہائی کی مقدار نبی ﷺ نے میرے حوالے سے مقرر فرمائی تھی، آپ ﷺ میرے پاس عیادت کے لئے تشریف لائے تھے، آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تم نے وصیت کر دی؟ میں نے

کہاجی! میں نے اپنا سارا مال فقراء، مساکین اور مسافروں کے نام وقف کرنے کی وصیت کر دی ہے، فرمایا ایسا نہ کرو، میں نے عرض کیا کہ میرے ورثاء غنی ہیں، بہر حال! میں دو تہائی کی وصیت کر دیتا ہوں؟ فرمایا نہیں، میں نے نصف کا ذکر کیا، فرمایا نہیں، میں نے تہائی کا ذکر فرمایا ہاں! ایک تہائی صحیح ہے اور یہ بھی زیادہ ہے۔

(۱۵۰۲) حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنِ الْحَضْرَمِيِّ بْنِ لَاحِقٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا هَامَةَ وَلَا عَدَوَى وَلَا طَيْرَةَ إِنْ يَكُنْ فِيهِ الْمَرْأَةُ وَالذَّائِبَةُ وَالذَّارِ [انظر: ۱۵۵۴].

(۱۵۰۲) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مرنے کے بعد مردے کی قبر سے اس کی کھوپڑی نکل آنے، بیماریوں کے متعدی ہونے اور بدشگونوں کی کوئی حیثیت نہیں ہے، اگر کسی چیز میں نحوست ہوتی تو عورت، گھوڑے اور گھر میں ہوتی۔

(۱۵۰۳) قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَالِكٍ (ح) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ تَوْفَلٍ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ وَالضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ عَامَ حَجِّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَهُمَا يَذْكُرَانِ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَقَالَ الضَّحَّاكُ لَا يَصْنَعُ ذَلِكَ إِلَّا مَنْ جَهَلَ أَمْرَ اللَّهِ فَقَالَ سَعْدٌ بِنَسَمًا قُلْتُ يَا ابْنَ أَخِي فَقَالَ الضَّحَّاكُ فَإِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَدْ نَهَى عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ سَعْدٌ قَدْ صَنَعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَنَعَهَا مَعَهُ [صححه ابن حبان (۳۹۳۹). وقال الترمذی: صحيح قال الألبانی: ضعيف الاسناد (الترمذی: ۸۲۳، النسائی: ۱۵۲/۵)]

قال شعيب: اسنادہ حسن۔

(۱۵۰۳) محمد بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ جس سال حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حج کے لئے تشریف لے گئے، اس سال انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور ضحاک بن قیس کو حج تمتع کا ذکر کرتے ہوئے سنا، ضحاک کہنے لگے کہ حج تمتع تو وہی آدمی کر سکتا ہے جو اللہ کے حکم سے ناواقف اور جاہل ہو، اس پر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھتیجے! تم نے یہ بہت بری بات کہی، ضحاک کہنے لگے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تو اس سے منع کیا ہے؟ فرمایا نبی ﷺ نے بھی اس طرح حج کیا ہے کہ ایک ہی سفر میں حج اور عمرہ کو جمع کر لیا اور ہم نے بھی ان کے ساتھ ایسا کیا ہے۔

(۱۵۰۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ عَنْ أَبِي عُمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ قَالَ سَعْدٌ وَقَالَ مَرَّةً سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ سَمِعْتُهُ أُذْنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَنْ ادَّعَى أَبَا غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ قَالَ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرَةَ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ وَأَنَا سَمِعْتُهُ أُذْنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [انظر: ۱۵۵۳]، [راجع: ۱۴۹۷].

(۱۵۰۴) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ سے یہ بات میرے ان کانوں نے سنی ہے اور میرے دل نے اسے محفوظ کیا ہے کہ جو شخص حالت اسلام میں اپنے باپ کے علاوہ کسی اور شخص کو اپنا باپ قرار دیتا ہے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ شخص اس کا باپ نہیں ہے تو اس پر جنت حرام ہے، حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا میرے بھی کانوں نے سنا ہے اور دل نے اسے محفوظ کیا ہے۔

(۱۵۰۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِعَلِّي أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى [صححه البخاری (۴۳۲۶)، ومسلم (۶۳) والطیالسی (۲۰۵)]. [راجع: ۱۴۹۰]

(۱۵۰۵) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارونؓ کو حضرت موسیٰؓ سے حاصل تھی، صرف نبوت کا فرق ہے۔

(۱۵۰۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَحَجَّاجٌ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ يَمْتَلِيَءَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَبْحًا يَرِيهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِيَءَ شِعْرًا قَالَ حَجَّاجٌ سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ حَبِيبٍ [صححه مسلم (۲۲۵۸)]. [انظر: ۱۵۳۵، ۱۵۶۹]

(۱۵۰۶) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کسی کا پیٹ قی سے بھر جانا اس بات کی نسبت زیادہ بہتر ہے کہ وہ شعر سے بھر جائے۔

(۱۵۰۷) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ رَسُولٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ يَمْتَلِيَءَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَبْحًا حَتَّى يَرِيهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِيَءَ شِعْرًا [قال شعیب: اسنادہ حسن]۔

(۱۵۰۷) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کسی کا پیٹ قی سے بھر جانا اس بات کی نسبت زیادہ بہتر ہے کہ وہ شعر سے بھر جائے۔

(۱۵۰۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الطَّاعُونَ إِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا وَإِذَا كُنْتُمْ بِهَا فَلَا تَفِرُّوا مِنْهُ قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِي هِشَامُ أَبُو بَكْرٍ أَنَّهُ عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ [راجع: ۱۴۹۱]۔

(۱۵۰۸) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے طاعون کے متعلق فرمایا کہ جس علاقے میں یہ وبا پھیل ہوئی ہو تم وہاں مت جاؤ، اور اگر تم کسی علاقے میں ہو اور وہاں وبا پھیل جائے تو وہاں سے نہ نکلو۔

(۱۵۰۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ قُلْتُ لِسَعْدِ

بْنِ مَالِكٍ إِنَّكَ إِنْسَانٌ فِيكَ حَدَّةٌ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ قَالَ مَا هُوَ قَالَ قُلْتُ حَدِيثُ عَلِيٍّ قَالَ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى قَالَ رَضِيتُ ثُمَّ قَالَ

بَلَى بَلَى [راجع: ۱۱۴۹۰]

(۱۵۰۹) حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ میں آپ سے ایک حدیث کے متعلق سوال کرنا چاہتا ہوں لیکن مجھے آپ سے پوچھتے ہوئے ڈر لگتا ہے کیونکہ آپ کے مزاج میں حدت ہے، انہوں نے فرمایا کون سی حدیث؟ میں نے پوچھا کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کے موقع پر اپنے نائب کے طور پر مدینہ منورہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو چھوڑا تھا تو ان سے کیا فرمایا تھا؟

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہو سوائے نبوت کے؟ جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی، انہوں نے کہا میں خوش ہوں، بھروسہ کرتا ہوں کہ یہی نسبت ہو سوائے نبوت کے۔

(۱۵۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَبَهْزٍ وَعَقَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي أَبُو عَوْنٍ قَالَ بَهْزٌ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ شَكَكَ النَّاسُ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى فِي الصَّلَاةِ قَالَ أَمَا أَنَا فَأَمَدُّ مِنَ الْأَوَّلِيِّينَ وَأَحْدَفُ مِنَ الْآخِرِيِّينَ وَلَا أَلُو مَا اقْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ أَوْ ظَنِّي بِكَ [انظر: ۱۵۱۸، ۱۵۴۸، ۱۵۵۷].

(۱۵۱۰) حضرت جابر بن سرہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ لوگوں کو آپ سے ہر چیز حتیٰ کہ نماز کے معاملے میں بھی شکایات ہیں، انہوں نے فرمایا کہ میں تو پہلی دور کعتیں نسبتاً لمبی کرتا ہوں اور دوسری دور کعتیں مختصر کر دیتا ہوں، اور میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں جو نمازیں پڑھی ہیں، ان کی پیروی کرنے میں میں کوئی کوتاہی نہیں کرتا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے آپ سے یہی امید تھی۔

(۱۵۱۱) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا فِطْرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَرِيكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الرَّقِيقِ الْكِنَانِيِّ قَالَ خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ زَمَنَ الْحَمَلِ فَلَقِينَا سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ بِهَا فَقَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَدِّ الْأَبْوَابِ الشَّارِعَةِ فِي الْمَسْجِدِ وَتَرْكِ بَابِ عَلِيٍّ قَالَ شُعْبَةُ اسْنَادُهُ ضَعِيفٌ. وَاحْزَجَهُ ابْنُ الْحَوْزِيِّ فِي ((الْمَوْضُوعَاتِ))

[۳۶۳/۱]

(۱۵۱۱) عبد اللہ بن رقیم کہتے ہیں کہ جنگ جمل کے زمانے میں ہم لوگ مدینہ منورہ پہنچے، وہاں ہماری ملاقات حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے ہوئی، تو انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی کی طرف کھلنے والے تمام دروازے بند کر دیے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا دروازہ کھلا رکھنے کا حکم دیا تھا۔

(۱۵۱۲) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ أَنْبَأَنَا لَيْثٌ وَأَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ الْقُرَشِيُّ ثُمَّ التَّيْمِيُّ عَنْ

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَهْلِكٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ [راجع ۱۴۷۶]

(۱۵۱۲) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ شخص ہم میں سے نہیں جو قرآن کریم کو عمدہ آواز کے ساتھ نہ پڑھے۔

(۱۵۱۳) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ أُنْبَأَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَطْرُقَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ بَعْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ | قال شعيب: حسن لغيره. وهذا اسناد ضعيف |

(۱۵۱۳) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص عشاء کی نماز کے بعد اچانک سفر سے واپس آ کر اپنے اہل خانہ کو پریشان کرے۔

(۱۵۱۴) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ أُنْبَأَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ أَرَادَ عُثْمَانُ بْنُ مَطْعُونٍ أَنْ يَتَبَلَّغَ فَتَنَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ أَجَازَ ذَلِكَ لَهُ لَأَخْتَصِمْنَا | صححه البخاری (۵۰۷۴)، ومسلم (۱۴۰۲)، وابن حبان (۴۰۲۸) | انظر ۱۵۲۵، ۱۵۸۸ |

(۱۵۱۴) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان بن مظعونؓ نے گوشہ نشینی اختیار کرنا چاہی لیکن نبی ﷺ نے انہیں اس کی اجازت نہ دی، اگر نبی ﷺ انہیں اس چیز کی اجازت دے دیتے تو ہم بھی کم از کم اپنے آپ کو خسی کر لیتے۔

(۱۵۱۵) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ مَوْلَى الْأُسُودِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي عِيَّاشٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ سُنِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الرُّطْبِ بِالتَّمْرِ فَقَالَ أَلَيْسَ يَنْقُصُ الرُّطْبُ إِذَا يَبَسَ قَالُوا بَلَى فَكَبَّرَهُ | صححه ابن حبان (۴۹۹۸)، و الحاكم (۳۸/۲) قال الالبانی: صحيح (ابوداود ۳۳۵۹ و ۳۳۶۰، ابن ماجه: ۲۲۶۴، الترمذی: ۱۲۲۵، النسائی: ۲۶۸/۷ و ۲۶۹) قال شعيب: اسناده قوى | [انظر ۱۵۴۴، ۱۵۵۲].

(۱۵۱۵) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کسی نے نبی ﷺ سے پوچھا کیا ترکھور خشک کھجور کے بدلے بیچنا جائز ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا کیا ایسا نہیں ہے کہ ترکھور خشک ہونے کے بعد کم رہ جاتی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا ایسا ہی ہے، اس پر نبی ﷺ نے اسے ناپسندیدہ قرار دیا۔

(۱۵۱۶) حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى مَرَرْنَا عَلَى مَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ فَدَخَلَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَنَاجَى رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ طَوِيلًا قَالَ سَأَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ ثَلَاثًا سَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالْعُرْقِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالسِّنَةِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنْعَنِهَا | صححه مسلم (۲۸۹۰) وابن ابی

شبیہ: ۱۰/۳۲۰، وابو یعلیٰ: ۷۳۴، [انظر: ۱۵۷۴]۔

(۱۵۱۶) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ کہیں جا رہے تھے، راستے میں ہمارا گزرا بنو معاویہ کی مسجد پر ہوا، نبی ﷺ نے اس مسجد میں داخل ہو کر دو رکعت نماز پڑھی، ہم نے بھی نبی ﷺ کے ساتھ یہ نماز پڑھی، اس کے بعد نبی ﷺ نے طویل دعاء فرمائی اور فراغت کے بعد فرمایا میں نے اپنے پروردگار سے تین چیزوں کی درخواست کی تھی، ایک درخواست تو میں نے یہ کی تھی کہ میری امت کو سمندر میں غرق کر کے ہلاک نہ کرے، اللہ نے میری یہ درخواست قبول کر لی، دوسری درخواست میں نے یہ کی تھی کہ میری امت کو قحط سالی کی وجہ سے ہلاک نہ کرے، اللہ نے میری یہ درخواست بھی قبول کر لی، اور تیسری درخواست میں نے یہ کی تھی کہ میری امت آپس میں نہ لڑے لیکن اللہ نے یہ دعاء قبول نہیں فرمائی۔

(۱۵۱۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ يَحْيَى حَدَّثَنِي رَجُلٌ كُنْتُ أَسْمِيهِ فَنَسِيتُ اسْمَهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَتْ لِي حَاجَةٌ إِلَى أَبِي سَعْدٍ قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ عَنْ مُجَمِّعٍ قَالَ كَانَ لِعُمَرَ بْنِ سَعْدٍ إِلَى أَبِيهِ حَاجَةٌ فَقَدَّمَ بَيْنَ بَدَى حَاجَتِهِ كَلَامًا مِمَّا يُحَدِّثُ النَّاسُ يُوصِلُونَ لَهُمْ يَكُنْ يَسْمَعُهُ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ يَا بَنِي قَدْ فَرَعْتُ مِنْ كَلَامِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا كُنْتُ مِنْ حَاجَتِكَ أَبَعْدَ وَلَا كُنْتُ فِيكَ أَزْهَدَ مِنِّي مُنْذُ سَمِعْتُ كَلَامَكَ هَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَيَكُونُ قَوْمٌ يَأْكُلُونَ بِاللَّسِنَتِهِمْ كَمَا تَأْكُلُ الْبَقَرَةُ مِنَ الْأَرْضِ [قال شعيب: حسن لغيره]۔

(۱۵۱۷) عمر بن سعد کہتے ہیں ایک مرتبہ مجھے اپنے والد حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے کوئی کام پڑ گیا، انہوں نے اپنا مقصد بیان کرنے سے پہلے ایک لمبی چوڑی تمہید باندھی جیسا کہ لوگوں کی عادت ہے، جب وہ اس سے فارغ ہوئے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹا! آپ اپنی بات پوری کر چکے؟ عرض کیا جی ہاں! فرمایا تم اپنی ضرورت سے بہت زیادہ دور نہیں ہو (میں تمہاری ضرورت پوری کر دوں گا) لیکن جب سے میں نے تم سے یہ بات سنی ہے، مجھے تم میں کوئی دلچسپی نہیں رہی، میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے عنقریب ایک ایسی قوم آئے گی جو اپنی زبان (چرب لسانی) کے بل بوتے پر کھائے گی جیسے گائے زمین سے اپنی زبان کے ذریعے کھانا کھاتی ہے۔

(۱۵۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَاءُ سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ شَكَا أَهْلُ الْكُوفَةِ سَعْدًا إِلَى عُمَرَ فَقَالُوا لَا يُحْسِنُ يُصَلِّي قَالَ فَسَأَلَهُ عُمَرُ فَقَالَ إِنِّي أَصَلَّى بِهِمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْكُدُ فِي الْأُولَيَيْنِ وَأُحْدِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ قَالَ ذَلِكَ الظَّنُّ بِكَ يَا أَبَا إِسْحَاقَ [صححه البخاری (۷۵۵)، ومسلم (۴۵۳)، وابن خزيمة (۵۰۸)]، [راجع: ۱۵۱۰]۔

(۱۵۱۸) حضرت جابر بن سرہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ اہل کوفہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی شکایت کی کہ وہ اچھی طرح نماز نہیں پڑھاتے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا، تو انہوں نے فرمایا کہ میں تو پہلی دو رکعتیں نسبتاً لمبی کرتا ہوں

اور دوسری دور کعتیں مختصر کر دیتا ہوں، اور میں نے نبی ﷺ کی اقتداء میں جو نمازیں پڑھی ہیں، ان کی پیروی کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں کرتا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے آپ سے یہی امید تھی۔

(۱۵۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِتَالُ الْمُؤْمِنِ كُفْرٌ وَسَبَابُهُ فُسُوقٌ وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ [قال الألبانی: صحيح (النسائی: ۱۲۱/۷). قال شعيب: اسنادہ حسن].

(۱۵۱۹) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مسلمان سے قتال کرنا کفر ہے اور اسے گالی دینا فسق ہے اور کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے قطع کلامی کرے۔

(۱۵۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا رَجُلًا سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ وَتَقَرَّرَ عَنْهُ حَتَّى أُنْزِلَ فِي ذَلِكَ الشَّيْءِ تَحْرِيمٌ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ [صححه البخاری (۷۲۸۹)، ومسلم (۲۳۵۸)، وابن حبان (۱۱۰)]. [انظر: ۱۵۴۵].

(۱۵۲۰) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مسلمانوں میں سب سے بڑا جرم اس شخص کا ہے جس نے کسی چیز کے متعلق سوال کیا اور ناگوار گزرنے والے امور کو معلوم کرنے کی کوشش کی، یہاں تک کہ اس کے سوال کے نتیجے میں اس چیز کی حرمت کا حکم نازل ہو گیا۔

(۱۵۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ أَوْ غَيْرِهِ أَنَّ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يَهِنْ قُرَيْشًا يَهِنُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ [قال شعيب: اسنادہ حسن].

(۱۵۲۱) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص قریش کو ذلیل کرنا چاہے، اللہ اسے ذلیل کر دے گا۔

(۱۵۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَلَمْ يُعْطِ رَجُلًا مِنْهُمْ شَيْئًا فَقَالَ سَعْدٌ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أُعْطِيَتَ فَلَنَا وَقَلَانًا وَلَمْ تُعْطِ فَلَانًا شَيْئًا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مُسْلِمٌ حَتَّى أَغَادَهَا سَعْدٌ ثَلَاثًا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوْ مُسْلِمٌ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأُعْطِي رَجُلًا وَأَدْعُ مَنْ هُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُمْ فَلَا أُعْطِيهِ شَيْئًا مَخَافَةَ أَنْ يَكُونُوا فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِمْ [صححه البخاری (۲۷)، ومسلم (۱۵۰)، وابن حبان (۱۶۳) والحمیدی: ۶۸، والطیالسی: ۱۹۸، وعبد بن حمید: ۱۴۰]. [انظر: ۱۵۷۹].

(۱۵۲۲) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے کچھ لوگوں کو مال و دولت عطا فرمایا، لیکن ان ہی میں سے ایک

آدمی کو کچھ بھی نہیں دیا، حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! آپ نے فلاں فلاں کو تو دے دیا، لیکن فلاں شخص کو کچھ بھی نہیں دیا، حالانکہ وہ پکا مؤمن بھی ہے، نبی ﷺ نے فرمایا مسلمان نہیں؟ یہ سوال جواب تین مرتبہ ہوئے، پھر نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں کچھ لوگوں کو دے دیتا ہوں اور ان لوگوں کو چھوڑ دیتا ہوں جو مجھے زیادہ محبوب ہوتے ہیں، اور انہیں کچھ نہیں دیتا، اس خوف اور اندیشے کی بناء پر کہ کہیں انہیں ان کے چہروں کے بل گھسیٹ کر جہنم میں نہ ڈال دیا جائے۔

(۱۵۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْوَزْغِ وَسَمَّاهُ فُؤَيْسِقًا [صححة مسلم (۲۲۳۸)، وابن حبان (۵۶۳۵)].

(۱۵۲۳) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے چھکلی کو مار دینے کا حکم دیا ہے اور آپ ﷺ نے اس کا نام ”فویسق“

رکھا ہے (جو کہ فاسق کی تصغیر ہے)

(۱۵۲۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمَرِضْتُ مَرَضًا أَشْفَيْتُ عَلَى الْمَوْتِ فَعَادَنِي رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا وَلَيْسَ يَرْتَبِي إِلَّا ابْنَةُ لِي أَفَأُوصِي بِثُلَاثِي

مَالِي قَالَ لَا قُلْتُ بِشَطْرِ مَالِي قَالَ لَا قُلْتُ فَنُلْتُ مَالِي قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ يَا سَعْدُ أَنْ تَدَعَ

وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَدْعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ إِنَّكَ يَا سَعْدُ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ

تَعَالَى إِلَّا أَجَرْتَ عَلَيْهَا حَتَّى اللَّقْمَةَ تَجْعَلَهَا فِي فِي امْرِئِكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُخَلِّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي

قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَتَخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أُرِدَدْتُ بِهِ دَرَجَةً وَرِفْعَةً وَلَعَلَّكَ تُخَلِّفُ حَتَّى يَنْفَعَ

اللَّهُ بِكَ أَقْرَامًا وَيَضُرَّ بِكَ آخَرِينَ اللَّهُمَّ امْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لَكِنْ الْبَائِسُ

سَعْدُ ابْنُ خَوْلَةَ رَفَى لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَاتَ بِمَكَّةَ [راجع: ۱۴۸۰].

(۱۵۲۴) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھا، میں مکہ مکرمہ میں ایسا

بیمار ہو گیا کہ موت کے قریب جا پہنچا، نبی ﷺ میری عیادت کے لئے تشریف لائے۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس بہت سا مال ہے، میری وارث صرف ایک بیٹی ہے، کیا میں اپنے دو تہائی مال

کو راہ خدا میں دینے کی وصیت کر سکتا ہوں؟ فرمایا نہیں، انہوں نے نصف کے متعلق پوچھا تب بھی منع فرما دیا، پھر جب ایک

تہائی مال کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! ایک تہائی مال کی وصیت کر سکتے ہو، اور یہ ایک تہائی بھی بہت زیادہ ہے، یاد

رکھو! تم اپنا مال جو اپنے اوپر خرچ کرتے ہو، یہ بھی صدقہ ہے، اپنے اہل عیال پر جو خرچ کرتے ہو، یہ بھی صدقہ ہے، اپنی بیوی پر

جو خرچ کرتے ہوئے بھی صدقہ ہے، نیز یہ کہ تم اپنے اہل خانہ کو اچھی حالت میں چھوڑ کر جاؤ، یہ اس سے بہتر ہے کہ تم انہیں

اس حال میں چھوڑ کر جاؤ کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائے پر مجبور ہو جائیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں اپنے

ساتھیوں سے پیچھے رہ جاؤں گا؟ نبی ﷺ نے فرمایا ایسا ہرگز نہیں ہوگا، تم جو عمل بھی رضائے الہی کے لئے کرو گے، تمہارے ذریعے اور بلندی میں اس کی برکت سے اضافہ ہوگا، اور ہو سکتا ہے کہ تمہیں زیادہ عمر ملے اور اللہ تمہارے ذریعے ایک قوم (مسلمانوں کو) نفع پہنچائے اور دوسرے لوگوں (کافروں) کو نقصان پہنچائے، اے اللہ! میرے صحابہ کی ہجرت کو مکمل فرما، انہیں ان کی ایڑیوں کے بل نہ لوٹا، افسوس! سعد بن خولہ پر، یہ مکہ مکرمہ میں ہی فوت ہو گئے تھے جس پر نبی ﷺ افسوس کا اظہار فرما رہے تھے۔

(۱۵۲۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ لَقَدْ رَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُثْمَانَ النَّبْتِ وَلَوْ أَحَلَّهُ لَا خُتْبَيْنَا [راجع: ۱۵۱۴].

(۱۵۲۵) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نے گوشہ نشینی اختیار کرنا چاہی لیکن نبی ﷺ نے انہیں اس کی اجازت نہ دی، اگر نبی ﷺ انہیں اس چیز کی اجازت دیتے تو ہم بھی کم از کم اپنے آپ کو خفی کر لیتے۔

(۱۵۲۶) حَدَّثَنَا بَرِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَدِّهِ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ إِلَّا وَصَفَ الذَّجَالَ لِمَتِّهِ وَلَأَصِفَتْهُ صِفَةً لَمْ يَصِفْهَا أَحَدٌ كَانَ قَبْلِي إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ بِأَعْوَرَ قَالَ شُعَيْبٌ صَحِيحٌ لغيره، أخرجه ابن أبي شيبة: ۱۵/۱۲۸، والبخاري: ۱۱۰۸، وأبو يعلى: ۷۲۵ [انظر: ۱۵۷۸].

(۱۵۲۶) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر نبی نے اپنی امت کے سامنے دجال کے اوصاف ضرور ذکر کیے ہیں، لیکن میں تمہارے سامنے اس کا ایک ایسا وصف بیان کروں گا جو مجھ سے پہلے کسی نبی نے بیان نہیں کیا، یاد رکھو! دجال کا نا ہوگا (اور ربوبیت کا دعویٰ کرے گا) جبکہ اللہ کا نہیں ہے۔

(۱۵۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ وَعَفَّانُ قَالَا حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ عَفَّانُ حَدَّثَنِي عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ الطَّاعُونَ ذِكْرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ رَجَزٌ أُصِيبَ بِهِ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَإِذَا كَانَ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا وَإِذَا كُنْتُمْ بِأَرْضٍ وَهِيَ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا [راجع: ۱۴۹۱].

(۱۵۲۷) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی موجودگی میں ”طاعون“ کا ذکر چھڑ گیا، نبی ﷺ نے فرمایا کہ یہ ایک عذاب ہے جو تم سے پہلی امتوں پر آیا تھا، اس لئے جس علاقے میں یہ وبا پھیلی ہوئی ہو تم وہاں مت جاؤ، اور اگر تم کسی علاقے میں ہو اور وہاں وبا پھیل جائے تو وہاں سے نہ نکلو۔

(۱۵۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ أَمِيرٌ عَلَى الْمَدِينَةِ أَنَّ سَعْدًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ مَا بَيْنَ لَابَتَى الْمَدِينَةِ حِينَ يُصْبِحُ لَمْ يَضُرَّهُ يَوْمَهُ ذَلِكَ شَيْءٌ حَتَّى يُمْسِيَ قَالَ فُلَيْحٌ وَأَطْنَهُ قَدْ قَالَ وَإِنْ أَكَلَهَا حِينَ يُمْسِي لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتَّى يُصْبِحَ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ يَا عَامِرُ انْظُرْ مَا

تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَامِرٌ وَاللَّهِ مَا كَذَبْتُ عَلَى سَعْدٍ وَمَا كَذَبَ سَعْدٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۱۴۴۲]۔

(۱۵۲۸) ابن معمر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ عامر بن سعد نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کو ”جبکہ وہ گور زمینہ تھے“ اپنے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث سنائی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص صبح نہار منہ مدینہ منورہ کے دونوں اطراف میں کہیں سے بھی عجوہ کھجور کے سات دانے لے کر کھائے تو اس دن شام تک اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی، راوی کا گمان ہے کہ انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ اگر شام کو کھالے تو صبح تک اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی، حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا عامر! اچھی طرح سوچ لو کہ تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کیا حدیث بیان کر رہے ہو؟ انہوں نے کہا کہ میں اس بات پر گواہ ہوں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ پر جھوٹ نہیں باندھ رہا اور یہ کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ نہیں باندھا۔ (۱۵۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ الْأَسْلَمِيُّ عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ جَاءَهُ ابْنُهُ عَامِرٌ فَقَالَ أَيْ بَنِي أَفِي الْفِتْنَةِ تَأْمُرُنِي أَنْ أَكُونَ رَأْسًا لَا وَاللَّهِ حَتَّى أُعْطَى سَيْفًا إِنْ ضَرَبْتُ بِهِ مُؤْمِنًا نَبَا عَنْهُ وَإِنْ ضَرَبْتُ بِهِ كَافِرًا قَتَلَهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ الْغَنَى الْخَفِيَّ النَّفِيَّ [قال شعيب: صحيح]

(۱۵۲۹) عمر بن سعد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ان کے بھائی عامر مدینہ منورہ سے باہر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے بکریوں کے فارم میں چلے گئے، حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا بیٹا! کیا تم مجھے شورش کے کاموں کا سرغنہ بننے کے لئے کہتے ہو؟ بخدا! ایسا نہیں ہو سکتا کہ میرے ہاتھ میں تلوار پکڑا دی جائے اور میں اس سے کسی مؤمن کو قتل کر دوں تو وہ اس کی خبر اڑا دے اور اگر کسی کافر کو قتل کر دوں تو وہ بھی اس پر پل پڑے، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بندے کو پسند فرماتے ہیں جو متقی ہو، بے نیاز ہو اور اپنے آپ کو مخفی رکھنے والا ہو۔

(۱۵۳۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ رَأَيْتُ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ شِمَالِهِ يَوْمَ أُحُدٍ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بَيْضٌ لَمْ أَرَهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ [راجع: ۱۴۷۱]۔

(۱۵۳۰) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے غزوہ احد کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں بائیں دو آدمیوں کو دیکھا جنہوں نے سفید کپڑے پہن رکھے تھے اور وہ بڑی سخت جنگ لڑ رہے تھے، میں نے انہیں اس سے پہلے دیکھا تھا اور نہ بعد میں۔

(۱۵۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْعِزَّارِ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ عَجِبْتُ لِلْمُسْلِمِ إِذَا أَصَابَهُ خَيْرٌ حَمِدَ اللَّهَ وَشَكَرَ وَإِذَا أَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ اِحْتَسَبَ وَصَبَرَ الْمُسْلِمُ يُوجَرُ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى فِي اللَّقْمَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى فِيهِ [راجع: ۱۴۸۷]۔

(۱۵۳۱) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بندہ مومن کے متعلق اللہ کی تقدیر اور فیصلے پر مجھے تعجب ہوتا ہے کہ اگر اسے کوئی بھلائی حاصل ہوتی ہے تو وہ اپنے پروردگار کا شکر ادا کرتا ہے، اور اگر کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ اس پر بھی ثواب کی نیت سے صبر کرتا ہے، (اور صبر و شکر دونوں اللہ کو پسند ہیں) مومن کو تو ہر چیز کے بدلے ثواب ملتا ہے حتیٰ کہ اس لقمے پر بھی جو وہ اٹھا کر اپنی بیوی کے منہ میں دیتا ہے۔

(۱۵۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ وَعَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُسَيَّبِ حَدَّثَنِي ابْنُ لِسْعَدِ بْنِ مَالِكٍ حَدِيثًا عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى سَعْدٍ فَقُلْتُ حَدِيثًا حَدَّثْتَهُ عَنْكَ حِينَ اسْتَخْلَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ فَغَضِبَ فَقَالَ مَنْ حَدَّثَكَ بِهِ فَكْرِهْتُ أَنْ أُخْبِرَهُ أَنَّ ابْنَهُ حَدَّثَنِيهِ فَيَغْضَبُ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ اسْتَخْلَفَ عَلِيًّا عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ عَلِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كُنْتُ أَحِبُّ أَنْ تَخْرُجَ وَجْهًا إِلَّا وَأَنَا مَعَكَ فَقَالَ أَوْ مَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي [راجع: ۱۴۹۰]

(۱۵۳۲) حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے ایک بیٹے نے مجھے اپنے والد کے حوالے سے ایک حدیث سنائی، میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان سے عرض کیا کہ مجھے آپ کے حوالے سے ایک حدیث معلوم ہوئی ہے جس کے مطابق نبی ﷺ نے اپنے پیچھے مدینہ منورہ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا تھا؟ وہ یہ سن کر غصے میں آگئے اور فرمایا کہ تم سے یہ حدیث کس نے بیان کی ہے؟ میں نے ان کے بیٹے کا نام لینا مناسب نہ سمجھا پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو غزوہ تبوک میں مدینہ منورہ پر اپنا نائب مقرر کر کے وہاں چھوڑ دیا تو وہ کہنے لگے یا رسول اللہ! میری خواہش تو یہی ہے کہ آپ جہاں بھی جائیں، میں آپ کے ہمراہ ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہو "سوائے نبوت کے" جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔

(۱۵۳۳) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مَالِكُ يَحْيَى ابْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِحَيٍّ يَمْشِي إِنَّهُ فِي الْجَنَّةِ إِلَّا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ [راجع: ۱۴۵۳].

(۱۵۳۳) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو کسی زندہ شخص کے حق میں یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ یہ زمین پر چلتا پھرتا جنتی ہے، سوائے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے۔

(۱۵۳۴) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ هَارُونَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا وَنَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ كَانَ رَجُلَانِ أَخَوَانِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَحَدُهُمَا أَفْضَلَ

مِنْ الْآخِرِ فَنُفِقِيَ الْإِدَى هُوَ أَفْضَلُهُمَا ثُمَّ عَمَرَ الْآخِرُ بَعْدَهُ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ تَوَفَّى فَذَكَرَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ الْأَوَّلِ عَلَى الْآخِرِ فَقَالَ أَلَمْ يَكُنْ يُصَلِّي فَقَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَانَ لَا بَأْسَ بِهِ فَقَالَ مَا يُدْرِيكُمْ مَاذَا بَلَغَتْ بِهِ صَلَاتُهُ ثُمَّ قَالَ عِنْدَ ذَلِكَ إِنَّمَا مَثَلُ الصَّلَوَاتِ كَمَثَلِ نَهَرٍ جَارٍ بِنَابٍ رَجُلٍ عَمَرَ عَذْبٌ يَفْتَحِمُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ فَمَا تَرَوْنَ يَبْقَى ذَلِكَ مِنْ ذَرْنِهِ [انساده قوی]

(۱۵۳۴) حضرت سعد رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے دورِ باسعادت میں دو بھائی تھے، ان میں سے ایک دوسرے سے افضل تھا، اس افضل شخص کا پہلے انتقال ہو گیا اور دوسرا بھائی اس کے بعد چالیس دن تک مزید زندہ رہا پھر وہ بھی فوت ہو گیا، نبی ﷺ کے سامنے جب ان کا تذکرہ ہوا تو لوگوں نے پہلے کے افضل ہونے کا ذکر کیا، نبی ﷺ نے فرمایا کیا یہ دوسرا بھائی نماز نہیں پڑھتا تھا؟ لوگوں نے کہا کیوں نہیں، لیکن اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا، نبی ﷺ نے فرمایا تمہیں کیا خبر کہ اس کی نمازوں نے اسے کہاں تک پہنچا دیا؟ پھر فرمایا کہ نماز کی مثال اس جاری نہر کی سی ہے جس کا پانی ٹٹھا اور شیریں ہو، اور وہ تمہارے گھر کے دروازے پر بہہ رہی ہو، اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غوطہ لگاتا ہو، تمہارا کیا خیال ہے، کیا اس کے جسم پر کچھ بھی میل کچیل باقی رہے گا؟

(۱۵۳۵) حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ يَمْتَلِيءَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَبْحًا وَدَمًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِيءَ شَعْرًا [راجع: ۱۵۰۶]

(۱۵۳۵) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کسی کا پیٹ قی سے بھر جانا اس بات کی نسبت زیادہ بہتر ہے کہ وہ شعر سے بھر جائے۔

(۱۵۳۶) حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَبَلَّغْنَا أَنَّ الطَّاعُونَ وَقَعَ بِالْكُوفَةِ قَالَ فَقُلْتُ مَنْ يَرَوِي هَذَا الْحَدِيثَ فَقِيلَ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ وَكَانَ غَائِبًا فَلَقِيتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ فَحَدَّثَنِي أَنَّهُ سَمِعَ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ سَعْدًا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَقَعَ الطَّاعُونَ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا وَإِذَا وَقَعَ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا قَالَ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَ أَسَامَةَ قَالَ نَعَمْ [انظر: ۲۲۱۴۱]

(۱۵۳۶) حبیب بن ابی ثابت کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مدینہ منورہ آیا ہوا تھا، پیچھے سے خبر معلوم ہوئی کہ کوفہ میں طاعون کی وبا پھوٹ پڑی ہے، میں نے لوگوں سے پوچھا کہ اس مضمون کی حدیث یہاں کون بیان کرتا ہے؟ لوگوں نے عامر بن سعد کا نام لیا، لیکن وہ اس وقت وہاں موجود نہ تھے، پھر میری ملاقات ابراہیم بن سعد سے ہوئی، انہوں نے مجھے حضرت اسامہ بن زید کے حوالے سے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی یہ روایت سنائی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کسی قوم میں طاعون کی وبا پھیل جائے تو تم وہاں مت جاؤ، اور اگر تم کسی علاقے میں پہلے سے موجود ہو اور وہاں طاعون کی وبا پھیل جائے تو وہاں سے نکلو

مت، میں نے ابراہیم سے پوچھا کیا آپ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت خود ہی ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔
(۱۵۳۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ زَكْرِيَّا عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِتَالُ الْمُسْلِمِ كُفْرٌ وَسِبَابُهُ فِسْقٌ [قال شعيب: اسنادہ صحیح]
(۱۵۳۷) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان سے قتال کرنا کفر ہے اور اسے گالی دینا فسق ہے۔

(۱۵۳۸) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ أَنبَأَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ شَفَانِي اللَّهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَهَبْ لِي هَذَا السِّيفُ قَالَ إِنَّ هَذَا السِّيفَ لَيْسَ لَكَ وَلَا لِي ضَعُهُ قَالَ فَوَضَعْتُهُ ثُمَّ رَجَعْتُ قُلْتُ عَسَى أَنْ يُعْطَى هَذَا السِّيفُ الْيَوْمَ مِنْ لَمْ يَلِ بِلَالِي قَالَ إِذَا رَحُلٌ يَدْعُونِي مِنْ وَرَائِي قَالَ قُلْتُ قَدْ أَنْزَلَ فِيَّ شَيْءٌ قَالَ كُنْتَ سَأَلْتَنِي السِّيفَ وَلَيْسَ هُوَ لِي وَإِنَّهُ قَدْ وَهَبَ لِي فَهُوَ لَكَ قَالَ وَأَنْزَلْتَ هَذِهِ الْآيَةَ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ [انظر ۱۵۶۷، ۱۶۱۴]

(۱۵۳۸) حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ نے آج مجھے مشرکین سے بچالیا ہے، اس لئے آپ یہ تلوار مجھے دے دیجئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تلوار تمہاری ہے اور نہ میری، اس لئے اسے یہیں رکھ دو، چنانچہ میں وہ تلوار رکھ کر واپس چلا گیا، اور اپنے دل میں سوچنے لگا کہ شاید نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ تلوار کسی ایسے شخص کو عطاء فرمادیں جسے میری طرح کی آزمائش نہ آئی ہو، اتنی دیر میں مجھے پیچھے سے ایک آدمی کی آواز آئی جو مجھے بلا رہا تھا، میں نے سوچا کہ شاید میرے بارے کوئی حکم نازل ہوا ہے؟

میں وہاں پہنچا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے مجھ سے یہ تلوار مانگی تھی، واقعی یہ تلوار میری نہ تھی لیکن اب مجھے بطور ہبہ کے مل گئی ہے اس لئے میں تمہیں دیتا ہوں، اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی کہ اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم! یہ لوگ آپ سے مال غنیمت کا سوال کرتے ہیں، آپ فرما دیجئے کہ مال غنیمت اللہ اور اس کے رسول کا ہے۔

(۱۵۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ وَجَدْتُ هَذَا الْحَدِيثَ فِي كِتَابِ أَبِي بَخْطٍ يَدِهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمُتَعَالِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْمُجَالِدُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ جَاءَتْهُ جُهَيْنَةُ فَقَالُوا إِنَّكَ قَدْ نَزَلْتَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا فَأَوْثَقْنَا حَتَّى نَأْتِيكَ وَتَوَمَّنَا فَأَوْثَقْنَا لَهُمْ فَأَسْلَمُوا قَالَ فَبَعَثْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجَبٍ وَلَا نَكُونُ مِائَةً وَأَمَرَنَا أَنْ نَغِيرَ عَلَى حَتَّى مِنْ بَنِي كِنَانَةَ إِلَى جَنْبِ جُهَيْنَةَ فَأَعْرَضْنَا عَنْهُمْ وَكَانُوا كَثِيرًا فَلَجْنَا إِلَى جُهَيْنَةَ فَمَنَعُونَا وَقَالُوا لِمَ تَقَاتِلُونَ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَقُلْنَا إِنَّمَا نُقَاتِلُ مَنْ أَخْرَجَنَا مِنَ الْبَلَدِ الْحَرَامِ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ مَا تَرَوْنَ فَقَالَ بَعْضُنَا

نَاتَى نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُخِرَهُ وَقَالَ قَوْمٌ لَا بَلْ نَقِيمُ هَاهُنَا وَقُلْتُ أَنَا فِي أَنَاسٍ مَعِيَ لَا بَلْ نَاتَى
عِيرَ قُرَيْشٍ فَتَقَطَّعُهَا فَأَنْطَلَقْنَا إِلَى الْعِيرِ وَكَانَ الْقَيْءُ إِذْ ذَاكَ مَنْ أَخَذَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ فَأَنْطَلَقْنَا إِلَى الْعِيرِ
وَأَنْطَلَقَ أَصْحَابُنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ الْخَبَرَ فَقَامَ غَضَبَانَا مُحَمَّرَ الْوَجْهِ فَقَالَ أَذْهَبْتُمْ
مِنْ عِنْدِي جَمِيعًا وَجِئْتُمْ مُتَفَرِّقِينَ إِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ الْفُرْقَةُ لَأَبْعَثَنَّ عَلَيْكُمْ رَجُلًا لَيْسَ بِخَيْرِكُمْ
أَصْبَرُكُمْ عَلَى الْجُوعِ وَالْعَطَشِ فَبَعَثَ عَلَيْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ جَحْشٍ الْأَسَدِيُّ فَكَانَ أَوَّلَ أَمِيرٍ أُمِرَ فِي
الْإِسْلَامِ [إسناده ضعيف].

(۱۵۳۹) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے مروی ہے کہ جب نبی ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ کے پاس قبیلہ جہینہ
کے لوگ آئے، اور کہنے لگے کہ آپ لوگ ہمارے درمیان آ کر قیام پذیر ہو گئے ہیں اس لئے ہمیں کوئی وثیقہ لکھ دیجئے تاکہ جب
ہم آپ کے پاس آئیں تو آپ پر ہمیں اطمینان ہو، نبی ﷺ نے انہیں وثیقہ لکھوا دیا، بعد میں وہ لوگ مسلمان ہو گئے۔
کچھ عرصہ بعد ماہ رجب میں نبی ﷺ نے ہمیں روانہ فرمایا، ہماری تعداد سو بھی نہیں ہوگی، اور ہمیں حکم دیا کہ قبیلہ جہینہ کے
پہلو میں بنو کنانہ کا ایک قبیلہ آباد ہے، اس پر حملہ کریں، ہم نے ان پر شب خون مارا لیکن ان کی تعداد بہت زیادہ تھی، چنانچہ ہم
نے قبیلہ جہینہ میں پناہ لی لیکن انہوں نے ہمیں پناہ دینے سے انکار کر دیا اور کہنے لگے کہ تم لوگ اشہر حرم میں قتال کیوں کر رہے
ہو؟ ہم نے جواب دیا کہ ہم ان لوگوں سے قتال کر رہے ہیں جنہوں نے ہمیں بلد حرام سے شہر حرام میں نکال کر ان کی حرمت کو ختم
کیا تھا۔

پھر ہم آپس میں ایک دوسرے سے مشورہ کرنے لگے کہ اب کیا کیا جائے؟ کچھ لوگوں نے کہا کہ ہم نبی ﷺ کے پاس
چل کر انہیں ساری صورت حال سے مطلع کرتے ہیں، بعض لوگوں نے کہا نہیں، ہم یہیں ٹھہریں گے، چند لوگوں کے ساتھ میری
راے یہ تھی کہ ہم لوگ قریش کے قافلے کی طرف چلتے ہیں اور ان پر حملہ کرتے ہیں، چنانچہ لوگ قافلہ کی طرف روانہ ہو گئے۔
اس وقت مال غنیمت کا یہ اصول تھا کہ جس کے ہاتھ جو چیز لگ گئی، وہ اس کی ہو گئی، ہم میں سے کچھ لوگوں نے جا کر
نبی ﷺ کو بھی اس کی خبر کر دی، نبی ﷺ غصے میں آ کر کھڑے ہو گئے اور آپ ﷺ کے روئے انور کا رنگ سرخ ہو گیا، اور فرمایا کہ
تم لوگ میرے پاس سے اکٹھے ہو کر گئے تھے، اور اب جدا جدا ہو کر آ رہے ہو، تم سے پہلے لوگوں کو اسی تفرقہ نے ہی ہلاک کیا تھا،
میں تم پر ایک ایسے آدمی کو امیر مقرر کر کے بھیجوں گا جو اگرچہ تم سے زیادہ بہتر نہیں ہوگا لیکن بھوک اور پیاس کی برداشت میں تم سے
زیادہ مضبوط ہوگا، چنانچہ نبی ﷺ نے حضرت عبداللہ بن جحشؓ کو امیر بنا کر بھیجا، جو اسلام میں سب سے پہلے امیر تھے۔

(۱۵۴۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ وَعَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ
عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَعَنْ نَافِعِ بْنِ عُثْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تُقَاتِلُونَ جَزِيرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ لَكُمْ ثُمَّ تُقَاتِلُونَ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ لَكُمْ ثُمَّ تُقَاتِلُونَ الرُّومَ فَيَفْتَحُهَا

اللَّهُ لَكُمْ ثُمَّ تَقَاتِلُونَ الدَّجَالَ فَيَفْتَحُهُ اللَّهُ لَكُمْ قَالَ فَقَالَ جَابِرٌ لَا يَخْرُجُ الدَّجَالُ حَتَّى يَفْتَحَ الرُّومُ [صححه

مسلم (۲۹۰۰)]. [انظر: ۱۹۱۸۱]

(۱۵۳۰) حضرت نافع بن عتبہ بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگ جزیرہ عرب والوں سے قتال کرو گے اور اللہ تمہیں ان پر فتح عطا فرمائے گا، پھر تم اہل فارس سے جنگ کرو گے اور اللہ تمہیں ان پر بھی فتح عطا فرمائے گا، پھر تم رومیوں سے جنگ کرو گے، اللہ تمہیں ان پر بھی فتح عطا فرمائے گا اور پھر تم دجال سے جنگ کرو گے، اور اللہ تمہیں اس پر بھی فتح نصیب فرمائے گا حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ فتح روم سے پہلے دجال کا خروج نہیں ہوگا۔

(۱۵۴۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ عَنْ سَمُرَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَغْزُونَ جَزِيرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُ اللَّهُ لَكُمْ وَتَغْزُونَ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ لَكُمْ وَتَغْزُونَ الرُّومَ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ لَكُمْ وَتَغْزُونَ الدَّجَالَ فَيَفْتَحُ اللَّهُ لَكُمْ [انظر: ۱۵۴۰، ۱۹۱۸۱].

(۱۵۳۱) حضرت نافع بن عتبہ بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگ جزیرہ عرب والوں سے قتال کرو گے اور اللہ تمہیں ان پر فتح عطا فرمائے گا، پھر تم اہل فارس سے جنگ کرو گے اور اللہ تمہیں ان پر بھی فتح عطا فرمائے گا، پھر تم رومیوں سے جنگ کرو گے، اللہ تمہیں ان پر بھی فتح عطا فرمائے گا اور پھر تم دجال سے جنگ کرو گے، اور اللہ تمہیں اس پر بھی فتح نصیب فرمائے گا حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ فتح روم سے پہلے دجال کا خروج نہیں ہوگا۔

(۱۵۴۲) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِكْرِمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ لَيْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ أَنَّ أَصْحَابَ الْمَزَارِعِ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يُكْرُونَ مَزَارِعَهُمْ بِمَا يَكُونُ عَلَى السَّوَادِ مِنَ الزُّرُوعِ وَمَا سَعِدَ بِالمَاءِ مِمَّا حَوْلَ النَّبْتِ فَجَاءُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَصَمُوا فِي بَعْضِ ذَلِكَ فَنَهَاَهُمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُكْرُوا بِذَلِكَ وَقَالَ اكْرُوا بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ [صححه ابن حبان (۵۲۰۱)]. قال الألبانی، حسن

(ابوداؤد: ۳۳۹۱، النسائی: ۴۱/۷)، قال شعيب: حسن لغيره. وهذا اسنادہ ضعیف. [انظر: ۱۵۸۲].

(۱۵۳۲) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے دور باسعادت میں کھیتوں کے مالکان اپنے کھیت کرائے پر دے دیا کرتے تھے اور اس کا عوض یہ طے کر لیا کرتے تھے کہ نالیوں کے اوپر جو پیداوار ہو اور جسے پانی خود بخود پہنچ جائے وہ ہم لیں گے، یہ معاملہ نبی ﷺ تک پہنچا اور بعض لوگوں کا اس میں جھگڑا بھی ہوا تو نبی ﷺ نے اس طرح کرائے پر زمین لینے دینے سے منع فرمادیا اور فرمایا کہ سونے چاندی کے بدلے زمین کو کرایہ پر لیا دیا کرو۔

(۱۵۴۳) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي عَتِيقٍ قَالَ يَعْقُوبُ ابْنُ أَبِي عَتِيقٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا تَخَنَّم أَحَدُكُمْ فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَغِيبْ نُخَامَتَهُ أَنْ تُصِيبَ جِلْدَ مُؤْمِنٍ أَوْ ثَوْبَهُ فَتُؤْذِيَهُ [صححه ابن خزيمة (۱۳۱۱) قال شعيب: اسناده حسن.]

(۱۵۴۳) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر تم میں سے کوئی شخص مسجد میں تھوک دے تو اسے چاہئے کہ وہ اسے چھپا دے تاکہ وہ کسی مسلمان کے جسم یا کپڑوں کو لگ کر اس کی افیت کا سبب نہ بن جائے۔

(۱۵۴۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ عِيَّاشٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ الْبَيْضَاءِ بِالسُّلْتِ فَكَرِهَهُ وَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَالُّ عَنْ الرُّطْبِ بِالتَّمْرِ فَقَالَ يَنْقُصُ إِذَا بَيْسَ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَلَا إِذَا [راجع ۱۱۵۱۵]

(۱۵۴۴) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کسی نے ان سے پوچھا کیا تر کھجور کو خشک کھجور کے بدلے بیچنا جائز ہے؟ انہوں نے اس کو ناپسندیدہ سمجھا اور فرمایا ایک مرتبہ نبی ﷺ سے بھی کسی شخص نے یہی سوال پوچھا تھا تو میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا، کیا ایسا نہیں ہے تر کھجور خشک ہونے کے بعد کم رہ جاتی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا ایسا ہی ہے، اس پر نبی ﷺ نے فرمایا پھر نہیں۔

(۱۵۴۵) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ بَلَغَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْظَمُ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ أَمْرِ لَمْ يُحَرِّمْ فَحَرَّمَ عَلَى النَّاسِ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ [راجع: ۱۱۵۲۰]

(۱۵۴۵) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مسلمانوں میں سب سے بڑا جرم اس شخص کا ہے جس نے کسی چیز کے متعلق سوال کیا جو حرام نہ تھی لیکن اس کے سوال کے نتیجے میں اس چیز کی حرمت کا حکم نازل ہو گیا۔

(۱۵۴۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرَضْتُ بِمَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ مَرَضًا شَدِيدًا أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَأَتَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا وَلَيْسَ بِرُبْنِي إِلَّا ابْنَتِي أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلْثِي مَالِي وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً أَتَصَدَّقُ بِمَالِي قَالَ لَا قَالَ فَأَتَصَدَّقُ بِثُلْثِي مَالِي قَالَ لَا قُلْتُ فَالْشَّطْرُ قَالَ لَا قَالَ قُلْتُ أَلْثُلُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَبِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَتْرَكَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَتْرَكَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ إِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً إِلَّا أُجِرْتَ فِيهَا حَتَّى اللَّقْمَةُ تَرْفَعَهَا إِلَى فِي أَمْرَاتِكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحْلَفُ عَنْ هَجْرَتِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِي فَتَعْمَلْ عَمَلًا تُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أَرَدَدْتُ بِهِ رِفْعَةً وَدَرَجَةً وَلَعَلَّكَ أَنْ تُخَلَّفَ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ اللَّهُمَّ امْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لَكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ ابْنُ حَوْلَةَ يَرْتِي لَهُ أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ [راجع: ۱۱۴۸۰]

(۱۵۴۶) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھا، میں مکہ مکرمہ میں ایسا بیمار ہو گیا کہ موت کے قریب جا پہنچا، نبی ﷺ میری عیادت کے لئے تشریف لائے۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس بہت سا مال ہے، میری وارث صرف ایک بیٹی ہے، کیا میں اپنے دو تہائی مال کو راہ خدا میں دینے کی وصیت کر سکتا ہوں؟ فرمایا نہیں، انہوں نے نصف کے متعلق پوچھا تب بھی منع فرمادیا، پھر جب ایک تہائی مال کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! ایک تہائی مال کی وصیت کر سکتے ہو، اور یہ ایک تہائی بھی بہت زیادہ ہے، یاد رکھو! تم اپنا مال جو اپنے اوپر خرچ کرتے ہو، یہ بھی صدقہ ہے، اپنے اہل عیال پر جو خرچ کرتے ہو، یہ بھی صدقہ ہے، اپنی بیوی پر جو خرچ کرتے ہو، یہ بھی صدقہ ہے، نیز یہ کہ تم اپنے اہل خانہ کو اچھی حالت میں چھوڑ کر جاؤ، یہ اس سے بہت بہتر ہے کہ تم انہیں اس حال میں چھوڑ جاؤ کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائے پر مجبور ہو جائیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں اپنے ساتھیوں سے پیچھے رہ جاؤں گا؟ نبی ﷺ نے فرمایا ایسا ہرگز نہیں ہوگا، تم جو عمل بھی رضاء الہی کے لئے کرو گے، تمہارے درجے اور بلندی میں اس کی برکت سے اضافہ ہوگا، اور ہو سکتا ہے کہ تمہیں زیادہ عمر ملے اور اللہ تمہارے ذریعے ایک قوم (مسلمانوں) کو نفع پہنچائے اور دوسرے لوگوں (کافروں) کو نقصان پہنچائے، اے اللہ! میرے صحابہ کی ہجرت کو مکمل فرما، انہیں ان کی ایڑیوں کے بل نہ لوٹا، افسوس! سعد بن خولہ پر، یہ مکہ مکرمہ میں ہی فوت ہو گئے تھے جس پر نبی ﷺ افسوس کا اظہار فرما رہے تھے۔

(۱۵۴۷) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى قِيلَ لِسُفْيَانَ غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي قَالَ قَالَ نَعَمْ [راجع: ۱۴۹۰]۔

(۱۵۴۷) حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہے ”سوائے نبوت کے“ جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔

(۱۵۴۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ سَمِعَهُ مِنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ شَكَاهُ أَهْلُ الْكُوفَةِ سَعْدًا إِلَى عُمَرَ فَقَالُوا إِنَّهُ لَا يُحْسِنُ يُصَلِّي قَالَ أَلَا عَارِبُ وَاللَّهِ مَا أَلَوْ بِهِمْ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ أَرْكَدُ فِي الْأُولَيَيْنِ وَأَحْدِفُ فِي الْآخِرَتَيْنِ فَسَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ كَذَلِكَ الظَّنُّ بِكَ يَا أَبَا إِسْحَاقَ [راجع: ۱۵۱۰]۔

(۱۵۴۸) حضرت جابر بن سمرہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ اہل کوفہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی شکایت کی کہ وہ اچھی طرح نماز نہیں پڑھاتے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا، انہوں نے فرمایا کہ میں تو پہلی دو رکعتیں نسبتاً لمبی کرتا ہوں اور دوسری دو رکعتیں مختصر کر دیتا ہوں، اور میں نے نبی ﷺ کی اقتداء میں جو نمازیں پڑھی ہیں، ان کی پیروی کرنے میں میں کوئی کوتاہی نہیں کرتا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے آپ سے یہی امید تھی۔

(۱۵۴۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَهْيٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ [راجع: ۱۴۷۶].

(۱۵۴۹) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ شخص ہم میں سے نہیں جو قرآن کریم کو عمدہ آواز کے ساتھ نہ پڑھے۔

(۱۵۵۰) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرُو عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ نَشَدْتُكُمْ اللَّهَ الَّذِي تَقُومُ بِهِ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَقَالَ مَرَّةً الْبُذِي يَأْذِيهِ تَقُومُ أَعْلِمْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّا لَا نُورِثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ [راجع: ۱۷۷۲].

(۱۵۵۰) ایک مرتبہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا میں تمہیں اس اللہ کی قسم اور واسطہ دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں، کیا آپ کے علم میں یہ بات ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ہمارے مال میں وراثت جاری نہیں ہوتی، ہم جو کچھ چھوڑ جاتے ہیں وہ سب صدقہ ہوتا ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔

(۱۵۵۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْعَلَاءِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ بَكْرِ بْنِ قُرَوَّاشٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ قَيْلٍ لِسُفْيَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالَ شَيْطَانُ الرَّذْهَةِ يَحْتَدِرُهُ يَعْنِي رَجُلًا مِنْ بَجِيلَةَ [صححه الحاكم (۵۲۱/۴)، وقال الذهبي: ما بعده من الصحة وانكره. قال شعيب: اسناده ضعيف].

(۱۵۵۱) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا پہاڑ یا چٹان کے گڑھے کی برائی اور نقصان یہ ہے کہ قبیلہ بَجِيلَة کا آدمی بھی بلندی سے پستی میں جا پڑتا ہے۔

(۱۵۵۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عِيَّاشٍ قَالَ سُئِلَ سَعْدٌ عَنْ بَيْعِ سُلَيْمٍ بِشَعِيرٍ أَوْ شَيْءٍ مِنْ هَذَا فَقَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَمْرِ بِرُطَبٍ فَقَالَ تَنْقُصُ الرُّطْبَةُ إِذَا يَسَسَتْ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَلَا إِذَا [راجع: ۱۵۱۵].

(۱۵۵۲) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کسی نے ان سے پوچھا کیا بغیر چھلکے کے ہو کو عام ہو کے بدلے بیچنا جائز ہے؟ انہوں نے فرمایا ایک مرتبہ نبی ﷺ سے بھی کسی شخص نے تر کھجور کو خشک کھجور کے بدلے بیچنے کا سوال پوچھا تھا تو میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا، کیا ایسا نہیں ہے تر کھجور خشک ہونے کے بعد کم رہ جاتی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا ایسا ہی ہے، اس پر نبی ﷺ نے فرمایا پھر نہیں۔

(۱۵۵۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ سَمِعْتُ أُذُنَايَ وَوَعَى قَلْبِي مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ قَالَ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرَةَ فَحَدَّثَنِي فَقَالَ وَأَنَا سَمِعْتُ أُذُنَايَ وَوَعَى قَلْبِي مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ قَالَ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرَةَ فَحَدَّثَنِي فَقَالَ وَأَنَا سَمِعْتُ أُذُنَايَ وَوَعَى قَلْبِي مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ

وَسَلَّمَ [راجع: ۱۴۹۷].

(۱۵۵۳) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ سے یہ بات میرے ان کانوں نے سنی ہے اور میرے دل نے اسے محفوظ کیا ہے کہ جو شخص حالت اسلام میں اپنے باپ کے علاوہ کسی اور شخص کو اپنا باپ قرار دیتا ہے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ شخص اس کا باپ نہیں ہے تو اس پر جنت حرام ہے، حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا میرے بھی کانوں نے سنا ہے اور دل نے اسے محفوظ کیا ہے۔

(۱۵۵۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ الْحَضَرَمِيِّ بْنِ لَاحِقٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَأَلْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ عَنِ الطَّيْرَةِ فَاتَّهَرَنِي وَقَالَ مَنْ حَدَّثَكَ فَكُفِّرْهُ أَنْ أُحَدِّثَهُ مَنْ حَدَّثَنِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عُدْوَى وَلَا طَيْرَةٌ وَلَا هَامٌ إِنْ تَكُنِ الطَّيْرَةُ فِي شَيْءٍ فَفِي الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ وَالذَّارِ وَإِذَا سَمِعْتُمْ بِالطَّاعُونَ بِأَرْضٍ فَلَا تَهَيَّطُوا وَإِذَا كَانَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَفِرُّوا مِنْهُ [قال الألساني: صحيح (ابن داود: ۳۹۲۱) قال شعيب: اسناده جيد]. [انظر: ۱۱۶۱۵]. [راجع: ۱۴۹۱، ۱۵۰۲].

(۱۵۵۴) حضرت سعید بن مسیبؓ کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے بدشگونی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے مجھے ڈانٹ دیا اور فرمایا تم سے یہ حدیث کس نے بیان کی ہے؟ میں نے ان صاحب کا نام لینا مناسب نہ سمجھا جنہوں نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی تھی، انہوں نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی بیماری متعدی نہیں ہوتی، بدشگونی اور مردے کی قبر سے اس کی کھوپڑی نکلنے کی کوئی حیثیت نہیں ہے، اگر کسی چیز میں نحوست ہوتی تو گھوڑے، عورت اور گھر میں ہوتی، اور جب تم کسی علاقے میں طاعون کی وبا پھیلنے کا سنو تو وہاں مت جاؤ، اور اگر تم کسی علاقے میں ہو اور وہاں طاعون کی وبا پھوٹ پڑے تو وہاں سے راہ فرار مت اختیار کرو۔

(۱۵۵۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ إِبرَاهِيمَ أَبْنَانَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ سَعْدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً قَالَ الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأُمَمَلُ ثُمَّ الْأُمَمَلُ حَتَّى يَبْتَلَى الْعَبْدُ عَلَى قَدْرِ دِينِهِ ذَلِكَ فَإِنْ كَانَ صُلْبَ الدِّينِ ابْتُلِيَ عَلَى قَدْرِ ذَلِكَ وَقَالَ مَرَّةً أَشَدُّ بَلَاءً وَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ رِقَّةٌ ابْتُلِيَ عَلَى قَدْرِ ذَلِكَ وَقَالَ مَرَّةً عَلَى حَسَبِ دِينِهِ قَالَ فَمَا تَبْرَحُ الْبَلَايَا عَنِ الْعَبْدِ حَتَّى يَمْشِيَ فِي الْأَرْضِ يَعْنِي وَمَا إِنْ عَلَيْهِ مِنْ خَطِيئَةٍ قَالَ أَبِي وَقَالَ مَرَّةً عَنْ سَعْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ [راجع: ۱۴۸۱].

(۱۵۵۵) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! سب سے زیادہ سخت مصیبت کن لوگوں پر آتی ہے؟ فرمایا انبیاء کرامؑ پر، پھر درجہ بدرجہ عام لوگوں پر، انسان پر آزمائش اس کے دین کے اعتبار سے آتی ہے، اگر اس کے دین میں پچنگی ہو تو اس کے مصائب میں مزید اضافہ کر دیا جاتا ہے اور اگر اس کے دین میں کمزور ہو تو اس کے مصائب میں تخفیف کر دی جاتی ہے، اور انسان پر مسلسل مصائب آتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب وہ

زمین پر چلتا ہے تو اس کا کوئی گناہ نہیں ہوتا۔

(۱۵۵۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ قُتِلَ أَخِي عُمَيْرٌ وَقَتَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ وَأَخَذْتُ سَيْفَهُ وَكَانَ يُسَمَّى ذَا الْكَتِيفَةِ فَأَتَيْتُ بِهِ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَذْهَبُ فَأَطْرَحُهُ فِي الْقَبْضِ قَالَ فَرَجَعْتُ وَبِي مَا لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللَّهُ مِنْ قَتْلِ أَخِي وَأَخَذِ سَلْبِي قَالَ فَمَا جَاوَزْتُ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى نَزَلَتْ سُورَةُ الْأَنْفَالِ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْهَبُ فَخُذْ سَيْفَكَ قَالَ شَعِبٌ: حَسَنٌ لغيره، أخرجه ابن أبي شيبة: ۳۷۰/۱۲.

(۱۵۵۶) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ بدر کے دن میرے بھائی عمیر شہید ہو گئے اور میں نے سعید بن عاص کو قتل کر دیا اور اس کی تلوار لے لی، جس کا نام ”ذوالکتیفہ“ تھا، میں وہ تلوار لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، نبی ﷺ نے فرمایا جا کر یہ تلوار مال غنیمت میں ڈال دو، مجھے اپنے بھائی کی شہادت کا جو غم تھا اور مال غنیمت کے حصول کا جو خیال تھا، اسے اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا تھا، ابھی میں تھوڑی دور ہی گیا تھا کہ سورہ انفال نازل ہو گئی اور نبی ﷺ نے فرمایا کہ جا کر اپنی تلوار لے لو۔

(۱۵۵۷) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ شَكَا أَهْلُ الْكُوفَةِ سَعْدًا إِلَى عُمَرَ فَقَالُوا لَا يُحْسِنُ يُصَلِّي فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ لَهُ فَقَالَ أَمَّا صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ كُنْتُ أَصَلِّي بِهِمْ أَرْكُدُ فِي الْأُولَيَيْنِ وَأُحْدِثُ فِي الْآخِرَتَيْنِ فَقَالَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ يَا أَبَا إِسْحَاقَ [راجع: ۱۵۱۰]

(۱۵۵۷) حضرت جابر بن سمرہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ اہل کوفہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی شکایت کی کہ وہ اچھی طرح نماز نہیں پڑھاتے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا، انہوں نے فرمایا کہ میں تو پہلی دو رکعتیں نسبتاً لمبی کرتا ہوں اور دوسری دو رکعتیں مختصر کر دیتا ہوں، اور میں نے نبی ﷺ کی اقتداء میں جو نمازیں پڑھی ہیں، ان کی پیروی کرنے میں میں کوئی کوتاہی نہیں کرتا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے آپ سے یہی امید تھی۔

(۱۵۵۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نُفَيْهِ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْفَرَّاطُ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَرَادَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ بِدَهْمٍ أَوْ بِسُوءٍ أَذَابَهُ اللَّهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ [صححه مسلم (۱۳۸۷)].

(۱۵۵۸) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اہل مدینہ کے ساتھ کسی ناگہانی دھوکے یا برائی کا ارادہ کرے گا، اللہ اسے اس طرح پگھلا دے گا جیسے پانی میں نمک پگھل جاتا ہے۔

(۱۵۵۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنُ لَبِيَّةٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الذِّكْرِ الْخَفِيُّ وَخَيْرُ الرِّزْقِ مَا يَكْفِي [راجع: ۱۴۷۷]

(۱۵۵۹) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بہترین ذکر وہ ہے جو خفی ہو اور بہترین رزق

وہ ہے جو کفایت کر سکے۔

(۱۵۶۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ أَسَامَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنَ لَبِيبَةَ أَخْبَرَهُ فَقَدْ كَرِهَهُ [راجع: ۱۴۷۷]۔
(۱۵۶۰) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۵۶۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ حَدَّثَنِي مُصْعَبُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلَّمْنِي كَلَامًا أَقُولُهُ قَالَ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ خَمْسًا قَالَ هَؤُلَاءِ لِرَبِّي فَمَا لِي قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَارْزُقْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي [صححه مسلم (۲۶۹۶)] [انظر: ۱۶۱۱] (۱۵۶۱) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ مجھے کوئی دعاء سکھا دیجئے جو میں پڑھ لیا کروں؟ نبی ﷺ نے فرمایا تم یوں کہا کرو کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اللہ بہت بڑا ہے، تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں، اللہ ہر عیب اور نقص سے پاک ہے جو کہ تمام جہانوں کو پالنے والا ہے، گناہ سے بچنے اور نیکی کے کام کرنے کی طاقت اللہ ہی سے مل سکتی ہے جو غالب حکمت والا ہے، یہ کلمات پانچ مرتبہ کہہ لیا کرو۔

اس دیہاتی نے عرض کیا کہ ان سب کلمات کا تعلق تو میرے رب سے ہے، میرے لیے کیا ہے؟ فرمایا تم یوں کہہ لیا کرو کہ اے اللہ! مجھے معاف فرما، مجھ پر رحم فرما، مجھے رزق عطاء فرما، مجھے ہدایت عطاء فرما اور مجھے عافیت نصیب فرما۔
(۱۵۶۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُوهُ يَوْمَ أُحُدٍ [راجع: ۱۴۹۵]۔
(۱۵۶۲) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ احد کے دن نبی ﷺ نے میرے لیے اپنے والدین کو جمع فرمایا (یعنی مجھ سے یوں فرمایا کہ میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں)۔

(۱۵۶۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُوسَى يَعْنِي الْجُهَنِيِّ حَدَّثَنِي مُصْعَبُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيْعِزُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ كَيْفَ يَكْسِبُ أَحَدُنَا أَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ تَكْتُبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ أَوْ يُحِطُّ عَنْهُ أَلْفُ خَطِيئَةٍ قَالَ أَبِي وَ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ أَيْضًا أَوْ يُحِطُّ وَيَعْلَى أَيْضًا أَوْ يُحِطُّ [راجع: ۱۴۹۶]۔
(۱۵۶۳) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے مخاطب ہو کر فرمایا کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات سے عاجز ہے کہ دن میں ایک ہزار نیکیاں کمالے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کی طاقت کس میں ہے؟

نبی ﷺ نے فرمایا سو مرتبہ ”سبحان اللہ“ کہہ لیا کرے، اس کے نامہ اعمال میں ایک ہزار نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور ایک ہزار گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔

(۱۵۶۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنِي مُصْعَبُ بْنُ قَابِطٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدَّيْهِ [راجع: ۱۴۸۴]۔

(۱۵۶۳) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب دائیں جانب سلام پھیرتے تو آپ ﷺ کا دایاں رخسار اپنی چمک کے ساتھ نظر آتا اور جب بائیں جانب سلام پھیرتے تو آپ ﷺ کے بائیں رخسار کی سفیدی دکھائی دیتی۔
(۱۵۶۵) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ الْحَكِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ [قال شعيب: اسنادہ صحیح] [انظر ما بعده]۔

(۱۵۶۵) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص مؤذن کی اذان سنتے وقت یہ کلمات کہے کہ میں بھی اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، میں اللہ کو رب مان کر، محمد ﷺ کو اپنا رسول مان کر اور اسلام کو اپنا دین مان کر راضی اور مطمئن ہوں تو اس کے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

(۱۵۶۵م) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ لَيْثٍ عَنِ الْحَكِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ [صححه مسلم (۳۸۶)، وابن حبان (۱۶۹۳)]، والحاكم (۲۰۳/۱)۔ [مكرر ما قبله]۔

(۱۵۶۵م) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۵۶۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنِّي لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَقَدْ أَتَيْنَا نَغْرُوَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا طَعَامَ نَأْكُلُهُ إِلَّا وَرَقُ الْحَبَلَةِ وَهَذَا السَّمَرُ حَتَّى إِنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَا لَهُ خِلَطٌ ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ يُعْزِرُونِي عَلَى الَّذِينَ لَقَدْ خَبْتُ إِذَا وَصَلَ عَمَلِي [راجع: ۱۴۹۸]۔

(۱۵۶۶) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عرب کا وہ سب سے پہلا آدمی ہوں جس نے راہِ خدا میں سب سے پہلا تیر پھینکا تھا، ہم نے وہ وقت دیکھا ہے جب ہم نبی ﷺ کے ساتھ مل کر جہاد کرتے تھے، اس وقت ہمارے پاس کھانے کے لئے سوائے انگور کی شاخوں اور بول کے کوئی دوسری چیز نہ ہوتی تھی، اور ہم میں سے ہر ایک اس طرح میٹنی کرتا تھا جیسے بکری میٹنی کرتی ہے،

اس کے ساتھ کوئی اور چیز نہ ملتی تھی، اور آج بنواسد کے لوگ مجھ ہی کو میرے اسلام پر ملامت کرتے ہیں، تب تو میں بڑے خسارے میں رہا اور میری ساری محنت برباد ہو گئی۔

(۱۵۶۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أُنْزِلَتْ فِي أَبِي أَرْبَعُ آيَاتٍ قَالَ قَالَ أَبِي أَصَبْتُ سَيِّفًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَقْلِيهِ قَالَ ضَعُهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَقْلِيهِ أَجْعَلُ كَمَنْ لَا غِنَاءَ لَهُ قَالَ ضَعُهُ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُ فَنَزَلَتْ يَسْأَلُونَكَ الْأَنْفَالَ قَالَ وَهِيَ فِي قِرَائَةِ ابْنِ مَسْعُودٍ كَذَلِكَ قُلِ الْأَنْفَالُ وَقَالَتْ أُمِّي أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَمْرُكَ بِصَلَةِ الرَّحِمِ وَبِرِّ الْوَالِدَيْنِ وَاللَّهُ لَا أَكُلُ طَعَامًا وَلَا أَشْرَبُ شَرَابًا حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ فَكَانَتْ لَا تَأْكُلُ حَتَّى يَشْجُرُوا فَمَهَا بَعْضًا فَيَصُبُّوا فِيهِ الشَّرَابَ قَالَ شُعْبَةُ وَأَرَاهُ قَالَ وَالطَّعَامَ فَأَنْزِلَتْ وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَى وَهْنٍ وَفَرَأَ حَتَّى بَلَغَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ وَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِي بِمَا لِي كَلِّهِ فَتَهَانِي قُلْتُ النَّصْفُ قَالَ لَا قُلْتُ الثُّلُثُ فَسَكَتَ فَأَخَذَ النَّاسُ بِهِ وَصَنَعَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ طَعَامًا فَأَكَلُوا وَشَرِبُوا وَانْتَشَرُوا مِنَ الْخَمْرِ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ تُحَرَّمَ فَاجْتَمَعْنَا عِنْدَهُ فَتَفَاخَرُوا وَقَالَتِ الْأَنْصَارُ الْأَنْصَارُ خَيْرٌ وَقَالَتِ الْمُهَاجِرُونَ الْمُهَاجِرُونَ خَيْرٌ فَأَهْوَى لَهُ رَجُلٌ بِلَحْيِي جَزُورٍ فَفَزَزَ أَنْفَهُ فَكَانَ أَنْفُ سَعْدٍ مَفْزُورًا فَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ إِلَى قَوْلِهِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ [صححه مسلم (۱۷۴۸)] [راجع: ۱۵۳۸].

(۱۵۶۷) مصعب بن سعد کہتے ہیں کہ میرے والد صاحب کے بارے قرآن کریم کی چار آیات مبارکہ نازل ہوئی ہیں، میرے والد کہتے ہیں کہ ایک غزوہ میں مجھے ایک تلوار ملی، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ مجھے عطاء فرمادیں، فرمایا اسے رکھ دو، میں نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ! یہ مجھے عطاء فرمادیجئے، کیا میں اس شخص کی طرح سمجھا جاؤں گا جسے کوئی ضرورت ہی نہ ہو؟ نبی ﷺ نے پھر فرمایا اسے جہاں سے لیا ہے وہیں رکھ دو، اس پر سورہ انفال کی ابتدائی آیت نازل ہوئی۔

پھر جب میں نے اسلام قبول کیا تھا تو میری والدہ نے مجھ سے کہا کیا اللہ نے تمہیں صلہ رحمی اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم نہیں دیا؟ بخدا! میں اس وقت تک کچھ کھاؤں گی اور نہ پیوں گی جب تک تم محمد ﷺ کا انکار نہ کر دو گے، چنانچہ ایسا ہی ہوا، انہوں نے کھانا پینا چھوڑ دیا حتیٰ کہ لوگ زبردستی ان کے منہ میں لکڑی ڈال کر اسے کھولتے اور اس میں کوئی پینے کی چیز انڈیل دیتے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ہم نے انسان کو والدین کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کی ہے... لیکن اگر وہ تمہیں شرک پر مجبور کریں تو ان کی بات نہ مانو۔

پھر ایک مرتبہ نبی ﷺ میری بیمار پرسی کے لئے تشریف لائے، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا میں اپنے کل مال کی وصیت کر دوں؟ نبی ﷺ نے مجھے اس سے منع فرمایا، نصف کے متعلق سوال پر بھی منع کر دیا لیکن ایک تہائی کے سوال پر آپ ﷺ خاموش رہے اور اس کے بعد لوگوں نے اس پر عمل کرنا شروع کر دیا۔

پھر حرمت شراب کا حکم نازل ہونے سے قبل ایک انصاری نے دعوت کا اہتمام کیا، مدعوین نے خوب کھایا پیا اور شراب کے نشے میں مدہوش ہو گئے اور آپس میں ایک دوسرے پر فخر کرنا شروع کر دیا، انصار کہنے لگے کہ انصار بہتر ہیں اور مہاجرین اپنے آپ کو بہتر قرار دینے لگے، اسی دوران ایک آدمی نے اونٹ کے جڑے کی ہڈی اٹھائی اور ایک آدمی کی ناک زخمی کر دی، جن صاحب کی ناک زخمی ہوئی وہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ تھے، اس پر سورہ مائدہ کی آیت تحریم خمر نازل ہو گئی۔

(۱۵۶۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أُنْبَأَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي التَّيْمِيَّ حَدَّثَنِي غُنَيْمٌ قَالَ سَأَلْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ الْمُتَعَةِ قَالَ فَعَلْنَاهَا وَهَذَا كَافِرٌ بِالْعُرْشِ يَعْنِي مُعَاوِيَةَ [صححه مسلم (۱۲۲۵)].

(۱۵۶۸) غنیم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے حج تمتع کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے اس وقت حج تمتع کیا تھا جب انہوں نے یعنی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ کے گھروں میں اسلام قبول نہیں کیا تھا۔

(۱۵۶۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَمْتَلِيَءَ جَوْفُ الرَّجُلِ قَيْحًا خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِيَءَ شَعْرًا [راجع (۱۵۰۶)].

(۱۵۶۹) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کسی شخص کا پیٹ قی سے بھر جانا اس بات کی نسبت زیادہ بہتر ہے کہ وہ شعر سے بھر جائے۔

(۱۵۷۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ سَعْدٍ فَقُلْتُ بِيَدَيَّ هَكَذَا وَوَصَفَ يَحْيَى التَّطْبِيقَ فَضَرَبَ بِيَدَيَّ وَقَالَ كُنَّا نَفْعَلُ هَذَا فَأَمْرًا أَنْ نَرْفَعَ إِلَى الرُّكْبِ [صححه

البخاری (۷۹۰)، ومسلم (۵۳۵)، وابن خزيمة (۵۹۶)]. [انظر: (۱۵۷۶)].

(۱۵۷۰) مصعب بن سعد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے اپنے والد صاحب کے ساتھ نماز پڑھی تو رکوع میں اپنے دونوں ہاتھ جوڑ کر گھٹنوں کے بیچ میں کر لیے، انہوں نے میرے ہاتھوں پر ایک ضرب لگائی اور فرمایا کہ ابتداء میں ہم لوگ اس طرح کیا کرتے تھے، بعد میں ہمیں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا حکم دے دیا گیا۔

(۱۵۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ مِنْ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ سُمْ وَلَا سِحْرٌ [صححه البخاری

(۵۴۴۵)، ومسلم (۲۰۴۷)]. [انظر: (۱۵۷۲)].

(۱۵۷۱) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص صبح نہار منہ عجوة کھجور کے سات دانے کھالے، اسے اس دن کوئی زہریا جادو نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

(۱۵۷۲) حَدَّثَنَا مَكِّيٌّ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ كَرَّ الْحَدِيثُ مِثْلَهُ [راجع: (۱۵۷۱)]

(۱۵۷۲) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۵۷۲م) حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرِ عَنْ هَاشِمٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ [راجع: ۱۵۷۱].

(۱۵۷۲م) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۵۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُثْمَانَ يَعْنِي ابْنَ حَكِيمٍ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتِي الْمَدِينَةِ أَنْ يَقْطَعَ عِضَاهَا أَوْ يَقْتَلَ صَبْدُهَا وَقَالَ الْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ لَا يَخْرُجُ مِنْهَا أَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا إِلَّا أَبَدَلَ اللَّهُ فِيهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ وَلَا يَثْبُتُ أَحَدٌ عَلَى لَوَائِهَا وَجَهْدِهَا إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا أَوْ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ [صححه مسلم (۱۳۶۳)]. [انظر: ۱۶۰۶].

(۱۵۷۳) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں مدینہ منورہ کے دو کناروں کے درمیان کی جگہ کو حرم قرار دیتا ہوں، اس لئے یہاں کا کوئی درخت نہ کاٹا جائے اور نہ ہی یہاں کا جانور شکار کیا جائے، اور فرمایا کہ لوگوں کے لئے مدینہ ہی سب سے بہتر ہے کاش کہ انہیں اس پر یقین بھی ہو، یہاں سے کوئی شخص بھی اگر بے رغبتی کی وجہ سے چلا جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ اس سے بہتر شخص کو وہاں آباد فرمادیں گے اور جو شخص بھی یہاں کی تکالیف اور محنت و مشقت پر ثابت قدم رہتا ہے، میں قیامت کے دن اس کے حق میں سفارش کروں گا۔

(۱۵۷۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنَ الْعَالِيَةِ حَتَّى إِذَا مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ دَخَلَ فَرَكَعَ فِيهِ رَكَعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَدَعَا رَبَّهُ طَوِيلًا ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيْنَا فَقَالَ سَأَلْتُ رَبِّي ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنْعَنِي وَاحِدَةً سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِسَنَةِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالْفَرَقِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنْعَنِيهَا [راجع: ۱۵۱۶].

(۱۵۷۳) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ گذر نبی ﷺ ”عالیہ“ سے آرہے تھے، راستے میں بنو معاویہ کی مسجد پر گذر ہوا، نبی ﷺ نے اس مسجد میں داخل ہو کر دو رکعت نماز پڑھی، ہم نے بھی نبی ﷺ کے ساتھ یہ نماز پڑھی، اس کے بعد نبی ﷺ نے طویل دعا فرمائی اور فراغت کے بعد فرمایا میں نے اپنے پروردگار سے تین چیزوں کی درخواست کی تھی، جن میں سے دو اس نے قبول کر لیں اور ایک قبول نہیں کی، ایک درخواست تو میں نے یہ کی تھی کہ میری امت کو سمندر میں غرق کر کے ہلاک نہ کرے، اللہ نے میری یہ درخواست قبول کر لی، دوسری درخواست میں نے یہ کی تھی کہ میری امت کو قحط سالی کی وجہ سے ہلاک نہ کرے، اللہ نے میری یہ درخواست بھی قبول کر لی، اور تیسری درخواست میں نے یہ کی تھی کہ میری امت آپس میں نہ لڑے لیکن اللہ نے یہ دعا قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

(۱۵۷۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْعِزَّارِ بْنِ حُرَيْثٍ الْعَبْدِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبْتُ لِلْمُؤْمِنِ إِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ حَمِدَ اللَّهَ وَشَكَرَ وَإِنْ أَصَابَتْهُ

مُصِيبَةٌ اِحْتَسَبَ وَصَبَرَ الْمُؤْمِنُ يُؤْجَرُ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّىٰ فِي اللَّقْمَةِ يَرْفَعُهَا إِلَىٰ فِيهِ [راجع: ۱۴۸۷].

(۱۵۷۵) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بندہ مؤمن کے متعلق اللہ کی تقدیر اور فیصلے پر مجھے تعجب ہوتا ہے کہ اگر اسے کوئی بھلائی حاصل ہوتی ہے تو وہ اپنے پروردگار کا شکر ادا کرتا ہے، اور اگر کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ اس پر ثواب کی نیت سے صبر کرتا ہے، (اور صبر و شکر دونوں اللہ کو پسند ہیں) مؤمن کو تو ہر چیز کے بدلے ثواب ملتا ہے حتیٰ کہ اس لقمے پر بھی جو وہ اٹھا کر اپنی بیوی کے منہ میں دیتا ہے۔

(۱۵۷۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ عَنُ مَصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنْتُ إِذَا رَكْعَتُ وَضَعْتُ يَدَيَّ بَيْنَ رُكْبَتَيَّ قَالَ فَرَأَىٰ أَبِي سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ فَتَهَانَىٰ وَقَالَ إِنَّا كُنَّا نَفْعَلُهُ فَنُهِنَا عَنْهُ [راجع: ۱۵۷۰].

(۱۵۷۶) مصعب بن سعد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے اپنے والد صاحب کے ساتھ نماز پڑھی تو رکوع میں اپنے دونوں ہاتھ جوڑ کر گھٹنوں کے بیچ میں کر لیے، انہوں نے مجھے اس سے منع کیا اور فرمایا کہ ابتداء میں ہم لوگ اس طرح کیا کرتے تھے، بعد میں ہمیں اس سے منع کر دیا گیا تھا۔

(۱۵۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ وَخَزِيمَةَ بْنِ ثَابِتٍ وَأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالُوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا الطَّاعُونَ رَجَزٌ أَوْ بَقِيَّةٌ مِنْ عَذَابٍ عَذَّبَ بِهِ قَوْمٌ قَبْلَكُمْ فَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا فِرَارًا مِنْهُ وَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ فِي أَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِ [صححه البخاری (۳۴۷۳)، ومسلم (۲۲۱۸)، [انظر: ۲۲۲۰، ۴].

(۱۵۷۷) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ یہ طاعون ایک عذاب ہے جو تم سے پہلی امتوں پر آیا تھا، اس لئے جس علاقے میں یہ وبا پھیلی ہوئی ہو تم وہاں مت جاؤ، اور اگر تم کسی علاقے میں ہو اور وہاں یہ وبا پھیل جائے تو وہاں سے نہ نکلو۔

(۱۵۷۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنْبَاءُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَامِرٍ بْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَصِفَنَّ الدَّجَالَ صِفَةً نَمُ يَصِفُهَا مَنْ كَانَ قَبْلِي إِنَّهُ أَعْوَرُ وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ بِأَعْوَرَ [راجع: ۱۵۲۶].

(۱۵۷۸) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں تمہارے سامنے اس کا ایک ایسا وصف بیان کروں گا جو مجھ سے پہلے کسی نبی نے بیان نہیں کیا، یاد رکھو! دجال کا نا ہوگا (اور ربوبیت کا دعویٰ کرے گا) جبکہ اللہ کا نام نہیں ہے۔

(۱۵۷۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنْبَاءُ ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ آتَاهُ رَهْطٌ فَسَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ إِلَّا رَجُلًا مِنْهُمْ قَالَ سَعْدٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطَيْتَهُمْ وَتَرَكْتَ فَلَانًا قَوْلَ اللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مُسْلِمًا فَرَدَّ عَلَيْهِ سَعْدٌ ذَلِكَ ثَلَاثًا مُؤْمِنًا

وَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مُسْلِمًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّالِثَةِ وَاللَّهِ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ الْعَطَاءَ لَعَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ خَوْفًا أَنْ يَكْبَهُهُ اللَّهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي النَّارِ [راجع: ۱۵۲۲].

(۱۵۷۹) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے کچھ لوگوں کو مال و دولت عطاء فرمایا، لیکن ان ہی میں سے ایک آدمی کو کچھ بھی نہیں دیا، حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! آپ نے فلاں فلاں کو تو دے دیا، لیکن فلاں شخص کو کچھ بھی نہیں دیا، حالانکہ میں سمجھتا ہوں کہ وہ پکا مومن بھی ہے، نبی ﷺ نے فرمایا مسلمان نہیں؟ یہ سوال جواب تین مرتبہ ہوئے، پھر نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں کچھ لوگوں کو دے دیتا ہوں اور ان لوگوں کو چھوڑ دیتا ہوں جو مجھے زیادہ محبوب ہوتے ہیں، اور انہیں کچھ نہیں دیتا، اس خوف اور اندیشے کی بناء پر کہ کہیں انہیں ان کے چہروں کے بل گھسیٹ کر جہنم میں نہ ڈال دیا جائے۔

(۱۵۸۰) قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ لَقِيتُ سُفْيَانَ بِمَكَّةَ فَأَوَّلُ مَنْ سَأَلَنِي عَنْهُ قَالَ كَيْفَ شُجَاعٌ يَعْنِي أَبَا بَدْرٍ (۱۵۸۰) ابو نعیم کہتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں میری ملاقات سفیان سے ہوئی تو سب سے پہلے انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ شجاع یعنی ابوبدر کیسے ہیں؟

(۱۵۸۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ (ح) وَهَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ هَاشِمٌ فِي حَدِيثِهِ قَالَ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ وَقَالَ يَزِيدُ عَنْ صَالِحِ بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَسْأَلْنَهُ وَيَسْتَكْثِرُونَ رَافِعَاتٍ أَصْوَاتَهُنَّ فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَ عُمَرَ انْقَمَعْنَ وَسَكُنَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ يَا عَدُوَاتِ أَنْفُسِهِنَّ تَهْنِئَنِي وَلَا تَهْنِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ إِنَّكَ أَقْطُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ وَأَغْلُظُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ يَا عُمَرُ مَا لَقَيْكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ [راجع: ۱۴۷۲].

(۱۵۸۱) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کی، اس وقت نبی ﷺ کے پاس قریش کی کچھ عورتیں بیٹھی ہوئی باتیں کر رہی تھیں، نبی ﷺ سے اضافہ کا مطالبہ کر رہی تھیں اور ان کی آوازیں اونچی ہو رہی تھیں، لیکن جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو ان سب نے جلدی اپنے اپنے دوپٹے سنبھال لیے، اور خاموش ہو گئیں، نبی ﷺ مسکرائے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے اپنی جان کی دشمن عورتو! تم مجھ سے ڈرتی ہو اور نبی ﷺ سے نہیں ڈرتی ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہاں! کیونکہ تم نبی ﷺ سے زیادہ سخت اور ترش ہو، نبی ﷺ نے فرمایا عمر! شیطان جب تمہیں کسی راستے گزرتا ہو ادکچہ لیتا ہے، تو اس راستے کو چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔

(۱۵۸۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِكْرِمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَبِيَّةٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نَكْرِى الْأَرْضَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا عَلَى السَّوَاقِ مِنَ الزَّرْعِ وَبِمَا سَعِدَ بِالْمَاءِ مِنْهَا فَهَئَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ وَأَذِنَ لَنَا أَوْ رَخَّصَ بِأَنْ نَكْرِىَهَا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ [راجع: ۱۵۴۲].

(۱۵۸۲) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے دورِ باسعادت میں ہم لوگ اپنے کھیت کرائے پر دے دیا کرتے تھے اور اس کا عوض یہ طے کر لیا کرتے تھے کہ نالیوں کے اوپر جو پیداوار ہو اور جسے پانی خود بخود پہنچ جائے وہ ہم لیں گے، نبی ﷺ نے اس طرح کرائے پر زمین دینے سے منع فرمادیا اور سونے چاندی کے بدلے زمین کو کرایہ پر دینے کی اجازت دے دی۔

(۱۵۸۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ خَلَّفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَخَلِّفْنِي فِي النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ قَالَ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي [صححه

الخارِی (۴۴۱۶)، ومسلم (۲۴۰۴)، وابن حبان (۶۹۲۷)].

(۱۵۸۳) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو غزوہ تبوک میں مدینہ منورہ پر اپنا نائب مقرر کر کے وہاں چھوڑ دیا تو وہ کہنے لگے یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے بچوں اور عورتوں کے پاس چھوڑ جائیں گے؟ نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہو 'سوائے نبوت کے' جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔

(۱۵۸۴) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ زِيَادُ بْنُ مَخْرَاقٍ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ عَبَايَةَ يُحَدِّثُ عَنْ مَوْلَى لِسَعْدٍ قَالَ أَبِي وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زِيَادِ بْنِ مَخْرَاقٍ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ عَبَايَةَ الْقَيْسِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ مَوْلَى لِسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ ابْنِ لِسَعْدٍ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيُ فَكَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ نَعِيمِهَا وَبَهْجَتِهَا وَمِنْ كَذَا وَمِنْ كَذَا وَمِنْ كَذَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَسَلْسِلِهَا وَأَغْلَالِهَا وَمِنْ كَذَا وَمِنْ كَذَا قَالَ فَسَكَتَ عَنْهُ سَعْدٌ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ لَهُ سَعْدٌ تَعَوَّذْتَ مِنْ شَرِّ عَظِيمٍ وَسَأَلْتَ نَعِيمًا عَظِيمًا أَوْ قَالَ طَوِيلًا شُعْبَةُ شَكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ سَيَكُونُ قَوْمٌ يَعْتَدُونَ فِي الدُّعَاءِ وَقَرَأُوا دَعْوَا رَبِّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ قَالَ شُعْبَةُ لَا أَدْرِي قَوْلُهُ ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً هَذَا مِنْ قَوْلِ سَعْدٍ أَوْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَهُ سَعْدٌ قُلِ اللَّهُمَّ أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ [قال الألبانی: حسن صحيح ابوداود: ۱۴۸۰]. قال شعیب: حسن لغيره: [راجع: ۱۴۸۳].

(۱۵۸۴) ایک مرتبہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک بیٹے کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا کہ اے اللہ! میں تجھ سے جنت، اس کی نعمتوں اور اس کے ریشمی کپڑوں اور فلاں فلاں چیز کی دعا کرتا ہوں، اور جہنم کی آگ، اس کی زنجیروں اور بیڑیوں اور فلاں

فلاں چیز سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں، تو انہوں نے فرمایا کہ تم نے اللہ بڑی خیر مانگی اور بڑے شر سے اللہ کی پناہ چاہی، نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ عنقریب ایک ایسی قوم آئے گی جو دعاء میں حد سے آگے بڑھ جائے گی، اور یہ آیت تلاوت فرمائی کہ تم اپنے رب کو عاجزی کے ساتھ اور چپکے سے پکارا کرو، بیشک وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا، تمہارے لیے اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ اے اللہ! میں آپ سے جنت کا اور اس کے قریب کرنے والے قول و عمل کا سوال کرتا ہوں اور جہنم اور اس کے قریب کرنے والے قول و عمل سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔

(۱۵۸۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ مُصْعَبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِهَوْلَاءِ الْخُمُسِ وَيُخْبِرُ بِهِنَّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُحْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْدَلِ الْعُمَرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ [صححه البخاری (۶۳۶۵)، وابن حبان (۱۰۰۴)] [انظر: ۱۶۲۱]

(۱۵۸۵) مصعب کہتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ان پانچ کلمات کی تاکید فرماتے تھے اور انہیں نبی ﷺ کے حوالے سے بیان کرتے تھے کہ اے اللہ! میں بخل اور کجی سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں، میں بزدلی سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں، میں گھٹیا عمر کی طرف لوٹائے جانے سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں، دنیا کی آزمائش سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں اور عذاب قبر سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔

(۱۵۸۶) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ الْعَلَاءِ بْنِ جَارِيَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ الْحَكَمِ أَبِي الْحَجَّاجِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهَانَ قُرَيْشًا أَهَانَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ [قال شعيب: حسن، أخرجه ابن أبي شيبة: ۱۷۱/۱۲، [راجع: ۱۴۷۳]

(۱۵۸۶) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص قریش کو ذلیل کرنا چاہے، اللہ اسے ذلیل کر دے گا۔

(۱۵۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ مَرَّةً أُخْرَى حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ الْعَلَاءِ بْنِ جَارِيَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يُرْدِ هَوَانَ قُرَيْشٍ أَهَانَهُ اللَّهُ [قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۳۹۰۵)]

(۱۵۸۷) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص قریش کو ذلیل کرنا چاہے، اللہ اسے ذلیل کر دے گا۔

(۱۵۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ

أَبِي وَقَاصٍ يَقُولُ لَقَدْ رَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ مَطْعُونٍ التَّبَنُّلَ وَلَوْ أَذِنَ لَهُ فِيهِ لَا خُتَصِمَتْنَا [راجع: ۱۵۱۴].

(۱۵۸۸) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نے گوشہ نشینی اختیار کرنا چاہی لیکن نبی ﷺ نے انہیں اس کی اجازت نہ دی، اگر نبی ﷺ انہیں اس چیز کی اجازت دیتے تو ہم بھی کم از کم اپنے آپ کو خفی کر لیتے۔
(۱۵۸۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ [قال شعيب: اسنادہ صحیح].
(۱۵۸۹) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے قطع کلامی کرے۔

(۱۵۹۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَلَفْتُ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَقَالَ أَصْحَابِي قَدْ قُلْتَ هُجْرًا فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ قَرِيبًا وَإِنِّي حَلَفْتُ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ انْفُتَّ عَنْ يَسَارِكَ ثَلَاثًا وَتَعَوَّذْ وَلَا تَعُدْ [صححه ابن حبان (۴۳۶۴)]. قال الألبانی: ضعيف (ابن ماجه: ۲۰۹۷، النسائي: ۷/۷ و ۸). قال شعيب: اسنادہ صحیح. [انظر: ۱۶۲۲].

(۱۵۹۰) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے لات اور عزی کی قسم کھالی، میرے ساتھیوں نے مجھ سے کہا کہ تم نے بیہودہ بات کہی، میں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے ابھی نیا نیا اسلام قبول کیا ہے، میری زبان سے لات اور عزی کے نام کی قسم نکل گئی ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا تین مرتبہ یہ کہہ لو ”لا اله الا الله وحده“ اور بائیں جانب تین مرتبہ تھکا ر دو، اور اعوذ باللہ پڑھ لو، اور آئندہ ایسے مت کہنا۔

(۱۵۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَعَقَّانُ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنِيَ بِقِصْعَةٍ مِنْ ثَرِيدٍ فَأَكَلَ فَفَضَلَ مِنْهُ فَضْلَةً فَقَالَ يَدْخُلُ مِنْ هَذَا الْفَجِّ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَأْكُلُ هَذِهِ الْفَضْلَةَ قَالَ سَعْدٌ وَقَدْ كُنْتُ تَرَكْتُ أَخِي عُمَيْرَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ يَنْتَهِي لَأَنْ يَأْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطِمَعْتُ أَنْ يَكُونَ هُوَ فَجَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَأَكَلَهَا [راجع: ۱۴۵۸].

(۱۵۹۱) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں ثرید کا ایک پیالہ لایا گیا، نبی ﷺ نے اس میں موجود کھانا تناول فرمایا، اس میں سے کچھ بچ گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا اس راہداری سے ابھی ایک جنتی آدمی آئے گا جو یہ بچا ہوا کھانا کھائے گا، حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اپنے بھائی عمیر کو وضو کرتا ہوا چھوڑ کر آیا تھا، میں نے اپنے دل میں سوچا کہ

یہاں سے عیسوی آئے گا، لیکن وہاں سے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے وہ کھانا کھایا۔

(۱۵۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَدْ كَرَّمَهُ اللَّهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ قَمَرَتْ بِعَوْنِ بْنِ مَالِكٍ [راجع: ۱۵۹۱]

(۱۵۹۲) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۵۹۳) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ يَزِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْقَرَّاطُ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ

وَأَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولَانِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ فِي مَدِينَتِهِمْ وَبَارِكْ لَهُمْ

فِي صَاعِهِمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَبْدُكَ وَخَلِيلُكَ وَإِنِّي عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ وَإِنَّ إِبْرَاهِيمَ

سَأَلَكَ لِأَهْلِ مَكَّةَ وَإِنِّي أَسْأَلُكَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ كَمَا سَأَلَكَ إِبْرَاهِيمُ لِأَهْلِ مَكَّةَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ إِنَّ الْمَدِينَةَ مُشَبَّكَةٌ

بِالْمَلَائِكَةِ عَلَى كُلِّ نَقَبٍ مِنْهَا مَلَكٌ لَا يَدْخُلُهَا طَاعُونَ وَلَا يَخْرُجُ مِنْهَا إِلَّا بِإِذْنِهِ مَنْ أَرَادَهَا بِسُوءٍ أَذَابَهُ

اللَّهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ [صححه مسلم (۱۳۸۷)] [انظر: ۸۳۵۵]

(۱۵۹۳) حضرت سعد رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ دعا کرتے ہوئے فرمایا اے اللہ!

اہل مدینہ کے لئے ان کا مدینہ مبارک فرما، اور ان کے صاع اور مد میں برکت عطا فرما، اے اللہ! ابراہیم آپ کے بندے اور

خلیل تھے، اور میں آپ کا بندہ اور رسول ہوں، ابراہیم نے آپ سے اہل مکہ کے لئے دعا مانگی تھی، میں آپ سے اہل مدینہ

کے لئے دعا مانگ رہا ہوں۔

پھر فرمایا کہ مدینہ منورہ ملائکہ کے جال میں جکڑا ہوا ہے، اس کے ہر سوراخ پر دو فرشتے اس کی حفاظت کے لئے مقرر

ہیں، یہاں طاعون اور دجال داخل نہیں ہو سکتے، جو اس کے ساتھ کوئی ناپاک ارادہ کرے گا، اللہ اسے اس طرح پگھلا دے گا

جیسے نمک پانی میں پگھل جاتا ہے۔

(۱۵۹۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَضْرِبُ بِأُخْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى وَهُوَ يَقُولُ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا

ثُمَّ نَقَصَ أَصْبُعَهُ فِي الثَّالِثَةِ [صححه مسلم (۱۰۸۶)] [انظر: ۱۵۹۵، ۱۵۹۶]

(۱۵۹۴) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا ایک ہاتھ

دوسرے پر مارتے جارہے تھے اور کہتے جارہے تھے کہ مہینہ بعض اوقات اتنا اور اتنا بھی ہوتا ہے، تیسری مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اپنے ہاتھوں کی دس انگلیوں میں سے ایک انگلی کو بند کر لیا۔

(۱۵۹۵) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا عَشْرٌ وَعَشْرٌ وَتِسْعٌ مَرَّةً [راجع: ۱۵۹۴]

(۱۵۹۵) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ بعض اوقات اتنا اور اتنا بھی ہوتا ہے، تیسری مرتبہ

آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کی دس انگلیوں میں سے ایک انگلی کو بند کر لیا (مراد ۲۹ کا مہینہ ہوتا ہے)۔

(١٥٩٦) حَدَّثَنَا الطَّلَاقَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُبَارَكِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

(۱۵۹۶) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ مہینہ بعض اوقات اتنا اور اتنا بھی ہوتا ہے، تیسری

(١٥٩٧) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَّاورِدِيَّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ

(۱۵۹۷) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عنقریب ایک ایسی قوم آئے

(١٥٩٨) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا حَسَنٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ حَفْصٍ قَدْ ذَكَرَ قِصَّةَ

(۱۵۹۸) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بہترین موت یہ ہے کہ انسان حق

(١٥٩٩) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ عَنْ عَمِّهِ جَرِيرٍ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ

(۱۵۹۹) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (ﷺ) کیا میں اپنے

سنا لے مال کو راہ خدا میں دینے کی وصیت کر سکتا ہوں؟ فرمایا نہیں، انہوں نے دو تہائی مال کی وصیت کے بارے پوچھا، نبی ﷺ

سے پھر منع فرمادیا، انہوں نے نصف کے متعلق پوچھا تب بھی منع فرمادیا، پھر جب ایک تہائی مال کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے

فرمایا ہاں! ایک تہائی مال کی وصیت کر سکتے ہو، اور یہ ایک تہائی بھی بہت زیادہ ہے، یاد رکھو! کہ تم اپنے اہل خانہ کو اچھی حالت

میں چھوڑ کر جاؤ، یہ اس سے بہت بہتر ہے کہ تم انہیں اس حال میں چھوڑ جاؤ کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانے پر مجبور ہو

جائیں۔

(۱۶۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ حَبِيبٍ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ خَلَفَ عَلِيًّا فَقَالَ لَهُ أَتُخَلِّفُنِي قَالَ لَهُ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي [قال شعيب: صحيح لغيره].

(۱۶۰۰) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو غزوہ تبوک میں مدینہ منورہ پر اپنا نائب مقرر کر کے وہاں چھوڑ دیا تو وہ کہنے لگے یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے بچوں اور عورتوں کے پاس چھوڑ جائیں گے؟ نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہو "سوائے نبوت کے" جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔

(۱۶۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ سَعْدًا قَالَ فِي مَرَضِهِ إِذَا أَنَا مِتُّ فَالْحَدُّوْا لِي لِحْدًا وَاصْنَعُوا مِثْلَ مَا صَنَعَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۱۴۵۰].

(۱۶۰۱) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اپنی آخری وصیت میں فرمایا تھا کہ جب میں مرجاؤں تو میری قبر کو لحد کی صورت میں بنانا اور اسی طرح کرنا جیسے نبی ﷺ کے ساتھ کیا گیا تھا۔

(۱۶۰۲) حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ الْحَدُّوْا لِي لِحْدًا وَانْصِبُوا عَلَيَّ نَصَبًا كَمَا صَنَعَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۱۴۵۰].

(۱۶۰۲) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اپنی آخری وصیت میں فرمایا تھا کہ میری قبر کو لحد کی صورت میں بنانا اور اس پر کچی اینٹیں نصب کرنا جیسے نبی ﷺ کے ساتھ کیا گیا تھا۔

(۱۶۰۳) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ طَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنَّا مَنْ طَافَ سَبْعًا وَمِنَّا مَنْ طَافَ ثَمَانِيًا وَمِنَّا مَنْ طَافَ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَرَجَ [اسناده ضعيف].

(۱۶۰۳) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم طواف میں نبی ﷺ کے ساتھ شریک تھے، ہم میں سے بعض نے طواف میں سات چکر لگائے، بعض نے آٹھ اور بعض نے اس سے بھی زیادہ، لیکن نبی ﷺ نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں۔

(۱۶۰۴) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ أَنبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ هَارُونَ أَنَّ أَبَا حَازِمٍ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ لِسْعَدٍ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّ الْإِيمَانَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ كَمَا بَدَأَ فَطُوبَى يَوْمَئِذٍ لِلْغُرَبَاءِ إِذَا فَسَدَ النَّاسُ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي الْقَاسِمِ بِيَدِهِ لَيَأْزُرَنَّ الْإِيمَانُ بَيْنَ هَذَيْنِ الْمَسْجِدَيْنِ كَمَا تَأْزُرُ الْحَيَّةُ فِي جُحْرِهَا [قال شعيب: اسناده جيد، أخرجه البزار: ۱۱۹، وابن أبي عاصم: ۷۵۶].

(۱۶۰۴) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایمان کا آغاز بھی اس حال میں ہوا تھا کہ وہ اجنبی تھا، اور عنقریب یہ اسی حال پر لوٹ جائے گا جیسے اس کا آغاز ہوا تھا، اس موقع پر ”جب لوگوں میں فساد پھیل جائے گا“ غرباء کے لئے خوشخبری ہوگی، اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں ابوالقاسم کی جان ہے ایمان ان دو مسجدوں کے درمیان اس طرح سمٹ آئے گا جیسے سانپ اپنے بل میں سمٹ آتا ہے۔

(۱۶.۵) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْقُرَاطِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ [قال شعيب: صحيح لغيره، أخرجه أبو يعلى: ۷۷۴]

(۱۶۰۵) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سوائے مسجد حرام کے دوسری مسجدوں کی نسبت میری اس مسجد میں ایک نماز پڑھنے کا ثواب ایک ہزار نمازوں سے بڑھ کر ہے۔

(۱۶.۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ أَنْبَأَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ حَرَمَهُ لَا يُقْطَعُ عِضَاهُهَا وَلَا يُقْتَلُ صَيْدُهَا وَلَا يَخْرُجُ مِنْهَا أَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا إِلَّا أَبْدَلَهَا اللَّهُ خَيْرًا مِنْهُ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَلَا يُرِيدُهُمْ أَحَدٌ بِسُوءٍ إِلَّا آذَاهُ اللَّهُ ذُوبَ الرِّصَاصِ فِي النَّارِ أَوْ ذُوبَ الْمِلْحِ فِي الْمَاءِ [راجع: ۱۰۷۳]

(۱۶۰۶) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں مدینہ منورہ کے دو کناروں کے درمیان کی جگہ کو حرام قرار دیتا ہوں، جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم قرار دیا تھا، اس لئے یہاں کا کوئی درخت نہ کاٹا جائے اور نہ ہی یہاں کا جانور شکار کیا جائے، یہاں سے کوئی شخص بھی اگر بے رغبتی کی وجہ سے چلا جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ اس سے بہتر شخص کو وہاں آباد فرما دیتے ہیں، اور لوگوں کے لئے مدینہ ہی سب سے بہتر ہے اگر وہ جانتے ہوتے، اور جو شخص بھی اہل مدینہ کے ساتھ برا ارادہ کرے گا، اسے اللہ اسی طرح پگھلا دے گا جیسے تانبا آگ میں یا نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

(۱۶.۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ حَدَّثَنِي مُصْعَبُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً قَالَ فَقَالَ الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأُمَمُ ثُمَّ الْأُمَمُ ثُمَّ الْبَلَاءُ قَالَ قُلْتُ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ فَإِنْ كَانَ دِينُهُ صَلْبًا اشْتَدَّ بَلَاؤُهُ وَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ رِقَّةٌ ابْتُلِيَ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ فَمَا يَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتَّى يَبْرُكَهُ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ مَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ [راجع: ۱۴۷۱]

(۱۶۰۷) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! سب سے زیادہ سخت مصیبت کن لوگوں پر آتی ہے؟ فرمایا انبیاء کرام علیہم السلام پر، پھر درجہ بدرجہ عام لوگوں پر، انسان پر آزمائش اس کے

دین کے اعتبار سے آتی ہے، اگر اس کے دین میں پختگی ہو تو اس کے مصائب میں مزید اضافہ کر دیا جاتا ہے اور اگر اس کے دین میں کمزور ہو تو اس کے مصائب میں تخفیف کر دی جاتی ہے، اور انسان پر مسلسل مصائب آتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب وہ زمین پر چلتا ہے تو اس کا کوئی گناہ نہیں ہوتا۔

(۱۶۰۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مُسْمَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهُ وَخَلَقَهُ فِي بَعْضِ مَغَارِيهِ فَقَالَ عَلِيُّ أَنْخَلَفْنِي مَعَ النَّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ قَالَ يَا عَلِيُّ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ ادْعُوا إِلَى عَلِيٍّ فَأَتَيْتُ بِهِ أَرْمَدَ فَبَصَقَ فِي عَيْنِهِ وَدَفَعَ الرَّايَةَ إِلَيْهِ فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ نَدَّعُ أَبْنَانَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلِي [صححه مسلم (۲۴۰۴)، والحاكم (۱۵۰/۳) والترمذي: ۲۹۹۹، والزار: ۱۱۲۰]

(۱۶۰۸) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے کسی غزوہ میں حضرت علیؓ کو اپنے پیچھے اپنا نائب بنا کر چھوڑ دیا، حضرت علیؓ کہنے لگے کہ آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑے جا رہے ہیں؟ نبی ﷺ فرمایا علی! کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تمہیں میرے ساتھ وہی نسبت ہو جو حضرت ہارونؑ کو حضرت موسیٰؑ کے ساتھ تھی؟ البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ میرے بعد نبوت کا سلسلہ نہیں ہے۔

نیز میں نے غزوہ خیبر کے موقع پر نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ کل میں یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوگا اور خود اللہ اور اس کے رسول کو محبوب ہوگا، ہم نے اس سعادت کے لئے اپنے آپ کو نمایاں کرنے کی کوشش کی، لیکن لسان نبوت سے ارشاد ہوا علی کو میرے پاس بلا کر لاؤ، جب انہیں بلا کر لایا گیا تو معلوم ہوا کہ انہیں آشوب چشم کا عارضہ لاحق ہے، نبی ﷺ نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگا دیا اور جھنڈا ان کے حوالے کر دیا، اللہ نے ان کے ہاتھ پر مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی۔

اور جب یہ آیت نازل ہوئی کہ ہم اپنے بیٹوں کو بلا تے ہیں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ، تو نبی ﷺ نے حضرت علیؓ، حضرت فاطمہؓ، حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کو بلایا اور فرمایا اے اللہ! یہ میرے اہل خانہ ہیں۔

(۱۶۰۹) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ عِنْدَ فِتْنَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ أَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي قَالَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ دَخَلَ عَلَيَّ بَنِي فِسْطَ يَدُهُ إِلَيَّ لِيَقْتُلَنِي قَالَ كُنْ كَابْنِ آدَمَ [قال شعيب: اسنادہ صحيح]

(۱۶۰۹) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ایام امتحان میں فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عنقریب فتنوں کا دور آئے گا، اس دور میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا، کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا راوی نے پوچھا کہ اگر کوئی شخص میرے گھر میں گھس آئے اور مجھے قتل کرنے کے ارادے سے اپنا ہاتھ بڑھائے تو کیا کروں؟ فرمایا ابن آدم (ہاتھیل) کی طرح ہو جانا۔

(۱۶۱۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ التَّيْمِيُّ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ حَدَّثَنِی أَبُو سُهَيْلٍ نَافِعُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ هَذَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَجُودُ قُرَيْشٍ كَفًّا وَأَوْصَلُهَا [قال شعيب: اسنادہ حسن]۔

(۱۶۱۰) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا یہ عباس بن عبدالمطلب ہیں جو قریش میں ہاتھ کے سب سے سخی اور سب سے زیادہ جوڑ پیدا کرنے والے ہیں۔

(۱۶۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَيَعْلَى قَالََا حَدَّثَنَا مُوسَى يَعْنِي الْجُهَنِيَّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْرَابِي فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ عَلَّمَنِي كَلَامًا أَقُولُهُ قَالَ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ قَالَ هَؤُلَاءِ لِرَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَمَا لِي قَالَ قُلْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ مُوسَى أَمَا عَافَيْنِي فَأَنَا أَتَوَهُمْ وَمَا أَذْرِي [راجع: ۱۵۶۱]۔

(۱۶۱۱) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ مجھے کوئی دعاء سکھا دیجئے جو میں پڑھ لیا کروں؟ نبی علیہ السلام نے فرمایا تم یوں کہا کرو کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اللہ بہت بڑا ہے، تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں، اللہ ہر عیب اور نقص سے پاک ہے جو کہ تمام جہانوں کو پالنے والا ہے، گناہ سے بچنے اور نیکی کے کام کرنے کی طاقت اللہ ہی سے مل سکتی ہے جو غالب حکمت والا ہے۔

اس دیہاتی نے عرض کیا کہ ان سب کلمات کا تعلق تو میرے رب سے ہے، میرے لیے کیا ہے؟ فرمایا تم یوں کہہ لیا کرو کہ اے اللہ! مجھے معاف فرما، مجھ پر رحم فرما، مجھے رزق عطاء فرما، مجھے ہدایت عطاء فرما۔

(۱۶۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِی أَبِي قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ فَسَأَلَهُ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ كَيْفَ يَكْسِبُ أَحَدُنَا أَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ أَوْ يَحُطُّ عَنْهُ أَلْفُ خَطِيئَةٍ [راجع: ۱۴۹۶]۔

(۱۶۱۲) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی علیہ السلام نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے مخاطب ہو کر فرمایا کیا تم میں سے کوئی شخص اس

بات سے عاجز ہے کہ دن میں ایک ہزار نیکیاں کمالے، صحابہ کرام ؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کی طاقت کس میں ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا سو مرتبہ ”سبحان اللہ“ کہہ لیا کرے، اس کے نامہ اعمال میں ایک ہزار نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور ایک ہزار گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔

(۱۶۱۲) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْعِزُّوْا أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَأَلَهُ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ كَيْفَ يَكْسِبُ أَحَدُنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ أَوْ يَحُطُّ عَنْهُ أَلْفُ خَطِيئَةٍ [راجع: ۱۴۹۶].

(۱۶۱۳) حضرت سعد بن مسعود ؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے صحابہ ؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات سے عاجز ہے کہ دن میں ایک ہزار نیکیاں کمالے، صحابہ کرام ؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کی طاقت کس میں ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا سو مرتبہ ”سبحان اللہ“ کہہ لیا کرے، اس کے نامہ اعمال میں ایک ہزار نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور ایک ہزار گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔

(۱۶۱۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَمَاءٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أُنْزِلَتْ فِي أَرْبَعِ آيَاتٍ يَوْمَ بَدْرٍ أَصَبْتُ سَيْفًا فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَقْلِينِي فَقَالَ ضَعُهُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَقْلِينِي فَقَالَ ضَعُهُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَقْلِينِي أُجْعَلُ كَمَنْ لَا غَنَاءَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعُهُ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ قَالَ وَصَنَعَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ طَعَامًا فَدَعَانَا فَشَرِبْنَا الْخَمْرَ حَتَّى انْتَشَيْنَا قَالَ فَفَافَخَرْتُ الْأَنْصَارُ وَقُرَيْشٌ فَقَالَتْ الْأَنْصَارُ نَحْنُ أَفْضَلُ مِنْكُمْ وَقَالَتْ قُرَيْشٌ نَحْنُ أَفْضَلُ مِنْكُمْ فَأَخَذَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ لَحْيِي جَزُورٍ فَضَرَبَ بِهِ أَنْفَ سَعْدٍ فَقَزَرَهُ قَالَ فَكَانَ أَنْفُ سَعْدٍ مَفْزُورًا قَالَ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ قَالَ وَقَالَتْ أُمُّ سَعْدٍ أَلَيْسَ اللَّهُ قَدْ أَمَرَهُمْ بِالْبِرِّ فَوَاللَّهِ لَا أَطْعَمُ طَعَامًا وَلَا أَشْرَبُ شَرَابًا حَتَّى أَمُوتَ أَوْ تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ قَالَ فَكَانُوا إِذَا أَرَادُوا أَنْ يَطْعَمُوا شَجَرُوا فَاهَا بِعَصَا ثُمَّ أَوْجَرُوهَا قَالَ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا قَالَ وَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سَعْدٍ وَهُوَ مَرِيضٌ يَعُودُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِي بِمَا لِي كُلُّهُ قَالَ لَا قَالَ فَبِثَلْثِيهِ فَقَالَ لَا قَالَ فَبِثَلْثِيهِ قَالَ فَسَكَّتَ [راجع: ۱۵۳۸].

(۱۶۱۴) مصعب بن سعد کہتے ہیں کہ میرے والد صاحب کے بارے قرآن کریم کی چار آیات مبارکہ نازل ہوئی ہیں، میرے والد کہتے ہیں کہ ایک غزوہ میں مجھے ایک تلوار ملی، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ مجھے عطاء فرمادیں، فرمایا اسے رکھ دو، میں نے

پھر عرض کیا یا رسول اللہ! یہ مجھے عطاء فرما دیجئے، کیا میں اس شخص کی طرح سمجھا جاؤں گا جسے کوئی ضرورت ہی نہ ہو؟ نبی ﷺ نے پھر فرمایا اسے جہاں سے لیا ہے وہیں رکھ دو، اس پر سورہ انفال کی ابتدائی آیت نازل ہوئی۔

پھر حرمت شراب کا حکم نازل ہونے سے قبل ایک انصاری نے دعوت کا اہتمام کیا، مدعوین نے خوب کھایا پیا اور شراب کے نشے میں مدہوش ہو گئے اور آپس میں ایک دوسرے پر فخر کرنا شروع کر دیا، انصار کہنے لگے کہ انصار بہتر ہیں اور مہاجرین اپنے آپ کو بہتر قرار دینے لگے، اسی دوران ایک آدمی نے اونٹ کے جڑے کی ہڈی اٹھائی اور ایک آدمی کی ناک زخمی کر دی، جن صاحب کی ناک زخمی ہوئی وہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ تھے، اس پر سورہ مائدہ کی آیت تحریم خمر نازل ہو گئی۔

پھر جب میں نے اسلام قبول کیا تھا تو میری والدہ نے مجھ سے کہا کیا اللہ نے تمہیں صلہ رحمی اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم نہیں دیا؟ بخدا! میں اس وقت تک کچھ کھاؤں گی اور نہ پیوں گی جب تک تم محمد ﷺ کا انکار نہ کر دو گے، چنانچہ ایسا ہی ہوا، انہوں نے کھانا پینا چھوڑ دیا حتیٰ کہ لوگ زبردستی ان کے منہ میں لکڑی ڈال کر اسے کھولتے اور اس میں کوئی پینے کی چیز اندیل دیتے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ہم نے انسان کو والدین کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کی ہے لیکن اگر وہ تمہیں شرک پر مجبور کریں تو ان کی بات نہ مانو۔

پھر ایک مرتبہ نبی ﷺ میری بیمار پرسی کے لئے تشریف لائے، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا میں اپنے کل مال کی وصیت کر دوں؟ نبی ﷺ نے مجھے اس سے منع فرمایا، نصف کے متعلق سوال پر بھی منع کر دیا لیکن ایک تہائی کے سوال پر آپ ﷺ خاموش رہے اور اس کے بعد لوگوں نے اس پر عمل کرنا شروع کر دیا۔

(۱۶۱۵) حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنِ الْحَضْرَمِيِّ بْنِ لَاحِقٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ الطَّاعُونَ بِأَرْضٍ فَلَا تَهْبِطُوا عَلَيْهِ وَإِذَا كَانَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَفِرُّوا مِنْهُ [راجع: ۱۵۵۴]۔

(۱۶۱۵) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم کسی علاقے میں طاعون کی وباء پھیلنے کا سنو تو وہاں مت جاؤ، اور اگر تم کسی علاقے میں ہو اور وہاں طاعون کی وباء پھوٹ پڑے تو وہاں سے راہ فرار مت اختیار کرو۔

(۱۶۱۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ أُحُدٍ أَرِمَهُ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي [راجع: ۱۴۹۵]۔

(۱۶۱۶) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے غزوہ احد کے موقع پر مجھ سے فرمایا تیر پھینکو، تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔

(۱۶۱۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنْبَأَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ عُبَيْدٍ الْبَهْرَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ وَكَانَ يَتَوَضَّأُ بِالزَّائِرَةِ فَخَرَجَ عَلَيْنَا ذَاتَ يَوْمٍ مِنَ الْبَرَّازِ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَىٰ خَفِيهِ فَتَعَجَّبْنَا وَقُلْنَا مَا هَذَا قَالَ

حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ قَالَ شُعَيْبٌ، حَسَنٌ، أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي

شَيْبَةَ: ۱/۱۷۷، وابو يعلى: ۷۲۶ [راجع: ۱۴۵۲]

(۱۶۱۷) یحییٰ بن عبید کہتے ہیں کہ محمد بن سعد ایک دن ہمارے سامنے بیت الخلاء سے نکلے، اور وضو کرنے لگے، وضو کے دوران انہوں نے موزوں پر مسح کیا، ہمیں اس پر تعجب ہوا اور ہم نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ مجھ سے میرے والد صاحب نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۱۶۱۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَقَدْ كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا طَعَامٌ نَأْكُلُهُ إِلَّا وَرَقَ الْحَبْلَةِ وَهَذَا السَّمَرُ حَتَّىٰ إِنَّا أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَالَهُ خِلْطٌ ثُمَّ أَصْبَحَتْ نُنُو أَسَدٍ يُعْزِرُونِي عَلَى الدِّينِ لَقَدْ خَبْتُ إِذَا وَضَلَّ عَمَلِي [راجع: ۱۴۹۸]

(۱۶۱۸) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عرب کا وہ سب سے پہلا آدمی ہوں جس نے راہِ خدا میں سب سے پہلا تیر پھینکا تھا، ہم نے وہ وقت دیکھا ہے جب ہم نبی ﷺ کے ساتھ مل کر جہاد کرتے تھے، اس وقت ہمارے پاس کھانے کے لئے سوائے انگور کی شاخوں اور ببول کے کوئی دوسری چیز نہ ہوتی تھی، اور ہم میں سے ہر ایک اس طرح میٹگی کرتا تھا جیسے بکری میٹگی کرتی ہے، اس کے ساتھ کوئی اور چیز نہ ملتی تھی، اور آج بنو اسد کے لوگ مجھ ہی کو میرے اسلام پر ملامت کرتے ہیں، تب تو میں بڑے خسارے میں رہا اور میری ساری محنت برباد ہو گئی۔

(۱۶۱۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنبَأَنَا أَبُو مَعْشَرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ [راجع: ۱۴۸۴].

(۱۶۱۹) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۱۶۲۰) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْخَنْدَقِ وَرَجُلٌ يَتَرَسُّ جَعَلَ يَقُولُ بِالتَّرْسِ هَكَذَا فَوَضَعَهُ فَوْقَ أَنْفِهِ ثُمَّ يَقُولُ هَكَذَا يُسْقِلُهُ بَعْدُ قَالَ فَأَهْوَيْتُ إِلَى كِنَانَتِي فَأَخْرَجْتُ مِنْهَا سَهْمًا مَدَدًا فَوَضَعْتُهُ فِي كَبِدِ الْقَوْسِ فَلَمَّا قَالَ هَكَذَا يُسْقِلُ التَّرْسَ رَمَيْتُ فَمَا نَسِيتُ وَقَعَ الْقِدْحُ عَلَى كَذَا وَكَذَا مِنَ التَّرْسِ قَالَ وَسَقَطَ فَقَالَ بِرَجُلِهِ فَضَحِكَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسِبُهُ قَالَ حَتَّىٰ بَدْتُ نَوَاجِذَهُ قَالَ قُلْتُ لِمَ قَالَ لِفَعْلِي الرَّجُلِ [إسناده ضعيف، أخرجه الترمذی فی الشمائل: ۲۳۴، والزار: ۱۱۳۱].

(۱۶۲۰) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ خندق کے دن میں نے ایک آدمی کو دیکھا جو ڈھال سے اپنے آپ کو بچا رہا

تھا، کبھی وہ اپنی ڈھال کو اپنی ناک کے اوپر رکھ لیتا، کبھی اس سے نیچے کر لیتا، میں نے یہ دیکھ کر اپنے ترکش کی طرف توجہ کی، اس میں سے ایک خون آلود تیر نکلا، اور اسے کمان میں جوڑا، جب اس نے ڈھال کو نیچے کیا تو میں نے اسے تاک کر تیر دے مارا، اس سے پہلے میں تیر کی لکڑی لگانا نہ بھولا تھا، تیر لگتے ہی وہ نیچے گر پڑا اور اس کی ٹانگیں اوپر کواٹھ گئیں، جسے دیکھ کر نبی ﷺ اتنے ہنسے کہ آپ ﷺ کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے، میں نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا اس آدمی کی اس حرکت کی وجہ سے۔

(۱۶۳۱) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِهَذَا الدُّعَاءِ وَيُحَدِّثُ بِهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ [راجع: ۱۵۸۵]

(۱۶۳۱) مصعب کہتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ ان پانچ کلمات کی تاکید فرماتے تھے اور انہیں نبی ﷺ کے حوالے سے بیان کرتے تھے کہ اے اللہ! میں بخل اور کجوسی سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں، میں بزدلی سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں، میں گھٹیا عمر کی طرف لوٹائے جانے سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں، دنیا کی آزمائش سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں اور عذاب قبر سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔
(۱۶۳۲) حَدَّثَنَا حُجَّيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبُو سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ حَلَفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَقَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ قَدْ قُلْتَ هَجْرًا فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ حَدِيثًا وَإِنِّي حَلَفْتُ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ تَلَاثًا وَاتَّقِ عَنْ شِمَالِكَ تَلَاثًا وَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ وَلَا تَعُدْ [راجع: ۱۵۹۰]

(۱۶۳۲) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے لات اور عزی کی قسم کھالی، میرے ساتھیوں نے مجھ سے کہا کہ تم نے بیہودہ بات کہی، میں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے ابھی نیا نیا اسلام قبول کیا ہے، میری زبان سے لات اور عزی کے نام کی قسم نکل گئی ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا تین مرتبہ یہ کہہ لو ”لا الہ الا اللہ وحدہ“ اور بائیں جانب تین مرتبہ تھکا ر دو، اور اعوذ باللہ پڑھ لو، اور آئندہ ایسے مت کہنا۔

(۱۶۳۳) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ حَدَّثَنَا أُسَامَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ كَيْبَةَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ الذِّكْرِ الْخَفِيُّ وَخَيْرُ الرِّزْقِ مَا يَكْفِي [راجع: ۱۴۷۷]

(۱۶۳۳) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بہترین ذکر وہ ہے جو خفی ہو اور بہترین رزق وہ ہے جو کفایت کر سکے۔

(۱۶۳۴) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ

الْحَمِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ جَوَارٍ قَدْ عَلَتْ أَصْوَاتُهُمْ عَلَى صَوْتِهِ فَأَذَنَ لَهُ فَبَادَرَنَ فَذَهَبَ فَدَخَلَ عُمَرُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ عُمَرُ أَضْحَكَكَ اللَّهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا أَبَى أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ قَدْ عَجِبْتُ لِحَوَارِ كُنَّ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعْنَ حِسْكَ بَادَرَنَ فَذَهَبَ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِنَّ فَقَالَ أَيُّ عَدَوَاتِ أَنْفُسِهِنَّ وَاللَّهِ لَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ أَحَقُّ أَنْ تَهْبَنَ مِنِّي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُهُنَّ عَنْكَ يَا عُمَرُ قَوْلَ اللَّهِ إِنَّ لِقَيْكَ الشَّيْطَانُ بِفَجٍّ قَطُّ إِلَّا أَخَذَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ آخِرُ حَدِيثِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ [راجع: ۱۴۷۲].

(۱۶۲۳) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے نبی ﷺ سے گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کی، اس وقت نبی ﷺ کے پاس قریش کی کچھ عورتیں بیٹھی ہوئی باتیں کر رہی تھیں، اور ان کی آوازیں اونچی ہو رہی تھیں، لیکن جب حضرت عمرؓ کو اندر آنے کی اجازت ملی تو ان سب نے جلدی جلدی اپنے دوپٹے سنبھال لیے، جب وہ اندر آئے تو نبی ﷺ مسکرا رہے تھے، حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ آپ کو اسی طرح ہنستا مسکراتا ہوا رکھے، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔

نبی ﷺ نے فرمایا مجھے تو تعجب ان عورتوں پر ہے جو پہلے میرے پاس بیٹھی ہوئیں تھیں، لیکن جیسے ہی انہوں نے تمہاری آواز سنی، جلدی سے پردہ کر لیا، حضرت عمرؓ نے ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے اپنی جان کی دشمن عورتو! بخدا نبی ﷺ مجھ سے زیادہ اس بات کے حقدار ہیں کہ تم ان سے ڈرو، نبی ﷺ نے فرمایا عمر! انہیں چھوڑ دو کیونکہ خدا کی قسم! شیطان جب تمہیں کسی راستے گزرتا ہوا دیکھ لیتا ہے، تو اس راستے کو چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔

مُسْنَدُ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نَفِيلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۱۶۳۵) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ عُمَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نَفِيلٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكُمَاةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ [صححه البخاری (۴۴۷۸)، ومسلم (۲۰۴۹)]. [انظر: ۱۶۳۶، ۱۶۳۵، ۱۶۳۴، ۱۶۳۶]

(۱۶۳۵) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کھنسی بھی ”من“ سے تعلق رکھتی ہے (جو بنی اسرائیل پر نازل ہوا تھا) اور اس کا پانی آنکھوں کے لئے باعث شفاء ہے۔

(۱۶۳۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُمَاةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ [صححه البخاری (۴۴۷۸) ومسلم (۲۰۴۹)].

(۱۶۳۶) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کھنسی بھی ”من“ سے تعلق رکھتی ہے (جو بنی اسرائیل پر نازل ہوا تھا) اور اس کا پانی آنکھوں کے لئے باعث شفاء ہے۔

(۱۶۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكُمَاةُ مِنَ السَّلْوَى وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ [قال شعيب: صحيح].

(۱۶۳۷) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کھنسی بھی ”من“ سے تعلق رکھتی ہے (جو بنی اسرائیل پر نازل ہوا تھا) اور اس کا پانی آنکھوں کے لئے باعث شفاء ہے۔

(۱۶۳۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ هَذَا حَفِظْنَاهُ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنِ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نَفِيلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ ظَلَمَ مِنَ الْأَرْضِ

شَبْرًا طَوَّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ [قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح (ابوداؤد: ۴۷۷۲، ابن ماجه: ۲۵۸۰، الترمذی: ۱۴۲۱، النسائی: ۷/۱۱۵ و ۱۱۶)]. [انظر: ۱۶۴۲، ۱۶۵۴].

(۱۶۳۸) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے، وہ شہید ہے اور جو شخص ایک بالشت بھر زمین پر ناجائز قبضہ کرتا ہے، قیامت کے دن زمین کا وہ حصہ ساتوں زمینوں

سے اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈالا جائے گا۔

(۱۶۲۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ الْمُنْثَى حَدَّثَنِي جَدِّي رِيَّاحُ بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ الْأَكْبَرِ وَعِنْدَهُ أَهْلُ الْكُوفَةِ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ فَجَاءَهُ رَجُلٌ يُدْعَى سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ فَحَيَّاهُ الْمُغِيرَةُ وَأَجْلَسَهُ عِنْدَ رِجْلَيْهِ عَلَى السَّرِيرِ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ فَاسْتَقْبَلَ الْمُغِيرَةَ فَسَبَّ وَسَبَّ فَقَالَ مَنْ يَسُبُّ هَذَا يَا مُغِيرَةُ قَالَ يَسُبُّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ يَا مُغِيرَةُ بَنِ شُعْبَةَ يَا مُغِيرَةُ بَنِ شُعْبَةَ ثَلَاثًا إِلَّا أَسْمَعَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبُّونَ عِنْدَكَ لَا تُنْكِرُوا وَلَا تُغَيِّرُوا فَإِنَّا أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا سَمِعْتُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي لَمْ أَكُنْ أُرْوَى عَنْهُ كَذِبًا يَسْأَلُنِي عَنْهُ إِذَا لَقِيتُهُ أَنَّهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ فِي الْجَنَّةِ وَتَاسِعُ الْمُؤْمِنِينَ فِي الْجَنَّةِ لَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّيَهُ لَسَمَّيْتُهُ قَالَ فَضَجَّ أَهْلُ الْمَسْجِدِ يَنَاشِدُونَهُ يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ مَنْ التَّاسِعُ قَالَ نَاشَدْتُمُونِي بِاللَّهِ وَاللَّهِ الْعَظِيمِ أَنَا تَاسِعُ الْمُؤْمِنِينَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَاشِرُ ثُمَّ اتَّبَعَ ذَلِكَ يَمِينًا قَالَ وَاللَّهِ لَمُشْهَدٌ شَهِدَهُ رَجُلٌ يَغْبِرُ فِيهِ وَجْهَهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ مِنْ عَمَلٍ أَحَدِكُمْ وَلَوْ عُمَرُ عُمَرُ نُوحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ الْأَلْبَانِيُّ: صحيح ابوداود: ۴۶۵۰،

ابن ماجہ: (۱۳۳) وابن ابی شیبہ: ۱۲/۱۲، قال شعب: اسنادہ صحیح۔

(۱۶۲۹) ایک مرتبہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو فہ کی جامع مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے، ان کے دائیں بائیں اہل کوفہ بیٹھے ہوئے تھے، اتنی دیر میں حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ آ گئے، حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے انہیں خوش آمدید کہا اور چار پائی کی پاکتی کے پاس انہیں بٹھالیا، کچھ دیر کے بعد ایک کوئی حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے سامنے آ کر کھڑا ہوا اور کسی کو گالیاں دینے لگا، انہوں نے پوچھا مغیرہ! یہ کسے برا بھلا کہہ رہا ہے؟ انہوں نے کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو، انہوں نے تین مرتبہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو ان کا نام لے کر پکارا اور فرمایا آپ کی موجودگی میں نبی ﷺ کے صحابہ کو برا بھلا کہا جا رہا ہے اور آپ لوگوں کو منع نہیں کر رہے اور نہ اپنی مجلس کو تبدیل کر رہے ہیں؟ میں اس بات کا گواہ ہوں کہ میرے کانوں نے نبی ﷺ سے یہ سنا ہے اور میرے دل نے اسے محفوظ کیا ہے اور میں ان سے کوئی جھوٹی بات روایت نہیں کرتا، کہ نبی ﷺ نے فرمایا ابو بکر جنت میں ہوں گے، عمر، علی، عثمان، طلحہ، زبیر، عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن مالک رضی اللہ عنہم اور ایک نواں مسلمان بھی جنت میں ہوگا، جس کا نام اگر میں بتانا چاہتا تو بتا سکتا ہوں۔

اہل مسجد نے باواز بلند انہیں قسم دے کر پوچھا کہ اے صحابی رسول! وہ نواں آدمی کون ہے؟ فرمایا تم مجھے اللہ کی قسم دے رہے ہو، اللہ کا نام بہت بڑا ہے، وہ نواں آدمی میں ہی ہوں اور دسویں خود نبی ﷺ تھے، اس کے بعد وہ دائیں طرف چلے گئے اور فرمایا کہ بخدا! وہ ایک غزوہ جس میں کوئی شخص نبی ﷺ کے ساتھ شریک ہوا اور اس میں اس کا چہرہ غبار آلود ہوا، وہ تمہارے ہر عمل

سے افضل ہے اگرچہ تمہیں عمر نوح ہی مل جائے۔

(۱۶۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنٍ وَمَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ وَكَّعَ مَرَّةً قَالَ مَنْصُورٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَقَالَ مَرَّةً حُصَيْنٌ عَنِ ابْنِ ظَالِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْكُنْ حِرَاءَ فَلَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ قَالَ وَعَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ [انظر: ۱۶۳۸، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵].

(۱۶۳۰) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے جبل حراء سے مخاطب ہو کر فرمایا اے حراء! اٹھ جا، کہ تجھ پر کسی نبی، صدیق اور شہید کے علاوہ کوئی نہیں، اس وقت جبل حراء پر نبی ﷺ کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، سعد عبد الرحمن بن عوف اور سعید بن زید رضی اللہ عنہ تھے۔

(۱۶۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحُرِّ بْنِ الصَّيَّاحِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَخْطَسِ قَالَ خَطَبَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَقَالَ مِنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَامَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ النَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ وَأَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدٌ فِي الْجَنَّةِ وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّيَ الْعَاشِرَ [صححه ابن حبان (۶۹۹۳)]. قَالَ الْأَلْبَانِيُّ: صَحِيحٌ (ابوداؤد: ۴۶۴۹ الترمذی: ۳۷۵۷). [انظر: ۱۶۳۷].

(۱۶۳۱) ایک مرتبہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے، ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہنے لگا جس پر حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نبی ﷺ جنت میں ہوں گے، ابوبکر جنت میں ہوں گے، عمر، علی، عثمان، طلحہ، زبیر، عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن مالک رضی اللہ عنہم اور ایک دسواں مسلمان بھی جنت میں ہوگا، جس کا نام اگر میں بتانا چاہوں تو بتا سکتا ہوں۔

(۱۶۳۲) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْكَمَامَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ [راجع: ۱۶۲۵].

(۱۶۳۲) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کھنسی بھی ”من“ سے تعلق رکھتی ہے (جو بنی اسرائیل پر نازل ہوا تھا) اور اس کا پانی آنکھوں کے لئے باعث شفاء ہے۔

(۱۶۳۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُمَرُو عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَخَذَ شَبْرًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا طَوَّقَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى سَبْعِ أَرْضِينَ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ [صححه البخاری (۳۱۹۸) ومسلم (۱۶۱۰)].

(۱۶۳۳) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے، وہ شہید ہے اور جو شخص ایک بالشت بھر زمین پر ناجائز قبضہ کرتا ہے، قیامت کے دن وہ ساتوں زمینوں سے اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈالا جائے گا۔

(۱۶۳۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِهِ كُمَّةٌ فَقَالَ تَذَرُونَ مَا هَذَا هَذَا مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ [راجع: ۱۶۲۵]۔

(۱۶۳۴) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو دست مبارک میں کھنی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانتے ہو یہ کیا چیز ہے؟ یہ کھنی ہے اور کھنی بھی ”من“ سے تعلق رکھتی ہے (جو بنی اسرائیل پر نازل ہوا تھا) اور اس کا پانی آنکھوں کے لئے باعث شفاء ہے۔

(۱۶۳۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرًا بْنَ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْكُمَّةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ [راجع: ۱۶۲۵]۔

(۱۶۳۵) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کھنی بھی ”من“ سے تعلق رکھتی ہے (جو بنی اسرائیل پر نازل ہوا تھا) اور اس کا پانی آنکھوں کے لئے باعث شفاء ہے۔

(۱۶۳۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي الْحَكَمُ بْنُ عَتَبَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَيْنِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شُعْبَةُ لَمَّا حَدَّثَنِي بِهِ الْحَكَمُ لَمْ أَنْكَرْهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْمَلِكِ [راجع: ۱۶۲۵]۔

(۱۶۳۶) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۶۳۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَحَجَّاجٌ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنِ الْحُرِّ بْنِ صَيَّاحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَخْنَسِ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ خَطَبَ قَنَالَ مِنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فَقَامَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ فِي الْجَنَّةِ وَأَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ فِي الْجَنَّةِ ثُمَّ قَالَ إِنْ شِئْتُمْ أَخْبَرْتُكُمْ بِالْعَاشِرِ ثُمَّ ذَكَرَ نَفْسَهُ [راجع: ۱۶۳۱]۔

(۱۶۳۷) ایک مرتبہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے، ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہنے لگا جس پر حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنت میں ہوں گے، ابوبکر

جنت میں ہوں گے، عمر، علی، عثمان، طلحہ، زبیر، عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن مالک رضی اللہ عنہم جنت میں ہوں گے، پھر فرمایا کہ دسویں آدمی کا نام اگر میں بتانا چاہوں تو بتا سکتا ہوں۔

(۱۶۳۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هَلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَالِمٍ قَالَ خُطِبَ الْمَغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَنَالَ مِنْ عَلِيٍّ فَخَرَجَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ أَلَا تَعْجَبُ مِنْ هَذَا يَسُبُّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّا كُنَّا عَلَى حِرَاءٍ أَوْ أَحَدٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْبُتْ حِرَاءُ أَوْ أَحَدٌ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ صَدِيقٌ أَوْ شَهِيدٌ فَسَمِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَةَ فَسَمِيَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَمِيَ نَفْسَهُ سَعِيدًا قَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَسَنٌ صَحِيحٌ. قَالَ الْأَلْبَانِيُّ: صَحِيحٌ (ابوداؤد: ۴۶۴۸، ابن ماجه: ۱۳۴، الترمذی: ۳۷۵۷). قَالَ شُعْبَةُ: صَحِيحٌ لَغَيْرِهِ [إِذَا رَجَعَ: ۱۶۳۰]

(۱۶۳۸) عبد اللہ بن ظالم کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے کہ کسی شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کی، اس پر حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ وہاں سے چلے گئے اور فرمایا تمہیں اس شخص پر تعجب نہیں ہو رہا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہہ رہا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ جبل حراء یا احد پر تھے کہ نبی علیہ السلام نے جبل حراء سے مخاطب ہو کر فرمایا اے حراء! ٹھہر جا، کہ تجھ پر کسی نبی، صدیق اور شہید کے علاوہ کوئی نہیں، پھر نبی علیہ السلام نے دس آدمیوں کے نام لیے جن میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، سعد، عبدالرحمن بن عوف اور سعید بن زید رضی اللہ عنہ تھے۔

(۱۶۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَو بْنِ نُفَيْلٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَرَقَ مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا طَوَّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ قَالَ مَعْمَرٌ وَبَلَغَنِي عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْهُ زَادَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ [صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ (۲۴۵۲)، وَابْنُ حَنَانٍ (۳۱۹۵)].

(۱۶۳۹) حضرت سعد بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ایک بالشت بھر زمین پر ناجائز قبضہ کرتا ہے، قیامت کے دن وہ ساتوں زمینوں سے اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈالا جائے گا، دوسری سند سے اس میں یہ اضافہ بھی مروی ہے کہ جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے وہ شہید ہے۔

(۱۶۴۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنْبَأَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ مَرْوَانَ قَالَ أَذْهَبُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَ هَذَيْنِ لِسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَأَرْوَى فَقَالَ سَعِيدٌ أَتُرُونِي أَخَذْتُ مِنْ حَقِّهَا شَيْئًا أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ طَوَّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ وَمَنْ تَوَلَّى مَوْلَى قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَمَنْ اقْتَطَعَ مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِمِيزَانٍ فَلَا بَارَكَ اللَّهُ لَهُ

فِيهَا [قال شعيب: اسنادہ قوی] . [انظر: ۱۶۴۹] .

(۱۶۴۰) ابوسلمہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مروان نے کہا کہ جا کر ان دونوں یعنی حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ اور اروی کے درمیان صلح کرادو، حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں نے اس عورت کا کچھ حق مارا ہوگا؟ میں اس بات کا چشم دید گواہ ہوں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص ناحق کسی زمین پر ایک بالشت بھر قبضہ کرتا ہے، اس کے گلے میں زمین کا وہ ٹکڑا ساتوں زمینوں سے لے کر طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا، اور جو شخص کسی قوم کی اجازت کے بغیر ان سے موالات کی نسبت اختیار کرتا ہے، اس پر اللہ کی لعنت ہے، اور جو شخص قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال ناجائز طور پر حاصل کر لیتا ہے اللہ اس میں کبھی برکت نہیں دیتا۔

(۱۶۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَمْرِو بْنِ سَهْلٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ طَلَمَ مِنَ الْأَرْضِ شِرًّا فَإِنَّهُ يُطَوَّقُهُ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ [راجع: ۱۶۳۹]

(۱۶۴۱) حضرت سعد بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ایک بالشت بھر زمین پر ناجائز قبضہ کرتا ہے، قیامت کے دن وہ ساتوں زمینوں سے اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈالا جائے گا۔

(۱۶۴۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ أَتَيْتَنِي أُرْوِي بِنْتُ أُوَيْسٍ فِي نَقْرِ مِنْ قُرَيْشٍ فِيهِمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَهْلٍ فَقَالَتْ إِنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ قَدْ انْتَقَصَ مِنْ أَرْضِي إِلَى أَرْضِهِ مَا لَيْسَ لَهُ وَقَدْ أَحْبَبْتُ أَنْ تَأْتُوهُ فَتُكَلِّمُوهُ قَالَ فَرَكِبْنَا إِلَيْهِ وَهُوَ بِأَرْضِهِ بِالْعَقِيقِ فَلَمَّا رَأَانَا قَالَ قَدْ عَرَفْتُ الَّذِي جَاءَ بِكُمْ وَسَأُحَدِّثُكُمْ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ أَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ مَا لَيْسَ لَهُ طَوَّقَهُ إِلَى انْسَابَةِ مِنَ الْأَرْضِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ [راجع: ۱۶۲۸]

(۱۶۴۲) طلحہ بن عبد اللہ بن عوف کہتے ہیں کہ میرے پاس اروی بنت اویس نامی خاتون قریش کی ایک جماعت کے ساتھ آئی، جن میں عبد الرحمن بن عمرو بن سہیل بھی تھے، اور کہنے لگی کہ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے میری زمین کا کچھ حصہ اپنی زمین میں شامل کر لیا ہے حالانکہ وہ ان کا نہیں ہے، میں چاہتی ہوں کہ آپ ان کے پاس جا کر ان سے اس سلسلے میں بات چیت کریں۔ ہم لوگ اپنی سواری پر سوار ہو کر ان کی طرف روانہ ہوئے، اس وقت وہ وادی عقیق میں اپنی زمینوں میں تھے، انہوں نے جب ہمیں دیکھا تو فرمایا میں سمجھ گیا کہ تم لوگ کیوں آئے ہو؟ میں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں جو میں نے خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے کہ جو شخص زمین کا کوئی حصہ اپنے قبضے میں کر لے حالانکہ وہ اس کا مالک نہ ہو تو وہ اس کے گلے میں ساتوں زمینوں تک قیامت کے دن طوق بنا کر ڈالا جائے گا، اور جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتا ہو مارا جائے وہ شہید ہے۔

(۱۶۴۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ سَهْلٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ ظَلَمَ مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا فَإِنَّهُ يَطْوَفُهُ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ [راجع: ۱۶۳۹].

(۱۶۴۳) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص ایک باشت بھر زمین پر ناجائز قبضہ کرتا ہے، قیامت کے دن وہ ساتوں زمینوں سے اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈالا جائے گا۔

(۱۶۴۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حُصَيْنٌ أَخْبَرَنَا عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَالِمٍ الْمَازِنِيِّ قَالَ لَمَّا خَرَجَ مُعَاوِيَةُ مِنَ الْكُوفَةِ اسْتَعْمَلَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ قَالَ فَأَقَامَ خُطْبَاءَ يَقْعُونَ فِي عَلِيٍّ قَالَ وَأَنَا إِلَى جَنْبِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ نُفَيْلٍ قَالَ فَغَضِبَ فَقَامَ فَأَخَذَ بِيَدِي فَتَبِعْتُهُ فَقَالَ أَلَا تَرَى إِلَى هَذَا الرَّجُلِ الظَّالِمِ لِنَفْسِهِ الَّذِي يَأْمُرُ بِلَعْنِ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَأَشْهَدُ عَلَى التَّسْعَةِ أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَمْ أَتُمْ قَالَ قُلْتُ وَمَا ذَاكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَثْبُتُ حِرَاءَ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ ثُمَّ سَكَتَ قَالَ قُلْتُ وَمَنْ الْعَاشِرُ قَالَ قَالَ أَنَا [راجع: ۱۶۳۰].

(۱۶۴۴) عبد اللہ بن ظالم کہتے ہیں کہ جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کوفہ سے روانہ ہوئے تو وہاں کا گورنر حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو بنا دیا، (کچھ لوگوں نے ان سے تقریر کرنے کی اجازت مانگی) انہوں نے اجازت دے دی، وہ لوگ کھڑے ہو کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کرنے لگے، میں حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھا تھا، وہ غصے میں آ کر وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے، اور فرمایا آپ کی موجودگی میں ایک جنتی کو برا بھلا کہا جا رہا ہے اور آپ لوگوں کو منع نہیں کر رہے، میں اس بات کا گواہ ہوں کہ نو آدمی جنت میں ہوں گے اور اگر دسویں کے متعلق گواہی دوں تو گنہگار نہیں ہوں گا، میں نے ان سے اس کی تفصیل پوچھی تو انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا اے حراء! ٹھہر جا کہ تجھ پر سوائے نبی، صدیق اور شہید کے کوئی نہیں ہے، میں نے ان کے نام پوچھے تو انہوں نے فرمایا خود نبی ﷺ، ابوبکر، عمر، علی، عثمان، طلحہ، زبیر، عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن مالک رضی اللہ عنہم پھر خاموش ہو گئے، میں نے دسویں آدمی کا نام پوچھا تو فرمایا وہ میں ہی ہوں۔

(۱۶۴۵) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَالِمٍ التَّيْمِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ نُفَيْلٍ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ عَلِيًّا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْتُ وَمَا ذَاكَ قَالَ هُوَ فِي التَّسْعَةِ وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أَسْمِيَ الْعَاشِرَ سَمَّيْتُهُ قَالَ اهْتَرَّ حِرَاءُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَثْبُتُ حِرَاءَ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ

وَعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَعُثْمَانُ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَعْدُ وَأَنَا يَعْنِي سَعِيدُ نَفْسَهُ [قال شعيب:

اسنادہ حسن: [راجع: ۱۶۳۰].

(۱۶۳۵) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اہل جنت میں سے ہیں، راوی نے پوچھا وہ کیسے؟ تو فرمایا کہ وہ نوافراد میں شامل ہیں اور میں دسویں آدمی کا نام بھی بتا سکتا ہوں، ایک مرتبہ حراء پہاڑ لرز نے لگا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حراء! ٹھہر جا کہ تجھ پر نبی، صدیق اور شہید کے علاوہ کوئی نہیں، خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم، ابو بکر، عمر، علی، عثمان، طلحہ، زبیر، عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن مالک رضی اللہ عنہم اور میں۔

(۱۶۴۶) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا يُونُسُ أَوْ أَبُو أُوَيْسٍ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَمْرِو بْنِ سَهْلٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ ظَلَمَ مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا فَإِنَّهُ يُطَوَّقُهُ فِي سَبْعِ أَرْضِينَ [راجع: ۱۶۳۹]

(۱۶۳۶) حضرت سعد بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ایک باشت بھر زمین پر نا جائز قبضہ کرتا ہے، قیامت کے دن وہ ساتوں زمینوں سے اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈالا جائے گا۔

(۱۶۴۷) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أَسَامَةَ أَخْبَرَنِي مِسْعَرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ظَالِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنًا كَقَطْعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ أَرَاهُ قَالَ قَدْ يَذْهَبُ فِيهَا النَّاسُ أَسْرَعَ ذَهَابٍ قَالَ فَقِيلَ أَكُلُهُمْ هَالِكٌ أَمْ بَعْضُهُمْ قَالَ حَسْبُهُمْ أَوْ بِحَسْبِهِمُ الْقَتْلُ [قال شعيب: اسنادہ حسن:]

(۱۶۳۷) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان فتنوں کا ذکر فرمایا جو اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح چھا جائیں گے، اور لوگ اس میں بڑی تیزی سے دنیا سے جانے لگیں گے، کسی نے پوچھا کہ کیا یہ سب ہلاک ہوں گے یا بعض؟ فرمایا قتل کے اعتبار سے ان کا معاملہ ہوگا۔

(۱۶۴۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا الْمُسْعُودِيُّ عَنْ نَفِيلِ بْنِ هِشَامٍ بْنِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نَفِيلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ هُوَ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَمَرَّ بِهِمَا زَيْدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ نَفِيلٍ فَقَدَّعَاهُ إِلَى سَفَرَةٍ لَهُمَا فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي إِنِّي لَا أَكُلُ مِمَّا ذُبِحَ عَلَى النَّصَبِ قَالَ فَمَا رَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ أَكَلَ شَيْئًا مِمَّا ذُبِحَ عَلَى النَّصَبِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبِي كَانَ كَمَا قَدْ رَأَيْتَ وَبَلَغَكَ وَلَوْ أَدْرَكَكَ لَأَمَنَ بِكَ وَاتَّبَعَكَ فَاسْتَغْفِرُ لَكَ قَالَ نَعَمْ فَاسْتَغْفِرُ لَكَ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أُمَّةً وَاحِدَةً [اسنادہ ضعیف:]

(۱۶۳۸) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ”جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں تھے اور ان کے ساتھ حضرت زید بن

حارثہ رضی اللہ عنہ بھی تھے، زید بن عمرو بن نفیل کا ان دونوں کے پاس سے گزر ہوا، ان دونوں نے زید کو کھانے کی دعوت دی کیونکہ وہ اس وقت دسترخوان پر بیٹھے ہوئے تھے، زید کہنے لگے کہ بھتیجے! بتوں کے سامنے لے جا کر ذبح کیے جانے والے جانوروں کا گوشت میں نہیں کھاتا (یہ قبل از بعثت کا واقعہ ہے) اس کے بعد نبی ﷺ کو کبھی اس قسم کا کھانا کھاتے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔

حضرت سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ایک دن بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! میرے والد صاحب کو آپ نے خود بھی دیکھا ہے اور آپ کو ان کے حوالے سے معلوم بھی ہے، اگر وہ آپ کا زمانہ نبوت پالیتے تو آپ پر ایمان لا کر آپ کی پیروی ضرور کرتے، آپ ان کے لئے استغفار کیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! میں ان کے لئے استغفار کروں گا کیونکہ قیامت کے دن انہیں تمہا ایک امت کے برابر اٹھایا جائے گا۔

(۱۶۴۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ قَالَ لَنَا مَرْوَانُ انْطَلِقُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَ هَذَيْنِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَأَرْوَى بِنْتِ أُوَيْسٍ فَأَتَيْنَا سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ فَقَالَ أُنْرُونَنِي أَنِّي قَدْ اسْتَنْقَضْتُ مِنْ حَقِّهَا شَيْئًا أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَخَذَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهِ طَوَّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ وَمَنْ تَوَلَّى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَمَنْ اقْتَطَعَ مَالَ أَخِيهِ بِسَمِيهِ فَلَا بَارَكَ اللَّهُ لَهُ فِيهِ [راجع: ۱۶۴۰]۔

(۱۶۴۹) ابوسلمہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مروان نے کہا کہ جا کر ان دونوں یعنی حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ اور اروی کے درمیان صلح کرادو، ہم حضرت سعید رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں نے اس عورت کا کچھ حق مارا ہو گا؟ میں اس بات کا چشم دید گواہ ہوں، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص ناحق کسی زمین پر ایک باشت بھر قبضہ کرتا ہے، اس کے گلے میں زمین کا وہ ٹکڑا ساتوں زمینوں سے لے کر طوف بنا کر ڈال دیا جائے گا، اور جو شخص کسی قوم کی اجازت کے بغیر ان سے موالات کی نسبت اختیار کرتا ہے، اس پر اللہ کی لعنت ہے، اور جو شخص قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال ناجائز طور پر حاصل کر لیتا ہے اللہ اس میں کبھی برکت نہیں دیتا۔

(۱۶۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُمَيْدٍ، قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَقَاسَمْتُ أَخِي، فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا يُبَارَكُ فِي ثَمَنِ أَرْضٍ وَلَا دَارٍ وَلَا يُجْعَلُ فِي أَرْضٍ وَلَا دَارٍ۔

(۱۶۵۰) عمرو بن حریش کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے مدینہ منورہ حاضری کے موقع پر اپنے بھائی سے حصہ تقسیم کروالیا، اس پر حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے اس زمین یا مکان کی قیمت میں برکت نہیں ہوتی جو زمین یا مکان ہی میں نہ لگا دی جائے۔

(۱۶۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَنبَأَنَا شُعَيْبٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ لُقْمَانَ كَانَ

يَقُولُ: يَا بَنِيَّ، لَا تَعْلَمِ الْعِلْمَ لِنَبَاهِي بِهِ الْعُلَمَاءَ، أَوْ تُمَارِي بِهِ السُّفَهَاءَ، وَتُرَائِي بِهِ فِي الْمَجَالِسِ. قَدْ كَرِهَ، وَقَالَ: حَدَّثَنَا نَوْفَلُ بْنُ مُسَاحِقٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ، قَالَ: مِنْ أَرْبَى الرِّبَا إِلَّا سِتْطَالَةً فِي عِرْضِ مُسْلِمٍ بَغِيرِ حَقٍّ، وَإِنْ هَذِهِ الرَّحِمُ شِجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمَنِ، فَمَنْ قَطَعَهَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ. [قول لقمان منقطع والمرفوع منه اسناده صحيح].

(۱۶۵۱) عبد اللہ بن عبد الرحمن کہتے ہیں کہ مجھے حضرت لقمان علیہ السلام کا یہ قول معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے سے فرمایا بیٹے! علم اس لئے حاصل نہ کرو کہ اس کے ذریعے علماء پر فخر کرو اور جبلاء اور بیوقوفوں سے جھگڑتے پھرو، اور محفلوں میں اپنے آپ کو نمایاں کرنے لگو، پھر انہوں نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث سنائی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سب سے بڑا سودیہ ہے کہ ناحق کسی مسلمان کی عزت پر دست درازی کی جائے، رحم (قربت داری) رحمن کی شاخ ہے، جو شخص قربت داری ختم کرے گا، اللہ اس پر جنت کو حرام کر دے گا۔

(۱۶۵۲) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ابْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ أَهْلِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دِينِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دَمِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ. [راجع: ۱۶۲۸].

(۱۶۵۳) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتا ہو اماں مار جائے، وہ شہید ہے، جو شخص اپنے اہل خانہ کی حفاظت کرتا ہو اماں مار جائے، وہ بھی شہید ہو جائے، جو شخص اپنے دین کی حفاظت کرتا ہو اماں مار جائے، وہ بھی شہید ہے اور جو شخص اپنی جان کی حفاظت کرتا ہو اماں مار جائے، وہ بھی شہید ہے۔

(۱۶۵۴) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ابْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمَّارِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَدْ كَرِهَ مِثْلَهُ [راجع: ۱۶۲۸]. (۱۶۵۳) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۶۵۵) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عَمْرَو بْنَ حَدِيثٍ، يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ، أَحْمَدُوا اللَّهَ الَّذِي رَفَعَ عَنْكُمُ الْعُسُورَ. [اسناده ضعيف، أخرجه ابن أبي شيبة: ۱۹۷/۳، وأبو يعلى: ۹۶۴].

(۱۶۵۶) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے گروہ عرب! اللہ کا شکر ادا کیا کرو کہ اس نے تم سے ٹکس اٹھا دیئے۔

حَدِيثُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۱۶۵۵) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: شَهِدْتُ حِلْفَ الْمُطَّيِّبِينَ مَعَ عُمُوْمَيْي، وَأَنَا غُلَامٌ، فَمَا أَحِبُّ أَنْ لِي حُمْرَ النَّعَمِ، وَأَنْتَى أَنْكُتُهُ. قَالَ الزُّهْرِيُّ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ يُصِبِ الْإِسْلَامُ حِلْفًا إِلَّا رَاَدَهُ شِدَّةٌ، وَلَا حِلْفٌ فِي الْإِسْلَامِ، وَقَدْ آلَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ. [قال شعيب: اسناده صحيح، أخرجه أبو يعلى: ۸۴۴، والبخارى في الأدب

المفرد: ۵۶۷] [انظر: ۱۶۷۶].

(۱۶۵۵) حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں اپنے بچاؤں کے ساتھ ”جبکہ ابھی میں نو عمر تھا“ حلف المطہبین ”جسے حلف الفضول بھی کہا جاتا ہے“ میں شریک ہوا تھا، مجھے یہ پسند نہیں کہ میں اس معاہدے کو توڑ ڈالوں اگرچہ مجھے اس کے بدلے میں سرخ اونٹ بھی دیے جائیں، امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ اسلام نے جو بھی معاہدہ کیا اس کی شدت میں اضافہ ہی ہوا ہے، اور اسلام اس کا قائل نہیں ہے، البتہ نبی ﷺ نے قریش اور انصار کے درمیان مواخات قائم فرمادی تھی۔

(۱۶۵۶) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ لَهُ عُمَرُ: يَا غُلَامُ، هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، إِذَا شَكَ الرَّجُلُ فِي صَلَاتِهِ مَاذَا يَصْنَعُ؟ قَالَ: قَبِينَا هُوَ كَذَلِكَ إِذَا أَقْبَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، فَقَالَ: فِيمَ أَنْتَ؟ فَقَالَ عُمَرُ: سَأَلْتُ هَذَا الْغُلَامَ: هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِهِ إِذَا شَكَ الرَّجُلُ فِي صَلَاتِهِ مَاذَا يَصْنَعُ؟ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: إِذَا شَكَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَدْرِ أَوْاحِدَةً صَلَّى أَمْ ثَنَيْنِ، فَلْيَجْعَلْهَا وَاحِدَةً، وَإِذَا لَمْ يَدْرِ ثَنَيْنِ صَلَّى أَمْ ثَلَاثًا، فَلْيَجْعَلْهَا ثَنَيْنِ، وَإِذَا لَمْ يَدْرِ ثَلَاثًا صَلَّى أَمْ أَرْبَعًا، فَلْيَجْعَلْهَا ثَلَاثًا ثُمَّ يَسْجُدُ إِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ،

وَهُوَ جَالِسٌ، قَبْلَ أَنْ يُسَلَّمَ سَجْدَتَيْنِ. [قال الترمذی: حسن غریب صحیح. قال الألبانی: صحیح (ابن ماجہ):

۱۲۰۹، الترمذی: ۳۹۸]. قال شعيب: حسن لغيره. [انظر: ۱۶۷۷، ۱۶۸۹].

(۱۶۵۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ اے لڑکے! کیا تم نے نبی ﷺ سے یا کسی صحابی سے یہ مسئلہ سنا ہے کہ اگر کسی آدمی کو نماز میں شک ہو جائے تو وہ کیا کرے؟ ابھی یہ بات ہو ہی رہی تھی کہ سامنے سے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ آتے ہوئے دکھائی دیئے، انہوں نے پوچھا کہ کیا باتیں ہو رہی ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس لڑکے سے یہ پوچھ رہا تھا کہ کیا تم نے نبی ﷺ سے یا کسی صحابی سے یہ مسئلہ سنا ہے کہ اگر کسی آدمی کو نماز میں شک ہو جائے تو وہ کیا کرے؟ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر تم میں سے کسی کو نماز میں شک ہو جائے اور اسے یاد نہ رہے کہ اس نے ایک رکعت پڑھی ہے یا دو؟ تو اسے چاہئے کہ وہ اسے ایک رکعت شمار کرے، اگر دو اور تین میں شک ہو تو انہیں دو سمجھے، تین اور چار میں شک ہو جائے تو انہیں تین شمار کرے، اس کے بعد نماز سے فراغت پا کر سلام پھیرنے سے قبل سہو کے دو سجدے کر لے۔

(۱۶۵۷) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُمَرَوِ، سَمِعَ بَجَالَه يَقُولُ: كُنْتُ كَاتِبًا لِحِزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَمِّ الْأَخْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، فَأَتَانَا كِتَابٌ عُمَرَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ: أَنْ اقْتُلُوا كُلَّ سَاحِرٍ (وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: وَسَاحِرَةٌ) (ع) وَفَرِّقُوا بَيْنَ كُلِّ ذِي مَحْرَمٍ مِنَ الْمَجُوسِ، وَأَنَّهُمْ عَنْ الزَّمْزَمَةِ، فَقَتَلْنَا ثَلَاثَةَ سَوَاحِرَ، وَجَعَلْنَا نَفَرًا بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ حَرِيمَتِهِ فِي كِتَابِ اللَّهِ، وَصَنَعَ حِزْءٌ طَعَامًا كَثِيرًا، وَعَرَضَ السِّيفَ عَلَى فَحِيدِهِ، وَدَعَا الْمَجُوسَ، فَأَلْقَوْا وَقُرْبَعُلِي، أَوْ بَعْلَيْنِ مِنْ وَرَقٍ، وَأَكَلُوا مِنْ غَيْرِ زَمْزَمَةٍ، وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ أَخَذَ (وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: قَبْلَ) الْحِزْيَةِ مِنَ الْمَجُوسِ، حَتَّى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا مِنْ مَجُوسٍ هَجَرَ. قَالَ: سُفْيَانُ حَجَّ بَجَالَه مَعَ مُصْعَبٍ سَنَةَ سَبْعِينَ. [صححه البخارى (۳۱۵۶)]. وقال الترمذی: حسن صحيح. [انظر: ۱۶۸۵].

(۱۶۵۷) بجالہ کہتے ہیں کہ میں اخنف بن قیس کے چچا حِزء بن معاویہ کا کاتب تھا، ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ان کی وفات سے ایک سال پہلے خط آیا، جس میں لکھا تھا کہ ہر جادوگر کو قتل کر دو، مجوس میں جن لوگوں نے اپنے محرم رشتہ داروں سے شادیاں کر رکھی ہیں، ان میں تفریق کر دو، اور انہیں زمزمہ (کھانا کھاتے وقت مجوسی ہلکی آواز سے کچھ پڑھتے تھے) سے روک دو، چنانچہ ہم نے تین جادوگر قتل کیے، اور کتاب اللہ کی روشنی میں مرد اور اس کی محرم بیوی کے درمیان تفریق کا عمل شروع کر دیا۔

پھر حِزء نے ایک مرتبہ بڑی مقدار میں کھانا تیار کروایا، اپنی ران پر تلوار رکھی اور مجوسیوں کو کھانے کے لئے بلایا، انہوں نے ایک یا دو خچروں کے برابر وزن کی چاندی لا کر ڈھیر کر دی اور بغیر زمزمہ کے کھانا کھا لیا، نیز پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجوسیوں سے جزیہ نہیں لیتے تھے لیکن جب حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اس بات کی گواہی دی کہ نبی ﷺ نے ہجر نامی علاقے کے

موسیوں سے جزیہ لیا تھا تو انہوں نے بھی موسیوں سے جزیہ لینا شروع کر دیا۔

سفیان کہتے ہیں کہ بجالہ نے مصعب کے ساتھ ۶۰۰ میں حج کیا تھا۔

(۱۶۵۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ نَشَدْتُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي تَقُومُ بِهِ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَقَالَ مَرَّةً الَّذِي يَأْذِيهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ أَعْلِمْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّا لَا نُورِثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةً قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ [راجع: ۱۷۲]

(۱۶۵۸) ایک مرتبہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا میں تمہیں اس اللہ کی قسم اور واسطہ دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں، کیا آپ کے علم میں یہ بات ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ہمارے مال میں وراثت جاری نہیں ہوتی، ہم جو کچھ چھوڑ جاتے ہیں وہ سب صدقہ ہوتا ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔

(۱۶۵۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَارِظٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَهُوَ مَرِيضٌ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَصَلَتْكَ رَحِمٌ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا الرَّحْمَنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنْ أَسْمَى فَمَنْ يَصِلْهَا أَصِلْهُ وَمَنْ يَقْطَعْهَا أَقْطَعْهُ قَابَتَهُ أَوْ قَالَ مَنْ يَبْتَهِأَ أَبَتَهُ [قال شعيب، صحيح لغيره]. [انظر: ۱۶۸۷]

(۱۶۵۹) عبد اللہ بن قارظ ایک مرتبہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے ان کے یہاں گئے، وہ بیمار ہو گئے تھے، حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ تمہیں قرابت داری نے جوڑا ہے، نبی ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں رحمان ہوں، میں نے رحم کو پیدا کیا ہے، اور اسے اپنے نام سے نکالا ہے، جو اسے جوڑے گا میں اسے جوڑوں گا اور جو اسے توڑے گا، میں اسے توڑ کر پاش پاش کر دوں گا۔

(۱۶۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شَيْبَانَ قَالَ لَقِيتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قُلْتُ حَدَّثَنِي عَنْ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِيكَ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ نَعَمْ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَرَضَ صِيَامَ رَمَضَانَ وَسَنَنَتْ قِيَامَهُ فَمَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ [إِيْمَانًا] احْتِسَابًا خَرَجَ مِنَ الذُّنُوبِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ [اسناده ضعيف، صحيحه ابن خزيمة (۲۲۰۱). قال الألباني: الشطر الثاني صحيح (ابن ماجه: ۱۳۲۸، النسائي: ۱۵۸/۴)].

[انظر: ۱۶۸۸]

(۱۶۶۰) نصر بن شبان کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میری ملاقات ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے ہوئی، میں نے ان سے کہا کہ اپنے والد

صاحب کے حوالے سے کوئی حدیث سنائیے جو انہوں نے نبی ﷺ سے خود سنی ہو اور وہ بھی ماہ رمضان کے بارے میں، انہوں

نے کہا اچھا میرے والد صاحب نے نبی ﷺ کی یہ حدیث سنائی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے فرض کیے ہیں اور میں نے اس کا قیام سنت قرار دیا ہے، جو شخص ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اور تراویح ادا کرے، وہ گناہوں سے اس طرح نکل جائے گا جیسے وہ بچہ جسے اس کی ماں نے آج ہی جنم دیا ہو۔

(۱۶۶۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ ابْنَ قَارِظٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَحَفِظَتْ فَرْجَهَا وَأَطَاعَتْ زَوْجَهَا قِيلَ لَهَا ادْخُلِي الْجَنَّةَ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ [قال شعيب: حسن لغيره].
(۱۶۶۱) حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو عورت پانچ وقت کی نماز پڑھتی ہو، ماہ رمضان کے روزے رکھتی ہو، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرتی ہو اور اپنے شوہر کی اطاعت کرتی ہو، اس سے کہا جائے گا کہ جنت کے جس دروازے سے چاہو، جنت میں داخل ہو جاؤ۔

(۱۶۶۲) حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ مَنصُورُ بْنُ سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْحَوَيْرِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّبَعْتُهُ حَتَّى دَخَلْتُ نَحْلًا فَسَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ حَتَّى خَفْتُ أَوْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ اللَّهُ قَدْ تَوَفَّاهُ أَوْ قَبَضَهُ قَالَ فَبِجَنَّتْ أَنْظِرُ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ قَالَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِي أَلَا أَبْشُرُكَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لَكَ مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ [صححه الحاكم (۲۲۲/۱-۲۲۳) قال شعيب: حسن لغيره] وهذا [إسناده ضعيف].

(۱۶۶۲) حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ باہر نکلے، میں بھی پیچھے پیچھے چلا، نبی ﷺ ایک باغ میں داخل ہو گئے، وہاں آپ ﷺ نے نماز شروع کر دی اور اتنا طویل سجدہ کیا کہ مجھے اندیشہ ہونے لگا کہ کہیں آپ کی روح تو قبض نہیں ہو گئی، میں دیکھنے کے لئے آگے بڑھا تو آپ ﷺ نے سر اٹھا کر فرمایا عبدالرحمن! کیا ہوا؟ میں نے اپنا اندیشہ ذکر کر دیا، اس پر نبی ﷺ نے فرمایا جبریل نے مجھ سے کہا ہے کہ کیا میں آپ کو خوشخبری نہ سناؤں؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو شخص آپ پر درود بھیجے گا، میں اس پر اپنی رحمت نازل کروں گا اور جو شخص آپ پر سلام پڑھے گا میں اس پر سلام پڑھوں گا یعنی اسے سلامتی دوں گا۔

(۱۶۶۳) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَمْرِو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبِي الْحَوَيْرِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجًا مِنَ الْمَسْجِدِ فَاتَّبَعْتُهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [قال شعيب: حسن لغيره] [انظر: ۱۶۶۳].

(۱۶۶۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۶۶۴) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَجَّهَ نَحْوَ صَدَقَتِهِ فَدَخَلَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَخَرَّ سَاجِدًا فَأَطَالَ السُّجُودَ حَتَّى طَنَنْتُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ قَبِضَ نَفْسَهُ فِيهَا فَذَنُوتُ مِنْهُ فَجَلَسْتُ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ مَنْ هَذَا قُلْتُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ مَا شَأْنُكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَجَدْتُ سَجْدَةً خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ قَبِضَ نَفْسَكَ فِيهَا فَقَالَ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَانِي فَبَشَّرَنِي فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَسَجَدْتُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ شُكْرًا [صححه الحاكم (۵۵۰/۱) وعبد بن حميد: ۱۵۷. قال شعيب:

حسن لغيره]

(۱۶۶۴) حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ باہر نکلے، (میں بھی پیچھے پیچھے چلا) نبی ﷺ ایک باغ میں داخل ہو گئے، وہاں آپ ﷺ نے نماز شروع کر دی اور اتنا طویل سجدہ کیا کہ مجھے اندیشہ ہونے لگا کہ کہیں آپ کی روح توقیف نہیں ہوگئی، میں دیکھنے کے لئے آگے بڑھا تو آپ ﷺ نے سر اٹھا کر فرمایا کون ہے؟ میں نے عرض کیا عبدالرحمن ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا عبدالرحمن! کیا ہوا؟ میں نے اپنا اندیشہ ذکر کر دیا، اس پر نبی ﷺ نے فرمایا جبریل میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھے خوشخبری سنائی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو شخص آپ پر درود بھیجے گا، میں اس پر اپنی رحمت نازل کروں گا اور جو شخص آپ پر سلام پڑھے گا میں اس پر سلام پڑھوں گا یعنی اسے سلامتی دوں گا اس پر میں نے بارگاہِ خداوندی میں سجدہ شکر ادا کیا ہے۔

(۱۶۶۵) حَدَّثَنَا هَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنَ الْهَيْثَمِ بْنِ خَارِجَةَ حَدَّثَنَا رِشْدِينَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَلَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ فَأَذَرَهُمْ وَقَفْتُ الصَّلَاةَ فَأَقَامُوا الصَّلَاةَ فَتَقَدَّمَ لَهُمُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى مَعَ النَّاسِ خَلْفَهُ رُكْعَةً فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ أَصَبْتُمْ أَوْ أَحْسَنْتُمْ [قال شعيب: صحيح لغيره].

(۱۶۶۵) حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ایک سفر میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھے، نبی ﷺ قضاء حاجت کے لئے تشریف لے گئے، اتنی دیر میں نماز کا وقت ہو گیا، لوگوں نے نماز کھڑی کر دی اور حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر امامت فرمائی، پیچھے سے نبی ﷺ بھی آ گئے، اور آپ ﷺ نے لوگوں کے ساتھ ان کی اقتداء میں ایک رکعت ادا کی، اور سلام پھیر کر فرمایا تم نے اچھا کیا۔

(۱۶۶۶) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا كَانَ الْوَبَاءُ بِأَرْضٍ وَلَسْتَ بِهَا فَلَا تَدْخُلْهَا وَإِذَا كَانَ بِأَرْضٍ وَأَنْتَ بِهَا فَلَا تَخْرُجْ مِنْهَا [انظر: ۱۶۷۹، ۱۶۸۴].

(۱۶۶۶) حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس علاقے میں یہ وبا پھیلی ہوئی ہو تم وہاں مت جاؤ، اور اگر تم کسی علاقے میں ہو اور وہاں وبا پھیل جائے تو وہاں سے نہ نکلو۔

(۱۶۶۷) حَدَّثَنَا أُسُودُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ قَوْمًا مِنَ الْعَرَبِ أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَاسْلَمُوا وَأَصَابَهُمْ وَبَاءُ الْمَدِينَةِ حَمَاهَا فَأَرَكُسُوا فَخَرَجُوا مِنَ الْمَدِينَةِ فَاسْتَقْبَلَهُمْ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ يَعْنِي أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا لَهُمْ مَا لَكُمْ رَجَعْتُمْ قَالُوا أَصَابَنَا وَبَاءُ الْمَدِينَةِ فَاجْتَوَيْنَا الْمَدِينَةَ فَقَالُوا أَمَا لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسُوءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ نَافَقُوا وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَمْ يَنَافِقُوا هُمْ مُسْلِمُونَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِتْنَةٍ وَاللَّهُ أَرَكُسَهُمْ بِمَا كَسَبُوا الْآيَةُ [إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ]

(۱۶۶۷) حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عرب کی ایک قوم مدینہ منورہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، ان لوگوں نے اسلام قبول کر لیا، لیکن انہیں مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی اس لئے وہ شدید بخار میں مبتلا ہو گئے اور ان پر یہ مصیبت آ پڑی، چنانچہ وہ لوگ مدینہ منورہ سے نکل گئے، راستے میں ان کا آنا سامنا کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ہو گیا، انہوں نے ان سے پوچھا کہ تم لوگ کیوں واپس جا رہے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہمیں وہاں کی آب و ہوا موافق نہیں آئی اور ہمیں پیٹ کی بیماریاں لاحق ہو گئی ہیں، انہوں نے کہا کہ کیا نبی ﷺ کی ذات میں تمہارے لیے نمونہ موجود نہیں ہے؟

اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں دو گروہ ہو گئے، بعض نے انہیں موافق قرار دیا اور بعض کہنے لگے کہ یہ منافق نہیں ہیں، بلکہ مسلمان ہیں، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ منافقین کے بارے دو گروہوں میں بٹ گئے، حالانکہ اللہ نے انہیں ان کی حرکتوں کی وجہ سے اس مصیبت میں مبتلا کیا۔

(۱۶۶۸) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَوْتَ ابْنِ الْمُغْتَرِفِ أَوْ ابْنِ الْغَرَفِ الْحَادِي فِي جَوْفِ اللَّيْلِ وَنَحْنُ مُنْطَلِقُونَ إِلَى مَكَّةَ فَأَوْضَعَ عُمَرُ رَأْسَهُ حَتَّى دَخَلَ مَعَ الْقَوْمِ فَإِذَا هُوَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَلَمَّا طَلَعَ الْفَجْرُ قَالَ عُمَرُ هِيَءَ الْآنَ اسْكُتِ الْآنَ قَدْ طَلَعَ الْفَجْرُ اذْكُرُوا اللَّهَ قَالَ لَمْ أَبْصَرَ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ خُفَيْنَ قَالِ وَخَفَانِ فَقَالَ قَدْ لَبَسْتُهُمَا مَعَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ أَوْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ عَزَمْتُ عَلَيْكَ إِلَّا نَزَعْتَهُمَا فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَنْظُرَ النَّاسُ إِلَيْكَ فَيَقْتَدُونَ بِكَ [إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ، أَخْرَجَهُ أَبُو يَعْقَى: ٨٤٢] [انظر: ١٦٦٩]

(۱۶۶۸) عبداللہ بن عامر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ مکہ مکرمہ جا رہے تھے، آدھی رات کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کانوں میں ابن مغترف ”جو اونٹوں کا حدی خوان تھا“ کی آواز پڑی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی سواری کو بٹھایا اور لوگوں میں داخل ہو گئے، وہاں حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، جب طلوع فجر ہو گئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا اب بس کرو، اب خاموش ہو جاؤ

کیونکہ طلوع فجر ہو چکی، اب اللہ کا ذکر کرو۔

پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی نگاہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے موزوں پر پڑی تو فرمایا کہ آپ نے موزے پہن رکھے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ یہ تو میں نے اس ہستی کی موجودگی میں بھی پہنے ہیں جو آپ سے بہتر تھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ ان موزوں کو اتار دیجئے، اس لئے کہ مجھے خطرہ ہے کہ اگر لوگوں نے آپ کو دیکھ لیا تو وہ آپ کی پیروی کرنے لگیں گے۔

(١٦٦٩) وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا شَرِيكٌ قَدْ كَرَهُ بِإِسْنَادِهِ وَقَالَ لَيْسَتْهُمَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [مكرر ما قبله]

(۱۶۶۹) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۶۷۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ قَالَ أَقْطَعَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَرْضَ كَذَا وَكَذَا فَلَدَّهَبَ الزُّبَيْرُ إِلَى آلِ عُمَرَ فَأَشْتَرَى نَصِيْبَهُ مِنْهُمْ فَأَتَى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانٍ فَقَالَ إِنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ زَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَهُ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَرْضَ كَذَا وَكَذَا وَإِنِّي اشْتَرَيْتُ نَصِيْبَ آلِ عُمَرَ فَقَالَ عُثْمَانُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ جَائِزُ الشَّهَادَةِ لَهُ وَعَلَيْهِ [قال شعيب: رجاله ثقات إلا أن في سماع عروة من عبد الرحمن بن عوف وقفة].

(۱۶۷۰) حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زمین کا فلاں فلاں ٹکڑا عنایت کیا تھا، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے آل عمر کے پاس جا کر ان سے ان کا حصہ خرید لیا، اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کہنے لگے کہ عبد الرحمن کا یہ خیال ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زمین کا فلاں فلاں ٹکڑا عنایت فرمایا تھا اور میں نے آل عمر کا حصہ خرید لیا ہے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عبد الرحمن کی شہادت قابل اعتبار ہے۔

(١٦٧١) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ ضَمُضَمِ بْنِ زُرْعَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عَبْدِ يَزِيدَ إِلَى مَالِكِ بْنِ يَخْمَرٍ عَنِ ابْنِ السَّعْدِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْقُطُ الْعُجْرَةُ مَا دَامَ الْعَدُوُّ يُقَاتِلُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بْنُ الْعَاصِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعُجْرَةَ خَصْلَتَانِ إِحْدَاهُمَا أَنْ تَهْجُرَ السَّيِّئَاتِ وَالْأُخْرَى أَنْ تَهَاجِرَ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَلَا تَنْقُطُ الْعُجْرَةُ مَا تُقْبِلُ التَّوْبَةَ وَلَا تَزَالُ التَّوْبَةُ مَقْبُولَةً حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنَ الْمَغْرِبِ فَإِذَا طَلَعَتْ طَبَعَ عَلَى كُلِّ قَلْبٍ بِمَا فِيهِ وَكَفَى النَّاسُ الْعَمَلَ [قال شعيب: إسناده حسن].

(۱۶۷۱) ابن سعدی کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے ہجرت اس وقت تک ختم نہیں ہوتی جب تک دشمن قتال نہ کرے، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ

نے ارشاد فرمایا ہجرت کی دو قسمیں ہیں، ایک تو گناہوں سے ہجرت ہے اور دوسری اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت ہے، اور ہجرت اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک توبہ قبول ہوتی رہے گی اور توبہ اس وقت تک قبول ہوتی رہے گی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے، اور جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا تو ہر دل پر مہر لگا دی جائے گی اور عمل سے لوگوں کی کفایت کر لی جائے گی (یعنی اس وقت کوئی عمل کام نہ آئے گا اور نہ اس کی ضرورت رہے گی)

(۱۶۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ لَمَّا خَرَجَ الْمَجُوسِيُّ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَهُ بَيْنَ الْجَزْيَةِ وَالْقَتْلِ فَأَخْتَارَ الْجَزْيَةَ [إسناده ضعيف].

(۱۶۷۲) حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک مجوسی آدمی نبی ﷺ کی مجلس سے نکلا، میں نے اس سے اس مجلس کی تفصیلات معلوم کیں، تو اس نے مجھے بتایا کہ نبی ﷺ نے اسے ٹیکس اور قتل میں سے کوئی ایک صورت قبول کر لینے کا اختیار دیا تھا جس میں سے اس نے ٹیکس والی صورت کو اختیار کر لیا۔

(۱۶۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ الْمَاجِشُونُ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي لَوَاقِفٌ يَوْمَ بَدْرٍ فِي الصَّفِّ نَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي فَإِذَا أَنَا بَيْنَ غُلَامَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ حَدِيثُهُ أَسْنَاهُمَا تَمَنَيْتُ لَوْ كُنْتُ بَيْنَ أَضْلَعٍ مِنْهُمَا فَغَمَزَنِي أَحَدُهُمَا فَقَالَ يَا عَمَّ هَلْ تَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ وَمَا حَاجَتُكَ يَا ابْنَ أَخِي قَالَ بَلَّغْنِي أَنَّهُ سَبَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ رَأَيْتُهُ لَمْ يَفَارِقْ سَوَادِي سَوَادُهُ حَتَّى يَمُوتَ الْأَعْجَلُ مِنَّا قَالَ فَغَمَزَنِي الْآخَرُ فَقَالَ لِي مِثْلَهَا قَالَ فَتَعَجَّبْتُ لِذَلِكَ قَالَ فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ نَظَرْتُ إِلَى أَبِي جَهْلٍ يَجُولُ فِي النَّاسِ فَقُلْتُ لَهُمَا أَلَا تَرَيَانِ هَذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِي تَسْأَلَانِ عَنْهُ فَأَبْتَدَرَاهُ فَاسْتَقْبَلَهُمَا فَضْرَبَاهُ حَتَّى قَتَلَاهُ ثُمَّ انْصَرَفَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَاهُ فَقَالَ أَيُّكُمَا قَتَلَهُ فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنَا قَتَلْتُهُ قَالَ هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا قَالَا لَا فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّيْفَيْنِ فَقَالَ كِلَاكُمَا قَتَلَهُ وَقَضَى بِسَلْبِهِ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْجُمُوحِ وَهُمَا مُعَاذُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْجُمُوحِ وَمُعَاذُ ابْنُ عَفْرَاءَ [صححه البخارى (۳۱۴۱)، ومسلم (۱۷۵۲) وابن حبان (۴۷۴۰) والحاكم (۴۲۵/۳)].

(۱۶۷۳) حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر کے دن میں مجاہدین کی صف میں کھڑا ہوا تھا، میں نے دائیں بائیں دیکھا تو دونوں عمر نو جوان میرے دائیں بائیں کھڑے تھے، میں نے دل میں سوچا کہ اگر میں دو بہادر آدمیوں کے درمیان ہوتا تو کتنا اچھا ہوتا؟ اتنی دیر میں ان میں سے ایک نے مجھے چٹکی بھری اور کہنے لگا چچا جان! کیا آپ ابو جہل کو پہچانتے ہیں؟ میں نے کہا ہاں! لیکن بھتیجے! تمہیں اس سے کیا کام ہے؟ اس نے کہا مجھے پتہ چلا ہے کہ وہ نبی ﷺ کی شان میں گستاخی کرتا ہے، اللہ کی

قسم! اگر میں نے اسے دیکھ لیا تو میں اس وقت تک اس سے جدا نہیں ہوں گا جب تک کہ ہم میں سے کسی کو موت نہ آجائے۔
مجھے اس کی بات پر تعجب ہوا، اور ابھی میں اس پر تعجب کر رہی رہا تھا کہ دوسرے نے مجھے چٹکی بھری اور اس نے بھی مجھ سے یہی بات کہی، تھوڑی دیر بعد مجھے ابو جہل لوگوں میں گھومتا ہوا نظر آ گیا، میں نے ان دونوں سے کہا یہی ہے وہ آدمی جس کا تم مجھ سے پوچھ رہے تھے، یہ سنتے ہی وہ دونوں اس پر اپنی تلواریں لے کر ٹوٹ پڑے یہاں تک کہ اسے قتل کر کے ہی دم لیا، اور واپس آ کر نبی ﷺ کو اس کی خبر دی۔

نبی ﷺ نے پوچھا کہ تم میں سے کس نے اسے قتل کیا ہے؟ دونوں میں سے ہر ایک نے کہا کہ میں نے اسے قتل کیا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم نے اپنی تلواریں صاف کر لی ہیں؟ انہوں نے کہا نہیں، نبی ﷺ نے انہیں دیکھ کر فرمایا کہ تم دونوں نے اسے قتل کیا ہے، اور اس کے ساز و سامان کا فیصلہ معاذ بن عمرو بن الجموح کے حق میں کر دیا، ان دونوں بچوں کے نام معاذ بن عمرو بن الجموح اور معاذ بن عفراء تھے۔

(۱۶۷۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي قَاصُّ أَهْلِ فَلَسْطِينَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنْ كُنْتُ لِحَالِفًا عَلَيْهِنَّ لَا يَنْقُصُ مَالٌ مِنْ صَدَقَةٍ فَتَصَدَّقُوا وَلَا يَغْفُو عَبْدٌ عَنْ مَظْلَمَةٍ يَتَّبِعِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ إِلَّا زَادَهُ اللَّهُ بِهَا عِزًّا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَفْتَحُ عَبْدٌ بَابَ مَسْأَلَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْهٍ [قال شعيب: حسن لغيره].

(۱۶۷۴) حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس ذات کی قسم! جس کے قبضے میں محمد ﷺ کی جان ہے، تین چیزیں ایسی ہیں جن پر میں قسم کھا سکتا ہوں، ایک تو یہ کہ صدقہ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا اس لئے صدقہ دیا کرو، دوسری یہ کہ جو شخص کسی ظلم پر ظالم کو صرف رضاء الہی کے لئے معاف کر دے، اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں اضافہ فرمائے گا اور تیسری یہ کہ جو شخص ایک مرتبہ مانگنے کا دروازہ کھول لیتا ہے، اللہ اس پر تنگدستی کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

(۱۶۷۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ بْنُ عَمْرٍو بْنُ نُفَيْلٍ فِي الْجَنَّةِ وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ [صححه ابن حبان (۷۰۰۲) والحاكم (۴۴۰/۳) قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۳۷۴۷) قال شعيب: إسناده قوى].

(۱۶۷۵) حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ابوبکر جنت میں ہوں گے، عمر، علی، طلحہ، زبیر، عبدالرحمن بن عوف، سعد بن مالک، سعید بن زید اور ابوعبیدہ بن جراح جنت میں بھی ہوں گے۔

(۱۶۷۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ يَعْنِي عَبْدَ الرَّحْمَنِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهِدْتُ غُلَامًا مَعَ عُمُوْمَتِي خَلَفَ الْمُطَهِّينَ فَمَا أَحَبُّ أَنْ لِي حُمْرَ النَّعَمِ وَأَنْتَى أَنْكُهُ [راجع: ۱۶۵۵].

(۱۶۷۶) حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں اپنے چچاؤں کے ساتھ ”جبکہ ابھی میں نو عمر تھا“ حلف المطہین ”جسے حلف الفضول بھی کہا جاتا ہے“ میں شریک ہوا تھا، مجھے یہ پسند نہیں کہ میں اس معاہدے کو توڑ ڈالوں اگرچہ مجھے اس کے بدلے میں سرخ اونٹ بھی دیئے جائیں۔

(۱۶۷۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مَكْحُولٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَشَكَ فِي صَلَاتِهِ فَإِنْ شَكَ فِي الْوَاحِدَةِ وَالثَّانِيَةِ فَلْيَجْعَلْهُمَا وَاحِدَةً وَإِنْ شَكَ فِي الثَّانِيَةِ وَالثَّلَاثِ فَلْيَجْعَلْهُمَا ثِنْتَيْنِ وَإِنْ شَكَ فِي الثَّلَاثِ وَالْأَرْبَعِ فَلْيَجْعَلْهُمَا ثَلَاثًا حَتَّى يَكُونَ الْوُحْمُ فِي الزِّيَادَةِ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قِيلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ يُسَلِّمَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ وَقَالَ لِي حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ هَلْ أَسْنَدُهُ لَكَ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ لَكِنَّهُ حَدَّثَنِي أَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ إِذَا اشْتَبَهَ عَلَى الرَّجُلِ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَذَرِ أَزَادَ أَمْ نَقَصَ قُلْتُ وَاللَّهِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا أَذِرِي مَا سَمِعْتُ فِي ذَلِكَ شَيْئًا فَقَالَ عُمَرُ وَاللَّهِ مَا أَذِرِي قَالَ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ إِذْ جَاءَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَقَالَ مَا هَذَا الَّذِي تَذَاكُرَانِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ ذَكَرْنَا الرَّجُلَ يَشُكُّ فِي صَلَاتِهِ كَيْفَ يَصْنَعُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا الْحَدِيثُ [راجع: ۱۶۵۶].

(۱۶۷۷) مکحول رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر تم میں سے کسی کو نماز میں شک ہو جائے اور اسے یاد نہ رہے کہ اس نے ایک رکعت پڑھی ہے یا دو؟ تو اسے چاہئے کہ وہ اسے ایک رکعت شمار کرے، اگر دو اور تین میں شک ہو تو انہیں دو سمجھے، تین اور چار میں شک ہو جائے تو انہیں تین شمار کرے، اس کے بعد نماز سے فراغت پا کر سلام پھیرنے سے قبل سو کے دو سجدے کر لے، پھر حسین بن عبداللہ نے اس حکم کو اپنی سند سے بیان کرتے ہوئے کہا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ اے لڑکے! کیا تم نے نبی ﷺ سے یا کسی صحابی سے یہ مسئلہ سنا ہے کہ اگر کسی آدمی کو نماز میں شک ہو جائے تو وہ کیا کرے؟ ابھی یہ بات ہو ہی رہی تھی کہ سامنے سے حضرت عبدالرحمن بن عوف آئے ہوئے دکھائی دیئے، انہوں نے پوچھا کہ کیا باتیں ہو رہی ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس لڑکے سے یہ پوچھ رہا تھا کہ کیا تم نے نبی ﷺ سے یا کسی صحابی سے یہ مسئلہ سنا ہے کہ اگر کسی آدمی کو نماز میں شک ہو جائے تو وہ کیا کرے؟

(۱۶۷۸) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ وَيَزِيدُ الْمَعْنَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذُنُبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ أَخْبَرَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَسِيرُ فِي طَرِيقِ الشَّامِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هَذَا السَّقَمُ عَذَبَ بِهِ الْأُمَمُ قَبْلَكُمْ فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ فِي أَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ قَالَ فَرَجَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنَ الشَّامِ [قال شعيب: إسناده صحيح].
(۱۶۷۸) حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شام کے سفر میں بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یہ ایک عذاب ہے جو تم سے پہلی امتوں پر آیا تھا، اس لئے جس علاقے میں یہ وبا پھیلی ہوئی ہو تم وہاں مت جاؤ، اور اگر تم کسی علاقے میں ہو اور وہاں وبا پھیل جائے تو وہاں سے نہ نکلو یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام سے لوٹ آئے۔

(۱۶۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُرِيدُ الشَّامَ فَلَمَّا كَوَّرَ الْحَدِيثَ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ غَائِبًا فَجَاءَ فَقَالَ إِنَّ عِنْدِي مِنْ هَذَا عِلْمًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ فِي أَرْضٍ فَلَا تَقْدُمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ [صححه البخاری (۵۷۳۰) ومسلم (۲۲۱۹)] [راجع: ۱۶۶۶].

(۱۶۷۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام جانے کے ارادے سے روانہ ہوئے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اس وقت موجود نہ تھے، وہ آئے تو کہنے لگے کہ میرے پاس اس کا صحیح علم ہے، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس علاقے میں یہ وبا پھیلی ہوئی ہو تم وہاں مت جاؤ، اور اگر تم کسی علاقے میں ہو اور وہاں وبا پھیل جائے تو وہاں سے نہ نکلو۔

(۱۶۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا الرَّدَّادِ اللَّيْثِيَّ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا الرَّحْمَنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنْ اسْمِي اسْمًا فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلَتْهُ وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَّتْهُ [قال المنذرى: وفى تصحيحه نظر. قال الألبانى: صحيح (أبو داود: ۱۶۹۴ و ۱۶۹۵، الترمذی: ۱۹۰۷) قال شعيب: صحيح لغيره] [انظر: ۱۶۸۱، ۱۶۸۶].

(۱۶۸۰) حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں رحمان ہوں، میں نے رحم کو پیدا کیا ہے، اور اسے اپنے نام سے نکالا ہے، جو اسے جوڑے گا میں اسے جوڑوں گا اور جو اسے توڑے گا، میں اسے توڑ کر پاش پاش کر دوں گا۔

(۱۶۸۱) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا الرَّدَّادِ اللَّيْثِيَّ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا الرَّحْمَنُ وَأَنَا خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَاشْتَقَقْتُ لَهَا مِنْ اسْمِي فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلَهُ اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَهَا

بِسْمِ اللَّهِ [راجع: ۱۶۸۰].

(۱۶۸۱) حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں رحمان ہوں، میں نے رحم کو پیدا کیا ہے، اور اسے اپنے نام سے نکالا ہے، جو اسے جوڑے گا میں اسے جوڑوں گا اور جو اسے توڑے گا، میں اسے توڑ کر پاش پاش کر دوں گا۔

(۱۶۸۲) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ فَلَمَّا جَاءَ سَرَّعَ بَلَّغَهُ أَنَّ الْوُبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَأَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدُمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ فَرَجَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنْ سَرَّعَ [صححه البخاری (۵۷۳۰) ومسلم (۲۲۱۹)] [راجع: ۱۶۷۸].

(۱۶۸۳) حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام کی طرف روانہ ہوئے، جب ”سرغ“ میں پہنچے تو پتہ چلا کہ شام میں طاعون کی وبا پھیلی ہوئی ہے، تو حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے جس علاقے میں یہ وبا پھیلی ہوئی ہو تم وہاں مت جاؤ، اور اگر تم کسی علاقے میں ہو اور وہاں وبا پھیل جائے تو وہاں سے نہ نکلو یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سرغ سے ہی لوٹ آئے۔

(۱۶۸۴) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ حَتَّى إِذَا كَانَ بِسَرَّعَ لَقِيَهِ أَمْرَاءُ الْأَجْنَادِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَأَصْحَابُهُ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ الْوُبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَكَانَ مُتَغَيِّبًا فِي بَعْضِ حَاجَتِهِ فَقَالَ إِنَّ عِنْدِي مِنْ هَذَا عِلْمًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا كَانَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ وَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدُمُوا عَلَيْهِ قَالَ فَحَمِدَ اللَّهُ عَمَرُ ثُمَّ انْصَرَفَ [راجع: ۱۶۶۶].

(۱۶۸۵) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ شام کی طرف روانہ ہوئے، جب وہ مقام ”سرغ“ میں پہنچے تو امراء لشکر حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ وغیرہ ان سے ملاقات کے لئے آئے، انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ شام میں وبا پھیلی ہوئی ہے، اور راوی نے مکمل حدیث ذکر کرنے کے بعد کہا کہ پھر حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ آئے، وہ اپنی کسی ضرورت سے کہیں گئے ہوئے تھے، اور کہنے لگے کہ میرے پاس اس کا یقینی علم موجود ہے میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب یہ وبا کسی علاقے میں پھیلی ہوئی ہو اور تم وہاں پہلے سے موجود ہو تو وہاں سے راہ فرار مت اختیار کرو، اور اگر تم وہاں نہ ہو تو اس علاقے میں جاؤ مت، اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ کا شکر ادا کیا اور واپس لوٹ گئے۔

(۱۶۸۶) حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلَاءِ الْحَسَنُ بْنُ سَوَّادٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

عَوْفٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بَارِضٍ وَلَسْتُمْ بِهَا فَلَا تَدْخُلُوهَا وَإِذَا وَقَعَ وَأَنْتُمْ فِيهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهَا [قال شعيب: إسناده حسن].

(۱۶۸۴) حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جس علاقے میں یہ وبا پھیلی ہوئی ہو تم وہاں مت جاؤ، اور اگر تم کسی علاقے میں ہو اور وہاں وبا پھیل جائے تو وہاں سے نہ نکلو۔

(۱۶۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أُنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ بَجَالَةَ التَّمِيمِيِّ قَالَ لَمْ يَرِدْ عُمَرُ أَنْ يَأْخُذَ الْجَزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ حَتَّى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا مِنْ مَجُوسٍ هَجَرَوْ [راجع: ۱۶۵۷].

(۱۶۸۵) بجالہ کہتے ہیں کہ پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجوسیوں سے جزیہ نہیں لیتے تھے لیکن جب حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اس بات کی گواہی دی کہ نبی ﷺ نے ہجراتی علاقے کے مجوسیوں سے جزیہ لیا تھا تو انہوں نے بھی مجوسیوں سے جزیہ لینا شروع کر دیا۔

(۱۶۸۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ اشْتَكَى أَبُو الرَّدَّادِ فَعَادَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَقَالَ أَبُو الرَّدَّادِ خَيْرُهُمْ وَأَوْصَلُهُمْ مَا عَلِمْتُ أَبُو مُحَمَّدٍ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا اللَّهُ وَأَنَا الرَّحْمَنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنْ اسْمِي فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَهَا بَنَتْهُ [راجع: ۱۶۸۰].

(۱۶۸۶) ابوسلمہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ابو رداد بیمار ہو گئے، حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ان کی عیادت کے لئے ان کے یہاں گئے، ابو رداد نے کہا کہ میری معلومات کے مطابق ان میں سب سے بہتر اور صلہ رحمی کرنے والے ابو محمد ہیں، حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں رحمان ہوں، میں نے رحم کو پیدا کیا ہے، اور اسے اپنے نام سے نکالا ہے، جو اسے جوڑے گا میں اسے جوڑوں گا اور جو اسے توڑے گا، میں اسے توڑ کر پاش پاش کر دوں گا۔

(۱۶۸۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أُنْبَأَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَارِظٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَهُوَ مَرِيضٌ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَصَلْتُكَ رَحِمُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا الرَّحْمَنُ وَخَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنْ اسْمِي فَمَنْ يَصِلُهَا أَصِلَهُ وَمَنْ يَقْطَعُهَا أَقْطَعُهُ أَوْ قَالَ مَنْ يَنْتَهَا أَبَتْهُ [راجع: ۱۶۵۹].

(۱۶۸۷) عبداللہ بن قارظ ایک مرتبہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے ان کے یہاں گئے، وہ بیمار ہو گئے تھے، حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ تمہیں قرابت داری نے جوڑا، نبی ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں

رحمان ہوں، میں نے رحم کو پیدا کیا ہے، اور اسے اپنے نام سے نکالا ہے، جو اسے جوڑے گا میں اسے جوڑوں گا اور جو اسے توڑے گا، میں اسے توڑ کر پاش پاش کر دوں گا۔

(۱۶۸۸) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيِّ عَنِ النَّضْرِ بْنِ شَيْبَانَ الْحُدَّانِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ قُلْتُ لَهُ أَلَا تُحَدِّثُنِي حَدِيثًا عَنْ أَبِيكَ سَمِعَهُ أَبُوكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ أَقْبَلَ رَمَضَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَمَضَانَ شَهْرٌ افْتَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ صِيَامَهُ وَإِنِّي سَنَنْتُ لِلْمُسْلِمِينَ قِيَامَهُ فَمَنْ صَامَهُ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا خَرَجَ مِنَ الذُّنُوبِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ [راجع: ۱۶۶۰].

(۱۶۸۸) نصر بن شیبان کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میری ملاقات ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے ہوئی، میں نے ان سے کہا کہ اپنے والد صاحب کے حوالے سے کوئی حدیث سنائیے جو انہوں نے نبی ﷺ سے خود سنی ہو اور وہ بھی ماہ رمضان کے بارے میں، انہوں نے کہا اچھا، میرے والد صاحب نے نبی ﷺ کی یہ حدیث سنائی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے فرض کیے ہیں اور میں نے اس کا قیام سنت قرار دیا ہے، جو شخص ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اور تراویح ادا کرے، وہ گناہوں سے اس طرح نکل جائے گا جیسے وہ بچہ جسے اس کی ماں نے آج ہی جنم دیا ہو۔

(۱۶۸۹) وَجَدْتُ هَذَا الْحَدِيثَ فِي كِتَابِ أَبِي بَخْطٍ يَدِهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يَذْكُرُ عُمَرَ شَأْنَ الصَّلَاةِ فَانْتَهَى إِلَيْهِمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَقَالَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ بِحَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا بَلَى قَالَ فَأَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى صَلَاةً يَشْكُ فِي النُّقْصَانِ فَلْيُصَلِّ حَتَّى يَشْكُ فِي الزِّيَادَةِ آخِرُ أَحَادِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ [راجع: ۱۶۵۶].

(۱۶۸۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز کے کئی مسئلے میں مذاکرہ کر رہے تھے، ابھی یہ بات ہو ہی رہی تھی کہ سامنے سے حضرت عبدالرحمن بن عوف آتے ہوئے دکھائی دیے، انہوں نے فرمایا کہ کیا میں آپ کو نبی ﷺ کی ایک حدیث نہ سناؤں جو میں نے خود نبی ﷺ سے سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا کیوں نہیں، چنانچہ انہوں نے یہ حدیث سنائی کہ: جس شخص کو نماز کی رکعتوں میں کمی کا شک ہو جائے تو وہ نماز پڑھتا رہے یہاں تک کہ بیشی میں شک ہو۔

حدیث ابی عُبَیْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کی روایات

(۱۶۹۰) حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيعِ أَبُو خِدَاشٍ حَدَّثَنَا وَاصِلُ مَوْلَى أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ بَشَّارِ بْنِ أَبِي سَيْفٍ الْجَرُمِيِّ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عُطَيْفٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ نَعُوذُهُ مِنْ شَكْوَى أَصَابَهُ وَأَمْرَانَهُ تَحِيْفُهُ فَأَعَدَّهُ عِنْدَ رَأْسِهِ قُلْتُ كَيْفَ بَاتَ أَبُو عُبَيْدَةَ قَالَتْ وَاللَّهِ لَقَدْ بَاتَ بِأَجْرِ فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ مَا بَتُّ بِأَجْرٍ وَكَانَ مُقْبِلًا بِوَجْهِهِ عَلَى الْحَائِطِ فَأَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ بِوَجْهِهِ فَقَالَ أَلَا تَسْأَلُونَنِي عَمَّا قُلْتُ قَالُوا مَا أَحْبَبْنَا مَا قُلْتَ فَتَسْأَلُكَ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً فَاصِلَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَسْبَعِ مِائَةٍ وَمَنْ أَنْفَقَ عَلَى نَفْسِهِ وَأَهْلِهِ أَوْ عَادَ مَرِيضًا أَوْ مَازَ أَدَى قَالَهُ حَسَنَةً بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ مَا لَمْ يَخْرِقْهَا وَمَنْ ابْتَلَاهُ اللَّهُ بِلَاءٍ فِي جَسَدِهِ فَهُوَ لَهُ حِطَّةٌ [قال شعيب: [إسناده حسن]. [انظر: ۱۷۰۰، ۱۷۰۱].

(۱۶۹۰) عیاض بن عطیف کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے، ہم ان کی عیادت کے لئے گئے تو ان کی اہلیہ ”جن کا نام تحیفہ تھا“ ان کے سر کے قریب بیٹھی ہوئی تھیں، ہم نے ان سے پوچھا کہ ان کی رات کیسی گزری؟ انہوں نے کہا بخیر! انہوں نے ساری رات اجر و ثواب کے ساتھ گزاری ہے، حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ میں نے ساری رات اجر کے ساتھ نہیں گزاری، پہلے ان کے چہرے کا رخ دیوار کی طرف تھا، اب انہوں نے اپنا چہرہ لوگوں کی طرف کر لیا اور فرمایا کہ میں نے جو بات کہی ہے، تم اس کے متعلق مجھ سے سوال نہیں کرتے؟ لوگوں نے کہا کہ ہم کو آپ کی بات پر تعجب ہوتا تو آپ سے سوال کرتے، انہوں نے فرمایا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اللہ کی راہ میں اپنی زائد چیز خرچ کر دے اس کا ثواب سات سو گنا ہوگا، جو اپنی ذات اور اپنے اہل خانہ پر خرچ کرے، کسی بیمار کی عیادت کرے یا کسی تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹا دے تو ہر نیکی کا بدلہ دس نیکیاں ہوں گی اور روزہ ڈھال ہے بشرطیکہ اسے انسان پھاڑ نہ دے، اور جس شخص کو اللہ جسمانی طور پر کسی آزمائش میں مبتلا کرے، وہ اس کے لئے بخشش کا سبب بن جاتی ہے۔

(۱۶۹۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ آخِرُ مَا تَكَلَّمَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْرَجُوا يَهُودَ أَهْلِ الْحِجَازِ وَأَهْلَ نَجْرَانَ مِنْ

جَزِيرَةُ الْعَرَبِ وَاعْلَمُوا أَنَّ شَرَّ النَّاسِ الَّذِينَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ [قال شعيب: إسناده صحيح].
[انظر: ۱۶۹۴، ۱۶۹۹]

(۱۶۹۱) حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے آخری کلام یہ تھا کہ حجاز میں جو یہودی آباد ہیں اور جزیرہ عرب میں جو اہل نجران آباد ہیں انہیں نکال دو، اور جان لو کہ بدترین لوگ وہ ہیں جو اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیتے ہیں۔

(۱۶۹۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرَاقَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ الدَّجَالَ فَحَلَّاهُ بِحَلِيَّةٍ لَا أَحْفَظُهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ قُلُوبُنَا يَوْمَئِذٍ كَالْيَوْمِ فَقَالَ أَوْ خَيْرٌ [قال الألبانی: ضعيف (أبو داود ۴۷۵۶، الترمذی: ۲۲۳۴)]. [انظر: ۱۶۹۳]

(۱۶۹۳) حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا تذکرہ فرمایا اور اس کی ایسی صفات بیان فرمائیں جو مجھے اب یاد نہیں ہیں، البتہ اتنی بات یاد ہے کہ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت آج کی نسبت ہمارے دلوں کی کیفیت کیا ہوگی؟ فرمایا کہ آج سے بہتر ہوگی۔

(۱۶۹۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ وَعَبْدُ الصَّمَدِ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَّ خَالِدَ الْحَدَّاءُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرَاقَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ بَعْدَ نُوحٍ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ الدَّجَالَ قَوْمَهُ وَإِنِّي أَنْذَرُكُمْوَهُ قَالَ فَوَصَفَهُ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلَعَلَّهُ يُدْرِكُهُ بَعْضُ مَنْ رَأَى أَوْ سَمِعَ كَلَامِي قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ قُلُوبُنَا يَوْمَئِذٍ أَمْثَلُهَا الْيَوْمَ قَالَ أَوْ خَيْرٌ [مكرر ما قبله].

(۱۶۹۵) حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کے بعد ہر آنے والے نبی نے اپنی اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا ہے اور میں بھی تمہیں اس سے ڈرا رہا ہوں، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے اس کی کچھ صفات بیان فرمائیں، اور فرمایا ہو سکتا ہے کہ مجھے دیکھنے والا یا میری باتیں سننے والا کوئی شخص اسے پالے، لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! اس وقت ہمارے دلوں کی کیا کیفیت ہوگی؟ کیا آج کی طرح ہوں گے؟ فرمایا بلکہ اس سے بھی بہتر کیفیت ہوگی۔

(۱۶۹۶) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ كَانَ آخِرُ مَا تَكَلَّمَ بِهِ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَخْرَجُوا يَهُودَ الْحِجَازِ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَاعْلَمُوا أَنَّ شَرَّ النَّاسِ الَّذِينَ يَتَّخِذُونَ الْقُبُورَ مَسَاجِدَ [راجع: ۱۶۹۱].

(۱۶۹۷) حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے آخری کلام یہ تھا کہ حجاز میں جو یہودی آباد ہیں

اور جزیرہ عرب میں جو اہل نجران آباد ہیں انہیں نکال دو، اور جان لو کہ بدترین لوگ وہ ہیں جو اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیتے ہیں۔

(۱۶۹۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ بْنُ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ أَجَارَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَجُلًا وَعَلَى الْجَيْشِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَعَمْرُو بْنُ الْعَاصِ لَا نُجِيرُهُ وَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ نُجِيرُهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُجِيرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَحَدُهُمْ [قال شعيب: حسن لغيره، وهذا إسناد ضعيف].

(۱۶۹۵) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مسلمان نے کسی شخص کو پناہ دے دی، اس وقت امیر لشکر حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ تھے، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی رائے یہ تھی کہ اسے پناہ نہ دی جائے، لیکن حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم اسے پناہ دیں گے، کیونکہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کوئی بھی شخص کسی بھی شخص کو مسلمانوں پر پناہ دے سکتا ہے۔

(۱۶۹۶) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو حُسَبَةَ مُسْلِمٌ بْنُ أُكَيْسٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مِمْ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ ذَكَرَ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ فَوَجَدَهُ يَبْكِي فَقَالَ مَا يَبْكِيكَ يَا أَبَا عُبَيْدَةَ فَقَالَ نَبِكِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ يَوْمًا مَا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَيُفِيءُ عَلَيْهِمْ حَتَّى ذَكَرَ الشَّامَ فَقَالَ إِنْ يَنْسَأَ فِي أَجْلِكَ يَا أَبَا عُبَيْدَةَ فَحَسْبُكَ مِنَ الْخَدَمِ ثَلَاثَةُ خَادِمٍ يَخْدُمُكَ وَخَادِمٌ يُسَافِرُ مَعَكَ وَخَادِمٌ يَخْدُمُ أَهْلَكَ وَيَرُدُّ عَلَيْهِمْ وَحَسْبُكَ مِنَ الدَّوَابِّ ثَلَاثَةٌ دَابَّةٌ لِرَحْلِكَ وَدَابَّةٌ لِنَقْلِكَ وَدَابَّةٌ لِعِلَامِكَ ثُمَّ هَذَا أَنَا أَنْظُرُ إِلَى بَيْتِي قَدْ امْتَلَأَ رَقِيقًا وَأَنْظُرُ إِلَى مِرْبَطِي قَدْ امْتَلَأَ دَوَابًّا وَخَيْلًا فَكَيْفَ أَلْقَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هَذَا وَقَدْ أَوْصَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَبَّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبَكُمْ مِنِّي مَنْ لَقِينِي عَلَى مِثْلِ الْحَالِ الَّذِي قَارَفَنِي عَلَيْهَا [إسناده ضعيف].

(۱۶۹۶) ایک مرتبہ ایک صاحب حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے ملنے کے لئے آئے تو دیکھا کہ وہ رورہے ہیں، انہوں نے ان سے رونے کی وجہ پوچھی تو حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اس لئے رورہا ہوں کہ ایک دن نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا ابو عبیدہ! فتوحات اور حاصل ہونے والے مال غنیمت کا تذکرہ کیا، اس دوران شام کا تذکرہ بھی ہوا، تو نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا ابو عبیدہ! اگر تمہیں زندگی مل جائے تو صرف تین خادموں کو اپنے لئے کافی سمجھنا، ایک اپنے لیے، ایک اپنے ساتھ سفر کرنے کے لئے اور ایک اپنے اہل خانہ کے لئے جو ان کی خدمت کرے اور ان کی ضروریات مہیا کرے، اور تین سوار یوں کو اپنے لئے کافی سمجھنا، ایک جانور تو اپنی سواری کے لئے، ایک اپنے سامان اور بار برداری کے لئے، اور ایک اپنے غلام کے لئے۔

لیکن اب میں اپنے گھر پر نظر ڈالتا ہوں تو یہ مجھے غلاموں سے بھرا ہوا دکھائی دیتا ہے، میں اپنے اصطل کی طرف نگاہ

دوڑاتا ہوں تو وہ مجھے سوار یوں اور گھوڑوں سے بھرا ہوا دکھائی دیتا ہے، اس صورت میں میں نبی ﷺ کا سامنا کس منہ سے کروں گا؟ جبکہ نبی ﷺ نے ہمیں یہ وصیت فرمائی تھی کہ میری نگاہوں میں تم میں سب سے زیادہ محبوب اور میرے قریب ترین وہ شخص ہو گا جو مجھ سے اسی حال میں آ کر ملاقات کرے جس کیفیت پر وہ مجھ سے جدا ہوا تھا۔

(۱۶۹۷) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي أَبَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ رَأْيِهِ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ كَانَ خَلَفَ عَلَى أُمِّهِ بَعْدَ أَبِيهِ كَانَ شَهِدَ طَاعُونَ عَمَوَاسَ قَالَ لَمَّا اشْتَغَلَ الْوَجَعُ قَامَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي النَّاسِ خَطِيبًا فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ هَذَا الْوَجَعُ رَحْمَةٌ رَبِّكُمْ وَدَعْوَةٌ نَبِيِّكُمْ وَمَوْتُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ وَإِنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ يَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يَقْسِمَ لَهُ مِنْهُ حَظَّهُ قَالَ فَطُعِنَ فَمَاتَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَاسْتُخْلِفَ عَلَى النَّاسِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَقَامَ خَطِيبًا بَعْدَهُ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ هَذَا الْوَجَعُ رَحْمَةٌ رَبِّكُمْ وَدَعْوَةٌ نَبِيِّكُمْ وَمَوْتُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ وَإِنَّ مُعَاذًا يَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يَقْسِمَ لِي مُعَاذٍ مِنْهُ حَظَّهُ قَالَ فَطُعِنَ إِنَّهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاذٍ فَمَاتَ ثُمَّ قَامَ فَدَعَا رَبَّهُ لِنَفْسِهِ فَطُعِنَ فِي رَأْسِهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يُنْظَرُ إِلَيْهَا ثُمَّ يَقْبَلُ ظَهْرَ كَفِّهِ ثُمَّ يَقُولُ مَا أَحَبُّ أَنْ لِي بِمَا فِيكَ شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا فَلَمَّا مَاتَ اسْتُخْلِفَ عَلَى النَّاسِ عُمَرُ بْنُ الْعَاصِ فَقَامَ فِينَا خَطِيبًا فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ هَذَا الْوَجَعُ إِذَا وَقَعَ فَإِنَّمَا يَشْتَعِلُ اشْتِعَالَ النَّارِ فَتَجَبَّلُوا مِنْهُ فِي الْجِبَالِ قَالَ فَقَالَ لَهُ أَبُو وَائِلَةَ الْهَذَلِيُّ كَذَبْتَ وَاللَّهِ لَقَدْ صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتَ شَرُّ مِنْ حِمَارِي هَذَا قَالَ وَاللَّهِ مَا أُرَدُّ عَلَيْكَ مَا تَقُولُ وَابْنُ اللَّهِ لَا يُقِيمُ عَلَيْهِ ثُمَّ خَرَجَ وَخَرَجَ النَّاسُ فَتَفَرَّقُوا عَنْهُ وَدَفَعَهُ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ فَبَلَغَ ذَلِكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْ رَأْيِ عُمَرُ وَقَالَ اللَّهُ مَا كَرِهَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ أَبَانُ بْنُ صَالِحٍ جَدُّ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ مُشْكِدَانَةَ

(۱۶۹۷) طاعون عمواس کے واقعے کے ایک عینی شاہد کا بیان ہے کہ جب حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کی تکلیف شدت اختیار کر گئی تو وہ لوگوں کے سامنے خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے، اور فرمایا لوگو! یہ تکلیف تمہارے رب کی رحمت، تمہارے نبی کی دعوت اور تم سے پہلے صالحین کی موت رہ چکی ہے، اور ابو عبیدہ اللہ سے دعا کرتا ہے کہ اسے اس میں سے حصہ عطاء کیا جائے، چنانچہ اسی طاعون کی وباء میں وہ شہید ہو گئے۔

ان کے بعد حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ان کی نیابت سنبھالی اور خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا لوگو! یہ تکلیف تمہارے رب کی رحمت، تمہارے نبی کی دعوت اور تم سے پہلے صالحین کی موت رہ چکی ہے اور معاذ اللہ سے دعا کرتا ہے کہ آل معاذ کو بھی اس میں سے حصہ عطاء کیا جائے، چنانچہ ان کے صاحبزادے عبدالرحمن اس مرض میں مبتلا ہو کر شہید ہو گئے، اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے دوبارہ کھڑے ہو کر اپنے لئے دعا کی چنانچہ ان کی ہتھیلی میں بھی طاعون کی گلی نکل آئی۔

میں نے انہیں دیکھا ہے کہ وہ طاعون کی اس گلی کو دیکھتے تھے اور اپنی ہتھیلی کو چومتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے کہ

تیرے عوض مجھے پوری دنیا بھی مل جائے تو مجھے خوشی نہ ہوگی، بہر حال! وہ بھی شہید ہو گئے، ان کے بعد حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ان کے نائب مقرر ہوئے، انہوں نے کھڑے ہو کر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا لوگو! یہ تکلیف جب آ جاتی ہے تو آگ کی طرح بھڑکنا شروع ہو جاتی ہے، اس لئے تم اس سے اپنی حفاظت کرتے ہوئے پہاڑوں میں چلے جاؤ۔

یہ سن کر ابوہریرہؓ ہڈی کہنے لگے کہ آپ نبی ﷺ کے صحابی ہونے کے باوجود صحیح بات نہیں کہہ رہے، بخدا! آپ میرے اس گدھے سے بھی زیادہ برے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ میں آپ کی بات کا جواب نہیں دوں گا، لیکن بخدا! ہم اس حالت پر نہیں رہیں گے، چنانچہ وہ اس علاقے سے نکل گئے اور لوگ بھی نکل کر منتشر ہو گئے، اس طرح اللہ نے ان سے اس بیماری کو مٹالیا، حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کو یہ فیصلہ کرتے ہوئے دیکھنے والے کسی صاحب نے یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بات بتائی تو انہوں نے اس پر کسی قسم کی ناگواری کا اظہار نہ کیا۔

(۱۶۹۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَامِرٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَ ذَاتِ السَّلَاسِلِ فَاسْتَعْمَلَ أَبَا عُبَيْدَةَ عَلَى الْمُهَاجِرِينَ وَاسْتَعْمَلَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ عَلَى الْأَعْرَابِ فَقَالَ لَهُمَا تَطَاوَعَا قَالَ وَكَانُوا يُؤْمَرُونَ أَنْ يُغِيرُوا عَلَى بَكْرِ فَانْطَلَقَ عَمْرُو فَاعَارَ عَلَى قُضَاعَةَ لِأَنَّ بَكْرًا أَخُو اللَّهِ فَانْطَلَقَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ إِلَى أَبِي عُبَيْدَةَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَكَ عَلَيْنَا وَإِنَّ ابْنَ فَلَانَ قَدْ ارْتَبَعَ أَمْرَ الْقَوْمِ وَلَيْسَ لَكَ مَعَهُ أَمْرٌ فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنَا أَنْ نَتَطَاوَعَ فَإِنَّا أَطِيعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ عَصَاهُ عَمْرُو [إسناده ضعيف].

(۱۶۹۸) امام شعبی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جب جیش ذات السلاسل کو روانہ فرمایا تو حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو مہاجرین پر اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو دیہاتیوں پر امیر مقرر فرمایا، اور دونوں سے فرمایا کہ ایک دوسرے کی بات ماننا، راوی کہتے ہیں کہ انہیں بنو بکر پر حملہ کا حکم دیا گیا تھا لیکن حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے بنو قضاہ پر حملہ کر دیا کیونکہ بنو بکر سے ان کی رشتہ داری بھی تھی، یہ دیکھ کر حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کہا کہ نبی ﷺ نے آپ کو ہم پر امیر مقرر کر کے بھیجا ہے جبکہ فلاں کا بیٹا لوگوں کے معاملات پر غالب آ گیا ہے اور محسوس ایسا ہوتا ہے کہ آپ کا حکم نہیں چلتا؟ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے ہمیں ایک دوسرے کی بات ماننے کا حکم دیا تھا، میں تو نبی ﷺ کے حکم کی پیروی کرتا رہوں گا، خواہ عمرو نہ کریں۔

(۱۶۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْمُونٍ مَوْلَى آلِ سَمُرَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَمُرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ إِنَّ آخِرَ مَا تَكَلَّمَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَخْرِجُوا يَهُودَ أَهْلَ الْحِجَازِ وَأَهْلَ نَجْرَانَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ [انظر: ۱۶۹۱].

(۱۶۹۹) حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کا سب سے آخری کلام یہ تھا کہ حجاز میں جو یہودی آباد ہیں اور جزیرہ عرب میں جو اہل نجران آباد ہیں انہیں نکال دو۔

(۱۷۰۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنْبَأَنَا هِشَامٌ عَنْ وَاصِلٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ غُطَيْفٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَبِي عُبَيْدَةَ نَعُوذُهُ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً فَاضِلَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَسَّعَ مِائَةً وَمَنْ أَنْفَقَ عَلَى نَفْسِهِ أَوْ عَلَى أَهْلِهِ أَوْ عَادَ مَرِيضًا أَوْ مَارَ أَدَى عَنْ طَرِيقٍ فَهِيَ حَسَنَةٌ بَعَثَ أَمْثَالَهَا وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ مَا لَمْ يَخْرِقْهَا وَمَنْ ابْتَلَاهُ اللَّهُ بَلَاءً فِي جَسَدِهِ فَهُوَ لَهُ حِطَّةٌ [صححه ابن

حزيمة (۱۸۹۲). قال الألباني: ضعيف مختصراً (النسائي: ۴/ ۱۶۷) قال شعيب: إسناده حسن. [راجع: ۱۶۹۰]

(۱۷۰۰) عیاض بن غطفیف کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے، ہم ان کی عیادت کے لئے گئے تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اللہ کی راہ میں اپنی زائد چیز خرچ کر دے اس کا ثواب سات سو گنا ہوگا، جو اپنی ذات اور اپنے اہل خانہ پر خرچ کرے، کسی بیمار کی عیادت کرے یا کسی تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹا دے تو ہر نیکی کا بدلہ دس نیکیاں ہوں گی اور روزہ ڈھال ہے بشرطیکہ اسے انسان پھاڑ نہ دے، اور جس شخص کو اللہ جسمانی طور پر کسی آزمائش میں مبتلا کرے، وہ اس کے لئے بخشش کا سبب بن جاتی ہے۔

(۱۷۰۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنْبَأَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا بَشَارُ بْنُ أَبِي سَيْفٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ غُطَيْفٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَبِي عُبَيْدَةَ فَقَدْ كَرَّ الْحَدِيثُ [راجع: ۱۶۹۰].

(۱۷۰۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

مسند توابع العشر

حدیث عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کی مرویات

(۱۷۰۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِي التَّيْمِيَّ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِضَيْفٍ لَهُ أَوْ بِأَضْيَافٍ لَهُ قَالَ فَأَمْسَى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا أَمْسَى قَالَتْ لَهُ أُمِّي احْتَسَسْتُ عَنْ ضَيْفِكَ أَوْ أَضْيَافِكَ مُنْذُ اللَّيْلَةِ قَالَ أَمَا عَشْتُهُمْ قَالَتْ لَا قَالَتْ قَدْ عَرَضْتُ ذَاكَ عَلَيْهِ أَوْ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا أَوْ فَأَبَى قَالَ فَغَضِبَ أَبُو بَكْرٍ وَحَلَفَ أَنْ لَا يَطْعَمَهُ وَحَلَفَ الضَّيْفُ أَوْ الْأَضْيَافُ أَنْ لَا يَطْعَمُوهُ حَتَّى يَطْعَمَهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنْ كَانَتْ هَذِهِ مِنَ الشَّيْطَانِ قَالَ فَدَعَا بِالطَّعَامِ فَأَكَلَ وَآكَلُوا قَالَ فَجَعَلُوا لَا يَرْفَعُونَ لُقْمَةً إِلَّا رَبَتْ مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرَ مِنْهَا فَقَالَ يَا أُخْتُ بَنِي فِرَاسٍ مَا هَذَا قَالَ فَقَالَتْ قُرَّةُ عَيْنِي إِنَّهَا الْآنَ لَأَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ أَنْ نَأْكُلَ قَالَ فَآكَلُوا وَبَعَثَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَنَّهُ أَكَلَ مِنْهَا [صححه البخاري (٦١٤١)، ومسلم (٢٠٥٧)]. [انظر: ١٧٠٤، ١٧١٢، ١٧١٣]

(۱۷۰۲) حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کچھ مہمانوں کو لے کر آئے، خود انہوں نے شام کا وقت نبی ﷺ کے پاس گزارا، رات کو جب وہ واپس آئے تو والدہ نے ان سے کہا کہ آج رات آپ اپنے مہمانوں کو بھول کر کہاں رہے؟ انہوں نے فرمایا کیا تم نے انہیں رات کا کھانا نہیں کھلایا، انہوں نے کہا نہیں! میں نے تو ان کے سامنے کھانا لا کر پیش کر دیا تھا لیکن انہوں نے ہی کھانے سے انکار کر دیا، اس پر وہ ناراض ہو گئے اور قسم کھائی کہ وہ کھانا نہیں کھائیں گے، مہمانوں نے بھی قسم کھالی کہ وہ اس وقت تک نہیں کھائیں گے جب تک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نہیں کھائیں گے، جب ثبوت یہاں تک پہنچ گئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ تو شیطان کی طرف سے ہو گیا ہے۔

پھر انہوں نے کھانا منگوایا اور خود بھی کھایا اور مہمانوں نے بھی کھایا، یہ لوگ جو لقمہ بھی اٹھاتے تھے، اس میں نیچے سے مزید اضافہ ہو جاتا تھا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ کو مخاطب کر کے فرمایا اے بنو فراس کی بہن! یہ کیا ماجرا ہے؟ انہوں نے کہا اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک! یہ تو اصل مقدار سے بھی زیادہ ہو گیا ہے، چنانچہ ان سب نے یہ کھانا کھایا اور نبی ﷺ کو بھی بھجوایا اور راوی نے ذکر کیا کہ نبی ﷺ نے بھی اس کھانے کو تناول فرمایا۔

(۱۷.۳) حَدَّثَنَا عَارِمٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِينَ وَمِائَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ أَوْ نَحْوَهُ فَعَجِنَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌ طَوِيلٌ يَغْنَمُ يَسُوقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْبَعًا أَمْ عَطِيَّةٌ أَوْ قَالَ أَمْ هَدِيَّةٌ قَالَ لَا بَلْ بَيْعٌ فَاشْتَرَى مِنْهُ شَاةً فَصَنَعَتْ وَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوَادِ الْبُطْنِ أَنْ يُشْوَى قَالَ وَابْنُ اللَّهِ مَا مِنْ الثَّلَاثِينَ وَالْمِائَةِ إِلَّا قَدْ حَزَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُزَّةً مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا إِنْ كَانَ شَاهِدًا أُعْطَاهَا إِيَّاهُ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَأَ لَهُ قَالَ وَجَعَلَ مِنْهَا قَصْعَتَيْنِ قَالَ فَآكَلْنَا أَجْمَعُونَ وَشَبِعْنَا وَفَضَّلَ فِي الْقَصْعَتَيْنِ فَجَعَلْنَاهُ عَلَى الْبُعِيرِ أَوْ كَمَا قَالَ [صححه البخاری (۲۲۱۶)، ومسلم (۲۰۵۶)] [انظر ۱۷۱۱]

(۱۷.۳) حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے ساتھ ہم ایک سو تیس آدمی تھے، نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم میں سے کسی کے پاس کچھ کھانا ہے؟ ایک آدمی کے پاس سے ایک صاع آٹا نکلا، اسے گوندھا گیا، اتنی دیر میں ایک موٹا تازہ لمبا ترنگا مشرک ایک بکری ہانکتا ہوا لایا، نبی ﷺ نے اس سے پوچھا کہ یہ بیچنے کے لئے لائے ہو یا ہدیہ کے طور پر لائے ہو؟ اس نے کہا کہ بیچنے کے لئے، نبی ﷺ نے اس سے وہ بکری خرید لی اور اسے بھی تیار کیا جانے لگا۔

نبی ﷺ نے اس موقع پر یہ حکم بھی دیا کہ اس کی کلبی بھون لی جائے، بخدا! ہم ایک سو تیس آدمیوں میں سے ایک بھی ایسا نہ تھا جسے نبی ﷺ نے کلبی کی بوٹی کاٹ کر نہ دی ہو، جو موجود تھے انہیں اسی وقت اور جو موجود نہیں تھے ان کے لئے بچا کر رکھ لی، پھر دو بڑے پیالوں میں کھانا نکالا، ہم سب نے کھایا اور خوب سیر ہو کر کھایا لیکن پیالوں میں پھر بھی کچھ بچ گیا، ہم نے اسے اپنے اونٹ پر لاد لیا۔

(۱۷.۴) حَدَّثَنَا عَارِمٌ وَعَقَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ عَقَّانُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عَثْمَانَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ أَصْحَابَ الصَّفَةِ كَانُوا أَهْلًا فَقَرَاءَ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَّةً مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامٌ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ وَقَالَ عَقَّانُ بِثَلَاثَةٍ وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامٌ أَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ أَوْ كَمَا قَالَ وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ جَاءَ بِثَلَاثَةٍ وَأَنْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشْرَةٍ وَأَبُو بَكْرٍ بِثَلَاثَةٍ قَالَ عَقَّانُ بِسَادِسٍ [راجع: ۱۷۰۲]

(۱۷.۴) حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اصحاب صفہ تنگ دست لوگ تھے، ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ اپنے ساتھ تیسرے کو لے جائے، جس کے پاس چار کا کھانا ہو وہ پانچویں چھٹے کو لے جائے، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اپنے ساتھ تین آدمیوں کو لے گئے اور نبی ﷺ اس افراد کو اپنے ساتھ لے گئے۔

(۱۷.۵) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَعْنَى ابْنِ دِينَارٍ أَخْبَرَهُ عَمْرُو بْنُ أَوْسٍ الثَّقَفِيُّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ

بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُرْدِفَ عَائِشَةَ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأُغْمِرَهَا [صححه البخاری (۱۷۸۴)، ومسلم (۱۲۱۲)].

(۱۷۰۵) حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ عائشہ کو اپنے پیچھے بٹھا کر تنعیم لے جاؤں اور انہیں عمرہ کراؤں۔

(۱۷۰۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ رَبِّي أَعْطَانِي سَبْعِينَ أَلْفًا مِنْ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَهَلَّا اسْتَزِدُّهُ قَالَ قَدْ اسْتَزِدُّهُ فَأَعْطَانِي مَعَ كُلِّ رَجُلٍ سَبْعِينَ أَلْفًا قَالَ عُمَرُ فَهَلَّا اسْتَزِدُّهُ قَالَ قَدْ اسْتَزِدُّهُ فَأَعْطَانِي هَكَذَا وَفَرَّجَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرٍ بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَبَسَطَ بَاعِيهِ وَحَتَا عَبْدُ اللَّهِ وَقَالَ هِشَامٌ وَهَذَا مِنْ اللَّهِ لَا يُدْرَى مَا عَدَدُهُ [سناده ضعيف].

(۱۷۰۶) حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے رب نے میری امت میں سے مجھے ستر ہزار ایسے افراد عطاء کیے ہیں جو جنت میں بلا حساب کتاب داخل ہوں گے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے اس سے زائد کی درخواست نہیں کی؟ فرمایا میں نے درخواست کی تھی جس پر اللہ نے مجھے ان میں سے ہر ایک کے ساتھ مزید ستر ہزار عطاء فرمادینے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے اس سے زائد کی درخواست نہیں کی؟ فرمایا میں نے درخواست کی تھی جس پر اللہ نے مجھے اتنے اور افراد عطاء فرمائے، یہ کہہ کر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ پھیلا دیئے، جس کی وضاحت کرتے ہوئے راوی کہتے ہیں کہ اتنی بڑی تعداد جسے اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔

(۱۷۰۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنْبَاءًا صَدَقَهُ بَنُ مُوسَى عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ قَيْسِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ قَاضِي الْمِصْرَيْنِ وَهُوَ شَرِيحٌ وَالْمِصْرَانِ الْبَصْرَةُ وَالْكُوفَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَدْعُو بِصَاحِبِ الدِّينِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقِيْمُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيَقُولُ أَيُّ عَبْدِي فِيْمَ أَذْهَبَتْ مَالَ النَّاسِ فَيَقُولُ أَيُّ رَبِّ قَدْ عَلِمْتُ أَنِّي لَمْ أَفْسِدْهُ إِنَّمَا ذَهَبَ فِي عَرَقٍ أَوْ حَرَقٍ أَوْ سَرِقَةٍ أَوْ وَضِيعَةٍ فَيَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بِشَيْءٍ فَيَضَعُهُ فِي مِيزَانِهِ فَيُتَرَجَّحُ حَسَنَاتُهُ [إسناده ضعيف، أخرجه الطيالسي: ۱۳۲۶، واليزان: ۱۳۳۲].

(۱۷۰۷) حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مفروض کو بلا کر اپنے سامنے کھڑا کریں گے اور اس سے پوچھیں گے کہ بندے! تو نے لوگوں کا مال کہاں اڑایا؟ وہ عرض کرے گا پروردگار! آپ تو جانتے ہیں کہ میں نے اسے یونہی برباد نہیں کیا، بلکہ وہ تو سمندر میں ڈوب کر، جل کر، چوری ہو کر یا ٹیکسوں کی

ادائیگی میں ضائع ہو گیا، یہ سن کر اللہ تعالیٰ کوئی چیز منگوا کر اس کے میزانِ عمل میں رکھ دیں گے جس سے اس کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو کر جھک جائے گا۔

(۱۷۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ قَاضِي الْمِصْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْعُو اللَّهُ بِصَاحِبِ الدِّينِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُوقَفَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُقَالُ يَا ابْنَ آدَمَ فِيمَ أَخَذْتَ هَذَا الدِّينَ وَفِيمَ ضَيَعْتَ حُقُوقَ النَّاسِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي أَخَذْتُهُ فَلَمْ أَكُلْ وَلَمْ أَشْرَبْ وَلَمْ أَلْبَسْ وَلَمْ أَضَيِّعْ وَلَكِنْ أَتَى عَلَى يَدَيَّ إِمَّا حَرْقٌ وَإِمَّا سَرَقٌ وَإِمَّا وَضِيعَةٌ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ صَدَقَ عَبْدِي أَنَا أَحَقُّ مَنْ قَضَى عَنْكَ الْيَوْمَ فَيَدْعُو اللَّهُ بِشَيْءٍ فَيَضَعُهُ فِي كِفَّةٍ مِيزَانِهِ فَتَرْجَحُ حَسَنَاتُهُ عَلَى سَيِّئَاتِهِ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ [راجع ما قبله]

(۱۷۰۸) حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مقروض کو بلا کر اپنے سامنے کھڑا کریں گے اور اس سے پوچھیں گے کہ بندے! تو نے لوگوں سے قرض لے کر ان کا مال کہاں اڑایا؟ وہ عرض کرے گا پروردگار! آپ تو چانتے ہیں کہ میں نے اسے لیا تھا لیکن میں اسے کھاسکا اور نہ پی سکا، میں اسے پہن بھی نہیں سکا اور یونہی برباد نہیں کیا، بلکہ وہ تو سمندر میں ڈوب کر، جل کر، چوری ہو کر یا ٹیکسوں کی ادائیگی میں ضائع ہو گیا، یہ سن کر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میرے بندے نے سچ کہا، میں اس بات کا زیادہ حقدار ہوں کہ آج تمہاری طرف سے تمہارا قرض ادا کروں، پھر اللہ تعالیٰ کوئی چیز منگوا کر اس کے میزانِ عمل میں رکھ دیں گے جس سے اس کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو کر جھک جائے گا، اور وہ اللہ کے فضل سے جنت میں داخل ہو جائے گا۔

(۱۷۰۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ أَنْبَأَنَا زَكْرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ مَنْ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْحَلُ هَذِهِ النَّاقَةَ ثُمَّ أَرْدَفُ أُخْتَكَ فَإِذَا هَبَطْتُمَا مِنْ أَكْمَةِ النَّعِيمِ فَأَهْلًا وَأَقْبِلَا وَذَلِكَ لَيْلَةُ الصَّدْرِ [قال شعيب صحيح لغيره]

(۱۷۰۹) حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اس اونٹنی پر سوار ہو، پیچھے اپنی بہن کو بٹھاؤ، جب نعیم کے ٹیلے سے اترو تو بلیبہ و احرام کر کے واپس آ جاؤ یعنی عمرہ کر لاؤ، یہ موقع لیلۃ الصدر کا تھا۔

(۱۷۱۰) حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ مِهْرَانَ الدَّبَّاعُ حَدَّثَنَا دَاوُدُ يَعْنِي الْعُطَّارَ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ حَفْصَةَ ابْنَةِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِّيقِ عَنْ أَبِيهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ أَرْدَفُ أُخْتَكَ يَعْنِي عَائِشَةَ فَأَعْمِرْهَا مِنَ النَّعِيمِ فَإِذَا هَبَطَتْ بِهَا مِنَ الْأَكْمَةِ فَمُرْهَا فَلْتَحْرِمَ فَإِنَّهَا عُمَرَةٌ مُتَقَبِّلَةٌ [صححه الحاكم (۴۷۷/۳) قال الألبانی: صحيح أوله (أبو داود: ۱۹۹۵) قال شعيب: إسناده صحيح]

(۱۷۱۰) حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اس اونٹنی پر سوار ہو، پیچھے اپنی بہن کو بٹھاؤ، جب تنقیم کے ٹیلے سے اتر تو تلبیہ و احرام کر کے واپس آ جاؤ یعنی عمرہ کرا لاؤ، کہ یہ مقبول عمرہ ہوگا۔

(۱۷۱۱) حَدَّثَنَا عَارِمٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِينَ وَمِائَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ أَوْ نَحْوَهُ فَعُجِنَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌ طَوِيلٌ يَغْنَمُ يَسُوقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْبَعَا أَمْ عَطِيَّةٌ أَوْ قَالَ أَمْ هِبَةٌ قَالَ لَا بَلْ بَيْعٌ فَاشْتَرَى مِنْهُ شَاةً فَصْنَعَتْ وَأَمَرَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوَادِ الْبُطَيْنِ أَنْ يُشَوَّى قَالَ وَابَيْمُ اللَّهِ مَا مِنَ الثَّلَاثِينَ وَالْمِائَةِ إِلَّا قَدْ حَزَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ حُزَّةٌ مِنْ سَوَادِ بَطْنِيهَا إِنْ كَانَ شَاهِدًا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَأَ لَهُ قَالَ وَجَعَلَ مِنْهَا قُصْعَتَيْنِ قَالَ فَأَكَلْنَا أَحْمَعُونَ وَشَبَعْنَا وَفَضَلْنَا فِي الْقُصْعَتَيْنِ فَحَمَلْنَاهُ عَلَى بَعِيرٍ أَوْ كَمَا قَالَ [راجع: ۱۷۰۳]

(۱۷۱۱) حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم ایک سوئیں آدمی تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے کسی کے پاس کچھ کھانا ہے؟ ایک آدمی کے پاس سے ایک صاع آٹا نکلا، اسے گوندھا گیا، اتنی دیر میں ایک موٹا تازہ لہا ترنگا مشرک ایک بکری ہانکتا ہوا آیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ یہ بیچنے کے لئے لائے ہو یا ہدیہ کے طور پر لائے ہو؟ اس نے کہا کہ بیچنے کے لئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے وہ بکری خرید لی اور اسے بھی تیار کیا جانے لگا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر یہ حکم بھی دیا کہ اس کی کلیجی بھون لی جائے، بخدا! ہم ایک سوئیں آدمیوں میں سے ایک بھی ایسا نہ تھا جسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کلیجی کی بوٹی کاٹ کر نہ دی ہو، جو موجود تھے انہیں اسی وقت اور جو موجود نہیں تھے ان کے لئے بچا کر رکھ لی، پھر دو بڑے پیالوں میں کھانا نکالا، ہم سب نے کھایا اور خوب سیر ہو کر کھایا لیکن پیالوں میں پھر بھی کچھ بچ گیا، ہم نے اسے اپنے اونٹ پر لا دیا۔

(۱۷۱۲) حَدَّثَنَا عَارِمٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو عَثْمَانَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ أَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوا أَنْاسًا فَقَرَاءَ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَّةً مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامٌ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامٌ أَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ بِسَادِسٍ أَوْ كَمَا قَالَ وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ جَاءَ بِثَلَاثَةٍ فَانْطَلَقَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشْرَةٍ وَأَبُو بَكْرٍ بِثَلَاثَةٍ قَالَ فَهُوَ أَنَا وَأُمِّي وَأَبِي وَلَا أَدْرِي هَلْ قَالَ وَأُمْرَاتِي وَخَادِمٌ بَيْنَ بَيْتِنَا وَبَيْتِ أَبِي بَكْرٍ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ تَعَشَّى عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثْتُ حَتَّى صَلَّيْتُ الْعِشَاءَ ثُمَّ رَجَعْتُ فَلَبِثْتُ حَتَّى نَعَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضَى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ قَالَتْ لَهُ أَمْرَاتُهُ مَا حَبَسَكَ عَنْ أَصْيَافِكَ أَوْ قَالَتْ ضَيْفُكَ قَالَ أَوْ مَا عَشَّيْتُهُمْ قَالَتْ أَبُورَ حَتَّى تَجِيءَ قَدْ عَرَضُوا عَلَيْهِمْ فَعَلَبُواهُمْ قَالَ فَذَهَبْتُ أَنَا فَاخْتَبَأْتُ قَالَ يَا غُشْرُ أَوْ يَا غُشْرُ فَجَدَعَ وَسَبَّ

وَقَالَ كُلُوا لَا هَنِيئًا وَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَطْعَمُهُ أَبَدًا قَالَ وَحَلَفَ الضَّيْفُ أَنْ لَا يَطْعَمَهُ حَتَّى يَطْعَمَهُ أَبُو بَكْرٍ قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ هَذِهِ مِنَ الشَّيْطَانِ قَالَ قَدَعَا بِالطَّعَامِ فَأَكَلَ قَالَ فَأَيُّمَ اللَّهِ مَا كُنَّا نَأْخُذُ مِنَ لُقْمَةٍ إِلَّا رَبًّا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرَ مِنْهَا قَالَ حَتَّى شَبِعُوا وَصَارَتْ أَكْثَرُ مِمَّا كَانَتْ قَبْلَ ذَلِكَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ فَإِذَا هِيَ كَمَا هِيَ أَوْ أَكْثَرُ فَقَالَ لِمَرَّتِهِ يَا أُخْتُ بَنِي فِرَاسٍ مَا هَذَا قَالَتْ لَا وَقُرَّةَ عَيْنِي لَهَا الْآنَ أَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذَلِكَ بِثَلَاثِ مِرَارٍ فَأَكَلَ مِنْهَا أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِي يَمِينَهُ ثُمَّ أَكَلَ لُقْمَةً ثُمَّ حَمَلَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ قَالَ وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ عَقْدٌ فَمَضَى الْأَجَلَ فَعَرَفْنَا اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا مَعَ كُلِّ رَجُلٍ أَنَاسُ اللَّهِ أَغْلَمُ كَمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ غَيْرَ أَنَّهُ بَعَثَ مَعَهُمْ فَأَكَلُوا مِنْهَا أَجْمَعُونَ أَوْ كَمَا قَالَ [راجع: ۱۷۰۲].

(۱۷۱۲) حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اصحاب صفہ تنگدست لوگ تھے، ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ اپنے ساتھ تیسرے کو لے جائے، جس کے پاس چار کا کھانا ہو وہ پانچویں چھٹے کو لے جائے، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اپنے ساتھ تین آدمیوں کو لے گئے اور نبی ﷺ اس افراد کو اپنے ساتھ لے گئے۔

عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ گھر میں میرے علاوہ والدین، (غالباً بیوی کا بھی ذکر کیا) اور ایک خادم رہتا تھا جو ہمارے درمیان مشترک تھا، اس دن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے شام کا وقت نبی ﷺ کے پاس گزارا، رات کو جب وہ واپس آئے تو والدہ نے ان سے کہا کہ آج رات آپ اپنے مہمانوں کو بھول کر کہاں رہے؟ انہوں نے فرمایا کیا تم نے انہیں رات کا کھانا نہیں کھلایا، انہوں نے کہا نہیں! میں نے تو ان کے سامنے کھانا لاکر پیش کر دیا تھا لیکن انہوں نے ہی کھانے سے انکار کر دیا، میں جا کر ایک جگہ چھپ گیا، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مجھے سخت سست کہتے ہوئے آوازیں دیں، پھر مہمانوں سے فرمایا کھاؤ، تم نے اچھا نہیں کیا، اور قسم کھائی کہ وہ کھانا نہیں کھائیں گے، مہمانوں نے بھی قسم کھالی کہ وہ اس وقت تک نہیں کھائیں گے جب تک حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نہیں کھائیں گے، جب نوبت یہاں تک پہنچ گئی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ تو شیطان کی طرف سے ہو گیا ہے۔

پھر انہوں نے کھانا منگوایا اور خود بھی کھایا اور مہمانوں نے بھی کھایا، یہ لوگ جو لقمہ بھی اٹھاتے تھے، اس میں نیچے سے مزید اضافہ ہو جاتا تھا، حتیٰ کہ وہ سب سیراب ہو گئے، اور کھانا پہلے سے بھی زیادہ بچ رہا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ کو مخاطب کر کے فرمایا اے بنو فراس کی بہن! یہ کیا ماجرا ہے؟ انہوں نے کہا اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک! یہ تو اصل مقدار سے بھی تین گنا زیادہ ہو گیا ہے، چنانچہ ان سب نے یہ کھانا کھایا اور نبی ﷺ کو بھی بھجوا دیا اور راوی نے ذکر کیا کہ ہمارے اور ایک قوم کے درمیان ایک معاہدہ تھا، اس کی مدت ختم ہو گئی، ہم نے بارہ آدمیوں کو چوہدری مقرر کیا جن میں سے ہر ایک کے ساتھ کچھ آدمی تھے، جن کی صحیح تعداد اللہ ہی کو معلوم ہے، البتہ یہ واضح ہے کہ وہ بھی ان کے ساتھ شامل تھے، اور ان سب نے بھی اس کھانے کو کھایا۔

(۱۷۱۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ أَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوا أَنَاسًا فَقَرَاءَ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيُذْهِبْ بِثَلَاثَةٍ وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ أَرْبَعَةٍ فَلْيُذْهِبْ بِخَامِسٍ أَوْ كَمَا قَالَ وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ جَاءَ بِثَلَاثَةٍ وَانْطَلَقَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشْرَةٍ قَالَ فَهَوَّ وَأَنَا وَأَبِي وَأُمِّي وَلَا أَدْرِي هَلْ قَالَ أُمْرَاتِي وَخَادِمٌ بَيْنَ بَيْتِنَا وَبَيَّتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ [راجع: ۱۷۰۲].

(۱۷۱۳) حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اصحاب صفہ تنگدست لوگ تھے، ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ اپنے ساتھ تیسرے کو لے جائے، جس کے پاس چار کا کھانا ہو وہ پانچویں چھٹے کو لے جائے، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اپنے ساتھ تین آدمیوں کو لے گئے اور نبی ﷺ اس افراد کو اپنے ساتھ لے گئے۔

عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ گھر میں میرے علاوہ والدین، (غالبا بیوی کا بھی ذکر کیا) اور ایک خادم رہتا تھا جو ہمارے درمیان مشترک تھا۔

حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ خَارِجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت زید بن خارجه رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۱۷۱۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَّ عَبْدَ الْحَمِيدِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ دَعَا مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ حِينَ عَرَسَ عَلَى ابْنِهِ فَقَالَ يَا أَبَا عِيسَى كَيْفَ بَلَغَكَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُوسَى سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ خَارِجَةَ عَنِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ زَيْدٌ إِنِّي سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَفْسِي فَقُلْتُ كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ قَالَ صَلُّوا وَاجْتَهِدُوا ثُمَّ قُولُوا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ [قال الألبانی: صحيح (النسائی: ۴۸/۳)].

(۱۷۱۴) خالد بن سلمہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ عبد الحمید بن عبد الرحمن نے موسیٰ بن طلحہ کو اپنے بیٹے کی دعوت ولیمہ میں بلایا، اور ان سے پوچھا کہ اے ابو عیسیٰ! نبی ﷺ پر درود سے متعلق روایت آپ تک کن الفاظ سے پہنچی ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت زید بن خارجه رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ پر درود کے متعلق سوال کیا تھا، انہوں نے مجھے بتایا کہ میں نے خود بھی یہ سوال نبی ﷺ سے پوچھا تھا، نبی ﷺ نے اس کا جواب یہ دیا تھا کہ خوب احتیاط کے ساتھ نماز پڑھ کر یوں کہو اے اللہ! محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر اسی طرح برکتوں کا نزول فرما جیسے آل ابراہیم پر کیا تھا، بیشک تو قابل تعریف، بزرگی والا ہے۔

حَدِيثُ الْحَارِثِ بْنِ خُزَيْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت حارث بن خزیمہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۱۷۱۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَادٍ عَنْ أَبِيهِ عُبَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ أَتَى الْحَارِثُ بْنُ خُزَيْمَةَ بِهَاتَيْنِ الْاِثْنَيْنِ مِنْ آخِرِ بَرَاءَةِ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ مَنْ مَعَكَ عَلَى هَذَا قَالَ لَا أَذْرِي وَاللَّهِ إِلَّا أَنِّي أَشْهَدُ لَسَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَعَيْتُهَا وَحَفِظْتُهَا فَقَالَ عُمَرُ وَأَنَا أَشْهَدُ لَسَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَتْ ثَلَاثُ آيَاتٍ لَجَعَلْتُهَا سُورَةً عَلَى حِدَةٍ فَانْظُرُوا سُورَةً مِنَ الْقُرْآنِ فَضَعُوهَا فِيهَا فَوَضَعْتُهَا فِي آخِرِ بَرَاءَةِ [إسناده ضعيف].

(۱۷۱۵) حضرت عباد بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ حضرت حارث بن خزیمہ رضی اللہ عنہ، سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس سورہ براءۃ کی آخری دو آیتیں ”لقد جاءكم رسول من انفسكم“ لے کر آئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس پر آپ کے ساتھ کون گواہ ہے؟ انہوں نے فرمایا بخدا! مجھے اس کا تو پتہ نہیں، البتہ میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ ان آیات کو میں نے نبی علیہ السلام سے سنا اور یاد کر کے محفوظ کیا ہے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں بھی اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ میں نے بھی نبی علیہ السلام سے اسے سنا ہے، پھر فرمایا اگر یہ تین آیتیں ہوتیں تو میں انہیں علیحدہ سورت کے طور پر شمار کر لیتا، اب قرآن کریم کی کسی سورت کو دیکھ کر اس میں پہلے آیتیں رکھ دو، چنانچہ میں نے انہیں سورہ براءۃ کے آخر میں رکھ دیا۔

حدیث سعدِ مَوْلٰی اَبی بَکْرٍ ؓ

حضرت سعدِ مولى ابی بکر ؓ کی حدیث

(۱۷۱۶) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ يَعْنِي أَبَا دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْحَزَّازُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ قَالَ قَدَّمْتُ نَيْنَ يَدَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرًا فَجَعَلُوا يَقْرُونُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْرُونُوا [قال الوصیری: هذا إسناد صحيح قال الألبانی: صحيح (ابن ماجة: ۳۳۳۲) قال شعيب: حسن لغيره].

(۱۷۱۶) حضرت سعد ؓ جو سیدنا صدیق اکبر ؓ کے آزاد کردہ غلام ہیں، کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کی خدمت میں کچھ کھجوریں پیش کیں، لوگ ایک ساتھ دو دو تین تین کھجوریں اٹھا اٹھا کر کھانے لگے، نبی ﷺ نے فرمایا اس طرح ملا کر نہ کھاؤ، (بلکہ ایک ایک کر کے کھاؤ)

(۱۷۱۷) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ وَكَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ خِدْمَتُهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَعَتَقُ سَعْدًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَنَا مَا هُنَّ غَيْرُهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعَتَقُ سَعْدًا أَتَتَكَ الرِّجَالُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ يَعْنِي السَّبِّيَّ [إسناده ضعيف صححه الحاكم (۲/۲۱۳)].

(۱۷۱۷) حضرت سعد ؓ کہتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت کیا کرتے تھے اور نبی ﷺ ان کی خدمت سے بہت خوش ہوتے تھے، اس لئے ایک مرتبہ حضرت صدیق اکبر ؓ سے فرمایا ابو بکر! سعد کو آزاد کر دو، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے پاس گھر کے کام کاج کرنے والا کوئی اور نہیں ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا تم سعد کو آزاد کر دو، عنقریب تمہارے پاس قیدی آیا جاتے ہیں۔

مسند آل ابی طالب

حدیث الحسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۱۷۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ السَّلُولِيِّ عَنْ أَبِي الْحَوَرَاءِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي قُبُورِ الْوُتَرِ اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِي فِيمَا أُعْطِيتَ وَرَقِّنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَإِنَّكَ تَفْضِي وَلَا يُفْضَى عَلَيْكَ إِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ [صححه ابن خزيمة (۱۰۹۵ و ۱۰۹۶) والحاكم (۱۷۲/۳) قال الألباني: صحيح (أبو داود: ۱۴۲۵ و ۱۴۲۶، ابن ماجه: ۱۱۷۸)، الترمذی: ۴۶۴، النسائی: ۲۴۸/۳]. [انظر: ۱۷۲۱، ۱۷۲۳، ۱۷۲۷]

(۱۷۱۸) حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے ایسے کلمات سکھا دیے ہیں جو میں وتروں کی دعا قنوت میں پڑھتا ہوں، اور وہ یہ ہیں، اے اللہ! اپنے ہدایت یافتہ بندوں میں مجھے بھی ہدایت عطا فرما، اپنی بارگاہ سے عافیت ملنے والوں میں مجھے بھی عافیت عطا فرما، جن لوگوں کی تو سرپرستی فرماتا ہے ان ہی میں میری بھی سرپرستی فرما، اور اپنی عطا کردہ نعمتوں کو میرے لیے مبارک فرما، اپنے فیصلوں کے شر سے میری حفاظت فرما، کیونکہ تو فیصلہ کر سکتا ہے تیرے خلاف کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا، جس کا تو دوست ہو جائے اسے کوئی ذلیل نہیں کر سکتا، تو بڑا بابرکت ہے اے ہمارے رب! اور بڑا برتر ہے۔

(۱۷۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شَرِيكَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هُبَيْرَةَ خَطْبَنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ لَقَدْ قَارَفَكُمُ رَجُلٌ بِالْأَمْسِ لَمْ يَسْبِقْهُ الْوَلُونَ يَعْلَمُ وَلَا يَدْرِكُهُ الْآخِرُونَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُهُ بِالرَّأْيَةِ جَبْرِيلُ عَنْ يَمِينِهِ وَمِيكَائِيلُ عَنْ شِمَالِهِ لَا يَنْصَرِفُ حَتَّى يَفْتَحَ لَهُ [قال شعيب: حسن وهذا إسناده ضعيف].

(۱۷۱۹) ہمبرہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے ہمارے سامنے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کل تم سے ایک ایسا شخص جدا ہو گیا ہے کہ پہلے لوگ علم میں ان پر سبقت نہ لے جاسکے اور بعد والے ان کی گرد بھی نہ پاسکیں گے، نبی ﷺ انہیں اپنا

جھنڈا دے کر بھیجا کرتے تھے، جبریل ان کی دائیں جانب اور میکائیل ان کی بائیں جانب ہوتے تھے اور وہ فتح حاصل کیے بغیر واپس نہ آتے تھے۔

(۱۷۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ خَطَبَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بَعْدَ قَتْلِ عَلِيٍّ فَقَالَ لَقَدْ فَارَقَكُمْ رَجُلٌ بِالْأَمْسِ مَا سَبَقَهُ الْوَلُؤُونَ بِعِلْمٍ وَلَا أَدْرَكُهُ الْآخِرُونَ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُعْطِيهِ الرَّايَةَ فَلَا يَنْصَرِفُ حَتَّى يَفْتَحَ لَهُ وَمَا تَرَكَ مِنْ صَفَرَاءَ وَلَا بَيْضَاءَ إِلَّا سَبْعَ مِائَةِ دِرْهَمٍ مِنْ عَطَائِهِ كَانَ يَرُصُّهَا لِخَادِمٍ لِأَهْلِهِ [قال شعيب: حسن].

(۱۷۲۰) ہمیرہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے ہمارے سامنے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کل تم سے ایک ایسا شخص جدا ہو گیا ہے کہ پہلے لوگ علم میں ان پر سبقت نہ لے جاسکے اور بعد والے ان کی گرد بھی نہ پاسکیں گے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اپنا جھنڈا دے کر بھیجا کرتے تھے، اور وہ فتح حاصل کیے بغیر واپس نہ آتے تھے، اور انہوں نے اپنے ترکے میں کوئی سونا چاندی نہیں چھوڑا، سوائے اپنے وظیفے کے سات سو درہم کے جو انہوں نے اپنے گھر کے خادم کے لئے رکھے ہوئے تھے۔

(۱۷۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَاءُ سَفِيَّانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي الْخَوَرَاءِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ أَنْ يَقُولَ فِي الْوُتْرِ فَلَمْ يَكُنْ مِثْلَ حَدِيثِ يُونُسَ [راجع: ۱۷۱۸]

(۱۷۲۱) حدیث (۱۷۱۸) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۲۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ أَنْبَاءُ حَمَّادٌ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ مَرَّ بِهِمْ جَنَازَةٌ فَقَامَ الْقَوْمُ وَلَمْ يَقُمْ فَقَالَ الْحَسَنُ مَا صَنَعْتُمْ إِنَّمَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْذِيًا بِرِيحِ الْيَهُودِيِّ [قال الألبانی: صحيح الإسناد بنحوه (النسائی: ۴/۴۷) قال شعيب: إسناده ضعيف]

(۱۷۲۲) محمد بن علی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک جنازہ گذرا، لوگ کھڑے ہو گئے لیکن حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کھڑے نہ ہوئے، اور فرمانے لگے کہ یہ تم کیا کر رہے ہو؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو اس لیے کھڑے ہوتے تھے کہ اس یہودی کی بدبو سے ”جس کا جنازہ گذر رہا تھا“ تنگ آ گئے تھے۔

(۱۷۲۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي بُرَيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي الْخَوَرَاءِ السَّعْدِيُّ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ مَا تَذْكُرُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَذْكُرُ أَنِّي أَخَذْتُ ثَمْرَةً مِنْ ثَمَرِ الصَّدَقَةِ فَالْقَيْتُهَا فِي فِيٍّ فَانْتَزَعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلُعَابِهَا فَالْقَاهَا فِي الثَّمَرِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مَا عَلَيْكَ لَوْ أَكَلْتَ هَذِهِ الثَّمْرَةَ قَالَ إِنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ وَكَانَ يَقُولُ دَعْ مَا يَرِيكَ إِلَى مَا لَا يَرِيكَ فَإِنَّ الصَّدَقَ طُمَأْنِينَةٌ وَإِنَّ الْكَذِبَ رِيَّةٌ قَالَ وَكَانَ يُعَلِّمُنَا هَذَا الدُّعَاءَ اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ وَفِي شَرِّ مَا قَضَيْتَ إِنَّهُ لَا يَدُلُّ مَنْ وَالَيْتَ وَرُبَّمَا قَالَ

تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ [صححه ابن خزيمة (۲۳۴۸)، والحاكم (۱۳/۲) قالوا الألبانی: صحيح (الترمذی:

۲۵۱۸، والنسائی: ۳۲۷/۸]. [انظر: ۱۷۲۷].

(۱۷۲۳) ابوالحوراء سعدی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ باتیں یاد ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے اتنا یاد ہے کہ ایک مرتبہ میں نے صدقہ کی ایک کھجور اٹھا کر اپنے منہ میں ڈال لی تھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوک سمیت اسے باہر نکال لیا اور اسے دوسری کھجوروں میں ڈال دیا، ایک آدمی کہنے لگا کہ اگر یہ ایک کھجور کھا لیتے تو کیا ہو جاتا؟ آپ انہیں کھا لینے دیتے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم صدقہ کا مال نہیں کھاتے۔

نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ شک والی چیز کو چھوڑ کر بے شبہ چیزوں کو اختیار کیا کرو، سچائی میں اطمینان ہے اور جھوٹ شک ہے، اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ دعاء بھی سکھایا کرتے تھے کہ اے اللہ! جن لوگوں کو آپ نے ہدایت عطا فرمائی، ان میں مجھے بھی شامل فرما، جنہیں عافیت عطا فرمائی، ان میں مجھے بھی شامل فرما، جن کی سرپرستی فرمائی، ان میں مجھے بھی شامل فرما، اور اپنی عطا کردہ نعمتوں کو میرے لیے مبارک فرما، اور اپنے فیصلوں کے شر سے میری حفاظت فرما، جس کا تو دوست ہو جائے اسے کوئی ذلیل نہیں کر سکتا، اور اے ہمارے رب! تو بڑا بابرکت اور برتر ہے۔

(۱۷۲۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ عَمَّارَةَ حَدَّثَنَا رِبْعَةُ بْنُ شَيْبَانَ أَنَّهُ قَالَ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا تَذْكُرُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَدْخَلَنِي غُرْفَةَ الصَّدَقَةِ فَأَخَذْتُ مِنْهَا تَمْرَةً فَأَلْقَيْتُهَا فِي فِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْقِهَا فَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا لِأَحَدٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صححه ابن خزيمة (۲۳۴۷ و ۲۳۴۹) قال شعيب إسناده صحيح].

(۱۷۲۳) ربیعہ بن شیبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ باتیں بھی یاد ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے اتنا یاد ہے کہ ایک مرتبہ میں نے صدقہ کی ایک کھجور اٹھا کر اپنے منہ میں ڈال لی تھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے پھینک دو کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اہل بیت کے لئے حلال نہیں ہے۔

(۱۷۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هُوَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا بَرِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي الْحَوَرَاءِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ فَسُئِلَ مَا عَقَلْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَهُ فَمَرَّ عَلَيَّ جَرِينٌ مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَأَخَذْتُ تَمْرَةً فَأَلْقَيْتُهَا فِي فِي [فَادْخُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبَعُهُ فِي فِي] فَأَخَذَهَا بِلُعَابِي فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ وَمَا عَلَيْكَ لَوْ تَرَكْتَهَا قَالَ إِنَّا آلَ مُحَمَّدٍ لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ قَالَ وَعَقَلْتُ مِنَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ [انظر: ۱۷۲۳، ۱۷۲۷].

(۱۷۲۵) ابوالحوراء سعدی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ باتیں بھی یاد ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے اتنا یاد ہے کہ ایک مرتبہ میں نے صدقہ کی ایک کھجور اٹھا کر اپنے منہ میں ڈال لی تھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوک

سمیت اسے باہر نکال لیا اور اسے دوسری کھجوروں میں ڈال دیا، ایک آدمی کہنے لگا کہ اگر یہ ایک کھجور کھا لیتے تو کیا ہو جاتا؟ آپ انہیں کھا لینے دیتے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہم آل محمد (ﷺ) کے لئے صدقہ کا مال حلال نہیں ہے، نیز میں نے نبی ﷺ سے پانچ نمازیں یاد رکھی ہیں۔

(۱۷۲۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ اِبْرَاهِيمَ وَهُوَ التُّسْتَرِيُّ اُنْبَاَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ بُنْتُ اَنَّ جِنَازَةً مَرَّتْ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَامَ الْحَسَنُ وَقَعَدَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ الْحَسَنُ لَابْنِ عَبَّاسٍ اَلَمْ تَرَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهِ جِنَازَةٌ فَقَامَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَلَى وَقَدْ جَلَسَ فَلَمْ يُنْكِرْ الْحَسَنُ مَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا [انظر: ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۳۱۲۶]

(۱۷۲۶) محمد کہتے ہیں کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سامنے سے ایک جنازہ گذرا، حضرت حسن رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیٹھے رہے، امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ نبی ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گذرا تو آپ ﷺ کھڑے ہو گئے تھے، انہوں نے کہا کیوں نہیں، لیکن بعد میں آپ ﷺ بیٹھے رہنے لگے تھے، اس پر امام حسن رضی اللہ عنہ نے کوئی تکریم نہ فرمائی۔

(۱۷۲۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ بَرْزَةَ بْنَ أَبِي مَرْيَمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ مَا تَذْكُرُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَذْكُرُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّي أَخَذْتُ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلْتُهَا فِي فِيَّ قَالَ فَزَعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَعَابِهَا فَجَعَلَهَا فِي التَّمْرِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ هَذِهِ التَّمْرَةِ لِهَذَا الصَّبِيِّ قَالَ وَاِنَّا آلُ مُحَمَّدٍ لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ

قَالَ وَكَانَ يَقُولُ دُعَا مَا يَرِيكَ اِلَى مَا لَا يَرِيكَ فَإِنَّ الصَّدَقَ طُمَأْنِينَةٌ وَإِنَّ الْكُذِبَ رِيَّةٌ قَالَ وَكَانَ يُعَلِّمُنَا هَذَا الدُّعَاءَ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِيْ فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيمَا اَعْطَيْتَ وَرَقِّنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ اِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضَىٰ عَلَيْكَ اِنَّهُ لَا يَدُلُّ مَنْ وَاَلَيْتَ قَالَ شُعْبَةُ وَاَظُنُّهُ قَدْ قَالَ هَذِهِ اَيْضًا تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ قَالَ شُعْبَةُ وَقَدْ حَدَّثَنِيْ مَنْ سَمِعَ هَذَا مِنْهُ ثُمَّ اِنِّيْ سَمِعْتُهُ حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ مَخْرُجَهُ اِلَى الْمَهْدِيِّ بَعْدَ مَوْتِ اَبِيهِ فَلَمْ يَشْكُ فِي تَبَارَكَتٍ وَتَعَالَيْتَ فَقُلْتُ لِشُعْبَةَ اِنَّكَ تَشْكُ فِيْهِ فَقَالَ لَيْسَ فِيْهِ شَكٌّ [راجع: ۱۷۲۳]

(۱۷۲۷) ابوالحوراء سعدی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ کو نبی ﷺ کی کچھ باتیں بھی یاد ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے اتنا یاد ہے کہ ایک مرتبہ میں نے صدقہ کی ایک کھجور اٹھا کر اپنے منہ میں ڈال لی تھی، نبی ﷺ نے تھوک سمیت اسے باہر نکال لیا اور اسے دوسری کھجوروں میں ڈال دیا، ایک آدمی کہنے لگا کہ اگر یہ ایک کھجور کھا لیتے تو کیا ہو جاتا؟

آپ انہیں کھا لینے دیتے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہم صدقہ کا مال نہیں کھاتے۔

نیز نبی ﷺ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ شک والی چیز کو چھوڑ کر بے شبہ چیزوں کو اختیار کیا کرو، سچائی میں اطمینان ہے اور جھوٹ شک ہے، اسی طرح نبی ﷺ ہمیں یہ دعاء بھی سکھایا کرتے تھے کہ اے اللہ! جن لوگوں کو آپ نے ہدایت عطاء فرمائی، ان میں مجھے بھی شامل فرما، جنہیں عافیت عطاء فرمائی، ان میں مجھے بھی شامل فرما، جن کی سرپرستی فرمائی، ان میں مجھے بھی شامل فرما، اور اپنی عطاء کردہ نعمتوں کو میرے لیے مبارک فرما، اور اپنے فیصلوں کے شر سے میری حفاظت فرما، جس کا تو دوست ہو جائے اسے کوئی ذلیل نہیں کر سکتا، اور اے ہمارے رب! تو بڑا بابرکت اور برتر ہے۔

(۱۷۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ مَرَّتْ بِهِمَا جَنَازَةٌ فَقَامَ أَحَدُهُمَا وَجَلَسَ الْآخَرُ فَقَالَ الَّذِي قَامَ أَمَا تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ قَالَ بَلَى وَقَعَدَ [قال الألبانی: صحيح الإسناد (النسائی ۴/۴۶) قال شعيب: حسن لغيره] [راجع: ۱۷۲۶].

(۱۷۲۸) محمد بن سیرین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت امام حسن رحمہ اللہ اور حضرت ابن عباس رحمہ اللہ کے سامنے سے ایک جنازہ گذرا، حضرت حسن رحمہ اللہ کھڑے ہو گئے اور حضرت ابن عباس رحمہ اللہ بیٹھے رہے، امام حسن رحمہ اللہ نے فرمایا کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ نبی ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گذرا تو آپ ﷺ کھڑے ہو گئے تھے، انہوں نے کہا کیوں نہیں، لیکن بعد میں آپ ﷺ بیٹھے رہنے لگے تھے۔

(۱۷۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَابْنَ عَبَّاسٍ رَأَيَا جَنَازَةً فَقَامَ أَحَدُهُمَا وَقَعَدَ الْآخَرُ فَقَالَ الَّذِي قَامَ أَلَمْ يَقُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الَّذِي قَعَدَ بَلَى وَقَعَدَ [راجع: ۱۷۲۶].

(۱۷۲۹) محمد کہتے ہیں کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت امام حسن رحمہ اللہ اور حضرت ابن عباس رحمہ اللہ کے سامنے سے ایک جنازہ گذرا، حضرت حسن رحمہ اللہ کھڑے ہو گئے اور حضرت ابن عباس رحمہ اللہ بیٹھے رہے، امام حسن رحمہ اللہ نے فرمایا کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ نبی ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گذرا تو آپ ﷺ کھڑے ہو گئے تھے، انہوں نے کہا کیوں نہیں، لیکن بعد میں آپ ﷺ بیٹھے رہنے لگے تھے۔

حَدِيثُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت امام حسین رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کی مرویات

(۱۷۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالََا حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ أَبِي يَحْيَى عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهَا قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْسَّائِلِ حَقٌّ وَإِنْ جَاءَ عَلَى فَرَسٍ [صححه ابن خزيمة (۲۴۶۸) وقد انتقده القزويني وزعم أنه موضوع قال الألباني: ضعيف (أبو داود: ۱۶۶۵)].

(۱۷۳۰) حضرت امام حسین رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا سائل کا حق ہوتا ہے، اگرچہ وہ گھوڑے پر ہی سوار ہو۔

(۱۷۳۱) أَنْبَاؤُنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ عُمَارَةَ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ قُلْتُ لِلْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا تَعْقِلُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَعِدْتُ مَعَهُ عُزْفَةَ الصَّدَقَةِ فَأَخَذْتُ تَمْرَةً فَلُكْتُهَا فِي فِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْقِهَا فَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ [قال شعيب: إسناده صحيح].

(۱۷۳۱) ربیعہ بن شیبان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام حسین رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے پوچھا کہ آپ کو نبی ﷺ کی کوئی بات یاد ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں اس بالا خانے پر چڑھ گیا جہاں صدقہ کے اموال پڑے تھے، میں نے ایک کھجور پکڑ کر اسے اپنے منہ میں چبانا شروع کر دیا، نبی ﷺ نے فرمایا اسے نکال دو، کیونکہ ہمارے لیے صدقہ حلال نہیں ہے۔

(۱۷۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَيَعْلَى قَالََا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ يَعْزُبٍ ابْنُ دِينَارٍ الْوَاسِطِيُّ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ قَلَّةَ الْكَلَامِ فِيمَا لَا يَعْنِيهِ [قال شعيب: حسن لئشواھله].

(۱۷۳۲) حضرت امام حسین رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا انسان کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ بیکار کاموں میں کم از کم گفتگو کرے اور انہیں چھوڑ دے۔

(۱۷۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَاؤُنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ يَزْعُمُ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَحَدِهِمَا أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ جَنَازَةِ يَهُودِيٍّ مَرَّ بِهَا عَلَيْهِ فَقَالَ آذَانِي

حَدِيثُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت جعفر بن ابی طالب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کی حدیث

(حدیث ہجرت حبشہ)

(۱۷۴۰) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ الْمَخْزُومِيِّ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ابْنَةِ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلْنَا أَرْضَ الْحَبَشَةِ جَاوَرَنَا بِهَا خَيْرُ جَارِ النَّجَاشِيِّ أَمِنَّا عَلَى دِينِنَا وَعَبَدْنَا اللَّهَ لَا نُؤْذِي وَلَا نَسْمَعُ شَيْئًا نَكْرَهُهُ فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ قُرَيْشًا اتُّمِرُوا أَنْ يَغْتَوُوا إِلَى النَّجَاشِيِّ فِينَا رَجُلَيْنِ جَلْدَيْنِ وَأَنْ يَهْدُوا لِلنَّجَاشِيِّ هَدَايَا مِمَّا يُسْتَطَرَفُ مِنْ مَتَاعِ مَكَّةَ وَكَانَ مِنْ أَعْجَبَ مَا يَأْتِيهِ مِنْهَا إِلَيْهِ الْأَدَمُ فَجَمَعُوا لَهُ أَدَمًا كَثِيرًا وَلَمْ يَتْرُكُوا مِنْ بَطَارِقَتِهِ بِطَرِيقًا إِلَّا أَهْدَوْا لَهُ هَدِيَّةً ثُمَّ بَعَثُوا بِذَلِكَ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْمَخْزُومِيِّ وَعَمْرُو بْنُ الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ السَّهْمِيُّ وَأَمْرُوهُمَا أَمْرُهُمْ وَقَالُوا لَهُمَا ادْفَعُوا إِلَى كُلِّ بَطْرِيقٍ هَدِيَّتَهُ قَبْلَ أَنْ تَكَلِّمُوا النَّجَاشِيَّ فِيهِمْ ثُمَّ قَدَّمُوا لِلنَّجَاشِيِّ هَدَايَاهُ ثُمَّ سَلَوْهُ أَنْ يُسَلِّمَهُمْ إِلَيْكُمْ قَبْلَ أَنْ يَكَلِّمَهُمْ قَالَتْ فَخَرَجَا فَقَدِمَا عَلَى النَّجَاشِيِّ وَنَحْنُ عِنْدَهُ بِخَيْرِ دَارٍ وَعِنْدَ خَيْرِ جَارٍ فَلَمْ يَبْقَ مِنْ بَطَارِقَتِهِ بِطَرِيقٍ إِلَّا دَفَعَا إِلَيْهِ هَدِيَّتَهُ قَبْلَ أَنْ يَكَلِّمَا النَّجَاشِيَّ ثُمَّ قَالَ لِكُلِّ بَطْرِيقٍ مِنْهُمْ إِنَّهُ قَدْ صَبَا إِلَى بَلَدِ الْمَلِكِ مِنَّا غُلَمَانٌ سَفَهَاءُ فَارْقُوا دِينَ قَوْمِهِمْ وَلَمْ يَدْخُلُوا فِي دِينِكُمْ وَجَاءُوا بِدِينٍ مُبْتَدَعٍ لَا نَعْرِفُهُ نَحْنُ وَلَا أَنْتُمْ وَقَدْ بَعَثْنَا إِلَى الْمَلِكِ فِيهِمْ أَشْرَافَ قَوْمِهِمْ لِيَرُدَّهُمْ إِلَيْهِمْ فَإِذَا كَلَّمْنَا الْمَلِكَ فِيهِمْ فَتَشِيرُوا عَلَيْهِ بِأَنْ يُسَلِّمَهُمْ إِلَيْنَا وَلَا يَكَلِّمَهُمْ فَإِنَّ قَوْمَهُمْ أَعْلَى بِهِمْ عَيْنًا وَأَعْلَمُ بِمَا عَابُوا عَلَيْهِمْ فَقَالُوا لَهُمَا نَعَمْ ثُمَّ إِنَّهُمَا قَرَّبَا هَدَايَاهُمْ إِلَى النَّجَاشِيِّ فَقَبِلَهَا مِنْهُمَا ثُمَّ كَلَّمَاهُ فَقَالَ لَهُ أَيُّهَا الْمَلِكُ إِنَّهُ قَدْ صَبَا إِلَى بَلَدِكَ مِنَّا غُلَمَانٌ سَفَهَاءُ فَارْقُوا دِينَ قَوْمِهِمْ وَلَمْ يَدْخُلُوا فِي دِينِكَ وَجَاءُوا بِدِينٍ مُبْتَدَعٍ لَا نَعْرِفُهُ نَحْنُ وَلَا أَنْتَ وَقَدْ بَعَثْنَا إِلَيْكَ فِيهِمْ أَشْرَافَ قَوْمِهِمْ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَعْمَامِهِمْ وَعَشَائِرِهِمْ لِيَرُدَّهُمْ إِلَيْهِمْ فَهُمْ أَعْلَى بِهِمْ عَيْنًا وَأَعْلَمُ بِمَا عَابُوا عَلَيْهِمْ وَغَاتَبُوهُمْ فِيهِ قَالَتْ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ وَعَمْرُو بْنُ الْعَاصِ

مِنْ أَنْ يَسْمَعَ النَّجَاشِيُّ كَلَامَهُمْ فَقَالَتْ بَطَارِقَتُهُ حَوْلَهُ صَدَقُوا أَيُّهَا الْمَلِكُ قَوْمُهُمْ أَعْلَى بِهِمْ عَيْنًا وَأَعْلَمُ بِمَا
عَابُوا عَلَيْهِمْ فَأَسْلَمَهُمْ إِلَيْهِمَا فَلَبِثَ زَاهِمٌ إِلَى بِلَادِهِمْ وَقَوْمُهُمْ قَالَ فَغَضِبَ النَّجَاشِيُّ ثُمَّ قَالَ لَا هَا اللَّهُ أَيْمُ
اللَّهِ إِذَنْ لَا أَسْلِمُهُمْ إِلَيْهِمَا وَلَا أَكَادُ قَوْمًا جَاوَرُونِي وَنَزَلُوا بِلَادِي وَاخْتَارُونِي عَلَى مَنْ سِوَايَ حَتَّى
أَدْعُوهُمْ فَأَسْأَلَهُمْ مَاذَا يَقُولُ هَذَانِ فِي أَمْرِهِمْ فَإِنْ كَانُوا كَمَا يَقُولَانِ أَسْلَمْتُهُمْ إِلَيْهِمَا وَرَدَدْتُهُمْ إِلَى قَوْمِهِمْ
وَإِنْ كَانُوا عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ مَنَعْتُهُمْ مِنْهُمَا وَأَحْسَنْتُ جَوَارَهُمْ مَا جَاوَرُونِي قَالَتْ ثُمَّ أَرْسَلَتْ إِلَى أَصْحَابِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُمْ فَلَمَّا جَاءَهُمْ رَسُولُهُ اجْتَمَعُوا ثُمَّ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ مَا تَقُولُونَ
لِلرَّجُلِ إِذَا جِئْتُمُوهُ قَالُوا نَقُولُ وَاللَّهِ مَا عَلَّمَنَا وَمَا أَمَرَنَا بِهِ نَبِينَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَائِنْ فِي ذَلِكَ مَا هُوَ
كَائِنْ فَلَمَّا جَاءُوهُ وَقَدْ دَعَا النَّجَاشِيُّ أَسَافِقَتَهُ فَنَشَرُوا مَصَاحِفَهُمْ حَوْلَهُ سَأَلَهُمْ فَقَالَ مَا هَذَا الدِّينُ الَّذِي
فَارَقْتُمْ فِيهِ قَوْمَكُمْ وَلَمْ تَدْخُلُوا فِي دِينِي وَلَا فِي دِينِ أَحَدٍ مِنْ هَذِهِ الْأُمَمِ قَالَتْ فَكَانَ الَّذِي كَلَّمَهُ جَعْفَرُ بْنُ
أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لَهُ أَيُّهَا الْمَلِكُ كُنَّا قَوْمًا أَهْلَ جَاهِلِيَّةٍ نَعْبُدُ الْأَصْنَامَ وَنَأْكُلُ الْمَيْتَةَ وَنَأْتِي الْفَوَاحِشَ وَنَقْطَعُ
النَّارَ حَامٍ وَنَسِيءُ الْجَوَارِ يَأْكُلُ الْقَوِيُّ مِنَ الضَّعِيفِ فَكُنَّا عَلَى ذَلِكَ حَتَّى بَعَثَ اللَّهُ إِلَيْنَا رَسُولًا مِنَّا يَعْرِفُ
نَسَبَهُ وَصِدْقَهُ وَأَمَانَتَهُ وَعَقَافَتَهُ فَدَعَانَا إِلَى اللَّهِ لِنُؤَخِّدَهُ وَنَعْبُدَهُ وَنَخْلَعَ مَا كُنَّا نَعْبُدُ نَحْنُ وَآبَاؤُنَا مِنْ دُونِهِ مِنْ
الْحِجَارَةِ وَالْأَوْثَانِ وَأَمَرَنَا بِصِدْقِ الْحَدِيثِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ وَصِلَةِ الرَّحِمِ وَحُسْنِ الْجَوَارِ وَالْكَفِّ عَنِ
الْمَحَارِمِ وَالِدِّمَاءِ وَنَهَانَا عَنِ الْفَوَاحِشِ وَقَوْلِ الزُّورِ وَأَكْلِ مَالِ الْيَتِيمِ وَقَذْفِ الْمُحْصَنَةِ وَأَمَرَنَا أَنْ نَعْبُدَ اللَّهَ
وَحْدَهُ لَا نُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَأَمَرَنَا بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصِّيَامِ قَالَ فَعَلَدَ عَلَيْهِ أُمُورَ الْإِسْلَامِ فَصَدَّقْنَاهُ وَآمَنَّا بِهِ
وَاتَّبَعْنَاهُ عَلَى مَا جَاءَ بِهِ فَعَبَدْنَا اللَّهَ وَحْدَهُ فَلَمْ نُشْرِكْ بِهِ شَيْئًا وَحَرَّمْنَا مَا حَرَّمَ عَلَيْنَا وَأَحَلَّلْنَا مَا أَحَلَّ لَنَا
فَعَلَدَا عَلَيْنَا قَوْمًا فَعَدَبُونَا وَفَتَنُونَا عَنْ دِينِنَا لِيَرُدُّونَا إِلَى عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ مِنْ عِبَادَةِ اللَّهِ وَأَنْ نَسْتَحِلَّ مَا كُنَّا
نَسْتَحِلُّ مِنَ الْخَبَائِثِ فَلَمَّا قَهَرُونَا وَظَلَمُونَا وَشَقُّوا عَلَيْنَا وَحَالُوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ دِينِنَا خَرَجْنَا إِلَى بَلَدِكَ
وَاخْتَرْنَاكَ عَلَى مَنْ سِوَاكَ وَرَغِبْنَا فِي جَوَارِكَ وَرَجَوْنَا أَنْ لَا نُظْلَمَ عِنْدَكَ أَيُّهَا الْمَلِكُ قَالَتْ فَقَالَ لَهُ
النَّجَاشِيُّ هَلْ مَعَكَ مِمَّا جَاءَ بِهِ عَنْ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ قَالَتْ فَقَالَ لَهُ جَعْفَرُ نَعَمْ فَقَالَ لَهُ النَّجَاشِيُّ فَأَقْرَأْهُ عَلَى
فَقَرَأَ عَلَيْهِ صَدْرًا مِنْ كِتَابِهِ قَالَتْ فَبَكَى وَاللَّهِ النَّجَاشِيُّ حَتَّى أَخْضَلَ لِحْيَتَهُ وَبَكَتْ أَسَافِقَتُهُ حَتَّى
أَخْضَلُوا مَصَاحِفَهُمْ حِينَ سَمِعُوا مَا تَلَا عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ النَّجَاشِيُّ إِنَّ هَذَا وَاللَّهِ وَالَّذِي جَاءَ بِهِ مُوسَى
لَيَخْرُجَ مِنْ مِشْكَاةٍ وَاحِدَةٍ انْطَلِقَا قَوْلَ اللَّهِ لَا أَسْلِمُهُمْ إِلَيْكُمْ أَبَدًا وَلَا أَكَادُ قَالَتْ أَمْ سَلَمَةٌ فَلَمَّا خَرَجَا مِنْ
عِنْدِهِ قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَاللَّهِ لَأَتَبْنَنَّهُمْ غَدًا عِيَهُمْ عِنْدَهُمْ ثُمَّ اسْتَأْصَلَ بِهِ خَضِرَانَهُمْ قَالَتْ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ
اللَّهِ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ وَكَانَ أَتَقَى الرَّجُلَيْنِ فِينَا لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ لَهُمْ أَرْحَامًا وَإِنْ كَانُوا قَدْ خَالَفُونَا قَالَ وَاللَّهِ

لَاخْبِرَنَّهُ أَنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَبْدٌ قَالَتْ ثُمَّ غَدَا عَلَيْهِ الْعَدُوُّ فَقَالَ لَهُ أَيُّهَا الْمَلِكُ إِنَّهُمْ يَقُولُونَ فِي عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ قَوْلًا عَظِيمًا فَأَرْسَلُ إِلَيْهِمْ فَاسْأَلُهُمْ عَمَّا يَقُولُونَ فِيهِ قَالَتْ فَأَرْسَلُ إِلَيْهِمْ يَسْأَلُهُمْ عَنْهُ قَالَتْ وَلَمْ يَنْزِلْ بِنَا مِثْلُهُ فَاجْتَمَعَ الْقَوْمُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ مَاذَا تَقُولُونَ فِي عِيسَى إِذَا سَأَلَكُمْ عَنْهُ قَالُوا نَقُولُ وَاللَّهِ فِيهِ مَا قَالَ اللَّهُ وَمَا جَاءَ بِهِ نَبِيُّنَا كَانَتْ فِي ذَلِكَ مَا هُوَ كَائِنٌ فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ قَالَ لَهُمْ مَا تَقُولُونَ فِي عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ فَقَالَ لَهُ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ نَقُولُ فِيهِ الَّذِي جَاءَ بِهِ نَبِيُّنَا هُوَ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ وَرُوحُهُ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ الْعَذْرَاءِ الْبُتُولِ قَالَتْ فَضَرَبَ النَّجَاشِيُّ يَدَهُ إِلَى الْأَرْضِ فَأَخَذَ مِنْهَا عُودًا ثُمَّ قَالَ مَا غَدَا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ مَا قُلْتَ هَذَا الْعُودُ فَتَنَّا خَرْتُ بِطَارِقَتِهِ حَوْلَهُ حِينَ قَالَ مَا قَالَ فَقَالَ وَإِنْ نَحَرْتُمْ وَاللَّهِ أَذْهَبُوا فَأَنْتُمْ سُيُومٌ بَارِضِي وَالسُّيُومُ الْآمِنُونَ مَنْ سَبَّكُمْ عَرَمَ ثُمَّ مَنْ سَبَّكُمْ عَرَمَ فَمَا أَحَبُّ أَنْ لِي دَبْرًا ذَهَبًا وَأَنْتِي أَذَيْتِ رَجُلًا مِنْكُمْ وَاللَّيْلُ يَلْسَانُ الْحَبَشَةِ الْجَبَلُ رُدُّوا عَلَيْهِمَا هَذَا يَاهُمَا فَلَا حَاجَةَ لَنَا بِهِمَا قَوْلَ اللَّهِ مَا أَخَذَ اللَّهُ مِنِّي الرِّشْوَةَ حِينَ رَدَّ عَلَيَّ مَلِكِي فَأَخَذَ الرِّشْوَةَ فِيهِ وَمَا أَطَاعَ النَّاسَ فِي قَاطِعِهِمْ فِيهِ قَالَتْ فَخَرَجَا مِنْ عِنْدِهِ مَقْبُوحَيْنِ مَرْدُودًا عَلَيْهِمَا مَا جَاءَا بِهِ وَأَقَمْنَا عِنْدَهُ بِخَيْرٍ ذَارِ مَعَ خَيْرٍ جَارٍ قَالَتْ قَوْلَ اللَّهِ إِنَّا عَلَى ذَلِكَ إِذْ نَزَلَ بِهِ يُعْنَى مَنْ يُنَازِعُهُ فِي مَلِكِهِ قَالَ قَوْلَ اللَّهِ مَا عَلِمْنَا حُزْنًا قَطُّ كَانَ أَشَدَّ مِنْ حُزْنِ حَزَنَاهُ عِنْدَ ذَلِكَ تَخَوُّفًا أَنْ يَظْهَرَ ذَلِكَ عَلَى النَّجَاشِيِّ فَيَأْتِي رَجُلٌ لَا يَعْرِفُ مِنْ حَقِّ مَا كَانَ النَّجَاشِيُّ يَعْرِفُ مِنْهُ قَالَتْ وَسَارَ النَّجَاشِيُّ وَبَيْنَهُمَا عُرْضُ النَّبْلِ قَالَتْ فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَجُلٌ يَخْرُجُ حَتَّى يَحْضُرَ وَقَعَةَ الْقَوْمِ ثُمَّ يَأْتِينَا بِالْخَبَرِ قَالَتْ فَقَالَ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ أَنَا قَالَتْ وَكَانَ مِنْ أَحَدِثِ الْقَوْمِ سِنًا قَالَتْ فَتَفَخُّوا لَهُ قُرْبَةً فَجَعَلَهَا فِي صَدْرِهِ ثُمَّ سَبَّحَ عَلَيْهَا حَتَّى خَرَجَ إِلَى نَاحِيَةِ النَّبْلِ الَّتِي بِهَا مُلْتَقَى الْقَوْمِ ثُمَّ انْطَلَقَ حَتَّى حَضَرَهُمْ قَالَتْ وَدَعَوْنَا اللَّهَ لِلنَّجَاشِيِّ بِالظُّهُورِ عَلَى عَدُوِّهِ وَالتَّمَكُّينَ لَهُ فِي بِلَادِهِ وَاسْتَوْسَقَ عَلَيْهِ أَمْرُ الْحَبَشَةِ فَكُنَّا عِنْدَهُ فِي خَيْرٍ مَنْزِلٍ حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِمَكَّةَ [صححه ابن خزيمة مختصرا (٢٢٦٠) قال شعيب: [إسناده حسن]. [انظر: ٢٢٧٦٥].

(۱۷۳۰) ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب ہم سرزمین حبش میں اترے تو ہمیں ”نجاشی“ کی صورت میں بہترین پڑوسی ملا، ہمیں دین کے حوالے سے اطمینان نصیب ہوا، ہم نے اللہ کی عبادت اس طرح کی کہ ہمیں کوئی نہ ستاتا تھا اور ہم کوئی ناپسندیدہ بات نہ سنتے تھے، قریش کو جب اس کی خبر پہنچی تو انہوں نے مشورہ کیا کہ قریش کے دو مضبوط آدمیوں کو نادر و نایاب تحائف کے ساتھ نجاشی کے پاس بھیجا جائے، ان لوگوں کی نگاہوں میں سب سے زیادہ عمدہ اور قیمتی چیز ”چمڑا“ شمار ہوتی تھی، چنانچہ انہوں نے بہت سا چمڑا اکٹھا کیا اور نجاشی کے ہر سردار کے لئے بھی ہدیہ اکٹھا کیا اور یہ سب چیزیں عبد اللہ بن ابی ربیعہ، اور عمرو بن العاص کے حوالے کر کے انہیں ساری بات سمجھائی اور کہا کہ نجاشی سے ان لوگوں کے حوالے سے کوئی بات

کرنے سے قبل ہر سردار کو اس کا ہدیہ پہنچا دینا، پھر نجاشی کی خدمت میں ہدایا و تحائف پیش کرنا اور قبل اس کے کہ وہ ان لوگوں سے کوئی بات کرے، تم اس سے یہ درخواست کرنا کہ انہیں تمہارے حوالہ کر دے۔

یہ دونوں مکہ مکرمہ سے نکل کر نجاشی کے پاس پہنچے، اس وقت تک ہم بڑی بہترین رہائش اور بہترین پڑوسیوں کے درمیان رہ رہے تھے، ان دونوں نے نجاشی سے کوئی بات کرنے سے پہلے اس کے ہر سردار کو تحائف دیے اور ہر ایک سے یہی کہا کہ شاہ حبشہ کے اس ملک میں ہمارے کچھ بیوقوف لڑکے آگئے ہیں، جو اپنی قوم کے دین کو چھوڑ دیتے ہیں اور تمہارے دین میں داخل نہیں ہوتے، بلکہ انہوں نے ایک نیا دین خود ہی ایجاد کر لیا ہے جسے نہ ہم جانتے ہیں اور نہ آپ لوگ، اب ہمیں اپنی قوم کے کچھ معزز لوگوں نے بھیجا ہے تاکہ ہم انہیں یہاں سے واپس لے جائیں، جب ہم بادشاہ سلامت سے ان کے متعلق گفتگو کریں تو آپ بھی انہیں یہی مشورہ دیں کہ بادشاہ سلامت ان سے کوئی بات چیت کیے بغیر ہی انہیں ہمارے حوالے کر دیں، کیونکہ ان کی قوم کی نگاہیں ان سے زیادہ گہری ہیں اور وہ اس چیز سے بھی زیادہ واقف ہیں جو انہوں نے ان پر عیب لگائے ہیں، اس پر سارے سرداروں نے انہیں اپنے تعاون کا یقین دلایا۔

اس کے بعد ان دونوں نے نجاشی کی خدمت میں اپنی طرف سے تحائف پیش کیے جنہیں اس نے قبول کر لیا، پھر ان دونوں نے اس سے کہا بادشاہ سلامت! آپ کے شہر میں ہمارے ملک کے کچھ بیوقوف لڑکے آگئے ہیں، جو اپنی قوم کا دین چھوڑ آئے ہیں اور آپ کے دین میں داخل نہیں ہوئے، بلکہ انہوں نے ایک نیا دین خود ہی ایجاد کر لیا ہے جسے نہ آپ جانتے ہیں اور نہ ہم جانتے ہیں، اب ان کے سلسلے میں ان کی قوم کے کچھ معززین نے ”جن میں ان کے باپ، چچا اور خاندان والے شامل ہیں“ ہمیں آپ کے پاس بھیجا ہے تاکہ آپ انہیں ہمارے حوالہ کر دیں کیونکہ ان کی نگاہیں زیادہ گہری ہیں اور وہ اس چیز سے بھی باخبر ہیں جو انہوں نے ان پر عیب لگائے ہیں۔

اس وقت ان دونوں کی نگاہوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ چیز یہ تھی کہ کہیں نجاشی ہماری بات سننے کے لئے تیار نہ ہو جائے، ادھر اس کے پاس موجود اس کے سرداروں نے بھی کہا بادشاہ سلامت! یہ لوگ سچ کہہ رہے ہیں، ان کی قوم کی نگاہیں زیادہ گہری ہیں اور وہ اس چیز سے بھی باخبر ہیں جو انہوں نے ان پر عیب لگائے ہیں، اس لئے آپ ان لوگوں کو ان دونوں کے حوالے کر دیجئے تاکہ یہ انہیں واپس ان کے شہر اور قوم میں لے جائیں، اس پر نجاشی کو غصہ آ گیا اور وہ کہنے لگا نہیں، بخدا! میں ایک ایسی قوم کو ان لوگوں کے حوالے نہیں کر سکتا جنہوں نے میرا پڑوسی بننا قبول کیا، میرے ملک میں آئے اور دوسروں پر مجھے ترجیح دی، میں پہلے انہیں بلاؤں گا اور ان سے اس چیز کے متعلق پوچھوں گا جو یہ دونوں ان کے حوالے سے کہہ رہے ہیں، اگر وہ لوگ ویسے ہی ہوئے جیسے یہ کہہ رہے ہیں تو میں انہیں ان کے حوالے کر دوں گا اور انہیں ان کے شہر اور قوم میں واپس بھیج دوں گا اور اگر ایسا نہ ہوا تو پھر میں انہیں ان کے حوالے نہیں کر دوں گا بلکہ اچھا پڑوسی ہونے کا ثبوت پیش کر دوں گا۔

اس کے بعد نجاشی نے پیغام بھیج کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بلایا، جب قاصد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس آیا تو انہوں نے اکٹھے

ہو کر مشورہ کیا کہ بادشاہ کے پاس پہنچ کر کیا کہا جائے؟ پھر انہوں نے آپس میں طے کر لیا کہ ہم وہی کہیں گے جو ہم جانتے ہیں یا جو نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے، جو ہو گا سو دیکھا جائے گا، چنانچہ یہ حضرات نجاشی کے پاس چلے گئے، نجاشی نے اپنے پادریوں کو بھی بلا لیا تھا اور وہ اس کے سامنے آسمانی کتابیں اور صحیفے کھول کر بیٹھے ہوئے تھے۔

نجاشی نے ان سے پوچھا کہ وہ کون سا دین ہے جس کی خاطر تم نے اپنی قوم کے دین کو چھوڑا، نہ میرے دین میں داخل ہوئے اور نہ اقوام عالم میں سے کسی کا دین اختیار کیا؟ اس موقع پر حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کلام کیا اور فرمایا بادشاہ سلامت! ہم جاہل لوگ تھے، بتوں کو پوجتے تھے، مردار کھاتے تھے، بے حیائی کے کام کرتے تھے، رشتہ داریاں توڑ دیا کرتے تھے، پڑوسیوں کے ساتھ بدسلوکی کرتے تھے اور ہمارا طاقتور ہمارے کمزور کو کھاتا تھا، ہم اسی طرز زندگی پر چلتے رہے، حتیٰ کہ اللہ نے ہماری طرف ہم ہی میں سے ایک پیغمبر کو بھیجا جس کے حسب نسب، صدق و امانت اور عفت و عصمت کو ہم جانتے ہیں، انہوں نے ہمیں اللہ کو ایک ماننے، اس کی عبادت کرنے، اور اس کے علاوہ پتھروں اور بتوں کو ”جنہیں ہمارے آباؤ اجداد پوجا کرتے تھے“ کی عبادت چھوڑ دینے کی دعوت پیش کی، انہوں نے ہمیں بات میں سچائی، امانت کی ادائیگی، صلہ رحمی، پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے، حرام کاموں اور قتل و غارت گری سے بچنے کا حکم دیا، انہوں نے ہمیں بے حیائی کے کاموں سے بچنے، جھوٹ بولنے، یتیم کا مال ناحق کھانے اور پاکدامن عورت پر بدکاری کی تہمت لگانے سے روکا، انہوں نے ہمیں حکم دیا کہ صرف ایک خدا کی عبادت کریں، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، اور انہوں نے ہمیں نماز، زکوٰۃ اور روزے کا حکم دیا، ہم نے ان کی تصدیق کی، ان پر ایمان لائے، ان کی لائی ہوئی شریعت اور تعلیمات کی پیروی کی، ہم نے ایک اللہ کی عبادت شروع کر دی، ہم اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتے تھے، ہم نے ان کی حرام کردہ چیزوں کو حرام اور حلال قرار دی ہوئی اشیاء کو حلال سمجھنا شروع کر دیا، جس پر ہماری قوم نے ہم پر ظلم و ستم شروع کر دیا، ہمیں طرح طرح کی سزائیں دینے لگے، ہمیں ہمارے دین سے برگشتہ کرنے لگے تاکہ ہم دوبارہ اللہ کی عبادت چھوڑ کر بتوں کی پوجا شروع کر دیں، اور پہلے جن گندی چیزوں کو زمانہ جاہلیت میں حلال سمجھتے تھے، انہیں دوبارہ حلال سمجھنا شروع کر دیں۔

جب انہوں نے ہم پر حد سے زیادہ ظلم شروع کر دیا اور ہمارے لیے مشکلات کھڑی کرنا شروع کر دیں، اور ہمارے اور ہمارے دین کے درمیان رکاوٹ بن کر حائل ہونے لگے تو ہم وہاں سے نکل کر آپ کے ملک میں آ گئے، ہم نے دوسروں پر آپ کو ترجیح دی، ہم نے آپ کے پڑوس میں اپنے لیے رغبت محسوس کی اور بادشاہ سلامت! ہمیں امید ہے کہ آپ کی موجودگی میں ہم پر ظلم نہیں ہوگا۔

نجاشی نے ان سے کہا کہ کیا اس پیغمبر پر اللہ کی طرف سے جو وحی آتی ہے، اس کا کچھ حصہ آپ کو یاد ہے؟ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جی ہاں! اس نے کہا کہ پھر مجھے وہ پڑھ کر سنائیے، حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے اس کے سامنے سورہ مریم کا ابتدائی حصہ تلاوت فرمایا، بخدا! اسے سن کر نجاشی اتنا رویا کہ اس کی داڑھی اس کے آنسوؤں سے تر ہو گئی، اس کے پادری بھی اتنا

روئے کہ ان کے سامنے رکھے ہوئے آسمانی کتابوں کے نسخے بھی ان کے آنسوؤں سے ترتر ہو گئے، پھر نجاشی نے کہا بخدا! یہ وہی کلام ہے جو موسیٰ پر بھی نازل ہوا تھا، اور ان دونوں کا منہج ایک ہی ہے، یہ کہہ کر ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا کہ تم دونوں چلے جاؤ، اللہ کی قسم! میں انہیں کسی صورت تمہارے حوالے نہیں کروں گا۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب وہ دونوں نجاشی کے دربار سے نکلے تو عمرو بن عاص نے کہا بخدا! کل میں نجاشی کے سامنے ان کا عیب بیان کر کے رہوں گا اور اس کے ذریعے ان کی جڑ کاٹ کر پھینک دوں گا، عبداللہ بن ابی ربیعہ ”جو ہمارے معاملے میں کچھ نرم تھا“ کہنے لگا کہ ایسا نہ کرنا، کیونکہ اگرچہ یہ ہماری مخالفت کر رہے ہیں لیکن ہیں تو ہمارے ہی رشتہ دار، عمرو بن عاص نے کہا کہ نہیں، میں نجاشی کو یہ بتا کر رہوں گا کہ یہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی خدا کا بندہ کہتے ہیں۔

چنانچہ اگلے دن آ کر عمرو بن عاص نے نجاشی سے کہا بادشاہ سلامت! یہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے بڑی سخت بات کہتے ہیں، اس لئے انہیں بلا کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے ان کا عقیدہ دریافت کیجئے، بادشاہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پھر اس سوال کا جواب معلوم کرنے کے لیے بلا بھیجا، اس وقت ہمارے اوپر اس جیسی کوئی چیز نازل نہ ہوئی تھی۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہم مشورہ کے لئے جمع ہوئے اور کہنے لگے کہ جب بادشاہ تم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق پوچھے گا تو تم کیا کہو گے؟ پھر انہوں نے یہ طے کر لیا کہ ہم ان کے متعلق وہی کہیں گے جو اللہ نے فرمایا اور جو ہمارے نبی نے بتایا ہے، جو ہو گا سودیکھا جائے گا، چنانچہ یہ طے کر کے وہ نجاشی کے پاس پہنچ گئے، نجاشی نے ان سے پوچھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس سلسلے میں ہم وہی کچھ کہتے ہیں جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں کہ وہ اللہ کے بندے، اس کے پیغمبر، اس کی روح اور اس کا وہ کلمہ ہیں جسے اللہ نے حضرت مریم علیہا السلام کی طرف القاء کیا تھا جو کہ کنواری اور اپنی شرم و حیاء کی حفاظت کرنے والی تھیں، اس پر نجاشی نے اپنا ہاتھ زمین کی طرف بڑھا کر ایک تنکا اٹھایا اور کہنے لگا کہ آپ نے جو کچھ کہا ہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس سے اس تنکے کی نسبت بھی زیادہ نہیں ہیں۔

جب نجاشی نے یہ بات کہی تو یہ اس کے ارد گرد بیٹھے ہوئے سرداروں کو بہت بری لگی اور غصہ سے ان کے زخروں سے آواز نکلنے لگی، نجاشی نے کہا تمہیں جتنا مرضی برا لگے، بات صحیح ہے، تم لوگ جاؤ، آج سے تم اس ملک میں امن کے ساتھ رہو گے اور تین مرتبہ کہا کہ جو شخص تمہیں برا بھلا کہے گا اسے اس کا تاوان ادا کرنا ہوگا، مجھے یہ بات پسند نہیں کہ تم میں سے کسی کو تکلیف پہنچاؤں، اگرچہ اس کے عوض مجھے ایک پہاڑ کے برابر بھی سونا مل جائے، اور ان دونوں کو ان کے تحائف اور ہدایا واپس کر دو، بخدا! اللہ نے جب مجھے میری حکومت واپس لوٹائی تھی تو اس نے مجھ سے رشوت نہیں لی تھی کہ میں بھی اس کے معاملے میں رشوت لیتا پھروں اور اس نے لوگوں کو میرا مطیع نہیں بنایا کہ اس کے معاملے میں لوگوں کی اطاعت کرتا پھروں۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس کے بعد ان دونوں کو وہاں سے ذلیل کر کے نکال دیا گیا اور وہ جو بھی ہدایا لے کر آئے تھے، وہ سب انہیں واپس لوٹا دیئے گئے، اور ہم نجاشی کے ملک میں بہترین گھر اور بہترین پڑوس کے ساتھ زندگی گزارتے

رہے، اس دوران کسی نے نجاشی کے ملک پر حملہ کر دیا، اس وقت ہمیں انتہائی غم و افسوس ہوا اور ہمیں یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ حملہ آور نجاشی پر غالب ہی نہ آ جائے، اور نجاشی کی جگہ ایک ایسا آدمی برسرِ اقتدار آ جائے جو ہمارے حقوق کا اس طرح خیال نہ رکھے جیسے نجاشی رکھتا تھا۔

بہر حال! نجاشی جنگ کے لئے روانہ ہوا، دونوں لشکروں کے درمیان دریائے نیل کی چوڑائی حائل تھی، اس وقت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایک دوسرے سے کہا کہ ان لوگوں کی جنگ میں حاضر ہو کر ان کی خبر ہمارے پاس کون لائے گا؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ”جو اس وقت ہم میں سب سے کم سن تھے“ نے اپنے آپ کو پیش کیا، لوگوں نے انہیں ایک مشکیزہ بھلا کر دے دیا، وہ انہوں نے اپنے سینے پر لٹکا لیا اور اس کے اوپر تیرنے لگے، یہاں تک کہ نیل کے اس کنارے کی طرف نکل گئے جہاں دونوں لشکر صرف آراء تھے۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ وہاں پہنچ کر سارے حالات کا جائزہ لیتے رہے، اور ہم نجاشی کے حق میں اللہ سے یہ دعاء کرتے رہے کہ اسے اس کے دشمن پر غلبہ نصیب ہو، اور وہ اپنے ملک میں حکمرانی پر فائز رہے، اور اہل حبشہ کا نظم و نسق اسی کے ہاتھ میں رہے، کیونکہ ہمیں اس کے پاس بہترین ٹھکانہ نصیب تھا، یہاں تک کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آ گئے، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں ہی تھے۔

حدیث عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کی مرویات

(۱۷۴۱) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الْقِثَاءَ بِالرُّطْبِ [صححه البخاری (۵۴۴۰) ومسلم (۲۰۴۳)].

(۱۷۴۱) حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو تر کھجور کے ساتھ کھڑی کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۱۷۴۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أُنْبَأَنَا حَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ لِابْنِ الزُّبَيْرِ أَتَذْكُرُ إِذْ تَلَقَّيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَبْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَحَمَلْنَا وَتَرَكْنَا وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ مَرَّةً أَتَذْكُرُ إِذْ تَلَقَّيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَبْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ نَعَمْ فَحَمَلْنَا وَتَرَكْنَا [صححه البخاری (۳۰۸۲)، ومسلم (۲۴۲۷)].

(۱۷۴۲) ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا کیا آپ کو یاد ہے کہ ایک مرتبہ میں، آپ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی نبی ﷺ سے ملاقات ہوئی تھی؟ انہوں نے فرمایا ہاں! نبی ﷺ نے ہمیں اٹھالیا تھا اور آپ کو چھوڑ دیا تھا۔

(۱۷۴۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ مُورِقِ الْعَجَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تَلَقَّى بِالصَّبِيَّانِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ قَالَ وَإِنَّهُ قَدِمَ مَرَّةً مِنْ سَفَرٍ قَالَ فَسُقِ بِي إِلَيْهِ قَالَ فَحَمَلَنِي بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ ثُمَّ جِئَ بِأَحَدِ ابْنَيْ فَاطِمَةَ إِمَّا حَسَنٍ وَإِمَّا حُسَيْنٍ فَأَرَدَفَهُ خَلْفَهُ قَالَ فَدَخَلْنَا الْمَدِينَةَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ عَلَى دَابَّةٍ [صححه مسلم (۲۴۲۸) وابوداؤد: ۲۵۶۶، وابن ماجة: ۳۷۷۳].

(۱۷۴۳) حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب بھی کسی سفر سے واپس آتے تو اپنے اہل بیت کے بچوں سے ملاقات فرماتے، ایک مرتبہ نبی ﷺ سفر سے واپس تشریف لائے، سب سے پہلے مجھے نبی ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا، نبی ﷺ نے مجھے اٹھالیا، پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے کسی صاحبزادے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ یا امام حسین رضی اللہ عنہ کو لایا گیا تو نبی ﷺ نے انہیں اپنے پیچھے بٹھالیا، اس طرح ہم ایک سواری پر تین آدمی سوار ہو کر مدینہ منورہ میں داخل ہوئے۔

(۱۷۴۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ قَوْمِهِ قَالَ وَأُظُنُّهُ يُسَمَّى مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ وَأُظُنُّهُ

حِجَازِيًّا أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ يُحَدِّثُ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَقَدْ نُحِزْتُ لِلْقَوْمِ جَزُورٌ أَوْ بَعِيرٌ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَوْمُ يُلقُونَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّحْمَ يَقُولُ أَطْيَبُ اللَّحْمِ لَحْمُ الظَّهْرِ [صححه الحاكم (١١١/٤). قال الألباني ضعيف (ابن ماجه: ٣٣٠٨)]. [انظر: ١٧٥٩، ١٧٥٦]

(۱۷۴۳) ایک مرتبہ ایک اونٹ ذبح ہوا تو حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ انہوں نے ایک موقع پر نبی ﷺ کو ”جبکہ لوگ نبی ﷺ کے سامنے گوشت لا کر پیش کر رہے تھے“ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بہترین گوشت پشت کا ہوتا ہے۔

(۱۷۴۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنْبَاءًا مَهْدِيٌّ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ (ح) وَحَدَّثَنَا بِهِزٌ وَعَفَّانٌ قَالَا حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أَرَدْتُ أَنْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ خَلْفَهُ فَأَسْرَرْتُ إِلَيَّ حَدِيثًا لَا أُضَيِّرُ بِهِ أَحَدًا أَبَدًا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ مَا اسْتَرَبَّ بِهِ فِي حَاجَتِهِ هَذَفْتُ أَوْ حَائِشُ نَحْلٍ فَذَخَلْتُ يَوْمًا حَائِطًا مِنْ حِيطَانِ الْأَنْصَارِ فَإِذَا جَمَلٌ قَدْ أَتَاهُ فَجَرَجَرَ وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ قَالَ بِهِزٌ وَعَفَّانٌ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَنَّ وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ فَمَسَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرَاتَهُ وَذَفَرَاهُ فَسَكَنَ فَقَالَ مَنْ صَاحِبُ الْجَمَلِ فَجَاءَ فَنِي مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ هُوَ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ أَمَا تَتَّقِي اللَّهَ فِي هَذِهِ الْبَهِيمَةِ الَّتِي مَلَكَهَا اللَّهُ إِنَّهُ شَكَا إِلَيَّ أَنَّكَ تُجِيعُهُ وَتُدْبِيهِ [صححه مسلم

(۳۴۲) وابن خزيمة (۵۳) وابن حبان (۱۴۱۱)]. [انظر: ۱۷۵۴]

(۱۷۴۵) حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے اپنی سواری پر بٹھایا اور میرے ساتھ سرگوشی میں ایسی بات کہی جو میں کسی کو کبھی نہیں بتاؤں گا، اور نبی ﷺ کی عادت تھی کہ قضاء حاجت کے موقع پر کسی اونٹنی عمارت یا درختوں کے جھنڈ کی آڑ میں ہو جاتے تھے، ایک دن نبی ﷺ کسی انصاری کے باغ میں داخل ہوئے، اچانک ایک اونٹ آیا اور آپ ﷺ کے قدموں میں لوٹنے لگا، اس وقت اس کی آنکھوں میں آنسو تھے، نبی ﷺ نے اس کی کمر پر اور سر کے پچھلے حصے پر ہاتھ پھیرا جس سے وہ پرسکون ہو گیا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ یہ سن کر ایک انصاری نوجوان آگے بڑھا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! یہ میرا اونٹ ہے، فرمایا کیا تم اس جانور کے بارے میں ”جو اللہ نے تمہاری ملکیت میں کر دیا ہے“ اللہ سے ڈرتے نہیں، یہ مجھ سے شکایت کر رہا ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور اس سے محنت و مشقت کا کام زیادہ لیتے ہو۔

(۱۷۴۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنْبَاءًا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي رَافِعٍ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ أَنَّهُ رَأَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ [قال الألباني: صحيح (الترمذی: ۱۷۴۴ النسائی: ۱۷۵/۸)]. [انظر: ۱۷۵۵]

(۱۷۴۶) حماد بن سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن ابی رافع کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے دائیں ہاتھ میں انگلی پھنک رکھی ہے میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کو دائیں ہاتھ میں انگلی پھنکے ہوئے دیکھا ہے اور ان کے بقول نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی دائیں ہاتھ میں انگلی پھنکتے تھے۔

(۱۷۴۷) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسَافِعٍ أَنَّ مُصْعَبَ بْنَ شَيْبَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَكَ فِي صَلَاتِهِ فَلَيْسَ جَدُّ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ [صححه ابن خزيمة (۱۰۳۳) قال الألباني: ضعيف (أبو داود: ۱۰۳۳، النسائی: ۳۰/۳)] [انظر: ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۶۱]

(۱۷۴۷) حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کو نماز میں شک ہو جائے، اسے چاہئے کہ وہ بیٹھے بیٹھے سہو کے دو سجدے کر لے۔

(۱۷۴۸) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى وَيَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ عُيَيْدَ بْنَ أُمِّ كِلَابٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ أَحَدُهُمَا ذِي الْجَنَاحَيْنِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَطَسَ حَمِدَ اللَّهَ فَيَقَالُ لَهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَيَقُولُ يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ [قال شعيب: حسن لغيره].

(۱۷۴۸) حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کسی شخص کو چھینک آئے تو وہ الحمد للہ کہے، سننے والا ”یرحمک اللہ“ کہے اور چھینکنے والا پھر ”یہدیکم اللہ ویصلح بالکم“ کہے۔

(۱۷۴۹) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ بَابٍ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ آخِرَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِحْدَى يَدَيْهِ رُطَبَاتٌ وَفِي الْأُخْرَى قِنَاءٌ وَهُوَ يَأْكُلُ مِنْ هَذِهِ وَيَعْصُ مِنْ هَذِهِ وَقَالَ إِنَّ أَطْيَبَ الشَّاةِ لَحْمُ الظَّهْرِ [اسناده ضعيف جداً].

(۱۷۴۹) حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری کیفیت جو میں نے دیکھی، وہ یہ تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ہاتھ میں تر کھجوریں تھیں اور دوسرے میں ککڑی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے کھجور کھاتے اور اس سے ککڑی کاٹتے اور فرمایا کہ بہترین گوشت پشت کا ہوتا ہے۔

(۱۷۵۰) حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي يَعْقُوبَ يُحَدِّثُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا اسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ وَقَالَ فَإِنْ قُتِلَ زَيْدٌ أَوْ اسْتُشْهِدَ فَأَمِيرُكُمْ جَعْفَرٌ فَإِنْ قُتِلَ أَوْ اسْتُشْهِدَ فَأَمِيرُكُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَقُوا الْعَدُوَّ

فَأَخَذَ الرَّأْيَةَ زَيْدٌ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ ثُمَّ أَخَذَ الرَّأْيَةَ جَعْفَرٌ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ ثُمَّ أَخَذَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ ثُمَّ أَخَذَ الرَّأْيَةَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَتَى خَبَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ إِلَى النَّاسِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ إِنَّ إِخْوَانَكُمْ لَقُومُ الْعَدُوِّ وَإِنَّ زَيْدًا أَخَذَ الرَّأْيَةَ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ أَوْ اسْتُشْهِدَ ثُمَّ أَخَذَ الرَّأْيَةَ بَعْدَهُ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ أَوْ اسْتُشْهِدَ ثُمَّ أَخَذَ الرَّأْيَةَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ أَوْ اسْتُشْهِدَ ثُمَّ أَخَذَ الرَّأْيَةَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللَّهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَأَمْهَلَ ثُمَّ أَمْهَلَ آلَ جَعْفَرٍ ثَلَاثًا أَنْ يَأْتِيَهُمْ ثُمَّ أَتَاهُمْ فَقَالَ لَا تَبْكُوا عَلَى أَخِي بَعْدَ الْيَوْمِ أَوْ غَدٍ ادْعُوا إِلَى ابْنِي أَخِي قَالَ فَجِئْنَا بِنَا كَأَنَّا أَفْرُخٌ فَقَالَ ادْعُوا إِلَيَّ الْحَلَاقِ فَجِئْنَا بِالْحَلَاقِ فَحَلَقَ رُئُوسَنَا ثُمَّ قَالَ أَمَّا مُحَمَّدٌ فَشَبِيهُ عَمَّنَا أَبِي طَالِبٍ وَأَمَّا عَبْدُ اللَّهِ فَشَبِيهُ خَلْقِي وَخُلُقِي ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَأَشَالَهَا فَقَالَ اللَّهُمَّ اخْلُفْ جَعْفَرًا فِي أَهْلِهِ وَبَارِكْ لِعَبْدِ اللَّهِ فِي صَفْقَةِ يَمِينِهِ قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ فَجَاءَتْ أُمُّنَا فَذَكَرَتْ لَهُ يَتَمَنَّا وَجَعَلَتْ تُفْرِحُ لَهُ فَقَالَ الْعَيْلَةُ تَخَافِينَ عَلَيْهِمْ وَأَنَا وَلِيُّهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ [قال الألباني: صحيح مختصرا (أبو داود: ٤١٩٢، النسائي: ١٨٢/٨)]

(۱۷۵۰) حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک لشکر روانہ فرمایا جس کا امیر حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو مقرر فرمایا، ان کی شہادت کی صورت میں حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو اور ان کی شہادت کی صورت میں حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو مقرر فرمایا، دشمن سے آمنا سامنا ہوا، حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے جھنڈا ہاتھ میں پکڑ کر اس بے جگری سے جنگ کی کہ شہید ہو گئے، پھر حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے جھنڈا ہاتھ میں لے کر قتال شروع کیا لیکن وہ بھی شہید ہو گئے، پھر حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے جھنڈا ہاتھ میں لے کر جنگ شروع کی لیکن وہ بھی شہید ہو گئے، پھر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جھنڈا اپنے ہاتھ میں لیا اور ان کے ہاتھ پر اللہ نے مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی۔

نبی ﷺ کو جب اس واقعہ کی خبر ملی تو آپ ﷺ لوگوں کے پاس تشریف لائے، اللہ کی حمد و ثناء کی اور فرمایا تمہارے بھائیوں کا دشمن سے آمنا سامنا ہوا، زید رضی اللہ عنہ نے جھنڈا پکڑ کر قتال شروع کیا اور شہید ہو گئے، ان کے بعد جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے جھنڈا پکڑ کر جنگ شروع کی اور وہ بھی شہید ہو گئے، پھر عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے جھنڈا اٹھا اور قتال شروع کیا لیکن وہ بھی شہید ہو گئے، اس کے بعد اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جھنڈا پکڑ کر جنگ شروع کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں فتح عطا فرمائی۔

پھر تین دن بعد نبی ﷺ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے اہل خانہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ آج کے بعد میرے بھائی پر مت زونا، میرے دونوں بھتیجوں کو میرے پاس لاؤ، ہمیں نبی ﷺ کے پاس لایا گیا، ہم اس وقت چوزوں کی طرح تھے، نبی ﷺ نے نائی کو بلانے کے لئے حکم دیا، اس نے آ کر ہمارے سر مونڈے، پھر فرمایا ان میں سے محمد تو ہمارے چچا ابوطالب کے مشابہ

ہے، اور عبد اللہ صورت و سیرت میں میرے مشابہ ہے، پھر نبی ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا اور دعا فرمائی کہ اے اللہ! جعفر کے اہل خانہ کو اس کا نعم البدل عطا فرما، اور عبد اللہ کے دائیں ہاتھ کے معاملے میں برکت عطا فرما، یہ دعا نبی ﷺ نے تین مرتبہ فرمائی۔ اتنی دیر میں ہماری والدہ بھی آگئیں اور ہماری یتیمی اور اپنے غم کا اظہار کرنے لگیں، نبی ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں ان پر فقر و فاقہ کا اندیشہ ہے؟ میں دنیا و آخرت میں ان بچوں کا سر پرست ہوں۔

(۱۷۵۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ حِينَ قُتِلَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْنَعُوا لِإِلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَقَدْ آتَاهُمْ أَمْرٌ يَشْغَلُهُمْ أَوْ آتَاهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ [قال الترمذی: حسن صحيح قال الألبانی: حسن (أبو داود: ۳۱۳۲، ابن ماجه: ۱۶۱۰، الترمذی: ۹۹۸)].

(۱۷۵۱) حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر آئی تو نبی ﷺ نے فرمایا آل جعفر کے لئے کھانا تیار کرو کیونکہ انہیں ایسی خبر سننے کو ملی ہے جس میں انہیں کسی کام کا ہوش نہیں ہے۔

(۱۷۵۲) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسَافِعٍ أَنَّ مُصْعَبَ بْنَ شَيْبَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَكَ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَهَا يُسَلِّمُ [انظر: ۱۷۴۷].

(۱۷۵۲) حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص کو نماز میں شک ہو جائے، اسے چاہئے کہ وہ بیٹھے بیٹھے سہو کے دو سجدے کر لے۔

(۱۷۵۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَنبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَنبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسَافِعٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَارِثِ قَدْ كَرَّ مِثْلُهُ بِإِسْنَادِهِ [راجع: ۱۷۴۷].

(۱۷۵۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۵۴) حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي يَعْقُوبَ يَحْدُثُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَتَهُ وَأُرْدَفَتِي خَلْفَهُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَبَرَّزَ كَانَ أَحَبَّ مَا تَبَرَّزَ فِيهِ هَدَفٌ يَسْتَبِرُّ بِهِ أَوْ حَائِشٌ نَحْلٍ فَدَخَلَ حَائِطًا لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَإِذَا فِيهِ لَاضِحٌ لَهُ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَنَّ وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ ذِفْرَاهُ وَسَرَاتَهُ فَسَكَنَ فَقَالَ مَنْ رَبُّ هَذَا الْجَمَلِ فَجَاءَ شَابٌّ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَنَا فَقَالَ لَا تَقْنِي اللَّهُ فِي هَذِهِ الْبَهِيمَةِ الَّتِي مَلَكَكَ اللَّهُ إِيَّاهَا فَإِنَّهُ شَكَكَ إِلَيَّ وَرَعَمَ أَنَّكَ تُجِيعُهُ وَتُدْبِيهِ ثُمَّ ذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَائِطِ فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ تَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ وَالْمَاءُ يَقْطُرُ مِنْ لِحْيَتِهِ عَلَى صَدْرِهِ فَأَسْرَأَ إِلَيَّ شَيْئًا لَا أُحَدِّثُ بِهِ أَحَدًا فَحَرَّجْنَا عَلَيْهِ أَنْ يُحَدِّثَنَا فَقَالَ لَا أَفْشِي عَلَى رَسُولٍ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرَّهُ حَتَّى أَلْقَى اللَّهَ [راجع: ۱۷۴۵].

(۱۷۵۳) حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ اپنے نچر پر سوار ہوئے اور مجھے اپنے پیچھے اپنی سواری پر بٹھالیا اور نبی ﷺ کی عادت تھی کہ قضاء حاجت کے موقع پر کسی اونچی عمارت یا درختوں کے جھنڈ کی آڑ میں ہو جاتے تھے، ایک دن نبی ﷺ کسی انصاری کے باغ میں داخل ہوئے، اچانک ایک اونٹ آیا اور آپ ﷺ کے قدموں میں لوٹنے لگا، اس وقت اس کی آنکھوں میں آنسو تھے، نبی ﷺ نے اس کی کمر پر اور سر کے پچھلے حصے پر ہاتھ پھیرا جس سے وہ پرسکون ہو گیا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ یہ سن کر ایک انصاری نوجوان آگے بڑھا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! یہ میرا اونٹ ہے فرمایا کیا تم اس جانور میں ”جو اللہ نے تمہاری ملکیت میں کر دیا ہے“ اللہ سے ڈرتے نہیں، یہ مجھ سے شکایت کر رہا ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور اس سے محنت و مشقت کا کام زیادہ لیتے ہو، پھر نبی ﷺ باغ میں گئے اور قضاء حاجت فرمائی، پھر وضو کر کے واپس آئے تو پانی کے قطرات آپ ﷺ کی ڈاڑھی سے سینہ مبارک پر ٹپک رہے تھے، اور نبی ﷺ نے مجھ سے راز کی ایک بات فرمائی جو میں کسی سے کبھی بیان نہ کروں گا، ہم نے انہیں وہ بات بتانے پر بہت اصرار کیا لیکن انہوں نے کہا کہ میں نبی ﷺ کا راز افشاں نہیں کروں گا یہاں تک کہ اللہ سے جا ملوں۔

(۱۷۵۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ [راجع: ۱۷۴۶].

(۱۷۵۵) ابن ابی رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے اور ان کے بقول نبی ﷺ بھی دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

(۱۷۵۶) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا الْمُسْعُودِيُّ حَدَّثَنَا شَيْخٌ قَدِيمٌ عَلَيْنَا مِنَ الْحِجَازِ قَالَ شَهِدْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ بِالْمَزْدَلِفَةِ فَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَحُزُّ اللَّحْمَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَطْيَبُ اللَّحْمِ لَحْمُ الظَّهْرِ [راجع: ۱۷۴۴].

(۱۷۵۶) حجاز کے ایک شیخ کہتے ہیں کہ میں مزدلفہ میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کے ساتھ موجود تھا، حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما گوشت کے ٹکڑے کاٹ کاٹ کر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما کو دے رہے تھے، حضرت عبداللہ کہنے لگے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ پشت کا گوشت بہترین ہوتا ہے۔

(۱۷۵۷) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْبَغِي لَنَبِيِّ أَنْ يَقُولَ إِنِّي خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى [قال شعيب: صحيح إسناده حسن].

(۱۷۵۷) حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کسی نبی کے لئے یہ مناسب نہیں

ہے کہ یوں کہے کہ میں حضرت یونس علیہ السلام بن مثنیٰ سے بہتر ہوں۔

(۱۷۵۷م) قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ مِثْلَهُ

(۱۷۵۷م) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۵۸) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ فَحَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُبَشِّرَ خَدِيجَةَ بَبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ [قال شعيب: صحيح إسناده حسن، أخرجه أبو يعلى: ۶۷۹۵].

(۱۷۵۸) حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں لکڑی کے بنے ہوئے ایک ایسے محل کی خوشخبری دوں جس میں کوئی شور و شغب ہوگا اور نہ ہی کسی قسم کا تعب۔

(۱۷۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنِي مُسْعَرٌ عَنْ شَيْخٍ مِنْهُمْ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أُبَشِّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَجَعَلَ الْقَوْمُ يُلْقُونَهُ اللَّحْمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَطْيَبَ اللَّحْمِ لَحْمُ الظَّهْرِ [راجع: ۱۷۴۴].

(۱۷۵۹) (ایک مرتبہ ایک اونٹ ذبح ہوا تو) حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ انہوں نے ایک موقع پر نبی ﷺ کو جبکہ لوگ نبی ﷺ کے سامنے گوشت لاکر پیش کر رہے تھے، فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بہترین گوشت پشت کا ہوتا ہے۔

(۱۷۶۰) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ خَالِدِ ابْنِ سَارَةَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ لَوْ رَأَيْتَنِي وَقَتَّمُ وَعَبِيدُ اللَّهِ ابْنِي عَبَّاسٍ وَنَحْنُ صِبْيَانٌ نَلْعَبُ إِذْ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى دَابَّةٍ فَقَالَ ارْقَعُوا هَذَا إِلَيَّ قَالَ فَحَمَلَنِي أَمَامَهُ وَقَالَ لِقَتْمٍ ارْقَعُوا هَذَا إِلَيَّ فَجَعَلَهُ وَرَائَهُ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ أَحَبَّ إِلَيَّ إِلَى عَبَّاسٍ مِنْ قَتْمٍ فَمَا اسْتَحَى مِنْ عَمِّهِ أَنْ حَمَلَ قَتْمًا وَتَرَكَهُ قَالَ ثُمَّ مَسَحَ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثًا وَقَالَ كُلَّمَا مَسَحَ اللَّهُمَّ اخْلُفْ جَعْفَرًا فِي وَلَدِهِ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ مَا فَعَلَ قَتْمٌ قَالَ اسْتَشْهَدَ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ أَعْلَمُ بِالْخَيْرِ وَرَسُولُهُ بِالْخَيْرِ قَالَ أَجَلُ [أخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة: ۱۰۶۶].

(۱۷۶۰) حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کاش! تم نے اس وقت مجھے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کے دو بیٹوں قثم اور عبید اللہ کو دیکھا ہوتا جب کہ ہم بچے آپس میں کھیل رہے تھے، کہ نبی ﷺ کا اپنی سواری پر وہاں سے گزر ہوا، نبی ﷺ نے فرمایا اس بچے کو اٹھا کر مجھے پکڑاؤ، اور اٹھا کر مجھے اپنے آگے بٹھالیا، پھر قثم کو پکڑانے کے لئے کہا اور انہیں اپنے پیچھے بٹھالیا، جبکہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی نظروں میں قثم سے زیادہ عبید اللہ محبوب تھا، لیکن نبی ﷺ کو اپنے چچا سے اس معاملے میں کوئی عار محسوس نہ ہوئی کہ آپ ﷺ نے قثم کو اٹھا لیا اور عبید اللہ کو چھوڑ دیا۔

پھر نبی ﷺ نے تین مرتبہ میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا اے اللہ! جعفر کا اس کی اولاد کے لئے کوئی نعم البذل عطا فرما،

راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ سے پوچھا کہ قسم کا کیا بنا؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ شہید ہو گئے، میں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی خیر کو بہتر طور پر جانتے ہیں، انہوں نے فرمایا بالکل ایسا ہی ہے۔

(۱۷۶۱) حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسَافِعٍ أَنَّ مُصْعَبَ بْنَ شَيْبَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَكَّ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ [راجع: ۱۷۴۷]۔

(۱۷۶۱) حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کو نماز میں شک ہو جائے، اسے چاہئے کہ وہ سلام پھیرنے کے بعد سہو کے دو سجدے کر لے۔

(۱۷۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُ زَوَّجَ ابْنَتَهُ مِنَ الْحَجَّاجِ بْنِ يَوْسَفَ فَقَالَ لَهَا إِذَا دَخَلَ بَيْتُ فَقُولِي لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَرَزَعَهُمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ قَالَ هَذَا قَالَ حَمَادٌ ظَنَنْتُ أَنَّهُ قَالَ فَلَمْ يَصِلْ إِلَيْهَا [قال شعيب: إسناده حسن]۔

(۱۷۶۲) حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے کہ انہوں نے اپنی صاحبزادی کا نکاح حجاج بن یوسف سے کر دیا اور اس سے فرمایا کہ جب وہ تمہارے پاس آئے تو تم یوں کہہ لینا، اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ بردبار اور بخشنے والا ہے، اللہ جو عرش عظیم کا رب ہے، ہر عیب سے پاک ہے، تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے۔

اور فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی پریشانی لاحق ہوتی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہی کلمات کہتے تھے، حماد کہتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ راوی نے یہ بھی کہا کہ حجاج ان تک پہنچ نہیں سکا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مسند آل عباس

حدیث العباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۱۷۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَمَلُكَ أَبُو طَالِبٍ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَنْفَعُكَ قَالَ إِنَّهُ فِي ضَحَضٍ مِنَ النَّارِ وَلَوْلَا أَنَا كَانَ فِي الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ [صححه البخاری (۶۲۰۸)، ومسلم (۲۰۹)]: [انظر: ۱۷۶۸، ۱۷۷۴، ۱۷۸۹].

(۱۷۶۳) ایک مرتبہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے چچا خواجہ ابوطالب آپ کا بہت دفاع کیا کرتے تھے، آپ کی وجہ سے انہیں کیا فائدہ ہوا؟ فرمایا وہ جہنم کے اوپر والے حصے میں ہیں، اگر میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوتے۔

(۱۷۶۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ الرَّجُلُ سَجْدَةً مَعَهُ سَبْعَةُ آرَابٍ وَجْهِهِ وَكَفِّهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَقَدَمَيْهِ [صححه ابن خزيمة (۶۳۱) وقال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح (ابن ماجة: ۸۸۵، الترمذی: ۲۷۲، النسائی: ۲۰۸/۲ و ۲۱۰)]. [انظر: ۱۷۶۵، ۱۷۶۹، ۱۷۸۰]

(۱۷۶۴) حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب انسان سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ سات ہڈیاں سجدہ کرتی ہیں، چہرہ، دونوں ہاتھ، دونوں پاؤں اور دونوں گھٹنے۔

(۱۷۶۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ [إسناده كالذي قبله]. (۱۷۶۵) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۶۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي صَغِيرَةَ حَدَّثَنِي بَعْضُ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْمَوَاسِمِ قَالَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ الْعَبَّاسِ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا عَمَّكَ كَبِرْتُ سِنِّي وَاقْتَرَبَ أَجَلِي فَعَلَّمْنِي شَيْئًا يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهِ قَالَ يَا عَبَّاسُ أَنْتَ عَمِّي وَلَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَلَكِنْ سَلْ رَبَّكَ الْغُفُورَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ أَنَاهُ عِنْدَ قَرْنِ الْحَوْلِ فَقَالَ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ [انظر: ١٧٦٧]

(۱۷۶۶) ایک مرتبہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! میں آپ کا چچا ہوں، میں بوڑھا ہو چکا ہوں اور میری موت کا وقت قریب ہے، مجھے کوئی ایسی دعا سکھا دیجئے جس کے ذریعے اللہ مجھے نفع عطاء فرمائے، نبی ﷺ نے فرمایا اے عباس! آپ واقعی میرے چچا ہیں، لیکن میں اللہ کے معاملے میں آپ کے کسی کام نہیں آ سکتا، البتہ آپ اپنے رب سے دنیا و آخرت میں درگزر اور عافیت کی دعا مانگتے رہا کریں، یہ بات نبی ﷺ نے تین مرتبہ فرمائی، پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ ایک سال بعد دوبارہ آئے، تب بھی نبی ﷺ نے انہیں یہی دعا تلقین فرمائی۔

(۱۷۶۷) حَدَّثَنَا رَوْحُ حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ الْقُسَيْرِيُّ حَدَّثَنَا بَنُ أَبِي صَغِيرَةَ حَدَّثَنَا رَحْلُ بْنُ وَلَدِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَخَضَرَهُ بَنُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا عَمَّكَ قَدْ كَبِرْتُ سِنِّي قَدْ كَرَّ مَعْنَاهُ [انظر: ١٧٦٧].

(۱۷۶۷) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۶۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَفَعَتْ أَبَا طَالِبٍ بِشَيْءٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ قَالَ نَعَمْ هُوَ فِي ضَحَضٍ مِنَ النَّارِ وَلَوْلَا ذَلِكَ لَكَانَ فِي الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ [راجع: ١٧٦٣].

(۱۷۶۸) ایک مرتبہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے چچا خوجہ ابوطالب آپ کا بہت دفاع کیا کرتے تھے، آپ کی وجہ سے انہیں کیا فائدہ ہوا؟ فرمایا وہ جہنم کے اوپر والے حصے میں ہیں، اگر میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوتے۔

(۱۷۶۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَنْبَأَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ ابْنُ آدَمَ سَجْدَةً مَعَهُ سَبْعَةُ آرَابٍ وَجْهُهُ وَكَفِّهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَقَدَمَيْهِ [راجع: ١٧٦٤].

(۱۷۶۹) حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب انسان سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ سات ہڈیاں سجدہ کرتی ہیں، چہرہ، دونوں ہاتھ، دونوں پاؤں اور دونوں گھٹنے۔

(۱۷۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَأَنَا يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ عَمِّهِ شُعَيْبِ بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَاءِ فَمَرَّتْ سَحَابَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَدْرُونَ مَا هَذَا قَالَ قُلْنَا السَّحَابُ قَالَ وَالْمُزْنُ قُلْنَا وَالْمُزْنُ قَالَ وَالْعَنَانُ قَالَ فَسَكَنَّا فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالَ قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ بَيْنَهُمَا مَسِيرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ وَمِنْ كُلِّ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ مَسِيرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ وَكَثَفُ كُلِّ سَمَاءٍ مَسِيرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ وَفَوْقَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ بَحْرٌ بَيْنَ أَسْفَلِهِ وَأَعْلَاهُ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ثُمَّ فَوْقَ ذَلِكَ ثَمَانِيَةُ أَوْعَالٍ بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ وَأُظْلَافِهِنَّ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ثُمَّ فَوْقَ ذَلِكَ الْعَرْشُ بَيْنَ أَسْفَلِهِ وَأَعْلَاهُ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَوْقَ ذَلِكَ وَلَيْسَ يَخْفَى عَلَيْهِ مِنْ أَعْمَالِ بَنِي آدَمَ شَيْءٌ [إسناده ضعيف جدا قال الترمذی: حسن غريب قال الألبانی: ضعيف (أبو داود: ۴۷۲۳ و ۴۷۲۵، ابن

ماجة: ۱۹۳، الترمذی: ۳۳۲۰] [انظر: ۱۷۷۱]

(۱۷۷۰) حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ وادی بطناء میں نبی ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ وہاں سے ایک بادل گذرا، نبی ﷺ نے فرمایا جانتے ہو، یہ کیا ہے؟ ہم نے کہا اسے سحاب (بادل) کہتے ہیں، فرمایا ”مزن“ بھی کہتے ہیں؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں! مزن بھی کہتے ہیں، پھر فرمایا اسے ”عنان“ بھی کہتے ہیں؟ اس پر ہم خاموش رہے۔

پھر فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ آسمان اور زمین کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، فرمایا آسمان اور زمین کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے، اسی طرح ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک بھی پانچ سو سال کا فاصلہ ہے اور ہر آسمان کی کثافت پانچ سو سال کی ہے، پھر ساتویں آسمان کے اوپر ایک سمندر ہے، اس سمندر کی سطح اور گہرائی میں زمین و آسمان کا فاصلہ ہے، پھر اس کے اوپر آٹھ پہاڑی بکرے ہیں جن کے گھٹنوں اور کھروں کے درمیان زمین و آسمان جتنا فاصلہ ہے، پھر اس کے اوپر عرش ہے جس کے اوپر اور نیچے والے حصے کے درمیان زمین و آسمان جتنا فاصلہ ہے، اور سب سے اوپر اللہ تبارک و تعالیٰ ہے جس سے بنی آدم کا کوئی عمل بھی مخفی نہیں۔

(۱۷۷۱) قَالَ عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي تَوْرٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ [مكرر ما قبله]

(۱۷۷۱) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۷۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ هُوَ ابْنُ هَارُونَ أَنبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي خَالِدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ قَرِيضًا إِذَا لَقِيَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا لَقَوْهُمْ بِبِشْرِ حَسَنٍ وَإِذَا لَقَوْا لَقَوْا بِوُجُوهِ لَا تَعْرِفُهَا قَالَ فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَضَبًا شَدِيدًا وَقَالَ

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبُ رَجُلٍ الْإِيمَانُ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ [إسناده ضعيف].

(۱۷۷۲) حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! قریش کے لوگ جب ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو بڑے ہشاش بشاش چہرے کے ساتھ ملتے ہیں اور جب ہم سے ملتے ہیں تو اجنبیوں کی طرح؟ اس پر نبی ﷺ سخت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، کسی شخص کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ تم سے اللہ اور اس کے رسول کی خاطر محبت نہ کرنے لگے۔

(۱۷۷۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ دَخَلَ الْعَبَّاسُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّا لَنُخْرِجُ قَتْرَى قُرَيْشًا تَحَدَّثُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [قال

الألبانی: ضعيف (الترمذی: ۳۷۵۸)]. [انظر: ۱۷۷۷، و سیاتی فی مسند عبدالمطلب بن ربیعہ: ۱۷۶۵، ۱۷۶۵۷]

(۱۷۷۳) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۷۷۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَغْنَيْتَ عَنْ عَمَلِكَ فَقَدْ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَغْضِبُ لَكَ قَالَ هُوَ فِي ضَحَضَاحٍ وَلَوْلَا أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ [راجع: ۱۷۶۳].

(۱۷۷۴) ایک مرتبہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے چچا خواجہ ابوطالب آپ کا بہت دفاع کیا کرتے تھے، آپ کی وجہ سے انہیں کیا فائدہ ہوا؟ فرمایا وہ جہنم کے اوپر والے حصے میں ہیں، اگر میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوتے۔

(۱۷۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي كَثِيرُ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَنْ أَبِيهِ الْعَبَّاسِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَعَهُ إِلَّا أَنَا وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَزِمْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَفَارِقْهُ وَهُوَ عَلَى بَغْلَةٍ شَهَبَاءَ وَرَبَّمَا قَالَ مَعْمَرٌ بِيَضَاءَ أَهْدَاهَا لَهُ فَرَوْهُ بِنُ نَعَامَةِ الْجُدَامِيِّ فَلَمَّا التَقَى الْمُسْلِمُونَ وَالْكَفَّارُ وَلَّى الْمُسْلِمُونَ مُدِيرِينَ وَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكُضُ بَغْلَتَهُ قَبْلَ الْكُفَّارِ قَالَ الْعَبَّاسُ وَأَنَا آخِذٌ بِلِحْجَامِ بَغْلَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْفَهَا وَهُوَ لَا يَأْلُو مَا أَسْرَعَ نَحْوَ الْمُشْرِكِينَ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ أَخَذَ بِغُرْزِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبَّاسُ نَادِ يَا أَصْحَابَ السَّمَرَةِ قَالَ وَكُنْتُ رَجُلًا صَيًّا فَقُلْتُ بِأَعْلَى صَوْتِي أَيْنَ أَصْحَابُ السَّمَرَةِ قَالَ فَوَاللَّهِ لَكَآنَ عَظَفَتُهُمْ حِينَ سَمِعُوا صَوْتِي عَظَفَةُ الْبَقْرِ عَلَى أَوْلَادِهَا فَقَالُوا يَا لَيْلِكَ يَا لَيْلِكَ وَأَقْبَلَ الْمُسْلِمُونَ فَاقْتَتَلُوا هُمُ وَالْكَفَّارُ فَتَادَتْ الْأَنْصَارُ يَقُولُونَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ ثُمَّ قَصَرَتْ الدَّاعُونَ

عَلَى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَنَادُوا يَا بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ قَالَ فَظَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا إِلَى قِتَالِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا جِبْنَ حِمَى الْوَطِيسُ قَالَ ثُمَّ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصِيَّاتٍ فَرَمَى بِهِنَّ وَجُوهَ الْكُفَّارِ ثُمَّ قَالَ انْهَزْمُوا وَرَبَّ الْكُعْبَةِ انْهَزْمُوا وَرَبَّ الْكُعْبَةِ قَالَ فَذَهَبَتْ أَنْظَرُ فَإِذَا الْقِتَالُ عَلَى هَيْئَتِهِ فِيمَا أَرَى قَالَ كَوَّلَهُ اللَّهُ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَمَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَصِيَّاتِهِ فَمَا زِلْتُ أَرَى حَدَّهُمْ كَلِيلًا وَأَمْرَهُمْ مُدْبِرًا حَتَّى هَزَمَهُمُ اللَّهُ قَالَ وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكُضُ خَلْفَهُمْ عَلَى بَغْلَتِهِ [صححه

مسلم (۱۷۷۵) والحاكم (۲۷۸/۲) وعبدالرزاق (۹۷۴۱)۔ [انظر: ۱۷۷۶]

(۱۷۷۵) حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ حنین کے موقع پر میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھا، اس وقت نبی ﷺ کے ساتھ میرے اور ابوسفیان بن حارث کے علاوہ کوئی نہ تھا، ہم دونوں نبی ﷺ کے ساتھ چمٹے رہے اور کسی صورت جدا نہ ہوئے، اس وقت نبی ﷺ اپنے سفید خچر پر سوار تھے جو انہیں فروہ بن نعامہ الجذامی نے ہدیہ کے طور پر پیش کیا تھا۔

جب مسلمان اور کفار آمنے سامنے ہوئے تو ابتدائی طور پر مسلمان پشت پھیر کر بھاگ کھڑے ہوئے، اور نبی ﷺ بار بار ایڑ لگا کر اپنے خچر پر کفار کی طرف بڑھنے لگے، میں نے نبی ﷺ کے خچر کی لگام پکڑ رکھی تھی اور میں اسے آگے جانے سے روک رہا تھا لیکن نبی ﷺ مشرکین کی طرف تیزی سے بڑھنے میں کوئی کوتاہی نہ کر رہے تھے، ابوسفیان بن حارث نے نبی ﷺ کی سواری کی رکاب تھام رکھی تھی۔

نبی ﷺ نے جنگ کا رخ دیکھ کر فرمایا عباس! یا اصحاب السمرۃ کہہ کر مسلمانوں کو پکارو، میری آواز طبعی طور پر اونچی تھی اس لئے میں نے اونچی آواز سے پکار کر کہا این اصحاب السمرۃ؟ بخدا! یہ آواز سنتے ہی مسلمان ایسے پلٹے جیسے گائے اپنی اولاد کی طرف واپس پلٹتی ہے اور لبیک کہتے ہوئے آگے بڑھے اور کفار پر جا پڑے۔

ادھر انصار نے اپنے ساتھیوں کو پکارتے ہوئے کہا اے گروہ انصار! پھر منادی کرنے والوں نے صرف بنو حارث بن خزرج کا نام لے کر انہیں پکارا، جب نبی ﷺ نے اس کیفیت کو اپنے خچر پر سوار ملاحظہ فرمایا اور ایسا محسوس ہوا کہ خود نبی ﷺ بھی آگے بڑھ کر قتال میں شریک ہونا چاہتے ہیں تو فرمایا اب گھسان کارن پڑا ہے، پھر نبی ﷺ نے چند کنکریاں اٹھائیں اور کفار کے چہروں پر انہیں پھینکتے ہوئے فرمایا رب کعبہ کی قسم! انہیں شکست ہوگئی، رب کعبہ کی قسم! انہیں شکست ہوگئی۔

میں جائزہ لینے کے لئے آگے بڑھا تو میرا خیال یہ تھا کہ لڑائی تو ابھی اسی طرح جاری ہے، لیکن بخدا! جیسے ہی نبی ﷺ نے ان پر کنکریاں پھینکیں تو مجھے محسوس ہوا کہ ان کی تیزی سستی میں تبدیل ہو رہی ہے اور ان کا معاملہ پشت پھیر کر بھاگنے کے قریب ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اللہ نے انہیں شکست سے دوچار کر دیا اور مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گویا میں اب بھی نبی ﷺ کو اپنے خچر پر سوار ان کی طرف ایڑ لگا کر جاتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔

(۱۷۷۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ فَلَمْ أَحْفَظْهُ عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ عَبَّاسٌ وَأَبُو سُفْيَانَ مَعَهُ يَعْْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَطَبَهُمْ وَقَالَ الْآنَ حِمَى الْوَطِيسُ وَقَالَ نَادِ يَا أَصْحَابَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ [قال شعيب: إسناده صحيح].

(۱۷۷۶) حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اور حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے ہمراہ تھے، نبی ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا کہ اب گھمسان کارن پڑا ہے اور فرمایا یہ آواز لگا دیا! اصحاب سورۃ البقرۃ۔

(۱۷۷۷) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ دَخَلَ الْعَبَّاسُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَنَخْرُجُ فَنَرَى قُرَيْشًا تَحَدَّثُ فَإِذَا رَأَوْنَا سَكَتُوا فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَرَّ عِرْقٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبُ امْرِئٍ إِيْمَانٌ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلَّهِ وَلِقَرَانَتِي [راجع: ۱۷۷۳]

(۱۷۷۷) عید المطلب بن ربیعہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم لوگ باہر نکلتے ہیں اور دیکھ رہے ہوتے ہیں کہ قریش کے لوگ آپس میں باتیں کر رہے ہیں لیکن ہمیں دیکھ کر وہ خاموش ہو جاتے ہیں، اس پر نبی ﷺ کو غصہ آیا اور دونوں آنکھوں کے درمیان موجود رگ پھول گئی، پھر فرمایا اللہ کی قسم! کسی شخص کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہو سکتا جب تک وہ اللہ کی رضا کے لئے اور میری قرابت کی وجہ سے تم سے محبت نہ کرنے لگے۔

(۱۷۷۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ يَعْنِي الشَّافِعِيَّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَاقَ طَعْمَ الْإِيْمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا رَسُولًا [صححه مسلم (۳۴)]. [راجع: ۱۷۷۹]

(۱۷۷۸) حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس شخص نے ایمان کا مزہ چکھ لیا جو اللہ کو رب مان کر، اسلام کو دین مان کر اور محمد ﷺ کو پیغمبر مان کر راضی اور مطمئن ہو گیا۔

(۱۷۷۹) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَاقَ طَعْمَ الْإِيْمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا [انظر: ۱۷۷۹].

(۱۷۷۹) حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس شخص نے ایمان کا مزہ چکھ لیا جو اللہ کو رب مان کر، اسلام کو دین مان کر اور محمد ﷺ کو پیغمبر مان کر راضی اور مطمئن ہو گیا۔

(۱۷۸۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ الْقُرَشِيُّ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجْدَةً مَعَهُ سَبْعَةُ آرَابٍ وَجْهُهُ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ [راجع: ١٧٦٤]

(۱۷۸۰) حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب انسان سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ سات ہڈیاں سجدہ کرتی ہیں، چہرہ، دونوں ہاتھ، دونوں پاؤں اور دونوں گھٹنے۔

(۱۷۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَنبَأَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ بْنِ الْحَدَثَانِ النَّصْرِيُّ أَنَّ عُمَرَ دَعَاهُ فَقَرَأَ الْحَدِيثَ قَالَ قَبِينَا أَنَا عِنْدَهُ إِذْ جَاءَ حَاجِبُهُ يَرْفَأُ فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ يَسْتَأْذِنُونَ قَالَ نَعَمْ فَأَدْخَلَهُمْ فَلَبِثَ قَلِيلًا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ يَسْتَأْذِنَانِ قَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمَا فَلَمَّا دَخَلَا قَالَ عَبَّاسُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا لَعَلِّي وَهُمَا يَخْتَصِمَانِ فِي الصَّوْافِ الَّتِي أَقَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَمْوَالِ بَنِي النَّضِيرِ فَقَالَ الرَّهْطُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَقْضِ بَيْنَهُمَا وَأَرْحِ أَحَدَهُمَا مِنْ الْآخِرِ قَالَ عُمَرُ اتَّيَدُوا أَنَا شَدُّكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي يَأْذِيهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورُثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ يُرِيدُ نَفْسَهُ قَالُوا قَدْ قَالَ ذَلِكَ فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلَى عَلِيٍّ وَعَلَى الْعَبَّاسِ فَقَالَ أَنُشِدُكُمْ بِاللَّهِ أَتَعْلَمَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي أُحَدِّثُكُمْ عَنْ هَذَا الْأَمْرِ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ كَانَ خَصَّ رَسُولَهُ فِي هَذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ فَقَالَ وَمَا أَقَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أُوجِفْتُمْ إِلَى قَدِيرٍ فَكَانَتْ هَذِهِ خَاصَّةً لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَاللَّهِ مَا اخْتَارَهَا دُونَكُمْ وَلَا اسْتَأْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ لَقَدْ أَعْطَاكُمْوهَا وَبَثَّهَا فِيكُمْ حَتَّى بَقِيَ مِنْهَا هَذَا الْمَالُ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً سَتَتِهِمْ مِنْ هَذَا الْمَالِ ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلِ مَالِ اللَّهِ فَعَمِلَ بِذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَاتِهِ ثُمَّ تُوَفِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَهُ أَبُو بَكْرٍ فَعَمِلَ فِيهِ بِمَا عَمِلَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ١٧٧٢]

(۱۷۸۱) مالک بن اوس بن حدثان کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھے پیغام بھیج کر بلوایا، ابھی ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا غلام ”جس کا نام ”یرقا“ تھا اندر آیا اور کہنے لگا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، عبدالرحمن رضی اللہ عنہ، سعد رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں؟ فرمایا بلاو، تھوڑی دیر بعد وہ غلام پھر آیا اور کہنے لگا کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں؟ فرمایا انہیں بھی بلاو۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اندر داخل ہوتے ہی فرمایا امیر المؤمنین! پھرے اور اس کے درمیان فیصلہ کر دیجئے، اس وقت ان کا جھگڑا بنو نضیر سے حاصل ہونے والے مال فئی کے بارے تھا، لوگوں نے بھی کہا کہ امیر المؤمنین! ان کے درمیان فیصلہ کر

دیتے تھے اور ہر ایک کو دوسرے سے راحت عطا فرماتے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین آسمان قائم ہیں، کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے ہمارے مال میں وراثت جاری نہیں ہوتی، ہم جو کچھ چھوڑ جاتے ہیں وہ سب صدقہ ہوتا ہے؟ لوگوں نے اثبات میں جواب دیا، پھر انہوں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ و علی رضی اللہ عنہ سے بھی یہی سوال پوچھا اور انہوں نے بھی تائید کی، اس کے بعد انہوں نے فرمایا کہ میں تمہیں اس کی حقیقت سے آگاہ کرتا ہوں۔

اللہ نے یہ مال فی خصوصیت کے ساتھ صرف نبی ﷺ کو دیا تھا، کسی کو اس میں سے کچھ نہیں دیا تھا اور فرمایا تھا

”وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ“

اس لئے یہ مال نبی ﷺ کے لئے خاص تھا، لیکن بخدا! انہوں نے تمہیں چھوڑ کر اسے اپنے لیے محفوظ نہیں کیا اور نہ ہی اس مال کو تم پر ترجیح دی، انہوں نے یہ مال بھی تمہارے درمیان تقسیم کر دیا یہاں تک کہ یہ تھوڑا سا بچ گیا جس میں سے وہ اپنے اہل خانہ کو سال بھر کا نفقہ دیا کرتے تھے، اور اس میں سے بھی اگر کچھ بچ جاتا تو اسے راہ خدا میں تقسیم کر دیتے، جب نبی ﷺ کا وصال ہو گیا تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی ﷺ کے بعد ان کے مال کا ذمہ دار اور سرپرست میں ہوں، چنانچہ انہوں نے اس میں وہی طریقہ اختیار کیا جس پر نبی ﷺ چلتے رہے۔

(۱۷۸۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسِ بْنِ الْحَدَّادِ النَّصْرِيُّ قَدْ كَرَّ الْحَدِيثُ قَالَ قَبِينَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَهُ أَنَا حَاجِبُهُ يَرْفَأُ فَقَالَ لِعُمَرَ هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعْدٍ وَالزُّبَيْرِ يَسْتَأْذِنُونَ قَالَ نَعَمْ ائْذَنُ لَهُمْ قَالَ فَدَخَلُوا فَسَلَّمُوا وَجَلَسُوا قَالَ ثُمَّ لَيْتَ يَرْفَأُ قَلِيلًا فَقَالَ لِعُمَرَ هَلْ لَكَ فِي عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمَا فَلَمَّا دَخَلَا عَلَيْهِ جَلَسَا فَقَالَ عَبَّاسُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ الرَّهْطُ عُثْمَانُ وَأَصْحَابُهُ أَقْضِ بَيْنَهُمَا وَارْحَ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخِرِ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ائْتِدُوا فَأَنْشَدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي يَأْذِيهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورُثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ يُرِيدُ بِذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ قَالَ الرَّهْطُ قَدْ قَالَ ذَلِكَ فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ أَنْشَدُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ قَالَا قَدْ قَالَ ذَلِكَ فَقَالَ عُمَرُ فَإِنِّي أُحَدِّثُكُمْ عَنْ هَذَا الْأَمْرِ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ كَانَ خَصَّ رَسُولَهُ فِي هَذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ الْآيَةَ فَكَانَتْ هَذِهِ الْآيَةُ خَاصَّةً لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَاللَّهِ مَا احْتَارَهَا وَلَا اسْتَأْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ لَقَدْ أَعْطَاكُمْوهَا وَبَنَّا فِيكُمْ حَتَّى بَقِيَ مِنْهَا هَذَا الْمَالُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً سَنَنَهُمْ مِنْ هَذَا الْمَالِ ثُمَّ

يَأْخُذُ مَا بَقِيَ مِنْهُ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ فَعَمِلَ بِذَلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَاتَهُ اُنْشَدَكُمْ اللّٰهُ هَلْ تَعْلَمُونَ ذَلِكَ قَالُوا نَعَمْ قَالَ لِعَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ قَاْنْشَدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمَانِ ذَلِكَ قَالَا نَعَمْ ثُمَّ تَوَفَّي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ اَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَهَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَعَمِلَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ فِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتُمْ حِينَئِذٍ وَاَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ تَزْعُمَانِ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ فِيهَا كَذَا وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُ فِيهَا لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ اِقَالَ

شعيب: رسناده صحيح. [راجع: ۱۷۲]

(۱۷۸۲) مالک بن انس بن عثمان کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھے پیغام بھیج کر بلوایا، ابھی ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا غلام ”جس کا نام ”یرفا“ تھا اندر آیا اور کہنے لگا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، عبدالرحمن رضی اللہ عنہ، سعد رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں؟ فرمایا بلا لالو، تھوڑی دیر بعد وہ غلام پھر آیا اور کہنے لگا کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں؟ فرمایا انہیں بھی بلا لالو۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اندر داخل ہوتے ہی فرمایا امیر المؤمنین! میرے اور اس کے درمیان فیصلہ کر دیجئے، اس وقت ان کا جھگڑا بنو نضیر سے حاصل ہونے والے مال فنی کے بارے تھا، لوگوں نے بھی کہا کہ امیر المؤمنین! ان کے درمیان فیصلہ کر دیجئے اور ہر ایک کو دوسرے سے راحت عطا فرمائیے کیونکہ اب ان کا جھگڑا بڑھتا ہی جا رہا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین آسمان قائم ہیں، کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے ہمارے مال میں وراثت جاری نہیں ہوتی، ہم جو کچھ چھوڑ جاتے ہیں وہ سب صدقہ ہوتا ہے؟ لوگوں نے اثبات میں جواب دیا، پھر انہوں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ و علی رضی اللہ عنہ سے بھی یہی سوال پوچھا اور انہوں نے بھی تائید کی، اس کے بعد انہوں نے فرمایا کہ میں تمہیں اس کی حقیقت سے آگاہ کرتا ہوں۔

اللہ نے یہ مال فنی خصوصیت کے ساتھ صرف نبی ﷺ کو دیا تھا، کسی کو اس میں سے کچھ نہیں دیا تھا اور فرمایا تھا

”وَمَا آفَاءَ اللّٰهِ عَلَىٰ رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ“

اس لئے یہ مال نبی ﷺ کے لئے خاص تھا، لیکن بخدا! انہوں نے تمہیں چھوڑ کر اسے اپنے لیے محفوظ نہیں کیا اور نہ ہی اس مال کو تم پر ترجیح دی، انہوں نے یہ مال بھی تمہارے درمیان تقسیم کر دیا یہاں تک کہ یہ تھوڑا سا بچ گیا جس میں سے وہ اپنے اہل خانہ کو سال بھر کا نفقہ دیا کرتے تھے، اور اس میں سے بھی اگر کچھ بچ جاتا تو اسے راہ خدا میں تقسیم کر دیتے، اور وہ اپنی زندگی میں اسی طریقے پر عمل کرتے رہے، میں تم سے اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا تم بھی یہ بات جانتے ہو؟ لوگوں نے کہا جی ہاں! پھر انہوں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ سے بھی یہی سوال پوچھا اور انہوں نے بھی یہی جواب دیا، پھر جب نبی ﷺ کا وصال ہو گیا تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی ﷺ کے بعد ان کے مال کا ذمہ دار اور سرپرست میں ہوں، چنانچہ انہوں نے اس میں

وہی طریقہ اختیار کیا جس پر نبی ﷺ چلتے رہے، اور اب تم (انہوں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا) یہ سمجھتے ہو کہ ابو بکر ایسے تھے، حالانکہ اللہ جانتا ہے کہ وہ اس معاملے میں سچے، نیکوکار، راہ راست پر اور حق کی تابعداری کرنے والے تھے۔

(۱۷۸۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْعَبَّاسِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَّمَنِي شَيْئًا أَدْعُو بِهِ فَقَالَ سَلِ اللَّهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ قَالَ ثُمَّ أَتَيْتُهُ مَرَّةً أُخْرَى فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَّمَنِي شَيْئًا أَدْعُو بِهِ قَالَ فَقَالَ يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلِ اللَّهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ [قال شعيب: حسن لغيره].

(۱۷۸۳) ایک مرتبہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! مجھے کوئی دعاء سکھا دیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا آپ اپنے رب سے دنیا و آخرت میں درگزر اور عافیت کی دعاء مانگتے رہا کریں، پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ ایک سال بعد دوبارہ آئے، تب بھی نبی ﷺ نے انہیں یہی دعاء تلقین فرمائی۔

(۱۷۸۴) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنِ ابْنِ شُرَحْبِيلَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْعَبَّاسِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسَاؤُهُ فَاسْتَرَبْنِي مَنِي إِلَّا مِيمُونَةَ فَقَالَ لَا يَبْقَى فِي الْبَيْتِ أَحَدٌ شَهِدَ الْكَلْبَ إِلَّا لُدَّ إِلَّا أَنْ يَمِينِي لَمْ تُصِبْ الْعَبَّاسُ ثُمَّ قَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِحَفْصَةَ قُولِي لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ إِذَا قَامَ مَقَامَكَ بَكَى قَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ لِيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَامَ فَصَلَّى فَوَجَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِفَّةً فَجَاءَ فَتَكَصَّ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَرَادَ أَنْ يَتَأَخَّرَ فَجَلَسَ إِلَيَّ جَنْبِهِ ثُمَّ اقْتَرَأَ [قال شعيب: صحيح لغيره].

(۱۷۸۵) حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، وہاں تمام ازواج مطہرات موجود تھیں، سوائے حضرت ميمونة رضی اللہ عنہا کے ان سب نے مجھ سے پردہ کیا (کیونکہ ميمونة رضی اللہ عنہا ان کی سالی تھیں) نبی ﷺ نے فرمایا میرے منہ میں زبردستی دوا ڈالنے کے موقع پر جو شخص بھی موجود تھا اس کے منہ میں بھی زبردستی دوا ڈالی جائے لیکن میری اس قسم کا تعلق حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ نہیں ہے۔

پھر فرمایا کہ ابو بکر کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ نبی ﷺ سے عرض کرو کہ ابو بکر جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو وہ رونے لگیں گے (اپنے اوپر قابو نہ رکھ سکیں گے) نبی ﷺ نے پھر فرمایا کہ ابو بکر کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، چنانچہ انہوں نے کھڑے ہو کر نماز پڑھائی، ادھر نبی ﷺ کو بھی اپنے مرض میں کچھ تخفیف محسوس ہوئی، اور نبی ﷺ بھی نماز کے لئے آگئے، اس پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اٹے پاؤں پیچھے ہونا چاہا لیکن نبی ﷺ ان کے پہلو میں آ کر بیٹھ گئے اور قراءت فرمائی۔

(۱۷۸۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا قَبِيْسُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنْ أَرْقَمَ بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ مَرُّوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ فَكَبَّرَ وَوَجَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاحَةً فَخَرَجَ يَهَادِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَلَمَّا رَأَاهُ أَبُو بَكْرٍ تَأَخَّرَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانَكَ ثُمَّ جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ فَأَقْرَأَ مِنَ الْمَكَانِ الَّذِي بَلَغَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مِنَ السُّورَةِ

(۱۷۸۵) حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اپنے مرض الوفا میں نبی ﷺ نے فرمایا کہ ابوبکر کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں، چنانچہ انہوں نے کھڑے ہو کر نماز پڑھائی، ادھر نبی ﷺ کو بھی اپنے مرض میں کچھ تخفیف محسوس ہوئی، اور نبی ﷺ بھی دو آدمیوں کے سہارے نماز کے لئے آگئے، اس پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اگلے پاؤں پیچھے ہونا چاہا لیکن نبی ﷺ نے انہیں اشارہ سے فرمایا کہ اپنی جگہ پر ہی رہو، پھر نبی ﷺ ان کے پہلو میں آ کر بیٹھ گئے اور اسی جگہ سے قراءت فرمائی جہاں تک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پہنچے تھے۔

(۱۷۸۶) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَبِي قُرَّةٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي قَبِيلٍ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ عَنِ الْعَبَّاسِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ انْظُرْ هَلْ تَرَى فِي السَّمَاءِ مِنْ نَجْمٍ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا تَرَى قَالَ قُلْتُ أَرَى الثُّرَيَّا قَالَ أَمَا إِنَّهُ يَلِي هَذِهِ الْأُمَّةَ بَعْدَهُمَا مِنْ صُلْبِكَ اثْنَيْنِ فِي فِتْنَةٍ [إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ جَدًّا]

(۱۷۸۶) حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رات کے وقت میں نبی ﷺ کے ساتھ تھا، نبی ﷺ نے فرمایا دیکھئے، آسمان میں آپ کو کوئی ستارہ نظر آتا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں! فرمایا کون سا ستارہ نظر آتا ہے؟ میں نے عرض کیا ثریا، فرمایا تمہاری نسل میں سے اس ثریا ستارے کی تعداد کے برابر لوگ اس امت کے حکمران ہوں گے جن میں سے دو آرمائش کا شکار ہوں گے۔

(۱۷۸۷) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِيَّاسَ بْنِ عَفِيفٍ الْكِنْدِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كُنْتُ امْرَأً تَاجِرًا فَقَدِمْتُ الْحَجَّ فَاتَيْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لِبَتَاغٍ مِنْهُ بَعْضَ التَّجَارَةِ وَكَانَ امْرَأً تَاجِرًا فَوَاللَّهِ إِنِّي لَعِنْدَهُ بِيَمْنَى إِذْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ حِجَابٍ قَرِيبٍ مِنْهُ فَنَظَرَ إِلَى الشَّمْسِ فَلَمَّا رَأَاهَا مَالَتْ يَعْنِي قَامَ يُصَلِّي قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ امْرَأَةً مِنْ ذَلِكَ الْحِجَابِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ ذَلِكَ الرَّجُلُ فَقَامَتْ خَلْفَهُ تَصَلِّي ثُمَّ خَرَجَ غُلَامٌ حِينَ رَأَاهُ الْحَلَمَ مِنْ ذَلِكَ الْحِجَابِ فَقَامَ مَعَهُ يُصَلِّي قَالَ فَقُلْتُ لِلْعَبَّاسِ مَنْ هَذَا يَا عَبَّاسُ قَالَ هَذَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ابْنُ أَخِي قَالَ فَقُلْتُ مَنْ هَذِهِ الْمَرْأَةُ قَالَ هَذِهِ امْرَأَتُهُ خَدِيجَةُ ابْنَةُ خُوَيْلِدٍ قَالَ قُلْتُ مَنْ هَذَا الْفَتَى قَالَ هَذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ابْنُ عَمِّهِ قَالَ فَقُلْتُ فَمَا هَذَا الَّذِي يَصْنَعُ قَالَ يُصَلِّي وَهُوَ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَلَمْ يَتَّبِعْهُ عَلَى أَمْرِهِ إِلَّا امْرَأَتُهُ وَابْنُ عَمِّهِ هَذَا الْفَتَى وَهُوَ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَيَفْتَحُ عَلَيْهِ كُنُوزُ كِسْرَى وَقَيَّصَرَ قَالَ فَكَانَ غَفِيفٌ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ الْأَشْعَثِ بْنِ قَبِيْسٍ

يَقُولُ وَأَسْلَمَ بَعْدَ ذَلِكَ فَحَسَنَ إِسْلَامُهُ لَوْ كَانَ اللَّهُ رَزَقَنِي الْإِسْلَامَ يَوْمَئِذٍ فَأَكُونُ ثَلَاثًا مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ [إسناده ضعيف جدا، أخرجه أبو يعلى: ١٥٤٧].

(۱۷۸۷) عقیف کندی کہتے ہیں کہ میں ایک تاجر آدمی تھا، ایک مرتبہ میں حج کے لئے آیا، میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس ”جو خود بھی تاجر تھے“ کچھ مال تجارت خریدنے کے لئے آیا، میں ان کے پاس اس وقت مٹی میں تھا کہ اچانک قریب کے خیمے سے ایک آدمی نکلا اس نے سورج کو جب ڈھلتے ہوئے دیکھا تو نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہو گیا، پھر ایک عورت اسی خیمے سے نکلی جس سے وہ مرد نکلا تھا، اس عورت نے اس مرد کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھنا شروع کر دی، پھر ایک لڑکا ”جو قریب البلوغ تھا“ وہ بھی اسی خیمے سے نکلا اور اس مرد کے ساتھ کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگا۔

میں نے عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ عباسؓ ایہ کون ہے؟ انہوں نے کہا یہ میرے بھتیجے محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہیں، میں نے پوچھا یہ عورت کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ یہ ان کی بیوی خدیجہ بنت خویلد ہیں، میں نے پوچھا یہ نوجوان کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ یہ ان کے چچا کے بیٹے علی بن ابی طالب ہیں، میں نے پوچھا یہ کیا کر رہے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ یہ نماز پڑھ رہے ہیں، ان کا خیال یہ ہے کہ یہ اللہ کے نبی ہیں لیکن ابھی تک ان کی پیروی صرف ان کی بیوی اور اس نوجوان نے ہی شروع کی ہے، اور ان کا خیال یہ بھی ہے کہ عنقریب قیصر و کسری کے خزانوں کو ان کے لئے کھول دیا جائے گا۔

عقیف ”جنہوں نے بعد میں اسلام قبول کر لیا تھا“ کہتے ہیں کہ اگر اللہ مجھے اسی دن اسلام قبول کرنے کی توفیق دے دیتا تو میں تیسرا مسلمان ہوتا۔

(۱۷۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيَْادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ قَالَ قَالَ الْعَبَّاسُ بَلَغَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضُ مَا يَقُولُ النَّاسُ قَالَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ مَنْ أَنَا قَالُوا أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِ خَلْقِهِ وَجَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِ فِرْقَةٍ وَخَلَقَ الْقَبَائِلَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِ قَبِيلَةٍ وَجَعَلَهُمْ بِيُوتًا فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ بَيْتًا فَأَنَا خَيْرُكُمْ بَيْتًا وَخَيْرُكُمْ نَفْسًا [قال الألساني: ضعيف (الترمذی: ۳۵۳۲) قال شعیب: حسن لغیره].

(۱۷۸۸) حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی علیہ السلام کو لوگوں کی طرف سے کچھ باتیں معلوم ہوئیں، آپ ﷺ منبر پر رونق افروز ہوئے اور لوگوں سے مخاطب ہو کر پوچھا میں کون ہوں؟ لوگوں نے کہا کہ آپ اللہ کے پیغمبر ہیں، نبی علیہ السلام نے فرمایا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں، اللہ نے مخلوقات کو پیدا کیا اور مجھے ان میں سب سے بہتر مخلوق میں رکھا، پھر اللہ نے انہیں دو گروہوں میں تقسیم کر دیا اور مجھے بہترین گروہ میں رکھا، پھر اللہ نے قبائل کو قبائل کو پیدا کیا اور مجھے بہترین قبیلہ میں رکھا، پھر اللہ نے رہائشیں مقرر کیں اور مجھے سب سے بہترین رہائش میں رکھا، اس لئے میں رہائش کے اعتبار سے بھی تم سب سے بہتر ہوں اور اپنی ذات کے اعتبار سے بھی تم سب سے بہتر ہوں۔

(۱۷۸۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَفَعْتُ أَبَا طَالِبٍ بِشَيْءٍ فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَغْضِبُ لَكَ قَالَ نَعَمْ هُوَ فِي صَحْضَا حِ مِنَ النَّارِ لَوْلَا ذَلِكَ لَكَانَ هُوَ فِي الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ [راجع: ۱۷۶۳]

(۱۷۸۹) ایک مرتبہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے چچا خوجہ ابوطالب آپ کا بہت دفاع کیا کرتے تھے، آپ کی وجہ سے انہیں کیا فائدہ ہوا؟ فرمایا وہ جہنم کے اوپر والے حصے میں ہیں، اگر میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوتے۔

(۱۷۹۰) حَدَّثَنَا أُسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَخِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ لِلْعَبَّاسِ مِيزَابٌ عَلَى طَرِيقِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَلَبَسَ عُمَرُ ثِيَابَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَدْ كَانَ ذُبِجَ لِلْعَبَّاسِ فَرُخَانٌ فَلَمَّا وَافَى الْمِيزَابَ صَبَّ مَاءٌ بِدَمِ الْفَرُخَيْنِ فَأَصَابَ عُمَرَ وَفِيهِ دَمُ الْفَرُخَيْنِ فَأَمَرَ عُمَرُ بِقَلْبِهِ ثُمَّ رَجَعَ عُمَرُ فَطَرَحَ ثِيَابَهُ وَلَبَسَ ثِيَابًا غَيْرَ ثِيَابِهِ ثُمَّ جَاءَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَأَتَاهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ وَاللَّهِ إِنَّهُ لَلْمَوْضِعِ الَّذِي وَضَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ لِلْعَبَّاسِ وَأَنَا أَعَزُّمُ عَلَيْكَ لَمَّا صَعِدْتَ عَلَى ظَهْرِي حَتَّى تَضَعَهُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي وَضَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَعَلَ ذَلِكَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ [قال شعيب: حسن وهذا إسناد منقطع]

(۱۷۹۰) عبید اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا ایک پرنا لہ تھا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے راستے میں آتا تھا، ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن نئے کپڑے پہنے، اسی دن حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے یہاں دو چوزے ذبح ہوئے تھے، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس پرنا لے کے قریب پہنچے تو اس میں چوزوں کا خون ملا پانی بہنے لگا، وہ پانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر گرا اور اس میں چوزوں کا خون بھی تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پرنا لے کر وہاں سے ہٹا دینے کا حکم دیا، اور گھر واپس جا کر وہ کپڑے اتار کر دوسرے کپڑے پہنے اور آ کر لوگوں کو نماز پڑھائی۔

نماز کے بعد ان کے پاس حضرت عباس رضی اللہ عنہ آئے اور کہنے لگے کہ بخدا! اس جگہ اس پرنا لے کر نبی ﷺ نے لگایا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر فرمایا میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ میری کمر پر کھڑے ہو کر اسے وہیں لگا دیجئے جہاں نبی ﷺ نے لگایا تھا، چنانچہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے وہ پرنا لہ اسی طرح دوبارہ لگا دیا۔

مُسْنَدُ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کی مرویات

(۱۷۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ رَدَفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعٍ فَلَمْ يَزَلْ يُلَيِّ حَتَّى رَمَى الْجُمُرَةَ [صححه البخاری (۱۶۷۰) ومسلم (۱۶۸۱)] [انظر: ۱۷۹۲، ۱۸۰۶، ۱۸۰۷، ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰، ۱۸۱۴، ۱۸۲۵، ۱۸۲۷، ۱۸۳۱، ۱۸۳۲]

(۱۷۹۱) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ مزدلفہ سے واپسی پر نبی ﷺ کی سواری پر پیچھے سوار تھے، نبی ﷺ حجرہ عقبہ کی رمی تک تلبیہ کہتے رہے۔

(۱۷۹۲) قُرِئَ عَلَى سُفْيَانَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّى حَتَّى رَمَى الْجُمُرَةَ [مكرر ما قبله]

(۱۷۹۲) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حجرہ عقبہ کی رمی تک تلبیہ کہا ہے۔

(۱۷۹۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَدَفَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ مِنْ جَمْعٍ قَالَ عَطَاءٌ فَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ الْفَضْلَ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يُلَيِّ حَتَّى رَمَى الْجُمُرَةَ [مكرر ما قبله]

(۱۷۹۳) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حجرہ عقبہ کی رمی تک مسلسل تلبیہ کہا ہے۔

(۱۷۹۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَخْبَرَنِي أَبُو مَعْبُدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُخْبِرُ عَنِ الْفَضْلِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ جَمْعٍ لِلنَّاسِ حِينَ دَفَعْنَا عَلَيْكُمُ السَّكِينَةَ وَهُوَ كَأَنَّ نَافَتَهُ حَتَّى إِذَا دَخَلَ مِنِّي حِينَ هَبَطَ مُحَسَّرًا قَالَ عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّتِي يَرْمِي بِهَا الْجُمُرَةَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ بِيَدِهِ كَمَا يَخَذِفُ الْإِنْسَانُ وَقَالَ رَوْحُ وَالْبُرْسَانِيُّ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ وَجَمْعٍ وَقَالَ حِينَ دَفَعُوا [صححه مسلم (۱۲۸۲)، وابن خزيمة: (۲۸۴۳) و (۲۸۶۰) و (۲۸۷۳)، وابن حبان (۳۸۵۵)]: [انظر: ۱۷۹۶، ۱۸۲۱]

(۱۷۹۴) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ عرفہ کی رات گزارنے کے بعد جب صبح کے وقت ہم نے وادی مزدلفہ کو

چھوڑا ہے تو نبی ﷺ نے لوگوں سے فرمایا اطمینان اور سکون اختیار کرو، اس وقت نبی ﷺ اپنی سواری کو تیز چلنے سے روک رہے

تھے، یہاں تک کہ وادیِ محسر سے اتر کر جب نبی ﷺ منیٰ میں داخل ہوئے تو فرمایا ٹھیکری کی کنکریاں لے لو تا کہ رمیِ جمرات کی جا سکے، اور نبی ﷺ اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کرنے لگے جس طرح انسان کنکری پھینکتے وقت کرتا ہے۔

(۱۷۹۵) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي الْكُعْبَةِ فَسَبَّحَ وَكَبَّرَ وَدَعَا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَاسْتَغْفَرَ وَلَمْ يَرْكَعْ وَلَمْ يَسْجُدْ [قال شعيب: إسناده صحيح، أخرجه أبو يعلى: ۶۷۳۳]. [انظر: ۱۸۱۹، ۱۸۳۰]

(۱۷۹۵) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ خانہ کعبہ کے اندر کھڑے ہوئے اور تسبیح و تکبیر کہی، اللہ سے دعاء کی اور استغفار کیا، لیکن رکوع سجدہ نہیں کیا۔

(۱۷۹۶) حَدَّثَنَا حُجَّيْنٌ وَيُونُسُ قَالََا حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَكَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي عَشِيَّةِ عَرَفَةَ وَغَدَاةِ جَمْعٍ لِلنَّاسِ حِينَ دَفَعُوا عَلَيْكُمُ السَّكِينَةَ وَهُوَ كَأَنَّ نَافَتَهُ حَتَّى إِذَا دَخَلَ مُحَسَّرًا وَهُوَ مِنْ مَنِيٍّ قَالَ عَلَيْكُمُ بِحَصَى الْخُذْفِ الَّتِي يَرْمِي بِهَا الْجُمُرَةَ وَقَالَ لَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبِي حَتَّى رَمَى الْجُمُرَةَ [راجع: ۱۷۹۴].

(۱۷۹۶) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما ”جو کہ نبی ﷺ کے ردیف تھے“ سے مروی ہے کہ عرفہ کی رات گزارنے کے بعد جب صبح کے وقت ہم نے وادیِ مزدلفہ کو چھوڑا ہے تو نبی ﷺ نے لوگوں سے فرمایا اطمینان اور سکون اختیار کرو، اس وقت نبی ﷺ اپنی سواری کو تیز چلنے سے روک رہے تھے، یہاں تک کہ وادیِ محسر سے اتر کر جب نبی ﷺ منیٰ میں داخل ہوئے تو فرمایا ٹھیکری کی کنکریاں لے لو تا کہ رمیِ جمرات کی جا سکے، اور نبی ﷺ اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کرنے لگے جس طرح انسان کنکری پھینکتے وقت کرتا ہے۔

(۱۷۹۷) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ زَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبَّاسًا فِي بَادِيَةِ لَنَا وَلَنَا كَلْبِيَّةٌ وَخِمَارَةٌ تَرَعَى فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ وَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمْ تُؤَخَّرَا وَلَمْ تُزَجَّرَا [قال الألباني: ضعيف (أبو داود: ۷۱۸، النسائي: ۶۵/۲) وذكر بعضهم أن في إسناده مقالا]. [انظر: ۱۸۱۷]

(۱۷۹۷) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ہمارے کسی دیہات میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے ملاقات فرمائی، اس وقت ہمارے پاس ایک مونت کیا اور ایک مونت گدھا تھا، نبی ﷺ نے عصر کی نماز پڑھی تو وہ نبی ﷺ کے سامنے ہی رہے لیکن نہ تو انہیں ہٹایا گیا اور نہ ہی انہیں ڈانٹ کر بھگانے کی کوشش کی گئی۔

(۱۷۹۸) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حُثَيْمٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعٍ إِلَى مَنَى فَلَمْ يَزَلْ يَلْبِي حَتَّى رَمَى الْجُمُرَةَ [قال شعيب: إسناده قوى].

(۱۷۹۸) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ مزدلفہ سے واپسی پر نبی ﷺ کی سواری پر پیچھے سوار تھے، نبی ﷺ جمرہ عقبہ کی رمی تک مسلسل تلبیہ کہتے رہے۔

(۱۷۹۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُبَارَكٍ أَنبَأَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ ابْنِ الْعَمِيَاءِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةُ مَثْنَى مَثْنَى تَشْهَدُ فِي كُلِّ رَكَعَتَيْنِ وَتَضَرُّعٌ وَتَخَشَعٌ وَتَمَسْكُنُ ثُمَّ تَقْنَعُ يَدَيْكَ يَقُولُ تَرَفُّعُهُمَا إِلَى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا بِطُورِنِهِمَا وَجْهَكَ تَقُولُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَقَالَ فِيهِ قَوْلًا شَدِيدًا [صحيحه ابن خزيمة (۱۲۱۳)]. قال البخاري وحديث الليث بن سعد هو حديث صحيح.

قال الألباني: ضعيف (الترمذي: ۳۸۵۰). [سيأتي في حديث المطلب: ۱۷۶۶۶].
(۱۷۹۹) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا نماز کی دو دو رکعتیں ہوتی ہیں، ہر دو رکعت پر تشہد پڑھو، خشوع و خضوع، عاجزی اور مسکینی ظاہر کرو، اپنے ہاتھوں کو پھیلاؤ، اپنے رب کے سامنے بلند کرو اور ان کے اندرونی حصے کو اپنے چہرے کے سامنے کر کے یارب، یارب کہہ کر دعاء کرو، جو شخص ایسا نہ کرے اس کے متعلق بڑی سخت بات فرمائی۔

(۱۸۰۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ الْعَدَنِيُّ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ يَعْنِي ابْنَ أَبَانَ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ قَالَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ لَمَّا أَقَاضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ فَبَلَّغْنَا الشَّعْبَ نَزَلَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَكِبْنَا حَتَّى جِئْنَا الْمَزْدَلِفَةَ [قال شعيب: إسناده صحيح].

(۱۸۰۰) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب نبی ﷺ عرفات سے روانہ ہوئے تو میں ان کے ساتھ تھا، جب ہم لوگ گھائی میں پہنچے تو نبی ﷺ نے اتر کر وضو کیا، ہم پھر سوار ہو گئے یہاں تک کہ مزدلفہ پہنچے۔

(۱۸۰۱) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَوْ عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي أَخِي الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَكَانَ مَعَهُ حِينَ دَخَلَهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُصَلِّ فِي الْكُعْبَةِ وَلَكِنَّهُ لَمَّا دَخَلَهَا وَقَعَ سَاجِدًا بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ يَدْعُو

[قال شعيب: إسناده حسن، أخرجه ابن خزيمة: ۳۰۰۷]. [راجع: ۱۷۹۵]

(۱۸۰۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مجھے میرے بھائی فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ جس وقت نبی ﷺ خانہ کعبہ میں داخل ہوئے، وہ ان کے ساتھ تھے، نبی ﷺ نے وہاں نماز نہیں پڑھی، البتہ وہاں داخل ہو کر آپ ﷺ دو ستونوں کے درمیان سجدہ ریز ہو گئے اور پھر بیٹھ کر دعاء کرنے لگے۔

(۱۸۰۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَنبَأَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ كَانَ رَدَّفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَقَاضَ مِنْ جَمْعٍ قَالَ فَأَقَاضَ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ قَالَ وَلَبَّى حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَ قَالَ مَرَّةً أَنبَأَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنبَأَنَا الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ

الْإِفَاصَتَيْنِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقَاصَ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَهُوَ كَأَنَّ بَعِيرَهُ قَالَ وَلَكِنِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مَرَّارًا [قال شعيب: صحيح، وهذا إسناده ضعيف].

(۱۸۰۲) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ مزدلفہ سے واپسی پر نبی ﷺ کی سواری پر پیچھے سوار تھے، نبی ﷺ پر سکون انداز میں واپس ہوئے اور جمرہ عقبہ کی رمی تک تلبیہ کہتے رہے۔

(۱۸۰۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنٍ سُلَيْمَانٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَكَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَقَاصَ مِنْ عَرَفَةَ قَالَ فَرَأَى النَّاسَ يَوْضِعُونَ فَأَمَرَ مُنَادِيَهُ فَنَادَى لَيْسَ الْبِرُّ بِإِصْخَاعِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ فَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ [قال شعيب حسن وهذا إسناده ضعيف].

(۱۸۰۳) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما ”جو کہ عرفہ سے واپسی میں نبی ﷺ کے ردیف تھے“ کہتے ہیں کہ لوگ اپنی سواریوں کو تیزی سے دوڑا رہے تھے، نبی ﷺ کے حکم پر منادی نے یہ اعلان کر دیا کہ گھوڑے اور اونٹ تیز دوڑانا کوئی نیکی نہیں ہے اس لئے تم اطمینان و سکون اختیار کرو۔

(۱۸۰۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ أَبِي نَجْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ وَأُمُّ سَلَمَةَ زَوْجَتَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ مِنْ أَهْلِهِ جُنُبًا فَيَغْتَسِلُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ الْفَجْرَ ثُمَّ يَصُومُ يَوْمَئِذٍ قَالَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ لَا أَذْرى أَخْبَرَنِي ذَلِكَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ [سَيَأْتِي فِي مُسْنَدِ عَائِشَةَ: ۲۴۵۶۳]

(۱۸۰۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بعض اوقات نبی ﷺ اپنے اہل خانہ سے قربت کے سبب احتیاری طور پر غسل کے ضرورت مند ہوتے تھے، آپ ﷺ فجر کی نماز سے قبل غسل فرما لیتے اور اس دن کا روزہ رکھ لیتے، راوی کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ذکر کی تو انہوں نے کہا کہ مجھے تو نہیں پتہ، البتہ فضل بن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ روایت سنائی ہے۔

(۱۸۰۵) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُثَيْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَخِيهِ الْفَضْلِ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعٍ إِلَى مَنَى فَبَيْنَا هُوَ يَسِيرُ إِذْ عَرَضَ لَهُ أُعْرَابِيٌّ مُرْدِفًا ابْنَةً لَهُ جَمِيلَةً وَكَانَ يُسَابِرُهُ قَالَ فَكُنْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهَا فَنَظَرَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَلْبٌ وَجْهِي عَنْ وَجْهَهَا ثُمَّ أَعْدْتُ النَّظَرَ فَقَلْبٌ وَجْهِي عَنْ وَجْهَهَا حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثًا وَأَنَا لَا أَنْتَهِي فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ [صححه ابن خزيمة (۲۸۳۲) قال شعيب: صحيح]. [انظر: ۱۸۲۳، ۱۸۲۸]

(۱۸۰۵) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں مزدلفہ سے منیٰ کی طرف واپسی پر نبی ﷺ کا ردیف تھا، ابھی آپ ﷺ چل ہی رہے تھے کہ ایک دیہاتی اپنے پیچھے اپنی ایک خوبصورت بیٹی کو بٹھا کر لے آیا، وہ نبی ﷺ سے باتوں میں مشغول ہو گیا اور میں اس لڑکی کو دیکھنے لگا، نبی ﷺ نے مجھے دیکھ لیا اور میرے چہرے کا رخ اس طرف سے موڑ دیا، میں نے دوبارہ اس کی طرف دیکھنا شروع

کر دیا، نبی ﷺ نے پھر میرے چہرے کا رخ بدل دیا، تین مرتبہ اسی طرح ہوا لیکن میں باز نہ آتا تھا، اور نبی ﷺ حجرہ عقبہ کی رمی تک مسلسل تلبیہ پڑھتے رہے۔

(۱۸۰۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ أُنْبَأَنَا قَيْسٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا يَوْمَ النَّحْرِ حَتَّى رَمَى جُمُرَةَ الْعَقَبَةِ [راجع: ۱۷۹۱]

(۱۸۰۶) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ یوم النحر کو حجرہ عقبہ کی رمی تک تلبیہ کہتے رہے۔

(۱۸۰۷) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَامِرِ الْأَحْوَلِ عَنْ عَطَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى الْجُمُرَةَ [راجع: ۱۷۹۱]

(۱۸۰۷) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ مزدلفہ سے واپسی پر نبی ﷺ کی سواری پر پیچھے سوار تھے، نبی ﷺ حجرہ عقبہ کی رمی تک تلبیہ کہتے رہے۔

(۱۸۰۸) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ مَاهَكَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَبَّيْ فِي الْحَجِّ حَتَّى رَمَى الْجُمُرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ [راجع: ۱۷۹۱]

(۱۸۰۸) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ مزدلفہ سے واپسی پر نبی ﷺ کی سواری پر پیچھے سوار تھے، نبی ﷺ یوم النحر کو حجرہ عقبہ کی رمی تک تلبیہ کہتے رہے۔

(۱۸۰۹) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَامِرِ الْأَحْوَلِ وَجَابِرِ الْجُعْفِيِّ وَابْنِ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَبَّي حَتَّى رَمَى الْجُمُرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ [راجع: ۱۷۹۱]

(۱۸۰۹) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ مزدلفہ سے واپسی پر نبی ﷺ کی سواری پر پیچھے سوار تھے، نبی ﷺ یوم النحر کو حجرہ عقبہ کی رمی تک تلبیہ کہتے رہے۔

(۱۸۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَابِرٍ وَعَامِرِ الْأَحْوَلِ وَابْنِ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يُلَبِّي يَوْمَ النَّحْرِ حَتَّى رَمَى الْجُمُرَةَ [راجع: ۱۷۹۱]

(۱۸۱۰) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ مزدلفہ سے واپسی پر نبی ﷺ کی سواری پر پیچھے سوار تھے، نبی ﷺ یوم النحر کو حجرہ عقبہ کی رمی تک تلبیہ کہتے رہے۔

(۱۸۱۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي مُشَاشٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعْفَةَ بَنِي هَاشِمٍ أَمْرَهُمْ أَنْ يَتَعَجَّلُوا مِنْ جَمْعِ بِلَالٍ إِذَا قَالَ الْأَبَانِي:

(۱۸۱۱) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حکم دیا تھا کہ بنو ہاشم کی عورتیں اور بچے مزدلفہ سے رات ہی کو منیٰ جلدی چلے جائیں۔

(۱۸۱۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَوْ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبِي أَدْرَكَهُ الْإِسْلَامُ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَثْبُتُ عَلَى رَاحِلَتِهِ أَفَأُحُجُّ عَنْهُ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَيْتَهُ عَنْهُ أَكَانَ يُجْزِيهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأُحُجُّ عَنْ أَبِيكَ [قال شعيب: صحيح، أخرجه الدارمي: ۱۸۴۲، و أبو يعلى: ۶۷۱۷، [انظر: ۳۳۷۷، ۳۳۷۸، ۱۸۱۳]

(۱۸۱۲) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے یہ سوال پوچھا کہ میرے والد نے اسلام کا زمانہ پایا ہے، لیکن وہ بہت بوڑھے ہو چکے ہیں، اتنے کہ سواری پر بھی بیٹھ سکتے، کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتا ہوں؟ فرمایا یہ بتاؤ کہ اگر تمہارے والد پر قرض ہوتا اور تم وہ ادا کرتے تو کیا وہ ادا ہوتا یا نہیں؟ اس نے کہا جی ہاں! فرمایا پھر اپنے والد کی طرف سے حج کرو۔

(۱۸۱۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ أَبِي أَوْ أُمِّي شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [انظر ما قبله]

(۱۸۱۳) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۱۸۱۴) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَحْوَلِ وَجَابِرِ الْجُعْفِيِّ وَابْنِ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَبَّى حَتَّى رَمَى الْجُمُرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ [راجع: ۱۷۹۱]

(۱۸۱۴) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ مزدلفہ سے واپسی پر نبی ﷺ کی سواری پر پیچھے سوار تھے، نبی ﷺ یوم النحر کو جمرہ عقبہ کی رمی تک تلبیہ کہتے رہے۔

(۱۸۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يَلْبِي حَتَّى رَمَى جُمُرَةَ الْعَقَبَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يَكْبُرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ [صححه ابن خزيمة (۲۸۸۱ و ۲۸۸۷) قال الألبانی: صحيح (النسائی ۵/۲۷۵)]

(۱۸۱۵) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ یوم النحر کو جمرہ عقبہ کی رمی تک تلبیہ کہتے رہے، نبی ﷺ نے اسے سات کنگڑیاں ماری تھیں اور ہر کنگڑی کے ساتھ تکبیر کہتے جا رہے تھے۔

(۱۸۱۶) حَدَّثَنَا يَعْلَى وَمُحَمَّدُ ابْنَا عُبَيْدٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ قَالَ أَقَاضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَافَاتٍ وَأَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَدْفَهُ فَجَالَتْ بِهِ النَّاقَةُ وَهُوَ وَاقِفٌ بِعَرَافَاتٍ قَبْلَ أَنْ يُفِيضَ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ لَا تُجَاوِزَانِ رَأْسَهُ فَلَمَّا أَقَاضَ سَارَ عَلَى هَيْئَتِهِ حَتَّى أَتَى جَمْعًا ثُمَّ

أَفَاضَ مِنْ جَمْعٍ وَالْفُضْلُ رَدْفُهُ قَالَ الْفُضْلُ مَا زَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسِي حَتَّى رَمَى الْجُمُرَةَ

[قال شعيب: إسناده صحيح، أخرجه أبو يعلى: ٦٧٣٢]. [انظر: ١٨٠٢، ١٨٦٠]

(۱۸۱۶) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب عرفات سے روانہ ہوئے تو آپ ﷺ کے پیچھے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے، اونٹنی نبی ﷺ کو لے کر گھومتی رہی، نبی ﷺ رواگلی سے قبل عرفات میں اپنے ہاتھوں کو بلند کیے کھڑے ہوئے تھے لیکن ہاتھوں کی بلندی سر سے تجاوز نہیں کرتی تھی، جب نبی ﷺ وہاں سے روانہ ہو گئے تو اطمینان اور وقار سے چلتے ہوئے مزدلفہ پہنچے اور جب مزدلفہ سے روانہ ہوئے تو نبی ﷺ کے پیچھے حضرت فضل رضی اللہ عنہ سوار تھے، وہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ حمرہ عقبہ کی رمی تک مسلسل تلبیہ پڑھتے رہے۔

(۱۸۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ الْفُضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ زَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبَّاسًا وَنَحْنُ فِي بَادِيَةِ لَنَا فَقَامَ يُصَلِّي قَالَ أَرَاهُ قَالَ الْعَصْرَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ كُفْيَةٌ لَنَا وَحِمَارٌ يَرْعَى لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمَا شَيْءٌ يَحُولُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمَا [إسناده ضعيف فهو معضل، أخرجه عبد الرزاق: ٢٣٥٨]. [انظر: ١٧٩٧]

(۱۸۱۷) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ہمارے کسی دیہات میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے ملاقات فرمائی، اس وقت ہمارے پاس ایک موٹ کتا اور ایک موٹ گدھا تھا، نبی ﷺ نے عصر کی نماز پڑھی تو وہ نبی ﷺ کے سامنے ہی رہے اور ان کے اور نبی ﷺ کے درمیان کوئی چیز حائل نہ تھی۔

(۱۸۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي الْفُضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَتْ امْرَأَةً مِنْ خُثْعَمٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبِي أَدْرَكَتُهُ فَرِيضَةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْحَجِّ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَنْتَبِثَ عَلَيَّ دَابَّتِي قَالَ فَحُجِّي عَنْ أَبِيكَ [صححه البخاری (۱۸۵۳) ومسلم (۱۳۳۵) وابن حزيمة (۳۰۳۰)] [انظر: ۱۸۲۲]

(۱۸۱۸) حضرت فضل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ خثعم کی ایک عورت نبی ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ! حج کے معاملے میں میرے والد پر اللہ کا فریضہ عائد ہو چکا ہے لیکن وہ اتنے بوڑھے ہو چکے ہیں کہ سواری پر بھی بیٹھ سکتے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ کی طرف سے تم حج کر لو۔

(۱۸۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُخْبِرُ أَنَّ الْفُضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُصَلِّ فِي الْبَيْتِ حِينَ دَخَلَهُ وَلَكِنَّهُ لَمَّا خَرَجَ فَنَزَلَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ عِنْدَ بَابِ الْبَيْتِ [راجع: ۱۷۹۵]

(۱۸۱۹) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ خانہ کعبہ کے اندر داخل ہوئے لیکن نماز نہیں پڑھی، البتہ باہر نکل کر باب کعبہ کے سامنے دو رکعتیں پڑھی تھیں۔

(۱۸۲۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا يَعْنِي ابْنَ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَدَفَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ مِنْ عَرَفَةَ حَتَّى جَاءَ جَمْعًا وَأَرَدَفَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ مِنْ جَمْعٍ حَتَّى جَاءَ مِنِّي قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَخْبَرَنِي الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يَلْبَسِي حَتَّى رَمَى الْجُمُرَةَ [راجع: ۱۸۱۶]

(۱۸۲۰) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب عرفات سے روانہ ہوئے تو آپ ﷺ کے پیچھے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے، یہاں تک کہ مزدلفہ پہنچے اور جب مزدلفہ سے روانہ ہوئے تو نبی ﷺ کے پیچھے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سوار تھے، یہاں تک کہ منی پہنچے، وہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ حمرہ عقبہ کی رمی تک مسلسل تلبیہ پڑھتے رہے۔

(۱۸۲۱) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَأَبْنُ بَكْرِ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَبُو مَعْبُدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي عَشِيَّةِ عَرَفَةَ وَغَدَاةِ جَمْعٍ لِلنَّاسِ حِينَ دَفَعُوا عَلَيْكُمُ السَّكِينَةَ وَهُوَ كَأَنَّ نَافَتَهُ حَتَّى إِذَا دَخَلَ مِنِّي حِينَ هَبَطَ مُحَسَّرًا قَالَ عَلَيْكُمُ الْخُذْفُ الَّذِي يُرْمَى بِهِ الْجُمُرَةُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ بِيَدِهِ كَمَا يَخُذِفُ الْإِنْسَانُ [راجع: ۱۷۹۴]

(۱۸۲۱) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ عرفہ کی رات گزارنے کے بعد جب صبح کے وقت ہم نے وادی مزدلفہ کو چھوڑا ہے تو نبی ﷺ نے لوگوں سے فرمایا اطمینان اور سکون اختیار کرو، اس وقت نبی ﷺ اپنی سواری کو تیز چلنے سے روک رہے تھے، یہاں تک کہ وادی محسر سے اتر کر جب نبی ﷺ منی میں داخل ہوئے تو فرمایا ٹھیکری کی کنکریاں لے لو تا کہ رمی جمرات کی جا سکے، اور نبی ﷺ اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کرنے لگے جس طرح انسان کنکری پھینکتے وقت کرتا ہے۔

(۱۸۲۲) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَتَمِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبِي أَدْرَكَتُهُ فَرِيضَةُ اللَّهِ فِي الْحَجِّ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى ظَهْرِ بَعِيرِهِ قَالَ فَحُجِّي عَنْهُ [راجع: ۱۸۱۸]

(۱۸۲۲) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ قبیلہ خثعم کی ایک عورت نبی ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ! حج کے معاملے میں میرے والد پر اللہ کا فریضہ عائد ہو چکا ہے لیکن وہ اتنے بوڑھے ہو چکے ہیں کہ سواری پر بھی بیٹھ سکتے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ان کی طرف سے تم حج کر لو۔

(۱۸۲۳) حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبُو أَحْمَدَ يَعْنِي الزُّبَيْرِيُّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَقَاضَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ وَأَعْرَابِي يُسَافِرُهُ وَرَدُّهُ ابْنَةً لَهُ حَسَنَاءُ قَالَ الْفَضْلُ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهَا فَتَنَاولَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَوَاجْهِي يَصْرِفُنِي عَنْهَا فَلَمْ يَزَلْ يَلْبَسِي

حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ [راجع: ۱۸۰۵]

(۱۸۲۳) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں مزدلفہ سے منیٰ کی طرف واپسی پر نبی ﷺ کا ردیف تھا، ابھی آپ ﷺ چل ہی رہے تھے کہ ایک دیہاتی اپنے پیچھے اپنی ایک خوبصورت بیٹی کو بٹھا کر لے آیا، وہ نبی ﷺ سے باتوں میں مشغول ہو گیا اور میں اس لڑکی کو دیکھنے لگا، نبی ﷺ نے مجھے دیکھ لیا اور میرے چہرے کا رخ اس طرف سے موڑ دیا، اور نبی ﷺ حجرہ عقبہ کی رمی تک مسلسل تلبیہ پڑھتے رہے۔

(۱۸۲۴) حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَاثَةَ عَنْ مَسْلَمَةَ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَبَرِحَ ظَبْيٌ فَمَالَ فِي شِقِّهِ فَاحْتَضَنَتْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَطَيَّرْتَ قَالَ إِنَّمَا الطَّيْرَةُ مَا أَمْضَاكَ أَوْ رَدَّكَ [إسناده ضعيف]

(۱۸۲۴) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک دن میں نبی ﷺ کے ساتھ نکلا، اچانک ہمارے قریب سے ایک ہرن گذر کر ایک سوراخ میں گھس گیا، میں نے اسے پکڑ لیا اور نبی ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ نے شگون لیا ہے؟ فرمایا شگون تو ان چیزوں میں ہوتا ہے جو گزر گئی ہوں۔

(۱۸۲۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّى حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ [راجع: ۱۷۹۱]

(۱۸۲۵) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ حجرہ عقبہ کی رمی تک تلبیہ کہتے رہے تھے۔

(۱۸۲۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عَوْنٍ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيَّوَةَ قَالَ بَنَى يَعْلَى بْنُ عُقْبَةَ فِي رَمَضَانَ فَأَصْبَحَ وَهُوَ جُنُبٌ فَلَقِيَ أَبَا هُرَيْرَةَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ أَفْطَرُ قَالَ أَقَلَّ أَصُومُ هَذَا الْيَوْمَ وَأُجْزَنُهُ مِنْ يَوْمٍ آخَرَ قَالَ أَفْطَرُ فَاتَى مَرْوَانَ فَحَدَّثَهُ فَأَرْسَلَ أَبَا بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ إِلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَسَأَلَهَا فَقَالَتْ قَدْ كَانَ يُصْبِحُ فِينَا جُنُبًا مِنْ غَيْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ يُصْبِحُ صَائِمًا فَرَجَعَ إِلَى مَرْوَانَ فَحَدَّثَهُ فَقَالَ لَقِيَ بِهَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ جَارُ جَارٍ فَقَالَ أَعَزِمُ عَلَيْكَ لَتُلْقَانِي بِهِ قَالَ فَلَقِيَهُ فَحَدَّثَهُ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَسْمَعْهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مَا أَنْبَأَنِيهِ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ لَقِيتُ رَجَاءً فَقُلْتُ حَدِيثُ يَعْلَى مِنْ حَدِيثِكَ قَالَ إِنِّي حَدَّثْتُهُ [قال شعيب: صحيح وهذا سند حسن في الشواهد، أخرجه النسائي في الكبرى: ۴۰-أ]

(۱۸۲۶) یعلیٰ بن عقبہ نے ماہ رمضان میں شادی کی، رات اپنی بیوی کے پاس گذاری، صبح ہوئی تو وہ جنبی تھے، انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور ان سے یہ مسئلہ پوچھا، انہوں نے فرمایا کہ روزہ نہ رکھو، یعلیٰ نے کہا کہ میں آج کا روزہ رکھ کر کسی دوسرے دن کی نیت نہ کر لوں؟ فرمایا روزہ نہ رکھو، پھر یعلیٰ مروان کے پاس آئے اور ان سے یہ واقعہ بیان کیا۔

مروان نے ابو بکر بن عبد الرحمن کو ام المؤمنین کے پاس یہ مسئلہ دریافت کرنے کے لئے بھیجا، انہوں نے فرمایا کہ بعض اوقات نبی ﷺ بھی صبح کے وقت جنبی ہوتے تھے اور ایسا ہونا احتلام کی وجہ سے نہیں ہوتا تھا، پھر نبی ﷺ روزہ بھی رکھ لیتے تھے،

قاصد نے مروان کے پاس آ کر یہ بات بتادی، مروان نے یعلیٰ سے کہا کہ جا کر یہ بات حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو بتانا، یعلیٰ نے کہا کہ وہ میرے پڑوسی ہیں، مروان نے کہا کہ میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ ان سے مل کر انہیں یہ بات ضرور بتانا۔

چنانچہ یعلیٰ نے ان سے ملاقات کی اور انہیں یہ حدیث سنائی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ میں نے وہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خود نہیں سنی تھی، بلکہ مجھے وہ بات فضل بن عباس نے بتائی تھی، راوی کہتے ہیں کہ بعد میں میری ملاقات رجاء سے ہوئی تو میں نے ان سے پوچھا کہ یعلیٰ کی یہ حدیث آپ سے کس نے بیان کی ہے؟ انہوں نے فرمایا خود یعلیٰ نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے۔

(۱۸۲۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَرَوْحٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَكَانَ يَلْبِسِي حَتَّى رَمَى الْجُمُرَةَ قَالَ رَوْحٌ فِي الْحَجِّ قَالَ رَوْحٌ يَعْنِي فِي حَدِيثِهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ مَاهَكَ كِلَاهُمَا قَالَ ابْنُ مَاهَكَ [راجع: ۱۷۹۱]

(۱۸۲۷) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ مزدلفہ سے واپسی پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر پیچھے سوار تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمرہ عقبہ کی رمی تک تلبیہ کہتے رہے۔

(۱۸۲۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنَا كَثِيرٌ بْنُ شَنْظِيرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَجَاحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ وَكَانَتْ جَارِيَةً خَلْفَ أَبِيهَا فَجَعَلَتْ أَنْظُرَ إِلَيْهَا فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهِي عَنْهَا فَلَمْ يَزَلْ مِنْ جَمْعٍ إِلَى مِنَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبِسِي حَتَّى رَمَى الْجُمُرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ [راجع: ۱۸۰۵]

(۱۸۲۸) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں دس ذی الحجہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ردیف تھا، ابھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم چل ہی رہے تھے کہ ایک دینہاتی اپنے پیچھے اپنی ایک خوبصورت بیٹی کو بٹھا کر لے آیا، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے باتوں میں مشغول ہو گیا اور میں اس لڑکی کو دیکھنے لگا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھ لیا اور میرے چہرے کا رخ اس طرف سے موڑ دیا، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمرہ عقبہ کی رمی تک مسلسل تلبیہ پڑھتے رہے۔

(۱۸۲۹) حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنِي عَزْرَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ الْفَضْلَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ فَلَمْ تَرْفَعْ رَاحِلَتُهُ رَجُلَهَا غَادِيَةً حَتَّى بَلَغَ جَمْعًا قَالَ وَحَدَّثَنِي الشَّعْبِيُّ أَنَّ أَسَامَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعٍ فَلَمْ تَرْفَعْ رَاحِلَتُهُ رَجُلَهَا غَادِيَةً حَتَّى رَمَى الْجُمُرَةَ [قال شعيب: صحيح إسناده حسن، أخرجه أبو يعلى: ۶۷۲۱]

(۱۸۲۹) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عرفہ سے روانگی کے وقت وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ردیف تھے، آپ کی سواری صبح تک مسلسل چلتی رہی تا آنکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ پہنچ گئے، امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ وہ مزدلفہ سے واپسی کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ردیف تھے، اور آپ کی سواری مسلسل چلتی رہی یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ عقبہ کی رمی کر لی۔

(۱۸۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي الْكُعْبَةِ فَسَبَّحَ وَكَبَّرَ وَدَعَا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَهُ وَلَمْ يَرْكَعْ وَلَمْ يَسْجُدْ [راجع: ١٧٩٥].

(۱۸۳۰) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ خانہ کعبہ کے اندر کھڑے ہوئے اور تسبیح و تکبیر کہی، اللہ سے دعاء کی اور استغفار کیا، لیکن رکوع سجدہ نہیں کیا۔

(۱۸۳۱) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَدَ أُسَامَةَ مِنْ عَرَافَاتٍ إِلَى جَمْعٍ وَأَرَدَ الْفُضْلَ مِنْ جَمْعٍ إِلَى مَنَى فَأَخْبَرَهُ بِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يَلْبِي حَتَّى رَمَى الْجُمُرَةَ [راجع: ۱۷۹۱].

(۱۸۳۱) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے عرافات سے مزدلفہ کی طرف جاتے ہوئے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھا رکھا تھا اور وہ مزدلفہ سے واپسی پر نبی ﷺ کی سواری پر پیچھے سوار تھے، نبی ﷺ حجرہ عقبہ کی رمی تک تلبیہ کہتے رہے۔

(۱۸۳۲) أَنبَاكَ كَثِيرٌ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُرَاتٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ عَنْ سَعْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفُضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ يَلْبِي حَتَّى رَمَى جُمُرَةَ الْعَقْبَةِ [راجع: ۱۷۹۱].

(۱۸۳۲) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ مزدلفہ سے واپسی پر نبی ﷺ کی سواری پر پیچھے سوار تھے، نبی ﷺ حجرہ عقبہ کی رمی تک تلبیہ کہتے رہے۔

(۱۸۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْرَائِيلَ عَنْ فَضِيلِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَوْ عَنِ الْفُضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَوْ أَحَدِهِمَا عَنْ صَاحِبِهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَحْجَّ فَلْيَتَعَجَّلْ فَإِنَّهُ قَدْ تَصَلَّى الصَّلَاةَ وَيَمْرُضُ الْمَرِيضُ وَتَكُونُ الْحَاجَةُ [قال البوصيري: هذا إسناده فيه مقال. قال الألساني: حسن (ابن ماجة: ۲۸۸۳) قال شعيب: حسن و إسناده ضعيف]. [انظر: ۱۸۳۴].

[۲۹۷۵، ۳۳۴۰]

(۱۸۳۳) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص کا حج کا ارادہ ہو، اسے یہ ارادہ جلد پورا کر لینا چاہیے، کیونکہ بعض اوقات سواری گرم ہو جاتی ہے، کبھی کوئی بیمار ہو جاتا ہے اور کبھی کوئی ضرورت آڑے آ جاتی ہے۔

(۱۸۳۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْرَائِيلَ الْعَبْسِيُّ عَنْ فَضِيلِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفُضْلِ أَوْ أَحَدِهِمَا عَنِ الْآخِرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلْيَتَعَجَّلْ فَإِنَّهُ قَدْ يَمْرُضُ الْمَرِيضُ وَتَصَلَّى الصَّلَاةَ وَتَعْرِضُ الْحَاجَةُ [راجع: ۱۸۳۳].

(۱۸۳۴) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص کا حج کا ارادہ ہو، اسے یہ ارادہ جلد پورا کر لینا چاہیے، کیونکہ بعض اوقات سواری گرم ہو جاتی ہے، کبھی کوئی بیمار ہو جاتا ہے اور کبھی کوئی ضرورت آڑے آ جاتی ہے۔

حَدِيثُ تَمَّامِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

حضرت تمام بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیثیں

(۱۸۲۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُمَرَ أَبُو الْمُؤَدِّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الزَّرَّادِ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ تَمَّامِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَوَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أُتِيَ فَقَالَ مَا لِي أَرَاكُمْ تَأْتُونِي قُلُوحًا اسْتَاكُوا لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَفَرَضْتُ عَلَيْهِمُ السَّوَاكَ كَمَا فَرَضْتُ عَلَيْهِمُ الْوُضُوءَ [إسناده ضعيف]

(۱۸۳۵) حضرت تمام بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں کچھ لوگ حاضر ہوئے، نبی ﷺ نے ان سے فرمایا کیا بات ہے، مجھے تمہارے دانت پیلے زرد دکھائی دے رہے ہیں؟ سوواک کیا کرو، اگر مجھے اپنی امت پر دشواری کا احساس نہ ہوتا تو میں ان پر سوواک کو اسی طرح فرض قرار دے دیتا جیسے وضو کو فرض قرار دیا ہے۔

(۱۸۳۶) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُفُّ عَبْدَ اللَّهِ وَعَبْدَ اللَّهِ وَكَثِيرًا مِنْ بَنِي الْعَبَّاسِ ثُمَّ يَقُولُ مَنْ سَبَقَ إِلَيَّ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَيَسْتَبِقُونَ إِلَيْهِ فَيَقْعُونَ عَلَى ظَهْرِهِ وَصَدْرِهِ فَيَقْبَلُهُمْ وَيَلْزَمُهُمْ [إسناده ضعيف]

(۱۸۳۶) عبد اللہ بن حارث کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ عبد اللہ، عبید اللہ اور کثیرؓ جو کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے صاحبزادگان تھے، کو ایک صف میں کھڑا کرتے اور فرماتے کہ جو میرے پاس پہلے آئے گا، اسے یہ یہ ملے گا، چنانچہ یہ سب دوڑ کر نبی ﷺ کے پاس آتے، کوئی پشت پر گرتا اور کوئی سینہ مبارک پر آ کر گرتا، نبی ﷺ انہیں پیار کرتے اور اپنے جسم کے ساتھ لگاتے۔

حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

حضرت عبید اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث

(۱۸۳۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أُنْبَاَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتْ الْغُمَيْصَاءُ أَوْ الرَّمِيصَاءُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُو زَوْجَهَا وَتَزْعُمُ أَنَّهُ لَا يَصِلُ إِلَيْهَا فَمَا كَانَ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى جَاءَ زَوْجُهَا فَرَعَمَ أَنَّهَا كَاذِبَةٌ وَلَكِنَّهَا تُرِيدُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَى زَوْجِهَا الْأَوَّلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَكَ ذَلِكَ حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتِكَ رَجُلٌ غَيْرُهُ [قال الألبانی: صحيح (النسائی: ۱۴۸/۶) وابویعلی: ۶۷۱۸].

(۱۸۳۷) حضرت عبید اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک عورت ”جس کا نام غميصاء یا رميصاء تھا“ نبی ﷺ کی خدمت میں اپنے خاوند کی شکایت لے کر آئی، اس کا کہنا یہ تھا کہ اس کا خاوند اس کے قریب پہنچنے کی صلاحیت ہی نہیں رکھتا، تھوڑی دیر بعد اس کا شوہر بھی آ گیا، اس کا خیال یہ تھا کہ اس کی بیوی جھوٹ بول رہی ہے، اصل بات یہ ہے کہ وہ اپنے پہلے خاوند سے دوبارہ شادی کرنا چاہتی ہے، نبی ﷺ نے اس عورت سے مخاطب ہو کر فرمایا تمہارے لیے ایسا کرنا اس وقت تک جائز نہیں ہے جب تک تمہارا شوہر اس (پہلے شوہر) کے علاوہ کوئی دوسرا مرد نہ چکھ لے۔